روض الربی

عن

ترجمۃ المجتبیٰ

یعنی

سنن النسائی

باہتمام شیخ محمد [illegible] [illegible] [illegible] مبارک

[illegible] صدیقی [illegible] مطبوع گردید

فہرست جلد اول ابواب وضو الخ ترجمۃ المجتبیٰ یعنی سنن النسائی

۱۳ تفسیر آیت اذا قمتم الی الصلوٰة
۱۴ رات کو اٹھکر نماز پڑھنا
〃 مسواک کیونکر کرے
〃 امام اپنی رعیت کے سامنے مسواک کرے
〃 مسواک کی فضیلت
۱۵ مسواک کی بہت تاکید کا بیان
〃 تیسرے پہر کو روزہ دار مسواک کر سکتا ہے
〃 [illegible]
〃 فطرتی سنتوں کا بیان
〃 ناخون کاٹنا
〃 بغل کے بال اکھیڑنا
۱۶ زیر ناف کے بال لینا
〃 مونچھ کترنے کا بیان
〃 مونچھ کے بال دور کرنا اور داڑھیونکو چھوڑ دینا
〃 حاجت کیلئے دور جانیکا بیان
۱۷ حاجت کے لیئے دور جانیکا بیان
〃 پاخانے جاتی وقت کیا کہے
〃 پاخانے یا پیشاب کے وقت قبلے کیطرف منہ کرنیکی ممانعت
۱۸ پیشاب پاخانے کیوقت قبلے کی طرف پیٹھ کرنے کی ممانعت

۱۸ پیشاب پاخانے کے وقت پورب یا پچھم کی طرف منہ کرنے کا حکم
〃 گھروں کے اندر پاخانے کیوقت قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا درست ہے
〃 حاجت کیوقت ذکر کو داہنے ہاتھ سے چھونا منع ہے
۱۹ جنگل میں آڑ کرکے پیشاب کرنا درست ہے
〃 گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہیے
〃 کسی شخص کے سامنے کھڑا ہوکر اسکی طرف منہ کرکے پیشاب کرنے کا بیان
۲۰ برتن میں پیشاب کرنیکا بیان
〃 طشت کے اندر پیشاب کرنیکا بیان
〃 سوراخ میں پیشاب کرنیکی ممانعت
۲۱ ٹھہرے ہوئے پانی کے اندر پیشاب کرنا منع ہے
〃 غسل خانے میں پیشاب کرنیکی ممانعت
〃 جو شخص پیشاب کر رہا ہو اسکو سلام کرے
〃 وضو کرکے سلام کا جواب دینا
〃 ہڈی اور لید سے استنجا کرنیکی ممانعت
۲۲ تین ڈھیلوں سے کم لینا استنجا میں منع ہے

۲۲ دو ڈھیلوں سے استنجا کرنے کی اجازت
〃 ایک پتھر سے استنجا کرنیکی بابت
۲۳ پانی سے استنجا کرنیکا بیان
〃 داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے
۲۴ استنجا کے بعد ہاتھ کو زمین پر رگڑنا
۲۵ باب کس قدر پانی نجاست پڑنے سے نجس نہیں ہوتا
۲۶ پانی کی کوئی مقدار مقرر نہ ہونا
〃 ٹھہرے ہوئے پانی کا بیان
〃 سمندر کے پانی کا بیان
۲۷ باب برف سے وضو درست ہے
۲۸ برف کے پانی سے وضو کرنیکا بیان
۲۹ اولوں کے پانی سے وضو کرنیکا بیان
〃 کتے کے جھوٹے کا بیان
۳۰ جس برتن میں کتا منہ ڈالدے اسکو [illegible] کا بیان
〃 بلی کے جھوٹے کا بیان
〃 باب گدہے کے جھوٹے کا بیان
۳۱ باب حائضہ عورت کا جھوٹا کیسا ہے
〃 باب مرد اور عورت ساتھ ملکے وضو کریں تو کیسا ہے
〃 باب جنبی کے غسل سے جو پانی بچے وہ کیسا ہے

〃 باب کسقدر پانی وضو کیلئے کافی ہے
۳۲ وضو میں نیت کا بیان
۳۳ برتن سے وضو کرنیکا بیان
〃 وضو کیوقت بسم اللہ کہنے کا بیان
۳۴ خدمتگار وضو کا پانی ڈالتا جائے اور کیا جائے
〃 وضو میں ہر ایک عضو کو ایک ایک بار دھونے کا بیان
〃 وضو تین تین بار کرنیکا بیان
〃 وضو کی ترکیب
۳۵ ہاتھونکو کتنی بار دھونا
〃 کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا کا بیان
〃 کس ہاتھ سے پانی لیکر کلی
۳۶ ایک ہی ہاتھ سے کلی کرنا
〃 ناک میں زور سے پانی ڈالنا
〃 ناک میں پانی ڈالنا اور جھاڑنے کا حکم
〃 جو سوکر اٹھے تو ناک سنکے (یعنے وضو میں)
۳۷ کس ہاتھ سے ناک سنکنا

۳۷ اور منہ دہونیکا بیان۔
کو کتنی بار دہووے
۳۸ دونوں ہاتھونکا دہونا
// وضو کی ترتیب
۳۹ ہاتھونکو کتنی بار دہووے
// دہونے کی حد۔
۴۰ سر کتنی بار مسح کرے
// عورت اپنے سر پہ مسح کرے
۴۱ کانون کے مسح کا بیان
// کانونکا مسح سر کے ساتھ کرنا
۴۲ عمامہ پر مسح کرنیکا بیان
// پیشانی اور عمامہ پر مسح کرنا
۴۳ عمامہ پر کسطرح مسح کرے
// پانون دہونا واجب ہے
// کن پانون کو دہووے
۴۴ دونوں پانون کو دونوں ہاتھوں سے دہونا۔
// انگلیون میں خلال کرنیکا حکم
// پانون کتنی بار دہووے
// دہونے کی حد (یعنی ہاتھ اور پانون کہانتک دہووے۔
۴۵ **باب** موزون پر مسح کرنے کا بیان
۴۷ **باب** پائتابوں اور جوتوں پر مسح کرنیکا بیان

۴۷ **باب** سفر میں موزون پر مسح کرنیکا بیان۔
// مسافر کو موزون پر مسح کرنیکی کتنی مدت ہے۔
۴۸ مقیم کو موزون پر مسح کرنے کی کیا مدت ہے۔
// اگر کسی کا وضو ٹوٹا نہ ہو تو وہ تازہ وضو کیونکر کرے
۴۹ پانی چہڑکنے کا بیان۔
۵۰ وضو کا بچا ہوا پانی کام میں لانا
// وضو کا فرض ہے
// وضو میں زیادتی کرنا منع ہے
۵۱ وضو پورا کرنے کا حکم۔
// وضو پورا کرنیکی فضیلت
// موافق حکم کے وضو کرنیکا ثواب
۵۳ وضو کے بعد کیا کہے
// وضو کا زیور
// جو شخص اچھی طرح وضو کرے
۵۴ پھر دو رکعتیں پڑھے اسکا ثواب کیا ہے
// **باب** جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان۔
۵۶ پیشاب یا پاخانہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
// پاخانہ میں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
// جب ریح نکلے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۵۶ سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
۵۷ اونگھنے کا بیان۔
// ذکر کے چہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
۵۸ ذکر کو چہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا
// اگر بغیر شہوت کے مرد اپنی عورت کو چہوے تو وضو نہیں جاتا
۵۹ مرد اپنی عورت کو چومے تو وضو نہیں جاتا۔
// آگ کی پکی ہوئی چیز کہا کر وضو کرنا
۶۱ آگ کی پکی ہوئی چیز کو کہاکر وضو نہ کرنیکا بیان
// ستو کہاکر کلی کرنیکا بیان
۶۲ دودھ پی کر کلی کرنا۔
// **کن** باتوں سے غسل واجب ہوتا ہے اور کن سے واجب نہیں ہوتا
// جب کافر مسلمان ہونیکا قصد
- کرے تو غسل کرے۔
// مشرک کو کافر ہونے میں غسل واجب ہونا۔
// جب مرد کا ختنہ عورت کے ختنے سے مل جاوے یعنی دخول ہو جاوے تو غسل واجب ہو جاویگا اگرچہ انزال نہ ہو
// جب منی نکلے تو غسل کرنا چاہیے

۶۳ عورت کو احتلام ہو تو کیا حکم ہے
۶۴ کسی شخص کو احتلام ہو مگر تری دیکھے۔
// مرد اور عورت کی منی کا بیان
// **باب** حیض سے غسل کرنیکا بیان۔
۶۶ قرء کس کو کہتے ہیں حیض کو یا حیض سے پاک ہونیکو اسکا بیان
۶۷ مستحاضہ کے غسل کا بیان
۶۸ نفاس کے بعد غسل کرنیکا بیان
// حیض کے خون اور استحاضہ کے خون میں کیا فرق ہے۔
۶۹ **باب** تھوڑے پانی میں یعنی تھوڑے پانی کے اندر بیٹھکر جنبی کو نہانا منع ہے۔
باب اول مدت میں غسل کرنیکا بیان۔
۷۰ کتنے پانی میں غسل ہو سکتا ہے
۷۱ غسل کے لیے کوئی مقدار پانی معین نہ ہونا۔
// مرد اپنی عورت کے ساتھ ایک برتن سے غسل کر سکتا ہے۔
۷۲ جنبی کو نہانے سے جو پانی بچے پھر اس سے نہانا منع ہے۔
// اس امر کی اجازت۔

۷۳ ایک کونڈی سے غسل کرنا
〃 جب عورت غسل کرے جنابت کا تو اپنی سر کی چوٹیان اسکو کھولنا ضرور نہیں ہے -
〃 جب عورت حائضہ حج کا احرام باندھے ہووے اور اُس کے پیچھے غسل کرے تو چوٹی کھولنا ضرور ہے
۷۴ جنب برتن مین ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنا ہاتھ دھولیوے -
〃 ہاتھونکو کتنی بار دھوئے برتن مین ڈالنے سے پہلے -
〃 [illegible] دور کرنا -
۷۵ غسل سے پہلے وضو کرنا
〃 جب اپنے سر کے بالون مین خلال کرے -
〃 جنب کو کتنا پانی بہانا کافی ہے
۷۶ غسل کے بعد وضو کی حاجت نہین
〃 جہان غسل کرے وہان سے ہٹ کر اور جگہ پاؤن دہووے -
〃 غسل کے بعد کپڑے سے نہ پونچھنا
۷۷ جنب جب کہانیکا قصد کرے تو وضو کرلے
〃 اگر جنب کہانیکا قصد کرے اور فقط ہاتھ دھولے تو بھی کافی ہے

۷۷ جنب جب سونیکا ارادہ کرے تو وضو کرلیوے اور اپنی شرمگاہ دھولیوے
۷۸ جنب جب وضو نہ کرے تو کیا ہوگا
〃 اگر جنب دوبارہ جماع کا قصد کرے تو کیا کرے -
〃 کئی عورتون سے جماع کرنا ایک ہی غسل سے -
〃 جنب کو قرآن پڑھنا درست نہین ہے
〃 جنب کے ساتھ بیٹھنا اور اسکو چھونا کیسا ہے
〃 [illegible] کیسا ہے
〃 کوئی شخص اپنی بی بی کی گود میں سر رکھ کر قرآن شریف پڑھے اور وہ حائضہ ہو تو کیسا ہے
〃 حائضہ عورت اپنی خاوند کا سر دھووے تو کیسا ہے
〃 حائضہ عورت کو اپنے ساتھ کھانا کھلانا اور جھوٹا اسکا پینا درست ہے
۸۱ حائضہ عورت کا جھوٹا پانی پینا درست ہے -
〃 حائضہ عورت کو ساتھ لٹانا درست ہے -
۸۲ حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور مباشرت

کرنا درست ہے -
〃 آیۂ کریمہ ویسئلونک عن المحیض کی تفسیر -
〃 جو شخص اپنی عورت سے حیض کی حالت مین جماع کرے اور وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے تو اسکا کفارہ کیا ہے -
۸۳ جو عورت احرام باندھے ہووے اسکو حیض آجاوے
〃 احرام باندھتی وقت عورتین کیا کرین
〃 جس [illegible] کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے
۸۴ باب منی اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے
〃 تل ڈالنا بھی کافی ہے
۸۵ باب جو لڑکا کہانا نہ کہاتا ہو اسکا پیشاب کیسا ہے
〃 جن جانورونکا گوشت کہاتے ہین اُنکا پیشاب پاک ہے -
۸۶ جن جانور کا گوشت کہانا درست ہے اُسکا گوبر کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے -
〃 کپڑے مین تہوک لگ جاوے تو کیسا ہے -

تیمم کسطرح ہے
۸۹ بغیر سفر کے تیمم کرنیکا بیان -
۹۰ سفر مین تیمم کرنیکا بیان
〃 تیمم کیونکر کرے -
۹۱ اور ایک طرح کا تیمم
۹۳ جنب کو تیمم درست ہے
〃 مٹی سے تیمم کرنا
〃 ایک تیمم سے کئی نمازین پڑھنے کا بیان -
〃 جو شخص پانی نہ اور مٹی دونو نہ پاوے
۹۴ کتاب پانی کے احکام مین
〃 بیر بضاعہ کا بیان
۹۵ پانی کا اندازہ جو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں -
〃 سمندر کے پانی سے وضو کرنا
۹۶ باب کتے کا جھوٹا کیسا ہے
〃 مٹی سے مانجنا اس برتن کو جس مین کتا منہ ڈالکر پیوے -
۹۷ باب حائضہ کا جھوٹا کیسا ہے
〃 باب عورت کی وضو کے
جو پانی بچے اس سے وضو درست ہے
〃 عورت کی وضو سے جو پانی بچے اس سے وضو درست نہین -
〃 جنب کے غسل سے جو پانی بچے اس سے

غسل کرنے کی اجازت
97 کسقدر پانی وضو اور کسقدر غسل کو کفایت کرتا ہے
98 کتاب حیض اور استحاضہ کی
〃 استحاضہ کا بیان اور خون شروع ہونے اور ختم ہونیکا ذکر
99 جس عورت کے حیض کے دن ہر مہینے میں مقرر ہوں اور اسکو استحاضہ ہو جاوے۔
〃 قرء کا بیان
101 حیض اور استحاضہ کے خون میں کیا فرق ہے
102 زردی یا تیرگی حیض میں داخل نہیں ہیں۔
〃 حائضہ عورت سے کیا فائدہ اوٹھانا درست ہے اور تفسیر آیہ کریمہ ویسألونک عن المحیض کی
〃 جو شخص اپنی عورت سے جماع کرے حیض کی حالت میں حالانکہ وہ جانتا ہو کہ اللہ نے منع کیا ہے اس سے تو اسکا کفارہ کیا دیوے
〃 حائضہ عورت کو اس کے حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ لٹانا درست ہے

103 کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ ایک لحاف میں سووے اور وہ حائضہ ہو
〃 حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور اس کو بوسہ دینا۔
〃 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی کو حیض آتا تو آپ کیا کرتے۔
〃 حائضہ کو اپنے ساتھ کھلانا اور اسکا جھوٹا پانی پینا۔
104 حائضہ کا ہاتھ کام میں لانا درست ہے۔
〃 ایک شخص اپنی بی بی کی گود میں سر رکھ کر قرآن پڑھے اور وہ حائضہ ہو تو کیسا ہے
〃 حائضہ کے ذمے سے نماز اوتر جاتی ہے۔
105 حائضہ عورت سے کام خدمت لینے کا بیان۔
〃 حائضہ عورت اپنی خاوند کے سر پر کنگھی کرے اور وہ مسجد میں اعتکاف میں ہو۔
〃 حائضہ عورتیں عیدگاہ جاویں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔

106 طواف الافاضہ یعنی طواف الزیارہ کے بعد عورت کو حیض آوے تو کیا کرے۔
〃 احرام کی حالت میں حائضہ عورت کیا کرے۔
〃 نفاس والی عورت پر نماز جنازہ پڑھی جاوے
107 حیض کا خون کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے
〃 کتاب غسل اور تیمم کی۔
〃 باب جنب کو ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنیکی ممانعت
〃 برتن اور [illegible] لوٹے سے غسل کرنے کا بیان۔
108 غسل سے پہلے وضو کرنیکا بیان
〃 پہلی رات کو غسل کرنا۔
〃 غسل کے وقت آڑ کرنا۔
109 پانی میں کوئی حد مقرر نہیں غسل و وضو کا
〃 مرد اور عورت کو ایک برتن سے غسل کرنے کی اجازت
〃 جس برتن میں آٹا لگا ہوا ہو اس میں پانی بھر کر غسل کرنا
110 غسل کے وقت عورت کو چوٹی کا کھولنا ضرور نہیں۔

110 اگر کسی شخص نے احرام کے لیے غسل کیا اور خوشبو لگائی پھر بعد احرام کے اوس خوشبو کا اثر رہے تو کیسا ہے
〃 جنب اپنے سارے بدن پر پانی ڈالے اس سے پہلے جو نجاست کہ بدن میں لگی ہو اوسکو دور کرے
〃 شرمگاہ دھونے کے بعد زمین پر ہاتھ پھیرنا۔
111 غسل جنابت سے وضو شروع کرنا۔
〃 طہارت میں داہنی جانب سے شروع کرنا۔
〃 جنب جنابت کے غسل میں وضو کرے تو سر پر مسح کرنا ضرور نہیں
112 غسل جنابت میں بدن کا صاف کرنا
〃 جنب کو سر پر کتنا پانی ڈالنا کافی ہے
〃 حیض سے غسل کرتے وقت کیا کرے۔
113 ایک ایک بار سب اعضا کو دھونا غسل میں۔
〃 جو عورت جنبی ہو وہ احکام کو کھینچے یا نہ کھینچے
〃 غسل کے بعد وضو نہ کرنا۔

۱۱۳ کسی عورتون سے صحبت کرنا
پھر ایکبار غسل کر لینا۔
۱۱۴ باب مٹی پر تیمم کرنا
〃 ایک شخص تیمم کرکے نماز
پڑہ لیوے پھر پانی ملے
اور وقت باقی ہو
〃 باب مذی پر وضو کرنا
۱۱۵ باب جب سوکر اوٹھے
تو وضو کرے
۱۱۶ باب ذکر کے چھونے
سے وضو ٹوٹ جانا
〃 کتاب الصلوٰۃ
۱۲۲ نماز کہان پر فرض ہوئی
〃 نماز کیونکر فرض ہوئی
۱۲۴ کتنی نمازین رات دن مین
فرض ہین۔
۱۲۴ پانچون نماز دن کے ادا
کرنے پر بیعت کرنا۔
〃 پانچون نمازون کی محافظت
کرنا
〃 پانچون نمازون کی فضیلت
۱۲۵ تارک نماز کا کیا حکم ہے
〃 نماز پر محاسبہ ہونا۔
۱ نماز پڑہنیوالے کا ثواب
حضر مین ظہر کی کتنی رکعتین
پڑہے۔

۱۲۶ سفر مین ظہر کی کتنی رکعتین
پڑہے۔
〃 عصر کی نماز کی فضیلت
- عصر کی نماز کی محافظت
۱۲۷ جو شخص عصر کی نماز چہوڑ دے
〃 حضر مین عصر کی کتنی رکعتین
پڑہے۔
〃 سفر مین عصر کی نماز کتنی
رکعتین پڑہے۔
۱۲۸ مغرب کی نماز کا بیان
〃 عشا کی نماز کی فضیلت
〃 سفر مین عشا کی نماز کا بیان
۱۲۹ جماعت کی فضیلت۔
〃 قبلے کیطرف منہ کرنا فرض ہے
۱۳۰ کس حال مین کعبے کے سوا اور
کسی طرف منہ کرسکتا ہے
〃 اگر کسی شخص نے سوچ سمجھ کر
ایکطرف منہ کیا پھر معلوم ہوا
کہ اوسطرف قبلہ نتہا تو نماز
ہو جاویگی۔
۱۳۱ کتاب نماز کے وقتونکا بیان
〃 ظہر کا اول وقت کیا ہے
۱۳۲ سفر مین ظہر جلدی پڑہنا۔
〃 جاڑے مین ظہر کی نماز جلدی
پڑہنا۔

۱۳۳ جب گرمی بہت ہو تو ظہر ٹہنڈے
وقت پڑہنا
〃 ظہر کا اخیر وقت کیا ہے
۱۳۴ عصر کا اول وقت کیا ہے
〃 عصر کی نماز جلدی پڑہنا
۱۳۵ عصر کی نماز مین دیر کرنا کیسا ہے
۱۳۶ عصر کا اخیر وقت کیا ہے
۱۳۷ جس شخص نے آفتاب ڈوبنے
سے پہلے دو رکعتین عصر
کی پڑہ لین تو عصر کی نماز
اوس نے پائی
۱۳۸ مغرب کا اول وقت کیا ہے
〃 مغرب کی نماز مین جلدی
کرنا۔
۱۳۹ مغرب کی نماز مین دیر کرنا
〃 مغرب کا اخیر وقت کیا ہے
۱۴۱ مغرب کی نماز پڑہ کر سو جانا
(عشا سے پہلے) مکروہ ہے
〃 عشا کا اول وقت کیا ہے
۱۴۲ عشا کی نماز مین جلدی کرنا
〃 شفق ڈوبنے کا وقت
〃 عشا کی تاخیر مستحب ہے
۱۴۵ عشا کی نماز کو عتمہ کہنے
کی اجازت
۱۴۶ عشا کی نماز کو عتمہ کہنا مکروہ ہے

۱۴۶ صبح کی نماز کا اول وقت کیا ہے
〃 جب سفر نہ ہو تو صبح کی نماز اندہیرے
مین پڑہنا
۱۴۷ سفر مین فجر کی نماز اندہیرے مین
پڑہنا
〃 فجر کی نماز روشنی مین پڑہنا
〃 جس شخص نے فجر کی ایک رکعت
پائی کہ آفتاب نکل آیا اوسکا کیا
حکم ہے۔
۱۴۸ صبح کا اخیر وقت کیا ہے۔
〃 جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی
۱۴۹ جن اوقات مین نماز پڑہنا منع ہے
اونکا بیان
۱۵۰ آفتاب نکلتے نماز پڑہنے کی ممانعت
〃 ٹہیک دوپہر کو نماز پڑہنے کی ممانعت
〃 عصر کے بعد نماز پڑہنے کی ممانعت
۱۵۱ عصر کے بعد نماز پڑہنے کی اجازت
۱۵۲ آفتاب ڈوبنے سے پہلے نماز پڑہنے
کی اجازت
۱۵۳ مغرب سے پہلے نماز پڑہنا۔
〃 بعد فجر ہو جانے کے نماز پڑہنا
〃 بعد فجر ہو جانے کے نماز پڑہنے
(یعنی نفل) فرض پڑہنے تک
〃 مکے مین ہر وقت نماز کا درست ہونا
خواہ دوپہر ہو یا آفتاب نکلتا ہو یا ڈوبتا ہو

۱۵۴ مسافر ظہر اور عصر کو کس وقت جمع کرے۔
״ جمع کرنے کا بیان
۱۵۵ جس وقت مین مقیم بھی جمع کر سکتا ہی اوس کا بیان
۱۵۷ مسافر مغرب اور عشا کس وقت جمع کرے
۱۵۹ نمازون کو کس حالت مین جمع کرے
״ حضر مین نمازون کا ملا کر پڑھنے کا بیان
״ عرفات مین ظہر اور عصر ملا کر پڑھنے کا بیان
۱۶۰ مزدلفے مین مغرب اور عشا کو جمع کرنیکا بیان
״ جمع کیونکر پڑھے
״ نماز اپنے وقت پر پڑھنے کی فضیلت
۱۶۱ جو شخص نماز بھول جاوے
״ جو شخص کسی نماز سے یا تغافل ہو جاوے اوس سے آپ نے فرمایا کفارہ اوس کا یہی ہی کہ جب یاد آوے تو پڑھ لیوے
۱۶۲ جو نماز سوتے مین قضا ہو جاوے تو اوس کو دوسری روز وقت پر پڑھ لیوے۔
۱۶۲ جو نماز قضا ہو جاوے اوسکو کیونکر پڑھے

۱۶۳ **کتاب** اذان کے بیان مین۔

۱۶۵ اذان مین شہادتین کو پھر آہستہ سے کہنا۔
״ اذان کے کتنے کلمے ہین
״ اذان کیونکر دینا چاہیے
۱۶۷ سفر مین اذان دینے کا بیان
۱۶۸ جو لوگ سفر مین تنہا ہون وہ بھی اذان کہین۔
״ دوسری کی اذان پر قناعت کرنا۔
۱۶۹ ایک مسجد کے لیے دو مؤذن کا ہونا
״ اگر دو مؤذن ہون تو ایک ساتھ ملکر اذان دیوین یا ایک کے بعد دوسرا اذان دیوے
״ نماز کا وقت نہ ہو اور اذان دیوے تو کیا ہی
۱۷۰ فجر کی اذان کا وقت۔
״ اذان دیتے وقت کیا کرے
۱۷۰ اذان دیتے وقت آواز کو بلند کرنا
۱۷۱ فجر کے اذان مین تثویب کا بیان۔
۱۷۱ اذان کے اخیر مین کیا کلمے ہین
״ اگر رات کو بارش ہو رہی ہو تو جماعت مین آنا ضرور نہین ہی۔
״ جو شخص دو نمازونکو ملا کر پڑھے پہلے نماز کے وقت مین تو وہ اذان دیوے۔
۱۷۴ جو شخص دو نمازون کو ملا کر پڑھے پہلے نماز کے وقت گزر جانے کے بعد تو وہ اذان دیوے۔
״ جو شخص دو نمازین ملا کر پڑھے تو تکبیر ایک بار کہے یا دو بار
״ جو نماز قضا ہو جاوے اوس کے لیے اذان کہنے کا بیان
۱۷۳ اگر کئی نمازین قضا ہو گئی ہون تو ایک اذان سب کے لیے کافی ہی مگر تکبیر ہر ایک کے لیے جدا جدا کہے۔
״ ہر نماز کے لیے صرف تکبیر کہہ لینا بھی کافی ہے
״ جو شخص ایک رکعت بھول گیا (اور سلام پھیر کر چلدیا) پھر اوس ایک رکعت کو ادا کرنا چاہیے تو تکبیر کہے۔
۱۷۳ چرواہا جنگل مین اذان دیوے۔
״ جو شخص اکیلے نماز پڑھے وہ اذان دیوے
״ جو شخص اکیلے نماز پڑھے وہ تکبیر کہے۔
״ تکبیر کیونکر کہنا چاہیے
۱۷۵ ہر شخص اپنے لیے جدا جدا تکبیر کہے۔
״ اذان کی فضیلت
״ اذان کہنے پر قرعہ ڈالنا
״ مؤذن ایسے شخص کو کرنا چاہیے جو اذان پر اجرت نہ لیوے
۱۷۶ اذان کا ثواب
״ جو مؤذن کہے وہی سننے والا بھی کہے۔
״ جب مؤذن حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہے تو سننے والا کیا کہے
״ اذان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا
۱۷۷ اذان کے دعا کا بیان

۲۱۱	صف مین کونسی جگہ کھڑا ہونا بہتر ہے۔
"	امام کو نماز مین کس قدر تخفیف کرنا چاہیے
"	امام کو لمبی سورۃ مین پڑھنے کی اجازت
"	امام کو نماز مین کونسا کلام کرنا درست ہے
۲۱۲	امام سے آگے رکوع یا سجدہ کرنا۔
"	یا امام سے پہلے رکوع اور سجدے سے سر اوٹھا لینا کیسا ہے
"	ایک شخص امام کے ساتھ نماز توڑ کر الگ نماز پڑھے
۲۱۳	امام اگر بیٹھکر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھین۔
۲۱۴	اگر امام اور مقتدی کی نیت مین اختلاف ہو۔
"	جماعت کی فضیلت کا بیان
۲۱۷	جب تین آدمی ہون تو جماعت کرین۔
"	جب تین آدمی ہون ایک مرد اور ایک لڑکا اور ایک عورت تو جماعت کرین۔
"	جب دو آدمی ہون تو جماعت کرین۔
	کونسی جماعت کرنیکا بیان
۲۱۸	جو نماز قضا ہو جاوے اوس کے لیے جماعت کرنیکا بیان
۲۱۹	جماعت مین آنا کیسا ہے
"	جماعت مین شریک نہ ہونا کیسا ہے
"	جہان پر اذان ہوتی ہو جماعت مین شریک ہونا ضرور ہے
۲۲۰	جماعت کا چھوڑنا عذر سے درست ہے
۲۲۱	جماعت کا ثواب بغیر جماعت کے کب ملتا ہے
"	اگر کوئی شخص اکیلے نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو جماعت مین دوبارہ پڑھ لیوے
"	جو شخص فجر کی نماز اکیلا پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو دوبارہ پڑھ لیوے
۲۲۲	اگر فضیلت کا وقت گذر جانے کے بعد جماعت ہو تب بھی دوبارہ شریک ہو جاوے۔
"	جو شخص امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو اوسکو دوسری جماعت مین شریک ہونا ضرور نہین
	نماز کو کسطرح جانا چاہیے
۲۲۳	نماز کے لیے جلدی چلنا بغیر دوڑے
۲۲۳	نماز کے لیے اول وقت نکلنا کیسا ہے
"	جب جماعت کے لیے تکبیر ہو تو نفل یا سنت پڑھنا منع ہے
۲۲۴	جو شخص فجر کی سنتین پڑھتا ہو اور امام فرض شروع کر رہا ہو۔
"	جو کوئی صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھے۔
"	صف مین ملنے سے پہلے رکوع کرنا
۲۲۵	بعد ظہر کے کتنی سنتین ہین
"	عصر کی پہلی سنتون کا بیان
۲۲۶	نماز شروع کرنیکا بیان
"	جب تکبیر کہے تو پہلے ہاتھ کو اوٹھا دے
"	مونڈھون تک ہاتھ اٹھانا
"	کانون تک ہاتھ اٹھانا
۲۲۷	جب ہاتھ اٹھاوے تو انگوٹھون کو کہان تک لاوے۔
"	دونون ہاتھ بڑھا کر اٹھانا
"	نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہنا فرض ہے
۲۲۸	نماز کو شروع مین کیا پڑھنا چاہیے۔
"	نماز مین ہاتھ باندھنا۔
۲۲۸	اگر امام کسی کو بایان ہاتھ دہنے کے اوپر باندھے دیکھے۔
"	دہنا ہاتھ بائین کے اوپر کہان رکھے
۲۲۹	کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا منع ہے
"	نماز مین دونون پاؤن ملاکر کھڑے ہونا کیسا ہے
۲۳۰	تکبیر تحریمہ کے بعد تھوڑی دیر تک چپ رہنا۔
"	تکبیر تحریمہ اور قرات کے بیچ مین کیا دعا پڑھنا چاہیے
"	دوسری دعا درمیان تکبیر تحریمہ اور قرات کے۔
"	تیسری دعا درمیان تکبیر تحریمہ اور قرات کے
۲۳۱	چوتھی ثنا درمیان مین تکبیر اور قرات کے۔
"	ایک اور ذکر درمیان مین تکبیر اور قرات کے۔
"	پہلے فاتحہ پڑھے پھر سورت پڑھے
۲۳۲	بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا بیان
"	بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہ کہنا
۲۳۳	بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃ فاتحہ کی جز ہے
۲۳۴	سورۃ فاتحہ نماز مین پڑھنا ضرور ہے
"	سورۃ فاتحہ کی فضیلت
۲۳۵	تفسیر آیت ولقد آتیناک سبعا

۲۳۶ امام کے پیچھے مقتدی سوا سورۂ فاتحہ کے اور کوئی سورت نہ پڑھے
〃 جہری نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا
〃 جب امام جہری نماز میں قرأت کرے تو مقتدی کچھ نہ پڑھیں مگر سورۂ فاتحہ پڑھ لیں۔
〃 تفسیر اس آیت کی وَاِذَا قُرِئَ القرآن الآیۃ
۲۳۷ امام کی قرأت مقتدی کو کافی ہے
〃 جو شخص قرآن نہ پڑھ سکے تو اسکا بدل کیا ہے
〃 امام آمین پکار کر کہے
۲۳۸ امام کے پیچھے آمین کہنا چاہیے
〃 آمین کہنے کی فضیلت
〃 اگر مقتدی کو چھینک آوے نماز میں تو کیا کہے
۲۳۹ قرآن کا بیان۔
۲۴۴ فجر کی سنتوں میں کیا پڑھے
〃 فجر کی سنتوں میں کافرون اور اخلاص پڑھنے کا بیان
〃 فجر کی سنتیں ہلکی پڑھنا
۲۴۵ فجر کی نماز میں سورۂ روم پڑھنا۔
〃 فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھنا
〃 فجر کی نماز میں سورہ قاف پڑھنا
〃 فجر کی نماز میں اذا الشمس کورت پڑھنا
〃 فجر کی نماز میں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنا۔
〃 باب سورتون کی فضیلت کا بیان
۲۴۶ جمعہ کے روز فجر کی نماز میں کونسی سورت پڑھنا
〃 باب قرآن شریف کے سجدونکا بیان
〃 سورہ ص میں سجدہ کا بیان
〃 سورۂ نجم میں سجدہ کا بیان
〃 سورۂ نجم میں سجدہ نہ کرنا
۲۴۷ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرنے کا بیان
〃 فرض نماز میں سجدہ تلاوت کرنے کا بیان
〃 دن کو قرأت نماز میں آہستہ کرنا چاہیے
۲۴۸ ظہر کی قرأت کا بیان
〃 ظہر کی پہلی رکعت میں لمبی سورت پڑھنا
〃 ظہر کی نماز میں امام کا آیت پڑھنا سنائی دیوے۔
۲۴۹ ظہر کی دوسری رکعت میں قرأت کم کرنا پہلی رکعت سے۔
〃 ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا۔
〃 عصر کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا۔
〃 قیام اور قرأت کو ہلکا کرنا
۲۵۰ مغرب کی نماز میں مفصل کی چھوٹی سورتیں پڑھنا
〃 مغرب میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھنا۔
۲۵۱ مغرب میں سورۂ والمرسلات پڑھنا
〃 مغرب کی نماز میں سورۂ والطور پڑھنا
〃 مغرب میں سورۂ حم دخان پڑھنا
〃 مغرب میں سورۂ المص پڑھنا
〃 مغرب کی سنتوں میں کونسی سورت پڑھنا
۲۵۲ قل ہو اللہ احد پڑھنے کی فضیلت۔
〃 عشا کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھنا
۲۵۳ عشا کی نماز میں والشمس وضحٰہا پڑھنا۔
〃 عشا کی نماز میں والتین والزیتون پڑھنا
۲۵۳ عشا کی پہلی رکعت میں والتین والزیتون پڑھنا۔
〃 پہلی دو رکعتونکو لمبا پڑھنا
۲۵۴ ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا
〃 سورت کا ایک حصہ پڑھنا۔
۲۵۵ جب نماز میں آیت عذاب کی آوے تو اسسے پناہ مانگنا۔
〃 قاری جب رحمت کی آیت پڑھے تو اسسے رحمت مانگے ۔
〃 ایک آیت کو کئی بار پڑھنا
〃 اس آیت کی تفسیر ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا
۲۵۶ قرآن کو بلند آواز سے پڑھنا
〃 قرآن کو خوش آوازی سے
۲۵۷ رکوع کرتے وقت تکبیر کہنا۔
〃 رکوع کرتے وقت ہاتھ کانون تک اوٹھانا
۲۵۸ مونڈھون تک ہاتھ اٹھانا
〃 نہ اوٹھانا
〃 رکوع میں پیٹھ برابر رکھنا
〃 رکوع کس طرح کرے ۔
〃 دونو ہاتھ ملا کر دونون گھٹنون کے بیچ میں رکھنا رکوع میں ۔
۲۵۹ اس حکم کا منسوخ ہونا۔
〃 رکوع میں گھٹنون کو پکڑنا

- ۲۵۹ رکوع مین اپنی دونو ہتیلیان کہان رکھے ۔
- ۲۶۰ رکوع مین دونون ہاتھ کی انگلیان کہان ہین
- 〃 رکوع مین بغلین کشادہ رکہنا
- 〃 رکوع مین اعتدال کرنا
- 〃 رکوع مین کلام اللہ پڑہنے کے ممانعت
- ۲۶۱ رکوع مین اپنے پروردگار کی تعظیم کرنا ۔
- 〃 رکوع مین کیا کہے
- 〃 رکوع مین دوسرا کلمہ
- ۲۶۲ رکوع مین تیسرا کلمہ
- 〃 رکوع مین چوتہا کلمہ ۔
- 〃 رکوع مین پانچوین طرحکا کلمہ
- 〃 ایک اور طرحکا کلمہ رکوع مین
- 〃 رکوع مین کچھہ نہ پڑہنا
- ۲۶۳ رکوع کو اچھی طرح ادا کرنا
- 〃 رکوع سے سر اوٹھاتے وقت ہاتھونکو اوٹہانا
- 〃 دونون ہاتھ کانون کے لوتک اوٹہانا جب رکوع سے سر اوٹہاوے
- 〃 جب رکوع سے سر اٹہاوے تو ہاتھونکا مونڈہونتک اٹہانا
- ۲۶۴ ہاتھ نہ اٹہانے کی اجازت
- 〃 رکوع سے سر اوٹہاتے وقت ۔
- 〃 جب امام رکوع سے سر اٹہاوے تو کیا کہے ۔
- 〃 مقتدی جب رکوع سے سر اٹہاوے تو کیا کہے
- ۲۶۵ ربنا ولک الحمد کہنے کا بیان
- ۲۶۶ رکوع کے بعد کتنی دیر تک کہڑا رہے
- 〃 جب رکوع سے کہڑا ہو تو کیا کہے
- ۲۶۷ رکوع کے بعد دعا قنوت پڑہنا
- 〃 فجر کی نماز مین قنوت پڑہنا
- ۲۶۸ ظہر کی نماز مین قنوت پڑہنا
- 〃 مغرب کی نماز مین قنوت پڑہنا
- 〃 قنوت مین لعنت کرنا کافرونپر
- 〃 قنوت مین منافقون پر لعنت کرنا
- ۲۶۹ قنوت نہ پڑہنا
- 〃 کنکریون کو ٹہنڈا کرنا اونپر سجدہ کرنے کے لیے ۔
- 〃 سجدہ کرتی وقت تکبیر کہنا
- ۲۷۰ سجدے مین کیونکر گرے
- 〃 سجدے کے وقت ہاتھ اٹہانا
- 〃 سجدے کے وقت ہاتھ نہ اٹہانا
- 〃 سجدہ کرتے وقت پہلی زمین پر کونسا عضو رکہے ۔
- ۲۷۱ دونون ہاتہون کو منہ کے سامنے زمین پہ رکہنا
- 〃 کتنی عضا پر سجدہ کرے
- 〃 وہ سات عضا کون ہین
- ۲۷۲ سجدے مین پیشانی زمین پر لگانا ۔
- 〃 ناک مین پہ لگانا سجدے مین
- 〃 دونون ہاتہونپر سجدہ کرنا
- 〃 سجدے مین دونون گہٹنے زمین پر لگانا ۔
- 〃 دونون پانون پر سجدہ کرنا
- ۲۷۳ سجدے مین دونون پانوں کہڑے رکہنا
- 〃 سجدے مین پانون کے انگلیان کہڑی رکہنا
- 〃 جب سجدہ کرے تو دونون ہاتھ کہان رکھے
- 〃 سجدے مین دونون بازو زمین پر نہ رکہے
- 〃 سجدے کی ترکیب
- ۲۷۴ سجدے مین دونون ہاتھ کہول دینا
- 〃 سجدے مین اعتدال کا بیان
- 〃 سجدے مین پیٹ برابر رکہنا
- 〃 کوئی کیطرح چیز بچہونا لگانا منع ہے
- 〃 جس شخص کا چوٹہا بندہا ہو اور وہ نماز پڑہے ہے ۔
- ۲۷۵ کپڑے جوڑنے کی ممانعت
- 〃 کپڑے پر سجدہ کرنا ۔
- 〃 سجدہ پورا کرنے کا بیان
- 〃 سجدہ مین کلام اللہ پڑہنے کی ممانعت
- 〃 سجدے مین دعا کوشش سے کرنا
- ۲۷۶ سجدے مین دعا کرنیکا بیان
- 〃 سجدے مین اور طرحکی دعا ۔
- 〃 سجدے مین اور ایک طرحکی دعا
- 〃 سجدے مین اور ایک طرح کی دعا
- ۲۷۷ سجدے مین اور ایک طرحکی دعا
- 〃 ایک اور طرح کی دعا سجدے مین
- 〃 سجدے مین اور ایک طرحکی دعا
- 〃 سجدے مین اور ایک طرحکی دعا
- 〃 سجدے مین اور ایک طرحکی دعا
- ۲۷۸ سجدے مین اور ایک طرحکی دعا
- 〃 ایک اور طرحکی دعا سجدے مین
- 〃 سجدے مین اور ایک طرحکی دعا
- ۲۷۹ سجدے مین اور ایک طرحکی دعا
- 〃 سجدے مین کتنی بار تسبیح کہے
- 〃 سجدہ مین اگر کچھہ نہ کہے تو بہی سجدہ درست ہو جاویگا
- ۲۸۰ بندہ اللہ سے کب زیادہ قریب ہوتا ہے
- 〃 سجدے کی فضیلت ۔

۲۸۰ سجدے کے لیے جو کوئی سجدہ کرے تو وہ سکو کیا ثواب ملے گا
۲۸۱ سجدہ میں جو اعضا زمین پر لگتے ہیں اونکی فضیلت
〃 کیا ایک سجدہ دوسرے سجدہ سے بڑا ہو سکتا ہے
۲۸۲ جب سجدے سے سر اوٹھاوے تو تکبیر کہے
〃 جب پہلا سجدہ کرکے سر اوٹھاوے تو دونوں ہاتھ اوٹھاوے
〃 دونوں سجدے بیچ میں ہاتھ نہ اوٹھانا
〃 دونوں سجدے بیچ میں دعا کرنا
۲۸۳ منہ کے سامنے دونوں ہاتھ اٹھانا
〃 دونوں سجدوں کے بیچ میں کتنی دیر بیٹھے
〃 دونوں سجدوں کے بیچ میں کسطرح بیٹھے
〃 سجدہ سے ... تکبیر کہنا
〃 جب ... کرکے اوٹھنے لگے تو پہلے سجدہ ... ہو کیا ... پہلے
〃 سجدہ ... وقت ... ٹیکا دینا

۲۸۴ پہلے دونوں ہاتھ اوٹھانا پھر گھٹنوں کو
۲۸۵ جب سجدے سے اوٹھنے لگے تو تکبیر کہے
〃 پہلے قدموں میں کیونکر بیٹھے
〃 تشہد میں بیٹھتے وقت پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھے
〃 بیٹھتے وقت ہاتھ کہاں رکھے
۲۸۶ نماز میں جب بیٹھے تو نگاہ کہاں رکھے
〃 انگلی سے اشارہ کرنا
〃 پہلا تشہد کیا ہے
۲۸۸ دوسری طرح کا تشہد
۲۸۹ اور ایک قسم کا تشہد
〃 ایک اور قسم کا تشہد
۲۹۰ پہلا قعدہ ہلکا کرنا
〃 جب بیچ کے قعدہ سے فارغ ہو کر پچھلی دو رکعتوں کے لیے اوٹھنا چاہے تو تکبیر کہے
〃 جب پہلی دو رکعتوں کے لیے اوٹھے تو دونوں ہاتھ اوٹھاوے
۲۹۱ دونوں ہاتھ اوٹھانا کیا اور نماز کے اندر اعضا کی صفت
اندر بعد ... کا بیان

۲۹۲ نماز میں ہاتھ اوٹھا کر سلام کرنا کیسا ہے
〃 نماز میں سلام کا جواب اشارے سے دینا
۲۹۳ نماز میں کنکریاں ہٹانیکی ممانعت
〃 ایکبار کنکریاں ہٹانے کی اجازت
〃 نماز میں آسمان کیطرف دیکھنے کی ممانعت
〃 نماز میں ادہر اودہر دیکھنے کی ممانعت
۲۹۴ نماز میں ادہر اودہر دیکھنے کی اجازت
〃 نماز میں کونسا کام کرنا درست ہے
۲۹۵ باب نماز میں ... تک دینا
〃 باب نماز میں جماہی لینا
〃 باب نماز میں ... کیسا ہے
۲۹۶ نماز میں رونا
〃 نماز میں شیطان پر لعنت کرنا
〃 نماز میں بات کرنا
〃 نماز میں بات کرنا
۲۹۹ باب جو شخص دو رکعتیں پڑھ کر بہولے سے کہڑا ہو جاوے اور بیچ کا قعدہ نہ کرے
〃 جس شخص نے دو رکعتیں پڑھ

۲۹۹ اگر بہولے سے سلام پھیر دیا اور باتیں کر لیں تو وہ کیا کرے
۳۰۲ باب بھول چوک ... اختلاف ... سجدے ...
〃 جب نماز میں شک ہو جاوے تو جتنی یقینا ہوں انہیں پر بنا کرے
۳۰۳ شک میں سجدہ کا بیان
۳۰۵ جو شخص پانچ رکعتیں پڑھ لیوے وہ کیا کرے
۳۰۶ جو شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھول جاوے وہ کیا کرے
〃 سجدہ سہو میں تکبیر کہنا
〃 اخیر جلسہ میں کسطرح بیٹھنا چاہیے
۳۰۷ دونوں پاؤں کہاں کہاں رکھے
〃 دونوں کہنیاں بیٹھنے میں کسطرح رکھے
〃 دونوں ہتھیلیاں بیٹھنے میں کہاں رکھے
۳۰۸ سوا انگلی کی اور داہنے ہاتھ کی سب انگلیوں کو بند کر لینا
〃 دو انگلیوں کو بند کر لینا اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لینا
〃 بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر رکھنا
۳۰۹ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا
〃 دو انگلیوں سے اشارہ کرنیکی ممانعت
اور بیان ... انگلی سے ...

۳۰۹ **باب** کلمے کی انگلی کو نماز میں جھکانا اشارے کیوقت نگاہ کہاں رکھنا
۳۱۰ جب نماز میں دعا مانگے تو آسمان کیطرف نگاہ نہ اٹھاوے
〃 تشہد پڑھنا واجب ہے۔
〃 تشہد اسطرح سکھلانا جیسی قرآن کی سورت سکھلاتے ہیں۔
〃 ایک اور طرح کا تشہد
۳۱۱ ایک اور طرح کا تشہد
〃 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنا
۳۱۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنیکی فضیلت
〃 نماز میں اللہ کی بندگی بیان کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا
〃 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید
۳۱۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکر درود بھیجنا چاہیے
〃 ایک اور طرح کی درود
۳۱۴ ایک اور طرح کی درود
〃 ایک اور طرح کی درود
ایک اور طرح کی درود

۳۱۴ درود پڑھنے کی فضیلت
۳۱۵ درود شریف پڑھ کر پھر جو جی چاہے دعا مانگے نماز میں۔
〃 نماز میں تشہد کے بعد کیا پڑھے
۳۱۶ دعا ماثورہ کے بیان میں
۳۱۸ نماز میں پناہ مانگنا
〃 ایک اور طرح کی پناہ مانگنا
۳۱۹ تشہد اور سلام کے بیچ کی دعا۔
〃 [illegible]
〃 نماز کی بیچ کم سے کم شرط کیا ہیں۔
۳۲۱ **باب** سلام کا بیان
باب جب سلام پھیرے تو دونوں منھ کہاں پھیرے
۳۲۲ بائیں طرف سلام میں کیا کہے
۳۲۳ ہاتھوں سے اشارہ کرنا سلام کے وقت۔
〃 جب امام سلام کرے اسی وقت مقتدی سلام کرے
۳۲۴ نماز سے فارغ ہو کر سجدہ کرنا
〃 سلام پھیرنے اور بات کر لینے کے بعد سجدہ کرنا۔
〃 سجدہ سہو کے بعد سلام پھیرنا
〃 سلام پھیرنے کے بعد امام کتنی دیر بیٹھے پھر کب اٹھے
۳۲۵ سلام پھیرتے ہی اٹھ جانا۔

۳۲۵ امام کو سلام پھیرنے کے بعد تکیہ لگا کر بیٹھنا۔
〃 نماز کے بعد دعا پڑھنا
〃 سلام کے بعد استغفار پڑھنا
〃 سلام کے بعد کیا دعا پڑھے
۳۲۶ سلام کے بعد تہلیل اور ذکر کرنا
〃 ایک اور دعا [illegible]
〃 کتنی بار یہ دعا پڑھے۔
۳۲۷ ایک اور طرح کی دعا بعد سلام کے
〃 ایک اور طرح کی دعا۔
۳۲۸ نماز کے بعد پناہ مانگنا۔
〃 سلام کے بعد کتنی بار تسبیح کہے
۳۳۰ اور ایک طرح کی تسبیح۔
〃 تسبیح کا شمار کرنا
〃 سلام کے بعد منھ پونچھنا۔
۳۳۱ **باب** سلام کے بعد امام کا بیٹھنا جہاں نماز پڑھی ہے
〃 **باب** نماز سے فارغ ہو کر کس طرف جانا
۳۳۲ **باب** عورتیں نماز کے وقت فارغ ہو جاویں
〃 **باب** امام سے جلدی کرنا اٹھنے میں منع ہے
〃 **باب** جو شخص امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو اوس کے اٹھنے تک تو کتنا ثواب پاوے گا ۳۳۸

۳۳۳ **باب** امام پر لوگوں کو گرد نہیں پھاند کر جانا درست ہے
〃 **باب** جب کسی شخص سے کوئی پوچھا جاوے تو نماز پڑھ چکا وہ کہہ سکتا ہے میں نے نہیں پڑھی
۳۳۴ **کتاب** جمعے کے بیان میں
〃 جمعے کا واجب ہونا
〃 یہود ایک دن ہمارے پیچھے [illegible]
〃 جمعے کو ترک کرنے کی برائی
۳۳۵ جو شخص جمعے کو بغیر عذر کے ترک کرے اوس کا کفارہ کیا ہے
〃 جمعے کی فضیلت کا بیان
〃 جمعے کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود بھیجنا
〃 **باب** جمعے کے دن مسواک کرنے کا حکم
۳۳۶ جمعے کا غسل واجب ہے
〃 **باب** جمعے کے دن غسل کرنے کا حکم
〃 جمعے کے دن اگر غسل کرے تو کیسا ہے
〃 جمعے کے غسل کی فضیلت۔
۳۳۷ **باب** جمعے کے دن لباس کیسا چاہیے
〃 جمعے کو جانے کی فضیلت
〃 جمعے کو سویرے جانے کی فضیلت
۳۳۸ جمعے کو کس وقت جانا بہتر ہے
۳۳۹ **باب** جمعے کی اذان کا بیان

۳۴۰ باب امام خطبے کی لیے کھڑا ہو
〃 باب جب امام نزدیک ہوو نے کی فضیلت۔
۳۴۱ امام جب منبر پر خطبے پڑھ رہا ہو تو لوگون کی گردنین پہاند نا
〃 باب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص آوے تو نماز پڑھے یا نہین۔
〃 باب جب خطبہ ہو رہا ہو تو جب رہے کسی کو کہے کہ چپ رہ
〃 باب جمعے کی فضیلت
〃 باب خطبہ کیونکر پڑھنا ہے
۳۴۲ باب جمعے کے خطبے مین غسل کی ترغیب دینا
〃 باب امام جمعے کی دن لوگون کو صدقے کی ترغیب دے
۳۴۳ امام منبر پر اپنی جگہ سے مخاطب ہو۔
〃 باب خطبہ مین قرآن پڑھنا
〃 باب خطبہ مین اشارہ کرنا
۳۴۴ باب خطبے کو تمام کرنی سے پہلی منبر سے اوتر نا درست ہے
〃 باب خطبہ کھڑا ہو کر پڑھنا ہے
〃 جمعے کے دن دو خطبے پڑھے

۳۴۴ باب دونون خطبے کے بیچ مین بیٹھنا
۳۵۱ باب دو خطبون کے بیچ مین جب بیٹھے تو چپ رہے
۳۴۵ باب دو ہر خطبے مین کلام پڑھنا اور اللہ کا ذکر کرنا۔
〃 منبر سے اوتر کر کھڑے ہونا یا کسی سے بات کرنا۔
〃 جمعے کی نماز کتنی رکعتین ہین
〃 جمعے کی نماز مین سورۂ جمعہ اور منافقون پڑھنا
〃 جمعے کی نماز مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک پڑھنا
〃 نعمان بن بشیر سے روایات کا اختلاف جمعے کی قرأت مین
۳۴۶ جس نے جمعے کی نماز کی ایک رکعت امام کے ساتھ پائی اوس نے جمعہ پا لیا۔
〃 جمعے کے بعد مسجد مین کتنی رکعتین پڑھے
〃 امام جمعے کے بعد نماز کہان پڑھے
〃 باب جمعے کے بعد دو رکعتین لمبی پڑھنا
〃 جمعے مین اوس ساعت کا بیان
〃 جس مین دعا قبول ہوتی ہے

۳۴۸ ۳۵۰ کتاب نماز قصر کرنیکی سفر مین مسافر کے (بیٹھنے والے کے) مین قصر کرکے نماز مین قصر کرنیکا بیان
۳۵۱ کتنے دنکی اقامت پر قصر کرنا چاہیے۔
۳۵۲ سفر مین نفل نہ پڑھنا
〃 کتاب چاند گہن اور سورج گہن کا بیان۔
〃 جب آفتاب مین گہن لگے تو تسبیح و تکبیر کہنا اور دعا مانگنا
۳۵۳ جب آفتاب مین گہن ہو تو نماز پڑھنے کا حکم۔
〃 چاند گہن کے وقت نماز پڑھنے کا حکم
〃 باب جب آفتاب مین گہن ہو تو یہان تک نماز پڑھے کہ آفتاب صاف ہو جاوے
۳۵۴ باب سورج گہن کی نماز کے لیے لوگون کو پکار دینا۔
〃 سورج گہن کی نماز مین صفین باندھنا
〃 گہن کے نماز کیونکر پڑھنا چاہیے
〃 ابن عباس سے دوسری طرح
〃 سورج گہن کی نماز کی روایت
۳۵۵ ایک اور طرح سورج گہن کے نماز
۳۵۸ ایک اور طرح سے گہن کی نماز
۳۵۹ ایک اور طرح گہن کے نماز
۳۶۱ اور ایک طرح گہن کی نماز

۳۶۴ سورج گہن مین کتنی قراءت کرے
۳۶۵ سورج گہن کی نماز مین پکار کر قراءت کرنا۔
〃 سورج گہن کی نماز مین قراءت پکار کر نہ کرنا
〃 باب گہن کے نماز مین سجدے مین کیا کہے
۳۶۶ گہن کی نماز مین تشہد اور سلام پھیرنا۔
۳۶۷ گہن کے نماز کی بعد منبر پر بیٹھنا
۳۶۸ گہن کی نماز مین خطبہ کیونکر پڑھے
〃 سورج گہن مین دعا مانگنے کا حکم
۳۶۹ سورج گہن مین استغفار کرنا
〃 کتاب استسقا کی نماز کا بیان
〃 امام استسقا کے لیے کب نکلے
〃 امام کا نکلنا استسقا کی لیے
〃 باب امام کس حال مین نکلنا چاہیے۔
〃 استسقا مین امام کا منبر پر بیٹھنا
۳۷۰ امام جب استسقا مین دعا مانگے تو اپنی پیٹھ لوگون کی طرف کرے
۳۷۱ استسقا کے وقت امام کا چادر اولٹنا
〃 امام اپنی چادر کب اولٹے
〃 امام کا ہاتھ اوٹھانا دعا کی لیے استسقا مین
〃 ہاتھ کو کہان تک اوٹھاوے

صفحہ	عنوان
٣٧٢	استسقا میں کیا دعا مانگے
٣٧٣	استسقا میں دعا مانگ کر نماز پڑھنے کا بیان۔
٣٧٤	استسقا کی نماز کتنی رکعتیں ہیں
	استسقا کی نماز کہاں پڑھنا چاہیے
	پانی برستے وقت کیا کہے
	تاروں کی گردش پر پانی برسنے کا اعتقاد رکھا ہے
٣٧٥	جب بہت شدت سے پانی برسے نقصان کا خوف ہو تو اس کو بند ہونے کے لیے امام دعا کرے
″	جب پانی برسنا بند ہو جاوے تو امام اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے
٣٧٦	کتاب خوف کی نماز کا بیان
٣٧٧	کتاب عیدین کی نماز کی
″	عید کے لیے دوسرے دن نکلنا
″	جوان عورتوں اور پردہ والی عورتوں کا عیدین میں نکلنا۔
″	عید میں حائضہ عورتوں کا نکلنا مستحب ہے۔
٣٧٨	باب عید میں نیت کرنا
″	عید کے دن امام سے پہلے نماز پڑھنا، عیدین میں اذان نہ دینا
″	عید کے دن خطبہ پڑھنا
٣٨٨	عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنا
″	بے ہتھیار میدان میں جا کر عید کی نماز ان کے سامنے پڑھنا

صفحہ	عنوان
″	عیدین کی نماز میں کتنی تکبیریں ہیں
″	عیدین میں سورہ قاف اور اقتربت الساعۃ پڑھنا
″	عیدین کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک پڑھنا
٣٨٩	نماز کے بعد عیدین میں خطبہ پڑھنا
″	عید کی خطبہ سننے کے لیے بیٹھنا ضرور نہیں ہے
″	خطبے کے لیے اچھا لباس پہننا
″	اونٹ پر خطبہ پڑھنا
″	خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا۔
″	خطبہ پڑھتے وقت کمان یا عصا پر تکیہ لگانا
٣٩٠	خطبے میں امام لوگوں کی طرف منہ کرے۔
″	خطبے کے وقت کسی کو جب بلایا کیا ہے
″	خطبے کو بیٹھ کر پڑھنا چاہیے
٣٩١	امام کا رغبت دلانا لوگوں کو صدقے کے لیے۔
٣٩٢	خطبہ متوسط پڑھنا
″	دونوں خطبے کے بیچ میں بیٹھنا اور چپ رہنا۔
″	دوسرے خطبے میں قرآن کی آیتیں پڑھنا اور مسلمانوں کے لیے دعا کرنا
″	خطبے کو تمام ہونے سے پہلے امام کا منبر پر سے اترنا

صفحہ	عنوان
٣٩٣	خطبے سے فارغ ہو کر عورتوں کو نصیحت کرنا اور ان کو رغبت دلانا صدقے کے۔
″	عید کی نماز سے پہلے یا بعد نفل نماز پڑھنا
″	امام عید کے دن کتنی قربانیاں ذبح کرے
″	عید اور جمعہ ایک ہی دن ہو جاویں تو کیا کرنا چاہیے
٣٩٤	اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن پڑیں اور کوئی شخص عید کی نماز پڑھ لیوے تو اس کو اختیار ہے جمعہ میں آوے یا نہ آوے
″	عید کے دن خوشی سے باجا بجانا
″	امام کے سامنے کھیل کود کا بیان
٣٩٥	مسجد میں عید کے دن کھیلنا اور عورتوں کا یہ کھیل دیکھنا
″	عید کے دن گانے اور بجانے کی اجازت
″	کتاب رات اور دن کے نوافل کے
″	باب گھروں میں نفل نماز پڑھنے کی فضیلت
٣٩٦	تہجد کا بیان
٣٩٨	جو شخص رمضان کی راتوں میں نماز پڑھے اس کا بیان ہو چکا ہے واسطے اس کی فضیلت

صفحہ	عنوان
٣٩٨	رمضان کی راتوں میں نماز پڑھنے کا بیان۔
٣٩٩	رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت
٤٠١	رات کی نماز کے فضیلت
″	سفر میں تہجد پڑھنے کی فضیلت
″	رات کو کس وقت نفل پڑھے
٤٠٢	جب رات کو اٹھے تو پہلے کیا کہے
٤٠٣	جب رات کو اٹھے تو کیا کرے
″	رات کی نماز کس طرح شروع کرے
٤٠٤	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا بیان
٤٠٥	داؤد علیہ السلام کی نماز کا بیان
″	حضرت موسیٰ کی نماز کا بیان
٤٠٦	رات کو عبادت کرنا
٤٠٨	جب کھڑے ہو کر نماز شروع کرے پھر کس طرح بیٹھ سکتا ہے اختلاف کا [illegible]
٤١٠	نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا بیان
٤١١	کھڑے ہو کر پڑھنے کی فضیلت بیٹھ کر پڑھنے والے سے۔
″	بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی فضیلت لیٹ کر پڑھنے والے پر
″	بیٹھ کر نماز کیسی ہے
٤١٢	باب رات کو کس طرح قرأت کرے
″	آہستہ پڑھنے کی فضیلت
″	رات کی نماز میں قیام اور رکوع اور سجدہ اور سجدے کے بیچ میں بیٹھنا
٤١٣	رات کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیے

[illegible]

۴۱۴ باب وتر پڑھنے کا حکم
〃 سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا -
۴۱۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں دو وتر سے منع کیا ہے
〃 وتر کا وقت -
〃 سونے سے پہلے پڑھنا چاہئے
فجر کی اذان [illegible]
۴۱۶ سواری پر وتر پڑھنا
〃 وتر کی کتنی رکعتیں ہیں
〃 ایک رکعت وتر [illegible]
۴۱۷ تین رکعت وتر [illegible]
〃 [illegible]
〃 [illegible]
۴۱۸ ابن عباس کی حدیث میں راویوں کا اختلاف
۴۱۹ راویوں کا اختلاف [illegible] کی حدیث میں جو وتر کے باب میں ہے
〃 پانچ رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے اور بیان راویوں کے اختلاف کا حکم وتر کی حدیث میں
۴۲۰ سات رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے
〃 نو رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے
۴۲۲ گیارہ رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے
〃 تیرہ رکعتیں وتر کی پڑھنا
〃 وتر میں کتنا کلام اللہ پڑھے

۴۲۲ وتر میں [illegible] کی قراءت
۴۲۴ وتر میں کیا دعا پڑھے
۴۲۵ وتر میں دعا قنوت پڑھتے وقت ہاتھ نہ اٹھانا
〃 وتر کے بعد کتنا [illegible]
〃 وتر سے فارغ ہو کر تسبیح کہنا
〃 [illegible] فجر کی سنتوں [illegible]
[illegible]
۴۲۶ فجر کی سنتوں [illegible]
۴۲۸ فجر کی دو رکعتوں کا وقت
〃 فجر کی سنتیں [illegible]
[illegible]
〃 [illegible]
〃 [illegible] چھوڑ دی اور اسکی مدت
〃 فجر کی رکعتوں کا وقت
۴۲۹ ایک شخص اپنے بچھونے پر آیا اور نیت رکھتا تھا رات کو اٹھنے کی لیکن سو گیا اور اٹھ نہ سکا -
۴۳۰ اگر کوئی شخص نیند یا بیماری کی وجہ سے رات کی نماز نہ پڑھ سکے تو دن کو کتنی رکعتیں پڑھے
〃 جو شخص اپنا وظیفہ نہ پڑھ سکے تو وہ دن کو کس وقت پڑھے
〃 باب ثواب من صلی
۴۳۲ باب موت کی آرزو کرنا

۴۳۲ موت کی آرزو کرنا کیسا ہے
〃 موت کی بہت یاد کرو
۴۳۳ میت کو [illegible]
〃 مومن کے مرنے کی نشانی
〃 موت کی سختی کا بیان
〃 پیر کے دن مرنا
〃 وطن کے سوا [illegible] مرنے کی فضیلت
۴۳۴ [illegible]
[illegible]
〃 اللہ کی ملاقات جو شخص چاہتا ہے
[illegible] میت کو بوسہ دینا
۴۳۶ میت کو ڈھانپ دینا -
〃 میت پر رونا کیسا ہے
۴۳۹ کونسا رونا منع ہے
۴۴۱ میت پر نوحہ کرنا کیسا ہے
۴۴۳ رونے کی اجازت [illegible] -
〃 جاہلیت کے طریقے چلانا اور پکارنا منع ہے
〃 چلا کر رونا منع ہے
〃 گالوں پر مارنا منع ہے
〃 سر منڈانا مصیبت میں منع ہے
〃 گریبان پھاڑنا منع ہے
۴۴۴ جب مصیبت ہو تو صبر کرنے کا اور خدا سے بدلا مانگنے کا حکم -

۴۴۵ جو شخص صبر کرے [illegible] اور اسکا ثواب
〃 جس شخص کے تین لڑکے مر جائیں اور اسکا ثواب -
〃 جس کے تین بچے مر جاویں
۴۴۶ جو شخص [illegible]
〃 [illegible]
۴۴۷ میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا
〃 [illegible] غسل کرنا -
〃 [illegible]
〃 میت کو [illegible] غسل [illegible]
[illegible] دھونا
〃 میت کو طاق بار غسل دینا
۴۴۸ میت کے غسل میں کافور [illegible]
۴۴۹ اور ایک کپڑا پہنانا
〃 کفن اچھا دینے کا حکم -
۴۵۰ کونسا کفن بہتر ہے
〃 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑوں میں کفن دیئے گئے
〃 کفن میں قمیص ہونا -
۴۵۱ محرم جب مر جائے تو اسکو کیونکر کفن دیں -
〃 مشک کا بیان
〃 جنازے کی خبر کرنا -

۴۵۲ جنازے کو جلدی لیجانا

۴۵۳ جنازے سے آگے کہڑے ہونیکا حکم

۴۵۴ مشرکون کے جنازے کے لیے کہڑے ہونا

〃 جنازے کے لیے کہڑا نہ ہونا

۴۵۵ مومن کا موت سے آرام پانا

۴۵۶ مردونکا ذکر نیکی سے کرنا چاہیے

〃 مردونکو برا کہنے سے ممانعت

〃 جنازونکے ساتہہ جانیکا حکم

۴۵۸ جو شخص جنازے کے ساتہہ جاوے اوسکی فضیلت

〃 جو شخص سوار ہو وہ جنازے سے کہان ہو

〃 پیدل جنازے کو ساتھ کہان پر چلے

〃 مردے پر نماز پڑہنے کا حکم

〃 بچون پر نماز پڑہنا

۴۵ بچون پر نماز نہ پڑہنا

۴۵۹ مشرکون کی اولاد

〃 شہیدون پر نماز پڑہنا

۴ شہید پر نماز نہ پڑہنا

جو شخص زنا کی حد مین سنگسار کیا جاوے اوسپر نماز نہ پڑہنا

جس نے وصیت مین ظلم کیا ہو

جس نے غنیمت کے مال چوری کی ہو اوسپر نماز پڑہنا

قرضدار پر نماز نہ پڑہنا

اپنے تئین آپ مار ڈالے

اوسپر نماز نہ پڑہنا

۴۶۳ منافقون پر نماز پڑہنا

۴۶۴ مسجد کے اندر جنازے کی نماز پڑہنا

〃 رات کو جنازے کی نماز پڑہنا

۴۶۵ جنازے پر صفین باندہنا

〃 جنازے پر نماز کہڑے ہوکر پڑہنا

۴۶۶ لڑکے اور عورت کے جنازے کو ساتھ رکہکر نماز پڑہنا

〃 عورتون اور مردون کے جنازے ایک جگہ رکہنا

〃 جنازے پر کتنی تکبیرین کہے

۴۶۷ دعا جنازے کے بیان مین

۴۶۸ جس شخص پر سو آدمی نماز پڑہین

۴۶۹ جو شخص جنازے پر نماز پڑہے اوسکے ثواب کا بیان

۴۷۰ جنازہ دیکہنے سے پہلے بیٹہنا کیسا ہے

〃 جنازے کے لیے کہڑے ہونا

〃 شہید کو خون لگا ہوا دفن کرنا

〃 شہید جہان قتل کیا جاوے وہین دفن ہو

۴۷۱ باب مشرک کو دفن کرنا

〃 بغلی اور صندوقی قبر بنانا

〃 قبر کو گہرا کہودنا بہتر ہے

۴۷۲ قبر کو کشادہ رکہنا

〃 قبر مین ایک کپڑا بچھانا

〃 جن ساعتون مین دفن کرنا منع ہے

۴۷۲ کئی آدمیونکو ایک قبر مین گاڑنا

۴۷۳ کون آگے کیے جاوین قبر مین

〃 مردے کو قبر سے نکالنا دفن کرنیکے بعد

〃 مردے کو قبر سے نکالنا دفن کے بعد

۴۷۴ قبر پر نماز پڑہنا

〃 جنازے سے فارغ ہوکر سوار ہونا

〃 قبر کو زیادہ کرنا

〃 قبر پر عمارت بنانا کیسا ہے

〃 قبر و نیز گچ کرنا

〃 قبر اگر بلند ہو تو اوسکو گرا کر برابر کرنا

۴۷۵ قبرونکی زیارت کا بیان

〃 مشرک کی قبر کی زیارت

۴۷۶ مشرکون کیواسطے دعا کرنے کی ممانعت

〃 مسلمانون کے لیے دعا کرنے کا حکم

۴۷۸ قبرون پر چراغ جلانے کی برائی

۴۷۹ قبرون پر بیٹہنے کی برائی

〃 قبرونکو مسجد بنانا

〃 سبتی جوتیان پہنکر قبرون مین جانا مکروہ ہے

〃 سبتی کے سوا اور جوتیونکی اجازت

〃 قبر کے سوال کا بیان

۴۸۰ جو شخص پیٹ کی عارضے سے مر جاوے

۴۸۱ قبر کا دبانا اور دبوچنا

۴۸۲ قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

۴۸۳ قبر پر شاخ درخت کی لگانا

۴۸۴ مومنونکی روحونکا بیان

۴۸۶ قیامت مین اوٹہنے کا بیان

۴۸۷ سب سے پہلے قیامت مین کون کپڑے پہنایا جاویگا

۴۸۸ ماتم پرسی کا بیان

〃 ایک اور قسم کی تعزیت

۴۸۹ کتاب روزہ کے بیان مین

۴۹۲ رمضان مین زیادہ سخاوت کرنے کا بیان

〃 رمضان کی فضیلت کا بیان

〃 اس حدیث مین راویون نے جو زہری پر اختلاف کیا ہے اوسکا بیان

۴۹۳ اس حدیث پر معمر راویونکے اختلاف کا بیان

۴۹۴ رمضان کے مہینے کو صرف رمضان کہنے کی اجازت

〃 اگر چاند کے دیکہنے مین ملکون مین اختلاف ہو

۴۹۵ ایک شخص کی گواہی رمضان کا چاند دیکہنے پر مقبول ہے

۴۹۵ جب ابر ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرنا اور بیان راویوں کے اختلاف کا ابو ہریرہ کے بیان میں
۴۹۶ عبداللہ بن عمر کی حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان ابن عباس کی حدیث میں عمرو بن دینار پر
〃 راویوں کا اختلاف منصور کی بیہقی کی روایت میں
۴۹۷ مہینا کتنے روز کا ہوتا ہے
۴۹۸ ابن عباس کی حدیث کا بیان اسباب میں
۴۹۹ سحری کہانے کی فضیلت
〃 سحری میں برکت ہونے کی فضیلت
〃 فجر کی نماز اور سحری میں کتنا فاصلہ ہو
۵۰۱ سحری کہانے کی فضیلت
〃 سحری کہانے کے لیے بلانا
〃 سحری کو صبح کا کہانا کہنا
〃 ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں کیا فرق ہے
〃 ستو اور کہجور کہا کر سحری کرنا
۵۰۲ اس آیت کی تفسیر کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض اخیر تک

۵۰۲ فجر کیونکر نکلتی ہے
۵۰۳ رمضان کا استقبال کرنا کیسا ہے
۵۰۵ شک کے دن روزہ رکہنا
〃 شک کے دن روزہ رکہنا کس جانب سے جو شخص رمضان میں ثواب کے واسطے رکہے اوسکی عبادت کے ساتھ اور ایمان کے ساتھ اوسکو کیا ثواب ملیگا
۵۰۸ روزے کی فضیلت کا بیان
۵۱۲ جو شخص اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکہے
۵۱۳ سفر میں روزہ رکہنا مکروہ ہے
۵۱۵ مسافر کو روزہ معاف ہوتا
۵۱۷ سفر میں روزہ نہ رکہنے کی فضیلت
〃 روزہ رکہنا سفر میں ایسا ہے جیسے بے روزہ ہونا گہر میں
〃 سفر میں روزہ رکہنے کا بیان
۵۱۹ مسافر کو اختیار ہے کہ رمضان میں کچہہ دن روزہ رکہے اور کچہہ دن افطار کرے
۵۲۰ جو شخص رمضان میں روزہ رکہے پہر سفر کو جاوے تو روزہ توڑ سکتا ہے
〃 حاملہ اور دودہ پلانیوالی کو روزہ معاف ہوتا
〃 وعلی الذین یطیقونہ اس کو منسوخ

کی تفسیر
۵۲۱ حائضہ عورت کو روزہ معاف ہوتا
〃 اگر رات کو روزہ کی نیت نہ کی ہو تو دن کو نفلی روزہ رکہہ سکتا ہے
〃 روزے کی نیت کا بیان
۵۲۴ حضرت داؤد کے روزے کا بیان
〃 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کا بیان فدا ہوں آپ پر ماں باپ میرے
۵۲۷ ہمیشہ روزے رکہنے کی ممانعت
۵۲۸ پے در پے روزے رکہنا
〃 دو دن روزہ رکہنا اور ایک دن افطار کرنا
۵۲۹ ایک دن روزہ رکہنا اور ایک دن افطار کرنا
۵۳۲ روزے دن کی کمی اور زیادتی کا نقصان
۵۳۳ مہینے میں دس دن روزہ رکہنا
۵۳۴ مہینے میں پانچ روزے رکہنے کا بیان
〃 مہینے میں چار روزے رکہنا
۵۳۵ ہر مہینے میں تین دن روزے رکہنا
۵۳۶ ہر مہینے میں تین روزے کس طرح رکہے
۵۳۸ مہینے میں دو دن روزہ رکہنا

۵۳۹ کتاب زکوۃ کے بیان میں
〃 باب زکوۃ فرض ہے
۵۴۱ زکوۃ نہ دینے کا عذاب
۵۴۳ جو شخص زکوۃ نہ دیوے اوسکا عذاب
〃 جو شخص زکوۃ نہ دے اسکی سزا کیا ہے
۵۴۴ اونٹوں کی زکوۃ کا بیان
۵۴۶ اونٹوں کی زکوۃ نہ دینے کا عذاب
۵۴۷ جب اونٹ پانچ سے کم ہوں کام کاج کے لیے اور بوجہا لادنے کے لیے ہوں ان میں زکوۃ نہیں ہے
〃 باب گائے بیل کی زکوۃ کا بیان
〃 گائے بیل کی زکوۃ نہ دیوے تو کیا سزا ہے
۵۴۸ باب بکریوں کی زکوۃ کا بیان
〃 بکریوں کی زکوۃ نہ دینے والے کا بیان
〃 مال کو ملانا اور ملے ہوئے مال کو جدا کرنا منع ہے
۵۴۹ زکوۃ دینے والے کو دعا کرنا
〃 جب تحصیلدار زیادتی کرے مالک مال خود زکوۃ نکالکر دے سکتا ہے اگر مصدق نہ نکالے
۵۵۱ باب گہوڑوں کی زکوۃ کا بیان
〃 باب غلاموں کی زکوۃ کا بیان
〃 باب چاندی کی زکوۃ کا بیان

(۵۴۱) جب عورت حیض سے پاک ہو یا مسافر سفر سے آئے رمضان میں اور دن باقی ہو تو کیا کرے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۵۰	باب زیور کی زکوٰۃ کا بیان	۵۵۸	سلت صدقہ فطر مین دینا	۵۶۴	صدقے کی فضیلت	۵۷۶	سوال کرنا کیسا ہے۔
〃	جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیوے	〃	جو صدقہ فطر مین دینا	〃	کونسا صدقہ افضل ہے۔	〃	نیک لوگون سے مانگنا چاہیے
۵۵۳	باب گھوڑون کی زکوٰۃ کا بیان	〃	صدقہ فطر مین پنیر دینا	۵۶۵	بخیل کے صدقے کا بیان	〃	سوال سے بچنا کیسا ہے
〃	غلامون کی زکوٰۃ کا بیان	〃	صاع کتنا ہوتا ہے	۵۶۶	تھوڑے صدقے کا بیان	۵۷۷	جو شخص لوگون سے کچھ نہ مانگے اوس کی فضیلت
〃	کتنے مال مین زکوٰۃ واجب ہے	۵۵۹	کون سی وقت صدقہ فطر ادا کرنا بہتر ہے	۵۶۷	صدقے کی فضیلت	〃	مالدار کس کو کہتے ہین۔
〃	دسوان حصہ کس مین ہے	〃	ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر مین بھیجنا کیسا ہے	۵۶۸	صدقے مین فخر کرنا۔	〃	چمٹ کر مانگنا۔
۵۵۴	بیسوان حصہ کس مین ہے	〃	جب زکوٰۃ مالدار کو دیدے اور معلوم ہو کہ یہ مالدار ہے	۵۶۹	جب نوکر یا غلام اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دیوے	۵۷۸	[illegible]
〃	باب ولا تیمموا الخبیث (اندازہ کرنے والا کتنا چھوڑ دے) اس آیت کی تفسیر	۵۶۰	چوری کے مال مین سے صدقہ دینا	〃	جلدی سے صدقہ دینے والا	۵۷۹	جو شخص [illegible] سوال کرنا کیسا ہے
〃	معدن کا بیان	〃	کم مال والا کوشش کر کے صدقہ دیوے تو اوسکا ثواب	۵۷۰	مانگنے والے کو پھیر دیوے	〃	حاکم سے مانگنا ضروری چیز کے لیے سوال کرنا
۵۵۵	شہد کے چھتون کی زکوٰۃ	۵۶۱	اوپر والا ہاتھ یعنی دینے والا کیسا ہے	〃	جو شخص اللہ کے نام پر مانگے	〃	اوپر والا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔
〃	رمضان کی زکوٰۃ کا بیان	۵۶۲	نیچے والا ہاتھ	〃	اللہ کی ذات کا وسیلہ دیکر سوال کرنا	۵۸۰	جس شخص کو کوئی چیز اللہ تعالی دیوے بغیر سوال کے۔
〃	غلام لونڈی پر زکوٰۃ رمضان کی فرض ہے۔	〃	ایسا صدقہ دینا کہ [illegible] بہتر ہے۔	۵۷۱	جو شخص اللہ کے نام پر دیوے دینے والے کا ثواب	۵۸۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر کرنا
〃	چھوٹے بالغ پر رمضان کی زکوٰۃ	〃	اس حدیث کی تفسیر	۵۷۲	مسکین کسے کہتے ہین	۵۸۲	ایک قوم کا بھانجا بھی اوسی قوم مین داخل ہے۔
۵۵۶	رمضان کی زکوٰۃ مسلمانون پر ہی ہے نہ کافرون پر	۵۶۳	باب اگر کوئی شخص [illegible] اور خود محتاج ہو تو صدقہ اوسکا پھیر دیا جاوے	〃	متکبر فقیر کا بیان	〃	[illegible]
〃	زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے صدقہ فطر فرض تھا۔	〃	غلام صدقہ دیوے	۵۷۳	بیوہ عورتون کو [illegible]	〃	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible]
〃	صدقہ فطر مین کتنا اناج دینا چاہیے	۵۶۴	عورت اپنے خاوند کے مال سے [illegible] صدقہ دیوے	〃	کپڑا دینے کی فضیلت اون کا فضل جو بیان [illegible]	〃	[illegible]
۵۵۷	صدقہ فطر مین کھجور دینا۔	〃	عورت بغیر اجازت خاوند کے [illegible]	۵۷۴	جو شخص [illegible]		
〃	انگور صدقہ فطر مین دینا۔			۵۷۵	یتیم کو صدقہ دینے کا بیان		
〃	آٹا صدقہ فطر مین دینا۔			〃	عزیزون کو صدقہ دینا		
〃	صدقہ فطر مین گیہون دینا۔						

٥٨٢ سب سے برا صدقہ کیا ہے

٥٨٣ کتاب حج کے بیان میں

〃 باب حج کے فرض ہونے کا بیان۔

٥٨٤ عمرہ کے واجب ہونے کا بیان

〃 حج مبرور کا بیان

〃 حج کی فضیلت کا بیان

٥٨٥ عمرہ کی فضیلت

〃 حج کے ساتھ ہی عمرہ کرنا

〃 اوس مردہ کی طرف سے حج کرنا جسنے حج کی نذر کی ہو

〃 اُس مردہ کی طرف سے حج کرنا جسنے حج نہیں کیا۔

٥٨٦ ایک شخص ہے کہ بوڑھا ہو گیا کہ اونٹ پر تھم نہیں سکتا اوس کی طرف سے حج کرنا ہے

〃 جو شخص طاقت نہ رکھے اوسکی طرف سے عمرہ کرنا۔

〃 حج کا ادا کرنا ایسا ہے جیسے قرض کا ادا کرنا۔

〃 عورت مرد کی طرف سے حج کرے

٥٨٧ باپ کی طرف سے بڑا لڑکا حج کرے تو بہتر ہے

〃 چھوٹے لڑکے کو حج کرانا

٥٨٨ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے حج کو کب نکلے۔

٥٨٨ میقاتوں کا بیان

〃 مدینے والوں کا میقات

〃 شام والوں کا میقات

٥٨٩ مصر والوں کا میقات

〃 یمن والوں کا میقات

〃 نجد والوں کا میقات

〃 عراق والوں کا میقات

〃 جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں

٥٩٠ ذوالحلیفہ میں رات کو اترنا

〃 احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا۔

٥٩١ جو شخص احرام باندھ چکا ہو وہ غسل کرے تو کس طرح کرے۔

〃 احرام میں زعفران اور ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت

〃 احرام میں جبہ پہننا۔

٥٩٢ محرم کو قمیص پہننے کی ممانعت

〃 احرام میں پائجامہ پہننے کی ممانعت

〃 اگر کسی کے پاس تہ بند نہ ہو تو وہ پائجامہ پہن لیوے

〃 جو عورت احرام باندھے وہ منہ پر نقاب نہ ڈالے۔

٥٩٣ احرام میں ٹوپی پہننے کی ممانعت

〃 احرام میں عمامہ باندھنے کی ممانعت

〃 احرام میں موزہ پہننے کی ممانعت

〃 جسکو جوتیاں نہ ملیں اسکو موزے پہننے کی اجازت

٥٩٣ اگر موزے پہنے تو ان کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کر لے

٥٩٤ جو عورت احرام باندھے وہ دستانے نہ پہنے

〃 احرام کے وقت بالوں کو جما لینا

〃 احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا درست ہے۔

٥٩٥ خوشبو کا مقام

٥٩٦ محرم کو زعفران لگانا کیسا ہے

〃 محرم کو اگر خوشبو لگی ہو تو کیا کرے

〃 محرم کو سرمہ لگانا کیسا ہے

٥٩٧ محرم کو رنگین کپڑے پہننا مکروہ ہے

〃 محرم کو سر یا منہ ڈھانپنا درست نہیں ہے۔

〃 افراد کا بیان۔

٥٩٨ قران کا بیان۔

٦٠٠ تمتع کا بیان۔

٦٠٣ احرام کے وقت حج یا عمرہ کا نام نہ لینا

٦٠٤ دوسرے کی نیت پر حج کا احرام باندھنا۔

٦٠٥ اگر عمرہ کا احرام باندھے تو اوس کے ساتھ ہی حج کر سکتا ہے

٦٠٦ لبیک کیونکر کہے۔

٦٠٧ بلند آواز سے لبیک کہنا۔

〃 احرام کب باندھے

٦٠٨ نفاس والی عورت کیا کرے

〃 ایک عورت نے عمرہ کا احرام باندھا ہو پھر اوسکو حیض آ جاوے اور حج کے جاتے رہنے کا ڈر ہو تو کیا کرے۔

٦٠٩ حج میں شرط کر لینا۔

٦١٠ شرط کرتے وقت کیا کہے

〃 جو شخص حج سے رک جاوے لیکن اوسنے شرط نہ کی ہو تو کیا کرے

٦١١ ہدی کو اشعار کرنا

〃 کس طرف سے اشعار کرے

〃 بدن سے خون پونچھ ڈالنا

〃 اونٹوں کے گلے کے ہار بٹنا

٦١٢ ہار کس چیز کے بٹنا چاہیے

〃 ہدی کے گلے میں کچھ لٹکانا

〃 اونٹ کے گلے میں [illegible] لٹکانا

〃 بکریوں کے ہار لٹکانا

٦١٣ ہدی کے گلے میں جوتیاں لٹکانا

〃 کیا ہدی کو تقلید کرنے سے [illegible]

〃 احرام بندھ جاتا ہے

٦١٤ ہدی کو اپنے ساتھ ہانکنا

〃 ہدی کے جانور پر سوار ہونا

〃 جو چلنے سے تھک جاوے [illegible]

۶۱۴ ہدی کے جانور پر ضرورت کے وقت چڑھے
〃 جو شخص ہدی ساتھ نہ لیجاوے وہ حج کا احرام فسخ کرکے عمرہ کرکے احرام کھول سکتا ہے
۶۱۷ محرم کو کونسا شکار کھانا درست ہے
۶۱۸ جس شکار کا کھانا محرم کو درست نہیں
۶۱۹ محرم شکار کو دیکھکر ہنسے اور حلال سمجھ جاوے اور شکار مارے تو اوسکا کھانا درست ہے
۶۲۰ جب محرم شکار کی طرف اشارہ کرے پھر غیر محرم اوسکو مارے تو کیا حکم ہے
〃 کٹنے کتے کا مارنا درست ہے
〃 سانپ کا مارنا درست ہے
چوہے کا مارنا درست ہے
گرگٹ کا مارنا درست ہے
۶۲۱ بچھو کا مارنا درست ہے
〃 چیل کا مارنا درست ہے
〃 کوے کا مارنا درست ہے
〃 جس جانور کا مارنا محرم کو درست نہیں
〃 محرم کو نکاح کرنے کی اجازت
۶۲۲ محرم کو نکاح کرنیکی ممانعت
〃 محرم کو پچھنے لگانا
〃 محرم کا کسی بیماری کی وجہ سے پچھنے لگانا
〃 پاؤں پر پچھنے لگانا
محرم کو کھانسی چلنیا پر پچھنے لگانا کیسا ہے
۶۲۲ محرم کو اگر جوؤں سے تکلیف ہو
۶۲۳ اگر محرم مر جاوے تو اوس کو بیری کے پانی سے غسل دینا
〃 محرم جب مر جاوے تو کتنے کپڑوں میں دفن کیا جاوے
〃 محرم جب مر جاوے تو اوس کے خوشبو نہ لگانا
۶۲۴ محرم جب مر جاوے تو اوسکا منہ اور سر نہ ڈھانپیں
〃 محرم جب مر جاوے تو اوس کا سر نہ ڈھانپا جاوے
〃 جو شخص حج کا جاوے حج سے بسبب دشمن کے
۶۲۵ مکے میں داخل ہونیکا بیان
〃 رات کو مکے میں داخل ہونا
〃 مکے میں کدھر سے آوے
۶۲۶ مکے میں جھنڈا لیکر جانا
〃 مکے میں بغیر احرام باندھے جانا
〃 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں کب داخل ہوئے
〃 حرم میں شعر پڑھنا اور امام کے آگے چلنا
۶۲۷ مکے کی تعظیم کا بیان
〃 مکے میں لڑائی حرام ہے
۶۲۸ حرم میں سانپ کو مارنا
۶۲۹ گرگٹ کو مارنا
〃 بچھو کا مارنا
〃 چوہے کو حرم میں مارنا
〃 چیل کو حرم میں مارنا
〃 کتے کو مارنا حرم میں
〃 حرم کے شکار کو بھگانے کی ممانعت
۶۳۰ حج میں امام کے آگے چلنا
〃 کعبے کو دیکھکر ہاتھ اٹھانا
〃 کعبے کو دیکھتے وقت دعا کرنا
〃 مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت
۶۳۱ کعبے کے بنانے کا بیان
۶۳۲ کعبے کے اندر جانا
〃 بیت اللہ میں کس جگہ نماز پڑھنا
۶۳۳ حطیم رہنا
〃 حطیم میں نماز پڑھنا
۶۳۴ کعبے کے کونوں میں تکبیر کہنا
〃 بیت اللہ کے اندر اللہ کا ذکر کرنا اور دعا کرنا
〃 کعبے کی دیوار پر منہ اور سینہ رکھنا
〃 کعبے میں نماز کس جگہ پڑھے
۶۳۵ خانہ کعبہ کے طواف کی فضیلت
۶۳۵ طواف میں باتیں کرنا
〃 طواف میں باتیں کرنا درست ہے
〃 ہر وقت طواف درست ہے
۶۳۶ بیمار کیونکر طواف کرے
〃 مردوں کا طواف کرنا عورتوں کے ساتھ
〃 اونٹ پر سوار ہوکر طواف کرنا
〃 جو شخص تنہا حج کرے اوس کا طواف
〃 جو شخص عمرے کا احرام باندھے اوسکا طواف
۶۳۷ جو شخص قران کرے لیکن ہدی ساتھ نہ لاوے وہ کیا کرے
〃 قران کرنیوالا کے طواف
۶۳۸ حجر اسود کا بیان
〃 حجر اسود کا چومنا
〃 حجر اسود کا چومنا کس طرح بوسہ دیوے
〃 طواف کیونکر شروع کرے
〃 حجر اسود کو بوسہ دیکر کدھر چلے
〃 کتنے پھیروں میں دوڑے
۶۳۹ کتنے پھیروں میں چلے
〃 پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلنا
〃 حج اور عمرے میں رمل کرنا
〃 حجر اسود سے لیکر حجر اسود تک رمل کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیوں کیا۔
۶۴۰ رکن یمانی اور حجر اسود کو پھیری میں چھونا۔ 〃
〃 حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا۔ 〃
〃 دو رکنوں کا چھونا 〃
〃 لکڑی سے حجر اسود کو چھونا
۶۴۱ حجر اسود پر پہونچ کر اشارہ کرنا 〃
〃 اللہ جل جلالہ نے فرمایا 〃
〃 نیکی پہونچنے سے پہلے کے پاس۔ 〃
〃 طواف کی دو رکعت پڑھنا بیٹھ کے 〃
۶۴۲ طواف کا دوگانہ پڑھ کر دعا 〃
۶۴۳ طواف کے دوگانے میں کونسی سورتیں پڑھے
〃 زمزم کا پانی پینا 〃
〃 زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا۔
〃 صفا کی طرف اوسی دروازے سے نکلنا جہاں سے حرم سے نکلتے ہیں۔ 〃
〃 صفا اور مروہ کا بیان 〃
۶۴۴ صفا پر کہاں کھڑا ہو
〃 صفا پر تکبیر کہنا

۶۴۵ صفا پر لا الہ الا اللہ کہنا
〃 صفا پہاڑ پر اللہ کا ذکر اور دعا کرنا
〃 اونٹ پر چڑھ کے صفا مروہ دوڑنا
〃 صفا اور مروہ کے بیچ میں چلنا۔
۶۴۶ صفا اور مروہ کے بیچ میں رمل کرنا
〃 صفا مروہ کے بیچ میں دوڑنا
〃 نالے کے اندر دوڑنا
〃 کس مقام پر پہنچ کر چال سے چلے۔
〃 رمل کس جگہ پر کرے
〃 بروہ پر کس مقام پر کھڑا ہو
۶۴۷ قران اور تمتع میں کتنی بار سعی ہے۔
〃 عمرہ کرنے والا بال کہاں کتراوے۔
〃 کس طرح بال کترے
〃 جو شخص حج کا احرام باندہے اور ہدی ساتھ لیجاوے وہ کیا کرے۔
〃 جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور ہدی لایا ہو وہ کیا کرے۔

۶۴۸ آٹھوین تاریخ سے پہلے (ساتوین تاریخ کو) خطبہ پڑہنا
۶۴۹ تمتع کرنے والا حج کا احرام کب باندہے
〃 منا کا بیان
۶۵۰ آٹھوین تاریخ کو امام ظہر کی نماز کہان پڑہے۔
〃 منا سے عرفات کو جانا
〃 عرفات کو جاتے ہوئے تکبیر کہنا۔
۶۵۱ عرفات کو جاتے ہوئے لبیک کہنا۔
〃 عرفے کے دن کی فضیلت۔
〃 عرفے کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت۔
۶۵۲ عرفے کے دن جلدی عرفات پہونچنا۔
〃 عرفات میں لبیک کہنا
〃 عرفات میں نماز سے پہلے خطبہ پڑہنا
〃 عرفات کے دن اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ پڑہنا۔
〃 عرفات میں مختصر خطبہ پڑہنا۔

۶۵۳ عرفات میں ظہر اور عصر ملا کر پڑہنا
〃 عرفات میں ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا
۶۵۴ عرفات میں ٹھہرنا فرض ہے
〃 عرفات سے لوٹتے وقت آہستہ چلنے کا حکم
۶۵۵ عرفات سے کیونکر چلنا چاہیے
〃 مزدلفے میں دو نمازین ملا کر پڑہنا
۶۵۶ عورتون اور بچون کو آگے سے اپنے ہانکا نسے بھیجدینا مزدلفے میں تاکہ ہجوم میں اون کو تکلیف نہ ہو۔
۶۵۷ عورتون کو مزدلفے سے لوٹنے کی اجازت فجر ہونے سے پہلے
〃 مزدلفے میں فجر کی نماز کس وقت پڑہے
〃 جس شخص کو مزدلفے میں فجر کی نماز امام کے ساتھ نہ ملے۔

٦٥٨	مزدلفے مین لبیک کہنا	٦٦٠	چلتے وقت لبیک کہنا	٦٦١	کس وقت ماری	٦٦٣	کتنی کنکریان مارے
〃	مزدلفے سے کس وقت لوٹے	〃	کنکریان چننا	٦٦١	آفتاب نکلنے سے پہلے	〃	ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا
〃	ضعیف لوگون کو اجازت	〃	کنکریان کہان سے	〃	کنکریان مارنے کی ممانعت	〃	کنکریان مارتے ہی لبیک
	ہے کہ مزدلفے مین رات		چنی جاوین۔	〃	عورتونکو آفتاب نکلنے سے پہلے		موقوف کرنا۔
	ہی کو لوٹ جاوین ا	〃	کتنی بڑی کنکریان ہی		کنکریان مارنے کی اجازت	٦٦٤	کنکریان مارنے کے
	صبح کی نماز منا مین آکر	٦٦١	سوار ہو کر کنکریان مارنا	٦٦٢	شام ہوئے پر رمی کرنا		بعد دعا کرنا
	پڑہین دسوین تاریخ کو۔		اور محرم پر سایہ کرنا	〃	اونٹ چرانیوالونکی رمی کا بیان	〃	محرم جب کنکریان مار چکے
٦٥٩	بطن محسر مین اونٹ	〃	جمرہ عقبہ دسوین تاریخ	〃	جمرہ عقبہ کی رمی کہان سے کرین		تو اوسکو کیا درست ہوگیا
	جلدی دوڑانا۔						

٦٦٤ حج کے احکام تمام ہوئے

تمت

بعونه تعالی

[illegible] جلد اول [illegible]

مؤلفہ مولوی وحید الزمان صاحب

روض الربی

عن

ترجمۃ المجتبی

سنن النسائی

[illegible]

[illegible]

سُنن نسائی — جلد اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی صحاح نعمه لا تحصی وحسان منته لا تقصی ومشاهیر الطافه لا تخفی وغرایب اعطافه لا تعفی ومعارف فضله لا تنسی ومناکیر جهله لا تکسی وفقنا اقتداء کلامه المجتبی وقفانا آثار مرسله المصطفی اصلی علیه وعلی آله المرتضی بعدد من التقط من احادیثه البشری والتفت الی سنته الصغری والکبری ورضی عن اصحابه الذین هم اعلام الهدی نهوا عن المنکر وامروا بالتقوی وقووا الضعیف ولم یعد وا عدوی وعن تابعیهم واتباعهم اولی المعروف والنهی **بعد**

حمد وصلوة کے عرض کرتا ہی فقیر حقیر خادم اہل الحدیث والقرآن وحید الزمان ابن مولوی مسیح الزمان مرحوم غفرلہما الرحمن کہ اسے جل جلالہ وعز شانہ کے فضل سے اوائل سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ کے ترجمے سے فراغت حاصل ہوئی۔ اب منجملہ صحاح ستہ کی تین کتابون کا ترجمہ باقی رہا صحیحین اور سنن نسائی شریف۔ ہرچند کہ اکثر احباب کی خواہش اور میری بھی تمنا یہی تھی کہ اب صحیحین کا ترجمہ شروع کیا جاوے اور سنن نسائی کو صحیحین کے فراغت کے بعد رکھا جاے لیکن بوجہ پریشانی سفر اور قلت سامان کے مناسب یہی معلوم ہوا کہ پہلے سنن نسائی کا ترجمہ کر دیا جاوے کیونکہ یہ چارون کتابین یعنی موطہ امام مالک اور سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی اور سنن نسائی علاوہ مختصر ہونے کے چندان شروح اور حواشی کی محتاج نہین ہین اور صحیحین علاوہ کثیر الحجم ہونے کے شروح اور حواشی اور کثرت سامان اور اطمینان قلب کو چاہتی ہین اور جناب فیضمآب محی السنۃ قامع البدعۃ نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر دام مجدہم کا بھی منشا اسی کو مقتضی ہوا اس لیے اللہ پر توکل کرکے سنن نسائی کا ترجمہ شروع کیا یا اللہ جیسے تو نے مجھ ضعیف ناتوان کے ہاتھ سے

موطا اور سنن ابی داود کو تمام کرایا۔ اسی طرح اس کتاب کو بہی تمام کرادے اور میری سعی کو قبول کر اپنی راہ مین اور میری بقیہ عمر کو صرف کراوے حدیث اور قرآن کی خدمت مین اور میرا خاتمہ بخیر کر دے آمین یا رب العالمین۔

سنن نسائی کے مؤلف کا بیان

نام اونکا احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار ہی اور کنیت اونکی ابو عبدالرحمن ہی۔ پیدایش انکی سنہ ۲۱۴ھ یا سنہ ۲۱۵ یا سنہ ۲۲۱ ہجری مین ہے۔ حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب مین لکہا ہے کہ نسائی نے کہا پیدایش میری سنہ ۲۱۵ مین ہوگی۔ کیونکہ پہلی بار جو مین قتیبہ بن سعید پاس علم حدیث حاصل کرنیکو گیا تہا۔ تو سنہ ۲۳۵ مین گیا تہا اور ایک سال دو مہینے اون کے پاس رہا اس صورت مین اونکی عمر اوسوقت بیس برس کی ہوگی لیکن ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین لکہا ہے کہ وہ قتیبہ پاس علم حدیث حاصل کرنیکو سنہ ۲۳۰ ہجری مین گئے اور اوسوقت اونکی عمر پندرہ برس کی تہی اس حساب سے بہی پیدایش اونکی سنہ ۲۱۵ مین معلوم ہوتی ہی بہر حال اونکی سنہ ولادت مین اختلاف ہی اور نسائی انکی نسبت ہی نساء کیطرف جو ایک شہر تہا خراسان مین اور کبہی اس نسبت مین نسوی بہی کہتے ہین۔ کیونکہ ہمزہ واو سے بدل جاتا ہی نسبت مین لیکن مشہور نسائی ہی ساتہہ ہمزہ کے اب اختلاف ہی کہ نسائی بلا مد ہی یا بالف ممدودہ یعنی نسائی ملا علی قاری نے مرقاۃ کے مقدمہ مین لکہا ہے کہ نسائی بفتح نون اور مد کے ساتہہ ہی جیسے صاحب جامع الاصول نے لکہا ہی یا بغیر مد جیسے طبقات فقہا مین ہی۔ لیکن اہل حدیث کے زبانون پر یہہ لفظ بغیر مد کے سنا گیا ہی پہر ملا علی قاری نے لکہا کہ نساء ایک شہر ہی خراسان مین مرو کے پاس اور ابن حجر نے جو لکہا ہے کہ نساء مضافات نیشاپور سے ہی یا فارس کے ملک مین ہی تو یہہ صحیح نہین ہی اور سمعانی نے انساب مین لکہا ہی کہ نسائی بفتحہ نون اور سین نسبت ہی نساء کیطرف جو ایک شہر ہی خراسان مین اور مشہور نسبت اس شہر کی طرف نسوی ہی اور نسائی اور مین نے اسمعیل بن محمد بن فضل حافظ سے سنا اصفہان مین وہ کہتے تہے مین نے سنا امام مظفر محمد بن احمد ابیوردی سے کہ صحیح نسبت نسائی ہی ہمزہ کے ساتہہ اور اونہون نے ایک رسالہ لکہا ہے نساء اور ابیورد کی تاریخ مین اور مین نساء مین گیا اور وہان چالیس دن تک ٹہیرا تہا اور بہت لوگون سے حدیث لکہی اور مین نے وہان کے لوگون سے سنا کہ اس شہر کا نام نساء اس لیے ہوا کہ ابتداء اسلام مین جب مسلمان اوس شہر کو فتح کرنے گئے تو وہان کے مرد غائب تہے نری عورتین ہی عورتین تہین اونہون نے غازیونکا مقابلہ کیا لیکن غازیون نے یہہ دیکہکر لڑائی موقوف کی اور کہا ہم نے اس شہر کو نساء مین رکہا یعنی تاخیر مین لیے نساء تاخیر اور مہلت کو بہی کہتے ہین اسیواسطے اودہار کو بہی نسیئہ بولتے ہین کیونکہ اوس کے وصول مین دیر اور مہلت ہوتی ہی مطلب یہہ تہا کہ ہم اس شہر مین لڑائی ملتوی کر دینگے جب یہان کے مرد لوٹ کر آوین جب سے اوس شہر کا نام نساء ہو گیا۔ اور بعضون نے کہا اوس شہر کا نام نساء اس لیے ہوا کہ جو کوئی اوس مین جاتا تہا وہان جا کر اپنے وطن کو بہول جاتا تو نساء ماخوذ ہی نسیان سے واللہ اعلم۔ پہر سمعانی نے کہا اس شہر کیطرف بہت بڑے بڑے لوگ منسوب ہین اور اون مین سے ہین ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان نسائی جو مصنف

مین کتاب سنن کے اور امام ہین اپنے زمانے کے مصر مین ایک مدت تک رہے وہان اونکی تصانیف پہیلین اور اونہون نے حدیث کی روایت قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر وغیرہ سے کی وفات اونکی سنہ ۳۰۳ مین ہوئی مکے مین آئے بعضون نے کہا رملے مین انتہے

حافظ ابن حجر نے تھذیب التھذیب مین لکہا ہے کہ احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار نسائی نے جنکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور وہ قاضی اور حافظ تہے جنھون نے کتاب سنن کی لکہی اونہون نے سنا بہت لوگون سے جنکی گنتی نا ممکن ہے اور اون مین سے اکثر لوگونکا بیان اس کتاب مین ہے اور روایت کیا اونہون نے احمد بن نصر نیشاپوری اور ابو شعیب سے اور اون سے روایت کیا اون کے بیٹے عبد الکریم اور ابو بکر احمد بن محمد بن محمد بن اسحاق بن سنی نے اور ابو علی حسن بن خضر اسیوطی نے اور حسن بن رشیق عسکری نے اور ابو القاسم حمزہ بن محمد بن علی کنانی حافظ نے اور ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن زکریا بن حیوۃ نے اور محمد بن معاویہ بن احمر نے اور محمد بن قاسم اندلسی نے اور علی بن ابی جعفر الطحاوی اور ابو بکر احمد بن محمد بن المھندس نے اور ان لوگون نے روایت کیا اون سے کتاب السنن کو اور روایت کیا اون سے ابو بشر دولابی نے جو اونکے ہمعصر تہے اور ابو عوانہ نے اپنی صحیح مین اور ابو جعفر طحاوی اور ابو بکر بن الحداد الفقیہ اور ابو جعفر عقیلی اور ابو علی بن ہارون اور ابو علی نیشاپوری حافظ نے اور بہت لوگون نے جنکا شمار دشوار ہے اور ذہبی نے **تذکرۃ الحفاظ** مین لکہا ہے کہ نسائی نے سنا حدیث کو قتیبہ بن سعید اور اسحاق بن راہویہ اور ہشام بن عمار اور عیسی بن زغبہ اور محمد بن نصر مروزی اور ابو کریب اور سوید بن النصر اور اون کے برابر والے لوگون سے خراسان اور حجاز اور عراق اور مصر اور شام اور جزائر مین اور بہت عمدہ ہوئے اس فن مین اور اکیلے تہے معرفت اور اتقان مین اور اسناد کی بلندی مین اور وطن بنایا اونھون نے مصر کو روایت کی اون سے ابو بشر دولابی اور ابو علی حسین بن محمد نیشاپوری اور حمزہ کنانی اور حسن بن خضر اسیوطی اور ابو بکر بن السنی اور ابو القاسم طبرانی اور محمد بن معاویہ بن احمر اندلسی اور حسن بن رشیق اور محمد بن عبد اللہ بن حیوۃ اور بہت لوگون نے انتہی اور ملا علی قاری نے مقدمہ مرقاۃ مین لکھا ہے کہ امام نسائی حدیث کے حافظون مین سے ایک حافظ ہین اور امام ہین سنا اونہون نے اسحاق بن راہویہ اور سلیمان بن اشعث اور محمود بن غیلان اور قتیبہ بن سعید اور محمد بن بشر اور علی بن حجر اور ابو داؤد اور لوگون سے بہت شہرون اور ملکون مین اور اون سے بہت لوگون نے روایت کیا جیسے طبرانی اور طحاوی اور ابن السنی نے انتہے +

امام نسائی کی تعریف جو اور محدثین نے کی ہے

حافظ ابن حجر نے تھذیب التھذیب مین لکہا ہے کہ ابن عدی نے کہا مین نے منصور فقیہ اور احمد بن محمد بن سلامۃ طحاوی سے سنا وہ دونون کہتے تھی کہ ابو عبد الرحمن یعنے نسائی ایک امام ہین مسلمانون کے اماموں مین سے اور محمد بن سعید بارودی نے کہا میرے نسائی کا ذکر کیا قاسم مطرز کے سامنے اونہون نے کہا وہ امام ہین اور لائق ہین امامت کے ابو علی نیشاپوری نے کہا مینے نسائی سے پوچہا جو مسلمانون کے امامون مین سے تہے ایکجگہ کہا کہ نسائی جو امام ہین حدیث کے بلا اعتراض ایکجگہ کہا مینے حدیث کے امامون مین سے چار آدمیون کو اپنے وطن اور سفرون مین دیکھا دو تو نیشاپور مین محمد بن اسحاق اور ابراہیم بن ابی طالب اور ایک مصر مین

نسائی اونکا ہوا مین عبداللہ بن احمد مامون مصری نے کہا ہم طرطوس کو گئے وہان حدیث کے حافظون میں سے بہت لوگ جمع تھے عبداللہ بن احمد اور مربع اور ابو الاذان اور کیلجہ وغیرہم اون سب نے نسائی کو پسند کیا ابو الحسین بن مظفر نے کہا مین نے اپنے مشایخ سے سنا مصر مین وہ اقرار کرتے تھے نسائی کے مقدم ہونیکا اور اونکی امامت کا اور تعریف کرتے تھے اونکے زہد اور عبادت کی رات دن اور اونکی مداومت کی حج اور جہاد اور سنتون کے جاری کرنے پر اور بادشاہ کی صحبت سے پرہیز کرنے پر اور ایسا ہی احوال اونکا رہا یہانتک کہ وہ شہید ہوئے (خارجیون کے ہاتھ سے) حاکم نے کہا مین نے علی بن عمر حافظ سے سنا کئی بار وہ کہتے تھے ابو عبدالرحمن مقدم ہین ہر شخص پر اپنے عصرون مین سے جو ذکر کیے جاتے ہین ساتھہ معرفت حدیث کے اور ایکبار مین نے علی بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے نسائی مصر کے سب مشایخ مین زیادہ فقیہ تھے اور سب سے زیادہ پہچانتے تھے صحیح اور سقیم (ضعیف) حدیث کو اور سب سے زیادہ جانتے تھے حدیث کے راویونکو جب وہ اس درجہ کو پہونچے تو لوگون کو اون سے حسد ہوا وہ رملہ مین گئے وہان اون سے سوال ہوا معاویہ کے فضائل کا اونہون نے معاویہ کے فضائل بیان نہین کیے تو مارا اونکو جامع مسجد مین اونہون نے کہا مجہکو مکہ مین لیچلو لوگ لیچلے مگر وہ بیمار ہو گئے تھے آخر اونہون نے انتقال کیا اور وہ قتل ہوئے اور شہید ہوئے رضی ہو اون سے اللہ تعالے دارقطنی نے کہا مین نے ابو طالب حافظ سے سنا وہ کہتے تھے کون صبر کر سکتا ہے ابو عبدالرحمن کے برابر اونکے پاس ابن لہیعہ کی ایک ایک روایت موجود تھی مگر اونہون نے بیان نہ کی کیونکہ اونکے نزدیک ابن لہیعہ کی حدیث بیان کرنا اور اوس سے روایت کرنا اچھا نہ تہا دارقطنی نے کہا ابوبکر حداد فقیہ بہت حدیث جانتے تھے لیکن اونہون نے کسی سے روایت نہ کی سوا ابو عبدالرحمن نسائی کے اور کہا کہ مین راضی ہوا اونکی حجت ہونے پر اپنے اور اللہ تعالی کے بیچ مین۔ ابن یونس نے کہا وہ مصر مین بہت پہلے آئے اور وہان حدیثین لکہین لوگون سے اور ان سے لکہین اور لوگون نے اور وہ امام تھے حدیث مین اور ثقہ (معتبر) اور ثبت (بہت پکے) اور حافظ تھے انتہی اور یافعی نے مرآۃ الجنان و عبرۃ الیقظان فی معرفۃ حوادث الزمان مین سنہ ۳۰۳ کے وقایع مین لکہا ہے کہ اس سال مین وفات پائی حافظ امام احد الائمۃ الاعلام صاحب المصنفات ابو عبدالرحمن احمد بن علی نسائی نے جو اپنے زمانہ کے امام تھے حدیث مین اور اونکی کتاب السنن مشہور ہے مصر مین رہے اور وہان اونکی تصانیف پہیلین اور اون سے لوگون نے روایتین کین وہ ایک دن روزہ رکہتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے باوجود اس کے قوت باہ رکہتے تھے اور کثرت جماع سے موصوف تھے اونکی چار بیبیان تہین اور لونڈیان بہی تہین سب بیبیونکے پاس باری باری جاتے تھے انتہی مختصرا۔ اور امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین لکہا کہ نسائی حافظ امام شیخ الاسلام تھے اونہون نے سفر کیا قتیبہ کیطرف سنہ ۲۳۰ ہجری مین اوسوقت اونکا سن پندرہ برس کا تہا وہان ایک سال اور دو مہینے رہے اور وہ رہا کرتے تھے زقاق القنادیل مین جو ایک محلہ تہا مصر کا اور اونکے چہرہ پر بڑی طراوت تہی اور خون کی سرخی اونکے بدن پر نمایان تہی اور باوجود کبر سن کے سبز چادرین پہنتے تھے اونکی چار بیبیان تہین ہر ایک کے پاس باری باری جاتے تھے اور اس کے ساتھ لونڈیان بہی تہین اور [illegible] مرغ کہایا کرتے تھے وہ

خریدی جاتے تہے اون کے لیے اور فروخت کیے جاتے تہے خصی کر کے ایکبار کسی طالب العلم نے کہا مین سمجھتا ہون کہ ابو عبد الرحمن نبیذ پیتے ہین اسوجہ سے کہ اونکے چہرے پر تازگی رہتی ہی ایک شخص نے کہا کاش مجھے معلوم ہوتا کہ امام نسائی کا کیا مذہب ہے وطی فی الدبر مین پھر اونسے پوچھا گیا کہ نبیذ پینا کیسا ہے اونہون نے کہا نبیذ حرام ہے **ف** مراد وہی نبیذ ہے جسمین تیزی آگئی ہو اور نشہ کرنے لگے نہ وہ نبیذ جو شیرین اور رقیق ہو اور اسمین تیزی اور نشہ نہ ہو وہ تو بالاتفاق حلال ہے اور اوسکی حلت احادیث سے ثابت ہے **ت** اور وطی فی الدبر مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی لیکن محمد بن کعب قرظی نے روایت کیا ابن عباس سے اونہون نے کہا پانی ہے تو اپنی کہیتی مین جہان سے اور جسطرح سے چاہے پھر اونکو کہو سے آگے نہ بڑہنا چاہیے ذہبی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ آپنے منع کیا عورتون کے دبر مین جماع کرنے سے اور مین نے اوسمین ایک رسالہ تصنیف کیا ہے **ف** سلف اور خلف صحابہ اور تابعین اور ایمہ کا یہی قول ہے کہ وطی کرنا عورتکے دبر مین حرام ہے اور انی شئتم سے کلام اللہ مین یہہ مراد ہے کہ جسطرح سے چاہو اور جدہر سے چاہو آگے سے یا پیچھے سے لٹاکر یا بیٹھا کر مگر یہہ ضرور ہے کہ دخول فرج مین ہو نہ دبر مین کیونکہ حرث کہتے ہین کہیتی کو اور کہیتی فرج ہے جسمین سے اولاد اوگتی ہے نہ دبر وہ تو فرث (لید) کی ہے لیکن سعید بن المسیب اور نافع اور ابن عمر اور محمد بن کعب قرظی اور عبد الملک بن ماجشون سے منقول ہے کہ وطی فی الدبر جایز ہے اور امام مالک سے بھی ایسا ہی منقول ہے مگر اونکے اصحاب اسکا انکار کرتے ہین اور احادیث متعددہ اس فعل کے ممانعت مین وارد ہوئی ہین خود امام نسائی اور احمد اور ابو داؤد نے ابوہریرہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ملعون ہے وہ شخص جو جماع کرے اپنی عورت سے دبر مین اور شوکانی نے **فتح القدیر** مین ترجیح دیا اسکی حرمت کو اور رد کیا اوس کی حلت کو اور تفصیل اس مسئلے کی تفاسیر مین ہے **ت** اور محمد بن موسی مامونی نے کہا جو مصاحب تہے نسائی کے مین نے بعض لوگون سے سنا وہ برا کہتے تہے ابو عبد الرحمن کو اسوجہ سے کہ اونہون نے تصنیف کی **کتاب الخصائص** حضرت علی رض کے فضائل مین اور نہین تصنیف کی اونہون نے کوئی کتاب شیخین کے فضائل مین مین نے اسکا ذکر نسائی سے کیا اونہون نے کہا مین دمشق گیا تو دیکھا وہان کے لوگ اکثر حضرت علی رض سے منحرف ہین اسلیے مینے کتاب الخصایص لکہی اور امید کی کہ شاید اللہ اونکو ہدایت کرے پھر بعد اسکے اونہون نے صحابہ کے فضائل مین ایک کتاب تصنیف کی ایک شخص نے اونکے سامنے کہا مین سنتا تہا کہ تم نے معاویہ کے فضائل نہین لکہے اونہون نے کہا مین کیا لکہون کیا وہ حدیث لکہون کہ اللہ اونکا پیٹ نہ بہرے **ف** پوری حدیث یون ہے کہ آنحضرت صلعم نے معاویہ کو بلا بہیجا معلوم ہوا وہ کہانا کہاتے ہین پہر بلا بہیجا تو معلوم ہوا وہ کہانا کہاتے ہین تب آپنے فرمایا اللہ اونکا پیٹ نہ بہرے **ت** یہہ سنکر وہ چپ ہو رہا۔ ذہبی نے کہا شاید یہہ تعریف ہو جاوے معاویہ کی اس طور سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مین نے جسکو لعنت کی یا گالی دی تو اوسکے لیے زکوۃ اور رحمت کر کہا حافظ خراسان ابو علی نیشاپوری نے حدیث بیان کی ہم سے امام نے جو بلا مدافعت امام ہین ابو عبد الرحمن نسائی نے پھر بیان کیے وہی اقوال جو نقل کیے ابن حجر نے **تہذیب التہذیب** مین اور اوپر

بیان ہو چکی انتہی مختصراً۔ اور **سمعانی** نے **انساب** مین لکھا ہے کہ وہ امام تھے اپنے زمانے کے جیسا اوپر گزر چکا۔ اور **اتحاف النبلا** مین ہے کہ ذہبی نے اونکے حق مین کہا وہ زیادہ حافظ ہین مسلم سے اور **دارقطنی** نے کہا کہ وہ مقدم ہین ہر ایک شخص پر جو ذکر کیا جاتا ہے ساتھ جاننے حدیث کے اور جرح و تعدیل رواۃ کی اونکے زمانے مین اور اونکی کئی معتبر کتابین مین حدیث اور علل مین اور کتاب سنن اونکی سب کتابون مین زیادہ مشہور ہے۔ حاکم نے کہا جو کوئی ان کی کتاب سنن کو دیکھے وہ حیران ہوگا اونکے حسن کلام سے اور وہ نہایت پرہیزگار تھے۔ اور ایک دلیل اونکی پرہیزگاری کی یہہ ہے کہ وہ اپنی سنن مین حارث بن مسکین سے اسطرح روایت کرتے ہین قرئی علیہ وانا اسمع یعنے اون کے سامنے یہ حدیث پڑہی گئی اور مین سنتا تھا اور یہ نہین کہتے حدثنا یا اخبرنا الحارث بن مسکین جیسے اور مشایخ کی روایت مین کہتے ہین اسکی وجہ یہہ ہے کہ اونسے اور حارث سے کچھہ رنج ہوگیا تہا تو وہ علانیہ اونکی مجلس مین نہ جا سکتے تہے لیکن جب حارث حدیث پڑہانیکے لیے بیٹھتے تو وہ مکان کے ایک کونے مین چھپکر حدیث کو سنتے اسطرح سے کہ حارث کی آواز سنتے لیکن حارث اونکو دیکھہ نہ سکتے **ابن خلکان** نے کہا نسائی مصر مین رہے اور وہان اونکی تصانیف پہیلین اور بہت لوگون نے اونسے علم حدیث حاصل کیا اور سیوطی نے کہا وہ مصر مین زقاق القنادیل مین رہتے تھے

سنن نسائی کا بیان

پہلے امام نسائی نے ایک کتاب بہت بڑی لکھی اور جمع کیا اوس مین بہت حدیثون کو اوسکا نام سنن کبرے تھا سید جمال الدین محدث نے کہا کہ وہ ایک بڑی کتاب ہے جسکی مثل تصنیف نہین ہوئی حدیث کے طریق جمع کرنے اور اوس کے مخرجین کے بیان مین بعد اوس کے اوس کتاب کا اختصار کیا اور اوسکا نام مجتبی رکھا اونسے **ف** مجتنی کہتے ہین میوہ چنی کو یعنے چن چن کر عمدہ حدیثین اس مختصر مین جمع کین **ف** اب جو لوگون مین سنن نسائی مشہور ہے اور صحاح ستہ مین داخل ہے اور جسکا ترجمہ مین کر رہا ہون وہ یہی مختصر ہے۔ بعضون کے نزدیک اسکا نام مجتبی باجیم ہے اور یہی مشہور ہے اہل حدیث مین اور مجتبی معنے مجتنی کے قریب مین یعنے چنا ہوا اور انتخاب کیا ہوا یہہ مختصر کتاب بڑی کتاب سے چنی گئی اور چہانٹ چہانٹ کر صحیح صحیح حدیثین اس مختصر مین درج ہوئین اور جن حدیثون مین ضعف تہا وہ چہوڑ دی گئین اب جتنی حدیثین اس مجتبی مین ہین وہ امام نسائی کے نزدیک صحیح ہین اس مختصر کے بنانے کی وجہ یہہ ہوئی کہ جب امام نسائی نے **سنن کبرے** کی تالیف سے فراغت پائی تو ایک امیر نے اون سے پوچہا کہ اس کتاب مین سب حدیثین صحیح ہین اونہون نے کہا نہین امیر نے حکم کیا کہ صحیح حدیثون کو جدا کرو اور ایک دوسری کتاب مین لکھو تب اونہون نے اس مختصر کو تالیف کیا اور جس حدیث کی اسناد مین کسی طرح کی گفتگو تھی اوسکو چہوڑ دیا ملا علی قاری نے **مقدمہ مرقاۃ** مین لکھا ہے کہ محدثین جب کسی حدیث کے بعد یون لکھتے ہین کہ اس حدیث کو روایت کیا نسائی نے تو مراد اونکی یہی مختصر مجتبی ہوتی ہے نہ سنن کبرے اسی طرح پانچون اصول سے مقصود بخاری اور مسلم اور سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی اور مجتبی مین اور جب کسی حدیث کو سنن کبرے سے نقل کرتے ہین تو یون لکھ دیتے ہین کہ نسائی نے

اس حدیث کو سنن کبریٰ مین روایت کیا صرف یہ نہین کہتے کہ نسائی نے اُسکو روایت کیا انتہی مع زیادۃ حافظ جلال الدین
سیوطی نے زہر الربیٰ علی المجتبیٰ کے مقدمہ مین لکہا ہے کہ حافظ ابو الفضل بن طاہر نے شروط الائمہ مین لکہا
کہ ابو داؤد اور نسائی کے حدیثین تین طرح کی ہین ۔ ایک وہ صحیح حدیثین جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین موجود ہین
دوسری صحیح حدیثین جو صحیحین مین نہین ہین ۔ لیکن بخاری مسلم کی شرط پر ہین اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے
کہا کہ ابو داؤد اور نسائی کے شرط یہ ہے کہ اون لوگون کی حدیثون کو نقل کرتے ہین جنکے چہوڑ دینے پر محدثین کا اتفاق نہین
ہوا ۔ لیکن یہہ ہے کہ وہ حدیث صحیح ہو یعنی سند اوسکی متصل ہو نہ اوسمین انقطاع ہو نہ ارسال (یعنی کوئی راوی بیچ مین سے
یا اخیر مین سے چہوٹ گیا ہو) تو یہ قسم بہی صحیح مین داخل ہے مگر اوس طریقہ پر نہین ہے جو بخاری اور مسلم کا طریق ہے بلکہ یہ دوسرا
طریقہ ہے کیونکہ ہم بیان کر چکے ہین کہ بخاری اور مسلم نے بہت صحیح حدیثونکو چہوڑ دیا ہے جنکو وہ جانتے تہے **ف** اسوجہ سے
کہ وہ اونکی شرطونکے موافق نہ تہین اس سے یہ لازم نہین آتا کہ جو حدیث صحیحین مین یا صحاح ستہ مین نہو وہ صحیح نہین ہے
نہ بخاری مسلم نے یہ دعوی کیا ہے کہ ہم نے سب صحیح حدیثونکو جمع کر دیا ہے اور جو حدیث ہماری کتابون مین نہو وہ صحیح نہین
پہر جو کوئی حدیث صحیح ہے سوا جامع ترمذی یا سنن ابی داؤد یا سنن نسائی یا سنن ابن ماجہ مین ہو یا انکے سوا اور حدیث
کی کتابون مین پائی جاوے ۔ اور محققین اہلحدیث اوسکو صحیح کہین تو اوسکو تسلیم کرنا اور اوسپر عمل کرنا ضرور ہے **ف**
تیسری وہ حدیثین جنکو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا لیکن اونکی صحت پر یقین نہین کیا اور اسطرح سے اونکا حال کہولدیا
کہ پوچہا نہوا لیسے پہچان جاوین اور اس قسم کی حدیثین ان لوگون نے اپنی کتابون مین اسلیے لکہین کہ اونکو ایک قوم نے روایت
کیا ہے اور اون سے حجت پکڑی ہے پہر اوسمین جو کچہہ عیب تہا وہ بہی بیان کر دیا تاکہ شبہہ جاتا رہے اور یہ جب ہے کہ سوا اوسکے
کے اور کوئی صحیح طریقہ اوس حدیث کا اونکو نہین ملا ۔ پس وہ بہتر ہے اون کے نزدیک لوگون کی قیاس رائے سے ابن الصلاح
کہا ابو عبد اللہ بن مندہ نے نقل کیا محمد بن سعد باوردی سے وہ کہتے تہے نسائی کا یہ مذہب تہا کہ اوس شخص سے روایت کرتے جسکے
چہوڑ دینے پر اتفاق نہو تا حافظ ابو الفضل عراقی نے کہا یہ مذہب وسیع ہے حافظ ابن حجر نے کہا کہ مراد اس اتفاق سے
ایک اتفاق خاص ہے کیونکہ ہر ایک طبقہ راویون کے جانچنے والونکا متشدد اور متوسط سے خالی نہین ہے مثلا پہلے طبقے میں
سے شعبہ اور سفیان ہین اور شعبہ سخت ہین سفیان ثوری سے اور دوسرے طبقے مین سے یحیی بن سعید قطان اور عبد الرحمن بن
مہدی ہین اور یحیی سخت ہین عبد الرحمن سے اور تیسرے طبقے مین یحیی بن معین اور احمد بن حنبل ہین اور یحیی سخت ہین احمد سے
اور چوتہے طبقے مین ابو حاتم اور بخاری ہین اور ابو حاتم سخت ہین بخاری سے ۔ تو نسائی کا یہ مقصود ہے کہ کوئی راوی صرف ایک کے
چہوڑا نہ جاوے گا جبتک سب اوس کے چہوڑ دینے پر اتفاق نکرین لیکن جب ثقہ کہین ایک راوی کو عبد الرحمن بن مہدی
اور ضعیف کہین اوسکو یحیی القطان مثلا تو وہ نہ چہوڑا جاویگا اس لیے کہ یحیی کی سختی معلوم ہے راویون کے
جانچنے مین سے اور جو یحیی کے مثل ہے حافظ ابن حجر نے کہا جب یہ بات معلوم ہوئی تو ثابت ہو گیا کہ نسائی کا

مذہب راویون کے باب مین اتنا سخت نہین ہے جیسے اور لوگون کا ہے تو بہت راوی ایسے ہین جن سے ابو داؤد اور ترمذی
نے روایت کی ہے لیکن نسائی نے اون سے پرہیز کیا ہے بلکہ نسائی نے بعضے ایسے راویون سے پرہیز کیا ہے جن سے بخاری
اور مسلم نے روایت کی ہے۔ ابو الفضل بن طاہر نے نقل کیا کہ سعد بن علی زنجانی نے ایک شخص سے روایت کی اور اوسکو
ثقہ کہا مین نے کہا نسائی نے اوس سے حجت نہین لی اونہون نے کہا بیٹا ابو عبد الرحمن کی شرط راویون کے باب
مین بخاری مسلم کی شرط سے بھی سخت ہے احمد بن محبوب رملی نے کہا مین نے نسائی سے سنا وہ کہتے تھے جب مین نے سنن
جمع کرنیکا قصد کیا تو اللہ جل جلالہ سے استخارہ کیا بعض مشایخ سے روایت کرنے مین جنکیطرف سے دل مین کچھ شبہ تھا۔ تو
استخارہ اونکے چھوڑ دینے پر آیا اسوجہ سے مین بعضی حدیثون مین اوتر گیا اور پہلے بلند تھا اسناد مین واسطہ حافظ ابو طالب
احمد بن نصر نے کہا جو شیخ تھے دارقطنی کے کہ کون صبر کر سکتا ہے نسائی کے برابر اون کے پاس ابن لہیعہ کی ایک ایک حدیث
موجود تھی مگر اونہون نے کوئی بیان نہین کی حافظ ابن حجر نے کہا نسائی کے پاس اکثر نسخہ تھا جو قتیبہ سے روایت
مین بلند تھا۔ مگر اونہون نے اوس سے روایت نہ کی سنن مین نہ اور کتابون مین ابو جعفر بن الزبیر نے کہا سب سے بہتر وہ کتابین
ہین جنپر بالاتفاق مسلمانون نے اعتماد کیا اور وہ پانچ کتابین ہین (صحیح بخاری صحیح مسلم سنن ابی داؤد جامع ترمذی سنن
نسائی) اور موطا جو تالیف مین سب پر مقدم ہے اور رتبہ مین ان سے کم نہین ہے اور ان لوگونکے مقاصد مختلف ہین صحیحین
مین اور طرحکی فوائد ہین اور ابو داؤد مین احکام کی حدیثین اتنی جمع ہین جو اور کسی کتاب مین نہین ہین۔ اور ترمذی مین
فنون اور علوم حدیث ایسی ہین جو اور کتاب مین نہین ہین۔ اور نسائی نے سب سے باریک اور عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے
ابو الحسن معافری نے کہا جب تو دیکھو حدیث کی تخریج کیطرف تو جس حدیث کو نسائی نے نکالا وہ صحت کیطرف زیادہ قریب ہے
بہ نسبت اوس کے جسکو سوا نسائی کے اور لوگون نے نکالا امام ابو عبد اللہ بن رشید نے کہا نسائی کی کتاب بدیع
ہے تمام سنن کی کتابون مین اور دی تصنیف اور تالیف کے اور اونکی کتاب گویا جامع ہے بخاری اور مسلم کے طریقون کو اور بہت بیان
کرنے علل کا اور حاصل کلام یہ ہے کہ سنن نسائی مین صحیحین کے بعد اور سب کتابون کی نسبت ضعیف حدیثین کم ہین اسیطرح ضعیف
اور مجروح راوی کم ہین اور قریب ہے اس کتاب کے کتاب ابو داؤد اور ترمذی کی اور مقابل اس کے سنن ابن ماجہ ہے جس مین
وہ احادیث بھی موجود ہین جنکو ایسے لوگون نے روایت کیا کہ اونپر جھوٹ بولنے اور حدیث چورانی کی نسبت کی گئی اور بعضے
حدیثین ایسی ہین جنکو ایسی قسم کے راوی روایت کرتے ہین جیسے حبیب بن ابی حبیب کاتب مالک اور علاء بن زید اور
داؤد بن المحبر اور عبد الوہاب بن الضحاک اور اسمعیل بن زیاد سکونی اور عبد السلام بن یحیی وغیرہم اور یہ جو
ابن طاہر نے سنن ابن ماجہ کے حق مین ابو زرعہ سے نقل کیا کہ اوس مین تیس حدیثین بھی ایسی نہین ملتین جو ضعف سے
خالی ہون تو یہ ایک حکایت ہے جسکی سند متصل نہین ہے اور اگر سند ہو بھی تب بھی شاید مراد ابو زرعہ کی اون
حدیثون سے ہوگی جو اوس مین تنہا درجہ کی ساقط ہین۔ یا اونہون نے اوس کتاب کا ایک ہی جزو دیکھا ہو اور جو

کا بھی حال ہوا اور ابوزرعہ نے اوسکی بہت سی حدیثون پر حکم کیا ہے باطل اور ساقط اور منکر ہونیکا اور یہ قول اونکا مروی ہی ابو حاتم کی کتاب العلل مین - محمد بن معاویہ نے نسائی سے روایت کیا اونہون نے کہا سنن کبریٰ کی سب حدیثین صحیح ہین - مگر بعض حدیثون مین کچھ علتین ہین (جنکو خود نسائی نے بیان کر دیا ہے) اور اوسکا منتخب جسکا نام مجتبیٰ ہے بالکل صحیح ہے - بعضون نے بیان کیا ہے کہ نسائی نے جب سنن کبریٰ کو تصنیف کیا تو امیر رملہ کو ہدیہ دی اونھون نے پوچھا اس مین سب حدیثین صحیح ہین نسائی نے کہا نہین تو اونہون نے کہا صحیح حدیثین الگ کر دو جب نسائی نے مجتبیٰ کو جمع کیا اور مجتبیٰ باے موحدہ سے ہے زرکشی نے رافعی کی تخریج مین کہا کہ مجتنیٰ نون سے بھی منقول ہے قاضی تاج الدین سبکی نے کہا سنن نسائی جو صحاح ستہ مین محسوب ہے وہ سنن صغریٰ ہے نہ سنن کبریٰ اور سنن صغریٰ ہی سے لوگ نقل کرتی ہین حافظ ابن حجر نے کہا نسائی کی کتاب کو صحیح کہا - ابو علی نیسابوری اور ابن عدی اور دارقطنی اور حاکم اور ابن مندہ اور عبد الغنی بن سعید اور ابو یعلی الخلیلی اور ابن السکن اور ابوبکر خطیب وغیرہم نے اور خلیلی نے ارشاد مین بعض راویون کے حال مین لکھا ہے کہ اوس نے ابوبکر بن السنی سے سنا صحیح نسائی کو اور ابن مندہ نے کہا جن لوگون نے صحیح حدیثونکو نکالا وہ یہ ہین - بخاری - اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور سلفی نے کہا پانچ کتابون کی صحت پر اتفاق کیا ہے مشرق اور مغرب کے علما نے نووی نے کہا اس سے مطلب یہ ہے کہ صحیحین کے سوا اور تین کتابون کی بھی اکثر حدیثین حجت لانیکے لائق ہین زرکشی نے کہا ان تین کتابونکو یعنی ابو داؤد و نسائی و ترمذی کو صحاح اسوجہ سے کہتے ہین کہ اکثر حدیثین اونکی صحیح ہین اور جو ضعیف ہین وہ بھی قریب قریب حسن کے ہین انتہیٰ کلام السیوطی فی زہر الربیٰ علے المجتبیٰ اور کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون مین ہے کہ ابو علی اور حاکم اور خطیب نے کہا سنن نسائی صحیح ہے اور نسائی کی وہ شرط ہے راویون مین جو مسلم کی شرط سے بھی زیادہ سخت ہے اور حطہ مین ہے کہ ابن الاثیر نے لکھا بعض امرا نے امام نسائی سے پوچھا کہ سنن کبریٰ کی سب حدیثین صحیح ہین اونہون نے کہا نہین اوس امیر نے کہا تو ہمارے لیے صحیح حدیثونکو الگ کر دو جب اونہون نے مجتبیٰ کو بنایا سنن کبریٰ کا خلاصہ کر کے اور جو حدیث سنن کبریٰ کی ایسی تھی جسکی اسناد مین لوگونکو کلام تھا اوسکو چھوڑ دیا نقل کیا اس کو ابن عساکر نے اور ملا علی قاری نے مقدمہ مرقاۃ مین لکھا کہ تاج الدین سبکی نے اپنے شیخ امام ذہبی سے نقل کیا اور اپنے والد شیخ امام سبکی سے کہ نسائی زیادہ حافظ ہین مسلم سے اور سنن اون کی بعد صحیحین کے اور کتابونکی نسبت ضعیف حدیثین بہت کم رکھتی ہے - بلکہ بعض مشایخ نے کہا کہ وہ سب حدیث کی کتابون سے بہتر اور اشرف ہے اور اسلام مین اسکی مثل کوئی کتاب نہین ہے اور ابن مندہ اور ابن السکن اور ابو علی نیسابوری اور ابن عدی اور خطیب اور دارقطنی نے کہا کہ سنن نسائی کی سب حدیثین صحیح ہین لیکن اس قول مین ضعف اور تساہل ہے - اور بعض مغرب کے علما نے تعجب کی بات کہی یعنے فضیلت دی اس کتاب

کو صحیح بخاری پر اور شاید یہہ فضیلت کسی اور حیثیت سے ہو انتہی **خلاصہ** کلام یہہ ہے کہ علما محققین کے اقوال سے یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ سنن نسائی یعنی یہی سنن صغری جسکو مجتبی کہتے ہین حدیث کی ایک صحیح اور عمدہ کتاب ہے اور صحیحین کے برابر نہیں مگر اسمین کچھہ شک نہین ہی کہ بعد صحیحین کے اسی کتاب کا درجہ ہے پھر ابوداؤد کا پھر ترمذی کا اور لیکن موطا تو وہ تو اصل ہی صحیحین کے بھی اور برابری نہین کرسکتی اوسکی کوئی کتاب تقدم اور اختصار اور علو اسناد مین

امام نسائی کی شہادت کا بیان

کچھہ حال تو بالاجمال اوپر ابن حجر کی تحریر سے معلوم ہوا۔ اور مفصل قصہ اونکی شہادت کا یہ ہی کہ جب امام نسائی کتاب الخصائص کی تصنیف سے فارغ ہوئے جسمین فضائل اور مناقب جناب امیر علیہ السلام کے جمع کیے تھے تو اونہون نے چاہا کہ اس کتاب کو دمشق کی جامع مسجد مین سناوین جہان خارجیونکا بڑا زور تہا اور مروان و بنی امیہ کی حکومت اور سلطنت سے کوئی دقیقہ جناب امیر کے بغض اور توہین مین باقی نہین رہتے تھے۔ چنانچہ امام نسائی اس کتاب کو لیکر جامع مسجد مین گئے اور وہان بیان شروع کیا تہوڑا سا بیان کیا تہا کہ اتنے مین ایک شخص بولا تم نے امیر المومنین معاویہ کی فضیلت مین بھی کچھہ لکھا ہے اونھون نے کہا معاویہ کو یہی کافی ہے کہ وہ نجات پا جاوین اونکے فضائل کا کیا ذکر۔ اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ امام نسائی نے کہا مین تو اونکی کوئی فضیلت نہین جانتا سوا اس حدیث کے کہ لا اشبع اللہ بطنہ یعنی اللہ اونکا پیٹ نہ بھرے یہہ سنکر عوام نے کہا یہ شیعہ ہی اور لاتون سے اونکو مارنا شروع کیا یہانتک کہ چند ضربین اون کے بغل اور پسلی مین یا فوطون مین لگین جسکی وجہ سے وہ نیم جان ہوگئے اون کے خادمون نے اونکو وہان سے اوٹھایا اور مسجد سے نکالکر گہر مین لائے۔ امام نسائی نے کہا مجھکو اسی وقت مکہ معظمہ روانہ کردو تاکہ مین مکے مین مرون یا مکے جاتے مرون منقول ہی کہ وفات آپکی مکے مین ہوئی اور صفا اور مروہ کے درمیان مین دفن ہوئے وفات اونکی دوشنبہ ۱۳ صفر یا ۱۳ شعبان **سنہ ۳۰۳ ہجری** مین ہوئی دارقطنی نے کہا کہ انہون نے شہادت پائی اور مکے مین انتقال کیا اور بعضون نے کہا رملہ مین مرے جو فلسطین ملک ہے اور نعش اونکی رملے مین سے مکے چلے گئے امام **یافعی** نے مرآۃ الجنان مین لکہا کہ امام نسائی دمشق کیطرف گئے وہان اون سے پوچھے گئے فضائل معاویہ کے تو اونہون نے کہا کیا معاویہ اس پہ راضی نہین ہین کہ نجات پاوین فضائل کا کیا ذکر ایک روایت مین ہی یہہ بھی کہا کہ مین اونکی کوئی فضیلت نہین جانتا سوا لا اشبع اللہ بطنہ کے اور امام نسائی کی مزاج مین تشیع تھا **ف** اگلے زمانے مین جب خوارج کا زور تہا اور وہ اہلبیت نبوی سے عداوت رکہتے تہے اور معاذ اللہ اونکی برائی کرتے تہے تو اہل سنت وجماعت جو اہل بیت سے محبت رکہتے ہین اور اونکی تعظیم کرتے ہین شیعہ کہلاتے اور ایسا تشیع محمود ہے جسمین محبت رسول و آل رسول کی ہو نہ وہ تشیع جسکو رفض کہتے ہین اور وہ باعث ہوتا ہی سب صحابہ اور بزرگان دین کا **ف** تو لوگون نے انکو مارنا شروع کیا لاتون سے اونکے فوطون پر یہانتک کہ اونکو مسجد کے باہر کردیا اور ایک روایت مین ہی کہ پہلے اونکے فوطون پر مارا پھر اونکو گھسیٹا اور روندا لوگ

لوگ ریلے مین اونکو اوٹھا کر لیگئے وہان اونکا انتقال ہوا۔ حافظ ابو الحسن دار قطنی نے کہا کہ نسائی کا امتحان ہوا دمشق
مین اونہون نے کہا مجھے لیچلو مکے مین لوگ لیگئے اونہون نے وفات پائی مکے مین اور دفن ہوئے درمیان صفا و مروہ
کے حافظ ابو نعیم نے کہا جب اونکو دمشق مین مارا تو وہ اوس تکلیف سے مر گئے اور وہ مقتول ہے اونھون نے ایک کتاب
لکھی خصائص حضرت علی رض کی فضیلت مین لوگون نے اون سے کہا تم نے کوئی کتاب صحابہ کی فضیلت مین نہین لکھی
اونھون نے کہا مین دمشق مین گیا وہان کے لوگون کو حضرت علی رض سے منحرف پایا تو مین نے یہ چاہا کہ اللہ اونکو ہدایت کرے
اس کتاب سے انتہے کلام الیافعی اور تاریخ ابن خلکان مین ہے کہ امام نسائی کی مزاج مین تشیع تہا لوگون نے
اونکو مارنا شروع کیا بغل سے لیکر پسلی تک یہانتک کہ مسجد کے باہر کر دیا اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اون کے فوطون مین
مارا اور اونکو روندا پھر وہ ریلے مین پہنچ گئے وہان اونہون نے انتقال کیا اور ملا علی قاری نے مرقاۃ مین لکھا کہ امام
نسائی دمشق مین گئے اون سے سوال ہوا معاویہ کا تو اونہون نے علی رض کو فضیلت دی معاویہ پر لوگون نے اونکو مسجد سے
نکال دیا پہر وہ ریلے مین اوٹھا کر لائے گئے اور وہان اونکا انتقال ہوا۔ بعضون نے لکھا مکے مین لائے گئے اور صفا و مروہ کے درمیان
مدفون ہوئے اور بعض حفاظ نے کہا کہ اہل شام کی لاتون کی مار کہا کر مرے اہل شام نے اون سے فضائل معاویہ کے پوچھے اونہون نے
کہا معاویہ کو نجات پا جانا کافی نہین ہے فضیلت کا کیا ذکر ایک روایت مین ہے کہ اونہون نے یہہ بھی کہا اونکی تو کوئی فضیلت مجھے
معلوم نہین ہے سوا لا اشبع اللہ بطنہ کے لوگون نے یہ سنکر اونکو لاتون سے مارا اور مسجد سے نکال دیا پھر وہ مکے مین اوٹھا کر
لائے گئے اور وہین اونکا انتقال ہوا اور وہ مقتول اور شہید ہے اور عبدری نے کہا وہ ریلے مین مرے جو فلسطین کا ایک
شہر ہے اور دفن ہوے بیت المقدس مین اور سن شریف اونکا اوسوقت اٹھاسی برس کا تہا ایسا ہی کہا ذہبی نے لیکن بعض نے
کہا وہ مکے مین مرے سنہ ۳۰۳ مین اور وہین دفن ہوے سمعانی نے انساب مین کہا کہ اونہون نے وفات پائی سنہ ۳۰۳ مین
مکے مین اور بعضون نے کہا ریلے مین اور حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب مین لکھا کہ وفات پائی اونہون
نے فلسطین مین پیر کے روز ۱۳ صفر سنہ ۳۰۳ مین اور ذہبی نے اپنی مختصر مین لکھا کہ وہ اٹھاسی برس جیے اور یہ مبنی ہے اوس حساب
پر جو ذہبی نے لکھا ہے کہ ولادت اونکی سنہ ۲۱۵ مین ہوئی اور جو ولادت اونکی سنہ ۲۲۱ مین ہو تو عمر اونکی وقت وفات کی ۸۲ برس کی
ہوگی اور اللہ خوب جانتا ہے اصل حال کو اور ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین لکھا کہ نسائی اپنی اخیر عمر مین دمشق کو گئے وہان
سوال ہوا اون سے معاویہ کے فضائل کا اونہون نے کہا معاویہ کو نجات پا جانا اور برابر سرابر اوتر نا کافی ہے فضائل کا کیا ذکر ہے
لوگون نے یہ سنکر مارنا شروع کیا یہانتک کہ مسجد سے نکال دیا پہر وہ اوٹھا کر مکے مین لائے گئے وہان اونہون نے وفات پائی اس روایت
کے موافق مقام وفات اون کا مکہ معلوم ہوتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ مقام وفات رملہ ہے - لیکن دار قطنی
نے کہا کہ وہ حج کو نکلے تہے لوگون نے اونکا امتحان لیا دمشق مین اونہون نے شہادت حاصل کی اور کہا مجھے مکے لیچلو
تو مکے مین لائے گئے اور وہان وفات پائی اور دفن ہوئے درمیان صفا اور مروہ کے اور وفات اون کی شعبان مین

مہینے سنہ ۳۰۳ مین حج کی اور ثقہ تھے اپنے زمانے کے مشایخ مین اور سب سے زیادہ جانتے تھے حدیث اور رجال کو ابو سعید بن یونس نے اپنی تاریخ مین کہا کہ نسائی امام حافظ ثبت تھے مصر سے نکلے ذیقعدہ کے مہینے مین سنہ ۳۰۲ مین اور وفات پائی فلسطین مین پیر کے روز ۱۳ صفر سنہ ۳۰۳ مین واللہ اعلم وعلمہ احکم

سند اس کتاب کی مترجم کے مؤلف تک

یہ ہے اجازت دی مجھکو اس کتاب کی میرے شیخ علامہ عالم موحد متبع سنت شیخ احمد بن ابراہیم بن عیسی حنبلی شرقی نے اونکو اجازت دی شیخ المشایخ عبد الرحمن بن حسن نے اون کو اجازت دی شیخ عبد الرحمن جبرتی نے اونکو اجازت دی شیخ مرتضے حسینی نے اونکو اجازت دی شیخ عمر بن احمد بن عقیل اور شیخ حامد جوہری نے اور وہ دونو روایت کرتے ہین شیخ عبد اللہ بن سالم بصری سے اور وہ روایت کرتے ہین ابی عبد اللہ محمد بن علاء الدین بابلی سے اور وہ شیخ سالم سنہوری سے اور وہ شیخ نجم الدین غیطی سے اور وہ شیخ الاسلام زکریا انصاری سے اور وہ امام حافظ الاسلام شیخ احمد بن علی بن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری سے پھر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی روایت کرتے ہین اس کتاب کو برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن عبد الواحد تنوخی سے اور وہ روایت کرتے ہین ابو العباس احمد بن ابی طالب الحجار سے اور وہ شیخ عبد اللطیف قبیطی سے اور وہ ابو زرعہ طاہر بن محمد طاہر مقدسی سے اور وہ ابو محمد عبد الرحمن بن احمد دونی سے اور وہ ابو نصر احمد بن الحسین قاضی دینوری سے جنکا لقب کسار مشہور ہے اور وہ روایت کرتے ہین حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق قاضی دینور سے جو مشہور مین ساتھ ابن السنی کے وہ کہتے ہین خبر دی مجھکو اس کتاب کی اوس کے مؤلف حافظ امام احمد بن شعیب بن علی نسائی نے جنکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے راضی ہو اللہ ان سب مشایخ اور بزرگوارون سے اور مغفرت کرے انکی ساتھ میرے اور میرے والد مولوی حاجی محمد مسیح الزمان مرحوم و مغفور کے جنہون نے وفات پائی ۹ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۰ھ روز دوشنبہ مکہ معظمہ مین اور دفن ہوئے جنت المعلی مین اور میرے بھائیون کی اور میرے عزیزون کی اور میرے مشایخ اور استاذون اور بزرگوارون کے اور میرے تمام مسلمان بھائیون کے آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الرُّحْلَةُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ الصَّمَدَانِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ النَّسَائِيُّ

کہا شیخ امام عالم ربانی رحلت والے حافظ حجت اللہ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی نے

تَأْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ

تفسیر اللہ جل جلالہ کے قول کی جب تم کھڑے ہو نماز کے لیے تو دھوؤ اپنے منھ اور ہاتھ کہنیون تک **ف** ظاہر اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو وضو کرو حالانکہ یہ حکم نہین ہے اگر وضو ہو تو پھر وضو کرنا ضرور نہین تو مؤلف نے آیت کی تفسیر حدیث سے کی یعنی مقصود یہ ہے کہ جب سو کر نماز کے لیے اوٹھو تو وضو کرو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ

لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص
تم میں سے سو کر جاگے تو اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں نہ ڈالے جبتک اوسکو تین بار دھو لے اس لیے کہ کوئی تم میں سے
نہیں جانتا کہاں ہاتھ اوسکا **بَابُ السِّوَاكِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ** رات کو اوٹھکر مسواک کرنا **عَنْ**
حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ترجمہ حذیفہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اوٹھتے تو اپنا منھ صاف کرتے مسواک سے **بَابُ كَيْفَ**
يَسْتَاكُ مسواک کیونکر کرے **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَاكُ
وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ عَأْعَأْ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس گیا آپ مسواک کر رہے تھے اور کنارہ مسواک کا آپ کے زبان پر تھا اور عاعا کی آواز نکل رہی تھی (یعنے حلق صاف
کر رہے تھے) **بَابُ** هَلْ يَسْتَاكُ الْإِمَامُ بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهِ امام اپنی رعیت کے سامنے مسواک کرے **عَنْ**
أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي
وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا يَسْأَلُ الْعَمَلَ قُلْتُ وَالَّذِي
بَعَثَكَ نَبِيًّا بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى
سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ فَقَالَ إِنَّا لَا أَوْ لَنْ نَسْتَعِينَ عَلَى الْعَمَلِ مَنْ أَرَادَهُ وَلٰكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ
فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَرْدَفَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتھ اشعر (ایک قبیلہ ہے) کے دو شخص اور تھے ایک داہنی اور ایک بائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مسواک کر رہے تھے دونوں نے آپ سے خدمت مانگی (یعنے نوکری قاضی یا عامل کی) میں نے کہا قسم اوس شخص کی جسنے
آپ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا اونھوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی نہ مجھے معلوم تھا کہ وہ خدمت چاہتے ہیں
گویا میں اسوقت آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ آپ کے ہونٹ کے تلے تھی اور اوپر کا ہونٹ اوٹھ گیا تھا آپ نے
فرمایا ہم کبھی اوسکو خدمت نہیں دیتے جو اوس کی درخواست کرے لیکن تو جا اے ابوموسے (یعنے تجھکو خدمت دیتے ہیں)
پھر آپ نے ابوموسے کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور اون کے ساتھ معاذ بن جبل کو کر دیا اس حدیث سے یہ نکلا کہ امام اپنی رعیت
کے سامنے مسواک کر سکتا ہے **بَابُ التَّرْغِيبِ فِي السِّوَاكِ** مسواک کی فضیلت کا بیان **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ
ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مسواک منھ کے پاک کرنے والی ہے اور اللہ تعالی کی خوشنودی کا سبب ہے (یعنی
مسواک کرنے والے کا منھ پاک اور اللہ اوس سے خوش رہتا ہے **الْإِكْثَارُ فِي السِّوَاكِ**

سواک کی بڑی تاکید کا بیان **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اکثرت علیکم فی السواک **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بہت بیان کیا تم سے سواک کے بیان میں **ف** یعنی بہت رغبت دلائی تم کو سواک کرنے کی اور کثرت بصیغہ مجہول بھی منقول ہے یعنی مجھ پر بہت حکم ہوا سواک کے لیے حکم دینے کا اور اکثرت تم علی اور اکثرت علے بھی منقول ہے

باب الرخصة فی السواک بالعشی للصائم تیسری پہر کو روزہ دار سواک کر سکتا ہے **عن** ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلوٰة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر شاق نہ جانتا تو میں انکو ہر نماز کے لیے سواک کرنیکا حکم کرتا یعنی واجب کر دیتا سنت ثواب بھی ہے کہ ہر نماز یا وضو پر سواک کرے جب ہر نماز پر سواک سنت ہوئی تو روزہ دار کو تیسرے پہر میں سواک کرنا جائز ہوا اس لیے کہ ظہر اور عصر تیسرے پہر میں پڑھی جاتی ہے

السواک فی کل حین ہر وقت سواک کرنیکا بیان **عن** شریح قال قلت لعائشة بای شیء کان یبدأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بالسواک **ترجمہ** شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ سے میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکان میں داخل ہوتے تو کون سی چیز کے ساتھ آپ شروع کرتے تھے حضرت عائشہ نے کہا آپ سواک کرنا شروع کرتے **ف** یعنی جب حضرت گھر میں تشریف لاتے تو پہلے سواک کرتے یہ بات فرط اشرف کے کمال لطافت کی تھی کہ بہت خاموشی یا کثرت کلام سے کچھ منہ میں تغیر آیا ہو تو وہ دور ہو جاوے

ذکر الفطرة الاختتان پیدائشی سنتوں کا بیان جیسے ختنہ کرنا **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الفطرة خمس الاختتان والاستحداد وقص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں پیدائشی سنت ہیں ایک تو ختنہ کرنا دوسرے زیر ناف کے بال مونڈنا تیسری مونچھ کے بال کترنا چوتھی ناخن کاٹنا پانچویں بغل کے بال دور کرنا یہ پرانی سنتیں ہیں جو اگلے انبیا سے برابر چلی آتی ہیں

تقلیم الاظفار ناخون کاٹنا **عن** ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الفطرة قص الشارب ونتف الابط وتقلیم الاظفار والاستحداد والختان **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں پیدائشی سنت میں ایک تو مونچھ کترنا دوسری بغل کے بال اکھاڑنا تیسری ناخن کاٹنا چوتھی زیر ناف کے بال مونڈنا پانچویں ختنہ کرنا

نتف الابط بغل کے بال اکھیڑنا **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من الفطرة الختان وحلق العانة و

وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں ہیں تو پیدائشی سنت ہیں ایک تو ختنہ کرنا۔ اور دوسری زیر ناف کے بال مونڈنا۔ تیسری بغل کے بال اوکھاڑنا۔ چوتھی ناخن ترشنا۔ پانچویں مونچھ کے بال لینا (یعنے مونڈنا یا کترنا اکثر سلف کہتے ہیں کہ مونڈنا مونچھ کا بہتر ہے اور بعض علما کے نزدیک کترنا بہتر ہے

حَلْقُ الْعَانَةِ

زیر ناف کے بال لینا عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیدائشی سنت ہے ناخن ترشنا اور مونچھ کترنا اور زیر ناف کے بال لینا (یعنے مونڈنا اونکا مستحب ہے)

قَصُّ الشَّارِبِ

مونچھ کترنے کا بیان عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَاْخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مونچھ کے بال نہ لیوے وہ ہم میں سے نہیں ہے

اَلتَّوْقِيْتُ فِيْ ذٰلِكَ

ان چیزوں کی مدت کا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ اَنْ لَا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد اور مدت مقرر کر دی ہمارے لیے مونچھ کے کم کرنے میں اور ناخن ترشنے میں اور زیر ناف کے بال مونڈنے میں اور بغل کے بال اوکھیڑنے میں یہ کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں یا چالیس رات سے زیادہ ف اور اس مدت سے کم میں افضل ہے

اِحْفَاءُ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحٰى

مونچھ کے بال دور کرنا اور داڑھیوں کو چھوڑ دینا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو کم کرو اور داڑھیوں کو چھوڑ دو (کم کرو یعنے بالکل نکالڈو جیسے اکثر علما کا قول ہے اور بعضوں کے نزدیک لب سے جو زیادہ ہو اوسکو کترڈالو)

اَلْاِبْعَادُ عِنْدَ اِرَادَةِ الْحَاجَةِ

حاجت کے لیے دور جانیکا بیان عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ ترجمہ عبد الرحمن بن ابی قراد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں پاخانہ کو گیا (جنگل میں بستی کے باہر) اور جب آپ پاخانے کے لیے تشریف لیجانے کا ارادہ کرتے تو دور جاتے (تاکہ لوگوں کی نظر نہ پڑے پردہ رہے) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ اَبْعَدَ قَالَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَهُوَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِوَضُوْءٍ فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے کو جاتے تو دور تشریف لیجاتے ایک روز کسی سفر میں آپ حاجت کو تشریف لے گئے

صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کو جاتے تو دور تشریف لیجاتے ایک روز کسی سفر مین آپ حاجت کو تشریف لیگئے تو مجھ سے فرمایا پانی لیکر آ وضو کا مین وضو کا پانی لیکر گیا آپ نے وضو کیا اور موزون پر مسح کیا **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اگر جنگل مین حاجت کو جاوے اور وہان آڑ نہ ہو تو دور جانا بہتر ہے تاکہ کسی کی نظر نہ پڑے اور جو آڑ یا پردہ ہو تو نزدیک جانے مین بھی کچھ قباحت نہین ہے

اَلرُّخْصَۃُ فِیْ تَرْکِ ذٰلِکَ حاجت کو لیے دور نہ جانیکا بیان **عَنْ** حُذَیْفَۃَ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْتَھٰی اِلٰی سُبَاطَۃِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّیْتُ عَنْہُ فَدَعَانِیْ وَکُنْتُ عِنْدَ عَقِبَیْہِ حَتّٰی فَرَغَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ

ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین مین چلا جاتا تھا یہان تک کہ آپ ایک قوم کے گھورے پر پہونچے تو آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا (تاکہ گھورے کی نجاست بیٹھنے مین لگ نہ جاوے) مین آپ سے ہٹ گیا آپ نے مجھے بلایا تو مین آپ کے ایڑیون کے پاس کھڑا رہا یہانتک کہ آپ فارغ ہوئے پھر وضو کیا اور موزون پر مسح کیا **ف** آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا اسوجہ سے کہ آپکی پیٹھ مین درد تھا اور قاضی حسین نے اپنی تعلیق مین کہا کہ اہل ہرات نے اس کی عادت کر لی ہے کہ ہر سال ایکبار کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہین اس سنت پر عمل کرنیکو لیے اور ایک قول یہ ہے جو بیہقی نے روایت کیا کہ آپکے گھٹنون مین کوئی مرض تھا اسوجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کیا حافظ ابن حجر نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو سب توجیہون سے بے پروائی ہوگی لیکن ضعیف کیا اوسکو دارقطنی اور بیہقی نے اور ایک قول یہہ ہے کہ وہان جگہ نہ تھی بیٹھنے کی پس لاچاری ہے آپ کھڑے رہے۔ کیونکہ سامنے کا کنارہ گھورے کا اونچا ہوگا تاوردی اور قاضی عیاض نے کہا کہ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تاکہ دوسری جانب سے حدث نہ نکلنے پر اطمینان ہو اور یہ اطمینان بیٹھنے مین نہین ہوتا۔ اور نووی نے کہا آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تاکہ معلوم ہو کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا درست ہے اور ابن حجر نے اسی کو ترجیح دی۔ اور منذری نے ایک چھٹی توجیہ کی وہ یہ ہے کہ وہان گیلی نجاست ہوگی اور نرم آپ کو خوف ہوا کہ بیٹھ کر پیشاب کرینمین وہ اپنے اوپر نہ اوڑے ابن سید الناس نے شرح ترمذی مین کہا کہ کھڑے ہو کر بھی خوف تھا بلکہ زیادہ تھا اور یہ وجہ تیسری وجہ کیطرف رجوع کرتی ہے اور ابو عوانہ اور ابن شاہین نے کہا یہ منسوخ ہے واللہ اعلم (زہر الربی علی المجتبی للسیوطی مع)

اَلْقَوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ پائخانے جاتی وقت کیا کہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کے لیے تشریف لیجاتے تو فرماتے یا اللہ مقرر مین تجھ سے پناہ مانگتا ہون بھوتون اور چڑیلون سے (یہ دونو شیطان کی قسم مین)

اَلنَّھْیُ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَۃِ عِنْدَ الْحَاجَۃِ پائخانہ یا پیشاب کیوقت قبلہ کیطرف منہ کرنیکی ممانعت **عَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ وَ ھُوَ بِمِصْرَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ کَیْفَ اَصْنَعُ بِھٰذِہِ الْکَرَابِیْسِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا

ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے جب وہ مصر میں تھے تو کہتے تھے قسم خدا کی میں نہیں جانتا کیا کروں ان پاخانوں کو اور وہ پاخانے بنائے گئے تھے قبلہ کیطرف) اور مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پاخانہ یا پیشاب کے لیے جاوے تو قبلہ کی طرف موںھ نہ کرے اور نہ پیٹھ کرے اوسطرف (خواہ شہر میں ہو یا جنگل میں یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ایک طائفہ کا)

اَلنَّهْيُ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

پیشاب پاخانے کے وقت قبلہ کیطرف پیٹھ کرنے کی ممانعت کا بیان

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا

ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قبلہ کیطرف موںھ کرو اور نہ اوسطرف پیٹھ کرو پاخانہ پیشاب کی حالت میں مگر پورب یا پچھم کیطرف موںھ کرلو **ف** یہہ حکم مدینہ مطہرہ کیواسطے خاص ہے اس لیے کہ وہان پر قبلہ دکھن کیطرف ہے ہندوستان کا قبلہ پچھم کیطرف ہے تو یہان اوتر یا دکھن بیٹھنا چاہیے

اَلْأَمْرُ بِاسْتِقْبَالِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

پاخانہ یا پیشاب کیوقت پورب یا پچھم کیطرف موںھ کرنیکا حکم

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَكِنْ لِيُشَرِّقْ أَوْ لِيُغَرِّبْ

ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جا ضرور کو جاوے تو قبلہ کے سامنے نہ بیٹھے بلکہ پورب یا پچھم کیطرف بیٹھے (دیکھو مدینہ کا قبلہ اوس طرف نہیں ہے اور جہان کا قبلہ پچھم ہو وہان اوتر یا دکھن کیطرف بیٹھنا چاہیے)

اَلرُّخْصَةُ فِي ذَلِكَ فِي الْبُيُوتِ

گھرون کے اندر حاجت کیوقت قبلہ کیطرف موںھ یا پیٹھ کرنا درست ہے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دو اینٹون پر بیٹھے ہوئے حاجت کو لیے اور موںھ آپکا بیت المقدس کیطرف تھا (تو پیٹھ کعبے کیطرف ہوگی اس لیے کہ بیت المقدس مدینے سے جانب شمال میں ہے۔ اس حدیث سے ائمہ ثلثہ نے دلیل پکڑی اور کہا کہ گھرون میں حاجت کیوقت کعبے کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع نہیں ہے)

باب

اَلنَّهْيُ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

حاجت کیوقت ذکر کو داہنے ہاتھ سے چھونا منع ہے (بلکہ بائین ہاتھ سے چھوے)

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ

ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے نہ تھامے دوسری روایت میں یون ہے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ

ترجمہ یہی فرمایا آپ نے جب تم میں سے کوئی پاخانہ میں جاوے تو اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے

الرخصة في البول في الصحراء قائما یعنی جنگل مین کھڑے ہو کر پیشاب کرنا درست ہی عن حذيفة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى سباطة قوم فبال قائما ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑے پر تشریف لائے اور وہان پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا عن حذيفة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى سباطة قوم فبال قائما ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑے پر تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا عن حذيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم مشى الى سباطة قوم فبال قائما ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گھورے پہ گئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا سلیمان نے اتنا زیادہ کیا کہ مسح کیا اپنے موزون پر۔ البول في البيت جالسا گھر مین بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہیے عن عائشة قالت من حدثكم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بال قائما فلا تصدقوه ما كان يبول الا جالسا ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہی جو کوئی تم سے بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اوسے سچا نہ جانو۔ اس لیے کہ آپ کبھی بیٹھے بغیر پیشاب نہ کرتے ف روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ روایت سب سے بہتر ہے اس باب مین اور صحیح ہی اور حاکم نے کہا کہ صحیح ہے شیخین کی شرط پر مگر شیخ ولی الدین نے کہا کہ شریک اس کے اسناد مین ضعیف ہی البول الى السترة يستتر بها کسی چیز کو سامنے رکھکر اوسکی آڑ مین پیشاب کرنیکا بیان عن عبد الرحمن بن حسنة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي يده كهيئة الدرقة فوضعها ثم جلس خلفها فبال اليها فقال بعض القوم انظروا يبول كما تبول المرأة فسمعه فقال او ما علمت ما اصاب صاحب بني اسرائيل كانوا اذا اصابهم شيء من البول قرضوه بالمقاريض فنهاهم صاحبهم فعذب في قبره ترجمہ عبد الرحمن بن حسنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلے (یعنی تشریف لائے) اور آپ کے ہاتھ مین ڈھال کیطرح ایک چیز تھی تو آپ نے اوس کو رکھا (یعنی اپنے سامنے) اور اوس کے پیچھے بیٹھ کر اوسی کیطرف آپ نے پیشاب کیا تو قوم کے بعض شخصون نے کہا کہ انکی طرف تو دیکھو یہ عورتون کا سا پیشاب کرتے ہین (یعنے جیسے عورتین کمال حیا سے پردہ اہتمام کرتی ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کیا تو اوس چیز کو نہین جانتا جو بنی اسرائیل کے رفیق کو پہونچی (یعنی بنی اسرائیل مین ایک شخص کو پہلے بات سے روکنے کے سبب سے عذاب پہنچا) بنی اسرائیل کی عادت تھی کہ جہان کہین ہونہین پیشاب لگ جاتا تو اوتنے بدن کو قینچی سے کتر ڈالتے (یعنے چھیل ڈالتے) تو اون کے ساتھی نے انہین منع کیا تو وہ اپنی قبر مین

عذاب کیا گیا **ف** بنی اسرائیل کے شریعت میں تہا کہ اگر بدن کو نجاست لگجاتی تو اوتنا گوشت چھیل ڈالتے اور کپڑے میں
لگ جاتی تو اوتنا کپڑا ہی کتر ڈالتے اگرچہ یہہ بات انکی شریعت میں پسندیدہ تھی مگر ظاہر میں خلاف عقل معلوم ہوتی
تھی کہ اوسمیں ضرر جان اور مال دونوں کا ہے پھر جب ایسی بات کے منع کرنے پر وہ عذاب کیا گیا تو پیشاب کے منع نے
میں بطریق اولی عذاب کے لائق ہیں کیونکہ پردہ اور حیا کرنی شریعت اور عقل دونوں راہ سے بہتر ہے **عن** ابن
عباس قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على قبرين فقال انهما يعذبان وما
يعذبان في كبير اما هذا فكان لا يستنزه من بوله واما هذا فانه كان يمشي
بالنميمة ثم دعا بعسيب رطب فشقه باثنين فغرس على هذا واحدا ثم قال لعله (وعلى هذا واحدا)
يخفف عنهما ما لم ييبسا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر تشریف لیگئے
اور فرمایا یہہ دونو قبر کے مردے عذاب کیے جاتے ہیں اور ایسی کچھہ بہت بڑی بات کے لیے ان پر عذاب نہیں ہوتا ایک
یہہ تو پیشاب سے نہ بچتا تہا اور یہہ یعنے دوسرا چغل خوری کیا کرتا تہا پھر آپنے ایک کھجور کی تازہ ڈالی منگوائی اور اسکو
آدہوں آدہ سے چیرا اور ہر ایک کے قبر پر ایک ایک شاخ گاڑ دی اور فرمایا کہ شاید کہ جبتک یہہ خشک نہ ہوں تبتک
ان دونوں سے عذاب کی تخفیف ہووے **ف** یہہ آپکو وحی سے معلوم ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ جبتک درخت ہرا رہتا ہے
وہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے تو تسبیح کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگی خطابی نے کہا یہہ کام اور کسی سے نہیں ہوسکتا کہ قبر پر ہرے
شاخیں لگاوے بلکہ یہہ خاصہ تہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا **باب البول في الاناء** برتن میں پیشاب
کرنیکا بیان **عن** اميمة بنت رقيقة قالت كان للنبي صلى الله عليه وسلم قدح من عيدان
يبول فيه ويضعه تحت السرير **ترجمہ** امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے ایک لکڑی کا پیالہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے تہا آپ اوس میں پیشاب کرتے اور تخت کے تلے رکہدیتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گہر میں برتن کے اندر پیشاب
کرنا درست ہے **البول في الطست** طشت کے اندر پیشاب کرنیکا بیان **عن** عائشة قالت يقولون ان
النبي صلى الله عليه وسلم اوصى الى علي لقد دعا بالطست ليبول فيها فانخنثت
نفسه وما اشعر فالى من اوصى **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی حضرت علی کو (یعنے علی کو اپنا وصی بنایا مرض موت میں) حالانکہ آپ نے طشت منگوایا
اوسمیں پیشاب کرنیکو تو آپکا بدن ڈہیرا ہوگیا اور آپکو خبر نہ ہوئی (بیماری کی شدت سے) پھر بہلا کسکو وصیت کی (یعنے
آپکو ہوش کہاں تہا وصیت کرنیکا) **كراهية البول في الجحر** سوراخ میں پیشاب کرنیکی ممانعت **عن**
عبد الله بن سرجس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبولن احدكم في جحر قالوا
لقتادة ما يكره من البول في الجحر فقال يقال انها مساكن الجن **ترجمہ** عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص تم میں سے سوراخ میں پیشاب نہ کرے لوگوں نے کہا قتادہ سے کہا گیا
وجہ ہے جو سوراخ میں پیشاب کرنا مکروہ ہوا انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں سوراخوں میں جن رہتے ہیں ف سوراخ
میں پیشاب کرنا اسلیے منع ہوا کہ سانپ بچھو وغیرہ سوراخ سے نکلکر ایذا نہ پہونچاویں بعضوں نے کہا کہ سوراخ میں جن
بھی رہا کرتے ہیں چنانچہ سعد بن عبادہ کو اسی وجہ سے ایک جن نے مار ڈالا **النهي عن البول في الماء الراكد**
ٹھہرے ہوئے پانی کے اندر پیشاب کرنا منع ہے عن جابر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى
عن البول في الماء الراكد ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ٹھہرے
پانی میں پیشاب کرنے سے (یعنے جو پانی بہتا نہ ہو اسمیں پیشاب نہ کرنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ پانی اوٹھانے میں پیشاب ہاتھ
میں آجاوے) **كراهية البول في المستحم** غسل خانے میں پیشاب کرنیکی ممانعت عن عبد الله
بن مغفل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبولن احدكم في مستحمه فان عامة الوسواس
منه ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غسل خانہ میں
پیشاب نہ کیا کرے اس لیے کہ اکثر اسی سے وسواس پیدا ہوتے ہیں (دل میں خیال آتا ہے کہ یہیں پیشاب کیا تھا اسکا پانی
میرے جسم پر چھینٹیں اوڑی ہونگی پھر نہانا چاہیے) **السلام على من يبول** جو شخص پیشاب کر رہا ہو اور اسکو کوئی سلام
کرے عن ابن عمر قال مر رجل على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبول فسلم عليه
فلم يرد عليه السلام ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا
آپ پیشاب کر رہے تھے اوسنے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا (جب استنجا کرکے وضو سے فارغ ہوئے تو سلام کا جواب
دیا) **رد السلام بعد الوضوء** وضو کرکے سلام کا جواب دینا عن المهاجر بن قنفذ انه سلم
على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبول فلم يرد عليه السلام حتى توضأ فلما توضأ
رد عليه ترجمہ مہاجر بن قنفذ سے روایت ہے اوس نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ پیشاب کر رہے
تھے آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا یہانتک کہ وضو کیا پھر جب وضو سے فارغ ہوئے تو اسکے سلام کا جواب دیا **النهي
عن الاستطابة بالعظم** ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت عن عبد الله بن مسعود ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم نهى ان يستطيب احدكم بعظم او روث ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید کے ساتھ استنجا کرنے سے (کیونکہ ہڈی جنون
کی خوراک ہے اور لید گوبر اون کے جانوروں کی خوراک ہے) **النهي عن الاستطابة بالروث** لید سے استنجا
کرنیکی ممانعت عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انما انا لكم مثل الوالد
اعلمكم اذا ذهب احدكم الى الخلاء فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها ولا

وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَيَنْهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ میں تمھارے لیے بمنزلہ باپ کے ہوں (یعنے تعلیم اور نصیحت کے باب میں) تو میں تمہیں سکھلائے دیتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی پاخانے کو جاوے تو قبلہ کے سامنے اپنا موہنھ نہ کرے اور نہ پیٹھ اوسطرف کرے اور نہ داہنی ہاتھ سے استنجا کرے اور آپ ہمیں تین پتھروں کا حکم فرماتے تھے (یعنے تین پتھروں سے استنجا کرنے کے لیے) اور پرانی ہڈی اور لید سے استنجا کرنے کو آپ منع فرماتے تھے (کیونکہ لید خود نجس ہے اور ہڈی کھانے کی چیز ہے) اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِكْتِفَاءِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ (تین ڈھیلوں سے کم لینا استنجا میں منع ہے (جب تین سے کم میں صفائی ہو سکے اور جو ہو جاوے تو درست ہے) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا أَوْ نَكْتَفِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ ترجمہ سلمان سے روایت ہے ایک شخص نے اون سے کہا تمہارے صاحب نے تم کو سب چیزیں سکھائیں یہانتک کہ پاخانہ کرنا بھی سکھلا دیا (یہ ایک کافر نے کہا سلمان سے جو تحقیر کی نیت سے کہتا تھا) سلمان نے جواب دیا بیشک سکھلایا ہم کو پاخانہ پھرنا منع ہے ہمیں پاخانے پیشاب کیحالت میں قبلہ کیطرف موہنھ کرنیسے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنیسے اور تین پتھر سے کم میں استنجا کرنیسے (ف اوس کافر نے ہنسی کے طور سے سلمان پر طعن کیا سلمان نے حلیمانہ جواب دیا اور اوس کے ٹھٹھے کیطرف خیال نہیں کیا اَلرُّخْصَةُ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ دو ڈھیلوں سے استنجا کرنیکی اجازت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ وَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذِهِ رِكْسٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرِّكْسُ طَعَامُ الْجِنِّ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے کو تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا کہ تین پتھر لے آ (یعنی استنجا کے لیے) تو مجھے دو پتھر ملے اور تیسرا پتھر ڈھونڈھا مگر نہ ملا تو میں ایک گوبر کا ٹکڑا اوس کے ساتھ میں لے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں پتھر تو لے لیے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور فرمایا یہ رکس ہے (یعنی ناپاک ہو گیا بعد پاکی کے کیونکہ پہلی کہا تھا اب گوبر ہو گیا نسائی نے کہا رکس سے مراد جنوں کا کھانا ہے) بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرٍ وَاحِدٍ ایک پتھر سے استنجا کرنے کی اجازت عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ ترجمہ سلمہ بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب استنجا کرے تو چاہیے کہ طاق ڈھیلے لیوے (یعنے ایک یا تین یا پانچ ظاہر حدیث سے نکلا کہ ایک ڈھیلا بھی کفایت کرتا ہے) اَلْاِجْتِزَاءُ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِالْحِجَارَةِ دُونَ غَيْرِهَا

اگر فقط ڈھیلون سے استنجا کر لیوے تو کافی ہے پانی لینا بہتر ہے مگر ضرور نہیں عن عائشة ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال اذا ذهب احدكم الى الغائط فليذهب معه بثلاثة احجار فليستطب
بها فانها تجزي عنه ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین
سے کوئی شخص جا ضرور کے لیے جاوے تو چاہیے کہ استنجے کے لیے تین پتھر ساتھ لیجاوے اس لیے کہ یہی تین پتھر اوس کو
استنجے کے لیے بس کرتے ہین ف پھر اگر پانی نہ لیوے تب بھی کافی ہے بشرطیکہ نجاست نے مخرج سے تجاوز نہ کیا ہو
ورنہ پانی سے دھونا ضرور ہے

الاستنجاء بالماء پانی سے استنجا کرنیکا بیان

عن انس بن مالك
يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل الخلاء احمل انا وغلام معي نحوي اداوة من
ماء فيستنجي بالماء ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے کو جاتے تو مین
اور میرا ہمجولی ایک لڑکا ایک ڈول پانی کا اوٹھا کرلے چلتے آپ پانی سے استنجا کرتے ف یعنی بعد ڈھیلی لینے کے
بعضون نے کہا یہ قول عطا کا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے صحیح یہ ہے کہ یہ انس کا قول ہے (زہر الربی) عن عائشة
انها قالت مرن ازواجكن ان يستطيبوا بالماء فاني استحييهم منه ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان يفعله ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے انہون نے کہا (عورتون سے)
تم حکم کرو اپنے خاوندون کو پانی سے استنجا کرنے کا کیونکہ مجھے شرم آتی ہے اون سے یہ بات کہنے مین اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا کیا کرتے تھے (یعنی پاخانہ پھر کر ڈھیلے لیتے تھے پھر پانی سے دھو ڈالتے تھے یہ افضل ہے اور فقط
پانی یا ڈھیلون پر بھی اکتفا درست ہے)

النهي عن الاستنجاء باليمين داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے

عن ابي قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا شرب احدكم فلا يتنفس في انائه
واذا اتى الخلاء فلا يمس ذكره بيمينه ولا يتمسح بيمينه ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی پانی پیوے تو چاہیے کہ پھونک نہ مارے اپنے برتن مین (یعنی منہ اوس کا برتن سے جدا
کرکے پانی مین نہ پھونکے) اور جب پاخانے کو جاوے تو اپنے ذکر کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے ف پیشاب
کرتے وقت یا بعد پیشاب کے بعضون نے کہا یہ نہی خاص ہے پیشاب کرنے کے وقت نووی نے کہا یہ نہی عام ہے اور مقصود تخصیص
سے یہ ہے کہ جب استنجے مین ضرورت کے وقت داہنے ہاتھ سے ذکر کا چھونا منع ہوا تو بعد استنجا کے بطریق اولے منع ہوگا
عن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يتنفس في الاناء وان يمس ذكره بيمينه
وان يستطيب بيمينه ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن مین پھونکنے
اور داہنے ہاتھ سے ذکر کو چھونے سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے عن
سلمان قال قال المشركون

إِنَّا لَنَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمُ الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ نَهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلٰثَةِ أَحْجَارٍ **ترجمہ** مشرکون نے سلمان سے کہا ہم دیکھتے ہین تمہاری صاحب (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) کو وہ تم کو پاخانہ پھرنا سکہاتے ہین سلمان نے کہا ہان بیشک منع کیا آپ نے ہم کو داہنے ہاتہہ سے استنجا کرنے سے اور استنجا کیوقت قبلہ کیطرف مونہہ کرنیسے اور فرمایا نہ استنجا کرے کوئی تم مین سے تین ڈہیلوں سے کم مین **ف** ابن حزم ظاہری نے کہا کہ دون اسحدیث مین بمعنی اقل ہے یعنی غیر کے ہے تو تین ڈہیلون سے کم بھی لینا درست نہین ہے اور زیادہ بھی لینا درست نہین ہے اسلیے کہ ایک معنی پر اقتصار کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے پس زیادتی تین ڈہیلون پر نا درست ہوگی مگر جو زیادتی نص مین وارد ہوئے جیسے پانی سے دہونا بعد ڈہیلون کے ابن قوزنے کہا یہہ خطا ہے لغت مین اسواسطے کہ دون بمعنی اقل مراد ہے جیسے لیس فیما دون خمس من الابل صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ اور دون کو غیر کے معنے مین یہان لینا بالاجماع غلط ہے (زہر الربی)

بَابُ دَلْكِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ الْاِسْتِنْجَاءِ استنجا کے بعد ہاتہہ کو زمین پر رگڑ کر دہونا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَلَمَّا اسْتَنْجٰى دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر جب استنجا کیا تو اپنے ہاتہہ کو زمین پر رگڑا **ف** تاکہ ہاتہہ بخوبی صاف ہو جاوے اور اثر نجاست کا بالکل جاتا رہے (طبرانی نے کہا اسحدیث کو ابوزرعہ سے کسی نے روایت نہین کیا سوا ابراہیم بن جریر کے اور ابراہیم بن جریر سے کسینے روایت نہین کیا سوا شریک کے ابن القطان نے کہا اسحدیث مین دو علتین ہین ایک تو شریک کی روایت جو مشہور ہے ساتہہ نقصان حفظ اور تدلیس کے دوسرے ابراہیم بن جریر جسکا حال معلوم نہین لیکن جواب دیا گیا ہے اسوجہ سے کہ ابن حبان نے ذکر کیا اوسکو ثقات مین شیخ ولی الدین نے کہا کہ نسائی نے اسحدیث کے ضعیف ہونیکی طرف اشارہ کیا آگے دوسری روایت کے بعد (زہر الربی)

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الْخَلَاءَ فَقَضَى الْحَاجَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَرِيرُ هَاتِ طَهُورًا فَأَتَيْتُهُ بِالْمَاءِ فَاسْتَنْجٰى بِالْمَاءِ وَقَالَ بِيَدِهِ فَدَلَكَ بِهَا الْأَرْضَ **ترجمہ** جریر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہا آپ پاخانے مین گئے اور حاجت سے فارغ ہوئے پھر کہا اے جریر پانی لاؤ مین پانی لیگیا آپ نے پانی سے استنجا کیا اور اپنے ہاتہہ زمین پر رگڑے **ف** ابوعبدالرحمن نے کہا یہہ روایت قریب ہے طرف صواب کی شریک کی روایت سے مگر ابراہیم بن جریر نے اپنے باپ سے نہین سنا یحیی بن معین اور ابوحاتم اور ابوداؤد نے کہا کہ ابراہیم کی روایت اپنے باپ سے مرسل منقطع ہے لیکن ابن خزیمہ نے اسکیطرف خیال نہین کیا اور اپنی صحیح مین اس روایت کو بیان کیا اور شیخ ولی الدین نے اعتراض کیا کہ نسائی نے جو ترجیح دیا اس روایت کو شریک کی روایت پر یہ کیونکر ہوسکتا ہے اسلیے کہ شریک اعلی ہی اور اوسع اور احفظ ہے ابان بن عبداللہ سے اور روایت کیا مسلم نے اپنی صحیح مین شریک سے نہ ابان سے اور اسپر بھی اختلاف کیا گیا ہے ابان پر اس روایت مین (زہر الربی باختصار)

باب التوقیت فی الماء اسقدر پانی نجاست پڑنے سے نجس نہین ہوتا اوسکی تحدید کا بیان **عن**
١٥ ابن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء وما ینوبہ من الدواب والسباع
فقال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کسی نے اوس پانی کا حکم پوچھا جسپر چارپائے ودرندے وغیرہ آیا کرتے ہین (یعنی وہ پانی پیا کرتے
ہین یا اوسمین پیشاب وغیرہ کرجاتے ہین) تو آپ نے فرمایا جب دو قلے پانی ہو تو ناپاکی کو نہین اوٹھاتا (یعنی
نجس نہین ہوتا **ف** جیسی ابوداؤد کی روایت مین ہے اور حاکم کی روایت مین ہے لم ینجسہ شیئ اوسکو
کوئی چیز ناپاک نہین کرتی یہ تفسیر ہے لم یحمل الخبث کی اور اگر اوسکے یہ معنے ہوتے کہ ناپاکی اوٹھانے کی طاقت نہین
رکھتا یعنی نجس ہوجاتا ہے تو قلتین کی تحدید کیا ضرور تھی بلکہ جو پانی اس سے کم ہو وہ بطریق اولی طاقت نہ
رکھیگا (زہر الربی علی المجتبی) **ترک التوقیت فی الماء** پانی مین کوئی حد مقرر نہ ہونا **عن**
ابی سعید الخدری قال قیل یا رسول اللہ انتوضاء من بیر بضاعة وھی بیر
یلقی فیہ الحیض ولحوم الکلاب والنتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان الماء طھور لا ینجسہ شیئ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم
وضو کرین بیر بضاعہ سے (ایک کنوے کا نام ہے مدینہ مین) وہ ایسا کنواں ہے جسمین حیض کے لتے اور مرے ہوئے کتے
اور بدبودار چیزین ڈالی جاتی ہین ـ آپ نے فرمایا پانی پاک ہے اوسکو کوئی چیز ناپاک نہین کرتی **ف** اگرچہ وہ
مقدار مین قلیل ہو یا کثیر دو قلے یا اوس سے بھی کم بشرطیکہ نجاست پڑنے سے اوسکا رنگ یا بو یا مزہ بدل جاوے یہ
حدیث مطلق ہے اسمین کوئی حد پانی کی مقرر نہین کی گئی اور اولی ہے ساتھ عمل کے بہ نسبت اور حدیثون کے
جو اسباب مین وارد ہوئی ہین ـ یہ حدیث نسائی کی مطبوعہ نسخون مین اس مقام پر نہین ہے حالانکہ ہونا اس
حدیث کا اس باب مین ضرور ہے ورنہ ترجمہ باب ترک التوقیت فی الماء کسیطرح صحیح نہین سکتا اور شیخ جلال الدین
سیوطی نے زہر الربی مین اسی مقام پر اس حدیث کو ذکر کیا ہے **عن** انس ان اعرابیا بال فی المسجد
فقام الیہ بعض القوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوہ ولا تزرموہ
فلما فرغ دعا بدلو فصبہ علیہ قال ابو عبد الرحمن یعنی لا تقطعوا علیہ **ترجمہ**
انس سے روایت ہے ایک گنوار نے پیشاب کردیا مسجد کے اندر لوگ اوسکیطرف جھپٹے اوسکو مارنے کو یا ہٹانے کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو اور مت بند کرو پیشاب اوسکا جب وہ پیشاب کرچکا تو آپ نے
ایک ڈول پانی کا منگوایا اور اوسجگہہ بہا دیا **ف** آپ نے منع کیا اوسکو مارنے یا ہٹانے سے اسمین بہت
مصلحتین تھین ایک تو یہ اگر اوسکو مارتے یا ہٹاتے تو وہ پیشاب کرتا ہوا جاتا اور ساری مسجد نجس ہوجاتی ـ

اور لوگون پر بھی پیشاب پڑتا **دوسری** یہ کہ اگر وہ پیشاب دفعۃً روک لیتا تو احتمال تھا کہ اوسکو کوئی عارضہ ہو جاتا **تیسری** یہ کہ وہ گھبرا جاتا اور مسلمانون کو بدخلق سمجھکر خوف تھا کہ اسلام سے پھر جاتا **چوتھی** یہ کہ جو نصیحت آپ نے اوسکو بعد پیشاب کرنیکے فرمائی اور وہ دوسری روایتون مین ہے کہ مسجدین اس کام کے لیے نہین بنی ہین وہ نصیحت اوس تک نہ پہونچتی اور ڈر کے مارے وہ بھاگ جاتا **پانچوین** یہ کہ تعلیم نہ ہوتی امت کو کہ اگر وہ کوئی کام خلاف شرع دیکھین تو پہلے نرمی اور ملایمت سے منع کرین نہ سختی اور درشتی سے واللہ اعلم

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک گنوار نے مسجد مین پیشاب کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک ڈول پانی کے لیے وہ اوس جگہ ڈالدیا گیا

عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتْرُكُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ أَمَرَ بِدَلْوٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ

ترجمہ انس سے روایت ہے ایک گنوار مسجد مین آیا اوس نے پیشاب کر دیا تو لوگ چلائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو لوگون نے چھوڑ دیا یہانتک کہ وہ پیشاب کر چکا پھر آپ نے حکم کیا ایک ڈول پانی کے لیے وہ اوس جگہ بہا دیا گیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار کھڑا ہوا اوس نے مسجد مین پیشاب کر دیا لوگون نے اوسکو پکڑنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو اور جہان اوس نے پیشاب کیا ہے وہان ایک ڈول پانیکا ڈالدو کیونکہ تم بھیجے گئے ہو آسانی کرنیکے لیے اور نہین بھیجے گئے ہو دشواری کرنیکے **ف** رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے تھے اللہ کیطرف سے امت پر آسانی کرنیکے لیے اور خطاب صحابہ کیطرف مجاز ہے یا صحابہ آپ کیطرف سے بھیجے گئے تھے یا بھیجنے سے مراد پیدا کرنا ہے جیسے فرمایا كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ مَعَ الزِّيَادَةِ ٹھہرے ہوئے پانیکا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت پیشاب کرے کوئی تم مین سے ٹھہرے پانی مین پھر وضو کرے اوس سے دوسری روایت مین ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ

ترجمہ یعنی پھر نہاوے اوس سے کیونکہ احتمال ہے کہ پیشاب پھر ہاتھ مین آجاوے برخلاف بہتے پانیکے اوس مین نجاست تھم نہین سکتی

بَابٌ فِي مَاءِ الْبَحْرِ سمندر کے پانی کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو کہا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رپینے کے لیے) رکھتے ہیں پھر اگر ہم اوس سے وضو کریں تو پیاسے رہیں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کریں؟ رسول اللہ صلعم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک کرنیوالا ہے اور مردہ اوسکا حلال ہے **ف** اگرچہ سائل نے صرف سمندر کے پانی کا حال پوچھا تھا مگر آپ نے سمندر کے کھانے کا بھی حال بیان کر دیا کیونکہ جیسے وہان پانی کی کمی ہوتی ہی ایسی ہی کبھی کھانے کے بھی کمی ہو جاتی ہی حلال ہی مردہ اوسکا یعنی جتنے جانور سمندر میں رہتے ہیں جنکی زندگی بغیر پانی کے نہیں ہو سکتی وہ سب حلال ہیں اگرچہ مچھلی کی صورت پر نہ ہوں لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس حدیث میں مردہ سے مچھلی مراد ہے نہ اور جانور سمندر کے مگر اس تخصیص پر کوئی صریح دلیل قرآن اور حدیث سے موجود نہیں ہی اور یہ حدیث مطلق ہے اور کلام اللہ شریف کی آیت احل لکم صید البحر وطعامہ بھی مطلق ہے **یعمری** نے کہا یہ دونو حکم عام ہیں اور دونوں ایک مرتبے میں نہیں ہیں اسلیے کہ پہلا یعنے الطہور ماءہ تو سوال کے جواب میں واقع ہی اور دوسرا بطریق استقلال کے وارد ہوا ہے تو اوسکی عموم میں خلاف نہیں ہو سکتا اور جو یون کہا جاوے کہ سوال سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا تھا اور جواب عام ہی وضو کو اور ہر طہارت کو تو پہلا حکم بھی عام ہو سکتا ہے **زرقانی** نے موطا کی شرح میں لکھا کہ یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے اسلام کے اصول میں سے تمام ائمہ نے اسکو قبول کیا ہے اور فقہا نے اوسکو ساتھ تمسک کیا ہی ہر زمانے میں ہر ملک میں اور روایت کیا اس حدیث کو بڑے بڑے اماموں نے **مثل** مالک اور شافعی اور احمد اور اصحاب سنن اربعہ اور دارقطنی اور بیہقی اور حاکم وغیرہم نے طرق متعددہ سے اور صحیح کہا اوسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور ابن مندہ نے اور ترمذی نے حسن صحیح کہا اور کہا کہ پوچھا میں نے بخاری سے تو اونہوں نے صحیح کہا **سیوطی** نے مرقاۃ الصعود میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کا بھی حال بیان کر دیا اسلیے کہ جب سائل کو اوسکی پانی میں تردد تھا تو کھانے میں بطریق اولی تردد ہوگا جسکا حکم مخفی ہی اور اون لوگوں نے شک کیا سمندر کے پانی میں اسوجہ سے کہ اوسکا رنگ بدلا ہوا ہے اور اوسکا مزہ کھاری ہی اور وضو اوس پانی سے ہونا چاہیے جو خالی ہو تمام عوارض سے اور باقی ہو اپنی حالت اصلی پر اور دوسرا سبب یہ تھا کہ وہ سمجھے سمندر میں سیکڑون جانور مرجاتے ہیں اور مردہ نجس ہے پس پانی بھی نجس ہوگا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ پانی اوسکا پاک ہے اور مردہ بھی اوسکا پاک ہے اور حلال ہی اور سمندر کے مردوں کا حکم خشکی کے مردوں کا سا نہیں واللہ اعلم

بَابُ الْوُضُوْءِ بِالثَّلْجِ

برف سے وضو کرنا درست ہی (جب وہ پگھلکر پانی ہو جاوے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ ۴۹

كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو تھوڑی دیر تک چپ رہتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے آپ کیا کہتے ہیں اس سکتہ میں جو درمیان تکبیر اور قراءت کے ہوتا ہے آپ نے فرمایا میں یہ دعا پڑھتا ہوں اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ یا اللہ دور کر دے درمیان میرے اور میرے گناہوں کے جیسے تو نے دوری کی ہے درمیان پورب اور پچھم کے یا اللہ پاک کر دے مجھ کو میری خطاؤں سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے یا اللہ دھو ڈال مجھ کو میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولوں سے **ف** اس دعا سے مصنف نے استنباط کیا کہ برف سے وضو کرنا درست ہے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی برف سے گناہ دھونیکی اور ظاہر ہے کہ گناہ طہارت سے دھوئے جاتے ہیں یعنی وضو سے پس برف سے وضو کرنا درست ہوا **نووی** نے کہا یہ استعارہ ہے بطریق مبالغہ کے گناہوں سے پاک ہونے میں ورنہ گرم پانی زیادہ صاف کرتا ہے بنسبت برف اور اولے اور ٹھنڈے پانیکے اور اصل یہ ہے کہ گناہ کا میل بالکل ظاہری میل کچیل کی طرح نہیں ہے جو گرم پانی سے زیادہ صاف ہو بلکہ اس میل میں ایک قسم کی حرارت اور عفونت ہے جسکو ٹھنڈا پانی اور برف زیادہ مفید ہے اور پھر بھی ٹھنڈا پانی اور برف حقیقتاً نہیں ہیں خطابی نے کہا یہ مثال ہیں ان سے مسمیات کی حقائق مراد نہیں ہیں بلکہ مراد تاکید ہے طہارت میں اور مبالغہ ہے گناہوں کے محو اور دور کرنے میں اور برف اور اولے دو قسم کے پانی ہیں جو بالکل پاک ہیں کبھی ناپاک نہیں ہوئے نہ اونکو گنہگاروں کے ہاتھ لگے نہ وہ مستعمل ہوئے اور ان کی مثل زیادہ تر فائدہ دیگی تاکید طہارت کا کرمانی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہوں کو جہنم کی آگ سے مقرر کیا اسوجہ سے کہ گناہ لیجاتی ہیں جہنم میں پھر تعبیر کیا اون کے مٹنے سے ساتھ ٹھنڈی چیزوں کے جیسے دھونے سے آگ کی حرارت جاتی رہتی ہے اور مبالغہ کیا اوس میں ہر دات کے ذکر سے مثل برف اور اولے کے (زہر الربی)

بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الثَّلْجِ

برف کے پانی سے وضو کرنیکا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے یا اللہ دھو ڈال میرے گناہوں کو برف کے پانی اور اولوں سے اور صاف کر دے میرا دل گناہوں سے جیسے صاف کیا تو نے

كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ

سفید کپڑا میل سے **باب الوضوء بماء الثلج والبرد** اولون کے پانی سے وضو کرنیکا بیان **عن** عوف بن مالک قال

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على ميت فسمعت من دعائه وهو يقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله واوسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما ينقى الثوب الابيض من الدنس **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایک جنازہ پر نماز پڑھتے تھے تو دعا کی آپ نے یا اللہ بخشدے اوسکو اور رحم کر اوسپر اور سلامت رکھ اوسکو اور درگزر کر اوس سے اور اچھی طرح مہمانی اوسکی اور کشادہ کر جگہ اوسکے بیٹھنے کی (قبر) اور دھو ڈال اوسکو پانی اور برف اور اولوں سے اور صاف کر دے اوسکے گناہوں سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے **سؤر الکلب** کتے کے جھوٹے کا بیان **عن**

ابی ھریرۃ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا شرب الكلب في اناء احدكم فليغسله سبع مرات **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن سے پی لیوے تو اوسکو سات بار دھووے **ف** صحیح روایتوں میں سات بار دھونا منقول ہے اور تین بار دھونیکی روایت معتبر نہیں ہے اور کتے کی نجاست اس باب میں اور نجاستوں سے ممتاز ہے باقی نجاستوں میں تین بار دھونا کافی ہے اور جس شخص نے قیاس کیا اس نجاست کا اور نجاستوں پر اور تین بار دھونے کا حکم دیا اسمیں اوس نے مخالفت کی نص کی قیاس سے یا مخالفت کی صحیح حدیث کی ضعیف حدیث سے اور دونوں امر نا درست ہیں **شرح السنۃ** میں ہے کہ اکثر اہل علم کا یہ مذہب ہے کہ جب کتا منہ ڈالدے پانی میں یا کسی رقیق چیز میں تو وہ بہا دیا جاوے اور اوسکا برتن سات بار دھویا جاوے ایک بار مٹی ملا کر دھویا جاوے یہی قول ہے امام شافعی کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک تین بار دھویا جاوے مثل اور نجاستوں کی کیونکہ دارقطنی نے روایت کیا ابوہریرہ سے اوسمیں یہ ہے کہ فرمایا آپ نے دھویا جاوے تین بار یا پانچ بار یا سات بار مگر متفرد ہوا ساتھ اسکے عبد الوہاب اور وہ متروک ہے واللہ اعلم

عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولغ الكلب في اناء احدكم فليغسله سبع مرات **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیوے تو اوس برتن کو سات بار دھووے **الامر باراقة ما في الاناء اذا ولغ فيه الكلب** جب کتا کسی برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیوے تو جو کچھ اوس میں ہو وہ بہا دیا جاوے **عن** ابی ھریرۃ قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولغ الكلب في اناء احدكم فليرقه ثم ليغسله سبع مرار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیوے تو جو کچھ اوس برتن میں ہو بہا دیوے پھر سات بار اوس برتن کو دھو ڈالے ابو عبد الرحمن نے کہا فلیرقہ کسی نے نہیں بیان کیا سوا علی بن مسہر کے حمزہ کنانی نے کہا یہ زیادت محفوظ نہیں ہے ابن عبد البر نے کہا اس روایت کو حدیث کے حافظوں نے نہیں بیان کیا اعمش کے اصحاب میں سے جیسے ابو معاویہ اور شعبہ نے ابن مندہ نے کہا یہ زیادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانی جاتی مگر علی بن مسہر

کی روایت سے حافظ ابن حجر نے کہا یہاں دہیز کا حکم دوسری روایت مین بھی آیا ہے علمار کا حلر تقیسی اوس نے ابو ہریرہ سے ابن عدی کی روایت مین لیکن اوسکا مرفوع ہونا نہین ثابت ہوا صحیح یہہ ہے کہ وہ موقوف ہے اسطرح ذکر کیا ہے بیہقی نے کہ حماد بن زید نے ایوب سے انہون نے ابن سیرین سے انہون نے ابو ہریرہ سے موقوفا اور اسناد اوسکا صحیح ہے روایت کیا اوسکو دارقطنی وغیرہ نے (زہر الربی علی المجتبی)

باب تعفیر الاناء الذی ولغ فیہ الکلب بالتراب جس برتن مین کتا منہ ڈالکے چپڑ چپڑ پیوے اوسکو مٹی سے مانجھنے کا بیان

عن عبد اللہ بن مغفل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب ورخص فی کلب الصید والغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات وعفروہ الثامنۃ بالتراب

ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتون کے مارنیکا حکم فرمایا مگر شکاری کتے اور بکریون کے منڈیکا نگاہبان کتے کے پالنے کی اجازت دی اور آپنے فرمایا جب کتا برتن مین منہ ڈالکے چپڑ چپڑ کرے تو سات بار اوس برتن کو دہو ڈالو اور آٹھوین بار اوسکو مٹی سے مانجکر دہوو

ف ظاہر روایت سے یہہ نکلتا ہے کہ آٹھوین بار دہونا واجب ہے اور یہی قول ہے حسن بصری اور احمد بن حنبل کا جو حربے نقل کیا اونسے اور شافعی سے منقول ہے کہ اس حدیث کی صحت سے مین واقف نہین ہوا۔ لیکن یہہ حدیث صحیح ہے مسلم وغیرہ کی روایت سے بعضون نے کہا ابو ہریرہ کی حدیث کو اسپر ترجیح ہے مگر یہہ رد کیا گیا اسطرحپر کہ ترجیح جب دیجاتی ہے جب تعارض ہو اور یہان تو ابن مغفل کی حدیث پر عمل کرنے سے ابو ہریرہ کی حدیث پر بھی عمل ہوجاتا ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث پر عمل کرنیسے ابن مغفل کی حدیث پر عمل ہونا ضرور نہین (زہر الربی)

سؤر الہرۃ بلی کے جھوٹے کا بیان **عن** کبشۃ بنت کعب بن مالک ان ابا قتادۃ دخل ثم ذکرت کلمۃ معناہا فسکبت لہ وضوءا فجاءت ہرۃ فشربت منہ فاصغی لہا الاناء حتی شربت قالت کبشۃ فرانی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی فقلت نعم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بنجس انما ہی من الطوافین علیکم والطوافات

ترجمہ کبشہ بنت کعب سے روایت ہے کہ ابو قتادہ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کہی جسکو یہہ معنی تہے مین نے اون کیلیے وضو کا پانی ڈالا اتنے مین بلی آکر اوس پانی سے پینے لگی سو ابو قتادہ اوسکی پینے کیلیے پانی کا برتن میڑھا کردیا یہانتک کہ اوس نے خوب طرح پی لیا کبشہ نے کہا کہ پہر مجھکو جو دیکھا تو مین اونکیطرف دیکھ رہی ہون تو مجھ سے کہا اے میری بھتیجی کیا تو تعجب کرتی ہے مینے کہا کہ ہان تو کہا بیشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ تو ناپاک نہین ہے اسلیے کہ وہ تمہارے گرد گھومنے والون مین سے ہے (اگر نر ہے) یا گھومنے والیون مین سے ہے (اگر مادہ ہے) یعنی رات دن گہرمین پھرتی رہتی ہے اسلیے پاک کردی گیئی

باب سؤر الحمار گدہے کے جھوٹے کا بیان **عن** انس قال اتانا منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ورسولہ ینہاکم عن

لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ ترجمہ انس سے روایت ہی ہمارے پاس منادی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا اور کہا بیشک اللہ اور رسول تم کو منع کرتے ہین گدہون کی گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے **ف** یعنی حرام ہی جب
گدہے کا گوشت پلید اور حرام ٹھہرا تو اوسکا جھوٹا بھی ناپاک ہوگا **بَابُ** سُؤْرِ الْحَائِضِ حائضہ عورت کا جھوٹا
کیسا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ
حَيْثُ وَضَعْتُ وَاَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ اَشْرَبُ مِنَ الْاِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَاَنَا
حَائِضٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی مین چوستی تہی ہڈی کو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوسی
جگہہ اپنا منہ رکہکر چوستے تہے جہان مین نے رکہا تہا حالانکہ مین حیض کی حالت مین ہوتی اور مین برتن سے پانی پیتی پہر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی اوسی جگہہ اپنا منہ لگا کر پانی پیتے جہان مین نے لگایا تہا حالانکہ مین حیض سے ہوتی (اس سے معلوم ہوا کہ
حائضہ کا جہوٹا پاک ہے) **بَابُ** وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيْعًا مرد اور عورت سب ملکر وضو کرین تو کیسا ہے
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَمِيْعًا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین عورتین اور مرد اکٹھے وضو کیا کرتے تھے (یعنی ایک
برتن سے) **بَابُ** فَضْلِ الْجُنُبِ جنب کے غسل سے جو پانی بچے وہ کیسا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ
تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک ہی برتن مین نہایا کرتین (یعنی پانی ایک ہی برتن سے دونون لیا کرتے تو
ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا) **بَابُ** الْقَدْرِ الَّذِيْ يَكْتَفِيْ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ کس قدر پانی
وضو کے لیے کافی ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ
بِمَكُّوْكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے
وضو کرتے تہے اور پانچ مکوک سے غسل کرتے تہے **ف** مکوک ایک پیمانہ ہے جسمین ایک مد پانی آتا ہے پس یہ حدیث موافق ہوا اوس
حدیث کے جسکو روایت کیا بخاری اور مسلم نے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تہے ساتہہ مد کے اور غسل
کرتے تہے ساتہہ صاع کے اور بعضون نے کہا کہ مکوک ایک پیمانہ ہے جسمین ڈیڑہ صاع پانی آتا ہے لیکن نووی نے کہا کہ مراد مکوک سے یہان
مد ہے اور صاحب نہایہ اور قرطبی نے بہی ایسا ہی کہا ہے اور دلیل اوسکی یہی ہے کہ دوسری روایت مین یہ تصریح موجود ہے اب مد
اہل حجاز کے نزدیک ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے اور اہل عراق کے نزدیک دو رطل کا اور صاع چار مد کا ہوتا ہے
تو اہل حجاز کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک تہائی رطل ہوگا اور اہل عراق کے نزدیک آٹھہ رطل کا ہوگا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا صاع پانچ رطل کا تہا اور یہی تفسیر ہے **عَنْ** اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَضَّأَ فَاُتِيَ بِمَاءٍ فِيْ اِنَاءٍ قَدْرُ ثُلُثَيِ الْمُدِّ قَالَ شُعْبَةُ فَاَحْفَظُ اَنَّهُ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَجَعَلَ

يَدْلُكُهُمَا وَيَمْسَحُ اُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَلَا اَحْفَظُ اَنَّهُ مَسَحَ ظَاهِرَهُمَا ترجمہ ام عمارہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک برتن پانی کا لایا گیا جسمین دو تہائی مد پانی تہا شعبہ کے روایت مین ہی کہ آپ نے اپنی دونون ہاتہونکو دہویا اور ان کو ملا اور کانون کے اندر مسح کیا اور مجہی یہہ یاد نہین ہی کہ آپنے کانون کے اوپر کیجانب مسح کیا

بَابُ النِّيَّةِ فِي الْوُضُوْءِ وضومین نیت کا بیان

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ترجمہ حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عملونکا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اوسنے نیت کی ہی (یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹہیک اور ثواب کے لائق نہین) سو جسکی ہجرت اللہ کیلیے اور اوسکے رسول کے لیے ہوئی تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کیواسطے ہو چکی (یعنے اوسکا ثواب پاویگا) اور جسکی ہجرت دنیا کے لیے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کیواسطے جو وہ اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسی کیواسطے ہے جسکے واسطے اوسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت **ف** ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کیواسطے جسکا نام ام قیس تہا مدینے کیطرف ہجرت کی لوگون نے یہہ حال حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھہ ثواب نہین جو نیت خالص نہو۔ نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچھہ حاجت نہین۔ مثلا نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلی یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچھہ مضایقہ نہین بکار کے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست نہین لیکن اس مین اختلاف ہے کہ زبان سے بہی کہنا درست ہی یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تا کہ دل اور زبان دونو موافق ہو جاوین اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہی اس واسطے کہ آنحضرت سے ثابت نہین جیسے ہجرت دین مین نہایت سے عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے اوسکی بہی کچھہ حقیقت نہین اسیطرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہی تو سبحان اللہ اور نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجہا چاہیے اور جب نیت پہ مدار ٹہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بہی ثواب ہوتا ہے جیسے کہانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تا کہ نماز درست ہو اور اپنی جورو سے صحبت کرنا تا کہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا جدا جدا ثواب پاوے۔ مثلا مسجد مین بیٹہنا ایک عمل ہی لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہی ایک تو یہہ کہ دوسرے نماز کا انتظار کرنا دوسری یہہ کہ آنکہہ اور کان کو گناہون سے روکنا تیسری اعتکاف کرنا چوتہی حضرت پر درود اور سلام بہیجنا پانچوین علم سیکہنا غیر کو سکہلانا نیک بات بتلانا بری کام سے روکنا۔ غرض کہ یہہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہے اور بدنیتی اور ریا کاری کی بیخ کن ہے اسیواسطے فقہا نے

کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تا کہ حدیث پڑھنے والون کو سر لیتے نیت درست ہو جاوے
خدا ہی کیواسطے علم حدیث پڑھین دنیا کا کسی طرح لگاؤ نہ رکھین امام شافعی سے روایت ہے کہ اس حدیث کو دین مین
ستر جگہہ دخل ہے مراد کثرت ہے یعنی ہر جگہہ پر اسکا دخل ہے عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علما اسکے
حدیث اسکی صحت پر متفق ہین اور بعضے اوسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم **تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار**

الوضوء من الاناء برتن سے وضو کرنیکا بیان **عن** انس قال رأیت رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم وحانت صلوۃ العصر فالتمس الناس الوضوء فلم یجدوہ فاتی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بوضوء فوضع یدہ فی ذلک الاناء وامر الناس ان یتوضؤا فرأیت
الماء ینبع من تحت اصابعہ حتی توضؤا من عند اخرھم **ترجمہ** انس سے روایت ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عصر کی نماز کا وقت آگیا لوگون نے وضو کیلیے پانی ڈھونڈھا کہین نہ پایا
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کا پانی لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ اوس برتن مین رکھدیا اور لوگون کو
حکم کیا وضو کرنیکا تو مین نے اپنی آنکھہ سے دیکھا کہ پانی آپ کی اونگلیون سے نکل رہا تھا یہانتک کہ جو شخص سب سے آخر
مین تھا اوس نے بھی وضو کرلیا **ف** یہہ ایک معجزہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسری روایت مین ہے
کہ سب تین سو آدمی تھے اور ایک روایت مین ہے کہ ایک ہزار پانسو تھے واللہ اعلم **عن** عبد اللہ بن مسعود
قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجد واماء فاتی بتور فادخل یدہ فلقد
رأیت الماء یتفجر من بین اصابعہ ویقول حی علی الطھور والبرکۃ من اللہ عزوجل
قال الاعمش فحدثنی سالم بن ابی الجعد قال قلت لجابر کم کنتم یومئذ قال
الف وخمس مائۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگون
کو پانی نہ ملا آپ پاس ایک کڑھائی پانی کی لائی گئی آپ نے اپنا ہاتھ اوسمین ڈالدیا تو مین نے اپنی آنکھہ سے دیکھا کہ پانی
آپ کی اونگلیون سے پھوٹ کر نکل رہا تھا اور آپ فرماتے جاتے تھے آؤ پاک پانی پر اور اللہ کی برکت پر اعمش نے کہا مجھہ سے
سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا کہ مین نے جابر سے کہا تم کتنے آدمی تھے اوسدن انہون نے کہا ایک ہزار پانسو **باب**
التسمیۃ عند الوضوء وضو کے وقت بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** انس قال طلب بعض اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضوءا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل مع احدکم
ماء فوضع یدہ فی الماء ویقول توضؤا بسم اللہ فرأیت الماء یخرج من بین اصابعہ
حتی توضؤا من عند اخرھم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے صحابہ نے
وضو کا پانی مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کسی کے پاس پانی ہے پھر آپ نے اپنا ہاتھ پانی مین

رکھا اور فرمایا وضو کرو اللہ کا نام لیکر تو دیکھا میں نے پانی کو نکل رہا تھا آپ کی انگلیوں میں سے یہانتک کہ وضو کر لیا سب
لوگوں نے کوئی باقی نہ رہا۔ ثابت جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے انس سے کہتے ہیں میں نے انس سے پوچھا تمہارے
نزدیک سب کتنے لوگ تھے انہوں نے کہا ستر اور کچھ زیادہ **صَبُّ الْخَادِمِ الْمَاءَ عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوْءِ**
خدمت گار وضو کا پانی ڈالتا جاوے تو کیسا ہے **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ سَكَبْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِيْنَ تَوَضَّأَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ **ترجمہ** مغیرہ سے روایت ہے میں نے غزوہ تبوک میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کیا تو میں نے پانی ڈالا پھر آپ نے دونوں موزوں پر مسح کر لیا **ف** اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار سے وضو کروانا درست ہے اور اسمیں کراہت نہیں ہے **الْوُضُوْءُ مَرَّةً مَرَّةً**
وضو میں ہر ایک عضو کو ایک ایک بار دھونے کا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے وضو سے خبردار نکروں پھر وضو کیا انہوں نے ایک ایک بار سب اعضا کو دھویا **بَابُ الْوُضُوْءِ**
ثَلٰثًا ثَلٰثًا وضو میں تین تین بار کرنیکا بیان **عَنِ** الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا يُسْنِدُ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے وضو کیا
تین تین بار ہر عضو کو دھویا اور کہا ایسا ہی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **صِفَةُ الْوُضُوْءِ غَسْلُ**
الْكَفَّيْنِ وضو کی ترکیب۔ دونوں پہونچنے کا دھونا **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَعَ ظَهْرِيْ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَتٰى كَذَا وَكَذَا
مِنَ الْأَرْضِ فَأَنَاخَ ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَذَهَبَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَمَعَكَ
مَاءٌ وَمَعِيْ سَطِيْحَةٌ لِيْ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَذَهَبَ
لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ
وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَذَكَرَ مِنْ نَاصِيَتِهِ شَيْئًا وَعِمَامَتِهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ لَا أَحْفَظُ كَمَا
أُرِيْدُ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَالَ حَاجَتَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَتْ لِيْ حَاجَةٌ فَجِئْنَا
وَقَدْ أَمَّ النَّاسَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَذَهَبْتُ
لِأُوْذِنَهُ فَنَهَانِيْ فَصَلَّيْنَا مَا أَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا مَا سُبِقْنَا **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں آپ نے میری پیٹھ میں لکڑی کوچی پھر آپ مڑ گئے راستے سے اور
میں بھی آپ کے ساتھ مڑا یہانتک کہ ایک زمین میں آئے جو ایسی ایسی تھی وہاں پر آپ نے اونٹ بٹھایا پھر آپ چلے گئے
یہانتک کہ میری نظر سے غائب ہو گئے پھر آئے اور پوچھا تیرے پاس پانی ہے میرے پاس ایک چھاگل تھی میں اسکو لیکر آیا

اور آپ پر پانی ڈالا آپ نے دونوں پہونچے دہوئے اور منہ دہویا پہر دونو ہاتہ دہونے کا قصد کیا لیکن آپ ایک جبہ پہنے ہوئے تہے شام کا جسکی آستینیں تنگ تہیں اسوجہ سے آستینیں چڑہ نہ سکیں آپنے اپنا ہاتہ جبہ کے نیچے سے نکال لیا اور دونو ہاتہ دہوئے پہر بیان کیا مغیرہ نے پیشانی اور عمامے کا کچہ حال یعنی پیشانی اور عمامے پر آپ نے مسح کیا لیکن ابن عون (جو روایت کرتے ہیں اس حدیث کو مغیرہ سے) نے کہا مجہے خوب یاد نہیں ہے جیسا میں چاہتا ہوں کہ مغیرہ نے پیشانی اور عمامے کا کیا حال بیان کیا پہر آپ نے مسح کیا موزوں پر بعد اوسکے فرمایا اب تو حاجت سے فارغ ہو میں نے کہا یا رسول اللہ مجہے حاجت نہیں ہے پہر ہم آئے تو لوگوں کے امام عبد الرحمن بن عوف تہے اور ایک رکعت فجر کی پڑہ چکے تہے میں نے قصد کیا کہ عبد الرحمن کو آگاہ کروں (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں) لیکن آپ نے منع کیا پہر جسقدر نماز ہم کو جماعت کے ساتہ ملی اوسکو پڑہا اور جو پہلے ہو چکی تہی اوسکو پورا کیا (یعنی بعد سلام کے پڑہ لی)

كَمْ يُغْسَلَانِ پہونچوں کو کتنی بار دہونا چاہیے **عَنِ** ابْنِ أَبِي أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا **ترجمہ** ابن ابی اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکہا آپ نے اپنے دونوں پہونچوں پر تین بار پانی ڈالا

الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنے کا بیان **عَنْ** حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ **ترجمہ** حمران بن ابان سے روایت ہے دیکہا میں نے عثمان بن عفان کو وضو کیا انہوں نے تو تین بار اپنے ہاتہوں پر پانی ڈالکر دونوں کو دہویا پہر کلی کی اور ناک میں پانی دیا پہر منہ دہویا اپنا تین بار پہر کہنی تک اپنا داہنا ہاتہ تین بار دہویا پہر ویسا ہی بایاں بہی پہر اپنے سر کا مسح کیا پہر اپنا داہنا پاؤں دہویا پہر ایسا ہی بایاں بہی دہویا پہر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکہا کہ آپ نے اس میرے وضو کا سا وضو کیا پہر فرمایا جو میری طرح وضو کرے جیسے میں نے یہ وضو کیا ہے پہر دو رکعت نماز پڑہے اور دل میں واہی تباہی خیال نہ کرے تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے **ف** یعنی صغایر اور کبایر بہی اگر خدا چاہے وہ غفور و رحیم ہے

بِأَيِّ الْيَدَيْنِ يَتَمَضْمَضُ کس ہاتہ میں پانی لیکر کلی کرے داہنے ہاتہ میں یا بائیں ہاتہ میں **عَنْ** حُمْرَانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْھِمَا نَفْسَہٗ بِشَیْءٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ حمران سے روایت ہے میں نے حضرت عثمان کو دیکھا انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر داہنا ہاتھ پانی میں ڈالکر کلی کی اور ناک صاف کی پھر آپ نے تین بار اپنا موکھ دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور ہر ایک پاوں کو تین تین بار دھویا پھر حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ ایسا ہی آپ نے وضو کیا جیسا میں نے یہہ وضو کیا اور آپ نے فرمایا جو میری طرح سے وضو کرے جیسے میں نے وضو کیا ہے پھر کھڑے ہوکر حضور دل سے نماز پڑھے اور نماز کے اندر دوہی تباہی خیال وسوسے نلاوے تو اسکے اگلے گناہ سب معاف ہو جاوینگے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ داہنے ہاتھ سے پانی لیکر کلی کرے اور ناک میں پانی پہونچاوے

باب اتخاذ الاستنشاق ایک ہی بار ناک جھنکنے کا بیان

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلْ فِیْ اَنْفِہٖ مَاءً ثُمَّ لِیَسْتَنْثِرْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے وضو کرے تو اپنے ناک میں پانی ڈالے پھر ناک چھینک ڈالے (دوسری روایت میں ہے کہ تین بار چھنکے کیونکہ شیطان اسکی بانسی پر رات کو رہتا ہے

باب المبالغۃ فی الاستنشاق ناک میں زور سے پانی ڈالنا چاہیے

عَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَائِمًا ترجمہ لقیط بن صبرہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتلائیے وضو کرنا آپ نے فرمایا تو پورا کیا کر وضو کو (یعنی سب اعضا کو اچھی طرح دھویا کر کہیں سوکھا نہ رہے) اور ناک میں پانی زور سے ڈال مگر جب تو روزہ دار ہو تو آہستہ پانی ڈال ہوا ایسا نہ ہو کہ پانی اندر چلا جاوے اور روزہ ٹوٹ جاوے

باب الامر بالاستنثار ناک میں پانی ڈالنے اور سنکنے کا حکم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے تو ناک سنکے اور جو ڈھیلے لیوے تو طاق لیوے (یعنی تین یا پانچ یا سات)

عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ قَیْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتَنْثِرْ وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ ترجمہ سلمہ بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو ناک سنک اور جب تو ڈھیلے لیوے تو طاق لے

باب الامر بالاستنثار عند الاستیقاظ من النوم جب سو کر اوٹھے تو ناک سنکنا چاہیے (یعنی وضو میں)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِہٖ فَتَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِہٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

کوئی اپنی نیند سے جاگے پھر وضو کرے تو تین بار ناک جھاڑے اسواسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ مین رہتا ہے **ف** سوتے
مین بلغم دماغ سے اوتر کر ناک کی جڑ مین جمع ہوتا ہے اوسکی سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہے سو فرمایا کہ تین بار چھنک ڈالے
تاکہ سستی دور ہوجاوے بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اسواسطے کہ اوس سے سستی و غفلت ہوتی ہے عبادت مین سو یہ علتین
ہین شیطان کی یا فی الحقیقت شیطان ہی رات کو وہان رہتا ہے اللہ خوب جانتا ہے

باب الید التی یستنثر کس ہاتھ سے ناک سنکنا چاہیے

عن علی انہ دعا بوضوء فتمضمض واستنشق ونثر بیدہ الیسری ففعل ھذا ثلاثا ثم قال ھذا طھور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے
اونہون نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور بائین ہاتھ سے ناک سنکی اسی طرح سے تین بار کیا اور
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو ہے (یعنی اونکی وضو کے مانند) اس سے معلوم ہوا کہ ناک بائین ہاتھ سے سنکے

باب غسل الوجہ منہ دھونے کا بیان

عن عبد خیر قال اتینا علی بن ابی طالب وقد صلی فدعا بطھور فقلنا ما یصنع وقد صلی ما یرید الا لیعلمنا فاتی باناء فیہ ماء وطست فافرغ من الاناء علی یدہ فغسلھا ثلاثا ثم تمضمض واستنشق ثلاثا من الکف الذی یاخذ بہ الماء ثم غسل وجھہ ثلاثا وغسل یدہ الیمنی ثلاثا ویدہ الشمال ثلاثا ومسح برأسہ مرة واحدة ثم غسل رجلہ الیمنی ثلاثا ورجلہ الشمال ثلاثا ثم قال من سرہ ان یعلم وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو ھذا ترجمہ عبد خیر سے روایت ہے ہم لوگ حضرت علی بن ابیطالب پاس آئے
اور وہ نماز پڑھ چکے تھے انہون نے وضو کا پانی منگوایا ہم نے کہا (اپنے دلون مین یا آپس مین) یہہ وضو کا پانی کیا کرینگے
نماز تو پڑھ چکے مین ضرور ہم کو سکھلانے کیلیے پانی منگوایا ہوگا خیر اون کے پاس ایک برتن آیا جسمین پانی تھا اور ایک طشت آیا
اونہون نے برتن سے پانی اپنے ہاتھ پر ڈالا اور اوسکو تین بار دھویا پھر کلی کی اور ناک مین تین بار پانی ڈالا اوسی ہاتھ سے
جس سے پانی لیتے تھے (یعنی داہنے ہاتھ سے) پھر منہ کو تین بار دھویا اور داہنے ہاتھ کو تین بار دھویا اور بائین ہاتھ کو تین بار
دھویا اور سر پر ایک بار مسح کیا پھر داہنے پیر کو تین بار دھویا اور بائین پیر کو تین بار دھویا بعد اوسکے کہا جسکو خوشی ہو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو معلوم کرنیکی تو وہ یہی ہے جیسے مین نے کیا دوسری روایت مین یون ہے کہ آپ نے کلی
کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور یہی قول ہے شافعیہ کے نزدیک اور حنفیہ کے نزدیک جدا جدا چلو لینا بہتر ہے

عدد غسل الوجہ منہ کو کتنی بار دھووے

عن علی انہ اتی بکرسی فقعد علیہ ثم دعا بتور فیہ ماء فکفا علی یدیہ ثلاثا ثم مضمض واستنشق بکف واحد ثلث مرات وغسل وجھہ ثلاثا وغسل ذراعیہ ثلاثا ثلاثا واخذ من الماء فمسح برأسہ واشار شعبة مرة من ناصیتہ الی مؤخر رأسہ ثم قال لا ادری اردھما ام لا وغسل رجلیہ ثلاثا ثلاثا ثم قال من سرہ

اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ **ترجمہ** عبد خیر سے روایت ہے
حضرت علیؓ پاس ایک کرسی لائے وہ اوسپر بیٹھے پھر ایک برتن منگوایا جسمین پانی تہا اور تین بار اپنے ہاتہون پر پانی ڈالا پہر
انکو دہو کر پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک چلو سے تین بار اور منہ دہویا تین بار دونون ہاتہہ دہوئے تین تین بار
پھر پانی لیا اور سر پر مسح کیا شعبہ نے جو اس حدیث کے راوی ہین اسنے بتلایا مسح کو اسطرح جیسے پیشانی سے شروع کیا گدی تک
پھر کہا مجھے معلوم نہین کہ گدی سے پھر پیشانی تک لائے ہاتہون کو یا نہین اور دونون پاؤن دہوئے تین تین بار بعد اسکے
کہا جسکو خوشی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے دیکھنے کی تو یہی وضو تہا آپکا **غسل الیدین**
دونو ہاتہونکا دہونا **عَنْ** عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُّ عَلِيًّا دَعَا بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ
فِيْ تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا
وَّيَدَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ غَمَسَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ
سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا وُضُوْءُهٗ **ترجمہ** عبد خیر سے
روایت ہے مین حضرت علیؓ پاس آیا انہون نے ایک کرسی منگوائی اور اوسپر بیٹھے پھر پانی منگوایا ایک برتن مین اور دونو
ہاتھونکو دہویا تین بار پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی ایک چلو سے تین بار پھر منہ دہویا تین بار اور دونون ہاتھ
دہوئے تین تین بار پہر اپنا ہاتہہ برتن مین ڈبو کر سر پر مسح کیا پہر دونون پاؤن کو دہویا تین تین بار بعد اوسکے کہا جسکو خوشی
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھنے کی (تو دیکھ لیوے اسکو) یہی وضو تہا آپ کا **بَابُ** صِفَةِ
الْوُضُوْءِ وضو کی ترکیب **عَنْ** الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ دَعَانِيْ اَبِيْ عَلِيٌّ بِوَضُوْءٍ فَقَرَّبْتُهٗ لَهٗ فَبَدَاَ فَغَسَلَ
كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا فِيْ وَضُوْءِهٖ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَّاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ
وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ
مَسْحَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا
فَقَالَ نَاوِلْنِيْ فَنَاوَلْتُهُ الْاِنَاءَ الَّذِيْ فِيْهِ فَضْلُ وَضُوْءِهٖ فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْءِهٖ قَائِمًا
فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ لَا تَعْجَبْ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَبَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا
رَاَيْتَنِيْ صَنَعْتُ يَقُوْلُ لِوُضُوْءِهٖ هٰذَا وَشُرْبِ فَضْلِ وَضُوْءِهٖ قَائِمًا **ترجمہ** حضرت امام حسین سے
روایت ہے میرے والد علی بن ابی طالب نے مجھسے وضو کا پانی مانگا مین نے وضو کا پانی لا کر دیا انہون نے وضو شروع کیا
تو پہلے دونو پہونچون کو تین بار دہویا پانی مین ہاتھ ڈالنے سے پہلے پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک سنکی پھر منہ کو تین بار
دہویا پھر داہنے ہاتہہ کو کہنی تک تین بار دہویا پھر بائین ہاتھ کو اسیطرح دہویا پہر سر پر ایکبار مسح کیا پہر داہنے پاؤن
کو ٹخنون تک تین بار دہویا پھر بائین پاؤن کو اسیطرح دہویا پھر کہڑے ہوگئے اور کہا مجھے پانی دو مین نے وہی برتن دیدیا

حسین وضو کا بچا ہوا پانی تھا انہوں نے کھڑے کھڑے اوس میں سے پانی پیا میں نے تعجب کیا انہوں نے کہا تعجب مت کر
اسلیے کہ میں نے تیرے باپ (یعنی نانا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے جیسے میں نے کیا۔
اسی طرح وضو کرتے تھے اور وضو کا پانی بچا ہوا کھڑے ہو کر پیتے تھے **عدد غسل الیدین** ہاتھوں کو کتنی بار
دھوئے **عن** ابي حية وهو ابن قيس قال رأيت عليا توضأ فغسل كفيه حتى انقاهما
ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا وغسل ذراعيه ثلاثا ثلاثا ثم مسح برأسه
ثم غسل قدميه الى الكعبين ثم قام فاخذ فضل طهوره فشرب وهو قائم ثم قال احببت
ان اريكم كيف طهور النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ابی حیہ سے روایت ہے میں نے حضرت علیؓ کو
دیکھا انہوں نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں پہنچے دھوئے یہاں تک کہ صاف کیا اون کو پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک
میں پانی ڈالا اور منہ تین بار دھویا اور دونوں ہاتھ تین تین بار دھوئے پھر سر پر مسح کیا پھر دونوں پاؤں دھوئے ٹخنوں تک
پھر کھڑے ہوئے اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پیا پھر کہا میں نے چاہا کہ تم کو دکھلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیونکر وضو کرتے تھے **باب** حد الغسل دھونے کی حد **عن** عمرو بن يحيى المازني عن ابيه انه قال
لعبد الله بن زيد بن عاصم وكان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وهو جد عمرو بن يحيى
هل تستطيع ان تريني كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ قال عبد الله بن زيد
نعم فدعا بوضوء فافرغ على يده فغسل يديه الى المرفقين مرتين ثم مضمض واستنشق ثلاثا
ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يديه مرتين مرتين الى المرفقين ثم مسح رأسه بيديه فاقبل
بهما وادبر بدأ بمقدم رأسه ثم ذهب بهما الى قفاه ثم ردهما حتى رجع الى المكان الذي
بدأ منه ثم غسل رجليه **ترجمہ** عمرو بن یحییٰ مازنی سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن سے
اوس نے کہا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے جو صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دادا ہیں عمرو بن یحییٰ کے **ف**
یہ غلطی ہے راوی کی حیثیت سے عبد اللہ بن زید عمرو بن یحییٰ کے نہ دادا ہیں نہ نانا صحیح یہ ہے کہ ایک شخص نے پوچھا عبد اللہ بن
زید سے اور وہ شخص عمارہ بن ابی حسن تھا جو دادا ہے عمرو بن یحییٰ کا **ف** کیا تم مجھکو دکھا سکتے ہو کسطرح وضو کرتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے کہا ہاں تو منگوایا وضو کا پانی اور ڈالا اوسکو اپنے ہاتھ پر اور دھویا دونوں
ہاتھوں کو دو دو بار پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار پھر منہ دھویا تین بار پھر دونوں ہاتھ دھوئے دو دو بار کہنیوں
تک پھر مسح کیا سر کا دونوں ہاتھوں سے آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لے آئے یعنی شروع کیا آگے سے اور سر کے پیچھے
تک لیگئے پھر دونوں ہاتھوں کو پیچھے سے لے آئے وہیں تک جہاں سے شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں دھوئے **باب**
صفة مسح الرأس سر پر مسح کیونکر کرے **عن** عمرو بن يحيى عن ابيه انه قال لعبد الله بن زيد

بْنِ عَاصِمٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَ يَدَيْهِ
مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى
الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى
قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ **ترجمہ** عمرو بن یحیی سے روایت
ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے جو دادا تھے عمرو بن یحیی کے کیا تم مجھکو دکھا سکتے
ہو کیونکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے عبد اللہ بن زید نے کہا ہان انہون نے پانی منگوایا اور اپنے داہنے ہاتھ
پر ڈالا پھر دونون ہاتھونکو دو بار دھویا پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار پھر منہ کو دھویا تین بار پھر دونون ہاتھ
دھوئے دو دو بار کہنیونتک پھر مسح کیا سر کا دونون ہاتھونسے آگے سے پیچھے لیگئے اور پیچھے سے آگے لائے پہلے آگے سے
شروع کیا اور پیچھے تک لیگئے پھر پیچھے سے وہین لائے جہان سے شروع کیا تھا پھر دونون پانون دھوئے **عدد مسح الرأس**
سر کا کتنی بار مسح کرے **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ
ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے جنہون نے خواب مین اذان سنی تھی **ف** یہ غلطی ہے سفیان کی عبد اللہ بن زید
بن عبد ربہ جنہون نے اذان نقل کی ہے وہ اور صحابی ہین اور یہ عبد اللہ بن زید بن عاصم ہین جو وضو کی روایت کرتے
ہین **ت** کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے وضو کیا تو منہ کو تین بار دھویا اور دونو ہاتھون کو دو بار
دھویا اور دونون پانون کو دو بار دھویا اور سر پر دو بار مسح کیا **باب** مَسْحِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا عورت اپنے سر پر مسح
کرے **عن** أَبِي عَبْدِ اللَّهِ سَالِمٍ سَبَلَانَ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَعْجِبُ بِأَمَانَتِهِ وَتَسْتَأْجِرُهُ
فَأَرَتْنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَتَمَضْمَضَتْ وَاسْتَنْثَرَتْ ثَلَاثًا
وَغَسَلَتْ وَجْهَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَتْ يَدَهَا الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَالْيُسْرَى ثَلَاثًا وَوَضَعَتْ يَدَهَا فِي مُقَدَّمِ
رَأْسِهَا ثُمَّ مَسَحَتْ رَأْسَهَا مَسْحَةً وَاحِدَةً إِلَى مُؤَخَّرِهِ ثُمَّ أَمَرَّتْ يَدَيْهَا بِأُذُنَيْهَا ثُمَّ مَرَّتْ
عَلَى الْخَدَّيْنِ قَالَ سَالِمٌ كُنْتُ آتِيهَا مُكَاتَبًا مَا تَخْتَفِي مِنِّي فَتَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيَّ وَتَتَحَدَّثُ مَعِي حَتَّى
جِئْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقُلْتُ ادْعِي لِي بِالْبَرَكَةِ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ أَعْتَقَنِي اللَّهُ
قَالَتْ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَأَرْخَتِ الْحِجَابَ دُونِي فَلَمْ أَرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ **ترجمہ** ابو عبد اللہ سے روایت ہے
جسکا نام سالم تھا اور سبلان کر کے مشہور تھا حضرت عائشہؓ اوسکی امانت پر تعجب کرتی تھین اور اوس سے کام لیا کرتی
تھین اُجرت پر انکیا حضرت عائشہ نے مجھکو دکھلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح وضو کیا کرتے تھے تو انہون نے کلی

کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور منہ دہویا تین بار پہر داہنا ہاتہ دہویا تین بار اور بایان ہاتہ بھی تین بار اور اپنا ہاتھ
سر کے آگے رکہکر پیچھے تک مسح کیا ایک بار پہر اپنے ہاتہون کو دونون کانون پر پہیرا پہر گالون پر سالم نے کہا مین
حضرت عائشہ پاس کتابت کیحالت مین جایا کرتا (یعنے مین غلام تہا مجہکو میرے مولی نے مکاتب کر دیا تہا مکاتب اوس
غلام کو کہتے ہین جس سے مولے کچہ روپیہ یا قسط ٹہرا لے اور کہدے کہ جب تو اتنا روپیہ ادا کر دیگا تو آزاد ہے) تو وہ مجہہ سی پردہ
نہ کرتی تہین (اصلیہ کہ غلامون سے اور ذات دن کی میرون سی پردہ کرنا ضرور نہین ہی حضرت عائشہ کا یہی مذہب تہا)
بلکہ میرے سامنے آکر بیٹہ جاتین اور مجہہ سے باتین کرتین ایک دن جو مین اونکے پاس گیا تو مینے کہا میرے لیے دعا کرو برکت کی
انہون نے پوچہا کیا ہوا مینے کہا اللہ نے مجھے آزاد کر دیا (یعنے بدل کتابت ادا کر دیا) انہون نے کہا اللہ تجھے برکت دیوے
اور اوسی وقت میرے سامنے پردہ لٹکا لیا پہر اوس روز سے مین نے اونکو نہین دیکھا **مَسْحُ الْاُذُنَيْن** کانون کے
مسح کا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ
مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ
وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَأَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ مِنَ ابْنِ عَجْلَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپنے وضو کیا تو دونو ہاتہون کو دہویا
پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور منہ دہویا اور دونون ہاتہ دہوے ایک ایک بار اور مسح کیا سر اور کانون کا
ایکبار دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی اور دونون پاؤن دہوئے **بَابٌ** مَسْحُ الْاُذُنَيْنِ مَعَ الرَّأْسِ وَمَا يُسْتَدَلُّ
بِهِ عَلٰى أَنَّهُمَا مِنَ الرَّأْسِ کانونکا مسح سر کے ساتھ کرنا اور کانون کی سر مین شریک ہونیکی دلیل **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَفَ غَرْفَةً فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً
فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ
بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ
الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے وضو کیا تو ایک چلو لیا اور کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پہر چلو لیا اور منہ دہویا پہر چلو لیا اور داہنا ہاتہ دہویا
پہر چلو لیا اور بایان ہاتہ دہویا پہر مسح کیا سر اور دونون کانون پر کانون کے اندر کا کلمے کی انگلیون سے اور باہر کا دونون
انگوٹہون سے پہر ایک چلو لیا اور داہنا پاؤن دہویا پہر چلو لیا اور بایان پاؤن دہویا **عَنْ** عَبْدِ اللهِ الصُّنَابِحِيِّ
أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا
مِنْ فِيْهِ فَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ
حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ

مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا

غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى

الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ **ترجمہ** عبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت وضو شروع

کرتا ہے بندہ مومن پھر کلی کرتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکے منہ سے پھر جسوقت ناک میں پانی ڈالتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکی

ناک سے پھر جسوقت منہ دہوتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکے منہ سے یہانتک کہ نکلجاتی ہیں پپوٹوں سے پھر جسوقت ہاتھ دہوتا ہے

نکلجاتے ہیں گناہ اوسکے دونوں ہاتھوں سے یہانتک کہ نکلجاتے ہیں دونو ہاتھ کی ناخونوں کے تلے سے پھر جسوقت مسح کرتا ہے

سر کا نکلجاتے ہیں اوسکے دونوں کانوں سے پھر جس وقت پانوں دہوتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اوسکے دونوں پانوں سے

یہانتک کہ نکلجاتے ہیں اوسکی دونوں پانوں کی ناخونوں سے پھر چلنا اوسکا مسجد کیطرف اور نماز الگ ہے یعنے اوسکا

ثواب علیحدہ ہوگا اوسکے لیے **ف** گناہوں سے مراد صغائر ہیں نہ کبائر تو جس شخص کے سب گناہ صغائر ہیں وہ اسکے بالکل

معاف ہوجاتے ہیں اور جسکے صغائر وکبائر دونوں ہیں تو صغائر عفو ہوجاتے ہیں اور جسکے سب گناہ کبائر ہیں تو اون میں تخفیف

ہوجاتی ہے بقدر صغائر اور جسکے پاس نہ صغائر ہیں نہ کبائر اوسکی نیکیوں میں ترقی ہوتی ہے ایسا ہی بیان کیا علمانے اس حدیث

کی شرح میں مگر ظاہر حدیث مطلق ہے شامل ہے صغائر اور کبائر کو

باب الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ عمامہ پر مسح کرنیکا بیان

عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ **ترجمہ** بلال سے روایت ہے

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مسح کرتے موزوں اور عمامے پر دوسری روایت میں یوں ہے رَاَيْتُ رَسُوْلَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے تھے موزوں پر

ایک روایت میں ہے عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ یعنے عمامے اور موزوں پر **ف** اکثر اہل حدیث کے نزدیک مسح عمامہ اور سربندوں

پر درست ہے اور یہ ثابت ہے عمرو بن امیہ اور مغیرہ اور انس کی روایت سے اور بعضوں کے نزدیک عمامے پر مسح درست نہیں ہے

جبتک ہاتھ سر سے نہ لگے

باب الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ پیشانی اور عمامے پر مسح کرنا

عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ نَاصِيَتَهٗ وَعِمَامَتَهٗ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ **ترجمہ** مغیرہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو مسح کیا پیشانی اور عمامے پر اور موزوں پر عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهٗ قَالَ اَمَعَكَ مَاءٌ فَاَتَيْتُهٗ

بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَلْقَاهُ

عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر میں) لوگوں کے پیچھے رہ گئے میں بھی آپکے ساتھ پیچھے رہ گیا جب آپ حاجت سے

فارغ ہوئے تو مجھ سے پوچھا تیرے پاس پانی ہے میں ایک بدہنا (پانی کا) لیکر آیا آپ نے اپنا ہاتھ دہویا اور مونھ دہویا پھر لگے

آستینوں سے نکالنے لگے تو وہ تنگ نکلیں یعنی جبہ کی آستینیں تنگ تھیں ہاتھ اسمیں سے نکل نہ سکا آپ نے نیچے کو ہاتھ ڈال دیا اور ہاتھ نیچے سے نکال لیے پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور مسح کیا پیشانی پر اور عمامے پر اور موزوں پر

باب کَیفَ الْمَسْحُ عَلَی الْعِمَامَةِ

عمامے پر کس طرح مسح کرے

عَنْ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا اَسْاَلُ عَنْهُمَا اَحَدًا بَعْدَ مَا شَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنَّا مَعَهُ فِیْ سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ جَاءَ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ بِنَاصِیَتِهِ وَجَانِبَیْ عِمَامَتِهِ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ قَالَ وَصَلٰوةُ الْاِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مِنْ رَعِیَّتِهِ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ کَانَ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاحْتَبَسَ عَلَیْهِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَقَدَّمُوا ابْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰی بِهِمْ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ مَا بَقِیَ مِنَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی مَا سُبِقَ بِهِ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے دو باتیں ہیں کہ میں انکو کسی سے نہ پوچھونگا جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھ چکا ہوں (ایک) ان باتوں کو کرتے ہوئے ہم آپ کے ساتھ تھے سفر میں آپ حاجت کو نکلے پھر آن کر وضو کیا اور مسح کیا پیشانی پر اور عمامے کے دونوں کناروں پر اور مسح کیا موزوں پر (اب اس بات میں کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں) (دوسری) امام نماز پڑھے اپنی رعیت میں کسی کے پیچھے یہ درست ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ چکا ہوں آپ سفر میں تھے نماز کا وقت آ گیا لیکن آپ تشریف نہ لائے تو صحابہ نے نماز شروع کر دی اور عبدالرحمن بن عوف کو آگے کیا انہوں نے نماز پڑھانا شروع کی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے اور نماز پڑھی آپ نے عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے جتنی باقی تھی جب ابن عوف نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور جسقدر نماز ہو چکی تھی اسکو ادا کیا

باب اِیْجَابِ غَسْلِ الرِّجْلَیْنِ

پاؤں دھونا واجب ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِّلْعَقِبِ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی جہنم کے عذاب سے یعنی اگر وضو میں خشک رہ گئیں تو قیامت میں عذاب ہوگا اس حدیث سے پاؤں کا دھونا واجب معلوم ہوتا ہے اور اس سے رد ہو گیا ان لوگوں پر جو پاؤں پر مسح کو کافی سمجھتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا یَتَوَضَّئُوْنَ فَرَاٰی اَعْقَابَهُمْ تَلُوْحُ فَقَالَ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو وضو کر رہے تھے اور ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں خشکی سے اور ان پر پانی نہیں پہنچا آپ نے فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی جہنم کے عذاب سے پورا کرو وضو کو

باب بِاَیِّ الرِّجْلَیْنِ یَبْدَاُ بِالْغَسْلِ

پہلے کس پاؤں کو دھوے

عَنْ عَائِشَةَ وَذَکَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُحِبُّ التَّیَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِیْ طُهُوْرِهِ وَنَعْلِهِ وَتَرَجُّلِهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے

تھی جہانتک ہوسکتا طہارت میں اور جوتا پہنے میں اور کنگھی کرنے میں **غسل** الرِّجْلَیْنِ بِالْیَدَیْنِ دونوں پانون کو
دونوں ہاتھوں سے دھونا **عن** الْقَیْسِیِّ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاُتِیَ
بِمَاءٍ فَقَالَ عَلٰی یَدَیْهِ مِنَ الْاِنَاءِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّةً وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَیْهِ مَرَّةً مَّرَّةً وَّغَسَلَ
رِجْلَیْهِ بِیَدَیْهِ كِلْتَیْهِمَا **ترجمہ** عبدالرحمن بن ابی قراد قیسی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تھے ایک سفر میں آپ پاس پانی آیا آپ نے برتن جھکا کر پانی دونوں ہاتھوں پر ڈالا اور ان کو دھویا ایک بار
اور منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے ایک ایک بار اور دونوں پانوں دھوئے دونوں ہاتھوں سے **الامر** **و**
بِتَخْلِیْلِ الْاَصَابِعِ انگلیوں میں خلال کرنیکا حکم **عن** لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَیْنَ الْاَصَابِعِ **ترجمہ** لقیط بن صبرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو پورا کر وضو کو اور تو خلال کر انگلیوں میں تاکہ کہیں پانی
سوکھی نہ رہ جاوے **عدد** غَسْلِ الرِّجْلَیْنِ پانون کتنی بار دھووے **عن** اَبِیْ حَیَّةَ الْوَادِعِیِّ قَالَ رَاَیْتُ
عَلِیًّا تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّیْهِ ثَلٰثًا وَّتَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّغَسَلَ ذِرَاعَیْهِ
ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَّمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَیْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابوحیہ وادعی سے روایت ہے میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو دونوں
پہونچوں کو تین بار دھویا اور تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار اور منہ دھویا تین بار اور دونوں ہاتھ دھوئے
تین تین بار اور مسح کیا سر پر اور دونوں پانوں دھوئے تین تین بار پھر کہا یہی وضو تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا **باب** حَدِّ الْغَسْلِ دھونے کی حد یعنی ہاتھ اور پانون کہانتک دھووے **عن** حُمْرَانَ مَوْلٰی
عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّیْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ
ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُمْنٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُسْرٰی
مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی اِلَی الْكَعْبَیْنِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ
الْیُسْرٰی مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ
هٰذَا ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ
فَرَكَعَ رَكْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ **ترجمہ** حمران سے روایت ہے جو مولی (غلام
آزاد) تھا عثمان بن عفانؓ کا کہ میں نے دیکھا حضرت عثمانؓ کو انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا اور
دونوں ہاتھ پہونچوں تک تین بار دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر منہ دھویا تین بار پھر داہنا ہاتھ دھویا کہنی تک تین بار
پھر بایاں ہاتھ دھویا اسیطرح (یعنی کہنی تک تین بار) پھر سر پر مسح کیا پھر داہنا پاؤں دھویا ٹخنوں تک تین بار

پہر بایان پاؤن دہویا اسی طرح یعنے ٹخنون تک تین بار پہر کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ نے وضو کیا اسطرح جیسے مین نے وضو کیا پہر کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسطرح وضو کرے جیسے مین نے کیا ہے پہر کہڑے ہو کر دو رکعتین پڑہے اور دل مین کسی طرح کی وسوسے نلاوے تو اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَتَتَوَضَّأُ فِيْهَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا ترجمہ عبید بن جریج سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمر سے کہا مین تمہین دیکہتا ہون یہ چمڑے کی جوتیان پہنے ہوے اور اوسی کو پہنے پہنے وضو کرتے ہوئے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ ایسی جوتیان پہنتے تہے اور اون مین وضو کرتے تہے

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ موزون پر مسح کرنے کا بیان

ف اجماع کیا ہے علما نے موزون کے مسح درست ہونے پر سفر اور حضر مین اور انکار کیا ہے اوسکا شیعہ اور خوارج نے اور روایت کیا ہے موزون پر مسح کرنیکو ایک جماعت صحابہ نے حسن بصری نے کہا مجہہ سے ستر آدمیون نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے کہ آپ موزون پر مسح کرتے تہے لیکن اختلاف کیا ہے علما نے کہ مسح کرنا موزون پر افضل ہے یا پاؤن دہونا اکثر علما کے نزدیک پاؤن دہونا افضل ہے اور ایک جماعت تابعین کے نزدیک مسح افضل ہے

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ أَتَمْسَحُ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ وَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يُعْجِبُهُمْ قَوْلُ جَرِيْرٍ وَكَانَ إِسْلَامُ جَرِيْرٍ قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَسِيْرٍ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہون نے وضو کیا اور مسح کیا موزون پر لوگون نے کہا کیا تم مسح کرتے ہو موزون پر جریر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا موزون پر مسح کرتے عبد اللہ کے لوگون کو جریر کی یہہ حدیث نہایت پسند تہی کیونکہ اسلام جریر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تہوڑے دنون پیشتر تہا ف پس یہہ جو بعض لوگون نے گمان کیا کہ موزون پر مسح کرنا آیت مائدہ کے اوترنے سے پیشتر درست تہا اور جب سورہ مائدہ مین یہہ آیت اوتری فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ تو موزون کا مسح موقوف ہوا اور پاؤن دہونا ضرور ہوا یہہ گمان صحیح نہوگا اس لیے کہ جریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چند ہی روز پیشتر مسلمان ہوئے اور انہون نے آپکو موزون پر مسح کرتے دیکہا تو معلوم ہوگیا کہ آیت مائدہ سے موزون کا مسح موقوف نہین ہوا پس آیت مائدہ مین جو حکم پاؤن دہونے کا ہے وہ خاص ہے اوس حالت سے جب پاؤن مین موزے نہون اگر موزے ہون تو حدیث کے رو سے اون پر مسح درست ہے

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ بِالْأَسْوَافِ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ أُسَامَةُ فَسَأَلْتُ

تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ترجمہ جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے انہون نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا موزون پر

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِلَالًا مَا صَنَعَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بلال دونوں اسواف میں گئے (اسواف مدینہ کے حرم کو کہتے ہیں جسکی حد بندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے پھر نکلے تو اسامہ نے کہا میں نے بلال سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بلال نے کہا آپ حاجت کو گئے پھر وضو کیا تو منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزوں پر

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں پر مسح کرنے میں کچھ قباحت نہیں ہے

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتْ بِهِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لیگئے جب لوٹ کر آنے لگے تو میں پانی لیکر پہونچا ایک لوٹے میں اور میں نے پانی ڈالا آپ کے اوپر آپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر منہ دھویا پھر آپ دونوں بانہیں دھونا چاہتے تھے لیکن جبہ تنگ نکلا (دونوں آستینیں اوپر چڑھ نہ سکیں) آپنے دونوں ہاتھوں کو جبے کے تلے سے نکال لیا اور ان کو دھویا اور مسح کیا موزوں پر پھر نماز پڑھی ہمارے ساتھ **ف** اس حدیث سے مددلینے کا جواز ثابت ہوا وضو میں اور اسامہ بن زید کی حدیث سے بھی ثابت ہے انہوں نے پانی ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آپ لوٹ کر آئے تھے عرفات سے اور کئی حدیثوں میں وضو میں مددلینے کی ممانعت آئی ہے پر وہ حدیثیں ثابت نہیں ہیں

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے تو پیچھے پیچھے آپ کے مغیرہ بھی تھے ایک لوٹا پانی لیکر گئے پھر آپ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ آپ فارغ ہو گئے حاجت سے **ف** مسلم کی روایت میں یوں ہے فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ یعنی پانی ڈالا آپ پر جب آپ حاجت سے فارغ ہو چکے تھے اور مسلم کی ایک روایت میں اور نسائی کی روایت میں حَتّٰى فَرَغَ ہے پس اسکے معنے یوں ہوں گے کہ پانی ڈالا آپ پر یہاں تک کہ آپ فارغ ہوئے حاجت سے یعنی تو مراد حاجت سے وضو ہو گا نہ آبدست اور صحیح یہ ہے کہ حتی سہو ہے راوی سے جو کہا اور سب روایتوں

یہی ثابت ہوتا ہے کہ مغیرہ نے پانی ڈالا جب آپ حاجت سے فارغ ہو چکے تھے اور جو حاجت سے وضو مراد ہو جیسے نووی نے تاویل کی ہے تو اس صورت میں فتو صّأ اس کے بعد بیموقع ہوگا **باب المسح علی الجوربین والنعلین** پاتابون اور جوتون پر مسح کرنیکا بیان **ف** یہ باب مع اس حدیث کے جو اس باب مین مذکور ہوگی اکثر نسخون مین نہین ہے

عن المغيرة بن شعبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على الجوربين والنعلين

ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا پاتابون اور جوتون پر ابو عبد الرحمن نے کہا مین نہین جانتا کسی کو کہ اوس نے متابعت کی ہو ابو قیس کی اس روایت مین اور صحیح مغیرہ سے یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزون پر **باب المسح على الخفين في السفر** سفر مین موزون پر مسح کرنے کا بیان

عن المغيرة بن شعبة قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فقال تخلف يا مغيرة وامضوا ايها الناس فتخلفت ومعي اداوة من ماء ومضى الناس فذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم لحاجته فلما رجع ذهبت اصب عليه وعليه جبة رومية ضيقة الكمين فاراد ان يخرج يده منها فضاقت عليه فاخرج يده من تحت الجبة فغسل وجهه ويديه ومسح براسه ومسح على خفيه **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر مین آپ نے فرمایا پیچھے رہ جا اے مغیرہ اور لوگون سے کہا چلو آگے جاؤ مین پیچھے رہ گیا میرے ساتھ ایک لوٹا پانی تھا لوگ چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے جب لوٹ کر آئے تو مین آپ پر پانی ڈالنے لگا آپ ایک جبہ پہنے تھے روم کا بنا ہوا تنگ آستینون کا آپ نے اوس مین سے ہاتھ نکالنا چاہا وہ تنگ ہوئے تب آپ نے جبے کے تلے سے ہاتھ نکال لیا اور منہ دھویا اور دونون ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور موزون پر مسح کیا **باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر** مسافر کو موزے پر مسح کرنیکی کتنی مدت ہے

عن صفوان بن عسال قال رخص لنا النبي صلى الله عليه وسلم اذا كنا مسافرين ان لا ننزع خفافنا ثلثة ايام ولياليهن **ترجمہ** صفوان بن عسال سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہم کو جب ہم سفر مین ہون اپنے موزے نہ اوتارنے کی تین دن تین رات تک **ف** مگر جب جنابت ہو تو اوتارنا پڑیگا اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ مدت مسح کی مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لیے تین دن تین رات اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد کا اور مالک سے مشہور روایت یہ ہے کہ مسح کی کوئی مدت مقرر نہین جبتک چاہے مسح کرے اور یہی قول قدیم تھا شافعی کا اور دلیل اسکی حدیث ہے ابی بن عمارہ کی جسکو ابو داؤد نے نقل کیا لیکن وہ ضعیف ہے باتفاق اہل حدیث۔ پھر یہ مدت حدث کے وقت سے معتبر ہوگی یعنے جب موزے پہنے وضو کر کے تو اب یہ وضو جب سے ٹوٹے گا اوس وقت سے مدت کا حساب ہوگا نہ مسح کے وقت سے اور نہ پہننے کے وقت سے (نووی باختصار) **عن** زر قال سألت

قال سألت صفوان بن عسال عن المسح على الخفين فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا إذا كنا مسافرين أن نمسح على خفافنا ولا ننزعها ثلاثة أيام من غائط وبول ونوم إلا من جنابة ترجمہ زر سے روایت ہے میں نے صفوان بن عسال سے پوچھا موزوں پر مسح کرنیکو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ہم کو جب ہم مسافر ہوں کہ مسح کریں اپنے موزوں پر اور نہ اتاریں انکو تین دن تک پیشاب اور پاخانے اور سونے سے مگر جنابت سے البتہ اتارنا ضرور ہے

التوقيت في المسح على الخفين للمقيم مقیم موزوں پر مسح کرنے کی کیا مدت ہے

عن علي رض قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم للمسافر ثلاثة أيام ولياليهن ويوما وليلة للمقيم يعني في المسح ترجمہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں مقرر کیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات یعنی موزوں پر مسح کرنے کے لیے

عن شريح بن هانئ قال سألت عائشة عن المسح على الخفين فقالت ائت عليا فإنه أعلم بذلك مني فأتيت عليا فسألته عن المسح فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا أن يمسح المقيم يوما وليلة والمسافر ثلاثا ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا موزوں پر مسح کرنے کی مدت کو انہوں نے کہا علی رض پاس چلے جاؤ اور ان سے پوچھو وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں میں انکے پاس گیا اور پوچھا حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ہم کو کہ مقیم ایک دن رات تک مسح کرے اور مسافر تین دن رات تک

صفة الوضوء من غير حدث اگر کسی کا وضو ٹوٹا نہ ہو تو وہ تازہ وضو کیونکر کرے

عن النزال بن سبرة قال رأيت عليا صلى الظهر ثم قعد لحوائج الناس فلما حضرت العصر أتي بتور من ماء فأخذ منه كفا فمسح به وجهه وذراعيه ورأسه ورجليه ثم أخذ فضله فشرب قائما وقال إن ناسا يكرهون هذا وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله وهذا وضوء من لم يحدث ترجمہ نزال بن سبرہ سے روایت ہے میں نے حضرت علی رض کو دیکھا انہوں نے نماز پڑھی ظہر کی پھر لوگوں کے کاموں میں مصروف رہے جب عصر کا وقت آیا تو ایک برتن میں پانی لایا گیا آپ نے اس میں سے ایک چلو لیکر منہ اور دونوں ہاتھوں اور سر اور دونوں پاؤں پر مسح کیا پھر تھوڑا سا بچا ہوا پانی لیکر کھڑے ہو کر پیا اور کہا کہ لوگ برا جانتے ہیں اسکو (یعنی اس طرح پر) وضو کرنیکو جس میں تمام اعضا پر مسح کیا جاوے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایسا کرتے ہوئے اور جسکو حدث نہ ہوا ہو اسکا یہی وضو ہے یعنی اگر کوئی شخص باوضو ہو اور نماز کا وقت آجاوے اور وہ شخص ثواب کے واسطے تازہ وضو کرنا چاہے تو اسی طرح کفایت کرتا ہے کہ تھوڑا سا پانی لیکر سب اعضا کو چپڑ لیوے پورا وضو کرنا دوبارہ یہاں ضرور نہیں ہے

الوضوء لكل صلاة

ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا ضرور نہیں ہے جب وضو ہو عن انس انہ ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اُتِیَ بقدح
صغیر فتوضأ قلت أکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ لکل صلاۃ قال نعم قال فانتم
قال کنا نصلی الصلوات ما لم نحدث قال وقد کنا نصلی الصلوات بوضوء ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چھوٹا برتن لایا گیا آپ نے وضو کیا عمرو بن عامر نے کہا میں نے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا اور تم انہوں نے کہا
کرتی تھی جب تک وضو ٹوٹتا یا ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خرج من الخلاء فقرب الیہ طعام فقالوا الا نأتیک بوضوء قال انما امرت بالوضوء
اذا قمت الی الصلوۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے سے نکلے تو آپ کے سامنے
کھانا رکھا گیا لوگوں نے عرض کیا کیا وضو کا پانی لاویں آپ نے فرمایا وضو کا حکم مجھ کو اس وقت ہوا ہے جب نماز کو کھڑا ہوں
(اور پاخانے سے نکل کر کچھ وضو ضرور نہیں ہے) عن بریدۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ
لکل صلاۃ فلما کان یوم الفتح صلی الصلوات بوضوء واحد فقال لہ عمر فعلت شیئا
لم تکن تفعلہ قال عمدا فعلتہ یا عمر ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے
تھے جب مکے کے فتح کا دن آیا تو آپ نے سب نمازوں کو ایک ہی وضو سے پڑھا حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے
آج ایسا کام کیا جو کبھی نہیں کرتے تھے (یعنی ہمیشہ آپ ہر ایک نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے اور آج کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں)
آپ نے فرمایا میں نے قصدا ایسا کیا ہے اے عمر تاکہ میری امت کو مسئلہ معلوم ہو جاوے کہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو
کرنا افضل ہے اور ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا درست ہیں یہ مسئلہ اتفاقی اور اجماعی ہے مگر ابو جعفر طحاوی اور ابن بطال نے
نقل کیا کہ ایک طائفہ علما کے نزدیک ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا واجب ہے اگرچہ وضو ہو اور دلیل لاتے ہیں اللہ کے اس قول سے
اذا قمتم الی الصلوۃ نووی نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ کسی کا مذہب ہو اور شاید مراد اس طائفہ کی استحباب وضو کا
ہو ہر نماز کے لیے اور وہ صحیح ہے بلا خلاف اور دلیل جمہور کی احادیث صحیحہ ہیں جو اس باب میں بیان ہوئیں اور آیہ کریمہ میں اذا
قمتم من النوم یا اذا قمتم محدثین ہے یا وہ منسوخ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے مگر یہ قول ضعیف ہے **باب**
النضح پانی چھڑکنے کا بیان عن الحکم عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا توضأ
اخذ حفنۃ من ماء فقال بہا ہکذا ووصف شعبۃ نضح بہ فرجہ فذکرتہ لابراہیم
فاعجبہ ترجمہ حکم بن سفیان سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو ایک لپ
پانی کا لیکر اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیتے (تاکہ قطری کا وسوسہ بالکل مٹ جاوے) اس حدیث کا راوی حکم بن سفیان ہے یا سفیان بن
حکم اسکے نام میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا یہ صحابی ہے ابن عبد البر نے کہا اس سے یہی ایک حدیث مروی ہے وضو کے باب میں

اور وہ مضطرب ہے عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ
قَالَ أَحْمَدُ فَنَضَحَ فَرْجَهُ ترجمہ حکم بن سفیان سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور
پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر یا وضو کیا پھر پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر ف اکثر نسخوں میں یہ حدیث اسی طرح ہے اور بعض نسخوں میں
عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ ہے **بَابُ الِانْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْوَضُوءِ** وضو کا بچا ہوا پانی کام میں لانا عَنْ أَبِي
حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوئِهِ وَقَالَ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَنَعْتُ ترجمہ ابو حیہ سے روایت ہے میں نے حضرت علی کو دیکھا آپ نے وضو کیا
تین بار پھر کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی پیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا جیسا میں نے کیا ہے
عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَأَخْرَجَ بِلَالٌ فَضْلَ وَضُوئِهِ
فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَنِلْتُ مِنْهُ شَيْئًا وَرَكَزْتُ لَهُ الْعَنَزَةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَالْحُمُرُ وَالْكِلَابُ
وَالْمَرْأَةُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا بطحا میں بلال
نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا لوگ اس کے لینے کو لپکے میں نے بھی تھوڑا سا پایا اور آپ کے لیے ایک لکڑی گاڑ دی برچھی
کی سی پھر آپ نے نماز پڑھائی لوگوں کو اور گدھے اور کتے اور عورتیں آپ کے سامنے سے گزرتی تھیں عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرِضْتُ
فَأَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يَعُودَانِي فَوَجَدَانِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ ترجمہ جابر سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور ابوبکر صدیق میری عیادت کو آئے انہوں نے مجھ کو بیہوش پایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا پانی
میرے اوپر ڈالا ف یعنی جو پانی وضو سے بچ رہا تھا اور یہی تفسیر ترجمہ باب کے مناسب ہے یا جو پانی وضو میں صرف ہوا تھا
اسی کو اکٹھا کر کے ڈالا اس سے وضو کے پانی کا نفع اٹھانا درست ہوا یعنی جو پانی وضو سے بچ رہے گا اس سے بطریق اولیٰ
نفع اٹھانا درست ہوگا **بَابُ فَرْضِ الْوُضُوءِ** وضو کا فرض ہونا عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ ترجمہ
ابو الملیح نے (جس کا نام عامر ہے یا زید یا زیاد) روایت کیا اپنے باپ سے (اسامہ بن عمیر سے) کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہیں قبول کرتا ہے اللہ نماز بغیر وضو کے اور نہ صدقہ چوری کے مال سے ف یعنی مال غنیمت میں سے چرا کر صدقہ دیوے
تو وہ صدقہ قبول نہ ہوگا بلکہ عذاب ہوگا یہی حکم ہے ہر مال حرام کا **بَابُ الِاعْتِدَاءِ فِي الْوُضُوءِ** وضو میں
زیادتی کرنا منع ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ الْوُضُوءَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ
عَلَى هَذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا وضو کی ترکیب پوچھتا تھا تو آپ نے تین تین بار وضو کر کے اوسکو بتلایا پھر فرمایا وضو اس
طرح ہوا ہے جو کوئی اسپر زیادتی کرے اوس نے برا کیا اور حد سے بڑھ گیا اور ظلم کیا **ف** وضو میں ہر عضو کا ایک بار یا دو بار
یا تین بار دھونا درست ہے اور تین سے زیادہ مکروہ ہے اس لیے کہ خلاف ہے سنت کے اور اسراف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع بہتر ہے اور اپنی عقل سے گھٹانا بڑھانا گناہ ہے یا بدعت اور مذموم ہے **کامل**

باب اسباغ الوضوء وضو پورا کرنے کا حکم **عن** عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس قال کنا جلوسا الی عبد اللہ
بن عباس فقال واللہ ما خصنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیء دون الناس الا بثلثۃ
اشیاء فانہ امرنا ان نسبغ الوضوء ولا ناکل الصدقۃ ولا ننزی الحمر علی الخیل
ترجمہ عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عباس پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا قسم خدا
کی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یعنی بنی ہاشم کو) خاص نہیں کیا کسی بات سے (یعنی دین کی باتیں جیسے سب کو بتائیں
ویسے ہی ہم کو بتائیں) مگر تین باتوں سے ایک تو حکم کیا ہم کو وضو پورا کرنے کا دوسری زکوۃ نہ کھانے کا تیسری گدھے
گھوڑیوں پر نہ کودوانے کا **ف** ان باتوں کی بنی ہاشم کو زیادہ تاکید فرمائی لیکن پہلی بات یعنی وضو کا پورا کرنا تو وہ
سب مسلمانوں کے لیے ہے اور زکوۃ کا حرام ہونا بنی ہاشم اور بنی مطلب سے خاص ہے اور گدھوں کا گھوڑیوں پر کودانا عموما مکروہ ہے
اسلیے کہ گھوڑے کی نسل کم ہو گی حالانکہ گھوڑے کی نسل بڑھانا چاہیے کیونکہ وہ آلہ جہاد ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسبغوا الوضوء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو وضو کو **باب الفضل فی ذلک** وضو پورا کرنے کی فضیلت **عن** ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ
الدرجات اسباغ الوضوء علی المکارہ وکثرۃ الخطا الی المساجد وانتظار الصلوۃ بعد
الصلوۃ فذلکم الرباط فذلکم الرباط فذلکم الرباط **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو نہ بتاؤں وہ چیز جو مٹا دے گناہوں کو اور بلند کرے درجوں کو وہ کیا ہے
پورا کرنا وضو کا تکلیف کے وقت (جیسے سردی ہو) اور بہت سے قدم ہونا مسجد تک اور انتظار کرنا دوسری نماز کا ایک نماز
کے بعد یہی رباط ہے یہی رباط ہے **ف** جسکا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے اس آیت میں یا ایہا الذین امنوا
اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون **ثواب** من توضأ کما
امر موافق حکم کے وضو کرنیکا ثواب **عن** عاصم بن سفیان الثقفی انہم غزوا غزوۃ السلاسل
ففاتہم الغزو فرابطوا ثم رجعوا الی معاویۃ وعندہ ابو ایوب وعقبۃ بن عامر فقال
عاصم یا ابا ایوب فاتنا الغزو العام وقد اخبرنا انہ من صلی فی المساجد الاربعۃ غفر

لَهُ ذَنْبُهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَدُلُّكَ عَلَى أَيْسَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ أَكَذَلِكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ
ترجمہ عاصم بن سفیان ثقفی سے روایت ہے ہم لوگ جہاد کو نکلے سلاسل کی طرف (جو ایک پانی کا نام ہے) لیکن جہاد نہ ملا
پھر ہم مستعد رہے یہانتک کہ لوٹ کر معاویہ کے پاس آئے اور اون کے پاس ابو ایوب اور عقبہ بن عامر بیٹھے تھے عاصم نے
کہا اے ابا ایوب اس سال ہم کو جہاد نہ ملا اور ہم نے سنا ہے کہ جو شخص نماز پڑھے چاروں مسجدوں میں اوس کے گناہ بخشے
جاوینگے ابو ایوب نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے ہم تجھ کو اس سے سہل بتا دیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص وضو کرے حکم کے موافق اور نماز پڑھے حکم کے موافق یعنی شرائط اور ارکان کو اچھی طرح سے
ادا کرے) تو وہ بخشدیا جاویگا جو پہلے عمل کر چکا ہے عاصم نے کہا اے عقبہ کیا ایسا ہی ہے عقبہ نے کہا ہاں عن
عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ ترجمہ عثمان سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص پورا کرے وضو کو جیسا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے تو پانچوں نمازیں کفارہ
ہوجاوینگی اون گناہوں کی جو اون کے درمیان میں سرزد ہوں عن عثمان قال سمعت رسول اللّٰہ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنِ امْرِئٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ
لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اچھی طرح سے وضو کرے پھر نماز پڑھے مگر اللہ اوس کو بخشدیتا ہے دوسری
نماز تک جبتک اوسکو پڑھے (یعنی دونوں نمازوں کے بیچ میں جتنے گناہ اوس سے ہوتے ہیں معاف ہوجاتے ہیں) عن
عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ الْوُضُوءُ قَالَ أَمَّا الْوُضُوءُ فَإِنَّكَ إِذَا تَوَضَّأْتَ
فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ فَأَنْقَيْتَهُمَا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ أَظْفَارِكَ وَأَنَامِلِكَ فَإِذَا مَضْمَضْتَ
وَاسْتَنْشَقْتَ مَنْخِرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحْتَ رَأْسَكَ وَغَسَلْتَ
رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ فَإِنْ أَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقُلْتُ يَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ
مَا تَقُولُ أَكُلُّ هَذَا يُعْطَى فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَدَنَا أَجَلِي وَمَا
بِي مِنْ فَقْرٍ فَأَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ
قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
وضو کا کیا ثواب ہے آپ نے فرمایا وضو جب تو نے کیا اور دونوں پہونچے دھوئے صاف کر کے تو تیرے گناہ نکل گئے

ناخنوں اور پوروں میں سے پھر جب تو نے کلی کی اور دونوں نتھنوں کو صاف کیا اور منہ دھویا اور ہاتھ دھوئے کہنیوں تک
اور مسح کیا سر پر اور دونوں پاؤں دھوئے ٹخنوں تک تو اکثر گناہوں سے دھل گیا اب اگر تو نے اپنا منہ (زمین پر) رکھا
اللہ جل جلالہ کے لیے (یعنی نماز پڑھی اور سجدہ کیا) تو اپنے گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اوس روز تھا جس دن تیری ماں نے
تجھے جنا تھا - ابو امامہ نے (جو اس حدیث کو عمرو بن عبسہ سے روایت کرتے ہیں) کہا اے عمرو بن عبسہ دیکھو کیا کہتے ہو کیا شخص کو اتنی نعمتیں جلسہ میں
ملجاتی ہیں عمرو بن عبسہ نے کہا قسم خدا کی میں بوڑھا ہو گیا اور میری موت نزدیک ہے اور میں محتاج بھی نہیں ہوں جو اللہ کے طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر جھوٹ بولوں بیشک اسکو میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **القول بعد الفراغ من الوضوء** وضو کے بعد کیا کہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ

ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے (موافق سنت کے) پھر کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ کھولدیے جاوینگے اوسکے لیے آٹھوں دروازے بہشت کے (قیامت کے روز) جس دروازے سے چاہے اندر چلا جاوے

حلية الوضوء وضو کا زیور **ف** قیامت کے روز مومنین کے اعضائے وضو میں زیور پہنائے جاوینگے جو شخص وضو کو پورا ادا کریگا اوسکو زیور بھی پورا ملیگا

عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْلُغَ إِبْطَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوْءُ فَقَالَ لِي يَا بَنِي فَرُّوخَ أَنْتُمْ هٰهُنَا لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ سَمِعْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَبْلُغُ حِلْيَةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ

ترجمہ ابو حازم سے روایت ہے میں ابوہریرہ کے پیچھے تھا اور وہ وضو کر رہے تھے نماز کے لیے اور اپنے ہاتھ دھوتے تھے بغلوں تک میں نے کہا اے ابوہریرہ یہ کیسا وضو ہے انہوں نے کہا اے فروخ کے بچے **ف** فروخ [illegible] حضرت ابراہیم کے لڑکے کا نام ہے جو بعد حضرت اسمعیل اور حضرت اسحاق کے پیدا ہوا تھا اوسکی نسل بہت بڑھی لوگ کہتے ہیں کہ عجم اوسی کی اولاد میں ہیں قاضی عیاض نے کہا مراد ابوہریرہ کی بنی فروخ سے موالی ہیں اور یہ خطاب ہے ابو حازم کیطرف **ف** تم اسجگہہ موجود ہو اگر میں جانتا تم یہاں موجود ہو تو ایسا وضو نہ کرتا میں نے اپنے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مومن کا زیور وہیں تک ہوگا جہاں تک اوسکا وضو پہونچے **ف** توجسقدر بڑھا کر دھوئیں ہاتھ پاؤں اوتنا ہی زیادہ ثواب ہے مگر یہ امر عوام کے سامنے نہ کرنا چاہیے تاکہ وہ اسکو لازم نہ سمجھنے لگیں اور فرض میں داخل سمجھیں اسی واسطے ابوہریرہ نے کہا کہ اگر میں جانتا کہ تم لوگ یہاں موجود ہو تو اسطرح وضو نہ کرتا بلکہ مشہور طریقہ پر کرتا - یا ابوہریرہ کی رائے یہی میری رائے یہ ہو کہ جہانتک رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے بغلوں تک دھونا ثابت ہے اور مراد احادیث سے یہ ہے کہ مسلمان کو زیور اوس جگہ تک پہنایا جاویگا جہانتک وضو کا پانی پہونچتا ہے یعنی ہاتھوں کا زیور کہنیوں تک اور پاؤں کا ٹخنوں تک اور منہ کا کانوں تک واللہ اعلم

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون وددت انی قد رایت اخواننا قالوا یا رسول اللہ السنا اخوانک قال بل انتم اصحابی واخوانی الذین لم یاتوا بعد وانا فرطھم علی الحوض قالوا یا رسول اللہ کیف تعرف من یاتی بعدک من امتک قال ارایت لو کان لرجل خیل غر محجلۃ فی خیل بھم دھم الا یعرف خیلہ قالوا بلی قال فانھم یاتون یوم القیامۃ غرا محجلین من الوضوء وانا فرطھم علی الحوض ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبرہ (بقیع) کیطرف نکلے اور فرمایا سلامتی ہو تمپر گھر والو مسلمان یا سلامتی ہو تمپر گھر مومنوں کے [illegible] اگر خدا چاہیگا تو خاتمہ ہمارا ایمان پر ہوگا اور ہم تم سے ملینگے مجھکو آرزو ہے اپنے بھائیوں کو دیکھوں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپکے بھائی نہیں ہیں آپنے فرمایا تمہارا درجہ تو اس سے زیادہ ہے تم صحابہ ہو میرے (اور صحابی کا درجہ برادر و بھائی سے زیادہ ہے اسلیے کہ بھائی تو سب مسلمان ہیں جیسے آیہ کریمہ انما المؤمنون اخوۃ اور صحابیت کا درجہ اوسپر زیادہ ہے) اور میرے بھائی وہ جو صحاب نہیں ہیں) وہ لوگ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے میں قیامت کے روز اونکا فرط ہونگا (فرط اوس شخص کو کہتے ہیں جو ساتھیوں سے آگے بڑھکر چلا جاتا ہے اون کے کہانے اور پینے کے سامان کو لیے) حوض کوثر پر میں پہلے ہی سے جا کر اونکی راحت کا سامان کرونگا اور اون کے آنے کا منتظر رہونگا حوض کوثر پر) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اون لوگوں کو کیونکر پہچانینگے قیامت میں جو دنیا میں آپکے بعد آوینگے آپ نے فرمایا دیکھو تو اگر کسی شخص کے سفید منہ اور سفید پاؤں کے گھوڑے خالص سیاہ مشکی گھوڑوں میں مل جاویں تو وہ اپنے گھوڑوں کو نہ پہچانیگا صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں پہچانیگا آپنے فرمایا اسیطرح وہ بھائی میرے قیامت کے روز آوینگے اور اون کے منہ اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہونگے وضو سے اور میں اونکا فرط ہونگا حوض کوثر پر

باب ثواب من احسن الوضوء ثم صلی رکعتین جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے اوسکا ثواب کیا ہے

عن عقبۃ بن عامر الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضا فاحسن الوضوء ثم صلی رکعتین یقبل علیھما بقلبہ ووجھہ وجبت لہ الجنۃ ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے منہ اور دل سے متوجہ ہو کے (یعنی اوہر اودہر منہ نہ دیکھے قبلہ کیطرف دیکھتا رہے اور دل بھی لگا دے یعنی کوئی خیال دل میں نہ لاوے) تو واجب ہو جاویگی جنت اوسکو

باب ما ینقض الوضوء وما لا ینقض الوضوء من المذی مذی سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان عن ابی

عن ابی عبد الرحمن قال قال علی کنت رجلا مذاء وکانت ابنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تحتی
فاستحییت ان اسالہ فقلت لرجل جالس الی جنبی سلہ فسالہ فقال فیہ الوضوء ترجمہ
ابو عبد الرحمن سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھے مذی بہت آیا کرتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی
میرے نکاح میں تھیں تو مجھے شرم آئی آپ سے یہ مسئلہ پوچھتے میں نے ایک شخص سے کہا جو میرے پاس بیٹھا تھا
تم پوچھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو اوس نے پوچھا آپ نے فرمایا مذی میں وضو ہے یعنی مذی نکلنے سے غسل کرنا
ضرور نہیں ہے صرف وضو کافی ہے مذی وہ پانی ہے جو ابتدائے شہوت میں نکلتا ہے اور اسکے نکلنے سے شہوت تیز ہو جاتی ہے

عن علی قال قلت للمقداد اذا بنی الرجل باہلہ فامذی ولم یجامع فسل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عن ذلک فانی استحیی ان اسالہ عن ذلک وابنتہ تحتی فسالہ فقال یغسل
مذاکیرہ ویتوضا وضوءہ للصلوۃ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے مقداد بن الاسود سے کہا جب
کوئی شخص اپنی عورت پاس بیٹھے اور اوسکی مذی نکل آوے لیکن وہ جماع نہ کرے تم اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اس لیے
کہ مجھے شرم آتی ہے یہ مسئلہ آپ سے پوچھتے ہوئے اور صاحبزادی آپ کی میرے نکاح میں ہیں مقداد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا آپ نے فرمایا اپنے ذکر کو دھو ڈالے اور وضو کرلے جیسے نماز کے لیے وضو کرتا ہے عن عائش بن انس ان علیا قال

کنت رجلا مذاء فامرت عمار بن یاسر یسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اجل ابنتہ
عندی فقال یکفی من ذلک الوضوء ترجمہ عائش بن انس سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھے مذی بہت
آتی تھی تو میں نے عمار بن یاسر کو کہا تم یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اس وجہ سے کہ میرے پاس آپکی صاحبزادی ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے وضو جب مذی نکلے عن رافع بن خدیج ان علیا امر عمارا ان
یسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المذی فقال یغسل مذاکیرہ ویتوضا ترجمہ
رافع بن خدیج سے روایت ہے حضرت علی نے حکم کیا عمار کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ پوچھیں آپ نے فرمایا
دھو ڈالے ذکر کو اور وضو کرے عن المقداد بن الاسود ان علیا امرہ ان یسال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا دنا من اہلہ فخرج منہ المذی ماذا علیہ فان عندی
ابنتہ وانا استحیی ان اسالہ فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اذا
وجد احدکم ذلک فلینضح فرجہ ویتوضا وضوءہ للصلوۃ ترجمہ مقداد بن الاسود سے روایت ہے
حضرت علی نے انکو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھنے کو جب کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس بیٹھے اور اوسکی مذی
نکل آوے تو اوس پر کیا واجب ہے وضو یا غسل اور کہا میرے پاس آپ کی صاحبزادی ہیں اس سبب سے میں شرم کرتا ہوں یہ مسئلہ پوچھتے
مقداد نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ایسا ہو تو اپنی شرمگاہ

کو دھو ڈالے اور نماز کے لیے جیسے وضو کرتے ہیں ویسی ہی وضو کر لیوے عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْیِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَۃَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَأَلَہٗ فَقَالَ فِیْہِ الْوُضُوْءُ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم کی مذی کے پوچھنے میں بسبب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے تو حکم کیا میں نے مقداد کو پوچھنے کا انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اوس میں وضو ہے

باب الْوُضُوْءُ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ پیشاب یا پائخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ یُحَدِّثُ قَالَ اَتَیْتُ رَجُلًا یُدْعٰی صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ فَقَعَدْتُ عَلٰی بَابِہٖ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا شَأْنُکَ قُلْتُ اَطْلُبُ الْعِلْمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَضَعُ اَجْنِحَتَہَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا یَطْلُبُ فَقَالَ عَنْ اَیِّ شَیْءٍ تَسْأَلُ قُلْتُ عَنِ الْخُفَّیْنِ قَالَ کُنَّا اِذَا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَہٗ ثَلٰثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَۃٍ وَّلٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ ترجمہ زر بن حبیش سے روایت ہے میں ایک شخص پاس گیا جسکو صفوان بن عسال کہتے تھے تو میں اوس کے دروازے پر بیٹھا جب وہ نکلا تو پوچھنے لگا کیا کام ہے میں نے کہا میں علم چاہتا ہوں اوس نے کہا فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں طالب علم کے واسطے خوشی سے پھر کہا تو کیا پوچھتا ہے میں نے کہا موزوں کا مسئلہ پوچھتا ہوں اوس نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے سفر میں آپ ہمکو حکم کرتے موزے نہ اوتارنیکا تین دن تک مگر جنابت سے (یعنی اگر نہانے کی حاجت ہوتی تو موزے اوتار کر غسل کرتے) لیکن پائخانے یا پیشاب یا سو کر اوٹھنے سے نہ اوتارنے کا حکم کرتے (بلکہ وضو کا حکم کرتے اور وضو میں موزوں پر مسح کرنیکی اجازت تھی)

الْوُضُوْءُ مِنَ الْغَائِطِ پائخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ کُنَّا اِذَا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَہٗ ثَلٰثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَۃٍ وَّلٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ ترجمہ صفوان بن عسال نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے سفر میں تو آپ حکم کرتے ہم کو موزے نہ اوتارنے کا مگر جنابت سے لیکن پیشاب یا پائخانے یا سو کر اوٹھنے سے نہ اوتارتے

الْوُضُوْءُ مِنَ الرِّیْحِ جب ریح نکلے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ شُکِیَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ یَجِدُ الشَّیْءَ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا یَنْصَرِفُ حَتّٰی یَجِدَ رِیْحًا اَوْ یَسْمَعَ صَوْتًا ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس شکایت ہوئی کہ ایک شخص کو نماز میں وہم ہوتا ہے (یعنی ریح نکلنے کا مگر یقین نہیں کہ نکلی) آپ نے فرمایا وہ نماز چھوڑ کر نہ نکلے جبتک بدبو نہ سونگھے یا آواز نہ سنے (حاصل یہ کہ جب یقین ہو جاوے ریح نکلنے کا اوس وقت نماز توڑے اور وضو کرے وہم کا کچھ خیال نہ کرے)

الْوُضُوْءُ مِنَ النَّوْمِ سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِّنْ مَّنَامِہٖ فَلَا یُدْخِلْ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یُفْرِغَ عَلَیْہَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ ترجمہ ابو ہریرہ سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم مین ہی سوکر اوٹھے تو اپنا ہاتھہ برتن مین نہ ڈالدے جبتک اوسپر تین بار پانی نہ ڈال لے کیونکہ وہ نہین جانتا کہان رہا ہاتھہ اوسکا **ف** شاید ہاتھہ دبر پر پڑا ہو اور پسینے وغیرہ سے نجاست لگ جاوی کیونکہ عربون کی عادت تھی کہ وہ صرف ڈھیلون سی استنجا کرکے سو رہتی اور گرمی کی شدت سی پسینہ آتا تہا یہ نہی تنزیہی ہی اکثر علما کے نزدیک اور تحریمی ہی بعض علما کے نزدیک امام احمد سی منقول ہی کہ اگر رات کو سوکر اوٹھے تو کراہت تحریمی ہی اور جو دن کو سوکر اوٹھے تو کراہت تنزیہی ہی جب ہی کہ شک ہو جاوے ہاتھہ کی نجاست مین اور جو یقین ہو اوسکی طہارت کا تو مکروہ نہین ہی ہاتھہ ڈالنا پانی مین دہونے سے پہلے اور بعضون نے کہا ہر حال مین مکروہ ہی واللہ اعلم - جب سونیکے بعد ہاتھہ دہونے کا حکم ہوا تو اس سے معلوم ہوگیا کہ سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

بَابُ النُّعَاسِ اونگہنے کا بیان **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَنْصَرِفْ لَعَلَّہٗ یَدْعُوْ عَلٰی نَفْسِہٖ وَھُوَ لَا یَدْرِیْ **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اونگھی نماز پڑہتی مین تو نماز چھوڑ دے ایسا نہو بددعا کرنے لگی اپنی اور نہ سمجھی

اَلْوُضُوْءُ مِنْ مَّسِّ الذَّکَرِ ذکر کے چہونیسی وضو ٹوٹ جاتا ہی **عَنْ** عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ فَذَکَرْنَا مَا یَکُوْنُ مِنْہُ الْوُضُوْءُ فَقَالَ مَرْوَانُ مِنْ مَّسِّ الذَّکَرِ الْوُضُوْءُ فَقَالَ عُرْوَۃُ مَا عَلِمْتُ ذٰلِکَ فَقَالَ مَرْوَانُ اَخْبَرَتْنِیْ بُسْرَۃُ بِنْتُ صَفْوَانَ اَنَّھَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا مَسَّ اَحَدُکُمْ ذَکَرَہٗ فَلْیَتَوَضَّأْ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سی روایت ہی مین گیا مروان بن الحکم پاس تو ذکر کیا ہم نے اون چیزونکا جن سے وضو لازم آتا ہی مروان نے کہا ذکر چہونے سی بھی وضو لازم آتا ہی عروہ نے کہا مجھے نہین معلوم ہی مروان نے کہا خبر دی مجھکو بسرہ بنت صفوان نے اوس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص تم مین سی چہوئے اپنا ذکر تو وضو کرے

عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ ذَکَرَ مَرْوَانُ فِیْ اِمَارَتِہٖ عَلَی الْمَدِیْنَۃِ اَنَّہٗ یُتَوَضَّأُ مِنْ مَّسِّ الذَّکَرِ اِذَا اَفْضٰی اِلَیْہِ الرَّجُلُ بِیَدِہٖ فَاَنْکَرْتُ ذٰلِکَ وَقُلْتُ لَا وُضُوْءَ عَلٰی مَنْ مَّسَّہٗ فَقَالَ مَرْوَانُ اَخْبَرَتْنِیْ بُسْرَۃُ بِنْتُ صَفْوَانَ اَنَّھَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ مَا یُتَوَضَّأُ مِنْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیُتَوَضَّأُ مِنْ مَّسِّ الذَّکَرِ قَالَ عُرْوَۃُ فَلَمْ اَزَلْ اُمَارِیْ مَرْوَانَ حَتّٰی دَعَا رَجُلًا مِّنْ حَرَسِہٖ فَاَرْسَلَہٗ اِلٰی بُسْرَۃَ فَسَأَلَھَا عَمَّا حَدَّثَتْ مَرْوَانَ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْہِ بُسْرَۃُ بِمِثْلِ الَّذِیْ حَدَّثَنِیْ عَنْھَا مَرْوَانُ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سی روایت ہی مروان جب امیر تہا مدینہ کا تو اوس نے بیان کیا کہ ذکر کو چہونے سی وضو لازم آتا ہی جب آدمی اپنے ہاتھہ سی اوسکو چہوئے مین نے اسکا انکار کیا اور کہا جو کوئی ذکر کو چہوئے تو اوسپر وضو لازم نہین آتا مروان نے کہا مجھہ سی بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا اوس نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے بیان فرمایا اون چیزون کا جن سے وضو کرنا چاہیے تو فرمایا کہ وضو کرے ذکر کے
چھونے سے عروہ نے کہا مین برابر جھگڑتا رہا مروان سے یہانتک کہ مروان نے اپنے سپاہیون سے ایک شخص کو بلایا اور بسرہ پاس اوسکو
بھیجا اوس سپاہی نے بسرہ سے پوچھا جو اونھے مروان سے بیان کیا تھا تو بسرہ نے اوس سے وہی کہلا بھیجا جو مروان نے مجھ سے
بیان کیا تھا **باب** تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ ذٰلِكَ ذکر کو چھونے سے وضو نہین ٹوٹتا عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ

قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا حَتّٰی قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ
فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَاءَ رَجُلٌ كَاَنَّهٗ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهٗ
فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِّنْكَ اَوْ بَضْعَةٌ مِّنْكَ **ترجمہ** طلق بن علی سے روایت

ہے ہم نکلے اپنی قوم کیطرف سے یہانتک کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیعت کی آپ سے اور نماز پڑھی آپ کے ساتھ
جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص آیا جنگل کا رہنے والا اور بولا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اوس شخص کے باب مین جو اپنے
ذکر کو نماز مین چھولے آپ نے فرمایا ذکر کیا چیز ہے وہ بھی تو ایک ٹکڑا ہے گوشت کا تیرے بدن سے **ف** پس جیسے اور بدن کے
چھونے سے وضو نہین جاتا ویسے ہی ذکر کو چھونے سے بھی نہین جاتا حنفیہ نے اسی حدیث کو ساتھ تمسک کیا ہے مگر شافعیہ کہتے ہین یہ حدیث
منسوخ ہے اسوجہ سے کہ ابوہریرہ اسلام لائے ہین طلق کے آنے کے بعد اور وہ روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی تم مین سے اپنا ہاتھ اپنے ذکر تک پہونچاوے اور درمیان مین کوئی چیز (کپڑا وغیرہ) حائل نہو تو وضو کرے حنفیہ جواب دیتے ہین
کہ ابوہریرہ کے بعد اسلام لانے سے یہ لازم نہین آتا کہ اونکا سماع بھی طلق کے سماع کے بعد ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ طلق نے بعد ابوہریرہ کے
سنا ہو مگر یہ احتمال غلط ہے اسوجہ سے کہ نسائی کی روایت مین تصریح موجود ہے کہ طلق نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اوسوقت سنی جب وہ آئے تھے اور ظاہر ہے کہ ابوہریرہ بہت دنون بعد اوسکے مسلمان ہوئے تو اونکا سماع طلق کے سماع کے بعد ہوگا

ترک الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ اگر بغیر شہوت کے مرد اپنی عورت کو چھوئے تو وضو
نہین جاتا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّيْ وَاِنِّيْ لَمُعْتَرِضَةٌ
بَيْنَ يَدَيْهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ مَسَّنِيْ بِرِجْلِهٖ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور مین آپکے سامنے لیٹی رہتی تھی جنازے کیطرح جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو اپنے پاؤن
سے مجھکو چھوتے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُمُوْنِيْ مُعْتَرِضَةً بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِيْ فَضَمَمْتُهَا
اِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے انہون نے کہا تم نے دیکھا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
لیٹی رہتی اور آپ نماز پڑھا کرتے جب سجدہ کرنے لگتے تو میرا پاؤن دبا دیتے مین پاؤن سمیٹ لیتی پھر آپ سجدہ کرتے **عَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ

غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُھُمَا وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَیْسَ فِیْھَا مَصَابِیْحُ ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی اور میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلے کی طرف ہوتے تو آپ جب سجدہ
کرتے میرے پاؤں دبا دیتے میں پاؤں سمیٹ لیتی پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں پھیلا لیتی ان دنوں چراغ گھروں
میں نہ تھا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ
فَجَعَلْتُ اَطْلُبُہٗ بِیَدِیْ فَوَقَعَتْ یَدِیْ عَلٰی قَدَمَیْہِ وَھُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَھُوَ سَاجِدٌ یَقُوْلُ
اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً
عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو نہ پایا تو میں اپنے ہاتھ سے آپ کو ٹٹولنے لگی میرا ہاتھ آپ کے پاؤں پر پڑا آپ پاؤں کھڑے کیے ہوئے تھے سجدہ کر رہے تھے
آپ فرماتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا
ہوں میں تجھ سے (یعنی تیرے عذاب کی پناہ کہیں نہیں ہے سوا تیرے) میں تیری تعریف نہیں کر سکتا تو ایسا ہی ہے جیسے
تو نے اپنی تعریف کی **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مرد عورت کو چھوئے تو وضو نہیں ٹوٹتا **بَابُ** تَرْكِ
الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَۃِ مرد اپنی عورت کو چومے تو وضو نہیں جاتا عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ كَانَ یُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِہٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ وَلَا یَتَوَضَّأُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں میں سے کسی کو پیار کرتے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے **ف** امام نسائی نے کہا اس باب
میں اس سے بہتر کوئی حدیث نہیں اگرچہ یہ مرسل ہے (کیونکہ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ سے نہیں سنا) اور روایت کیا اس
حدیث کو اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے لیکن یحییٰ القطان نے کہا کہ حبیب کی
یہ حدیث اور ایک دوسری حدیث عروہ کی عائشہ سے کہ نماز پڑھے وہ عورت جس کو استحاضہ ہو اگرچہ خون بوریے پر ٹپکے کوئی
چیز نہیں ہے (یعنی قابل اعتماد کے نہیں ہیں) **بَابُ** الْوُضُوْءِ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ آگ کی پکی ہوئی چیز کھا
کر وضو کرنا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا
مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے وضو کرو ان
چیزوں کو کھا کر جو آگ سے پکی ہوں **ف** جمہور صحابہ و تابعین اور ائمہ بعد اسکے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں یہ حدیث اور
جو اسکے موافق حدیثیں آئی ہیں وہ منسوخ ہیں دوسرے باب کی حدیثوں سے اور ایک طائفہ علما اسطرف ہیں کہ وضو کرنا
چاہیے ان چیزوں کو کھانے سے جو آگ سے پکی ہوں اور یہی قول ہے عمر بن عبد العزیز اور حسن بصری اور زہری اور ابو قلابہ
اور ابو مجلز کا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا
مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وضو کرو

اون چیزون سے جو آگ سے پکی ہون یعنی آگ سے پکی ہوئی چیزون کو کہانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے **عن** عبد اللہ بن ابراہیم
بن قارظ قال رایت ابا ہریرۃ یتوضأ علی ظہر المسجد فقال اکلت اثوار اقط فتوضأت
منہا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بالوضوء مما مست النار **ترجمہ** عبد اللہ
بن ابراہیم بن قارظ سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ کو دیکہا مسجد کے اوپر وضو کرتے ہوئے انہون نے کہا میں نے پنیر کے ٹکڑے
کہائے تہے اسلیے وضو کیا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ حکم کرتے تہے وضو کرنے کا اون چیزون کو کہا کے
سے جو آگ سے پکی ہون **عن** المطلب بن عبد اللہ بن حنطب یقول قال ابن عباس اتوضأ من طعام
اجدہ فی کتاب اللہ حلالا لان النار مستہ فجمع ابو ہریرۃ حصی فقال اشہد عدد ہذا
الحصی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال توضؤا مما مست النار **ترجمہ** مطلب بن عبد اللہ
بن حنطب سے روایت ہے ابن عباس نے کہا کیا وضو کرون اوس کہانے کو کہا کر جسکو اللہ کی کتاب میں میں حلال پاتا ہون اسواسطے
سے کہ وہ آگ سے پکا ہے ابو ہریرہ نے یہ سنکر کنکریان جمع کین اور کہا میں گواہی دیتا ہون ان کنکریون کے شمار سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اون چیزون سے جو آگ سے پکی ہون **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال توضؤا مما مست النار **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے وضو کرو اون چیزونکو کہا کر جو آگ سے پکی ہون **عن** ابی ایوب قال قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم توضؤا مما غیرت النار **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو
اون چیزونکو کہا کر جنکو آگ نے بدلا ہو (یعنی آگ کا اوسمین عمل اور تصرف ہوا ہو) **عن** ابی طلحۃ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال توضؤا مما غیرت النار **ترجمہ** ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وضو کرو اون چیزون کو کہا کر جنکو آگ نے بدلا ہو **عن** ابی طلحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
توضؤا مما انضجت النار **ترجمہ** ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اون
چیزونکو کہا کر جنکو آگ نے پکایا ہو **عن** زید بن ثابت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول توضؤا مما مست النار **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تہے وضو کرو اون چیزونکو کہا کر جن میں آگ لگی ہو **عن** ابی سفیان بن سعید بن الاخنس
بن شریق انہ دخل علی ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی خالتہ فسقتہ سویقا
ثم قالت لہ توضأ یا ابن اختی فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال توضؤا مما
مست النار **ترجمہ** ابو سفیان بن سعید بن اخنس بن شریق سے روایت ہے وہ ام حبیبہ کے پاس گئے جو بی بی تہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خالہ تہین ابو سفیان کی انہون نے ابو سفیان کو ستو پلائے پہر اون سے کہا وضو کر اے میرے بہانجے

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وضو کرو اون چیزون کو کھا کر جنکو آگ لگی ہو عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ
سَعِیْدِ بْنِ الْاَخْنَسِ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَہٗ وَشَرِبَ سَوِیْقًا
یَا ابْنَ اُخْتِیْ تَوَضَّأْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ
النَّارُ ترجمہ ابو سفیان بن سعید بن اخنس سے روایت ہے انہون نے ستو پیا تو ام المومنین ام حبیبہ نے اون سے کہا اے
بھانجے میرے وضو کر اسلیے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے وضو کرو اون چیزون سے جن کو
آگ لگی ہو۔ بَابُ تَرْکِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ آگ سے پکی ہوئی چیزون کو کھا کر وضو نہ کرنیکا بیان
عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَ کَتِفًا فَخَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَمَسَّ
مَاءً ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت کھایا پھر نماز کو گئے اور پانی
کو ہاتھ بھی نہین لگایا عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ فَحَدَّثَتْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَیْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ یَصُوْمُ وَحَدَّثَنَا مَعَ ھٰذَا
الْحَدِیْثِ اَنَّھَا حَدَّثَتْہُ اَنَّھَا قَرَّبَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَّشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَامَ
اِلَی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے مین ام المومنین ام سلمہ پاس گیا انہون نے مجھ سے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو جنب اوٹھتے تھے احتلام سے نہین (بلکہ جماع اور صحبت سے) پھر روزہ رکھتے تھے
اور ایک حدیث بیان کی کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک پسلی بھنی ہوئی رکھی آپنے اوس
مین سے کھایا پھر نماز کو کھڑے ہوئے اور وضو نہین کیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ ترجمہ ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا آپ نے روٹی
اور گوشت کھایا پھر نماز کو کھڑے ہوئے اور وضو نہ کیا + عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
قَالَ کَانَ اٰخِرُ الْاَمْرَیْنِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْکُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے دونون باتون مین یعنی آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کرنا اور نہ کرنا اخیر بات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تھی آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنا اور یہی مختار ہے اکثر ائمہ اور علما کا +
اَلْمَضْمَضَۃُ مِنَ السَّوِیْقِ ستو کھا کر کلی کرنیکا بیان عَنْ سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّہٗ خَرَجَ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالصَّھْبَاءِ وَھِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ
صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِہٖ فَثُرِّیَ فَاَکَلَ وَاَکَلْنَا ثُمَّ قَامَ
اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ ترجمہ سوید بن النعمان سے روایت ہے وہ ر

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال خیبر کی لڑائی ہوئی جب صہبا میں پہنچے اور وہ ایک موضع ہے نیچے کیجانب خیبر کے ہے وہیں پر عصر پڑھی پھر منگوائے توشے تو سوا ستو کے اور کچھ نہ آیا پھر حکم کیا تو وہ گھولا گیا پھر آپ نے کھایا اور ہم لوگوں نے بھی کھایا بعد اوسکے آپ مغرب کی نماز کو کھڑے ہوئے اور کلی کی ہم لوگوں نے بھی کلی کی آپنے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا

المضمضۃ من اللبن دودھ پی کر کلی کرنا

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا ثم دعا بماء فتمضمض ثم قال ان لہ دسما ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر پانی منگوا کر کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے

ذکر ما یوجب الغسل وما لا یوجبہ کن باتوں سے غسل واجب ہوتا ہے اور کن سے واجب نہیں ہوتا

عن قیس بن عاصم انہ اسلم فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتسل بماء وسدر ترجمہ قیس بن عاصم سے روایت ہے وہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ان کو غسل کرنیکا پانی اور بیری کے پتوں سے ف یہ غسل مستحب ہے اکثر علما کے نزدیک اور بعضوں کے نزدیک واجب ہے

تقدیم غسل الکافر اذا اراد ان یسلم جب کافر مسلمان ہونیکا قصد کرے تو غسل کرے

عن ابی ہریرۃ یقول ان ثمامۃ بن اثال الحنفی انطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یا محمد واللہ ما کان علی وجہ الارض وجہ ابغض الی من وجہک فقد اصبح وجہک احب الوجوہ کلہا الی وان خیلک اخذتنی وانا ارید العمرۃ فماذا تری فبشرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ ان یعتمر مختصر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ثمامہ بن اثال حنفی مسجد نبوی کے پاس ایک کھجور کے درخت کو تلے گئے اور غسل کیا پھر مسجد میں آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی لائق پوجنے کی سوا اللہ کے اور بیشک حضرت محمد اوس کے بندے ہیں اور بھیجے ہوئے ہیں اے محمد قسم خدا کی ساری زمین پر تمہارے منہ سے زیادہ مجھکو کوئی منہ ناپسند نہ تھا اب تمہارا منہ سب مونہوں سے زیادہ مجھکو پسند ہو گیا تمہارے سواروں نے مجھکو پکڑ لیا اور میں قصد کرتا تھا عمرے کا تو اب کیا فرماتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خوشخبری دی اور حکم کیا عمرہ ادا کرنے کا

الغسل من مواراۃ المشرک مشرک کو گاڑنے سے غسل واجب ہونا

عن علی انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابا طالب مات فقال اذہب فوارہ قال انہ مات مشرکا قال اذہب فوارہ فلما واریتہ رجعت الیہ فقال لی اغتسل ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا کہ ابو طالب گذر گئے آپ نے فرمایا جاؤ ان کو گاڑ دو میں نے کہا وہ تو مشرک مرے ہیں پس ان کا دفن کرنا کیا ضرور ہے آپ نے فرمایا جاؤ گاڑ دو جب میں ان کو

گا اگر آپ پاس آتا تو آپ نے فرمایا غسل کر

باب وجوب الغسل اذا التقى الختانان جب مرد کا ختنہ عورت کی ختنہ سے مل جاوے (یعنی دخول ہو جاوے) تو غسل واجب ہو جاویگا اگرچہ انزال نہ ہو

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جلس بین شعبہا الاربع ثم اجتہد فقد وجب الغسل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کی چوشاخوں (یعنی دونوں پنڈلیاں اور دو رانوں) میں بیٹھے پھر زور کرے (یعنی ذکر کو فرج میں داخل کر دے) تو غسل واجب ہو گیا

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قعد بین شعبہا الاربع ثم اجتہد فقد وجب الغسل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کی چاروں کونوں میں بیٹھے (یعنی دونوں ہاتھ اور پاؤں کے بیچ میں یا دونوں پاؤں اور رانوں کے بیچ میں یا فرج کے چاروں کونوں میں) پھر زور کرے تو غسل واجب ہو گیا ف

ت **الغسل من المنی** جب منی نکلے تو غسل کرنا چاہیے

عن علی قال کنت رجلا مذاء فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیت المذی فاغسل ذکرک وتوضأ وضوءک للصلوۃ واذا فضخت الماء فاغتسل ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے ان کو مذی بہت آتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تو مذی دیکھے تو ذکر دھو ڈال اور جیسے نماز کیلیے وضو کرتے ہیں ویسے وضو کر لے اور جب پانی کودتا ہوا نکلے (یعنی منی) تو غسل کر

عن علی قال کنت رجلا مذاء فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذا رأیت المذی فتوضأ واغسل ذکرک واذا رأیت فضخ الماء فاغتسل ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے مجھے بہت مذی آتی تھی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا جب تو مذی دیکھے تو وضو کر اور ذکر دھو ڈال اور جب کودتا ہوا نکلے (یعنی منی) تو غسل کر

غسل المرأۃ ترى فی منامہا ما یرى الرجل عورت کو احتلام ہو تو کیا حکم ہے

عن انس ان ام سلیم سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المرأۃ ترى فی منامہا ما یرى الرجل قال اذا انزلت الماء فلتغتسل ترجمہ انس سے روایت ہے ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر عورت سوتے میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی احتلام) آپ نے فرمایا اگر پانی نکلے تو غسل کرے جیسے مرد پانی نکلے تو غسل کرے تو خالی خواب سے غسل نہ ہوگا

عن عائشۃ ان ام سلیم کلمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائشۃ جالسۃ فقالت لہ یا رسول اللہ ان اللہ لا یستحیی من الحق أرأیت المرأۃ ترى فی النوم ما یرى الرجل أفتغتسل من ذلک فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قالت عائشۃ فقلت لہا أف لک أوترى المرأۃ ذلک فالتفت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تربت یمینک فمن این یکون الشبہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور

عائشہ بیٹھی ہوئی تہین یا رسول اللہ اللہ نہین شرم کرتا ہو حق بات سے جب عورت خواب مین دیکھے جو مرد دیکھتا ہو کیا وہ
غسل کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان غسل کرے عائشہ نے کہا افسوس ہے تجہپر کیا عورت بھی ویسا دیکھتی
ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا خاک لگی تیرے ہاتھہ کو پہر صورت کیسی ملتی ہو یعنی اگر عورت کو انزال نہین ہوتا تو بچہ عورت
کی صورت پر کیون ہوتا ہے دوسری حدیث مین ہے جب مرد کی منی غالب ہوتی ہے تو بچہ باپ کی شکل پر ہوتا ہے اور جب عورت
کی منی غالب ہوتی ہے تو ماں کی شکل پر ہوتا ہے) **عن** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اللهَ
لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ اُمُّ سَلَمَةَ
فَقَالَتْ اَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيْمَ يُشْبِهُهَا الْوَلَدُ **ترجمہ**
ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ اللہ نہین شرم کرتا ہے سچی بات سے (یعنی سچی بات کہنے سے
نہین رکتا ہے یا سچی بات کہنے مین شرم کو جائز نہین کہتا ہے) کیا عورت کو غسل کرنا ہوگا جب اوسکو احتلام ہو آپ نے
فرمایا ہان جب پانی دیکھے یہہ سنکر ام سلمہ ہنس پڑین اور کہنے لگین کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا (اگر انزال نہین ہوتا تو صورت کہان سے ملتی ہے **ف** اور جب انزال ہونا ثابت ہوا تو احتلام ہونا بھی ممکن ہے **عن**
خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحْتَلِمُ فِيْ مَنَامِهَا
فَقَالَ اِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ **ترجمہ** خولہ بنت حکیم سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عورت
کو سوتے مین احتلام ہو تو کیا کرے آپ نے فرمایا جب پانی دیکھے تو غسل کرے **بَابُ** الَّذِيْ يَحْتَلِمُ وَلَا يَرَى الْمَاءَ
کسی شخص کو احتلام ہو مگر تری نہ دیکھے **عن** اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ
ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی سے ہوگا **ف** یعنی نہانا پانی نکلنے سے
(منی سے) لازم ہوگا اگر خالی احتلام ہو اور تری نہ دیکھے تو غسل لازم نہ ہوگا - یہ حدیث انما الماء من الماء محمول ہے حالت احتلام
پر یا منسوخ ہے اگر مطلق مرد ہو کیونکہ دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ انزال نہ ہو جیسے اوپر گزرا **بَابُ** مَاءِ الرَّجُلِ
وَمَاءِ الْمَرْأَةِ مرد اور عورت کی منی کا بیان **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءُ
الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ فَاَيُّهُمَا سَبَقَ كَانَ الشَّبَهُ **ترجمہ** انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی مرد کی (حالت صحت مین) غلیظ اور سفید ہوتی ہے اور منی عورت کی پتلی زرد
ہوتی ہے جو کوئی آگے نکلے بچہ اوسی کے مشابہ ہوتا ہے **ذِكْرُ** الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْحَيْضِ حیض سے غسل کرنے کا بیان
عن فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدِ قُرَيْشٍ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّهَا
تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ
فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ **ترجمہ** فاطمہ بنت قیس جو قریش بنی اسد مین سے تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

آئی اور عرض کیا مجھے استحاضہ ہو (استحاضہ کہتے ہیں خون بیوقت آنیکو اور وہ ایک رگ سے آتا ہے جسکو عاذل کہتے ہیں اور حیض کا خون رحم کے اندر سے نکلتا ہے) آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو جب حیض آوے نماز چھوڑ دے اور جب حیض کے دن گزر جاویں تو خون دھو ڈال پھر نماز پڑھ (اگرچہ استحاضہ کا خون آیا کرے) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض کے دن ختم ہو جاویں تو غسل کر ف حیض سے پاک ہونے کا پھر غسل نہ کرے ہر نماز کے لیے اگرچہ استحاضے کا خون آیا کرے بلکہ وضو کرے ہر نماز کے لیے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء سلف اور خلف کا اور بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ ہر روز ایکبار غسل کرے اور ابن مسیب اور حسن سے منقول ہے کہ ظہر سے لیکر عصر تک غسل کرے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِينَ فَاشْتَكَتْ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہا سات برس تک انہوں نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ کا خون ہے تو غسل کر لے پھر نماز پڑھ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ امْرَأَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَهِيَ أُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَإِذَا أَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي وَإِذَا أَقْبَلَتْ فَاتْرُكِي لَهَا الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ أَحْيَانًا فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُهَا ذٰلِكَ مِنَ الصَّلٰوةِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو جو عبد الرحمن بن عوف کی بی بی تھیں اور ام المؤمنین زینب بنت جحش کے بہن تھیں استحاضہ ہوا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے۔ بلکہ ایک رگ ہے (جسمیں سے یہ خون آتا ہے) تو جب حیض کے دن گزر جاویں غسل کر اور نماز پڑھ اور جب پھر حیض کے دن آویں تو نماز چھوڑ دے حضرت عائشہؓ نے کہا پھر وہ ام حبیبہ غسل کرتیں تھیں ہر نماز کے لیے پھر نماز پڑھتیں ف امام شافعی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے یہ فرمایا تھا کہ جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر اور نماز پڑھ اور یہ حکم نہیں دیا تھا کہ ہر نماز کو لیے غسل کرے پس یہ غسل اونکا ہر نماز کے لیے بطریق نفل ہے گا ف اور کبھی وہ غسل کرتیں تھیں ایک لگن میں اپنی بہن زینب کی کوٹھری میں جو رسول اللہ صلعم کے پاس تھیں تو سرخی خون کی پانی کے

اوپر آجاتی پھر وہ نکلکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتی تھیں اور یہ خون انکو نماز سے نہ روکتا۔ عن عائشة
ان ام حبيبة ختنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وتحت عبد الرحمن بن عوف استحيضت
سبع سنين استفتت النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان هذه ليست بالحيضة ولكن هذا عرق فاغتسلي وصلي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
ام حبیبہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور عبد الرحمن بن عوف کی بی بی تھیں وہ سات برس تک
استحاضہ آیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز
پڑھ عن عائشة قالت استفتت ام حبيبة بنت جحش رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت
يا رسول الله اني استحاض فقال انما ذلك عرق فاغتسلي وصلي فكانت تغتسل لكل
صلوة ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھے
استحاضہ ہے آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز پڑھ پھر وہ غسل کیا کرتی تھیں ہر نماز کے لیے عن عائشة ان
ام حبيبة سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدم قالت عائشة رأيت مركنها ملآن
دما فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم امكثي قدر ما كانت تحبسك حيضتك ثم
اغتسلي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا خون کا مسئلہ یعنی جب ہمیشہ خون
آیا کرے تو کیا کرنا چاہیے حضرت عائشہ نے کہا میں نے اونکا نہانے کا کونڈا دیکھا خون سے بھرا ہوا تھا یعنی اس قدر کثرت خون
آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ٹھیری رہ یعنی نماز روزہ نہ کر جتنا کہ اتنے دنوں تجھے حیض آیا
کرتا تھا (اس بیماری سے پہلے) پھر غسل کرلے اور نماز پڑھ اگرچہ خون آیا کرے عن ام سلمة ان امرأة
كانت تهراق الدم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتت لها ام سلمة النبي
صلى الله عليه وسلم فقال لتنظر عدد الليالي والايام التي كانت تحيض من الشهر
قبل ان يصيبها الذي اصابها فلتترك الصلوة قدر ذلك من الشهر فاذا خلفت ذلك
فلتغتسل ثم لتستثفر ثم لتصلي ترجمہ ایک عورت کا خون بہا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں تو انہوں نے پوچھا اونکے واسطے ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے شمار کرلے اون دنوں اور راتوں کا جنمیں
حیض آیا کرتا تھا اس بیماری سے پہلے تو چھوڑ دے نماز کو اتنے دنوں ہر مہینے میں جب اتنے دن گزر جاویں تو غسل کرے اور
لنگوٹ باندھ لے ایک کپڑا یا روئی کا پھایا تاکہ خون بند رہے پھر نماز پڑھے

ذکر الاقراء

قرء کہتے ہیں حیض کو یا حیض سے پاک ہونیکو اسکا بیان عن عائشة ان ام حبيبة بنت جحش التي كانت تحت عبد الرحمن
بن عوف وانها استحيضت لا تطهر فذكر شانها لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمن بن عوف کی بی بی تہیں اونکو استحاضہ ہوگیا کسیطرح پاک نہ ہوتی تہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکا ذکر آیا آپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک چوٹ ہے رحم کی تو دیکہہ لیوے شمار اپنی قرء کا جتنے دنون اوسکو حیض آتا تہا پہر چہوڑ دے نماز اون دنون میں بعد اوسکے غسل کرے ہر نماز پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرء حیض کو کہتے ہیں ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک قرء سے طہر مراد ہے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہا سات برس تک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے پہر حکم کیا آپنے اونکو نماز چہوڑ دینے کا اپنے قرء یعنی حیض کے دنون کے پہر غسل کرکے نماز پڑہنے کا تو وہ غسل کیا کرتین ہر نماز کے لیے **عَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قَرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ قَرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقَرْءِ إِلَى الْقَرْءِ **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور شکایت کی خون آنیکی آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو دیکہتی رہ جب تیرا قرء یعنی حیض آوے تو نماز مت پڑہ پہر جب چلا جاوے اور تو پاک ہو جاوے حیض کے خون سے تو نماز پڑہ دوسری حیض تک پہر جب دوسرا حیض آوے تو چہوڑ دے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور عرض کیا مجہے استحاضہ ہوتا ہے تو پاک نہیں ہوتی کیا نماز چہوڑ دون آپنے فرمایا نہیں یہ رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چہوڑ دے پہر جب حیض کے دن گزر جاوین تو خون دہو ڈال اور نماز پڑہ

ذِكْرُ اغْتِسَالِ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کے غسل کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک عورت مستحاضہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے

جو بند نہین ہوتی اور حکم کیا گیا اسکو ظہر مین دیر کرنیکا اور عصر مین جلدی کرنیکا اور دونون نمازون کو لیے ایک غسل کرنیکا
پہر فجر کی نماز کیلیے ایک غسل کرنیکا

باب الاغتسال من النفاس نفاس کے بعد غسل کرنیکا بیان (نفاس وہ خون کو کہتے
ہین جو بعد جننے کے عورت کو آتا ہے)

عن جابر بن عبد الله في حديث اسماء بنت عميس حين نفست بذي الحليفة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لابي بكر مرها ان تغتسل و تهل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اسماء بنت عمیس کے حال مین جب اونکو نفاس آیا ذو الحلیفہ مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق سے کہا حکم کرو اونکو غسل کرنیکا اور احرام باندہنے کا

باب الفرق بين الحيض والاستحاضة حیض کے خون اور استحاضے کے خون مین کیا فرق ہے

عن فاطمة بنت ابي حبيش انها كانت تستحاض فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان دم الحيض فانه دم اسود يعرف فامسكي عن الصلوة واذا كان الآخر فتوضئي فانما هو عرق **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے اونکو استحاضہ ہو گیا تہا تو رسول اللہ صلعم نے اون سے فرمایا جب حیض کا خون آوے اور وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے تو نماز چھوڑ دے پہر جب دوسری طرح کا خون آوے تو وضو کر کیونکہ وہ ایک رگ ہے

عن عائشة ان فاطمة بنت حبيش كانت تستحاض فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان دم الحيض دم اسود يعرف فاذا كان ذلك فامسكي عن الصلوة واذا كان الآخر فتوضئي وصلي **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے جب ایسا خون آوے تو نماز چھوڑ دے پہر جب دوسری طرح کا خون آوے تو وضو کر اور نماز پڑہ

عن عائشة قالت استحيضت فاطمة بنت ابي حبيش فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني استحاض فلا اطهر افادع الصلوة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ذلك عرق وليست بالحيضة فاذا اقبلت الحيضة فدعي الصلوة واذا ادبرت فاغسلي عنك اثر الدم وتوضئي فانما ذلك عرق وليست بالحيضة قيل لها فالغسل قال ذلك لا يشك فيه احد **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ مجھکو استحاضہ ہو گیا پاک ہی نہین ہوتی کیا نماز چھوڑ دون آپنے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہین ہے جب حیض آیا کرے تو نماز چھوڑ دیا کر پہر جب حیض ختم ہو تو خون کا دہبا دہو اور وضو کر کیونکہ یہ ایک رگ ہے حیض نہین ہے کسی نے کہا کیا غسل نہ کرے انہون نے کہا غسل مین کیا شک ہے کسی کو اسمین شک نہین یعنی حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل تو کرنا ضرور ہے

عن عائشة قالت قالت فاطمة بنت ابي حبيش يا رسول الله لا اطهر افادع الصلوة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ذلك عرق وليست بالحيضة فاذا اقبلت الحيضة فدعي الصلوة فاذا ذهب

ف مغرب و عشا دونون نمازون کے لیے ایک غسل کرنا

قَدْرَهَا فَاغْتَسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش نے
کہا یا رسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا چھوڑ دوں نماز کو فرمایا آپ نے یہ خون ایک رگ کا ہے اور حیض نہیں ہے تو جب
حیض آوے (یعنی وہ دن آویں جن دنوں میں قبل اس بیماری کے حیض آیا کرتا تھا) چھوڑ دے نماز کو پھر جب وہ مدت گزر
جاوے تو خون دھو کر نماز پڑھ (یعنی بعد غسل کے جیسا کہ بخاری کی روایت میں مصرح ہے) **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ بِنْتَ اَبِي
حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي لَا اَطْهُرُ اَفَاَتْرُكُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ
فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي **ترجمہ** ام المؤمنین
عائشہ صدیقہ سے روایت ہے ابو حبیش کی بیٹی نے کہا یا رسول اللہ میں پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نہیں
یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض رخصت ہو تو خون دھو ڈال (اور غسل کر) اور نماز پڑھ

باب النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ تھمے ہوئے پانی میں جنب (جسکو نہانیکی حاجت ہو) کو
نہانا منع ہے (یعنی پانی کے اندر گھسکر بلکہ باہر کھڑے ہو کر پانی لیکر نہا دے) **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ غسل کرے کوئی تم میں سے تھمے ہوئے پانی میں جبکہ جنب ہو **ف** یہ کراہت تنزیہی
ہے نہ تحریمی پھر اگر وہ پانی کثیر ہے (یعنی دو قلے شافعیہ کے نزدیک اور دہ در دہ حنفیہ کے نزدیک) تو اندر گھسکر نہانے سے نجس نہ ہوگا
مستعمل ورنہ نجس یا مستعمل ہو جاویگا۔ اور اہل حدیث کے نزدیک پانی قلیل ہو یا کثیر کسیطرح نجس نہ ہوگا جبتک اوس کا مزہ یا رنگ
یا بو نہ بدلے۔ اور حدیث سے نکلتا ہے کہ اگر پانی جاری ہو یا نہانے والا جنب نہ ہو تو اندر گھسکر نہانا منع نہیں ہے

باب النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَالِاغْتِسَالِ مِنْهُ تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا پھر اوس پانی سے نہانا منع ہے
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ
ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے بند پانی
میں پھر غسل کرے اوس سے **ف** کیونکہ بند پانی اگر قلیل ہے تو پیشاب کرنے سے نجس ہو جاویگا اور جو کثیر ہو تب بھی خراب ہوگا
اور اسکی بو سے لوگوں کو ضرر پہونچیگا اسی واسطے یہ نہی تحریمی ہے اکثر علما کے نزدیک جب پانی قلیل ہو اور تنزیہی ہے جب
پانی کثیر ہو

باب ذِكْرِ الِاغْتِسَالِ اَوَّلَ اللَّيْلِ اول رات میں غسل کرنیکا بیان **عَنْ** غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ
اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ اَيَّ اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ
اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ اٰخِرَهُ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً **ترجمہ** غضیف بن حارث
سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول رات میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں حضرت
عائشہ نے کہا کبھی اول رات میں غسل کرتے کبھی اخیر رات میں میں نے کہا شکر ہے اوس پروردگار کا جس نے گنجائش رکھی **عَنْ**

عَنْ غُضَیْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسَأَلْتُهَا قُلْتُ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَغْتَسِلُ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ اَوْ مِنْ اٰخِرِہٖ قَالَتْ کُلُّ ذٰلِکَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اَوَّلِہٖ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اٰخِرِہٖ
قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَۃً **ترجمہ** غضیف بن الحارث سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت
عائشہ پاس گیا اور اون سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں انہوں نے
کہا سب طرح کرتے تھے کبھی اول رات میں کبھی اخیر رات میں میں نے کہا شکر ہے اوس پروردگار کا جسنے گنجایش رکھی **باب**
ذِکْرِ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ غسل کے وقت آڑ کر لینا **عَنْ** اَبِی السَّمْحِ قَالَ کُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِیْ قَفَاکَ فَاُوَلِّیْہِ قَفَایَ فَاَسْتُرُہٗ
بِہٖ **ترجمہ** ابو السمح سے روایت ہے میں خدمت کیا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ جب غسل کا ارادہ کرتے تو
مجھ سے فرماتے پیٹھ پھیر کر کھڑا ہو میں پیٹھ پھیر کر کھڑا ہوتا آپ کو چھپا لیتا **عَنْ** اُمِّ هَانِیٍٔ اَنَّهَا ذَهَبَتْ اِلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْہُ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَۃُ تَسْتُرُہٗ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ
مَنْ هٰذَا قُلْتُ اُمُّ هَانِیٍٔ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِہٖ قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ فِیْ ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِہٖ
ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئیں آپ کو دیکھا غسل کرتے ہیں اور
فاطمہ زہرا ایک کپڑے کی آڑ کیے ہوئی تہیں آپ پر میں نے سلام کیا آپ نے فرمایا کون ہے میں نے کہا ام ہانی ہے جب آپ غسل
سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں ایک کپڑے میں سب لپیٹے ہوئے تہے **باب** ذِکْرِ الْقَدْرِ الَّذِیْ
یَکْتَفِیْ بِہِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْغُسْلِ کتنا پانی غسل کو کافی ہوتا ہے **عَنْ** مُوْسَی الْجُهَنِیِّ قَالَ اُتِیَ مُجَاهِدٌ
بِقَدَحٍ حَزَرْتُہٗ ثَمَانِیَۃَ اَرْطَالٍ فَقَالَ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَۃُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ یَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هٰذَا **ترجمہ** موسی جہنی سے روایت ہے مجاہد ایک کٹورا لیکر آئے میں نے اوسکا اندازہ کیا تو آٹھ سیر
میں آٹھ رطل پانی آتا ایک صاع جو قریب چار سیر کے ہوتا ہے پھر حدیث بیان کی مجھ سے انہوں نے سنا حضرت عائشہ
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اسقدر پانی سے **ف** غسل اور وضو میں کوئی اندازہ پانی کا مقرر
نہیں جس سے زیادہ یا کمی نادرست ہو مگر اسراف بیفائدہ پانی لنڈھانا منع ہے **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ دَخَلْتُ
عَلٰی عَائِشَۃَ وَاَخُوْهَا مِنَ الرَّضَاعَۃِ فَسَاَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ
بِاِنَاءٍ فِیْہِ مَاءٌ قَدْرَ صَاعٍ فَسَتَرَتْ سِتْرًا فَاغْتَسَلَتْ فَاَفْرَغَتْ عَلٰی رَاْسِهَا ثَلٰثًا **ترجمہ** ابو سلمہ سے
روایت ہے میں اور حضرت عائشہ کا دودھ بھائی دونوں حضرت عائشہ پاس گئے اوس نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیونکر غسل کرتے تہے انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع پانی تھا پھر ایک پردہ ڈالکر غسل کیا تو سر پر تین
بار پانی ڈالا **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ فِی الْقَدَحِ وَهُوَ

الْعَرَقُ وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ فِي اِنَاءٍ وَّاحِدٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے جس میں ایک فرق پانی آتا (فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے جو قریب آٹھ سیر کے ہے) اور میں اور آپ دونوں ملکر ایک برتن سے غسل کرتے تھے یعنی دونوں اس میں ہاتھ ڈالکر پانی لیتے جاتے۔ عَنِ ابْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَّيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ایک مکوک سے اور غسل کرتے تھے پانچ مکوک سے (مکوک سے مراد ایک مد ہے جو ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے اہل حجاز کے نزدیک اور دو رطل اہل عراق کے نزدیک لیکن صحیح یہ ہے کہ ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے تو صاع ساتھ آٹھ رطل کا ہوا اور صاع حجازی پانچ رطل اور ایک ثلث رطل کا احادیث میں سب جگہ بیان ہوا ہے صاع اور مد حجازی مراد ہے لیکن حنفیہ کے اس میں بعضوں نے کہا صاع عراقی مراد ہے واللہ اعلم) عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ تَمَارَيْنَا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ جَابِرٌ يَكْفِيْ مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ مِّنْ مَّاءٍ قُلْنَا مَا يَكْفِيْ صَاعٌ وَّلَا صَاعَانِ قَالَ جَابِرٌ قَدْ كَانَ يَكْفِيْ مَنْ كَانَ خَيْرًا مِّنْكُمْ وَاَكْثَرَ شَعْرًا ترجمہ ابو جعفر سے روایت ہے ہم نے بحث کی غسل کے باب میں جابر بن عبد اللہ کے پاس تو جابر نے کہا کافی ہے غسل جنابت کے لیے ایک صاع پانی ہم نے کہا ایک صاع دو صاع تو کافی نہیں ہو سکتا جابر نے کہا کافی ہوتا تھا اون شخص کو جو تم سے بہتر تھے اور تم سے زیادہ بال رکھتے تھے (مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلَالَةِ عَلٰى اَنَّهُ لَا وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ غسل کے لیے کوئی حد پانی میں نہ ہونا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّهُوَ قَدْرُ الْفَرَقِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک برتن سے جس میں ایک فرق پانی آتا ف یعنی سولہ رطل اوپر کی روایتوں میں ہے کہ آنحضرت غسل کرتے تھے پانچ مکوک میں یعنی پانچ مد میں اور ایک روایت میں ہے کہ ایک صاع سے پس ان سب روایتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ غسل کے پانی کی کوئی حد مقرر نہیں ہے بلکہ جتنے پانی میں طہارت ہو جاوے اور سنت ادا ہو جاوے وہ کافی ہے)

بَابُ ذِكْرِ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ نِّسَائِهِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مرد اپنی عورت کے ساتھ ایک برتن سے غسل کر سکتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ وَاَنَا مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں دونوں ملکر ایک برتن سے غسل کرتے تھے ہم دونوں اس میں سے چلو بھر بھر کے ہاتھ ڈالکر۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں غسل کرتے تھے جنابت کا ایک برتن سے۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اُنَازِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِنَاءَ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برتن میں جھگڑتے تھے یعنی میں بھی اس میں سے پانی لیتی تھی اور آپ بھی اس میں سے لیتے تو میں چاہتی کہ میں پہلے لوں آپ چاہتے

کر مین لے لون) کیونکہ مین اور آپ ایک ہی برتن سے غسل کرتے **عن** عائشۃ قالت کنت اغتسل انا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے **عن** ابن عباس قال اخبرتنی خالتی میمونۃ انھا کانت تغتسل و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے مجھ سے میری خالہ میمونہ نے بیان کیا کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے **عن** ناعم مولی ام سلمۃ ان ام سلمۃ سئلت اتغتسل المرأۃ مع الرجل قالت نعم اذا کانت کیسۃ رأیتنی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نغتسل من مرکن واحد نفیض علی ایدینا حتی ننقیھا ثم نفیض علیھا الماء قال الاعرج لا تذکر فرجا ولا تبالہ **ترجمہ** ناعم سے روایت ہے جو مولی تھا ام سلمہ کا کہ ام المومنین ام سلمہ سے کسی نے پوچھا کیا عورت مرد کے ساتھ غسل کرے انہون نے کہا ہان جب عقل رکھتی ہو تم دیکھو مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونو ایک کونڈے سے غسل کرتی پہلے ہم اپنے ہاتھون پر پانی ڈالتی یہانتک کہ انکو صاف کرتی پھر ان پر پانی ڈالتی (یعنی ہاتھ پانی مین ڈالکر پانی نکالتی) اعرج نے کہا کہ ام المومنین ام سلمہ نے شرمگاہ کا ذکر نہین کیا نہ اوسکی پرواہ کی

باب ذکر النھی عن الاغتسال بفضل الجنب جنب کے نہانے سے جو پانی بچ رہے اوس سے نہانا منع ہے **عن** حمید بن عبد الرحمن قال لقیت رجلا صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما صحبہ ابو ھریرۃ اربع سنین قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یمتشط احدنا کل یوم او یبول فی مغتسلہ او یغتسل الرجل بفضل المرأۃ او المرأۃ بفضل الرجل ولیغترفا جمیعا **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے مین ایک شخص سے ملا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہا تھا چار برس تک جیسے ابو ہریرہ رہی تھی اوسنے کہا منع کیا رسول اللہ صلعم نے ہر روز کنگھی کرنے سے (بلکہ ایک دن بیچ کرنا بہتر ہے) اور جہان نہاتا ہو وہان پیشاب کرنے سے اور منع کیا اسبات سے کہ غسل کرے مرد عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے یا عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے بلکہ دونون ساتھ ہی پانی لیتے جاوین اگر ایک ہی برتن ہو یہ نہی تنزیہی ہے اور بطور ادب کے ہے صحیح مسلم مین ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا میمونہ کے بچے ہوئے پانی سے)

باب الرخصۃ فی ذلک اس امر کی اجازت **عن** عائشۃ قالت کنت اغتسل انا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد یبادرنی و ابادرہ حتی یقول دعی لی و اقول انا دع لی قال سوید یبادرنی و ابادرہ فاقول دع لی دع لی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون ایک برتن سے غسل کرتے تھے آپ چاہتے تھے جلدی سے غسل کر لینا مین چاہتی تھی مین جلدی سے کر لون تو آپ فرماتے تھے میرے لیے پانی چھوڑ دے مین کہتی تھی میرے لیے چھوڑ دیجیے سوید کی روایت مین یہ ہے کہ آپ مجھ سے جلدی کرتے تھے اور مین آپ پر جلدی کرتی

تھی تو مین کہنے لگتی تھی میرے لیے پانی چھوڑ دیجیے میرے لیے پانی چھوڑ دیجیے **ف** پھر جب ایک غسل کر چکتا تو دوسرا
اوسکے بچے ہوئے پانی سے اپنا غسل پورا کرتا اِس حدیث سے اجازت نکلی جنب کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی **باب**
ذِكْرِ الاِغْتِسَالِ فِي الْقَصْعَةِ ایک کونڈے سے غسل کرنا **عَنْ** أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هُوَ وَمَيْمُونَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ **ترجمہ** ام ہانی سے روایت اغتسل
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ (آپ کی بی بی) نے غسل کیا ایک کونڈے سے جس مین آٹے کا نشان تھا
اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ پاک شے پانی مین ملجانے سے کچھ ضرر نہین ہے) **بَابُ** ذِكْرِ تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ
ضَفْرِ رَأْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ جب عورت غسل کرے جنابت کا تو اپنی سر کی چوٹیان کہولنا
ضرور نہین ہے **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
إِنِّي امْرَأَةٌ شَدِيدَةُ ضَفْرِ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهَا عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكِ
أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَى جَسَدِكِ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے
روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مین اپنے سر کی چوٹیان مضبوط باندھتی ہون (یعنے بال خوب مضبوطی سے گوندھتی ہون)
کیا غسل جنابت کیوقت اوسکو کہولون آپنے فرمایا تجھے کافی ہے سر پر تین چلو ڈال لینا پانی کے (تاکہ پانی بالون کی جڑ
مین پہونچ جاوے) پھر ساری بدن پر پانی ڈالنا **باب** ذِكْرِ الْأَمْرِ بِذَلِكَ لِلْحَائِضِ عِنْدَ الاِغْتِسَالِ
لِلْإِحْرَامِ جب عورت حائضہ حج کا احرام باندھنا چاہے اور اوسکے لیے غسل کرے تو چوٹی کہولنا ضرور ہے **عَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ
فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ
إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي
الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ
فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
نکلے حجۃ الوداع مین تو مین نے عمرے کا احرام باندھا (میقات سے تمتع کی نیت سے) جب مین مکے پہونچی تو حیض مین تھی پس
نہ طواف کیا بیت خانہ کعبہ کا اور نہ سعی کی صفا اور مروے کے بیچ مین (یعنے عمرہ ادا نہین کر سکی بوجہ حیض کے) مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی (کہ حج آن پہونچا اور ابھی عمرہ ہے ادا نہین ہوا حیض کیوجہ سے تو میرا حج جاتا رہیگا)
آپنے فرمایا اپنا سر کہول ڈال اور کنگہی کر لے اور حج کا احرام باندھ اور عمرہ چھوڑ دے) مین نے ایسا ہی کیا جب حج ادا کر
چکی تو آپ نے مجھے عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کو بھیجا مین نے عمرے کا احرام باندھا اور آپنے فرمایا یہ جگہہ ہے تیرے عمرے
کی (یعنے یہان سے عمرے کا احرام باندھ سکتی ہے) **ذِكْرُ** غُسْلِ الْجُنُبِ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ

جنب برتن مین ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنا ہاتھ دہولیوی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وُضِعَ لَهُ الْاِنَاءُ فَيَصُبُّ عَلٰى يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ حَتّٰى اِذَا
غَسَلَ يَدَيْهِ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ صَبَّ بِالْيُمْنٰى وَغَسَلَ فَرْجَهُ بِالْيُسْرٰى حَتّٰى اِذَا فَرَغَ
صَبَّ بِالْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ مِلْأَ
كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جَسَدِهِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم جب غسل کرتے تھے جنابت کا تو آپ کے لیے برتن مین پانی رکھا جاتا آپ اپنے دونو ہاتھون پر پانی ڈالتے برتن مین ہاتھ
ڈالنے سے پہلے جب دونون ہاتھونکو دہو چکتے تو داہنے ہاتھ کو برتن مین ڈالتے اور پانی لیکر بائین ہاتھ سے اپنی شرمگاہ
کو دہوتے جب اس سے فارغ ہوتے تو داہنے ہاتھ سے پانی بائین ہاتھ پر ڈالتے اور دونون ہاتھونکو دہوتے پھر کلی کرتے اور
ناک مین پانی ڈالتے تین بار پھر سر پر پانی ڈالتے دونو ہتھیلیان بھر کر تین بار پھر سارے بدن پر پانی بہاتے **باب**
ذِكْرِ عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ اِدْخَالِهِمَا الْاِنَاءَ ہاتھونکو کتنی بار دہووے برتن مین ڈالنے سے پہلے **عَنْ**
اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَغْسِلُ
يَدَيْهِ ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلٰثًا ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ **ترجمہ**
ابو سلمہ سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کیونکر کرتے تھے انہون نے
کہا رسول اللہ صلعم اپنے دونون ہاتھون پر تین بار پانی ڈالتے پھر شرمگاہ دہوتے پھر دونون ہاتھ دہوتے پھر کلی کرتے
اور ناک مین پانی ڈالتے پھر سر پر تین بار پانی ڈالتے پھر سارے بدن پر پانی بہاتے **اِزَالَةُ الْجُنُبِ الْاَذٰى**
عَنْ جَسَدِهِ بَعْدَ غَسْلِ يَدَيْهِ دونون ہاتھ دہو کر بدن کی ناپاکی کو دور کرنا **عَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى
عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْاِنَاءِ فَيَصُبُّ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا فَيَغْسِلُهُمَا ثُمَّ يَصُبُّ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى
شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ مَا عَلٰى فَخِذَيْهِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ
ثَلٰثًا ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ **ترجمہ** ابو سلمہ سے روایت ہے وہ حضرت عائشہؓ پاس گئے اور ان سے پوچھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کیونکر کرتے تھے انہون نے کہا آپ پاس ایک برتن آتا پانی کا آپ دونون
ہاتھون پر تین بار پانی ڈالتے انکو دہوتے پھر داہنے ہاتھ سے بائین پر پانی ڈالکر رانون کو دہوتے (اور شرمگاہ کو
جہان نجاست معلوم ہوتی) پھر دونون ہاتھ دہوتے اور کلی کرتے اور ناک مین پانی ڈالتے اور سر پر تین بار پانی ڈالتے
پھر سارے بدن پر پانی بہاتے **باب** اِعَادَةُ الْجُنُبِ غَسْلَ يَدَيْهِ بَعْدَ اِزَالَةِ الْاَذٰى عَنْ جَسَدِهِ

نا پاکی کو دہو کر پہر دونوں ہاتہہ دہووے عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَصَفَتْ عَائِشَةُ غُسْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ کَانَ یَغْسِلُ یَدَیْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ یُفِیْضُ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فَیَغْسِلُ
فَرْجَهٗ وَمَا اَصَابَهٗ قَالَ عُمَرُ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ یُفِیْضُ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
یَتَمَضْمَضُ ثَلٰثًا وَیَسْتَنْشِقُ ثَلٰثًا وَیَغْسِلُ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ یُفِیْضُ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلٰثًا ثُمَّ یَصُبُّ عَلَیْهِ الْمَاءَ **ترجمہ** ابو سلمہ
بن عبد الرحمن سے روایت ہے ام المومنین عائشہ رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا حال بیان کیا تو کہا پہلے
آپ اپنا ہاتہہ تین بار دہوتے پہر داہنے ہاتہہ سے پانی ڈالتے بائیں ہاتہہ پر اور شرمگاہ دہوتے اور جو اوسمیں لگا ہوتا۔ عمر بن عبید
نے کہا میں سمجہتا ہوں عطا نے یوں کہا پہر داہنے ہاتہہ سے بائیں ہاتہہ پر پانی ڈالتے تین بار پہر کلی کرتے تین بار اور ناک
میں پانی ڈالتے تین بار اور منہ دہوتے تین بار پہر سر پر پانی ڈالتے تین بار پہر سارے بدن پر پانی بہاتے **ف** اس روایت
سے اور اوپر کی روایت سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ ہاتہہ دو بار دہووے ایک تو شروع میں دوسرے بعد صاف کرنے نجاست کے

ذکر وُضُوْءِ الْجُنُبِ قَبْلَ الْغُسْلِ غسل سے پہلے وضو کرنا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ یَدَیْهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ کَمَا یَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ یُدْخِلُ
اَصَابِعَهُ الْمَاءَ فَیُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ ثُمَّ یُفِیْضُ الْمَاءَ عَلٰی
جَسَدِهٖ کُلِّهٖ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے پہلے دونوں ہاتہہ
دہوتے پہر وضو کرتے جسطرح نماز کیلیے وضو کرتے ہیں پہر انگلیاں پانی میں ڈالکر اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے پہر
تین چلو ڈالتے اپنے سر پر پہر سارے بدن پر بہاتے

باب تَخْلِیْلِ الْجُنُبِ رَاْسَهٗ جنبی اپنے سر کے بالوں میں خلال کرے
عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَةُ عَنْ غُسْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَنَّهٗ کَانَ
یَغْسِلُ یَدَیْهِ وَیَتَوَضَّاُ وَیُخَلِّلُ رَاْسَهٗ حَتّٰی یَصِلَ اِلٰی شَعْرِهٖ ثُمَّ یُفْرِغُ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِهٖ **ترجمہ**
عروہ سے روایت ہے کہ مجہسے حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل جنابت بیان کیا اسطرح کہ پہلے دونوں
ہاتہہ دہوتے اور وضو کرتے اور خلال کرتے سر میں تاکہ پانی بالوں میں پہونچے پہر سارے بدن پر پانی بہاتے عَنْ عَائِشَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُشَرِّبُ رَاْسَهٗ ثُمَّ یَحْثِیْ عَلَیْهِ ثَلٰثًا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تر کر لیتے تھے سر کو پہر تین لپ چلو بہر کر پانی ڈالتے سر پر

باب جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِی الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِنِّیْ لَاَ
غْسِلُ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلٰثَ اَکُفٍّ
ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے لوگوں نے بحث کی غسل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی نے کہا میں اسطرح غسل
کرتا ہوں آپنے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتا ہوں

باب ذِکْرِ الْعَمَلِ فِی الْغُسْلِ مِنَ الْحَیْضِ حیض سے

پاک ہو کر کیونکر غسل کرے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَأَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْحَیْضِ فَاَخْبَرَهَا کَیْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِیْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِیْ بِهَا قَالَتْ وَ کَیْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا فَاسْتَتَرَ كَذَا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِیْ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَذَبْتُ الْمَرْاَةَ وَقُلْتُ تَتَبَّعِیْنَ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ایکعورت (اسماء بنت شکل) نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض سے کیونکر غسل کرنا چاہیے آپنے بتلایا کہ اسطرح غسل کرنا چاہیے پھر فرمایا کہ (غسل کے بعد) ایک ٹکڑا لے (کپڑے یا روئی یا اون کا) جسمین مشک لگی ہو اور اوس سے طہارت کر وہ عورت بولی مین کیونکر اوس سے طہارت کرون آپنے اپنی منہ پر (ہاتھہ کی) آڑ کر لی (شرم سے) اور فرمایا (تعجب سے) سبحان اللہ طہارت کر اوس سے حضرت عائشہ نے کہا مین نے اوس عورت کو پکڑ کر کہینچا (اور چپکی سے) کہا خون کے مقام پر اوسکو رکھ **ف** یعنی شرمگاہ مین اوس کپڑے کو رکھہ تاکہ بدبو دفع ہو اور خوشبو پیدا ہو یہہ حکم بطریق استحباب کے ہے ہر عورت کیلیے جو پاک ہو حیض یا نفاس سے کہ بعد غسل کے ایسا کرے اور جو مشک نہ ملے تو اور خوشبو استعمال کرے

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ بَعْدِ الْغُسْلِ غسل کے بعد وضو کی حاجت نہین

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو نہین کرتے تہے غسل کے بعد

بَابُ غُسْلِ الرِّجْلَیْنِ فِیْ غَیْرِ الْمَكَانِ الَّذِیْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ جہان غسل کرے وہان سے ہٹ کر اور جگہہ پاؤن دہووے

عَنْ مَیْمُوْنَةَ قَالَتْ اَدْنَیْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّیْهِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَمِیْنَهُ فِی الْاِنَاءِ فَاَفْرَغَ بِهَا عَلٰی فَرْجِهٖ ثُمَّ غَسَلَهُ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِیْدًا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ مِلْاَ كَفَّیْهِ ثُمَّ حثیات
غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰی عَنْ مَّقَامِهٖ فَغَسَلَ رِجْلَیْهِ قَالَتْ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ بِالْمِنْدِیْلِ فَرَدَّهٗ **ترجمہ** ام المؤمنین میمونہ رضہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلیے غسل جنابت کیواسطے پانی رکہا آپ نے دونون ہاتہون کو دو بار یا تین بار دہویا پھر داہنا ہاتھہ برتن مین ڈال کر (پانی لیا) اپنی شرمگاہ پر پانی بہایا پھر شرمگاہ کو دہویا بائین ہاتہہ سے بعد اوس کے بائین ہاتہہ کو زمین پر مارا اور خوب زور سے رگڑا پھر وضو کیا جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہین پھر دو دو چلو بہر کر تین بار پانی سر پر ڈالا پھر سارے بدن کو دہویا پھر اوس جگہہ سے سرک گئے اور دونون پاؤن دہوئے میمونہ نے کہا پھر مین کپڑا لائی پانی پونچھنے کا آپ نے اوسکو نہین لیا

بَابُ تَرْكِ الْمِنْدِیْلِ بَعْدَ الْغُسْلِ غسل کے بعد کپڑے سے نہ پونچھنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ فَاُتِیَ بِمِنْدِیْلٍ فَلَمْ یَمَسَّهٗ وَجَعَلَ یَقُوْلُ بِالْمَاءِ هٰكَذَا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا تو آپکے پاس کپڑا آیا (بدن پونچھنے کو) آپنے اوسکو نہین لیا اور پانی جھٹکنے لگے **ف** نووی نے کہا ہمارے علما نے اختلاف کیا ہے کہ وضو و غسل کے

بعد بدنکا پونچھنا کیسا ہی سب مین مشہور یہ قول ہی کہ نہ پونچھنا مستحب ہے اور یہ نہین کہہ سکتی کہ پونچھنا مکروہ ہی - دوسرا قول یہ ہی کہ
پونچھنا مکروہ ہی - تیسرا یہ کہ مباح ہی اوسکا کرنا نہ کرنا برابر ہی چوتہا قول یہ ہی کہ مستحب ہے کیونکہ پونچھنی سی بدن صاف ہوجاتا ہی
میل وغیرہ سے - پانچوین یہ کہ مکروہ ہے گرمی مین نہ جاڑی مین - اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اسمین تین قول ہین ایک تو
یہ ہی کہ پونچھنی مین کچھ قباحت نہین وضو کی بعد ہو یا غسل کے یہی مذہب ہے انس بن مالک اور سفیان ثوری کا دوسرا یہ
کہ مکروہ ہی دونون کے بعد اور یہ ابن عمر اور ابن ابی لیلی کا قول ہی تیسرا یہ کہ مکروہ ہی وضو کی بعد نہ غسل کے اور یہ ابن عباس کا
قول ہے اور نہ پونچھنی مین ایک یہ حدیث ہی اور ایک دوسری صحیح حدیث ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کی نکلی
اور آپ سر سے پانی ٹپک رہا تہا لیکن پونچھنا بدنکا تو نقل کیا ہی اوسکو ایک جماعت صحابہ نے ولیکن سندین اون کی
ضعیف ہین ترمذی نے کہا رسول اللہ صلعم سی اس باب مین کچھ صحیح نہین ہی اب رہا پانی کا جھٹکنا بدن سی تو یہ حدیث
سی ثابت ہی اور بعضون نے اسکو مکروہ کہا مگر وہ صحیح نہین ہی بلکہ صحیح اوسکی اباحت ہی انتہی مختصرًا

بَابُ وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ جنب جب کہانیکا قصد کری (اور غسل کا موقع نہ ہو) تو وضو کرلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ زَادَ
عُمَرُ فِيْ حَدِيْثِهٖ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حالت جنابت مین جب کہانے یا سونیکا قصد کرتی تو وضو کرتی جیسے نماز کیلیے وضو کرتے

بَابُ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اگر جنب کہانیکا قصد کری اور فقط ہاتھ ہی دہولے تو بہی کافی ہی

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ
اَنْ يَّاْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت مین سونے
کا قصد کرتے تو وضو کرلیتے اور جو کہانے کا قصد کرتی تو دونون ہاتھ دہو لیتے

بَابُ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ جنب جب کہانی یا پینے کا قصد کری تو فقط ہاتھ دہولینا بہی کافی ہی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ
يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت مین سونی کا قصد کرتے تو وضو کرلیتے اور جو کہانے یا پینے کا ارادہ کرتی تو دونون ہاتھ دہو لیتے پہر کہاتے
پیتے

بَابُ وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ جنب جب سونی کا ارادہ کری (اور غسل کا موقع نہ ہو) تو وضو کر
لیوی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ
جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم جب سونی کا ارادہ کرتی اور جنب ہوتی تو وضو کرلیتے جیسے نماز کیلیے وضو کرتے سونے سے پہلے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ

ان عمر قال یا رسول اللہ اینام احدنا وھو جنب قال اذا توضأ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی سو سکتا ہے حالت جنابت میں آپ نے فرمایا ہاں جب وضو کر لیوے **باب**
وضوء الجنب وغسل ذکرہ اذا اراد ان ینام جنب جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر لے اور اپنی شرمگاہ کو دھو لے
عن ابن عمر قال ذکر عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یصیبہ الجنابۃ من اللیل
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ مجھکو جنابت ہوتی ہے رات کو اور اسوقت نہانے کا موقع نہیں ہوتا
آپنے فرمایا وضو کر لے اور ذکر دھو ڈال پھر سو رہ **باب** فی الجنب اذا لم یتوضأ جنب جب وضو نہ کرے تو کیا ہوگا
عن علی رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب
ولا جنب ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جسمیں
صورت ہو یا کتا یا جنب ہو (مراد فرشتہ رحمت کے ہیں) **باب** فی الجنب اذا اراد ان یعود اگر جنب دوبارہ جماع
کا قصد کرے تو کیا کرے **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اراد احدکم ان
یعود توضأ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قصد کرے دوبارہ
جماع کرنیکا (اور وہ جنب ہو) تو وضو کر لیوے **باب** اتیان النساء قبل احداث الغسل کئی عورتوں سے جماع کرنا ایک
ہی غسل سے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف علی نسائہ فی لیلۃ بغسل واحد
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں پاس گئے ایک ہی غسل سے ایک رات میں (یعنی صحبت کی اور پھر اخیر
میں غسل کر لیا) **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف علی نسائہ فی غسل
واحد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھیرا کرتے تھے اپنی عورتوں پر ایک ہی غسل سے **باب**
حجب الجنب من قراءۃ القرآن جنب کو قرآن پڑھنا درست نہیں ہے **عن** عبداللہ بن سلمۃ قال اتیت
علیا انا ورجلان فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الخلاء فیقرأ
القرآن ویاکل معنا اللحم ولم یکن یحجبہ عن القرآن شیء لیس الجنابۃ ترجمہ عبداللہ بن
سلمہ سے روایت ہے میں اور دو آدمی اور حضرت علی پاس گئے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے سے نکلکر قرآن
پڑھتے اور ہمارے ساتھ بیٹھکر گوشت کھاتے اور قرآن پڑھنے سے کوئی چیز آپ کو نہ روکتی سوا جنابت کے (یعنی جب جنب ہوتے
تو قرآن نہ پڑھتے جبتک غسل نہ کر لیتے) **عن** علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ
القرآن علی کل حال الا الجنابۃ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو پڑھا
کرتے ہر وقت اور ہر حالت میں سوا جنابت کی **باب** مماسۃ الجنب ومجالستہ جنب سے بیٹھنا اور اوسکو چھونا

چھونا کیسا ہے عن حذیفة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا لقي الرجل من اصحابه
ماسحه ودعا له قال فرأيته يوما بكرة فحدت عنه ثم اتيته حين ارتفع النهار فقال
اني رأيتك فحدت عني فقلت اني كنت جنبا فخشيت ان تمسني فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان المسلم لا ينجس ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت
یہ تھی جب کسی اپنے صحابی سے ملتے تو اوس پر ہاتھ پھیرتے اور اوسکے لیے دعا کرتے ایک روز صبح کو میں نے آپ کو دیکھا تو میں کترا
گیا (یعنی الگ ہو کر چلا گیا) پھر دن چڑھے میں آپ پاس آیا آپ نے فرمایا میں نے تجھے دیکھا تو الگ ہو کر چلا گیا میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میں جنب تھا میں ڈرا کہیں آپ مجھکو چھو نہ لیں آپ نے فرمایا مسلمان ناپاک نہیں ہوتا (جنابت
سے کیونکہ جنابت ایک نجاست حکمی ہے اور مسلمان کی طہارت حقیقی ہے البتہ اگر نجاست حقیقی لگی ہو تو اوسکی وجہ سے ناپاک
ہو جاویگا مگر اپنی ذات سے پاک ہوگا) عن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم لقيه وهو جنب
فاهوى اليّ فقلت اني جنب فقال ان المسلم لا ينجس ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مجھکو ملے اور میں جنب تھا آپ میری طرف جھکے میں نے عرض کیا میں جنب ہوں آپ نے فرمایا مسلمان
ناپاک نہیں ہوتا عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم لقيه في طريق من طرق المدينة
وهو جنب فانسل عنه فاغتسل ففقده النبي صلى الله عليه وسلم فلما جاء قال اين
كنت يا ابا هريرة قال يا رسول الله انك لقيتني وانا جنب فكرهت ان اجالسك
حتى اغتسل فقال سبحان الله ان المؤمن لا ينجس ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اونسے ملے مدینے کے ایک رستے میں اور وہ جنب تھے تو چپکے نکل گئے اور غسل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونکو دیکھا تو نہ پایا جب لوٹ کر آئے پوچھا تو کہاں تھا اے ابا ہریرہ ابوہریرہ نے کہا یا رسول اللہ جب آپ مجھسے ملے تھے تو میں
جنب تھا مجھکو برا معلوم ہوا آپکے پاس بیٹھنا جبتک غسل نہ کروں آپ نے فرمایا سبحان اللہ مومن ناپاک نہیں ہوتا **باب**
استخدام الحائض حائضہ عورت سے کام لینا کیسا ہے عن ابي هريرة بينا رسول الله صلى الله عليه
وسلم في المسجد اذ قال يا عائشة ناوليني الثوب فقالت اني لا اصلي قال انه ليس في يدك
فناولته ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے آپ نے کہا اے عائشہ مجھکو کپڑا اٹھا دو
وہ بولیں میں نماز نہیں پڑھتی (یعنی کنایہ ہے حیض سے کا) آپ نے فرمایا وہ تیرے ہاتھ میں نہیں ہے ابھی ہاتھ میں حیض نہیں تب اوٹھا دیا (یعنی حیض
آنے سے سارا بدن ناپاک نہیں ہوتا ہے کہ کسی چیز میں ہاتھ نہ لگا سکے نہ کوئی کام کر سکے) عن عائشة قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ناوليني الخمرة من المسجد قالت اني حائض فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ليست حيضتك في يدك ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مسجد میں سے مجھے بوریا اوٹھا دے میں نے کہا حائضہ ہوں آپنے فرمایا تیرا حیض ہاتھ میں تھوڑی رکھا ہے **ف** مطلب یہ ہو کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور حضرت عائشہ اپنے حجرے میں تھیں آپنے بوریہ مانگا تو حضرت عائشہ نے خیال کیا کہ حالت
حیض میں میں اپنا ہاتھ مسجد میں کیونکر بڑہاؤں آپنے فرمایا کہ ہاتھ بڑہا کر دیدے کچھ قباحت نہیں کیونکہ حیض ہاتھ میں نہیں
دہرا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حائضہ کو ہاتھ بڑہا کر مسجد میں کوئی چیز رکھ دینا یا مسجد سے کوئی چیز لے لینا درست ہے **باب**
بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ حائضہ عورت مسجد میں بوریا بچھاوے تو کیسا ہے **عَنْ** مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا
بِالْخُمْرَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر ہم میں سے
کسی کی گود میں رکھکر قرآن پڑہا کرتے اور وہ عورت حائضہ ہوتی اور ہم میں سے کوئی اوٹھ کر مسجد میں بوریا بچھا دیتے
اور وہ حائضہ ہوتی (یعنے باہر سے کھڑی ہو کر ہاتھ بڑہا کر بوریا بچھا دیتی) **باب** فِي الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ کوئی شخص اپنے بی بی کی گود میں سر رکھ کر قرآن شریف پڑہے اور وہ حائضہ
ہو تو کیسا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ
وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْآنَ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں ہوتا
اور وہ حائضہ ہوتی آپ قرآن پڑہتے **باب** غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دہووے تو کیسا ہے
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُومِئُ إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا
حَائِضٌ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف جھکا دیتے اور آپ اعتکاف میں
ہوتے میں آپکا سر دہوتی اور میں حائضہ ہوتی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مسجد کے باہر نکال لیتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے میں اوسکو دہو دیتی حالانکہ میں حائضہ
ہوتی **باب** مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا حائضہ عورت کے ساتھ کھانا اور اوسکا جھوٹا پینا درست ہے **عَنْ**
شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ سَأَلْتُهَا هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ وَكَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَعْتَرِقُ
مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُو
بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ
مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ **ترجمہ** ابن شریح سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا
عورت اپنے خاوند کے ساتھ کھاوے حیض کی حالت میں انہوں نے کہا ہاں کہاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو بلاتے تھے میں

آپ کے ساتھ کھاتی اور مین حیض سے ہوتی آپ ہڈی اوٹھاتے اور میرا حصہ بھی اوسمین لگاتے پہلے مین اوسکو چوستی پھر رکھ دیتی
بعد اوسکے آپ اوسکو چوستے اور وہین منہ لگاتے جہان مین نے لگایا تھا ہڈی پر آپ پانی منگواتے اوسمین بھی میرا حصہ لگاتے
پہلے مین لیکر پیتی پھر رکھ دیتی پھر آپ اوسکو اوٹھا کر پیتے اور پیالی پر وہین منہ لگاتے جہان مین نے لگایا تھا **عن** عائشة قالت
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع فاه على الموضع الذي اشرب منه فيشرب من فضل
سؤري وانا حائض **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ برتن میں اوسی
جگہہ لگاتے جہان سے مین نے لگا کر پیا تھا اور میرا جھوٹا پانی پیتے حالانکہ مین حائضہ ہوتی **باب** الانتفاع بفضل
الحائض حائضہ عورت کا جھوٹا پانی پینا درست ہے **عن** عائشة تقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يناولني الاناء فاشرب منه وانا حائض ثم اعطيه فيتحرى موضع فمي فيضعه على فيه
ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے برتن دیتے مین اوسمین سے پانی پیتی اور مین حیض سے
ہوتی پھر مین وہ برتن آپ کو دیتی آپ ڈھونڈھ کر اوسی جگہہ منہ لگاتے جہان مین نے منہ لگایا تھا **عن** عائشة قالت
كنت اشرب وانا حائض وانا اوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه على موضع في فيشرب و
اتعرق العرق وانا حائض وانا اوله النبي صلى الله عليه وسلم يضع فاه على موضع في **ترجمہ** حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے مین پانی پیتی تھی حیض کی حالت مین پھر وہ برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی آپ اپنا مونھ
اوسی مقام پر لگاتے جہان مین نے لگایا تھا اور مین ہڈی چوستی حیض کی حالت مین پھر وہ ہڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی
آپ اپنا منہ اوس مقام پر لگاتے جہان میرا منہ لگا یا تھا ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کا پسینا اور اوسکا جھوٹا پاک ہے
اسی طرح لعاب اوسکے منہ کا **باب** مضاجعة الحائض حائضہ عورت کو ساتھ لٹانا درست ہے **عن** ام سلمة
قالت بينما انا مضطجعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخميلة اذ حضت فانسللت فاخذت
ثياب حيضتي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انفست قلت نعم فدعاني فاضطجعت
معه في الخميلة **ترجمہ** ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی ایک
چادر مین اتنے مین مجھکو حیض آگیا تو مین نکل گئی اور اپنے حیض کے کپڑے اوٹھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
تجھکو حیض آگیا مین نے کہا ہان آپنے مجھے بلایا مین آپکے ساتھ لیٹی چادر مین **عن** عائشة قالت كنت انا و
رسول الله صلى الله عليه وسلم نبيت في الشعار الواحد وانا طامث او حائض فان اصابه
مني شيء غسل مكانه ولم يعده وصلى فيه ثم يعود فان اصابه مني شيء فعل مثل
ذلك ولم يعده وصلى فيه **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے انہون نے کہا مین اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک لحاف مین سوتے تھے اور مین حائضہ ہوتی تو اگر میرے بدن سے کچھ آپکے کپڑے مین لگجاتا آپ اوسی مقام کو دھو ڈالتے

اوس سے زیادہ نہ دہوتے پہر نماز پڑہتے بعد اوسکے پہر لیٹتے پہر اگر لگ جاتا تو ویسا ہی کرتے یعنے اوسی مقام کو جہان خون لگ گیا ہوتا
اوتنی ہی کپڑے کو دہو ڈالتے) اوس سے زیادہ نہ دہوتی پہر نماز پڑہتے اوس کپڑے مین **باب** مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ یعنی حائضہ کے
ساتھ لیٹنا اور مساس کرنا درست ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ
إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تہے ہم مین سے کسیکو جب وہ حائضہ ہوتی کہ تہبند لیوے پہر آپ مباشرت کرتے اوس سے (مباشرت
کے معنی لیٹنا اور پیار کرنا اور ساتھ سونا سب باتین کرنا سوا جماع کے) **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین سے جو حائضہ ہوتی اوسکو
حکم کرتے تہبند باندہنے کا پہر اوس سے مباشرت کرتے **عن** مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَ
الرُّكْبَتَيْنِ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ تَحْتَجِزُ بِهِ **ترجمہ** ام المومنین میمونہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مباشرت کرتے تہے اپنی عورتون مین کسی عورت سے اور وہ حائضہ ہوتی بشرطیکہ ایک ازار پہنی ہوتی جو رانون کے نصف اور
گہٹنون تک پہونچتی (یعنے ناف سے شروع ہوتے اور نصف رانون یا گہٹنون تک ہوتی) لیث کی روایت مین ہے کہ اوس ازار کو خوب
مضبوط باندہے ہوتی) **ف** علماء نے اتفاق کیا ہے کہ مباشرت حائضہ کے ساتھ درست ہے بشرطیکہ ناف کے نیچے سے گہٹنون تک اوسکے
بدن پر کوئی کپڑا ہو اور بعضون کے نزدیک صرف فرج پر کپڑا ہونا کافی ہے **باب** تَأْوِيلِ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ
عَنِ الْمَحِيضِ آیہ کریمہ ویسئلونک عن المحیض کی تفسیر **عن** أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ
لَمْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَلَمْ يُشَارِبُوهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ
وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے یہودیون مین جب کسی عورت کو
حیض آتا تو اوسکو اپنے ساتھ کہلاتے نہ پلاتے نہ ایک گہر مین انکو ساتھ رکہتے تو صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسبات مین پوچہا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری ویسئلونک عن المحیض اخیر تک یعنے تجہ سے پوچہتے ہین حیض کا حکم تو کہہ
حیض ایک پلیدی ہے تو جدا رہو عورتون سے حیض مین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اصحاب کو کہ کہلاوین اور
پلاوین انکو اپنے ساتھ اور ایک گہر مین رکہین اونکو ساتھ اپنے اور سب باتین کرین سوا جماع کے **باب** مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ
أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضَتِهَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ وَطْئِهَا جو شخص [illegible] بحالت [illegible]

جماع کرے اور وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالی نے اس سے منع کیا ہے تو اوسکا کفارہ کیا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس شخص کو جو جماع کرے اپنی عورت سے حیض کی حالت میں کہ صدقہ دیوے ایک دینار یا آدھا دینار

باب مَا تَفْعَلُ الْمُحْرِمَةُ إِذَا حَاضَتْ جو عورت احرام باندھے ہو اور اوسکو حیض آجاوے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كَانَ بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنَفِسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کے ارادے سے جب سرف میں (سرف ایک مقام ہے مکے کے قریب) پہونچے تو مجھے حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں رو رہی تھی آپنے پوچھا کیا ہوا تجھکو کیا حیض آگیا میں نے کہا ہاں آپنے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو لکھدی ہے اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر اب کر جتنے کام حاجی کرتے ہیں مگر طواف نہ کر خانہ کعبہ کا (تا وقتیکہ حیض سے پاک ہو کر نہا لیجیو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اپنی عورتوں کیطرف سے ایک گائے کی

باب مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ احرام باندھتے وقت عورتیں کیا کریں

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي ثُمَّ أَهِلِّي ترجمہ حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا میرے والد امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ ہم جابر بن عبد اللہ انصاری پاس گئے اور اون سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر حج کیا انہوں نے کہا آپ نکلے (مدینہ سے حج کے لیے) جب پانچ روز ذیقعدہ کے باقی تھے ہم بھی آپکے ساتھ نکلے جب آپ ذوالحلیفہ میں پہونچے تو اسماء بنت عمیس (ابوبکر صدیق کی بی بی) نے محمد بن ابی بکر کو جنا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسی کو بھیجا اور دریافت کیا کہ اب میں کیا کروں آپنے فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندھ لے پھر لبیک پکار

باب دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ حیض کا خون اگر کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ حُكِّيهِ بِضِلَعٍ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کھرچ ڈال اوسکو ایک پھٹی (لکڑی کی چیپ) سے اور دھو ڈال بیری کی پتی اور پانی سے

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً اسْتَفْتَتْ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِيْهِ وَصَلِّيْ فِيْهِ ترجمہ اسما بنت ابی بکر سے روایت ہی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا کہ حیض کا خون کپڑی مین بہر جاوے تو کیا کرنا چاہیے آپنے فرمایا کہرچ ڈال اوسکو پہر ملکر دہو پانی سے پہر دہو ڈال اور نماز پڑہ اوسمین **ف** نووی نے کہا اسحدیث مین دلیل ہے کہ نجاست پانی سی دہونا چاہیے اور جو شخص دہووے نجاست کو اور کسی ان چیز سے جیسے سرکہ وغیرہ تو کافی نہوگا اسلیے کہ پانی کا حکم ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ خون نجس ہی اور نجاست دہوکرنی مین کوئی شمار مقرر نہین بلکہ صاف کرنا کافی ہی اگر نجاست حکمی ہی یعنے آنکہہ سے نہین ہوتی جیسے پیشاب وغیرہ تو اوسکا ایک بار دہونا واجب ہے اور دوسری تیسری بار دہونا مستحب ہی اور جو نجاست عینی ہے یعنی آنکہہ سے محسوس ہوتی ہی جیسے خون وغیرہ تو اوسکا زائل کرنا واجب ہے اور جو ایک دفعہ کے دہونے مین زائل ہوجاوی تو دوسری تیسری بار دہونا مستحب ہے اور کپڑا نچوڑنا ہر بار ضرور ہی یا نہین اسمین اختلاف ہی لیکن صحیح یہہ ہے کہ ضرور نہین ہی اور جب نجاست عینی کو دہو ڈالے لیکن اوسکا رنگ باقی رہی تو کچھ ضرر نہین کیونکہ طہارت حاصل ہوگئی البتہ اگر مزہ باقی رہی تو کپڑا نجس ہی اوسکو دور کرنا چاہیے اور بو باقی رہی تو اوس مین اختلاف ہی شافعی کے دو قول مین مگر صحیح یہہ ہی کہ پاک ہوجاویگا۔ انتہی مختصرا

بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ منی اگر کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ كَانَ يُجَامِعُ فِيْهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيْهِ أَذًى ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سی روایت ہی انہون نے پوچھا ام المؤمنین ام حبیبہ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اوس کپڑے مین جسکو پہنکر جماع کرتی تہی انہون نے کہا ہان جب اوسمین نجاست معلوم نہ ہوتی

بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ کپڑے مین منی لگجاوے تو اوسکو دہونا چاہیے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِيْ ثَوْبِهِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سی منی کو دہوتی پہر آپ نماز کو جاتے اور پانی کی نشان آپکے کپڑے مین ہوتے **ف** اختلاف کیا ہی علمانے آدمی کی منی مین مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک وہ نجس ہے لیکن ابو حنیفہ کی نزدیک اوسکا مل ڈالنا کافی ہی اگر سوکھہ جاوے اور غلیظ ہو اور مالک کی نزدیک ہر حال مین دہونا ضرور ہی اور اکثر علما کی نزدیک منی پاک ہی اور یہی مروی ہی علی اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور عائشہ سی اور یہی قول ہی داؤد اور احمد اور شافعی اور اصحاب الحدیث کا)

بَابُ فَرْكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ مل ڈالنا بہی کافی ہی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْجَنَابَةَ وَقَالَتْ مَرَّةً أُخْرَى الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سی روایت ہی مین مل ڈالتی تہی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑے سی (جب وہ خشک ہوجاتی اسحدیث سی معلوم ہوا کہ منی کا دہونا ضرور نہین ہی) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا میں خود مل ڈالتی تھی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے (اور چونکہ وہ غلیظ اور خشک ہوتی تو ملنے سے چھوٹ جاتی اور کپڑا صاف ہو جاتا) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَرَاہُ فِیْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَحُکُّہٗ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں دیکھتی تھی منی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں تو کھرچ ڈالتی تھی اسکو عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَفْرُکُ الْجَنَابَۃَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے اوس سے کہا تو نے دیکھا ہوتا میں مل ڈالتی تھی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَجِدُہٗ فِیْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَحُتُّہٗ مِنْہُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اوس سے تو نے دیکھا ہوتا میں پاتی تھی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں تو چھیل ڈالتی تھی اسکو

بَابُ بَوْلِ الصَّبِیِّ الَّذِیْ لَمْ یَاْکُلِ الطَّعَامَ جو لڑکا کھانا نہ کھاتا ہو اوسکا پیشاب کیسا ہے

عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّہَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّہَا صَغِیْرٍ لَمْ یَاْکُلِ الطَّعَامَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حِجْرِہٖ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِہٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَہٗ وَلَمْ یَغْسِلْہُ ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے وہ اپنے چھوٹے لڑکے کو لیکر آئیں جو ابھی کھانا نہ کھاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے اوسکو اپنی گود میں بٹھایا اوس لڑکے نے پیشاب کر دیا آپ کے کپڑے پر آپ نے پانی منگوا کر اوس پر چھڑک دیا یا بہا دیا اور دھویا نہیں **ف** نووی نے کہا چھڑکنے سے یہ نہیں نکلتا کہ ایسی کم سن لڑکے کا پیشاب پاک ہے بلکہ تخفیف کے لیے ایسا کیا اور اختلاف کیا ہے علما نے اس باب میں بعضوں کے نزدیک پانی چھڑکنا لڑکے کے پیشاب کو دھونا چاہیے اور بعضوں کے نزدیک دونوں کو چھڑکنا کافی ہے اور بعضوں کے نزدیک دونوں کا دھونا ضرور ہے

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَبِیٍّ فَبَالَ عَلَیْہِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَہٗ اِیَّاہُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک لڑکا آیا اوس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے اوس مقام پر پانی بہا دیا

بَابُ بَوْلِ الْجَارِیَۃِ لڑکی کے پیشاب کا بیان

عَنْ اَبِی السَّمْحِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِیَۃِ وَیُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ ترجمہ ابو السمح سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھویا جاوے کپڑا لڑکی کے پیشاب سے اور پانی چھڑک دیا جاوے لڑکے کے پیشاب سے

بَابُ بَوْلِ مَا یُؤْکَلُ لَحْمُہٗ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے اونکا پیشاب پاک ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ اُنَاسًا اَوْ رِجَالًا مِّنْ عُکْلٍ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَکَلَّمُوْا بِالْاِسْلَامِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا اَہْلُ ضَرْعٍ وَّلَمْ نَکُنْ اَہْلَ رِیْفٍ وَّاسْتَوْخَمُوا الْمَدِیْنَۃَ فَاَمَرَ لَہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَّرَاعٍ وَّاَمَرَہُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا فِیْہَا فَیَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِہَا وَاَبْوَالِہَا فَلَمَّا صَحُّوْا وَکَانُوْا بِنَاحِیَۃِ الْحَرَّۃِ کَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِہِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِیَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِیَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ عَلَى حَالِهِمْ حَتَّى مَاتُوا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی چند آدمی عکل کے (ایک قبیلے ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور زبان سے اسلام قبول کیا پھر کہنے لگے یا رسول اللہ ہم جانور والے ہین (جنکا گذر دودھ پر ہوتا ہے) کھیتی باڑی والے نہین ہین اور موافق نہ آئی اونکو ہوا مدینے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے کچھ اونٹ اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور اونسے کہا تم مدینے سے باہر جاکر رہو اور ان جانورونکا دودھ اور موت پیو (وہ گئے اور وہان رہے) جب اچھے ہوگئے اور وہ حرہ کے ایک جانب تھے (حرہ ایک زمین ہے پتھریلی مدینے سے تھوڑے فاصلے پر) تو کافر ہوگئے بعد اسلام کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کرکے اونٹ ہنکا لے گئے جب یہہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپنے ڈھونڈنے والے اونکے پیچھے بھیجے وہ لوگ گرفتار ہوکر آئے تو اون کی آنکھیں پھوڑی گئین (سلائی پھیر کر) اور اونکے ہاتھ اور پانون کاٹے گئے پھر چھوڑ دیا آپ نے اونکو حرہ مین (جو جلتی پتھریلی زمین تھی) اسی حالت پر یہانتک کہ مرگئے (تڑپ تڑپ کر) **ف** آپنے ایسی سخت سزا اسلیے دی کہ انہون نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو اسیطرح مارا تھا جیسا مسلم کی روایت مین ہے۔ دوسری یہہ کہ انہون نے جرم بھی ایسا ہی سخت کیا تھا علاوہ اسلام سے پھر جانے کی عوض احسان اور سلوک کے یہہ حرکت کی پس یہی احسان فراموش لوگون کی یہی سزا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن جانورونکا گوشت حلال ہے اونکا موت اور گوہ پاک ہے یہی قول ہے مالک اور احمد کا اور جو لوگ اسکو نجس کہتے ہین وہ دوا کے لیے ایسی چیزونکا استعمال جائز کہتے ہین جب سوا اوسکی اور کوئی دوا نہو اور حکیم حاذق اوسکو بتلاوے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أَعْرَابٌ مِنْ عُرَيْنَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ حَتَّى اصْفَرَّتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُونُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لِقَاحٍ لَهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا فَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِأَنَسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هَذَا الْحَدِيثَ بِكُفْرٍ أَمْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے چند لوگ عرینہ (ایک قبیلہ ہے) کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اسلام قبول کیا اون کو مدینے کی ہوا موافق نہ آئی رنگ زرد ہوگئے اور پیٹ بڑھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اونٹنی دودھ والی دیکر حکم کیا کہ اوسکا دودھ اور موت پیئین (انہون نے پینا شروع کیا) یہانتک کہ اچھے ہوگئے تو چرواہے کو قتل کرکے اونٹ ہانک لیگئے آپنے لوگون کو اون کی گرفتاری کے لیے بھیجا وہ گرفتار ہوکر آئے تو اون کے ہاتھ اور پانون کاٹے اور آنکھون مین سلائیان پھیرین عبد الملک بن مروان نے جو بادشاہ تھا انس سے یہہ حدیث کو بیان کرتے وقت پوچھا آپنے یہہ سزا اونکے کفر کی وجہ سے دی یا قصور کی وجہ سے انس نے کہا کفر کی وجہ سے (یعنی علاوہ اسی قصور کے کہ چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ ہانک لیگئے یہہ کتنا بڑا جرم کیا کہ مسلمان ہوکر پھر اسلام سے پھر گئے جسکی سزا قتل ہے)

باب فَرْثِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ يُصِيبُ الثَّوْبَ جس جانور کا گوشت کہانا درست ہے اوسکا گوبر کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَمَلَأٌ مِنْ قُرَيْشٍ جُلُوسٌ وَقَدْ نَحَرُوا جَزُورًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَيُّكُمْ يَأْخُذُ هٰذَا الْفَرْثَ ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتّٰى يَضَعَ وَجْهَهُ سَاجِدًا فَيَضَعُهُ يَعْنِي عَلٰى ظَهْرِهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهَا فَأَخَذَ الْفَرْثَ فَذَهَبَ بِهِ ثُمَّ أَمْهَلَهُ فَلَمَّا خَرَّ سَاجِدًا وَضَعَهُ عَلٰى ظَهْرِهِ فَأُخْبِرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ جَارِيَةٌ فَجَاءَتْ تَسْعٰى فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَةً مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ فِي قَلِيبٍ وَاحِدٍ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تھے کعبے کے پاس اور ایک جماعت قریش کے لوگون کی بیٹھی تہی انہون نے ایک اونٹ کاٹا تہا اون مین سے کسی نے کہا (وہ ابو جہل تہا) تم مین سے کون ایسا ہے جو اس لید کو اور اونٹ کی اوجہڑی کو لیکر ٹہرا رہے جب یہ شخص یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرین تو اون کی پیٹھ پر رکھدے ایک بدبخت اون مین سے اٹہہ کہڑا ہوا اور لید لیکر ٹہرا رہا جب آپ سجدہ مین گئے تو اس بدبخت نے وہ لید آپ کی پشت مبارک پر رکھدی یہہ خبر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو جو اوس وقت مین لڑکی (نابالغ) تہین پہونچی وہ دوڑتی ہوئی آئین اور لید آپ کی پیٹھ سے اوٹہالی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یا اللہ تو قریش سے سمجھ لے تین بار یا اللہ تو ابو جہل بن ہشام اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اسی طرح سات آدمیون کو قریش مین سے نام لیا ان سے سمجھ لے عبد اللہ نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپ پر قرآن اوتارا مین نے اون سب لوگون کو بدر کے دن ایک ہی کنوئین مین گرا ہوا پایا **ف** اللہ تعالی نے آپ کی یہہ دعا قبول کی اور یہ سب بدبخت جنگ بدر مین بکمال ذلت اور خواری مارے گئے **مصنف** نے اس حدیث سے یہہ نکالا کہ اونٹ کی مینگنی نجس نہین ہے ورنہ آپ نماز توڑ دیتے اسی طرح اور جانورون کی جنکا گوشت حلال ہے **البزاق** يُصِيبُ الثَّوْبَ کپڑے مین تہوک لگجاوے تو کیا ہے **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ فَرَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے کونے مین تہوکا پہر اوسے الٹ پلٹ کر دیا (یعنی مسل ڈالا) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَإِلَّا فَبَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا فِي ثَوْبِهِ وَدَلَكَهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی نماز پڑہتا ہو تو اپنے سامنے نہ تہوکے نہ داہنی طرف بلکہ بائین طرف یا پانون کے تلے تہوکے ورنہ نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسطرح تہوکتے تہے اوسطرح تہوکے وہ یہ کہ اپنے کپڑے

میں تیمم کرتے اور اوسکو ملتے

باب بدء التیمم تیمم کس طرح شروع ہوا

عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض اسفاره حتى اذا كنا بالبيداء او ذات الجيش انقطع عقد لي فاقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على التماسه واقام الناس معه وليسوا على ماء وليس معهم ماء فاتى الناس ابا بكر رضه فقالوا الا ترى ما صنعت عائشة اقامت برسول الله صلى الله عليه وسلم وبالناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء ابو بكر رضه ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع راسه على فخذي وقد نام فقال حبست رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت عائشة فعاتبني ابو بكر رضه وقال ما شاء الله ان يقول وجعل يطعن بيده في خاصرتي فما منعني من التحرك الا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذي فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اصبح على غير ماء فانزل الله عز وجل اية التيمم فقال اسيد بن حضير ما هي باول بركتكم يا آل ابي بكر قالت فبعثنا البعير الذي كنت عليه فوجدنا العقد تحته

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے کسی سفر میں جب بیداء یا ذات الجیش میں پہنچے (دونوں مقام کے نام ہیں درمیان میں مدینہ اور خیبر کے) تو میرا گلوبند ٹوٹ کر گر پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو ڈھونڈھنے کے لیے ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن وہاں پانی نہ تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا لوگ ابوبکر صدیق پاس آئے اور اون سے کہا دیکھتے ہو تم عائشہ نے کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپکے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرا دیا ایسے مقام پر جہاں پانی نہیں ہے نہ اون کے پاس پانی ہے یہ سنکر ابوبکر رضہ آئے اوس وقت رسول اللہ صلعم میری ران پر سر رکھکر سو گئے تھے اونہوں نے کہا تو نے روک دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو ایسے مقام پر جہاں پانی نہیں ہے نہ اون کے ساتھ پانی ہے اور غصے ہوئے مجھپر اور اپنا ہاتھ میری کوکھ میں کچوکنے لگے لیکن میں نے ہل چل نہیں کی صرف اسی وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا (آپ سوتے رہے) جب صبح ہوئی تو پانی نہ تھا (بعض صحابہ نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی جیسے دوسری روایت میں ہے) تب اللہ تعالی نے تیمم کی آیت اوتاری اسید بن حضیر نے کہا یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے اے ابوبکر کے گھر والو (یعنی تمہاری وجہ سے بہت سی برکتیں اور رحمتیں مسلمانوں کو ہوئی ہیں) حضرت عائشہ نے کہا پھر ہم نے اپنا اونٹ اوٹھایا جسپر میں سوار تھی تو گلوبند اوسکے تلے سے پایا

باب التيمم في الحضر بغیر سفر کے تیمم کرنیکا بیان

عن عمير مولى ابن عباس يقول اقبلت انا وعبد الله بن يسار مولى ميمونة حتى دخلنا على ابي جهيم بن الحارث بن الصمة الانصاري فقال ابو جهيم اقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم من نحو بئر الجمل ولقيه رجل فسلم عليه فلم يرد رسول الله صلى الله عليه وسلم عليه حتى اقبل على الجدار فمسح بوجهه ويديه ثم رد عليه السلام

ترجمہ عمیر سے روایت ہے جو مولی تھا ابن عباس کا میں اور عبد اللہ بن یسار جو مولی تھا میمونہ

گا دونون ابوجہیم بن حارث پاس گئے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیرجمل (جو ایک مقام کا نام ہے) سے تشریف لائے
راہ مین ایک شخص ملا اوس نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا جواب نہین دیا یہانتک کہ آپ دیوار پاس گئے اور
منہ اور دونون ہاتھون پر مسح کیا پھر سلام کا جواب دیا **ف** نووی نے کہا حدیث محمول ہے اس بات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسوقت پانی نہ پایا کیونکہ پانی ہوتے ہوئے تیمم درست نہین جب وہ اوسکی استعمال پر قادر ہے اگرچہ نماز کا وقت تنگ
ہو اور ایسی ہی نماز جنازہ اور عید مین یہ ہمارا اور جمہور علما کا مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک پانی ہوتے ہوئے تیمم جائز
ہے عید کی یا جنازہ کی نماز کے لیے جب وضو کرنے مین اونکی قضا ہو جانیکا خوف ہو اور بغوی نے ہمارے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے
کہ جب فرض نماز کے قضا ہو جانیکا خوف ہو وقت کی تنگی کیوجہ سے تو تیمم کر کے پڑھ لیوے پھر وضو کر کے اوسکی قضا کر لیوے اور اس حدیث
مین دلیل ہے دیوار پر تیمم درست ہونیکی جب اوسپر غبار ہو اور یہ ہمارے نزدیک درست ہے اور جمہور سلف اور خلف کا بھی قول ہے اور جس شخص
نے سوا مٹی کے اور چیزون پر تیمم جائز کہا ہے اوس نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن اوسکا جواب یہ ہے کہ اس دیوار پر مٹی ہوگی اور یہ حدیث
دلیل ہے تیمم جائز ہونیکی واسطے نوافل اور فضائل جیسے سجدہ تلاوت اور شکر اور مس مصحف اور جواب سلام کے لیے جیسے درست ہے فرائض کے
لیے اور یہی مذہب ہے اکثر علما کا مگر ایک قول شاذ یہ ہے کہ تیمم سوا فرض نماز کے اور کسی چیز کے لیے درست نہین ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم
ہوا کہ جو شخص پاخانے یا پیشاب یا استنجا مین مشغول ہو اوسکو سلام نہ کرنا چاہیے اور جو کوئی کرے تو اوسکو جواب دینا فرض نہین ہے انتہی

التیمم فی الحضر مقیم بغیر سفر کے تیمم کرنیکا بیان **عن عبد الرحمٰن بن ابزی ان رجلا اتی عمر**
فقال انی اجنبت فلم اجد الماء قال عمر لا تصل فقال عمار بن یاسر یا امیر المؤمنین اما تذکر
اذ انا وانت فی سریة فاجنبنا فلم نجد الماء فاما انت فلم تصل واما انا فتمعکت فی التراب
فصلیت فاتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا ذلک له فقال انما کان یکفیک فضرب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بیدیه الی الارض ثم نفخ فیهما ثم مسح بهما وجهه وکفیه وسلمة
شک لا یدری فیه الی المرفقین او الکفین فقال عمر نولیک ما تولیت **ترجمہ** عبد الرحمٰن بن
ابزی سے روایت ہے ایک شخص حضرت عمر رض پاس آیا اور پوچھا کہ مین جنب ہوا اور پانی نہ پایا حضرت عمر نے کہا نماز نہ پڑھ یعنی قضا
کر دے جب پانی ملے اوسوقت غسل کر کے پڑھ) عمار نے کہا اے امیر المؤمنین تمکو یاد نہین ہے جب مین اور تم دونون ایک لشکر میں
تھے اور ہم کو جنابت ہوئی تھی اور پانی نہ ملا تھا تو تم نے تو نماز ہی نہین پڑھی تھی اور مین نے مٹی مین لوٹ کر نماز پڑھ لی تھی جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا (مٹی مین لوٹنا کیا ضرور تھا) تجھکو کافی تھا یہ اور آپ نے
اپنے دونون ہاتھ مین پر مارے پھر اونکو پھونکا اور منہ اور دونو ہاتھون پر پھیرے سلمہ نے شک کی ہے کہ ہاتھون کا مسح کہنیون تک
کیا یا دونون پہنچون تک (مسلم کی روایت مین دونون پہنچون تک مسح ہے) حضرت عمر نے کہا ہم تمہارے ہی سپرد کرتے ہین جو تم نے بیان
کیا **ف** یعنی تم ہی اوسپر عمل کرو حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود کا یہی قول تھا کہ جنب کو تیمم درست نہین ہے مگر سوا اون کے

تمام صحابہ اور اکثر علما و مجتہدین کا یہ قول ہے کہ تیمم محدث اور جنب دونوں کر لے ہے اور اسکی سند میں کئی صحیح مشہور حدیثیں آئی
ہیں اور بعضوں نے کہا کہ حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود نے اس قول سے رجوع کیا واللہ اعلم عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَجْنَبْتُ
وَأَنَا فِي الْإِبِلِ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ تَمَعُّكَ الدَّابَّةِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ التَّيَمُّمُ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے
مجھے نہانے کی حاجت ہوئی اور میں اونٹوں میں تھا تو مجھ کو پانی نہ ملا میں مٹی میں لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کافی تھا تجھے تیمم کرنا

بَابُ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ سفر میں تیمم کرنے کا بیان

عَنْ عَمَّارٍ قَالَ عَرَّسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ زَوْجَتُهُ
فَانْقَطَعَ عِقْدٌ لَهَا مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ فَحُبِسَ النَّاسُ فِي ابْتِغَاءِ عِقْدِهَا ذَلِكَ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ
النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
رُخْصَةَ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ قَالَ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمُ
الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَنْفُضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ
إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْآبَاطِ ترجمہ عمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات اترے
اولات الجیش میں (ایک مقام کا نام ہے) اور آپکے ساتھ تھیں بی بی آپ کے ام المومنین عائشہ رضی اور انکا ہار جزع ظفار کے نگوں کا (یعنی منکوں کا)
تھا ٹوٹ کر گر پڑا (ظفار ایک موضع ہے سواحل یمن میں وہاں کے نگ یعنی دانے اچھے ہوتے ہیں) لوگ اس گلوبند کے ڈھونڈنے
میں اٹک گئے یہاں تک کہ فجر کی روشنی ہوگئی اور لوگوں پاس پانی نہ تھا تو ابوبکر صدیق حضرت عائشہ پر غصے ہوئے اور کہا تو نے
اٹکا دیا لوگوں کو اور ان کے ساتھ پانی نہیں ہے جب اللہ تعالے نے مٹی پر تیمم کرنے کی اجازت اوتاری اوس وقت مسلمان کھڑے
ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور زمین پر ہاتھ مارے پھر ہاتھ اوٹھا لیے اور مٹی کو جھٹکا نہیں اور مسح کیا اپنے مونہوں
اور ہاتھوں پر مونڈھوں تک اور اندر کی طرف سے بغلوں تک

الِاخْتِلَافُ فِي كَيْفِيَّةِ التَّيَمُّمِ تیمم کیونکر کرے

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحْنَا بِوُجُوهِنَا وَأَيْدِينَا
إِلَى الْمَنَاكِبِ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا تو مسح کیا مونہوں پر
اور ہاتھوں پر مونڈھوں تک ف اختلاف کیا ہے علما نے تیمم کی ترکیب میں تو شافعیہ اور حنفیہ اور اکثر علما کا یہ قول ہے کہ دو بار
ہاتھ مارنا چاہیے ایک مونہ کے لیے دوسری دونوں ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک اور ایک طائفہ یہ کہتا ہے کہ ایک بار مارنا کافی
ہے مونہ اور دونوں پہونچوں کے لیے اور یہی مذہب ہے عطا اور مکحول اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور ابن المنذر اور اکثر اہل حدیث کا
اور زہری سے منقول ہے کہ ہاتھوں کا مسح بغلوں تک چاہیے اور ابن سیرین سے منقول ہے کہ تین بار مارنا چاہیے ایک بار مونہ کے
لیے دوسری دونوں پہونچوں کے لیے تیسرے دونوں بازوؤں کے لیے

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ وَالنَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ تیمم کی

دوسری ترکیب بیمنی تیمم کی اور پھونکنے کا ذکر ہے **عن** عبد الرحمن بن ابزى قال كنا عند عمر فاتاه رجل فقال
يا امير المؤمنين ربما نمكث الشهر والشهرين ولا نجد الماء فقال عمر اما انا اذا لم اجد الماء لم
اكن لاصلي حتى اجد الماء فقال عمار بن ياسر اتذكر يا امير المؤمنين حيث كنت بمكان كذا
وكنا نرعى الابل فتعلم انا اجنبنا قال نعم فاما انا فتمرغت في التراب فاتينا النبي
صلى الله عليه وسلم فضحك فقال ان كان الصعيد لكافيك وضرب بكفيه الى الارض
ثم نفخ فيهما ثم مسح وجهه وبعض ذراعيه فقال اتق الله يا عمار فقال يا امير المؤمنين
ان شئت لم اذكره قال لا ولكن نوليك من ذلك ما توليت **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ہم
حضرت عمر کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا اے امیر المؤمنین کبھی ایک ایک دو دو مہینے تک ہم کو پانی (وضو یا غسل کیواسطے)
نہیں ملتا حضرت عمر نے کہا مجھے تو پانی نہ ملے تو میں نماز نہ پڑھوں جبتک پانی نہ پاؤں عمار بن یاسر نے کہا اے امیر المؤمنین تمکو
یاد ہے جب ہم تم فلان مقام پر تھے اور اونٹ چراتے تھے تم جانتے ہو ہم کو نہانے کی حاجت ہوئی تھی میں مٹی میں لوٹا تھا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور آپ سے بیان کیا) آپ ہنسے اور فرمایا مٹی تجھکو کافی تھی اور اپنے دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارا پھر اون کو
پھونکا اور مسح کیا منہ پر اور تھوڑی بانہوں پر۔ حضرت عمر نے کہا خدا سے ڈر اے عمار (کہ تو حدیث بیان کرتا ہے جسکو شاید تو بھول گیا ہو
یا تجھکو دھوکا ہو گیا ہو) عمار نے کہا اے امیر المؤمنین اگر تم چاہو تو میں اس حدیث کو بیان نہ کرونگا حضرت عمر نے کہا نہیں بلکہ جو تم بیان
کروگے اوسکو ہم تمہاری ہی سپرد کرینگے (یعنی تم خود ہی اوسپر عمل کرنا ہم نہ کرینگے جبتک دوسرے شخص کی گواہی نہ پہنچے حضرت عمر کا
قاعدہ تھا کہ حدیث کی روایت میں بہت احتیاط کرتے اور ایک شخص کی روایت کو کافی نہ سمجھتے جبتک دوسرا شخص اوسکی تصدیق نکرتا
مقصود یہ تھا کہ لوگ جھوٹی حدیثیں نہ بنا لیں اور حدیث کی بیان کرنیمیں احتیاط نہ چھوڑ دیں ورنہ حضرت عمر عمار یا ابو موسی کو جھوٹا نہیں
سمجھتے تھے اور خاص تیمم کے بارہ میں حضرت عمر کی یہ رائے تھی کہ جنب کو تیمم درست نہیں مگر اور صحابہ اسکے مخالف تھے اور حدیثیں صحیح اسکے
خلاف وارد ہوئیں پس عمل کیا مجتہدین نے اونہیں اقوال اکثر صحابہ اور احادیث صحیحہ پر اور چھوڑ دیا قول حضرت عمر کا اور نہ خیال کیا
اوس پر) **نوع** آخر من التيمم اور ایک طرح کا تیمم **عن** عبد الرحمن بن ابزى ان رجلا سال عمر بن الخطاب
عن التيمم فلم يدر ما يقول فقال عمار اتذكر حيث كنا في سرية فاجنبت فتمعكت في التراب
فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال انما يكفيك هكذا وضرب شعبة بيديه على ركبتيه
ونفخ في يديه ومسح بهما وجهه وكفيه مرة واحدة **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایک شخص نے
حضرت عمر سے پوچھا تیمم کا مسئلہ وہ جواب نہ دے سکے عمار نے کہا تم کو یاد ہے جب ہم تم ایک لشکر میں تھے اور مجھے نہانے کی حاجت ہوئی تھی
میں مٹی میں لوٹا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے فرمایا تجھکو کافی تھا اسطرح اور مارا شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو
دونوں گھٹنوں پر پھر پھونکا اون کو اور مسح کیا منہ اور دونوں پہنچوں پر ایک بار **عن** عبد الرحمن بن ابزى قال اجنب رجل

فَأَتَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً قَالَ لَا تُصَلِّ قَالَ لَهُ عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ دَلَكَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عُمَرُ شَيْئًا لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ لَا حَدَّثْتُهُ وَذَكَرَ شَيْئًا سَلَمَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَزَادَ سَلَمَةُ قَالَ بَلْ نُوَلِّيكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ

ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایک شخص کو نہانے کی حاجت ہوئی وہ حضرت عمرؓ پاس آیا اور کہا کہ میں جنب ہوا اور مجھکو پانی نہ ملا تو کیا کروں حضرت عمرؓ نے کہا نماز نہ پڑھ عمار نے کہا کیا تم کو یاد نہیں ہے جب ہم ایک لشکر میں تھے ہم کو نہانے کی حاجت ہوئی تم نے تو نماز ہی نہ پڑھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ کر نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کافی تھا تجھ کو یہ اور مارا شعبہ نے اپنی ایک ہتھیلی زمین پر اور اسکو پھونکا پھر دونو ہتھیلیوں کو ملا ایک کو دوسری سے پھر مسح کیا اپنے منہ پر حضرت عمر نے کہا مجھے نہیں معلوم عمار نے کہا خیر اگر تمہاری مرضی نہ ہو تو میں اس حدیث کو بیان نہ کروں حضرت عمر نے کہا نہیں بلکہ جو تم بیان کروگے وہ تمہارے ہی اوپر ہوگا

نوع آخر

ایک اور طرح کا تیمم عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَلَمَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ شَكَّ سَلَمَةُ وَقَالَ لَا أَدْرِي فِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ قَالَ عُمَرُ نُوَلِّيكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ يَقُولُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ وَالذِّرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ مَا تَقُولُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ أَحَدٌ غَيْرُكَ فَشَكَّ سَلَمَةُ فَقَالَ لَا أَدْرِي ذَكَرَ الذِّرَاعَيْنِ أَمْ لَا

ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایک شخص حضرت عمرؓ پاس آیا اور کہنے لگا میں جنب ہوا اور پانی نہ ملا تو کیا کروں حضرت عمرؓ نے کہا نماز نہ پڑھ عمار نے کہا کیا تم کو یاد نہیں ہے اے امیر المومنین جب ہم اور تم ایک لشکر میں تھے پھر ہم جنب ہوئے اور پانی نہ ملا تم نے تو نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹا پھر نماز پڑھ لی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجھ کو کافی تھا اسطرح اور مارا اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر پھر پھونکا ان کو پھر مسح کیا منہ اور دونوں پہونچوں پر شک کیا سلمہ نے اس حدیث میں اور کہا مجھ کو یاد نہیں ہے کہ کہنیوں تک کہا یا صرف پہونچوں تک حضرت عمر نے کہا جو تم نے بیان کیا اسکی ذمہ داری تمہی پر ہے شعبہ نے کہا پہلے سلمہ اس حدیث میں دونو پہونچوں اور منہ اور دونوں بانہوں کا مسح بیان کرتے تھے منصور نے ان سے کہا کیا کہتے ہو بانہوں کا ذکر کوئی راوی نہیں کرتا سوا تمہارے جب انہوں نے شک کیا اور کہا مجھ کو یاد نہیں ہے کہ بانہوں کا ذکر کیا یا نہیں

باب

تَيَمُّمِ الْجُنُبِ جنب کو تیمم درست ہے عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَوَ
لَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ
بِالصَّعِيدِ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ
هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ وَ
بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ عَلَى كَفَّيْهِ وَوَجْهِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ **ترجمہ** شقیق سے
روایت ہے میں عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ کے پاس بیٹھا تھا ابوموسیٰ نے کہا عبداللہ بن مسعود سے کیا تم نے عمار کا قول نہیں سنا جب
انہوں نے عمر سے کہا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے لیے بھیجا وہاں مجھے نہانے کی حاجت ہوئی اور پانی نہ ملا تو میں
مٹی میں لوٹا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کافی تھا تجھے اسطرح کرنا اور مارے آپ نے دونوں ہاتھ
زمین پر ایکبار اور مسح کیا دونوں ہتھیلیوں پر پھر جھٹکا اون کو پھر مارا بایاں ہاتھ داہنی پر اور داہنا بائیں پر اپنی دونوں پہنچوں پر
اور منہ پر مسح کیا عبداللہ نے کہا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر نے قناعت نہیں کی عمار کے کہنے پر **بَابُ** التَّيَمُّمِ
بِالصَّعِيدِ مٹی سے تیمم کرنا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا
لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ
ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا لوگوں سے الگ نماز میں شریک نہیں
ہوا آپ نے فرمایا کیوں تجھے تو نماز میں شریک نہیں ہوا لوگوں کے ساتھ اوس نے کہا یا رسول اللہ مجھے جنابت ہوئی ہے اور پانی نہیں
ہے آپ نے فرمایا لازم کر لے تو اپنے اوپر مٹی کو وہ کافی ہے تجھے (جب پانی نہ ملے تو تیمم کر لے) **بَابُ** الصَّلٰوةِ بِتَيَمُّمٍ
وَّاحِدٍ ایک تیمم سے کئی نمازیں پڑھنے کا بیان عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی وضو ہے مسلمان کے لیے (یعنی تیمم کرنا پاک مٹی سے وضو کی قائم مقام ہے اور ایک وضو
سے کئی نمازیں درست ہیں ایسے تیمم سے بھی کئی نمازیں درست ہونگی) اگرچہ نہ پاوے پانی دس برس تک **بَابُ** فِيمَنْ
لَا يَجِدُ الْمَاءَ وَلَا الصَّعِيدَ جو شخص پانی نہ پاوے اور مٹی دونوں نہ پاوے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَنَاسًا يَطْلُبُونَ قِلَادَةً كَانَتْ لِعَائِشَةَ نَسِيَتْهَا
فِي مَنْزِلٍ نَزَلَتْهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ
فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ قَالَ أُسَيْدُ
بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِينَ
فِيهِ خَيْرًا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور کئی آدمیوں کو بھیجا

قوله انما كان يكفيك ان تقول الخ

اونکا گلے کا ہار ڈہونڈہنیکو جسکو وہ کسی منزل مین بہول گئین تہین تو نماز کا وقت آگیا اور اون لوگونکو وضو نہ تہا پانی نہ ملا
اُنہون نے نماز پڑہ لی بیوضو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تب تیمم کی آیت اوتری اسید بن حضیر نے کہا اللہ
تمکو جزائی خیر دیوے جب تمہاری اوپر کوئی ایسی بات آئی جسکو تم برا جانتی ہین تو اللہ نے اوسمین بہتری کر دی تمہارے لیے
اور مسلمانون کے لیے **عن** طَارِقٍ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ
لَهٗ فَقَالَ اَصَبْتَ فَاَجْنَبَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلّٰى فَاَتَاهُ فَقَالَ نَحْوَ مَا قَالَ لِلْاٰخَرِ يَعْنِي اَصَبْتَ **ترجمہ**
طارق سے روایت ہے ایک شخص کو جنابت ہوئی اوس نے نماز نہین پڑہی بلکہ پانی کی تلاش مین رہا اور پانی ملنے کا انتظار کیا اور وقت نماز
کا باقی تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بیان کیا آپنے فرمایا تو نے اچہا کیا پہر ایک اور شخص کو جنابت ہوئی
اوس نے تیمم کر کے نماز پڑہ لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اوس سے بہی ایسا ہی فرمایا یعنی تو نے
اچہا کیا **ف** جب نماز کا وقت آجاوے اور پانی نہ ملے تو نمازی کو اختیار ہے چاہے انتظار کرے پانی ملنے کا اخیر وقت تک اور چاہے
انتظار نہ کرے بلکہ تیمم کر کے پڑہ لیوے

كِتَابُ الْمِيَاهِ مِنَ الْمُجْتَبٰى

کتاب پانی
کے احکام مین جو ایک جزو ہے اصل کتاب کے یعنے سنن مجتبیٰ کی **ف** یہان سے لیکر کتاب الصلوٰۃ تک اکثر مکرر حدیثین
مذکور ہین جنکا ترجمہ اوپر گزر چکا ہرچند پہر ترجمہ کرنا اون احادیث کا ضرور نہ تہا لیکن مؤلف علیہ الرحمۃ کے اتباع سے پہر ترجمہ
کیا **قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى** وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا **وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ** وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ
السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ **وَقَالَ** فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اوتارا
ہم نے آسمان سے پانی پاک کرنیوالا اور فرمایا اوتارتا ہے تمپر آسمان سے پانی تاکہ پاک کرے تمکو اوس پانی سے اور فرمایا نہ پاؤ تم پانی
تو تیمم کرو پاک مٹی سے ان آیتون سے معلوم ہوا کہ طہارت کے لیے پاک پانی ضرور ہے اور سوا پانی کے اور چیزون سے وضو اور
غسل مشروع نہین ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ
الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يُنَجِّسُهٗ
شَيْءٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی نے غسل کیا جنابت سے پہر اوس
بچے ہوئے پانی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اوس بی بی نے آپ سے بیان کیا کہ یہ غسل کا بچا ہوا پانی ہے آپ نے
فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہین کرتی جبتک اوسکا مزہ یا رنگ یا بو ناپاک چیز کے ملنے سے نہ بدلے خواہ پانی قلیل ہو یا کثیر
یہ مذہب سب مذہبون سے زیادہ قوی اور معتبر ہے

ذِكْرُ بِئْرِ بُضَاعَةَ

بیر بضاعہ ایک کنوئیں کا نام ہے مدینہ
مین اوس کا بیان **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَ
هِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيْهَا لُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالْحِيَضُ وَالنَّتْنُ فَقَالَ الْمَآءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ **ترجمہ**
ابو سعید خدری سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا وضو کرتے ہو تم بیر بضاعہ کے پانی سے اور اوس کنوئین مین کتون کے

گوشت اور حیض کے لتے اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں آپ نے فرمایا پانی پاک ہے اوسکو کوئی چیز نجس کرتی **عن** ابی سعید الخدری قال مررت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو يتوضأ من بئر بضاعة فقلت اتتوضأ منها وهي يطرح فيها ما يكره من النتن فقال الماء لا ينجسه شيء **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گذرا آپ وضو کر رہے تھے بیر بضاعہ سے میں نے کہا آپ وضو کرتے ہیں اس کنوئیں سے اور ڈالی جاتی ہیں اسمیں بری بدبودار چیزیں آپ نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی

باب التوقیت فی الماء
پانی کا اندازہ جو نجاست پڑنے سے ناپاک ہو

عن عبد الله بن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الماء وما ينوبه من الدواب والسباع فقال اذا كان الماء قلتين لم يحمل الخبث **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پانی کا حال اور چارپایوں اور درندوں کا بار بار آنا اوس پر (یا پانی پینے کے لیے) آپ نے فرمایا جب پانی دو قلے (یعنی دو کھال جسکی تخمینا چمڑے ہوتے ہیں یا پانچ مشک) ہو تو وہ نجاست کو نہ اٹھاویگا (یعنی نجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا)

عن انس ان اعرابيا بال في المسجد فقام اليه بعض القوم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزرموه فلما فرغ دعا بدلو من ماء فصبه عليه **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اوسکی طرف جھپٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بند کرو پیشاب اوسکا جب پیشاب کر چکا تو آپ نے ایک ڈول پانی کا منگوایا اور اوس پر بہا دیا

عن ابي هريرة قال قام اعرابي فبال في المسجد فتناوله الناس فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوه واهريقوا على بوله دلوا من ماء فانما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار کھڑا ہوا اوس نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگوں نے اوسکو پکڑنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو اور جہاں اوس نے پیشاب کیا ہے وہاں ایک ڈول پانی کا ڈال دو کیونکہ تم بھیجے گئے ہو آسانی کے لیے اور نہیں بھیجے گئے ہو دشواری کے لیے

النهي عن اغتسال الجنب في الماء الدائم
ٹھہرے ہوئے پانی میں جنب کو غسل کرنے کی ممانعت

عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يغتسل احدكم في الماء الدائم وهو جنب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ غسل کرے کوئی تم میں سے ٹھہرے ہوئے پانی میں جب وہ جنب ہو

الوضوء بماء البحر
سمندر کے پانی سے وضو کرنا

عن ابي هريرة يقول سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا نركب البحر ونحمل معنا القليل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ من ماء البحر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الطهور ماؤه الحل ميتته **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور تھوڑا پانی (پینے کو) اپنے ساتھ رکھتے ہیں اگر ہم اوس سے وضو کریں تو پیاسے رہیں کیا سمندر کے پانی سے وضو کریں آپ نے فرمایا سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اوسکا مُردہ حلال ہے

باب الوضوء بماء الثلج والبرد برف اور اولے کے پانی سے وضو کرنا **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اغسل خطاياى بالثلج والبرد ونق قلبي من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا اللہ دھو ڈال میرے گناہوں کو برف اور اولے سے اور صاف کر دے میرا دل برائیوں سے جیسے صاف کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے

عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم اغسلنی من خطایای بالثلج والماء والبرد **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ دھو دے مجھکو میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولے سے

ف حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت کے تمام گناہوں سے محفوظ تھے لیکن قبل نبوت کے محفوظ نہ تھے پس مراد وہ گناہ ہونگے جو نبوت سے پہلے آپ سے سرزد ہوے ہوں بعضوں نے کہا انبیاء علیہم السلام پہلے بھی تمام گناہوں سے محفوظ تھے اور یہ فرمانا انکا براہ اظہار عبودیت اور عجز یا بطریق تعلیم امت تھا بعضوں نے کہا پیغمبر کبائر سے محفوظ ہیں صغائر سے محفوظ نہیں ہیں بعضوں نے کہا صغائر اور کبائر سے محفوظ ہیں لیکن بعض وقت مقتضے قیاس اور اجتہاد میں لغزش و خطا ہو جاتی ہے اور چونکہ درجہ انکا بہت علیٰ ہے پس یہی لغزش و خطا بھی گناہ کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے نزدیکاں را بیش بود حیرانی

باب سؤر الکلب کتے کا جھوٹا کیسا ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیرقہ ثم لیغسلہ سبع مرات **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے تو اوسکو لنڈھا دے پھر دھووے سات بار

باب تعفیر الاناء بالتراب من ولوغ الکلب فیہ مٹی سے مانجنا اس برتن کو جس میں کتا منہ ڈالکر پیے **عن** عبد اللہ بن مغفل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب ورخص فی کلب الصید والغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات وعفروہ الثامنۃ بالتراب **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کو مار ڈالنے کا مگر اجازت دی شکاری کتے اور گلے کے کتے کی (یعنی جو بکریوں کی حفاظت کیلیے ہو) اور فرمایا جب منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے کتا برتن میں تو دھو اوسکو سات بار اور آٹھویں بار مٹی سے مانجھ

عن عبد اللہ بن مغفل قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب قال ما بالھم وبال الکلاب قال ورخص فی کلب الصید وکلب الغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات وعفروا الثامنۃ بالتراب خالفہ ابو ھریرۃ فقال احداھن بالتراب **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے حکم کیا کتوں کو مار ڈالنے کا اور فرمایا کیا مطلب ہے ان لوگوں کو کتوں سے اور رخصت دی شکاری کتے اور بکریوں کی نگہبانی کے کتے میں اور فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے تو اوسکو سات بار دھوو اور آٹھویں بار مٹی سے دھووا ابو ہریرہ رض نے اسکے خلاف روایت کیا انہوں نے کہا ایک بار مٹی سے دھوو یعنی سات بار میں

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات اولاھن بالتراب **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے تو اوسکو سات بار دھووے پہلی بار مٹی ملکر دھووے

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات اولاھن بالتراب **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے تو اوسکو سات بار دھووے پہلی بار مٹی ملکر دھووے

باب سؤر الھرۃ بلی کا جھوٹا کیسا ہے **عن** کبشۃ بنت کعب

مالك ان ابا قتادة دخل عليها ثم ذكرت كلمة معناها فسكبت له وضوءا فجاءت هرة فشربت
منه فاصغى لها الاناء حتى شربت قالت كبشة فرآني انظر اليه فقال اتعجبين يا ابنة اخي
قلت نعم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انها ليست بنجس انما هي من الطوافين
عليكم والطوافات **ترجمہ** کبشہ بنت کعب سے روایت ہے کہ ابوقتادہ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کہی جس کے معنے
یہ تھے میں نے ان کے لیے وضو کا پانی ڈالا اتنے میں ایک بلی آکر اوس میں سے پینے لگی ابوقتادہ نے برتن اوس کے آگے جھکا دیا یہاں تک کہ اوس نے
خوب پی لیا پھر ابوقتادہ نے مجھے اپنی طرف دیکھا تو میں ان کی طرف دیکھ رہی تھی (تعجب سے) ابوقتادہ نے کہا میرے بھائی کی
بیٹی تعجب کرتی ہے میں نے کہا ہاں ابوقتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہیں ہے وہ تو رات دن
تمہارے گرد پھرنے والوں میں سے ہے **باب** سؤر الحائض حائضہ کا جھوٹا کیسا ہے **عن** عائشة قالت كنت
اتعرق العرق فيضع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاه حيث وضعته وانا حائض وكنت
اشرب من الاناء فيضع فاه حيث وضعت وانا حائض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں ہڈی چوستی
تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ وہیں لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (اور ہڈی چوستے) اور میں حیض سے ہوتی میں برتن
میں سے پانی پیتی پھر آپ وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا اور پانی پیتے) اور میں حیض سے ہوتی **باب** الرخصة
في ذلك عورت کو وضو سے جو پانی بچے اوس سے وضو درست ہے **عن** ابن عمر قال كان الرجال والنساء
يتوضؤن في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے مرد اور عورت
سب ملکر وضو کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (تو ایک کے بچے ہوئے پانی سے دوسرا وضو کرتا) **باب** النهي
عن فضل وضوء المرأة اسکی ممانعت **عن** الحكم بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان
يتوضأ الرجل بفضل وضوء المرأة **ترجمہ** حکم بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو عورت
کے وضو سے جو پانی بچے اوس سے وضو کرنے سے **باب** الرخصة في فضل الجنب جنب کے غسل سے جو پانی بچے اوس سے غسل کرنے کی
اجازت **عن** عائشة انها كانت تغتسل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاناء الواحد **ترجمہ**
حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ غسل کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک برتن سے تو ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی
استعمال کرتا **باب** القدر الذي يكتفي به الانسان من الماء للوضوء والغسل کس قدر پانی وضو اور
غسل کو کفایت کرتا ہے **عن** انس بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ بمكوك
ويغتسل بخمس مكاكي **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو کرتے اور پانچ
مکوک سے غسل کرتے **ف** مکوک ایک پیمانہ ہے جس میں ایک مد پانی آتا ہے اوپر اسکا بیان گزرا **عن** عائشة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ بالمد ويغتسل بنحو الصاع **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے اور ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرتے تھے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو کرتی تھے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے **كِتَابُ بَدْءِ الْحَيْضِ وَ
الْاِسْتِحَاضَةِ مِنَ الْمُجْتَبٰى** حیض اور استحاضے کی کتاب سنن مجتبےٰ سے **كِتَابُ بَدْءِ الْحَيْضِ وَهَلْ يُسَمَّى الْحَيْضُ
نِفَاسًا** حیض کا بیان اور حیض کو نفاس کہنا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا لَكِ اَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ
فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کے قصد سے جب سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا شاید نفاس (حیض) آگیا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو لکھ
دیا ہے اللہ تعالی نے آدم کی بیٹیوں پر تو سب کام کر جنکو حاجی لوگ کرتے ہیں مگر طواف نہ کر خانہ کعبہ کا **ذِكْرُ
الْاِسْتِحَاضَةِ وَاِقْبَالِ الدَّمِ وَاِدْبَارِهٖ** استحاضے کا بیان اور خون شروع ہونے اور ختم ہونے کا ذکر **ف**
اس باب میں اکثر حدیثیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں مگر مصنف نے انکو مکرر بیان کیا ہم نے بھی ترجمہ انکا مکرر کر دیا لیکن جو
فوائد اوپر لکھ چکے تھے وہ دوبارہ طول کے خوف سے نہیں لکھے عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدِ قُرَيْشٍ
اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ لَهَا اِنَّمَا
ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ وَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ
ثُمَّ صَلِّيْ ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے جو قبیلہ قریش بنی اسد میں سے تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے اور عرض کیا مجھے استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے پھر تو جب حیض آوے نماز چھوڑ دے اور جب حیض تمام ہو جاوے تو غسل کر
اور خون دھو ڈال اور نماز پڑھ (اگرچہ استحاضے کا خون آیا کرے) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَتْ
اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَقَالَ
اِنَّ ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ام حبیبہ بنت جحش نے مسئلہ پوچھا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو
غسل کر پھر نماز پڑھ سو وہ غسل کیا کرتی تھیں ہر نماز کے لیے **اَلْمَرْاَةُ تَكُوْنُ لَهَا اَيَّامٌ مَعْلُوْمَةٌ تَحِيْضُهَا**

کل شخص جس عورت کو حیض کے دن ہر مہینے مین مقرر ہون اور اوسکو استحاضہ ہو جاوے عن عائشة قالت ان ام حبيبة
سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدم فقالت عائشة رأيت مركنها ملآن دما فقال لها
رسول الله صلى الله عليه وسلم امكثي قدر ما كانت تحبسك حيضتك ثم اغتسلي ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا خون کا مسئلہ یعنی جب ہمیشہ خون آیا کرے حضرت عائشہ کہتی ہیں
اونکی نہانے کا لگن دیکھا خون سے بھرا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہری رہ جتنے دنون پہلے روکتا تھا تجھکو حیض تیرا
(نماز روزے سے قبل اس بیماری کے) پھر غسل کر ڈال عن ام سلمة سألت امرأة بالنبي صلى الله عليه وسلم
قالت اني استحاض فلا اطهر افادع الصلوة قال لا ولكن دعي قدر تلك الايام والليالي التي
كنت تحيضين فيها ثم اغتسلي واستثفري وصلي ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے استحاضہ ہو گیا ہے تو پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دون آپنے فرمایا نہین لیکن جتنے دن
اور رات تجھے پہلے حیض آیا کرتا تھا اونمین نماز چھوڑ دے پھر غسل کر اور لنگوٹ باندھ اور نماز پڑھ عن ام سلمة ان امرأة
كانت تهراق الدم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم استفتت لها ام سلمة رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال لتنظر عدد الليالي والايام التي كانت تحيض من الشهر قبل ان
يصيبها الذي اصابها فلتترك الصلوة قدر ذلك من الشهر فاذا خلفت ذلك فلتغتسل
ثم لتستثفر بالثوب ثم لتصل ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے انہون نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ایک عورت کے لیے جسکا خون بہا کرتا تھا تو آپنے فرمایا شمار رکھے ان دن اور راتون کا جنمین ہر مہینے اوسکو حیض آیا کرتا تھا اس
بیماری سے پہلے پھر اوتنے دنون نماز چھوڑ دے جب وہ دن گزر جاوین تو غسل کرے اور لنگوٹ باندھے ایک کپڑے کا پھر نماز پڑھے

ذكر الاقراء

قرء کا بیان عن عائشة قالت ان ام حبيبة بنت جحش التي كانت
تحت عبد الرحمن بن عوف انها استحيضت لا تطهر فذكر شانها لرسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ليست بالحيضة ولكنها ركضة من الرحم لتنظر قدر قرئها التي كانت
تحيض لها فلتترك الصلوة ثم تنظر ما بعد ذلك فلتغتسل عند كل صلوة ترجمہ حضرت عائشہ
سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش جو عبد الرحمن بن عوف کے نکاح میں تھین اونکو استحاضہ ہو گیا کسی طرح پاک نہ ہوتی تھین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکا ذکر آیا آپنے فرمایا یہ حیض نہین ہے بچہ دان کی ایک چوٹ ہے تو دیکھ لیوے شمار اپنے قرء کا
یعنے حیض کا جتنے دنون آیا کرتا تھا اونمین نماز چھوڑ دے پھر بعد اسکے غسل کرے ہر نماز کے لیے عن عائشة ان ابنة
جحش كانت تستحاض سبع سنين فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله
عليه وسلم ليست بالحيضة انما هو عرق فامرها ان تترك الصلوة قدر اقرائها وحيضتها

وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ تھا سات برس تک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے پھر حکم کیا آپ نے انکو نماز چھوڑ دینے کا اپنے قرء یعنی حیض کے دنوں تک پھر غسل کرکے نماز پڑھنے کا تو وہ غسل کیا کرتیں ہر نماز کے لیے عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِي حُبَيْشٍ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِيْ اِذَا اَتَاكِ قُرْءُكِ فَلَا تُصَلِّي وَاِذَا مَرَّ قُرْءُكِ فَلْتَطَهَّرِيْ ثُمَّ صَلِّيْ مَا بَيْنَ الْقُرْءِ اِلَى الْقُرْءِ ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور شکایت کی خون کی آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو دیکھتی رہ جب تیرا قرء (حیض) آوے تو نماز پڑھ پھر جب چلا جاوے اور تو پاک ہو جاوے (حیض کے خون سے) تو نماز پڑھ دوسرے حیض تک عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّي امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور عرض کیا مجھے استحاضہ ہے پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نہیں یہ رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض کے دن گزر جاویں تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ

جَمْعُ الْمُسْتَحَاضَةِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَغُسْلِهَا اِذَا جَمَعَتْ

جب مستحاضہ دو نمازوں کو جمع کرے تو دونوں کے لیے ایک غسل کرے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مُسْتَحَاضَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهَا اِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَاُمِرَتْ اَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَّاحِدًا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت مستحاضہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو بند نہیں ہوتی اور حکم کیا گیا اسکو ظہر میں دیر کرنیکا اور عصر میں جلدی کرنیکا اور دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کرنیکا اسی طرح مغرب میں دیر کرنیکا اور عشا میں جلدی کرنیکا اور دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کرنیکا پھر فجر کی نماز کے لیے ایک غسل کرنیکا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَقَالَ تَجْلِسُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ ترجمہ زینب بنت جحش سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مستحاضہ ہے آپ نے فرمایا بیٹھی رہے اپنے حیض کے دنوں میں یعنی نماز روزہ نہ کرے پھر غسل کرے اور ظہر میں دیر کرے اور عصر میں جلدی اور دونوں کو ایک ہی غسل سے پڑھ لے پھر مغرب میں دیر کرے اور عشا میں جلدی اور غسل کرکے دونوں کو ایک ساتھ پڑھ لے اور غسل کرے فجر کے لیے

باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة حیض اور استحاضہ کے خون میں کیا فرق ہے **عن** فاطمة بنت أبي حبيش أنها كانت تستحاض فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان دم الحيض فإنه دم أسود يعرف فأمسكي عن الصلوة وإذا كان الآخر فتوضئي فإنما هو عرق **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے اون کو استحاضہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جب حیض کا خون ہو وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے تو نماز مت پڑھ پھر جب دوسری طرح کا خون آوے تو وضو کر (اور نماز پڑھ) کیونکہ وہ خون ایک رگ کا ہے **عن** عائشة أن فاطمة بنت أبي حبيش كانت تستحاض فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم إن دم الحيض دم أسود يعرف فإذا كان ذلك فأمسكي عن الصلوة وإذا كان الآخر فتوضئي وصلي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے جب ایسا خون آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب دوسری طرح کا خون آوے تو وضو کر اور نماز پڑھ **عن** عائشة قالت استحيضت فاطمة بنت أبي حبيش فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إني أستحاض فلا أطهر أفأدع الصلوة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما ذلك عرق وليست بالحيضة فإذا أقبلت الحيضة فدعي الصلوة وإذا أدبرت فاغسلي عنك الدم وصلي وتوضئي فإنما ذلك عرق وليست بالحيضة قيل له فالغسل قال ذلك لا يشك فيه أحد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ ہو گیا پاک ہی نہیں ہوتی نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض ختم ہو تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ اور وضو کر (ہر نماز کے لیے) کیونکہ یہ خون ایک رگ کا ہے حیض کا نہیں ہے کسی نے کہا کیا غسل نہ کرے فرمایا غسل میں کسکو شک ہے (یعنی حیض سے پاک ہونے کے وقت ایک مرتبہ تو غسل کرنا ضرور ہے پھر استحاضے میں ہر نماز کو غسل کرنا ضرور نہیں ہے وضو کرنا کافی ہے) **عن** عائشة أن فاطمة بنت أبي حبيش أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إني أستحاض فلا أطهر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما ذلك عرق وليست بالحيضة فإذا أقبلت الحيضة فأمسكي عن الصلوة فإذا أدبرت فاغسلي عنك الدم وصلي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ ہے میں پاک نہیں ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز موقوف کر پھر جب حیض ختم ہو تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ **عن** عائشة قالت قالت فاطمة بنت أبي حبيش لرسول الله صلى الله عليه وسلم لا أطهر أفأدع الصلوة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما ذلك عرق وليست بالحيضة فإذا أقبلت الحيضة فدعي الصلوة وإذا ذهب قدرها

فَاغْتَسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ حضرت عائشہ رض نے کہا فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے جب حیض کے دن گزر جاوین تو خون دہو ڈال اور نماز پڑھ

باب الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ

زردی یا تیرگی (خاکی رنگ) حیض میں داخل نہیں ہے

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا ترجمہ محمد سے روایت ہے ام عطیہ نے کہا ہم زردی اور تیرگی کو کچھ نہ سمجھتے تھے ف یعنی حیض میں جب سرخی اور سیاہی موقوف ہو جاتی تو ہم سمجھتے کہ حیض سے پاک ہو گئی اور زردی یا تیرگی خاکی رنگ کا خون حیض میں داخل نہ جانتے بعض علما کا یہی قول ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ حیض کی مدت میں یہ سب رنگ حیض میں داخل ہیں یہانتک کہ سفیدی خالص کہلائی دیوے اور حضرت عائشہ سے ایسا ہی منقول ہے

باب مَا يَنَالُ مِنَ الْحَائِضِ وَتَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ الْآيَةَ

حائضہ عورت سے کیا فائدہ اوٹھانا درست ہے اور تفسیر آیہ کریمہ ویسئلونک عن المحیض کی

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَلَا يُشَارِبُوهُنَّ وَلَا يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ ترجمہ انس سے روایت ہے یہودی لوگ جب اون میں کسی عورت کو حیض آتا تو اپنے ساتھ اوسکو نہ کھلاتے اور نہ پلاتے نہ ایک گھر میں اوسکے ساتھ رہتے صحابہ نے اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری ویسئلونک عن المحیض اخیر تک پھر حکم کیا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ کھلانے اور پلانے کا اور ایک کوٹھری میں رہنے کا اور سب باتیں درست کرنیکا (جیسے بوسہ اور کنار وغیرہ) سوا جماع کے

ذکر مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضِهَا مَعَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللّٰهِ تَعَالَى

جو شخص اپنی عورت سے جماع کرے حیض کی حالت میں حالانکہ وہ جانتا ہو کہ اللہ نے منع کیا ہے اس سے تو اوسکا کفارہ کیا دیوے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی عورت سے حیض کی حالت میں تو ایک دینار تصدق کرے یا آدہا دینار

مُضَاجَعَةُ الْحَائِضِ فِي ثِيَابِ حَيْضَتِهَا

حائضہ عورت کو اوسکے حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ لٹانا درست ہے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی یکایک نکل گئی اور میں نے اپنے حیض کے کپڑے اوٹھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کیا تجھکو حیض آگیا مینے کہا ہان آپنے مجھے بلایا پھر مین آپکے ساتھ لیٹی چادر مین **باب** نَوْمِ الرَّجُلِ مَعَ حَلِيلَتِهِ فِي
الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَهِيَ حَائِضٌ کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ ایک لحاف مین سووے اور وہ حائضہ ہو **عن**
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَامِثٌ حَائِضٌ
فَإِنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعْدُهُ وَصَلَّى فِيهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک لحاف میں سوتے حالانکہ مین حائضہ ہوتی اگر آپکے کچھ بھر جاتا تو اوتنا ہی ہو ڈالتے اوس سے زیادہ نہ دہوتے اور نماز پڑھتے
اوسی کپڑے مین **مُبَاشَرَةُ الْحَائِضِ** حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور اوسکو بوسہ دینا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا **ترجمہ** حضرت
عائشہ سے روایت ہے جب ہم مین سے کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو حکم کرتے مضبوط تہبند باندہنے کا پہر اوس
سے مباشرت کرتے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ إِحْدَانَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم مین سے جب کسی عورت کو حیض آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوسکو حکم کرتے تہبند باندہنے کا پھر مباشرت کرتے اوس سے **ذِكْرُ** مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصْنَعُهُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَى نِسَائِهِ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی کو حیض آتا تو آپ کیا کرتے **عن**
جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي فَسَأَلَتَاهَا كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصْنَعُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَاكُنَّ قَالَتْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا حَاضَتْ إِحْدَانَا أَنْ تَتَّزِرَ بِإِزَارٍ وَاسِعٍ ثُمَّ
يَلْتَزِمُ صَدْرَهَا وَثَدْيَيْهَا **ترجمہ** جمیع بن عمیر سے روایت ہے مین اپنی ماں اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ پاس
گیا اونہون نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے جب تم مین سے کسی کو حیض آتا حضرت عائشہ
نے کہا جب ہم مین سے کسی کو حیض آتا تو آپ اوسکو حکم کرتے اچھی بڑی تہبند باندہنے کا پھر چمٹتے اوسکے سینہ اور چھاتیون سے **عن**
مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ
عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ مُحْتَجِزَةً بِهِ **ترجمہ** ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیون مین سے کسی بی بی سے مباشرت کرتے اور وہ حائضہ ہوتی جب وہ ازار پہنی ہوتی جو آدہی ران
یا گھٹنے تک پہونچتی اوسکی آڑ کر لیتی **باب** مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا حائضہ کو اپنے ساتھ کھلانا
اور اوسکا جوٹھا پانی پینا **عن** شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ
نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ كَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ
فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي
مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ

ثُمَّ اَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ ترجمہ شریح سے روایت
ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا عورت اپنے خاوند کے ساتھ کھاوے حیض کی حالت میں انہوں نے کہا ہاں کہا وے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم مجھ کو بلاتے تھے میں انکے پاس کھاتی اور میں حیض سے ہوتی آپ ہڈی اوٹھاتے اور میرا حصہ بھی اوس میں لگاتے
پہلے میں اوسکو چوستی پھر رکھہ دیتی بعد اوس کے آپ اوسکو چوستے اور وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا ہڈی پر آپ پانی
منگواتے اوس میں بھی میرا حصہ لگاتے پہلے میں لیکر پیتی پھر رکھہ دیتی پھر آپ اوسکو اوٹھا کر پیتے اور پیالی پر وہیں منہ لگاتے جہاں
میں نے لگایا تھا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِيْ
اَشْرَبُ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِيْ وَاَنَا حَائِضٌ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم اپنا منہ اوسی جگہہ رکھتے جہاں سے میں پیتی اور میرا جھوٹا پانی پیتے اور میں حائضہ ہوتی الْاِنْتِفَاعُ بِفَضْلِ
الْحَائِضِ حائضہ کا جھوٹا کام میں لانا درست ہے عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُنَاوِلُنِي الْاِنَاءَ فَاَشْرَبُ مِنْهُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُعْطِيْهِ فَيَتَحَرّٰى مَوْضِعَ فَمِيْ فَيَضَعُهُ عَلٰى فِيْهِ
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو برتن دیتے میں اوس میں سے پانی پیتی اور میں حیض سے ہوتی
پھر میں وہ برتن آپکو دیتی آپ ڈھونڈھ کر اوسی جگہہ منہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا تھا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
اَشْرَبُ مِنَ الْقَدَحِ وَاَنَا حَائِضٌ فَاُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ
فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَاَتَعَرَّقُ مِنَ الْعَرْقِ وَاَنَا حَائِضٌ وَاُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ
عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں پانی پیتی تھی حیض کی حالت میں پھر وہ برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیتی آپ اپنا منہ اوسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا اور میں ہڈی چوستی حیض کی حالت میں پھر وہ ہڈی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیتی آپ اپنا منہ اوسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا بَابُ الرَّجُلِ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَرَاْسُهُ
فِيْ حِجْرِ امْرَاَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ ایک شخص اپنے بی بی کی گود میں سر رکھکر قرآن پڑھے اور وہ حائضہ ہو تو کیسا ہے عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِ اِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں ہوتا اور وہ حائضہ ہوتی آپ قرآن
پڑھا کرتے بَابُ سُقُوْطِ الصَّلٰوةِ عَنِ الْحَائِضِ حائضہ کے ذمہ سے نماز اوتر جاتی ہے عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ
قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ عَائِشَةَ اَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيْضُ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَقْضِيْ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ ترجمہ معاذہ عدویہ سے روایت ہے ایک عورت نے
حضرت عائشہ سے پوچھا کیا حائضہ نماز کی قضا کرے انہوں نے کہا کیا تو حروریہ ہے ف حروریہ نسبت ہے حروراء کی طرف جو ایک
گانوں ہے کوفہ سے دو میل پر پہلے خارجی لوگ وہاں جمع ہوئے تھے حضرت عائشہ کا مطلب یہ تھا کیا تو بھی خارجی ہے کیونکہ خارجی لوگ حائضہ

نماز کی قضا واجب جانتی ہیں وہ خلاف ہوا جماع کے ت ہم کو حیض آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر نماز کی قضا
نہ کرتی تھیں نہ ہم کو حکم ہوتا تھا قضا کرنے کا **باب استخدام الحائض** حائضہ عورت سے کام خدمت لینے کا بیان **عن**
ابی ھریرۃ بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد اذ قال یا عائشۃ ناولینی الثوب
فقالت انی لا اصلی فقال انہ لیس فی یدک فناولتہ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے آپ نے فرمایا اے عائشہ مجھ کو کپڑا اٹھا دے انہوں نے کہا میں نماز نہیں پڑھتی ہوں یعنی حائضہ
ہوں یہ عمدہ اشارہ ہے حیض کا آپ نے فرمایا وہ تیری ہاتھ میں نہیں ہے اب انہوں نے کپڑا اٹھا دیا **عن عائشۃ قالت قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرۃ من المسجد فقالت انی حائض فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لیست حیضتک فی یدک **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مجھ کو بوریا اٹھا دے مسجد میں سے انہوں نے کہا میں حائضہ ہوں آپ نے فرمایا تیرا حیض ہاتھ میں نہیں کہا ہے **بسط الحائض الخمرۃ**
فی المسجد حائضہ عورت مسجد میں بوریا بچھا دے تو کیسا ہے **عن میمونۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ**
وسلم یضع راسہ فی حجر احدانا فیتلو القرآن وھی حائض وتقوم احدانا بخمرتہ الی المسجد فتبسطھا
وھی حائض **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں رکھتے اور قرآن پڑھتے
وہ حائضہ ہوتی اور ہم میں سے کوئی اٹھ کر مسجد میں بوریا بچھا دیتی اور وہ حائضہ ہوتی **ترجیل الحائض**
راس زوجھا وھو معتکف فی المسجد حائضہ عورت اپنے خاوند کے سر میں کنگھی کرے اور وہ مسجد میں اعتکاف سے ہو
عن عائشۃ انھا کانت ترجل راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی حائض وھو معتکف
فیناولھا راسہ وھی فی حجرتھا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی
کیا کرتی تھیں وہ حائضہ ہوتیں اور آپ اعتکاف میں ہوتے آپ اپنا سر ان کو دیتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتیں یعنی حجرہ تو مسجد سے
ملا ہوا تھا آپ مسجد سے سر حجرے کی طرف کر دیتے حضرت عائشہ کنگھی کر دیتیں **غسل الحائض راس زوجھا** حائضہ عورت
اپنے خاوند کا سر دھووے **عن عائشۃ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدنی الی راسہ وھو
معتکف فاغسلہ وانا حائض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف
جھکا دیتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے میں آپ کا سر دھو دیتی اور میں حائضہ ہوتی **عن عائشۃ قالت کنت ارجل راس رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم وانا حائض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کرتی
تھی اور میں حائضہ ہوتی **باب شھود الحیض العیدین ودعوۃ المسلمین** حائضہ عورتیں عید گاہ میں اور
مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں **عن حفصۃ** قالت کانت ام عطیۃ لا تذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الا قالت بابا فقلت اسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کذا وکذا فقالت نعم

بَابٌ قَالَ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى

ترجمہ حفصہ سے روایت ہے ام عطیہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو بابا کہتیں یا بابا قسم ہے مجھے بابی قسم ہے میری باپ کی) مین نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے آپ ایسا ایسا فرماتے تھے ام عطیہ نے کہا ہان بابا (یعنی قسم ہے میری باپ کی) آپنے فرمایا نکلنا چاہیے جوان لڑکیون اور پردے والیون اور حیض والی عورتون کو (عیدگاہ کیطرف تاکہ مسلمانونکا مجمع زیادہ معلوم ہو اور نماز کی رونق ہو اور خوشی پیدا ہو) تو حاضر ہون یہ عورتین نیکی مین اور شریک ہون مسلمانون کی دعا مین لیکن حیض والی عورتین الگ رہین مسجد سے (یعنی نماز مین شریک نہ ہون اور مسجد کے اندر نہ آوین بلکہ باہر ہو دعا مین شریک رہین) **ف** اس حدیث سے نماز عیدین کے لیے جوان عورتون کو نکلنے کی اجازت ہوئی بلکہ حکم ہوا بعضون نے یہ کہا ہے کہ یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا جب مسلمانون کی تعداد کم تھی تو آپنے عورتونکو بھی نکلنے کے لیے حکم کیا تھا اس لیے کہ ان کی تعداد زیادہ معلوم ہو اب مسلمان بہت ہوگئے مرد ونکا نکلنا کافی ہے عورتونکا نکلنا ضرور نہیں ہے مگر یہ صرف قیاس ہے نماز عید سے مقصود عبادت الٰہی اور شکر ادا اظہار تجمل اور شوکت اسلام ہے اور یہ دونی صورت مین زیادہ ہوگا جب مجمع زیادہ ہو اس لیے علی العموم سب کا نکلنا مناسب ہے مگر عورتین اچھا سا تر پردہ پوشن لباس پہنکر نکلین جیسے دوسری روایت مین ہے ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ کسی عورت پاس چادر نہین ہوتی وہ کیونکر نکلے آپنے فرمایا اوسکو دوسری عورت اپنی فاضل چادر دیدے

بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

(طواف الافاضہ یعنی طواف الزیارۃ) کے بعد عورت کو حیض آئے تو کیا کرے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَاخْرُجْنَ

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید انہون نے ہم کو روک رکھا ہے کیا انہون نے طواف نہین کیا خانہ کعبہ کا (یعنی طواف الزیارۃ جو رکن ہے حج کا) حضرت عائشہ نے کہا طواف کر چکین ہین آپنے فرمایا تو چلو نکلو **ف** یعنی طواف الزیارۃ فرض ہے وہ ادا ہو چکا اب طواف الوداع کی لیے حائضہ کو ٹھیرنا ضرور نہین ہے

بَابُ مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام کیوقت حائضہ عورت کیا کرے

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مُرْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ ثُمَّ تُهِلَّ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اسماء بنت عمیس کو جب نفاس ہوا ذو الحلیفہ مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انکے خاوند) ابو بکر صدیق سے کہا حکم کرو انکو غسل کرینگا اور احرام باندھین گا **ف** یعنی حیض یا نفاس کا ہو جانا احرام کو مانع نہین ہے جس عورت کو میقات پر حیض یا نفاس ہو جاوے تو وہ غسل کر کے احرام باندھ لے لبیک کہے لیکن دوگانہ احرام نہ پڑھے نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا باقی سب ارکان ادا کرے

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النُّفَسَاءِ

نفاس والی عورت پر نماز جنازہ پڑھنے

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فِي وَسَطِهَا ترجمہ

قال ابن الاثیر ... وصلہ بابی ... یقول بابا ... الصحیح انہ ... فلیعتزلوا المساجد ... النفاس ... ۱۲ ... جمع خدر ... العالمہ ... مکیون فغہ ... الیت ... ۱۲

سمرہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز پڑہی ام کعب پر اور وہ گئین تہین نفاس مین تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اون کی کمر کے سامنے **باب** دم الحیض یصیب الثوب حیض کا خون کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا
چاہیے **عن** اسماء بنت ابی بکر ان امرأة استفتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن دم الحیض یصیب
الثوب فقال حتیہ واقرصیہ وانضحیہ وصلی فیہ **ترجمہ** اسما بنت ابی بکر سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے آپنے فرمایا مل ڈال پہر چہیل ڈال پہر دہو ڈال اوسکو اور نماز پڑہ
اوس کپڑے مین **عن** ام قیس بنت محصن انہا سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن دم الحیض یصیب
الثوب قال حکیہ بضلع واغسلیہ بماء وسدر **ترجمہ** ام قیس بنت محصن سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے آپنے فرمایا کہرچ ڈال اوسکو ایک چہپٹی سے اور دہو ڈال پانی
اور بیری سے

کتاب الغسل والتیمم من المجتبی

کتاب غسل اور تیمم کی سنن مجتبی سے **باب** ذکر
نہی الجنب عن الاغتسال فی الماء الدائم جنب کو تہمے ہوئے پانی مین غسل کرنیکی ممانعت **عن** ابی ہریرة یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وہو جنب **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ غسل کرے کوئی تم مین سے تہمے ہوئے پانی مین جب وہ جنب ہو **عن** ابی ہریرة
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبولن الرجل فی الماء الدائم ثم یغتسل فیہ او یتوضا **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی شخص تم مین سے تہمے ہوئے پانی مین پہر غسل کرے اوس سے یا
وضو کرے **عن** ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یبال فی الماء الدائم ثم یغتسل
فیہ من الجنابة **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تہمے ہوئے پانی مین پیشاب کرکر
پہر اوسمین غسل جنابت کرنیسے **عن** ابی ہریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یبال فی الماء الراکد
ثم یغتسل منہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تہمے ہوئے پانی مین پیشاب کرنیسے پہر اوسمین
غسل کرنیسے **عن** ابی ہریرة قال لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل منہ **ترجمہ**
ابو ہریرہ رض سے روایت ہے انہون نے کہا نہ پیشاب کرے کوئی تم مین سے تہمے ہوئے پانی مین جو بہتا نہین ہے پہر اوس مین غسل کرے
باب الرخصة فی دخول الحمام حمام مین جانیکی اجازت **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یدخل الحمام الا بمئزر **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یقین رکہتا ہے اللہ پر اور قیامت کے دن پر وہ حمام مین نہ جاوے بغیر تہبند باندہے ہوئے یعنے
اپنا ستر دوسرے کے سامنے نہ کہولے **ف** پس وہ جو حنفیہ کو بعض فتاوے مین لکھا ہے کہ حمامی کی عورت کہولنا درست ہے غلط او
لغو ہو گیا **باب** الاغتسال بالثلج والبرد برف اور اولون سے غسل کرنیکا بیان **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی

يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يدعو اللهم طهرني من الذنوب والخطايا اللهم
نقني منها كما ينقى الثوب الابيض من الدنس اللهم طهرني بالثلج والبرد والماء البارد ترجمه
عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ پاک کر دے مجھ کو گناہوں سے اور خطاؤں سے
یا اللہ صاف کر دے مجھ کو ان سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے یا اللہ پاک کر مجھ کو برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی
سے **باب** الاغتسال قبل النوم سونے سے پہلے غسل کرنے کا بیان عن عبد الله بن ابی قیس قال سالت عائشة
كيف كان نوم رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنابة ايغتسل قبل ان ينام او ينام قبل
ان يغتسل قالت كل ذلك قد كان يفعل ربما اغتسل فنام وربما توضأ فنام ترجمہ عبداللہ بن
ابی قیس سے روایت ہے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں کیونکر سوتے تھے کیا سونے سے
پہلے غسل کر لیتے یا غسل سے پہلے سو جاتے تھے حضرت عائشہ نے کہا سب طرح کرتے تھے کبھی غسل کر کے سوتے تھے کبھی وضو
کر کے سو جاتے (اور غسل نہ کرتے لیکن وضو ضرور کر لیتے) **باب** الاغتسال اول الليل پہلی رات کو غسل کرنا عن
غضيف بن الحارث قال دخلت على عائشة فقلت اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل
من اول الليل او من آخره قالت كل ذلك كان ربما اغتسل من اوله وربما اغتسل من آخره
قلت الحمد لله الذي جعل في الامر سعة ترجمہ غضیف بن حارث سے روایت ہے میں حضرت عائشہ کے پاس
گیا اور ان سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اول حصہ میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں انہوں نے کہا ہر طرح
سے کرتے تھے کبھی اول رات میں غسل کرتے اور کبھی اخیر رات میں غسل کرتے میں نے کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے دین میں گنجائش
رکھی **باب** الاستتار عند الاغتسال غسل کے وقت آڑ کرنا عن يعلى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
رأى رجلا يغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال ان الله عز وجل حليم
حيي ستير يحب الحياء والستر فاذا اغتسل احدكم فليستتر ترجمہ یعلی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نہاتے ہوئے دیکھا سامنے (یعنی بغیر آڑ کے) تو آپ منبر پر چڑھے اور اللہ کا شکر کیا اور اس کی تعریف
بیان کی پھر فرمایا بیشک اللہ حلیم اور شرم والا ہے پردہ میں رہتا ہے اور دوست رکھتا ہے شرم اور پردے کو تو جب کوئی تم میں سے
غسل کرے تو پردہ کر لے عن يعلى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل ستير
فاذا اراد احدكم ان يغتسل فليتوار بشيء ترجمہ یعلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بیشک اللہ عزوجل پردہ پوش والا ہے تو جب کوئی تم میں سے غسل کرنا چاہے تو چاہیے کہ آڑ کر لے کسی چیز کی عن میمونة قالت
وضعت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ماء قالت فسترته فذكرت الغسل قالت ثم اتيته
بخرقة فلم يردها ترجمہ میمونہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا نہانے کو اور پردہ کیا

پردہ کیا آپ پر بعد اوسکے غسل کو بیان کیا پھر کہا میں ایک کپڑا لیکر آئی بدن پونچھنے کو آپنے اوسکا خیال نہ کیا عن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ایوب علیہ السلام یغتسل عریانا خر علیہ
جراد من ذہب فجعل یحثی فی ثوبہ قال فناداہ ربہ عز وجل یا ایوب الم اکن اغنیتک قال بلی یا رب
ولکن لا غنا بی عن برکاتک ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایوب علیہ السلام ننگے نہاتے
تھے تو مینہ اون کے اوپر سونے کی ٹڈی گری تو وہ اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے اوسوقت اللہ تعالے نے اونکو پکارا اور فرمایا اے ایوب کیا میں نے
تجھکو غنی نہیں کیا ایوب نے عرض کیا کیوں نہیں اے میرے رب (یعنی تو نے مجھکو بیشک غنی کیا ہے) لیکن میں تیری برکتوں سے غنی نہیں
ہو سکتا (یعنی میں کتنا ہی غنی ہو جاؤں تو بھی تیری نعمتوں کا محتاج رہونگا)

باب الدلالۃ علی ان لا توقیت فی الماء

پانی میں کوئی حد مقرر نہ ہونا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل فی الاناء
وہو الفرق وکنت اغتسل انا وہو من اناء واحد ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک برتن سے جو فرق تھا (فرق ایک پیمانہ ہے جس میں سولہ رطل پانی آتا ہے) اور میں اور آپ ایک ہی برتن سے
غسل کرتے (یعنی دونوں ہاتھ ڈالکر اوس میں سے پانی لیتے جاتے)

باب اغتسال الرجل والمرأۃ من نسائہ

مرد اور عورت ملکر غسل کریں عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل وانا من اناء واحد
نغترف منہ جمیعا وقال سوید قالت کنت انا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور میں ایک برتن سے غسل کیا کرتے دونوں اوس میں سے چلو لیتے جاتے عن عائشۃ قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من اناء واحد من الجنابۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں
ایک برتن سے غسل کرتے جنابت کا عن عائشۃ قالت لقد رأیتنی انازع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الاناء اغتسل انا وہو منہ ترجمہ حضرت عائشہ نے سوید سے کہا تو نے مجھے دیکھا ہوتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
چھینا چھینی کرتی برتن میں آپ اور میں دونوں ایک برتن سے غسل کرتے

باب الرخصۃ فی ذلک

مرد اور عورت کو
ایک برتن سے غسل کرنیکی اجازت عن عائشۃ قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
اناء واحد ابادرہ ویبادرنی حتی یقول دعی لی قال سوید یبادرنی وابادرہ فاقول دع لی
دع لی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل کرتے تھے میں چاہتی
تھی کہ جھٹ پٹ آپ سے پہلے غسل کر لوں اور آپ چاہتے تھے کہ جھٹ پٹ مجھ سے پہلے غسل کر لیں یہاں تک کہ آپ فرماتے تھے میرے لیے پانی
رہنے دو تو سوید نے کہا آپ چاہتے تھے جلدی غسل کر لیں اور میں چاہتی تھی میں جلدی غسل کر لوں تو میں کہتی دیکھو میرے لیے پانی
رہنے دو پانی رہنے دو

باب الاغتسال فی قصعۃ فیہا اثر العجین

جس برتن میں آٹا لگا ہوا ہو اوس میں پانی بھر کر
غسل کرنا عن ام ہانئ انہا دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ وہو یغتسل قد سترتہ

فَاطِمَةُ بِثَوْبٍ دُوْنَهُ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا أَثَرُ الْعَجِيْنِ قَالَتْ فَصَلَّى الضُّحٰى فَمَا أَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى حِيْنَ قَضٰى غُسْلَهُ
ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئیں جس دن مکہ فتح ہوا آپ غسل کر رہے تھے اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
آپ پر آڑ کیے ہوئے تھیں ایک کپڑے کی اور آپ غسل کر رہے تھے ایک کونڈے سے جس میں آٹے کا لگاؤ تھا پھر آپ نے چاشت کی نماز پڑھی لیکن
ام ہانی کہتی ہیں مجھے یاد نہیں ہے آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں جب غسل کر چکے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی پاک چیز تھوڑی
مین ملجاوے بشرطیکہ پانی کی رقت قائم رہے تو اوس سے وضو اور غسل درست ہے **باب** تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ رَأْسِهَا
عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ غسل کے وقت عورت کو اپنا سر کھولنا (جب چوٹیاں گندھی ہوئی ہوں) ضرور نہیں ہے **عَنْ** عُبَيْدِ بْنِ
عُمَيْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا فَإِذَا تَوْرٌ مَوْضُوْعٌ
مِثْلُ الصَّاعِ أَوْ دُوْنَهُ فَنَشْرَعُ فِيْهِ جَمِيْعًا فَأُفِيْضُ عَلٰى رَأْسِيْ بِيَدَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا أَنْقُضُ لِيْ شَعْرًا
ترجمہ عبید بن عمیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا تم نے دیکھا میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں اس برتن
سے غسل کرتے تھے وہاں ایک کٹرہ رکھا تھا صاع کے برابر یا اوس سے کم ہم دونوں شروع کرتے تھے ایک ساتھ لیکن میں اپنے سر پر تین
لپ پانی ڈالتی اپنے ہاتھ سے اور بال نہ کھولتی **باب** إِذَا تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيْبِ اگر کسی شخص نے احرام
کے لیے غسل کیا اور خوشبو لگائی پھر بعد احرام کے اوس خوشبو کا اثر رہا تو کیسا ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا
بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيْبًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْتَشِرِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ
فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ عَلٰى نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ
مُحْرِمًا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے اگر میں گندہک لگا کر صبح کروں تو مجھے بھلا معلوم ہوتا ہے اس سے کہ میں
احرام میں ہوں اور صبح کروں اوس حال میں کہ خوشبو پھیلاتا ہوں (یعنی میرے بدن یا کپڑے سے خوشبو آتی ہو) محمد بن المنتشر نے کہا
یہ سنکر میں حضرت عائشہ پاس گیا اور اون سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی آپ اپنی
عورتوں پاس گئے پھر اوسکی صبح کو احرام باندھا تو خوشبو کا اثر احرام کی حالت میں تھا پس معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عمر کا یہ قول اونکا
قیاس تھا وہ جیسی خوشبو کا اثر احرام کے بعد باقی رہے اوسکا لگانا احرام سے پہلے درست ہے **باب** إِزَالَةِ الْجُنُبِ الْأَذٰى
عَنْهُ قَبْلَ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ جنب اپنے سارے بدن پر پانی ڈالنے سے پہلے جو نجاست بدن میں لگی ہو اوسکو دور کرے **عَنْ** مَيْمُوْنَةَ
قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا
أَصَابَهُ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحّٰى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا قَالَتْ هٰذِهِ غُسْلَةٌ مِنَ الْجَنَابَةِ ترجمہ میمونہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا جیسے نماز کے لیے وضو کرتے تھے لیکن پاؤں نہ دھوئے اور شرمگاہ دھوئی اور جو اوس میں
لگا تھا اوسکو دھویا پھر پانی اپنے بدن پر بہایا بعد اوسکے اپنے پاؤں کو وہاں سے سرکایا اور دونوں پاؤں دھوئے میمونہ نے کہا یہ غسل
جنابت کا تھا **باب** مَسْحِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ شرمگاہ دھونے کے بعد زمین پر ہاتھ پھیرنا **عَنْ**

مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ
مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ
ثُمَّ يَمْسَحُهَا ثُمَّ يَغْسِلُهَا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ وَعَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَتَنَحَّى
فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ترجمہ میمونہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کرتے تو پہلے دونوں ہاتھ
دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرمگاہ کو دھوتے پھر اپنا ہاتھ زمین پر مارتے اور اسے رگڑتے پھر اسکو دھوتے اور جیسے
نماز کا وضو ہوتا ہے ویسے ہی وضو کرتے پھر اپنے سر پر اور سارے بدن پر پانی ڈالتے بعد اسکے اس جگہ سے سرک جاتے اور دونوں پاؤں
دھوتے **بَابُ الِابْتِدَاءِ بِالْوُضُوءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ** غسل جنابت وضو سے شروع کرنا **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ
ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے
تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر جیسے نماز کا وضو ہوتا ہے ویسا وضو کرتے پھر غسل کرتے پھر اپنے ہاتھوں سے بالوں میں خلال کرتے
جب یقین ہو جاتا کہ جسم میں پانی پہنچ گیا اس وقت تین بار پانی اپنے اوپر ڈالتے پھر سارا بدن دھوتے **بَابُ التَّيَمُّنِ**
فِي الطُّهُورِ طہارت میں داہنی جانب سے شروع کرنا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ
التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَقَالَ بِوَاسِطٍ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ ترجمہ ام المومنین
عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے جہاں تک ہو سکتا اپنی طہارت میں اور
جوتا پہننے میں اور کنگھی کرنے میں۔ مسروق جو اس حدیث کو راوی ہیں انہوں نے واسط (ایک قریہ ہے مضافات بصرہ میں)
میں اس حدیث کو روایت کرتے وقت اتنا زیادہ کیا کہ آپ ہر کام میں داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے **بَابُ تَرْكِ**
مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْجَنَابَةِ جنابت کے غسل میں وضو کرے تو سر پر مسح کرنا ضرور نہیں (کیونکہ سر کو دھونا ضروری ہے
اور وہ کافی ہے) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ
وَاتَّسَقَتِ الْأَحَادِيثُ عَلَى هَذَا يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى
فِي الْإِنَاءِ فَيَصُبُّ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى فَرْجِهِ فَيَغْسِلُ مَا هُنَالِكَ حَتَّى يُنْقِيَهُ ثُمَّ يَضَعُ
يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى التُّرَابِ إِنْ شَاءَ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يُنْقِيَهَا ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا
وَيَسْتَنْشِقُ وَيُمَضْمِضُ وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ رَأْسَهُ لَمْ يَمْسَحْ وَأَفْرَغَ
عَلَيْهِ الْمَاءَ فَهَكَذَا كَانَ غُسْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذُكِرَ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ
سے روایت ہے حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت کو پوچھا (کیونکر کرنا چاہیے) اور بہت روایتیں اسی مضمون کی

آپنے پہلے اپنے دہونا ہاتہہ پر دو یا تین بار پانی ڈالے پہر اپنا داہنا ہاتہہ برتن مین ڈالے اوسپانی لیکر اپنی شرمگاہ پر بہاوے اور بائین
ہاتہہ سے شرمگاہ دہووی یہانتک کہ جو اوس مین لگا ہو وہ صاف ہو جاوی پہر بائین ہاتہہ کو اگر چاہے مٹی سے رگڑے بعد اوسکی بائین
ہاتہہ پہ پانی ڈالی یہانتک کہ صاف ہو جاوی پہر دونون ہاتہونکو تین بار دہووے اور کلی کرے اور ناک مین پانی ڈالے اور منہ دہووے
اور دونو ہاتہہ تین تین بار جب سرکی باری آئے تو اوسپر مسح نکرے بلکہ پانی بہالے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل
حضرت علیؓ نے بیان کیا

بَابُ اسْتِبْرَاءِ الْبَشَرَةِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ غسل جنابت مین کہ صاف کرنا عن

عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ
وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُخَلِّلُ رَأْسَهُ بِأَصَابِعِهِ حَتّٰى إِذَا خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَأَ الْبَشَرَةَ غَرَفَ
عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل
جنابت کرتے تو دونو ہاتہون کو دہوتے پہر نماز کا سا وضو کرتے پہر سر کے بالون کا خلال کرتے اونگلیونسے یہانتک کہ یقین ہو جاتا
سر کو صاف ہونیکا اوسوقت دونون چلو بہر کر سر پر تین بار پانی ڈالتے پہر ساری بدن پر پانی ڈالتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوِ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ
بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهِ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہؓ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت کا تو ایک برتن منگواتے حلاب کیطرح **ف** حلاب کسر
حاء مہملہ و تخفیف لام ایک برتن ہے جس مین دودہ دوہا جاتا ہے خطابی نے کہا حلاب وہ برتن جسمین ایک اونٹنی کا دودہ سماجاوے
یہی مشہور ہے اور صحیح روایت مین ازہری نے کہا یا لفظ جلاب ہے بضم جیم معجمہ اور تشدید لام مراد اوس سے گلاب ہے یعنی خوشبو کے
لیے آپ گلاب منگاتے تہے سر مین لگانے کو اور بخاری نے شاید یہی معنی سمجہے کیونکہ انہون نے ترجمہ باب یون کیا ہے باب اوس شخص
کے بیان مین جسنے جلاب اور خوشبو سے غسل شروع کیا بعضون نے کہا یا لفظ حلاب ہے پرکسرحاء مہملہ یعنی ظرف اور مراد خوشبو کا
ظرف ہے اور یہی صحیح ہے **ت** اور ہاتہہ مین لیکر پہلے داہنی طرف کیطرف شروع کیے پہر بائین طرف پہر دونون ہاتہون سے لیتے اور
سر پر ملتے

بَابُ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلٰى رَأْسِهِ جنب کو سر پر کتنا پانی ڈالنا کافی ہے عَنْ جُبَيْرِ
بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُفْرِغُ عَلٰى رَأْسِي ثَلَاثًا
ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین غسل کا ذکر آیا آپنے فرمایا مین تو اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتا
ہون عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ أَفْرَغَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثًا
ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے تو اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ حیض سے غسل کرتے وقت کیا کرے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهْرِ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا قَالَتْ

كيف أتوضأ بها قال توضئي بها قالت كيف أتوضأ بها قالت ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم سبح وأعرض عنها ففطنت عائشة لما يريد رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فأخذتها إلي فأخبرتها بما يريد رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ میں حیض سے پاک ہو کر کیونکر غسل کروں آپنے فرمایا ایک ٹکڑا کپڑے یا روئی کا جس میں مشک لگی ہو اوس سے طہارت کر وہ عورت بولی یا رسول اللہ میں کیونکر اوس سے طہارت کروں فرمایا طہارت کر اوس سے وہ بولی میں کیونکر طہارت کروں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا اور اوسکی طرف سے منہ پھیر لیا حضرت عائشہ سمجھ گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کو انہوں نے کہا میں نے اوس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا پھر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد تھا اوسے بتلا دیا (آپکا مقصد یہ تھا کہ غسل کے بعد اوس لکّے کو شرمگاہ میں رکھ تاکہ بدبو جاتی رفع ہو)

باب الغسل مرة واحدة ایک ایک بار سب اعضا کو دھونا غسل میں **عن** ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت اغتسل النبي صلى الله عليه وسلم من الجنابة فغسل فرجه ودلك يده بالأرض أو الحائط ثم توضأ وضوءه للصلاة ثم أفاض على رأسه وسائر جسده **ترجمہ** ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا جنابت کا تو اپنی شرمگاہ کو دھویا اور زمین پر ہاتھ رگڑا یا دیوار پر پھر نماز کا سا وضو کیا بعد اوس کے سر اور تمام بدن پر پانی ڈالا

باب اغتسال النفساء عند الإحرام جو عورت جنی ہو وہ احرام کیونکر باندھے **عن** جعفر بن محمد عن أبيه قال أتينا جابر بن عبد الله فسألناه عن حجة الوداع فحدثنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج لخمس بقين من ذي القعدة وخرجنا معه حتى أتى ذا الحليفة ولدت أسماء بنت عميس محمد بن أبي بكر فأرسلت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف أصنع فقال اغتسلي ثم استثفري ثم أهلي **ترجمہ** امام جعفر صادق سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے والد ماجد امام محمد باقرؓ سے انہوں نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ پاس گئے اور اون سے پوچھا حج وداع کا حال انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلے جب ذی قعدہ کے پانچ روز رہ گئے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے جب ذو الحلیفہ میں پہنچے تو اسماء بنت عمیس (ابوبکر صدیق کی بی بی) جنیں محمد بن ابی بکر کو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسیکو بھیجا کہ اب میں کیا کروں آپنے فرمایا غسل کر پھر لنگوٹ باندھ لے بعد اوس کے لبیک پکار (یعنی احرام باندھ)

باب ترك الوضوء بعد الغسل غسل کے بعد وضو نہ کرنا **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتوضأ بعد الغسل **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے پیچھے وضو نہ کرتے تھے (اسلیے کہ غسل کافی ہے وضو کی طرف سے بھی)

باب الطواف على النساء في غسل واحد کئی عورتوں سے صحبت کرنا پھر ایکبار غسل کرنا **عن** عائشة كنت أطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم

فيطوف على نسائه ثم يصبح محرماً ينضخ طيباً ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی
آپ اپنی عورتوں پاس ہو آتے پھر صبح کو احرام باندھے ہوتے اور خوشبو آپ میں سے مہکتی ہوتی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کئی عورتوں
پاس ہو کر ایک دفعہ غسل کر سکتے ہیں۔ دوسرے یہ نکلا کہ احرام باندھنے کے بعد اگر خوشبو کا اثر رہ جاوے جو قبل احرام کے لگائی ہو تو کچھ
قباحت نہیں ہے **باب التيمم بالصعيد** مٹی پر تیمم کرنا **عن** جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم أعطيت خمساً لم يعطهن أحد قبلي نصرت بالرعب مسيرة شهر وجعلت لي الأرض مسجداً
وطهوراً فأينما أدرك الرجل من أمتي الصلاة يصلي وأعطيت الشفاعة ولم يعط نبي قبلي وبعثت
إلى الناس كافة وكان النبي يبعث إلى قومه خاصة ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ باتیں عنایت ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملی تھیں۔ ایک تو مدد کیا گیا میں ساتھ رعب کے ایک مہینے کی راہ
سے (یعنی میں کافروں سے ایک مہینے کی راہ پر ہوتا ہوں لیکن میری ہیبت انکے دلوں میں پڑجاتی ہے) دوسری زمین میرے لیے
مسجد بنائی گئی ہے (یعنے ہر جگہ نماز درست ہے) تیسری زمین میرے لیے طہارت بنائی گئی (یعنے تیمم مٹی سے درست ہوا) اب میری
اُمت میں سے جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجاوے نماز پڑھ لے چوتھی مجھکو شفاعت عنایت ہوئی (یعنے شفاعت عظمیٰ جو مخصوص
ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ لوگوں کو راحت اور آرام دینے کے لیے اور ملوانے روز حشر کی خلاصی دینے کے لیے ہوگی)
پانچویں میں تمام لوگوں کیطرف بھیجا گیا مجھ سے پہلے ہر ایک نبی خاص اپنی قوم کیطرف بھیجا جاتا **باب التيمم لمن
يجد الماء بعد الصلاة** ایک شخص تیمم کرکے نماز پڑھ لیوے پھر پانی ملے اور وقت باقی ہو **عن** أبي سعيد أن رجلين
تيمما وصليا ثم وجدا ماء في الوقت فتوضأ أحدهما وعاد لصلاته ما كان في الوقت ولم
يعد الآخر فسألا النبي صلى الله عليه وسلم فقال للذي لم يعد أصبت السنة وأجزأتك
صلاتك وقال للآخر أما أنت فلك مثل سهم جمع ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے دو شخصوں نے تیمم کیا اور نماز
پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی پایا ایک نے وضو کیا اور نماز کو لوٹایا اور دوسرے نے نہیں لوٹایا پھر دونوں نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اوس شخص سے جس نے نماز نہیں لوٹائی تھی تو سنت پر چلا (یعنے شریعت کا حکم یوں ہی ہے
کہ نماز کا لوٹانا ضرور نہیں) اور تیری نماز ہو گئی اور دوسرے سے فرمایا تیرے لیے دونا حصہ ہے یا تیرے لیے ایک لشکر کا حصہ ہے (یعنے
جیسے لشکر کو مال غنیمت میں سے حصہ ملتا ہے اوتنا ثواب تجھکو ہے) **عن** عطاء بن يسار أن رجلين وساق الحديث
ترجمہ عطا بن یسار سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری **باب الوضوء من المذي** مذی سے وضو کرنا۔
عن ابن عباس قال تذاكر علي والمقداد وعمار فقال علي إني امرؤ مذاء وإني أستحي أن أسأل
رسول الله صلى الله عليه وسلم لمكان ابنته مني فيسأله أحدكما فذكر لي أن أحدهما ونسيت
سأله فقال النبي صلى الله عليه وسلم ذاك المذي إذا وجده أحدكم فليغسل ذلك منه وليتوضأ

وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ اَوْ كَوُضُوْءِ الصَّلٰوةِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے حضرت علی اور مقداد اور عمار نے آپس میں گفتگو کی تو
حضرت علی نے کہا مجھ کو مذی بہت آتی ہے اور میں شرم کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا مسئلہ پوچھنے میں کیونکہ آپ کے
صاحبزادی میری نکاح میں ہیں لیکن تم دونوں میں سے کوئی پوچھ لے تو میں نے سنا کہ ان دونوں میں سے (یعنی مقداد اور عمار میں)
سے کسی نے آپ سے پوچھا لیکن میں بھول گیا کہ وہ کون تھا (یعنی مقداد تھے یا عمار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں
سے کسی کو ایسا اتفاق ہو (یعنی مذی نکلے) تو اوسکو دھو ڈالے پھر نماز کا سا وضو کرے عَنْ عَلِیٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ
رَجُلًا فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے مجھ کو بہت مذی آتی
تھی میں نے ایک شخص سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرو اوس نے ذکر کیا آپ نے فرمایا مذی میں وضو کافی ہے عَنْ
عَلِیٍّ اسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَةَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ
فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے میں نے شرم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ
پوچھنے میں بسبب حضرت فاطمہؓ کے تو میں نے مقداد سے کہا انہوں نے پوچھا آپ نے فرمایا اوس میں وضو ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
عَلِیٌّ اَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ تَوَضَّاْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے مقداد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا مذی کا مسئلہ پوچھنے کو آپ نے فرمایا وضو کر
ڈال اور شرمگاہ دھو ڈال عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَرْسَلَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الْمِقْدَادَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْمَذْيَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ ثُمَّ لْيَتَوَضَّاْ
ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے حضرت علیؓ نے مقدادؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا مذی کا حکم پوچھنے کو آپ نے فرمایا اپنے
ذکر کو دھو ڈالے پھر وضو کر لیوے عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَمَرَهٗ
اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنَ الْمَرْاَةِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ فَاِنَّ
عِنْدِیْ ابْنَتَهٗ وَاَنَا اَسْتَحْيِیْ اَنْ اَسْاَلَهٗ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ
اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهٗ وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے حضرت علیؓ
نے مقداد بن الاسود سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو جب کوئی شخص اپنی عورت کے نزدیک جاوے اور اسکی مذی نکل آوے
تو کیا کرے میرے پاس آپکی صاحبزادی ہیں اسلیے میں شرم کرتا ہوں آپ سے یہ مسئلہ پوچھنے میں مقداد نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا جب کسی کو تم میں سے ایسا اتفاق ہو تو شرمگاہ کو دھو ڈالے پھر وضو کرے جیسے نماز کیلیے کرتا ہے باب
الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ جب سو کر اوٹھے تو وضو کرے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَاِنَّ
اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِیْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی

رات کو اوٹھے تو اپنا ہاتھہ برتن کے اندر نہ ڈالدے جبتک اوسپر دو یا تین بار پانی نہ بہالے کیونکہ معلوم نہین کہان رہا ہاتھہ اوسکا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ وَرَقَدَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُخْتَصَرٌ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے ایکرات مینے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تو مین آپکے بائین طرف کہڑا ہوا آپنے مجھے داہنی طرف کرلیا پہر آپنے نماز پڑہی اور لیٹ کر سو گئے بعد اوسکے موذن آیا آپنے نماز پڑہائی اور وضو نہ کیا **ف** یہہ خاصہ آپکا تہا کہ آپ سوتے مین بہی ہوشیار رہتے اور سونے سے آپکا وضو نہ جاتا یا صرف آپ لیٹ ہونگے اور سوئے نہ ہون گر ابن عباس یہہ سمجھے کہ سوگئے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَرْقُدْ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم مین سے نماز مین اونگہنے لگے تو چلا جاوے اور سو رہے (اونگھ کیحالت مین نماز پڑہنا بہتر نہین اسلیے کہ معلوم نہین زبان سے کیا نکلے اور اوسکو خبر نہو دعا کی بدلی بددعا کرنے لگے)

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

ذکر کے چہونیسے وضو ٹوٹ جاتا عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ **ترجمہ** بسرہ بنت صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی شرمگاہ کو چہوے تو وہ وضو کرے عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى فَرْجِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ **ترجمہ** بسرہ بنت صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی اپنا ہاتھہ شرمگاہ تک پہونچاوے تو وضو کرے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ الْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِيهِ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَأَرْسَلَ عُرْوَةُ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ مروان بن الحکم نے کہا ذکر چہونے سے وضو لازم آتا ہے اور کہا مجھہ سے بسرہ بنت صفوان نے اسکو بیان کیا عروہ نے بسرہ کے پاس کسیکو بہیجا بسرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا اون باتونکا جن سے وضو لازم آتا ہے تو فرمایا ذکر کے چہونیسے بہی وضو لازم آتا ہے عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّي حَتَّى يَتَوَضَّأَ **ترجمہ** بسرہ بنت صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص اپنے ذکر کو چہوئے وہ نماز نہ پڑہے جبتک وضو کرلے **ف** یہہ روایت منقطع ہے اسلیے کہ روایت کیا اسکو ہشام نے عروہ سے ابو عبد الرحمن نسائی نے کہا ہشام بن عروہ نے اسحدیث کو اپنے باپ سے نہین سنا

آخِرُ كِتَابِ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ مِنَ الْمُجْتَبٰى

تمام ہوئی کتاب غسل اور تیمم کی سنن مجتبی سے

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

شروع ہوئی کتاب نماز کے بیان مین

فَرْضُ الصَّلٰوةِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ فِي إِسْنَادِ حَدِيْثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ

[illegible] عن انس بن مالک

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا عند البیت بین النائم والیقظان اذ اقبل احد الثلثة بین الرجلین
فاتیت بطست من ذهب ملاٰن حکمة وایمانا فشق من النحر الی مراق البطن فغسل القلب بمآء زمزم ثم حشی
ملئ حکمة وایمانا ثم اتیت بدابة دون البغل وفوق الحمار ثم انطلقت مع جبریل علیہ السلام فاتینا
السمآء الدنیا فقیل من هذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ مرحبا بہ و
نعم المجیء جآء فاتیت علی اٰدم علیہ السلام فسلمت علیہ قال مرحبا بک من ابن ونبی ثم اتینا الی السمآء
الثانیة قیل من هذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد مثل ذلک فاتیت علی یحیی وعیسی فسلمت
علیهما فقالا مرحبا بک من اخ ونبی ثم اتینا الی السمآء الثالثة قیل من هذا قال جبریل قیل ومن معک
قال محمد فمثل ذلک فاتیت علی یوسف فسلمت علیہ قال مرحبا بک من اخ ونبی ثم اتینا الی السمآء
الرابعة فمثل ذلک فاتیت علی ادریس علیہ السلام فسلمت علیہ قال مرحبا بک من اخ ونبی ثم اتینا
الی السمآء الخامسة فمثل ذلک فاتیت علی هارون علیہ السلام فسلمت علیہ قال مرحبا بک من اخ ونبی
ثم اتینا السمآء السادسة فمثل ذلک ثم اتیت علی موسی علیہ السلام فسلمت علیہ قال مرحبا بک من
اخ ونبی فلما جاوزتہ بکی قیل ما یبکیک قال یا رب هذا الغلام الذی بعثتہ بعدی یدخل من
امتہ الجنة اکثر وافضل مما یدخل من امتی ثم اتینا السمآء السابعة فمثل ذلک فاتیت علی
ابراهیم علیہ السلام فسلمت علیہ قال مرحبا بک من ابن ونبی ثم رفع لی البیت المعمور فسالت
جبریل فقال هذا البیت المعمور یصلی فیہ کل یوم سبعون الف ملک فاذا خرجوا منہ لم
یعودوا فیہ اٰخر ما علیهم ثم رفعت لی السدرة المنتهی فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا
ورقها مثل اٰذان الفیلة واذا فی اصلها اربعة انهار نهران باطنان ونهران ظاهران
فسالت جبریل فقال اما الباطنان ففی الجنة واما الظاهران فالفرات والنیل ثم فرضت علی
خمسون صلوة فاتیت علی موسی فقال ما صنعت قلت فرضت علی خمسون صلوة قال انی اعلم
بالناس منک انی عالجت بنی اسرآئیل اشد المعالجة وان امتک لن یطیقوا ذلک فارجع الی ربک
فاساله ان یخفف عنک فرجعت الی ربی فسالتہ ان یخفف عنی فجعلها اربعین ثم رجعت
الی موسی علیہ السلام فقال ما صنعت قلت جعلها اربعین فقال لی مثل مقالتہ الاولی
فرجعت الی ربی عزوجل فجعلها ثلثین فاتیت علی موسی علیہ السلام فاخبرتہ فقال لی مثل
مقالتہ الاولی فرجعت الی ربی فجعلها عشرین ثم عشرة ثم خمسة فاتیت علی موسی علیہ السلام
فقال لی مثل مقالتہ الاولی فقلت انی استحیی من ربی عزوجل ان ارجع الیہ فنودی ان قد

قَدْ اَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ وَاَجْزِيْ بِالْحَسَنَةِ عَشْرَ اَمْثَالِهَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
انہون نے سنا مالک بن صعصعہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین خانہ کعبہ کے پاس تہا سوتے اور جاگتے بیچ مین
اتنے مین ایک شخص دو شخصون کے بیچ مین آیا (یعنی فرشتہ) اور ایک طشت سونے کا لایا گیا جو بہرا ہوا تہا حکمت اور ایمان سے **ف**
حکمت کہتے ہین اوس علم کو جسکی وجہ سے انسان کا قول اور فعل درست اور ٹہیک ہو اوسکی دو قسمین ہین ایک حکمت عملیہ دوسری
حکمت نظریہ حکمت عملیہ کے شعبے تدبیر منزل تہذیب اخلاق سیاست مدن وغیرہ حکمت نظریہ کے شعبے الٰہیات ریاضیات طبعیات
آنحضرتؐ دونو قسم کی حکمتون کی تکمیل کے لیے بہیجے گئے ہتے اوسکے ساتہہ ایمان اور یقین بہی اللہ کے احکام پر لگا ہوا تہا پس جسنے
صرف حکمت اختیار کی اور ایمان چہوڑ دیا وہ بہی گمراہ ہے بڑی حکمت یہہ ہے کہ حکیم مطلق کا کہنا مانے اوسکے احکام بجالاوے بعضون نے
کہا ہے کہ مراد حکمت سے وہی علم شریعت اور احکام ہے واللہ اعلم **ت** تو چاک کیا گیا سینہ جگنو سے پیٹ تک اور دہویا گیا دل آب زمزم
کے پانی سے پہر بہر دیا گیا حکمت اور ایمان سے بعد اوسکے میرے سامنے ایک جانور آیا جو خچر سے چہوٹا اور گدہے سے بڑا تہا اور مین جبرئیلؑ
کے ساتہہ چلا تو پہلے آسمان پر جو دنیا سے دکہلائی دیتا ہے پہونچا وہان کے دربانون نے کہا کون ہے جبرئیل نے کہا مین ہون
جبرئیل انہون نے پوچہا تمہارے ساتہہ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انہون نے کہا کیا بلائے گئے ہین مرحبا عرب
کا لفظ ہے جب کوئی مہمان آتا ہے تو کہتے ہین مرحبا اہلاً وسہلاً یعنی تم اچہی کشادہ وسیع جگہہ مین پہنچے) اچہی آمد سے آئے پہر مین آدمؑ
پاس آیا اور اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا اے بیٹے اور نبی پہر ہم دوسرے آسمان پر گئے وہان بہی پوچہا گیا کون ہے کہا جبرئیل
پوچہا تمہارے ساتہہ کون ہے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پہر ایسا ہی کہا (یعنی پوچہا کہ وہ بلائے گئے ہین جبرئیل نے کہا ہان بلائے
گئے ہین پہر انہون نے مرحبا کہا اور کہا اچہا آنا آئے) پہر مین یحییؑ اور عیسیٰ علیہما السلام پاس آیا اور اون کو سلام کیا انہون نے
کہا مرحبا اے بہائی اور نبی پہر ہم تیسرے آسمان پر گئے وہان بہی پوچہا کون ہے کہا جبرئیل کہا تمہارے ساتہہ کون ہے کہا محمد صلعم پہر
ایسا ہی کہا مین یوسفؑ علیہ السلام پاس گیا اور اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا بہائی اور نبی پہر ہم چوتہے آسمان پر گئے وہان
بہی ایسا ہی ہوا مین ادریس علیہ السلام پاس گیا اور اون کو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا اے بہائی اور نبی پہر ہم پانچوین آسمان پہ گئے
وہان بہی ایسا ہی ہوا اور مین ہارون علیہ السلام پاس گیا اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا اے بہائی اور نبی پہر ہم چہٹے آسمان
پر گئے وہان بہی ایسا ہی ہوا مین موسیٰ علیہ السلام پاس گیا اور اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا اے بہائی اور نبی جب مین آگے چلا تو وہ
رونے لگے اون سے پوچہا گیا کیون روتے ہو کہا اے پروردگار یہ لڑکا جسکو تو نے میرے بعد دنیا مین بہیجا اسکی امت مین سے میری
امت سے زیادہ اور بہتر لوگ جنت مین جاوینگے **ف** یہ رونا حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا بطور حسد کے نہ تہا کیونکہ انبیاء علیہم
السلام حسد سے پاک ہین بلکہ تاسف اور رنج سے تہا کہ میری امت نے بقدر میری پیروی نہین کی اور بہت مخالفت کی اللہ کے احکام
کی **ت** یہانتک کہ ہم ساتوین آسمان پر پہونچے وہان بہی ایسا ہی سوال جواب ہوا پہر مین حضرت ابراہیمؑ پاس گیا اور اونکو سلام کیا
انہون نے کہا مرحبا اے بیٹے اور نبی پہر دکہلایا گیا مجہکو بیت معمور (آباد گہر) مین نے جبرئیل سے پوچہا یہ کیا ہے جبرئیل نے کہا

یہ بیت معمور ہے اسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑہتے ہین پہر جب نماز پڑہ کر باہر جاتے ہین تو کبہی اوس مین نہین آتے (یعنی ہر روز نئے فرشتے ستر ہزار
آیا کرتے ہین اس سے کثرت فرشتونکی خیال کرنا چاہیے) پہر دکہلایا گیا مجہکو سدرۃ المنتہی (یعنی بیری کا درخت جو ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور
منتہی اوسکو اسلیے کہتے ہین کہ وہان پہنچ جاتے ہین نیچے سے فرشتے اور کوئی اوس سے آگے نہین بڑہتا بدون اجازت الہی کے) تو بیر اوسکی جہڑ
(ایک شہر ہے) کی مٹکون کی برابر تہے اور پتے اوسکے ہاتہی کے کانون کے برابر تہے اور اوسکی جڑ سے چار نہرین نکلتی تہین دو چہپی ہوئین اور دو کہلی
ہوئین مینے جبرئیل سے پوچہا انہون نے کہا چہپی ہوئین نہرین تو جنت مین گئین ہین اور کہلی ہوئین نہرین فرات اور نیل ہین **ف**
یعنی جنت مین بہی دو نہرین کہلی ہین جنکو فرات اور نیل کہتے ہین یا مراد دنیا کی فرات اور نیل ہین اس صورت مین یہ کلام بطریق تشبیہ کے
ہے یعنی ان دو نہرون کا پانی مشابہ ہے جنت کے پانی سے لطافت اور شیرینی مین واللہ اعلم **ف** پہر مجہپر پچاس نمازین فرض ہوئین جب
مین لوٹ کر موسی علیہ السلام پاس آیا تو انہون نے کہا تم نے کیا کیا مینے بیان کیا کہ مجہپر پچاس نمازین فرض ہوئین موسی علیہ السلام نے
کہا مین لوگونکا حال تم سے زیادہ جانتا ہون مین نے بہت کوشش کی بنی اسرائیل کے درستی مین اور تمہاری امت اسقدر نمازین ادا نہ کر سکیگی
تو تم پہر جاؤ اپنے پروردگار پاس اور تخفیف چاہو اوس سے مین پہر اپنے پروردگار پاس گیا اور تخفیف چاہی پروردگار نے چالیس نمازین کر دین جب
مین لوٹ کر موسی پاس آیا انہون نے پوچہا تم نے کیا کیا مینے کہا پروردگار نے پچاس کی چالیس نمازین کر دین موسی علیہ السلام نے
پہر ویسا ہی کہا (یعنی تمہاری امت اتنی نہین ادا نہ کر سکیگی تم اپنے پروردگار پاس جاؤ اور تخفیف کراؤ) مین پہر لوٹ کر اپنے پروردگار پاس گیا
اوسنے تیس نمازین کر دین جب مین لوٹ کر موسی علیہ السلام پاس آیا اور اون سے بیان کیا انہون نے پہر ویسا ہی کہا پہر مین لوٹ کر اپنے
پروردگار پاس گیا اوس نے بیس نمازین کر دین پہر دس پہر پانچ ہو گئین تب مین موسی علیہ السلام پاس آیا انہون نے
پہر ویسا ہی کہا (یعنی جاؤ اور تخفیف کراؤ) مینے کہا مجہے شرم آتی ہے اب پہر پروردگار پاس جانے مین اوسوقت پکارا گیا پروردگار
کیطرف سے کہ جاری کیا مینے فرض اپنا اور تخفیف کی مینے اپنے بندون سے اور بدلہ دونگا ایک نیکی کا دس گنا اوسکا ثواب پانچ نمازون کا
ثواب پچاس نمازونکے برابر ہوگا **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَتَيْتُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى
أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ لِي مُوسَى فَرَاجِعْ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ
ذَلِكَ فَرَاجَعْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا
تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَاجَعْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى
فَقَالَ ارْجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ إِنِّي اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے میری امت پر پچاس نمازین فرض کین مین لوٹ کر آیا تو موسی علیہ السلام پاس سے گزرا انہون نے کہا کیا فرض کیا
تمہارے رب نے تمہاری امت پر مینے کہا پچاس نمازین فرض کین حضرت موسی نے کہا پہر جاؤ اپنے پروردگار پاس کیونکہ امت تمہاری اتنی
نمازون کی طاقت نہ رکہیگی مین اپنے پروردگار پاس گیا اور اوس سے عرض کیا پروردگار نے آدہی معاف کر دین پہر مین لوٹ کر

موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اور اون سے بیان کیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اپنے پروردگار پاس کیونکہ تمہاری اُمت اتنی نمازوں کی طاقت نہ رکھیگی میں
پھر لوٹ ایک پروردگار پاس گیا اوس نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں اور وہ پچاس کے برابر ہیں میرے یہاں بات نہیں بدلتی میں لوٹ کر
موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اور اون سے بیان کیا حضرت موسیٰ نے کہا پھر جاؤ اپنے پروردگار پاس میں نے کہا مجھے شرم آتی ہے اپنے پروردگار
سے

عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أتيت بدابة فوق الحمار ودون البغل
خطوها عند منتهى طرفها فركبت ومعي جبريل عليه السلام فسرت فقال انزل فصل ففعلت
فقال اتدري اين صليت صليت بطيبة واليها المهاجر ثم قال انزل فصل فصليت فقال اتدري
اين صليت صليت بطور سيناء حيث كلم الله موسى عليه السلام ثم قال انزل فصل فصليت فقال
اتدري اين صليت صليت ببيت لحم حيث ولد عيسى عليه السلام ثم دخلت بيت المقدس
فجمع لي الانبياء عليهم السلام فقدمني جبريل حتى اممتهم ثم صعد بي الى السماء الدنيا
فاذا فيها ادم عليه السلام ثم صعد بي الى السماء الثانية فاذا فيها ابنا الخالة عيسى ويحيى
عليهما السلام ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاذا فيها يوسف عليه السلام ثم صعد بي الى
السماء الرابعة فاذا فيها هارون عليه السلام ثم صعد بي الى السماء الخامسة فاذا فيها
ادريس عليه السلام ثم صعد بي الى السماء السادسة فاذا فيها موسى عليه السلام ثم صعد بي
الى السماء السابعة فاذا فيها ابراهيم عليه السلام ثم صعد بي فوق سبع سموات فاتينا سدرة المنتهى
فغشيتني ضبابة فخررت ساجدا فقيل لي اني يوم خلقت السموات والارض فرضت عليك و
على امتك خمسين صلوة فقم بها انت وامتك فرجعت الى ابراهيم فلم يسألني عن شيء ثم
اتيت على موسى فقال كم فرض عليك وعلى امتك قلت خمسين صلوة قال فانك لا تستطيع
ان تقوم بها انت ولا امتك فارجع الى ربك فاسأله التخفيف فرجعت الى ربي فخفف عني عشرا
ثم اتيت الى موسى فامرني بالرجوع فرجعت فخفف عني عشرا ثم ردت الى خمس صلوة قال
فارجع الى ربك فاسأله التخفيف فانه فرض على بني اسرائيل صلوتين فما قاموا بهما فرجعت
الى ربي عز وجل فسألته التخفيف فقال اني يوم خلقت السموات والارض فرضت عليك وعلى
امتك خمسين صلوة فخمس بخمسين فقم بها انت وامتك فعرفت انها من الله عز وجل صرى
فرجعت الى موسى عليه السلام فقال ارجع فعرفت انها من الله صرى يقول حتم فلم ارجع

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے بڑا تھا اور خچر
سے چھوٹا تھا اوسکا قدم جہاں تک اوسکی نگاہ پہونچتی تھی پڑتا تھا میں اوس پر سوار ہوا اور میرے ساتھ جبرئیل علیہ السلام تھے تو میں چلا

جبرئیل علیہ السلام نے کہا اترو اور نماز پڑھو مین اترا اور نماز پڑھی جبرئیل نے کہا تم جانتے ہو تم نے کہان نماز پڑھی تم نے نماز پڑھی
طیبہ (لقب ہے مدینہ منورہ کا) مین اسیطرف ہجرت ہوگی پھر جبرئیل نے کہا اترو اور نماز پڑھو مین نے نماز پڑھی جبرئیل نے پوچھا
تم جانتے ہو تم نے کہان نماز پڑھی بیت اللحم ہے جہان پر عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے تھے پھر مین بیت المقدس مین پہونچا وہان تمام
پیغمبر اکٹھا کیے گئے جبرئیل نے مجھے آگے کیا مین سب کا امام بنا پھر جبرئیل مجھکو چڑھا کر پہلے آسمان پر لیگئے وہان پر آدم علیہ السلام ملے پھر
دوسرے آسمان پر لیگئے وہان پر دونو خالہ زاد بہائی حضرت عیسی اور یحیی علیہما السلام ملے پھر تیسرے آسمان پر لیگئے وہان پر یوسف علیہ
ملے پھر چوتھے آسمان پر لیگئے وہانپر ہارون علیہ السلام ملے پھر پانچوین آسمان پر لیگئے وہانپر ادریس علیہ السلام ملے پھر چھٹے آسمان پر لیگئے
وہان پر موسی علیہ السلام ملے پھر ساتوین آسمان پر لیگئے وہانپر ابراہیم علیہ السلام ملے پھر ساتون آسمانون کے اوپر لیگئے یہانتک کہ ہم
سدرۃ المنتہی کے پاس پہونچے وہانپر مجھکو ایک ابر کے ٹکڑے نے ڈھانپ لیا (اوسمین خاص تجلی الہی تھی) مین سجدے مین گرا پھر مجھسے فرمایا
گیا کہ جسدن مینے آسمان و زمین پیدا کیا تھا اوسی دن تجھپر اور تیری امت پر پچاس نمازین فرض کین تہین اب تو ادا کر اونکو اور تیری امت
بھی ادا کرے مین لوٹ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام پاس آیا اونہون نے مجھسے کچھ نہین پوچھا پھر مین حضرت موسی علیہ السلام پاس آیا
اونہون نے کہا کتنی نمازین فرض ہوئین تمپر اور تمہاری امت پر مینے کہا پچاس نمازین حضرت موسی نے کہا اتنی طاقت نہ تم مین ہے
نہ تمہاری امت مین ہے تو پھر لوٹ کر جاؤ اپنے پروردگار پاس اور تخفیف کراؤ مین لوٹ کر اپنے پروردگار پاس آیا اوس نے دس نمازین کم
کردین پھر موسی علیہ السلام پاس آیا اونہون نے کہا لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ مین لوٹ گیا پھر پروردگار نے دس کم کردین یہانتک کہ
پانچ نمازین رہگئین موسی علیہ السلام نے کہا لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ کیونکہ بنی اسرائیل پر دو نمازین فرض ہوئین تہین وہ اوسکو ادا
نہ کرسکے مین پھر گیا اپنے پروردگار پاس اور اوس سے تخفیف چاہی پروردگار نے فرمایا مینے جسدن آسمان و زمین پیدا کیا اوسی دن تجھپر اور
تیری امت پر پچاس نمازین فرض کین تہین اب پانچ پچاس کے برابر مین تو اونکو ادا کر اور تیری امت بھی ادا کرے (یعنی پانچ سے کم نہین
ہو سکتین) اوسوقت مینے جان لیا کہ اللہ کا یہ حکم قطعی ہے اسمین کمی بیشی نہ ہوگی پھر مین لوٹ کر موسی علیہ السلام پاس آیا اونہون نے
کہا جاؤ پھر جاؤ (اللہ پاس) مین سمجھ چکا تہا کہ یہ حکم قطعی ہے اسلیے نہین گیا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا عُرِجَ بِهِ مِنْ تَحْتِهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا أُهْبِطَ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا حَتَّى يُقْبَضَ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأُعْطِيَ ثَلَاثًا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَخَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَيُغْفَرُ لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِهِ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو آپکو سدرۃ المنتہی
تک لیگئے اور وہ چھٹے آسمان مین ہے جو چیزین زمین سے اوپر چڑھتی ہین وہ وہان پر تھم جاتی ہین اسیطرح جو چیزین اوپر سے اترتی ہین
وہ بھی وہان آکر تھم جاتی ہین یہانتک کہ لے لی جاتی ہین وہان سے (یعنی ملائکہ وہان سے لیکر جہان حکم ہوتا ہے وہان پہونچاتے ہین) پھر
عبد اللہ نے اس آیت کو اذ یغشی السدرۃ ما یغشی جب ڈھانپ لیا سدرۃ المنتہی کو جس چیز نے ڈھانپا عبد اللہ نے کہا مراد اس سے

پروانے ہین سونیکی (انوار الہی کو تشبیہ دی سونے کے پتنگیون سے ایک روایت مین ہی جراد من ذہب یعنی ٹڈیان سونیکی) تو دی گئین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین تین چیزین ایک تو پانچون نمازین دوسری اخیر آیتین سورہ بقر کی یعنی آمن
الرسول سی اخیر تک تیسرے یہ کہ جو شخص آپکی امت مین سی مرجاوے لیکن اسکے ساتھ اوس نے کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو اوسکے کبیرہ گناہ
بخشدیے جاوینگے) **باب** أين فرضت الصلوة نماز کہان پر فرض ہوئی **عن** انس بن مالك ان الصلوات
فرضت بمكة وان ملكين اتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهبا به الى زمزم فشقا بطنه واخرجا
حشوه في طست من ذهب فغسلاه بماء زمزم ثم كبسا جوفه حكمة وعلما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہی نمازین فرض ہوئین مکے مین اور دو فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ کو لیگئے زمزم پر وہان آپکا پیٹ چاک کیا اور
آنتین باہر نکالکر سونے کے طشت مین رکہین پہر اونکو دہویا زمزم کے پانی سے پہر بہر دیا اون کے اندر حکمت اور علم کو **باب** كيف
فرضت الصلوة نماز کیونکر فرض ہوئی **عن** عائشة قالت اول ما فرضت الصلوة ركعتين فاقرت الصلوة
السفر واتمت صلوة الحضر **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی پہلی نماز دو ہی رکعتین تہین پہر سفر کی نماز اسی
حال پر رہی (یعنی سفر مین دو ہی رکعتین رہین ظہر اور عصر اور عشا اور فجر کی) اور پوری کی گئی حضر کی نماز (یعنی اوس مین چار
رکعتین ظہر اور عصر اور عشا مین لیکن مغرب تو وہ برابر ہی سفر اور حضر مین اسیطرح فجر) **عن** ابي عمرو يعني الاوزاعي انه سأل
الزهري عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة قبل الهجرة الى المدينة قال اخبرني عروة
عن عائشة قالت فرض الله الصلوة على رسوله صلى الله عليه وسلم اول ما فرضها ركعتين ركعتين
ثم اتمت في الحضر اربعا واقرت صلوة السفر على الفريضة الاولى **ترجمہ** ابو عمرو اوزاعی سے روایت ہی انہون
نے پوچہا ابن شہاب زہری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہجرت سے پہلے مکے مین کیونکر تہی انہون نے کہا مجہ سے بیان کیا
عروہ نے انہون نے سنا حضرت عائشہ سے کہ اللہ جل جلالہ نے پہلے اپنے رسول پر دو دو رکعتین فرض کین پہر حضر مین چار پوری کر دین
اور سفر مین وہی دو رکعتین رہین **عن** عائشة قالت فرضت الصلوة ركعتين ركعتين فاقرت صلوة السفر و
زيد في صلوة الحضر **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی نماز کی دو دو رکعتین فرض ہوئین تہین پہر سفر کی نماز اپنی
حال پر رہی اور حضر کی نماز بڑہا دی گئی **عن** ابن عباس قال فرضت الصلوة على لسان النبي صلى الله عليه
وسلم في الحضر اربعا وفي السفر ركعتين وفي الخوف ركعة **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اللہ تعالی نے حضر مین چار رکعتین فرض کین اور سفر مین دو رکعتین اور خوف مین ایک رکعت **ف**
ایک طائفہ علما نے اس حدیث کے ظاہر پر عمل کیا ہی اور خوف مین ایک ہی رکعت پڑہنا تجویز کیا ہے یہی قول ہی حسن بصری اور ضحاک
اور اسحاق بن راہویہ کا اور شافعی اور مالک اور جمہور علما کے نزدیک صلوة الخوف برابر ہی صلوة الامن کے رکعتون کی تعداد مین
اور اس حدیث کی تاویل یون کی ہی کہ امام کے ساتھ ایک ہی رکعت پڑہی جاتی ہی **عن** امية بن عبد الله بن خالد انه

اسید انہ قال لابن عمر کیف تقصر الصلوٰۃ وانما قال اللہ عز وجل لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم فقال ابن عمر یا ابن اخی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانا ونحن ضلال فعلمنا فکان فیما علمنا ان اللہ عز وجل امرنا ان نصلی رکعتین فی السفر ترجمہ امیہ بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا تم کیونکر قصر کرتے ہو نماز کا حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے تمپر گناہ نہیں ہے نماز کا قصر کرنا اگر خوف ہو فرونکی فساد کا (تو قصر موقوف ٹھہرا خوف پر اور اب خوف نہیں ہے) عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا اے بیٹے میرے بھائی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اس حالت میں آئے جب ہم گمراہ تھے (دین کی کوئی بات نہ جانتے تھے) آپنے ہم کو سکھلایا تو آپ نے یہ بھی سکھلایا کہ اللہ جل جلالہ کا حکم یہ ہے کہ دو رکعتیں پڑھو سفر میں (خواہ خوف ہو یا نہ ہو) تو کلام اللہ سے قصر حالت خوف میں ثابت ہوتا ہے اور حدیث سے سفر میں قصر ثابت ہوتا ہے پس جیسے عمل کلام اللہ پر ضرور ہے ویسے ہی حدیث شریف پر بھی ضرور ہے

باب کم فرضت فی الیوم واللیلۃ

کتنی نمازیں رات دن میں فرض ہیں

عن طلحۃ بن عبید اللہ یقول جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اہل نجد ثائر الراس نسمع دوی صوتہ ولا نفقہ ما یقول حتی دنا فاذا ھو یسأل عن الاسلام فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ قال ھل علی غیرھن قال لا الا ان تطوع قال وصیام شہر رمضان قال ھل علی غیرہ قال لا الا ان تطوع وذکر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزکوٰۃ قال ھل علی غیرھا قال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وھو یقول واللہ لا ازید علی ھذا ولا انقص منہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے ایک شخص نجد کا رہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا جسکے بال پریشان تھے اوسکی آواز کی بھنبھناہٹ ہم سنتے تھے لیکن اوسکی بات نہ سمجھتے تھے یہانتک کہ نزدیک آیا معلوم ہوا کہ اسلام کو معنی پوچھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے پانچ نمازیں پڑھنا دن اور رات میں اوس نے کہا اسکے سوا اور تو کوئی نماز مجھپر ضرور نہیں ہے آپنے فرمایا نہیں مگر نفل تو چاہے تو پڑھ اور روزے رکھنا رمضان کے اوس نے کہا اسکے سوا تو کوئی روزہ مجھپر نہیں ہے آپنے فرمایا نہیں مگر نفل تیری جی چاہے تو رکھ پھر آپنے زکوٰۃ کو بیان کیا اوس نے کہا اسکے سوا تو اور کچھ مجھکو دینا ضرور نہیں آپنے فرمایا نہیں مگر نفل طور سے تیرا جی چاہے دے پھر وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا اور کہتا جاتا تھا قسم خدا کی میں اس سے نہ زیادہ کرونگا نہ کم کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجات پائی اس نے (جہنم سے) اگر سچ بولا

عن انس قال سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کم افترض اللہ عز وجل علی عبادہ من الصلوٰۃ قال افترض اللہ علی عبادہ صلوات خمسا قال یا رسول اللہ ھل قبلھن او بعدھن شیئا قال افترض اللہ علی عبادہ صلوات خمسا فحلف الرجل لا یزید علیہ شیئا ولا ینقص منہ شیئا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صدق لیدخلن الجنۃ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ نے اپنے بندون پر کتنی نمازین فرض کین ہین آپنے فرمایا اللہ نے اپنے بندون پر پانچ نمازین
فرض کین ہین وہ شخص بولا یا رسول اللہ ان نمازون کے آگے یا پیچھے اور کوئی نماز فرض ہے آپنے فرمایا اللہ نے اپنے بندون پر
پانچ نمازین فرض کین ہین اوس شخص نے قسم کھائی کہ مین ان نمازون مین نہ بڑہاؤنگا نہ گھٹاؤنگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو جنت مین جاویگا

بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ پانچون نمازون کے ادا کرنے پر بیعت کرنا

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّدَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدَّمْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ فَقُلْنَا
يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَامَ قَالَ عَلٰى أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ
وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپنے تین بار یہی ارشاد فرمایا کیا تم بیعت نہین کرتے اللہ کے رسول سے ہم نے اپنے ہاتھ بڑہائے اور آپ سے بیعت
کی پھر ہم نے کہا یا رسول اللہ بیعت تو ہم آپسے کرچکے لیکن یہ بیعت کس کام پر ہے آپنے فرمایا اس بات پر کہ اللہ کو پوجو اوس کے
ساتھ کسیکو شریک مت کرو اور پانچون نمازین ادا کرو پھر آہستہ سے ایک کلمہ کہا کہ کسی سے سوال مت کرو **ف** کیونکہ سوال نہایت ذلت
اور بہت بری بات ہے اپنے ہاتھ سے محنت کرو اور کھاؤ

بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ پانچون نمازون کی محافظت کرنا

عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعَى الْمُخْدَجِيَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ يُكْنٰى أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ الْوِتْرُ
وَاجِبٌ قَالَ الْمُخْدَجِيُّ فَرُحْتُ إِلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَاعْتَرَضْتُ لَهُ وَهُوَ رَائِحٌ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَخْبَرْتُهُ
بِالَّذِي قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ
صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ
عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ
وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ **ترجمہ** ابن محیریز سے روایت ہے کہ ایک شخص تھے بنی کنانہ مین سے جسکو مخدجی کہتے تھے سنا ایک شخص
سے شام مین جسکی کنیت ابو محمد تھی وہ کہتے تھے وتر واجب ہے مخدجی نے کہا مین یہ سنکر عبادہ بن صامت پاس گیا مین اون کے سامنے
آگیا وہ مسجد کو جارہے تھے مین نے ابو محمد کا قول بیان کیا عبادہ نے کہا غلط کہا ابو محمد نے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سنا آپ فرماتے تھے پانچ نمازین ہین جنکو اللہ نے فرض کیا ہے بندون پر جو شخص اونکو ادا کریگا اور اون پانچون نمازون مین سے کسیکو انکو
ہلکا سمجھکر نہ چھوڑیگا تو اللہ جل جلالہ نے اوسکے لیے عہد کر رکھا ہے اوسکو جنت مین لیجاویگا اور جو شخص اونکو ادا نہ کرے تو اللہ پاس اوسکا
کچھ عہد نہین ہے چاہے اوسکو عذاب دے جو چاہے جنت مین لیجاوے **ف** تو حدیث سے معلوم ہو گیا کہ وتر واجب نہین ہے بلکہ
نفل ہے مثل اور نوافل کے اور غلط ہو گیا قول ابو محمد کا

فَضْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ پانچون نمازون کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ

یوم خمس مرات هل یبقی من درنه شیء قالوا لا یبقی من درنه شیء قال فکذلک مثل الصلوات الخمس یمحو
اللہ بهن الخطایا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ تو مجھکو اگر تم مین سے کسی کے دروازے پے
نہر ہو اور وہ اوسمین ہر روز پانچ بار نہایا کرے کیا اوسپر کچھ میل رہیگا صحابہ نے عرض کیا نہین کچھ میل نہین رہیگا آپنے فرمایا بس یہی
مثال ہے پانچون نمازون کی اللہ ان کی وجہ سے گناہون کو مٹاتا ہے

باب الحکم فی تارک الصلوۃ

تارک نماز کا حکم کیا ہے عن بریدۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العهد الذی بیننا وبینهم الصلوۃ فمن ترکها فقد کفر ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور منافقون کے درمیان جو عہد ہے (کہ ہم اونکو قتل نہین کرتے اسلام کے احکام اون پر جاری کرتے ہین
وہ نماز ہے سو جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا (اب اوسکا شمار کافرون مین ہوگا اور اوسکا قتل کرنا درست ہو جاویگا) عن
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بین العبد وبین الکفر الا ترک الصلوۃ ترجمہ
جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ مومن اور کفر مین ملاپ کی کوئی چیز نہین ہے مگر نماز چھوڑ دینا یعنی نماز
ہی آڑ ہے کفر تک نہین پہنچنے دیتی جب نماز کو چھوڑ دیا آڑ جاتی رہی کفر سے ملاپ ہو گیا) ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نمازیون کی تکفیر
بوجہ اختلافات کے خوب نہین ہے۔

باب المحاسبۃ علی الصلوۃ

قیامت کو نماز پر محاسبہ ہونا عن حریث بن قبیصۃ
قال قدمت المدینۃ قال قلت اللهم یسر لی جلیسا صالحا فجلست الی ابی هریرۃ قال فقلت انی
دعوت اللہ عز وجل ان ییسر لی جلیسا صالحا فحدثنی بحدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم لعل اللہ ان ینفعنی بہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما یحاسب بہ
العبد بصلوتہ فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر قال همام لا ادری هذا
من کلام قتادۃ او من الروایۃ) فان انتقص من فریضتہ شیء قال انظروا هل لعبدی من تطوع فیکمل
بہ ما نقص من الفریضۃ ثم یکون سائر عملہ علی نحو ذلک ترجمہ حریث بن قبیصہ سے روایت ہے مین مدینے مین آیا
اور مین نے کہا یا اللہ تو عنایت فرما مجھے ایک نیک صحبت همنشین (نیک صحبت صاحب اور بیٹھنے والا) تو مین بیٹھا ابو ہریرہ کے پاس اور مین نے
کہا مین نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک صحبت ساتھی دیوے پس مجھ سے کوئی حدیث بیان کرو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنی ہو شاید اللہ اسکی وجہ سے مجھکو نفع دیوے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سب سے پہلے
(قیامت کے روز) بندہ کا محاسبہ ہوگا اگر نماز اچھی نکلی (یعنی موافق شرائط اور ارکان کے اپنے وقت پر) تو اوسنے چھٹکارا پایا اور مطلب
پہونچا اگر نماز بری نکلی تو ٹوٹے مین پڑا اور برباد ہوا اگر فرض نماز مین کچھ کمی ہوگی تو کہا جاویگا دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل نمازین ہین
اون مین سے فرض کو پورا کرینگے پھر باقی عمل کا بھی یہی حال ہوگا عن ابی هریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیمۃ صلوتہ فان وجدت تامۃ کتبت تامۃ وان کان
انتقص منہ شیء قال انظروا هل تجدون لہ من تطوع یکمل لہ ما ضیع من فریضۃ من تطوعہ ثم

سائر الاعمال تجری علی حسب ذلک ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے قیامت
کو روز بندے سے نماز کا حساب لیا جاویگا اگر وہ پوری نکلی تو پوری ہی لکھی جاویگی اور جو ادھوری نکلی تو کہا جاویگا دیکھو آیا اسکے پاس
نفل نماز ہے اوسمیں سے فرض کا نقصان پورا کیا جاویگا پھر باقی عملونکا بدلہ بھی اسیطرح ہوگا عن ابی ہریرۃ عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اول ما یحاسب بہ العبد صلوتہ فان کان اکملها والا قال
اللہ عز وجل انظروا لعبدی من تطوع فان وجد لہ تطوع قال اکملوا بہا الفریضۃ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے بندے کو نماز کا حساب دینا ہوگا اگر وہ پوری ہے تو بہتر نہیں تو پروردگار
فرماویگا دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل نماز ہے پھر اگر نفل نماز ہوگی تو اس سے فرض پوری کیجاویگی باب ثواب من اقام الصلوۃ نماز پڑھنے
والیکا ثواب عن ابی ایوب ان رجلا قال یا رسول اللہ اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصل الرحم ذرها
کانہ کان علی راحلتہ ترجمہ ابوایوب سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتلائیے جو جنت میں لیجاوے آپ نے
فرمایا اللہ کو پوج اور کسیکو اوسکا شریک مت بنا اور ادا کر نماز کو اور زکوۃ کو اور ملا ناتے کو چھوڑ دے اونٹنی کی باگ کو آپ اپنی اونٹنی
پر سوار تھے ف سفر میں جا رہے تھے اتنے میں ایک اعرابی سامنے آ گیا اور اونٹنی کی باگ تھام کر آپ سے یہ پوچھا جب آپ جواب دے چکے
تو فرمایا باگ چھوڑ دے باب عدد صلوۃ الظہر فی الحضر حضر میں ظہر کی کتنی رکعتیں ہیں عن انس قال
صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر بالمدینۃ اربعا وبذی الحلیفۃ العصر رکعتین ترجمہ
انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذو الحلیفہ (جو ایک مقام
ہے مدینے سے تین کوس پر) میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (یعنے قصر کیا بوجہ سفر کے) باب صلوۃ الظہر فی السفر
سفر میں ظہر کی کتنی رکعتیں ہیں عن ابی جحیفۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالهاجرۃ
قال ابن المثنی الی البطحاء فتوضأ وصلی الظہر رکعتین والعصر رکعتین وبین یدیہ عنزۃ
ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو بطحا کیطرف گئے وہاں آپنے وضو کیا اور ظہر کی دو رکعتیں اور
عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے ایک لکڑی گڑی تھی (سترہ کی) باب فضل صلوۃ العصر عصر کی نماز
کی فضیلت عن عمارۃ بن رویبۃ الثقفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لن یلج
النار من صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبها ترجمہ عمارہ بن رویبہ ثقفی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کبھی جہنم میں نہ جاویگا وہ شخص جسنے نماز پڑھی آفتاب نکلنے سے پہلے (یعنی فجر کی) اور آفتاب ڈوبنے سے
پہلے (یعنی عصر کی) باب المحافظۃ علی صلوۃ العصر عصر کی نماز کی محافظت عن ابی یونس مولی
عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرتنی عائشۃ ان اکتب لها مصحفا فقالت اذا بلغت

هٰذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو یونس سے روایت ہے جو مولی تھے ام المومنین عائشہؓ کے عائشہ نے مجھے حکم کیا ایک مصحف لکھنے کا اور کہا جب اس آیت پر پہنچنا حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی تو مجھے خبر کر دینا جب مین اس آیت تک پہونچا مینے کہدیا انہون نے یون لکھوایا حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة العصر وقوموا للہ قانتین یعنے محافظت کرو نمازون پر اور بیچ والی نماز پر اور عصر کی نماز پر پھر کہا مین نے رسول اللہ صلعم سے اس آیت کو یون سنا ہے **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بیچ والی نماز عصر کی نماز نہین ہے بلکہ اور کوئی نماز ہے اور تاکید نکلی عصر کی نماز کی البتہ اگر عطف تفسیری ہو یا بغیر واو کی ہو جیسے بعض روایات مین منقول ہے تو عصر کی نماز مراد ہوسکتی ہے **عَنْ** عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَغَلُونَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** امیر المومنین علی رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خندق مین) فرمایا باز رکھا ہم کو کافرون نے بیچ والی نماز سے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اس حدیث سے نکلا کہ بیچ والی نماز عصر ہے جیسا اکثر علما کا قول ہے **بَابُ** مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے **عَنْ** أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ **ترجمہ** ابو الملیح سے روایت ہے ہم بریدہ کے ساتھ تھے ایک دن وہ دن ابر تھا تو انہون نے کہا جلدی کرو نماز مین اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے چھوڑ دی عصر کی نماز اسکے اعمال لغو ہوگئے یعنے اور اعمال صالحہ کا بھی ثواب نہ ملیگا معاذ اللہ **بَابُ** عَدَدِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِي الْحَضَرِ حضر عصر کی کتنی رکعتین ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلٰثِينَ آيَةً قَدْرَ سُورَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام کا اندازہ کیا کرتے تھے ظہر اور عصر مین ایک بار ہم نے آپ کی کھڑے ہونیکا اندازہ کیا ظہر کی نماز مین تو پہلے دو رکعتون مین تیس ۳۰ آیتون کیموافق جیسے سورہ سجدہ ہے تھا اور دوسری دو رکعتون مین اسکا آدھا اور اندازہ کیا ہم نے آپکے قیام کا عصر مین تو پہلی دو رکعتون مین ظہر کی پچھلی دو رکعتون کی برابر تھا اور پچھلی دو رکعتون مین اسکا آدھا تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوگیا کہ ظہر اور عصر کی حضر مین چار رکعتین ہین **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ يَقُومُ فِي الظُّهْرِ فَيَقْرَأُ قَدْرَ ثَلٰثِينَ آيَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَقُومُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر مین کھڑے ہوتے تو تیس آیتون کیموافق ہر رکعت مین پڑھتے پھر عصر کی پہلی دو رکعتون مین پندرہ آیتون کیموافق پڑھتے **بَابُ** صَلٰوةِ الْعَصْرِ

فی السفر سفر میں عصر کی نماز کتنی رکعتیں ہے عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر بالمدینۃ
اربعا وصلی العصر بذی الحلیفۃ رکعتین ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چار
رکعتیں پڑھیں ظہر کی پھر ذو الحلیفہ میں (جو مدینہ سے تین میل ہے) جا کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (یعنی قصر کی) عن نوفل بن
معاویۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فاتتہ صلوۃ فکانما وتر اھلہ ومالہ
ترجمہ نوفل بن معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کی ایک نماز جاتی رہے تو گویا اوسکا گھربار
لٹ گیا۔ اس حدیث کے راوی عراک بن مالک کہتے ہیں اخبرنی عبد اللہ بن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول من فاتتہ صلوۃ العصر فکانما وتر اھلہ ومالہ یعنی بیان کیا مجھ سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس شخص کی عصر کی نماز قضا ہو جاوے تو گویا اوسکا گھربار لٹ گیا عن
عراک بن مالک انہ بلغہ ان نوفل بن معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من
الصلوۃ صلوۃ من فاتتہ فکانما وتر اھلہ ومالہ قال ابن عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ھی صلوۃ العصر ترجمہ عراک بن مالک سے روایت ہے نوفل بن معاویہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے اگر کسی کی وہ نماز قضا ہو جاوے تو گویا اوسکا گھربار لٹ گیا ابن عمر نے کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وہ عصر کی نماز ہے

باب صلوۃ المغرب مغرب کی نماز کا بیان

عن سلمۃ بن کھیل قال رأیت سعید بن جبیر بجمع اقام فصلی المغرب ثلث رکعات ثم اقام فصلی یعنی
العشاء رکعتین ثم ذکر ان ابن عمر صنع بھم مثل ذلک فی ذلک المکان وذکر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صنع مثل ذلک فی ذلک المکان ترجمہ سلمہ بن کہیل سے روایت ہے میں نے سعید بن جبیر کو
مزدلفہ میں دیکھا انہوں نے تکبیر کہی اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر تکبیر کہی اور عشا کی دو رکعتیں پڑھیں پھر بیان کیا کہ عبد اللہ
بن عمر نے ایسا ہی کیا تھا اسی جگہ میں اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا اسی جگہ میں (یعنی مزدلفہ میں)

باب فضل صلوۃ العشاء عشا کی نماز کی فضیلت

عن عائشۃ قالت اعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالعشاء حتی ناداہ عمر رضی اللہ عنہ نام النساء والصبیان فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لیس
احد یصلی ھذہ الصلوۃ غیرکم ولم یکن یومئذ احد یصلی غیر اھل المدینۃ ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر کی عشا کی نماز میں یہانتک کہ پکارا آپکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا سو گئے
بچے اور عورتیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا سوا تمہارے اس نماز کو کوئی نہیں پڑھتا (کیونکہ اوسوقت تک
اسلام پہیلا نہ تھا صرف مدینہ میں تھا) اون دنوں میں کہیں کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا سوا مدینہ والوں کے)

باب صلوۃ العشاء فی السفر سفر میں عشا کی نماز کا بیان

عن الحکم قال صلی بنا سعید بن جبیر بجمع المغرب ثلثا

بِإِقَامَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ **ترجمہ** حکم سے روایت ہے سعید بن جبیر نے ہمارے ساتھ مزدلفہ میں مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں تکبیر کے ساتھ پھر سلام پھیرا پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں پھر بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر نے ایسا ہی کیا اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي هَذَا الْمَكَانِ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا انہوں نے نماز پڑھی مزدلفہ میں تو تکبیر کہے اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں بعد اسکے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس جگہ ایسا ہی کرتے تھے

باب فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ جماعت کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدلے بدلے تمہارے پاس فرشتے آتے جاتے ہیں کچھ رات کو کچھ دن کو اور اکٹھا ہو جاتے ہیں فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں پھر جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہتے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں جب پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں جب ہم نے انکو چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے (فجر کی) اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے (عصر کی) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا وَيَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس حصے زیادہ ہوتی ہے **ف** یعنی جماعت میں پچیس گنا ثواب زیادہ ہے ایک روایت میں ہے کہ ستائیس درجے زیادہ ہوتی ہے **ف** اور رات اور دن کے فرشتے اکٹھا ہو جاتے ہیں فجر کی نماز میں اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا **ف** پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کھڑی رکھ نماز سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور قرآن پڑھنا فجر کا بیشک قرآن پڑھنا فجر کا ہوتا ہے روبرو (یعنی اسوقت تمام فرشتے رات اور دن کے جمع ہوتے ہیں) **عَنْ** عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ **ترجمہ** عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص نماز پڑھا کریگا آفتاب نکلنے سے پہلے (یعنی فجر کی) اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے (یعنی عصر کی) وہ جہنم میں نہ جاویگا

باب فَرْضِ الْقِبْلَةِ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ

المقدس ستة عشر شهرًا أو سبعة عشر شهرًا شك سفيان وصرف إلى القبلة ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہے ہم
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی بیت المقدس کی طرف سولہ مہینے تک یا سترہ مہینے تک سفیان کو شک ہے پھر پھیر دیے گئے آپ قبلہ کی طرف یعنے
خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنیکا حکم ہوا) **عن** البراء بن عازب قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فصلى
نحو بيت المقدس ستة عشر شهرًا ثم إنه وجه إلى الكعبة فمر رجل قد كان صلى مع النبي صلى
الله عليه وسلم على قوم من الأنصار فقال أشهد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد وجه
إلى الكعبة فانحرفوا إلى الكعبة ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو بیت
المقدس کی طرف سولہ مہینے تک نماز پڑھا کیے پھر آپ کو حکم ہوا کعبے کی طرف منہ کرنیکا ایک شخص انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
نماز پڑھ کر انصار کی ایک جماعت پاس گیا (اور وہ نماز پڑھ رہے تھے) اوس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو حکم ہو گیا کعبے کی طرف منہ کرنیکا وہ لوگ اوسی وقت کعبے کی طرف پھر گئے **باب** الحال التي يجوز فيها استقبال
غير القبلة کس حال میں کعبے کے سوا اور کسی طرف منہ کر سکتا ہے **عن** عبد الله بن عمر قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يسبح على الراحلة قبل أي وجه توجه ويوتر عليها غير أنه لا يصلي عليها المكتوبة ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز اونٹنی پر پڑھا کرتے تھے قبل اسکے کہ کعبے کی طرف حکم ہوا منہ کرنے کا
اور وتر بھی اوسی پر پڑھ لیتے تھے مگر فرض نہیں پڑھتے تھے **عن** ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي
على دابته وهو مقبل من مكة إلى المدينة وفيه أنزلت فأينما تولوا فثم وجه الله ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے سے مدینے کو آرہے تھے تو اپنے جانور پر نماز پڑھ لیتے اور اسی باب میں یہ آیت اوتری فأينما
تولوا فثم وجه الله جدہر تم منہ پھیرو اوسی طرف اللہ کا منہ ہے **عن** ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يصلي على راحلته في السفر حيثما توجهت به قال مالك قال عبد الله بن دينار وكان ابن
عمر يفعل ذلك ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے سفر میں جدہر وہ
رخ کرتی مالک نے کہا عبد اللہ بن دینار نے کہا ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے **باب** استبانة الخطأ بعد الاجتهاد
(اگر کسی شخص نے سوچ سمجھکر ایک طرف منہ کیا پھر معلوم ہوا کہ اوس طرف قبلہ نہ تھا تو نماز ہو جاویگی) **عن** ابن عمر قال بينما
الناس بقباء في صلاة الصبح جاءهم آت فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أنزل عليه الليلة
وقد أمر أن يستقبل الكعبة فاستقبلوها وكانت وجوههم إلى الشام فاستداروا إلى الكعبة ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہا لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر اللہ کا کلام اوترا اور آپ کو حکم ہوا کعبے کی طرف منہ کرنیکا پس ان لوگوں نے اوسی وقت نماز ہی کی حالت میں کعبے کی طرف منہ
کر لیا اور پہلے اون کے منہ شام کی طرف تھے سو گھوم گئے کعبے کی طرف **ف** مدینہ سے بیت المقدس اوتر کی طرف ہے اور کعبہ دکھن کی طرف تو وہ

کتاب المواقیت

نماز کے وقتوں کا بیان

عن ابن شہاب لوگ اور سہو کہیں گو گھوم گئے

اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى
أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي
مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ
مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ **ترجمہ** ابن شہاب سے

روایت ہے عمر بن عبد العزیز نے عصر کی نماز میں دیر کی تو عروہ بن الزبیر نے اونسے کہا تم نہیں جانتے کہ جبرئیل اوترے اور انہوں
نے نماز پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے **ف** دو دن تک ایک دن سب نمازیں اول وقت پڑھیں اور دوسرے دن اخیر
وقت پھر بیان کر دیا کہ نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان میں ہے جیسے ابو داؤد و ترمذی کی روایت میں ہے۔ اگرچہ اس روایت
میں وقت کا ذکر نہیں ہے مگر چونکہ وہ حدیث مشہور تھی عمر بن عبد العزیز کو بھی معلوم ہوگی اسلیے عروہ نے صرف اوس حدیث کیطرف
اشارہ کر دیا ایک شبہ یہ ہے کہ عروہ کا استدلال اس حدیث سے کیونکر پورا ہوگا کیونکہ خود اسی حدیث سے نماز کی تاخیر جائز ہوتی ہے جواب
اسکا یہ ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عصر کی نماز میں دوسرے وقت سے بھی زیادہ دیر کی ہوگی یعنی سایہ دو مثل ہو گیا ہوگا **ف**
عمر بن عبد العزیز نے کہا سمجھو اے عروہ کیا کہتے ہو عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو مسعود سے سنا
وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام اوترے انہوں نے میری امامت کی میں نے
اون کے ساتھ نماز پڑھی پھر نماز پڑھی دوسری پھر تیسری پھر چوتھی پھر پانچویں آپ نے اپنی انگلیوں پر پانچوں نماز کا شمار کیا فقط

اَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ

ظہر کا اول وقت کیا ہے

عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ
أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ كَمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ
فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا يَعْنِي
الْعِشَاءَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ
قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ
وَالْمَغْرِبَ لَا أَدْرِي أَيَّ حِينٍ ذَكَرَ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ قَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ
الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُهُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ

ترجمہ شعبہ سے روایت ہے ہم سے بیان کیا سیار بن سلامہ نے انہوں نے کہا میں نے سنا اپنے باپ سے وہ پوچھتے تھے ابا برزہ سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال شعبہ نے کہا میں نے سیار سے کہا تم نے اوسکو سنا انہوں نے کہا ہاں سنا جیسے میں تم کو
سناتا ہوں پھر کہا میں نے اپنے باپ سے وہ پوچھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال تو کہا ابو برزہ نے آپ نہیں پرواہ
کرتے تھے عشا میں کچھ دیر کرنے کی یعنی آدھی رات تک لیکن نہیں پسند کرتے تھے سو جانیکو عشا سے پہلے اور نہ عشا کے بعد باتیں کرنیکو شعبہ نے

کہا پھر مین سیار پاس گیا اور ان سے پوچھا انہون نے کہا آپ ظہر پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر اوس وقت پڑھتے کہ آدمی شہر مدینہ کے کنارے پہونچ جاتا اور آفتاب زندہ ہوتا (یعنی زرد نہ ہوتا) اور مغرب کا وقت مین نہین جانتا کیا بیان کیا پھر مین ان سے ملا اور پوچھا انہون نے کہا فجر کی نماز اوس وقت پڑھتے کہ نماز پڑھ کر ایک شخص جاتا اپنے دوست کے پاس اور اوسکا منہ دیکھتا تو پہچان لیتا اور اوس مین ساٹھ آیتون سے لیکر سو آیتون تک پڑھتے

عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج حين زاغت الشمس فصلى بهم صلوة الظهر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس وقت آفتاب ڈھلا پھر نماز پڑھی اون کے ساتھ ظہر کی

عن خباب قال شكونا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم حر الرمضاء فلم يشكنا قيل لابي اسحاق في تعجيلها قال نعم ترجمہ خباب سے روایت ہے ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین جلنے کی اپنے اوسنے لحاظ نکیا (یعنی ظہر مین دیر کرنیکی اجازت نہ دی)

باب تعجيل الظهر في السفر

سفر مین ظہر جلدی پڑھنا عن انس بن مالك يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا نزل منزلا لم يرتحل منه حتى يصلي الظهر فقال رجل وان كانت بنصف النهار قال وان كانت بنصف النهار ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر مین کسی مقام پر اوترتے تو وہان سے کوچ نہ کرتے جبتک ظہر پڑھ نہ لیتے ایک شخص نے کہا اگرچہ دوپہر ہوتی انہون نے کہا اگرچہ دوپہر ہوتی (یعنی دوپہر ڈھلتے ہی ظہر پڑھ لیتے پھر کوچ کرتے)

تعجيل الظهر في البرد

جاڑے مین ظہر کی نماز جلدی پڑھنا عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الحر ابرد بالصلوة واذا كان البرد عجل ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گرمی ہوتی تو ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھتے اور جب سردی ہوتی تو جلدی پڑھتے

الابراد بالظهر اذا اشتد الحر

جب گرمی بہت ہو تو ظہر ٹھنڈے وقت پڑھنا عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوة فان شدة الحر من فيح جهنم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی بہت ہو تو ٹھنڈا کر کے نماز کو اسلیے کہ گرمی کا زور جہنم کے جوش مارنے سے ہے **ف** اختلاف کیا ہے علما نے کہ جب گرمی زیادہ ہو تو ظہر کی تاخیر کرنا بہتر ہے یا جلدی پڑھنا اکثر علما اسطرف ہین کہ تاخیر بہتر ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے اور بعضون نے کہا کہ جلدی پڑھنا بہتر ہے لیکن ٹھنڈے وقت پڑھنا رخصت ہے بدلیل حدیث خباب کے جو اوپر گزری

عن ابي موسى يرفعه قال ابردوا بالظهر فان الذي تجدون من الحر من فيح جهنم ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈے وقت پڑھو ظہر کو یہ جو تم گرمی دیکھتے ہو جہنم کا جوش ہے

اخر وقت الظهر

ظہر کا اخیر وقت کیا ہے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا جبريل عليه السلام جاءكم يعلمكم دينكم فصلى الصبح حين طلع الفجر وصلى الظهر حين زاغت الشمس ثم صلى العصر حين راى الظل مثله ثم صلى المغرب حين غربت الشمس وحل فطر الصائم ثم صلى العشاء حين ذهب شفق الليل ثم جاءه الغد فصلى بي

الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَ قَلِيْلًا ثُمَّ صَلّٰى بِهِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَهٗ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِوَقْتٍ وَّاحِدٍ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّآئِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ حِيْنَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ مَا بَيْنَ صَلٰوتِكَ اَمْسِ وَصَلٰوتِكَ الْيَوْمَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل ہیں جو تم کو دین سکھلانے آئے ہیں پھر نماز پڑھی انہوں نے فجر کی جب صبح صادق ہوئی یعنی ایک عریض روشنی جو مشرق کیطرف آسمان کے کنارے دکھلائی دیتی ہے اور ظہر کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈھل گیا پھر عصر کی نماز پڑھی جب ہر ایک چیز کا سایہ اوسکے برابر دیکھ لیا (سوا سایہ زوال کے) پھر مغرب کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈوب گیا اور روزہ کھولنے کا وقت آگیا پھر عشا کی نماز پڑھی جب شفق غائب ہو گئی پھر دوسرا دن ہوا تو فجر کی نماز پڑھی جب ذرا اوجالا ہو گیا تھا پھر ظہر کی نماز پڑھی جب سایہ ہر چیز کا اوس کے برابر ہوا (سایہ اصلی سمیت) پھر عصر کی نماز پڑھی جب ہر ایک چیز کا سایہ اوسکا دونا ہو گیا پھر مغرب کی نماز اوسی وقت پڑھی جب آفتاب ڈوبا اور روزہ کھولنے کا وقت آگیا پھر عشا کی نماز پڑھی جب ایک حصہ رات کا گزر گیا بعد اوسکے کہا کہ نمازون کا وقت یہی ہے کل اور آج کی نمازون کے بیچ مین **ف** تو ہر ایک نماز کا اول اور آخر وقت بتلا دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر کا آخر وقت ایک مثل سایہ تک ہے سوا سایہ اصلی کے اور یہی قول ہے تمام علما اور صحابہ کرام کا اور نہین مخالفت کی اسمین کسی نے مگر ایک روایت ہے ابوحنیفہ سے کہ ظہر کا آخر وقت دو مثل تک ہے اور عصر کا وقت دو مثل کے بعد شروع ہوتا ہے اور دلیل جو ذکر کی ہین اسکا احادیث صحیحہ لیس وہ قابل اعتماد کے نہین ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَآءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کا اندازہ گرمیون مین تین قدم سے پانچ قدم تک اور جاڑون مین پانچ قدم سے سات قدم تک تھا **ف** قدم ساتوان حصہ ہے آدمی کے قد کا اور گرمی مین سایہ کم ہونیکی وجہ یہہ ہے کہ سایہ اصلی گرمی مین کم پڑتا ہے کیونکہ آفتاب قریب سمت الراس کے ہوتا ہے گرمیون مین اون ملکون مین جو اقلیم دوم مین واقع ہین جیسے مکہ معظمہ وغیرہ مین اور جاڑون مین سمت الراس سے ہٹا رہتا ہے پس سایہ اصلی جاڑون مین زیادہ ہوگا اسوجہ سے جاڑے اور گرمی کی ظہر ایک ہی وقت مین قریب قریب ہوگی اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ آپ ظہر جاڑے اور گرمی مین ہر چیز کا سایہ اوسکے برابر ہوجانے سے پہلے پڑھتے تھے اور دیگر باعتبار بعد و قرب کے ہے خط استوا سے اور اقالیم مین اسکا لحاظ نہین ہوسکتا کیونکہ اقلیم سوم یا چہارم مین جاڑے کے دنون مین جب آفتاب قوس یا جدی مین ہو سایہ اصلی ۸ یا ۹ قدم کے برابر ہوتا ہے البتہ یہہ ہوسکتا ہے کہ ہر اقلیم یا ملک کا سایہ اصلی دریافت کرکے جب دو قدم یا تین قدم اوس سے زیادہ ہو تو نماز ظہر کی پڑھے اس صورت مین حدیث کی پیروی ہوجاوے گی کیونکہ مکے مین سایہ اصلی کے مقدار کم سے کم گرمیون مین نصف قدم تک ہوجاتی ہے بلکہ اوس سے بھی سرطان کو معدوم ہوجاتا ہے اور آپ تین قدم سایہ تک نماز پڑھتے تو ۲ یا ۲ یا ۳ قدم زیادہ سایہ سے پڑھتے ہونگے اسیطرح جاڑون مین کم سے کم مقدار سایہ اصلی کی مکے مین ۳ قدم ہوتی ہے اور آپ پانچ قدم پر نماز پڑھتے پس اگر اول وقت پڑھے تو سایہ اصلی سے دو قدم پر پڑھے اور جو دیر کرے تو چار پانچ قدم تک دیر کرسکتا ہے لیکن یہہ نہین ہوسکتا کہ سوا سایہ اصلی کے ایک مثل سے زیادہ دیر کرے اگر اتنی دیر کریگا تو عصر کا وقت

آنجا و ریگا

اوّل وقت العصر

عصر کا اول وقت کیا ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ مَعِيْ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ وَالْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَيْهِ وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ كَانَ قُبَيْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ فِي الْعِشَاءِ أُرٰى إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ

ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز کے وقتوں کو آپ نے فرمایا میرے ساتھ نماز پڑھ پھر آپ نے ظہر کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈھل گیا اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ ہر چیز کا اوسکے برابر ہوگیا (سوا سایہ اصلی کے جو عین دوپہر کو ہوتا ہے) اور مغرب کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈوب گیا اور عشا کی نماز پڑھی جب شفق ڈوب گئی راوی نے کہا پھر دوسری روز آپنے ظہر کی نماز پڑھی جب آدمی کا سایہ اوسکے برابر ہوگیا (تو سایہ اصلی سمیت ایک مثل پر پڑھی) اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ آدمی کا اوسکا دونا ہوگیا (سایہ اصلی سمیت ایک مثل سایہ کے بعد پڑھی) اور مغرب کی نماز پڑھی شفق ڈوبنے سے کچھ پہلے عبداللہ بن الحارث نے کہا میں سمجھتا ہوں راوی نے کہا عشا کی نماز پڑھی جب تہائی رات گزر گئی **ف** تو عصر کی نماز میں یہ فرق ہوا کہ پہلے روز سوا سایہ اصلی کے جب ایک مثل سایہ ہوگیا تو پڑھی فرض کریں کہ گرمیوں میں ایک قدم سایہ اصلی تھا تو جب آٹھ قدم سایہ ہوگیا اوسوقت عصر کی نماز پڑھی اور دوسرے روز جب چودہ قدم سایہ ہوگیا تو پڑھی

تعجیل العصر

عصر کی نماز جلدی پڑھنا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اور دھوپ حجرے کے اندر تھی ابھی سایہ حجرے سے اوپر دیوار پر نہیں چڑھا تھا **ف** نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ جلدی نماز پڑھے عصر کی یعنے اول وقت میں جب سایہ ایک مثل ہو سوا سایہ زوال کے (کیونکہ حجرہ کی اندر کی زمین تنگ تھی اور اوسکی دیواریں بھی چھوٹی تھیں اسقدر کہ دیوار کا طول زمین سے کچھ کم تھا پس جب دیوار کا سایہ اوسکے برابر ہوگیا تو عصر کا وقت آگیا اوسوقت دھوپ زمین کے کنارے پر ہوگی اور سایہ مشرقی دیوار پر چڑھا نہ ہوگا

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلٰى قُبَاءَ فَيَأْتِيْهِمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَقَالَ مَرَّةً فَيَأْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے پھر جانیوالا قبا کو جاتا اور وہاں کے لوگوں سے ملتا تو وہ نماز پڑھتے ہوتے یا آفتاب بلند ہوتا (حالانکہ قبا مدینے سے تین میل کے فاصلے پر ہے)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِيْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ چکتے اور آفتاب بلند اور روشن ہوتا اور جانیوالا جاتا (نماز پڑھ کر) عوالی کو اور آفتاب بلند رہتا **ف** یعنے جانیوالا عوالی کو پہونچ جاتا اور آفتاب بلند رہتا جیسے بخاری ومسلم کی روایت میں ہے عوالی جمع ہے عالیہ کی اور ان

سے وہ گانون اور دیہات ہین جو مدینے سے بلندی پر واقع ہین نووی نے کہا ان گانون اور دیہات مین دو سے دو اور آٹھ میل ہین
مدینے سے اور نزدیک سے نزدیک دو میل پر ہین اور بعضے تین میل پر ہین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے اور آفتاب سفید اور بلند ہوتا عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ
عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ قُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ
الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كُنَّا نُصَلِّيْ
ترجمہ ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے وہ کہتے تھے مینے نماز پڑھی ظہر کی عمر بن عبد العزیز کے ساتھ پھر گیا مین انس بن مالک
پاس دیکھا تو وہ عصر پڑھ رہے ہین مین نے کہا اے چچا یہ کونسی نماز پڑھی انہون نے کہا عصر کی اور یہی وقت ہے اس نماز کا جس
وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثُمَّ
انْصَرَفْنَا اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّيْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا اَصَلَّيْتُمْ قُلْنَا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ
قَالَ اِنِّيْ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ فَقَالُوْا لَهٗ عَجَّلْتَ فَقَالَ اِنَّمَا اُصَلِّيْ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ يُصَلُّوْنَ **ترجمہ** ابو سلمہ سے
روایت ہے ہم نے عمر بن عبد العزیز کے زمانے مین نماز پڑھی پھر ہم گئے انس بن مالک پاس ان کو نماز پڑھتے دیکھا جب وہ پڑھ چکے تو انہون نے
پوچھا تم نماز پڑھ چکے ہم نے کہا ہان ظہر پڑھ چکے انہون نے کہا مین تو عصر پڑھ چکا لوگون نے کہا آپ نے جلدی پڑھی انہون نے کہا
مین تو اسی وقت پڑھتا ہون جس وقت اپنے ساتھیون کو پڑھتے دیکھا (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو)

باب التشدید فی تاخیر العصر

عصر کی نماز مین دیر کرنا کیسا ہے عَنِ الْعَلَاءِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ
انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ اَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ قُلْنَا لَا اِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ
مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ جَلَسَ يَرْقُبُ الْعَصْرَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ
اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا **ترجمہ** علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس بصرہ
مین ان کے گھر گئے ظہر کی نماز سے فارغ ہو چکے تھے اور ان کا گھر مسجد سے ملا تھا تو جب انس پاس پہنچے انہون نے کہا تم نے عصر کی نماز
پڑھی ہم نے کہا نہین ابھی تو ہم ظہر پڑھ کر آئے ہین انس نے کہا تو عصر کی نماز پڑھ لو ہم کھڑے ہوئے اور عصر کی نماز پڑھی جب پڑھ چکے
تو انس نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا انتظار کر رہا ہے عصر کا یہاں تک
کہ جب سورج شیطان کے دونون چوٹیون مین ہو گیا **ف** یعنی غروب کے وقت شیطان آفتاب پاس جاتا ہے اور اپنا سر
رکھتا ہے تو آفتاب اس کے سر کے دونو کنارون یا دونون کے بیچ مین آ جاتا ہے اب جو لوگ آفتاب کو سجدہ کرتے ہین وہ گویا شیطان کو
سجدہ کرتے ہین — اور بعضون نے کہا مراد شیطان سے خود وہی شخص ہے جو آفتاب کو پوجتا ہے اسلیے کہ آفتاب پوجنے والے غروب کے قریب

اوسکی پرستش کرتا ہے اور اوسوقت آفتاب اوسکی زلفون کے باہر کے دونوں کناروں کے درمیان میں ہوتا ہے **ف** تو اوٹھا اور چار ٹھونگین لگالیں
یعنی جلدی سے چار رکعتین پڑھلین اور دو دو سجدون کے درمیان اچھی طرح سے بیٹھا بھی نہیں تو ہر ایک رکعت میں گویا ایک سجدہ
ہوا اور پھر ایک سجدے میں ٹھہرا بھی نہیں تو سجدہ کیا ہوا جانور کی ٹھونگ ہوئی اسد کی یاد نہیں کیے اون میں مگر تھوڑی **عن**
ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الذي تفوته صلوة العصر فكانما وتر اهله وماله
ترجمہ عبد اسد بن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز جاتی ہے گویا اوسکا گھر بار لٹ گیا

اخر وقت العصر

عصر کا اخیر وقت کیا ہے **عن** جابر بن عبد الله ان جبريل اتى
النبي صلى الله عليه وسلم يعلمه مواقيت الصلوة فتقدم جبريل ورسول الله صلى الله عليه وسلم
خلفه والناس خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى الظهر حين زالت الشمس واتاه حين
كان الظل مثل شخصه فصنع كما صنع فتقدم جبريل ورسول الله صلى الله عليه وسلم خلفه
والناس خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى العصر ثم اتاه حين وجبت الشمس فتقدم
جبريل ورسول الله صلى الله عليه وسلم خلفه والناس خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم
فصلى المغرب ثم اتاه حين غاب الشفق فتقدم جبريل ورسول الله صلى الله عليه وسلم خلفه
والناس خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى العشاء ثم اتاه حين انشق الفجر فتقدم
جبريل ورسول الله صلى الله عليه وسلم خلفه والناس خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم
فصلى الغداة ثم اتاه اليوم الثاني حين كان ظل الرجل مثل شخصه فصنع كما صنع
بالامس فصلى الظهر ثم اتاه حين كان ظل الرجل مثل شخصيه فصنع كما صنع بالامس فصلى
العصر ثم اتاه حين وجبت الشمس فصنع كما صنع بالامس فصلى المغرب فنمنا ثم قمنا ثم نمنا
ثم قمنا فاتاه فصنع كما صنع بالامس فصلى العشاء ثم اتاه حين امتد الفجر واصبح
والنجوم بادية مشتبكة فصنع كما صنع بالامس فصلى الغداة ثم قال ما بين هاتين الصلوتين
وقت **ترجمہ** جابر بن عبد اسد سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس نمازوں کا وقت بتلانے کو آئے
تو جبرئیل آگے ہوئے اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اونکے پیچھے اور لوگ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پیچھے تو نماز پڑھی انہون
نے ظہر کی جب آفتاب ڈھل گیا پھر جبرئیل آئے جب سایہ ہر چیز کا اوسکے برابر ہوگیا (سوا سایہ اصلی کے) اور ویسا ہی کیا یعنی جبرئیل آگے ہوئے
اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اون کے پیچھے اور لوگ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پیچھے تو نماز پڑھی انہون نے عصر کی پھر جبرئیل آئے
جب آفتاب ڈوب گیا اور جبرئیل آگے ہوئے اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اون کے پیچھے اور لوگ آپ کے پیچھے تو نماز پڑھی مغرب
کی پھر جبرئیل آئے جب شفق ڈوب گئی تو جبرئیل آگے کھڑے ہوئے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اون کے پیچھے اور لوگ آپ کے پیچھے

تو نماز پڑہائی عشا کی پہر جبرئیل آئے صبح صادق ہوتی ہی اور وہ آگے کہڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے
پیچھے اور لوگ آپ کے پیچھے تو نماز پڑہائی فجر کی پہر دوسری روز جبرئیل اوسوقت آئے جب سایہ ہر چیز کا اوسکے برابر ہوگیا
(سایہ اصلی سمیت) اور ویسا ہی کیا جیسے کل کیا تہا ظہر کی نماز پڑہائی پہر اوسوقت آئی جب سایہ ہر چیز کا اوس
کا دونا ہوگیا اور جیسے کل کیا تہا ویسے ہی کیا عصر کی نماز پڑہائی پہر اوسوقت آئے جب آفتاب ڈوب گیا اور جیسے کل
کیا تہا ویسے ہی کیا مغرب کی نماز پڑہائی پہر ہم گئے اور سو رہے پہر اوٹھے (رات گئی) تو جبرئیل آئے اور جیسے کل کیا
تہا ویسے ہی کیا عشا کی نماز پڑہائی پہر اوسوقت آئے جب فجر کی روشنی پہیل گئی اور صبح ہوگئی لیکن تارے صاف گہنے
ہوئے تہے اور ویسا ہی کیا جیسے کل کیا تہا صبح کی نماز پڑہائی بعد اوسکے فرمایا ان دونوں نمازوں کے بیچ مین وقت ہی نمازونکا
(یعنی ایک دن اول وقت پڑہین اور دوسرے دن آخر وقت بس یہی وقت ہی نمازونکا)

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ

جس شخص نے آفتاب ڈوبنے سے پہلے دو رکعتین عصر کی پڑہ لین تو عصر کی نماز اوس نے پالی

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عصر کی دو رکعتین پالین آفتاب ڈوبنے سے پہلے یا ایک رکعت فجر کی پالی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے پالیا عصر اور فجر کو

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایکرکعت پالی عصر کی آفتاب ڈوبنے سے پہلے یا ایکرکعت پالی فجر کی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے پالیا نماز کو

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ اَوَّلَ سَجْدَةٍ مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ اَوَّلَ سَجْدَةٍ مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پالیوے تم مین سے کوئی پہلا سجدہ عصر کی نماز کا آفتاب ڈوبنے سے پہلے تو پورا کرلیوے اپنی نماز کو اور جب پالیوے پہلا سجدہ فجر کی نماز کا آفتاب نکلنے سے پہلے تو پورا کرلیوے اپنی نماز کو

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز کی ایکرکعت پالی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے فجر کی نماز پالی اور جس شخص نے عصر کی ایکرکعت پالی آفتاب ڈوبنے سے پہلے تو اوس نے عصر کی نماز

پائی **ف** یعنی وہ نماز اوسکی ادا ہوگی نہ قضا ان حدیثون سے صاف معلوم ہوگیا کہ جس شخص نے نماز فجر کی شروع کی یا عصر
کی اور ایک رکعت پڑہی تہی کہ آفتاب نکل آیا یا ڈوب گیا تو نماز اوسکی صحیح ہوگئے وہ پوری کر لیوے اور یہی قول ہے مالک اور
شافعی اور احمد اور جمہور علما کا اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک عصر مین یہی حکم ہے اور فجر کی نماز مین کہتے ہین کہ وہ باطل
ہوجاوے گی اگر حدیث ہے اوسپر کوئی دلیل نہین رکہتے اور جو وجہ قیاسی بیان کرتے ہین وہ صریح حدیث کے مقابلے مین
مقبول نہین ہوسکتی **عن** مُعَاذٍ اَنَّهُ طَافَ مَعَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَآءَ فَلَمْ يُصَلِّ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ فَقَالَ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ
الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے انہون نے طواف کیا معاذ بن عفرا کے ساتھ تو انہون
نے دوگانہ طواف کا نہین پڑہا معاذ نے کہا تم نے کیون نہین پڑہا معاذ بن عفرا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا عصر کے بعد کوئی نماز نہین ہے جبتک آفتاب ڈوب نہ جاوے اور فجر کے بعد کوئی نماز نہین ہے جبتک آفتاب نکل نہ آوے
اَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ مغرب کا اول وقت کیا ہے **عن** بُرَيْدَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ وَاَمَرَ
بِلَالًا فَاَقَامَ عِنْدَ الْفَجْرِ فَصَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ اَمَرَهُ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهُ حِيْنَ
رَاَى الشَّمْسَ بَيْضَآءَ فَاَقَامَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَمَرَهُ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَمَرَهُ
حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ ثُمَّ اَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَبْرَدَ بِالظُّهْرِ وَاَنْعَمَ
اَنْ يُّبْرِدَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ وَاَخَّرَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ
الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّاهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ
وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آیا اور آپ سے ہر ایک نماز کا وقت پوچہا آپ نے فرمایا دو دن تک ہمارے ساتھ نماز پڑہ (تجہے اول اور آخر ہر نماز کے
وقت کا اچھی طرح معلوم ہوجاوے گا) اور آپ نے حکم دیا بلال رض کو انہون نے تکبیر کہی فجر ہوتے ہی پہر نماز پڑہی آپ نے
فجر کے بعد انکو حکم دیا وہ جب آفتاب ڈہل گیا ظہر کی نماز پڑہی پہر حکم انکو اوس وقت تک آفتاب سفید تہا اسمین زردی نہ تہی اور عصر کی نماز
پڑہی حکم دیا انکو جب آفتاب ڈوب گیا اور مغرب کی نماز پڑہی پہر حکم دیا انکو جب شفق ڈوب گئی اور عشا پڑہی پہر دوسرے دن حکم کیا انکو تو فجر روشنی مین
پڑہا اور ظہر کو بہی ٹہنڈے وقت پڑہا اور بہت ٹہنڈے وقت پڑہا پہر عصر کی نماز پڑہی اور آفتاب سفید تہا لیکن پہلے دن سے دیر کی
پہر مغرب کی نماز پڑہی شفق ڈوبنے سے پہلے پہر حکم کیا تو انہون نے تکبیر کہی عشا کی جب تہائی رات گزر گئی اور وقت عشا
کی نماز پڑہی بعد اوس کے فرمایا کہان ہے وہ شخص جو نماز کے وقت پوچہتا تہا دیکہو تمہاری نمازون کے وقت انہی کے بیچ مین ہے **تعجیل**
المغرب مغرب کی نماز مین جلدی کرنا **عن** رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَهَالِيهِمْ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْمُونَ وَيُبْصِرُونَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جو قبیلہ اسلم سے تہا اور صحابہ میں سے تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھکر اپنے گھروں کو جاتے تہے شہر کے کنارے تیر مارتے تہے اور جہاں تیر گرتا تہا اوسکو دیکھ لیتے تہے ف یعنی اسقدر روشنی میں آپ مغرب کی نماز پڑھتے تہے۔ نووی نے کہا یہ اجماع ہے کہ مغرب کی نماز آفتاب ڈوبتے ہی پڑہنا چاہیے اور یہی افضل وقت ہے اور وہ جو بعض حدیثوں میں شفق ڈوبنے تک مغرب کی تاخیر مذکور ہے تو بیان جواز کے لیے ہے اتفاقی

تَأْخِيرُ الْمَغْرِبِ مغرب کی نماز میں دیر کرنا

عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ ترجمہ ابو بصرہ غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی ہم لوگوں کے ساتھ مخمص میں (ایک مقام کا نام ہے) پھر فرمایا کہ یہ نماز پیش کی گئی اگلے لوگوں پر جو تم سے پہلے گزر گئے انہوں نے اسکو ضائع کیا (یعنی ادا نہ کرسکے) جو شخص محافظت کریگا اس نماز کی اوسکو دوہرا ثواب ملیگا اور کوئی نماز اس کے بعد نہیں جب تک تارہ نہ نکلے ف مراد وہ تارہ ہے جو غروب کے کچھ دیر بعد دکھلائی دیتا ہے بہت چمکتا ہوا مقصود یہ ہے کہ ستارہ نکلنے تک اوّل وقت ہے اسی کو روایت کیا ابو داؤد نے ابو ایوب سے اور دارمی نے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میری امت خیریت سے رہیگی یا فطرۃ پر رہیگی جبتک دیر نہ کریگی مغرب کی نماز میں یہاں تک کہ گھس جاویں ستارے

آخِرُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ مغرب کا اخیر وقت کیا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو (قَالَ شُعْبَةُ كَانَ قَتَادَةُ يَرْفَعُهُ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا لَا يَرْفَعُهُ) قَالَ وَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ مَا لَمْ يَنْتَصِفِ اللَّيْلُ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے شعبہ نے کہا کہ قتادہ نے کبھی اس حدیث کو مرفوع کیا (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ بیان کیا) اور کبھی مرفوع نہیں کیا ظہر کی نماز کا وقت جبتک ہے کہ عصر کا وقت نہ آوے اور عصر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب زرد نہ ہو اور مغرب کا وقت جبتک ہے کہ شفق کی تیزی جاتی نہ رہے اور عشا کا وقت جبتک ہے کہ آدہی رات نہ گزر جاوے اور فجر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب نہ نکلے عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ بِالْفَجْرِ حِينَ انْشَقَّ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ أَعْلَمُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حِينَ انْصَرَفَ

وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ **ترجمہ** ابوموسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص نماز کیوقت پوچہتا ہوا آیا آپ نے کچہ جواب نہ دیا۔ اور حکم کیا بلال کو انہوں نے تکبیر کہی فجر کی جب صبح صادق ہوئی پھر حکم کیا اون کو اونہوں نے تکبیر کہی ظہر کی جب آفتاب ڈہل گیا اور کہنے والا کہتا تہا ابہی دوپہر ہے لیکن آپ خوب جانتے تہے کہ آفتاب ڈہل گیا ہے پھر حکم کیا اونکو اونہوں نے تکبیر کہی عصر کی اور آفتاب بلند تہا پہر حکم کیا اون کو اونہوں نے تکبیر کہی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پہر حکم کیا اونکو اونہوں نے تکبیر کہی عشا کی جب شفق غائب ہوگئی پھر حکم کیا اونکو دوسرے دن فجر کی نماز کا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تہا آفتاب نکل آیا (یعنی بہت دیر کر کے پڑہی) پھر دیر کی ظہر مین یہانتک کہ کل جسوقت عصر پڑہی تہی اوسکے قریب ہوگیا پہر دیر کی عصر مین یہانتک کہ جب عصر پڑہ چکے تو کہنیوالا کہتا تہا آفتاب سرخ ہوگیا پہر دیر کی مغرب مین یہانتک کہ شفق ڈوبنے کا وقت قریب آگیا پہر دیر کی عشا مین تہائی رات تک پھر فرمایا کہ نماز کا وقت انہی دونون وقتون کے بیچ مین ہے۔ **عن** بَشِيرِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْنَا لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ زَمَنَ الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَظِلِّ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْغَدِ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ طُولَ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ قَدْرَ مَا يَسِيرُ الرَّاكِبُ سَيْرَ الْعَنَقِ إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ شَكَّ زَيْدٌ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ **ترجمہ** بشیر بن سلام سے روایت ہے مین اور امام محمد باقر بن علی بن حسین رض جابر بن عبداللہ انصاری پاس گئے اور اون سے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتلاؤ اور وہ زمانہ تہا حجاج بن یوسف (ظالم) کا جابر رض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ نے ظہر کی نماز پڑہی جب آفتاب ڈہل گیا اور سایہ (اصلی) جوتی کے تسمے برابر تہا پھر نماز پڑہی عصر کی جب سایہ آدمی کا اوسکے برابر ہوگیا سوا اوس سایہ کے جو تسمے کے برابر تہا پھر نماز پڑہی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر نماز پڑہی عشا کی جب شفق ڈوب گئی پھر نماز پڑہی فجر کی جب صبح صادق نکلی پہر دوسرے دن ظہر کی نماز پڑہی جب سایہ آدمی کا اوس کے برابر ہوگیا (سایہ اصلی سمیت) پہر نماز پڑہی عصر کی جب سایہ آدمی کا اوسکے دوبرابر ہوگیا اتنا دن تہا کہ اگر آدمی مدینے سے اونٹ پر سوار ہوکر متوسط چال سے چلے

تو شام تک ذو الحلیفہ پہونچ جاوی (ذو الحلیفہ مدینہ سے چھ میل ہے) پھر نماز پڑھی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر نماز پڑھی
عشا کی تہائی رات کو یا آدھی رات کو شک ہو راوی کو پھر نماز پڑھی فجر کی روشنی مین

كراهية النوم بعد صلوة المغرب

مغرب کی نماز پڑھ کر سو جانا (عشا سے پہلے) مکروہ ہے

عن سيار بن سلامة قال دخلت على أبي برزة فسأله أبي كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي المكتوبة قال كان يصلي الهجير التي تدعونها الأولى حين تدحض الشمس وكان يصلي العصر حين يرجع أحدنا إلى رحله في أقصى المدينة والشمس حية ونسيت ما قال في المغرب وكان يستحب أن يؤخر العشاء التي تدعونها العتمة وكان يكره النوم قبلها والحديث بعدها وكان ينفتل من صلوة الغداة حين يعرف الرجل جليسه وكان يقرأ بالستين إلى المائة **ترجمہ** سیار بن سلامہ سے روایت ہے مین ابو برزہ پاس گیا تو میرے باپ نے اون سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازین کیونکر پڑھتے تھے انہون نے کہا ظہر کی نماز جسکو تم پہلی نماز کہتے ہو اوس وقت پڑھتے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر اوس وقت پڑھتے کہ ہم مین سے کوئی اپنے مکان کو پہونچ جاتا اور وہ کنارے مین ہوتا مدینہ کی عصر پڑھ کر اور آفتاب صاف اور بلند رہتا اور بھول گیا مین جو ابو برزہ نے مغرب کے باب مین کہا اور آپ پسند کرتے تھے عشا مین دیر کرنا جسکو تم عتمہ کہتے ہو اور برا جانتے تھے عشا سے پہلے سو جانے کو اور عشا کی نماز کے بعد باتین کرنے کو اور صبح کی نماز آپ اوس وقت پڑھ چکتے جب ایک ہر شخص اپنے دوست کو پہچاننے لگتا اور پڑھتے اسمین ساٹھ آیتون سے سو آیتون تک

أول وقت العشاء

عشا کا اول وقت کیا ہے

عن جابر بن عبد الله قال جاء جبريل إلى النبي صلى الله عليه وسلم حين زالت الشمس فقال قم يا محمد فصل الظهر حين مالت الشمس ثم مكث حتى إذا كان فيء الرجل مثله جاءه فقال (للعصر) قم يا محمد فصل العصر ثم مكث حتى إذا غابت الشمس جاءه فقال قم فصل المغرب فقام فصلاها حين غابت الشمس سواء ثم مكث حتى إذا ذهب الشفق جاءه فقال قم فصل العشاء فقام فصلاها ثم جاءه حين سطع الفجر في الصبح فقال قم يا محمد فصل فقام فصلى الصبح ثم جاءه من الغد حين كان فيء الرجل مثله فقال قم يا محمد فصل فصلى الظهر ثم جاءه جبريل عليه السلام حين كان فيء الرجل مثليه فقال قم يا محمد فصل فصلى العصر ثم جاءه للمغرب حين غابت الشمس وقتا واحدا لم يزل عنه فقال قم فصل فصلى المغرب ثم جاءه للعشاء حين ذهب ثلث الليل الأول فقال قم فصل فصلى العشاء ثم جاءه حين أسفر جدا فقال قم فصل فصلى الصبح فقال ما بين هذين وقت كله **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے جب آفتاب ڈھل گیا اور کہا اٹھو اے محمد ظہر کی نماز پڑھو

جب آفتاب جھک گیا پھر ٹھہرے رہے جب سایہ ہر ایک آدمی کا اوسکے برابر ہوگیا تو جبرئیل آئے اور کہا اوٹھو اے محمد عصر کی
نماز پڑھو پھر آپ ٹھہرے رہے جب آفتاب ڈوب گیا تو جبرئیل آئے اور کہا اوٹھو اے محمد مغرب کی نماز پڑھو آپ اوٹھے اور مغرب کی
نماز ادا کی جب آفتاب ڈوب گیا تھا پورا پھر آپ ٹھہرے رہے یہانتک کہ جب شفق ڈوب گئی تو جبرئیل آئے اور کہا اوٹھو اے محمد
نماز پڑھو عشا کی پس کھڑے ہوئے اور عشا کی نماز پڑھی پھر جبرئیل صبح کھلتی ہی اندھیرے منہ آئے اور کہا اوٹھو اے محمد نماز پڑھو
آپ کھڑے ہوئے اور صبح کی نماز ادا کی پھر دوسرے دن جبرئیل آئے جب سایہ آدمی کا اوسکے برابر ہوگیا اور کہا اوٹھو محمد نماز پڑھو آپ نے
ظہر کی نماز پڑھی پھر جبرئیل اوسوقت آئے جب سایہ ہر چیز کا اوسکے دو برابر ہوگیا اور کہا اوٹھو اے محمد نماز پڑھو آپ نے عصر کی نماز پڑھی
پھر مغرب کے لیے جبرئیل اوسوقت آئے جب آفتاب ڈوب گیا اوسی وقت جس وقت پہلے روز آئے تھے اور کہا اوٹھو اے محمد نماز پڑھو
آپ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر عشا کے لیے اوسوقت آئے جب تہائی رات گذر گئی اور کہا اوٹھو اے محمد نماز پڑھو پھر جبرئیل اوسوقت آئے جب [illegible] اور کہا اوٹھو
اے محمد نماز پڑھو آپ نے صبح کی نماز پڑھی پھر جبرئیل نے کہا ان دونوں کے بیچ میں نماز کا وقت ہے **باب تعجیل العشاء** عشا کی نماز جلدی پڑھنی **عن** جابر بن
عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الظهر بالهاجرة والعصر والشمس
بيضاء نقية والمغرب اذا وجبت الشمس والعشاء احيانا ما كان اذا راهم قد اجتمعوا عجل و
اذا راهم قد ابطؤا اخر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے تھے
جب آفتاب ڈھلتا اور عصر کی نماز اوسوقت پڑھتے تھے کہ آفتاب سفید اور صاف ہوتا اور مغرب کی نماز جب آفتاب ڈوب جاتا
اور عشا کی جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہوگئے تو جلدی پڑھ لیتے اور جب دیکھتے کہ لوگوں نے دیر کی تو آپ بھی دیر کرتے **باب**
الشفق شفق یعنی عشا کا وقت **عن** النعمان بن بشير قال انا اعلم الناس بميقات هذه الصلاة العشاء
الآخرة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليها لسقوط القمر لثالثة ترجمہ نعمان بن بشیر
سے روایت ہے انہوں نے کہا میں سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں عشا کا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو اوسوقت
پڑھتے تھے جس وقت تیسری رات کا چاند ڈوب جاتا ہے **ف** تیسری رات کا چاند دو گھنٹہ رات تک رہتا ہے پس جب
شام ہو تو سمجھے پر گویا عشا کی نماز پڑھے ہے **عن** النعمان بن بشير قال والله اني لاعلم الناس بوقت هذه
الصلاة صلاة العشاء الآخرة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليها لسقوط القمر
لثالثة ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے انہوں نے کہا قسم خدا کی میں سب لوگوں سے زیادہ اس نماز کے وقت کو جانتا
ہوں یعنی عشا کے وقت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو اوسوقت پڑھتے جس وقت تیسری رات کا چاند ڈوب جاتا **باب ما**
يستحب من تاخير العشاء عشا کی تاخیر مستحب ہے **عن** سيار بن سلامة قال دخلت انا وابي على ابي
برزة الاسلمي فقال له ابي اخبرنا كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي المكتوبة
قال كان يصلي الهجير التي تدعونها الاولى حين تدحض الشمس وكان يصلي العصر ثم يرجع

أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ

أَنْ يُؤَخِّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ

يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ **ترجمہ** سیار بن سلا

مہ سے روایت ہے میں اور میرے باپ دونوں ابو برزہ اسلمی کے پاس گئے میرے باپ نے ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں

کیسے پڑھتے تھے انہوں نے کہا ظہر کی نماز جس کو تم پہلی نماز کہتے ہو وہ آفتاب ڈھلے پڑھتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے

کہ ہم میں سے کوئی شخص مدینہ کے کنارے پر اپنے گھر کو پہنچ جاتا اور آفتاب صاف ہوتا اور سیار نے کہا میں بھول گیا

ابو برزہ نے مغرب کو کیا کہا پھر سیار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچھا جانتے تھے عشا کی نماز میں دیر کرنا جس کو تم عتمہ

کہتے ہو اور برا جانتے تھے عشا کی نماز سے پہلے سونے کو اور عشا کی نماز کے بعد باتیں کرنے کو اور صبح کی نماز آپ جب پڑھ چکتے کہ آدمی اپنے

ساتھی کو پہچان جاتا اور ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک اس میں پڑھتے **عَنِ** ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ

أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ إِمَامًا أَوْ خِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعَتَمَةِ حَتَّى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ

الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ

يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ وَأَشَارَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ كَمَا أَشَارَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ

تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَهَا فَانْتَهَى أَطْرَافُ أَصَابِعِهِ إِلَى مُقَدَّمِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يَمُرُّ بِهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ

حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ

شَيْئًا إِلَّا كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يُصَلُّوهَا إِلَّا هَكَذَا **ترجمہ** ابن

جریج سے روایت ہے میں نے عطا سے کہا تمہارے نزدیک کونسا وقت بہتر ہے عشا پڑھنے کے لیے خواہ میں امام ہو کر پڑھوں یا اکیلے پڑھوں

عطا نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا ہے وہ کہتے تھے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں دیر کی یہاں تک

کہ لوگ سو گئے اور جاگے پھر سو گئے اور جاگے تو عمر بن خطاب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے الصلوۃ الصلوۃ عطا نے کہا ابن عباس نے کہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (برآمد) نکلے گویا میں اب دیکھ رہا ہوں آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور ایک ہاتھ اپنا

آپ اپنے سر پر ایک طرف رکھے ہوئے تھے ابن جریج نے کہا میں نے اور مضبوطی سے دریافت کیا عطا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کیونکر ہاتھ اپنا سر پر رکھا تھا انہوں نے بتلایا جیسے ابن عباس نے بتلایا تھا تو عطا نے اپنی انگلیوں کو ذرا کھول کر سر پر رکھا

یہاں تک کہ کنارے انگلیوں کے سر کے آگے آگئے پھر انگلیوں کو ملا کر ہاتھ کو پھیرا یہاں تک کہ دونوں انگوٹھے کان کے اس

کنارے پر آگئے جو منہ سے قریب ہے پھر کنپٹی پر اور پیشانی اور داڑھی پر عبد مسلم کی روایت میں ہی کے ایک کو لے پیشگی ... رکھتے

انگلیونکو لیکن بالونکو انگلیو نسے پکڑا نہین (یعنی صرف بالون کو دبا کر پانی نکال دیا) بس ایسی ہی کیا (یعنی دبایا) پھر آپنے (یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا اگر میری اُمت پر مشکل نہ گزرتا تو مین اونکو حکم دیتا اسی وقت نماز پڑھنے کا (یعنی عشا کی نماز
اتنی رات گئی پڑھا کرین) عن ابن عباس قال اخر النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ذات لیلۃ حتی ذهب
من اللیل فقام عمر رض فنادی الصلوۃ یا رسول اللہ رقد النساء والولدان فخرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم والماء یقطر من راسہ ویقول انہ الوقت ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز مین دیر کی یہانتک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا تب عمر رض کھڑے ہوئے اور پکارا
الصلوۃ یا رسول اللہ سو گئے بچے اور عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر نکلے اور پانی آپکے سر سے ٹپک رہا تھا آپ فرماتے
تھے یہی وقت ہے نماز کا عن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوخر العشاء
الآخرۃ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر کرتے تھے عشا کی نماز مین عن ابی هریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بتاخیر العشاء وبالسواک
عند کل صلوۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مشکل نہ گزرتا میری امت
تو مین اونکو حکم کرتا عشا کی نماز مین دیر کرنیکا اور ہر نماز کے لیے مسواک کرنیکا عن عائشۃ قالت اعتم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ بالعتمۃ فناداہ عمر رض نام النساء والصبیان فخرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وقال ما ینتظرها غیرکم ولم یکن یصلی یومئذ الا بالمدینۃ ثم قال
صلوها فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات عشا کی نماز مین دیر کی تو عمر رض نے آپ کو پکارا اور عرض کیا یا رسول اللہ بچے اور عورتین سو گئے
آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا اس نماز کا انتظار (روئے زمین پر ان دنون مین) سوا تمہارے کوئی نہین کرتا اون دنون مین
سوا مدینہ کے اور کہین نماز نہین ہوتی تھی (کیونکہ اسلام پھیلا نہین تھا) پھر آپ نے فرمایا پڑھا کرو اس نماز کو شفق ڈوبنے
سے تہائی رات تک عن عائشۃ ام المومنین قالت اعتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ
حتی ذهب عامۃ اللیل وحتی نام اهل المسجد ثم خرج فصلی وقال انہ لوقتها لولا ان اشق
علی امتی ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز مین دیر کی یہانتک
کہ زیادہ رات گزر گئی اور مسجد کے لوگ سو رہے پھر آپ نکلے اور نماز پڑھائی اور فرمایا کہ یہ نماز یہی وقت ہے اگر میری امت پر شاق
نہوتا (تو مین عشا کا یہی وقت مقرر کرتا) عن ابن عمر قال مکثنا ذات لیلۃ ننتظر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لعشاء الآخرۃ فخرج علینا حین ذهب ثلث اللیل او بعدہ فقال حین خرج
انکم تنتظرون صلوۃ ما ینتظرها اهل دین غیرکم ولولا ان یثقل علی امتی لصلیت بهم

هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی ایک رات ہم ٹھہرے رہی مسجد میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے تھے عشا کی نماز کے لیے آپ تشریف لائے جب تہائی رات گزر گئی یا زیادہ پھر آپنے
فرمایا تم لوگ جس نماز کا انتظار کرتے ہو اوسکا انتظار کوئی مذہب والا نہیں کرتا سوا تمہارے اور اگر میری امت پر بار نہ گزرتا
تو مین اونکے ساتھ اسی وقت یہ نماز پڑھا کرتا بعد اوسکے آپنے حکم دیا مؤذن کو اوسنے تکبیر کہی آپ نے نماز پڑھائی **عَنْ**
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ
إِلَيْنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِهِمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَأَنْتُمْ لَمْ
تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَأَمَرْتُ بِهٰذِهِ
الصَّلٰوةِ أَنْ تُؤَخَّرَ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی
ہمارے ساتھ مغرب کی پھر آپ نکلے یہانتک کہ آدھی رات گزر گئی اوسوقت آپ نکلے اور نماز پڑھائی اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ چکے اور سو رہے
اور تم کو نماز کا ثواب ملا کرتا ہی یعنی گویا نماز ہی پڑھ رہے ہو جبتک نماز کا انتظار کرتے رہو اور اگر مجھکو ضعیف کے ضعف کا اور بیمار
کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو مین حکم کرتا اس نماز کو آدھی رات کیوقت پڑھنے کا **عَنْ** حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ نَعَمْ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلٰى قَرِيبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ
فَلَمَّا أَنْ صَلّٰى أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا
قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ خَاتَمِهِ فِي حَدِيثِ عَلِيٍّ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ **ترجمہ** حمید سے روایت ہی انس بن مالک سے
سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگھوٹھی پہنی ہے انہون نے کہا ہان آپنے ایک رات عشا کی نماز مین دیر کی قریب
آدھی رات کے پڑھی پھر جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا تم گویا نماز ہی مین ہو جبتک نماز کا انتظار کرتے رہو انس نے
کہا گویا مین دیکھ رہا ہون آپکی انگھوٹھی کی چمک کو علی بن حجر کی روایت مین ہی کہ آپ نے عشا کی نماز مین دیر کی آدھی رات
تک **اَلرُّخْصَةُ فِي أَنْ يُقَالَ لِلْعِشَاءِ الْعَتَمَةُ** عشا کی نماز کو عتمہ کہنے کی اجازت **ف** عرب کے گنوار مغرب کی
نماز کو عشا اور عشا کو عتمہ کہا کرتے تھے عتمہ کہتے ہین تاریکی کو وہ لوگ اس نماز کو دیر ہی اور تاریکی مین پڑھتے کیونکہ بعد شفق ڈوبنے
کے اپنی جانورون کا دودھ دوہتے ایک حدیث مین ہی کہ آپنے منع کیا عشا کی نماز کو عتمہ کہنے سے کیونکہ یہ گنوارون کی اصطلاح ہے اور
جاہلونکی پس کیا ضرور ہی کہ اہل علم بھی ان کی اصطلاح پر عمل کرین بلکہ عشا کی نماز کہنا چاہیے جیسے اللہ اور رسول نے کہا ہے من
بعد صلوة العشاء کلام اللہ مین وارد ہی اب جو بعض حدیثون مین اس نماز کو عتمہ کہا ہے اوسکی تاویل کئی طور پر کی ہے ایک تو یہ کہ یہ
اطلاق نہی سے پہلے ہوگا دوسری یہ کہ نہی تنزیہی ہی پس جائز ہی اطلاق عتمہ کا عشا پر تیسری یہ کہ یہ اطلاق اون گنوارون کے سمجھانے
کو ایسی ہوگا جو عشا کو عتمہ کہتے تھے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا
فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي

التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوْا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے کیا کچھ ثواب ہے اذان دینے میں اور اول صفین کھڑے ہونے میں پھر نہ پاتے ان دونو نکو (یعنے اذان دینا نہ ہو سکتا یا صف اول میں نہ مل سکتے) بغیر قرعہ ڈالے (بوجہ ہجوم اور کثرت کے) تو ضرور قرعہ ڈالتے (یعنی اسقدر جھگڑا کرتے کہ اسکا فیصلہ بغیر قرعے کے نہین ہو سکتا اور جس کے نام پہ قرعہ نکلتا وہ اذان دیتا اور اول صفین شریک ہوتا) اور اگر لوگ جانتے کہ ظہر (یا جمعہ) کے لیے سویرے جانیمین جو کچھ ثواب ہو (یا ہر نماز کے اول وقت پڑھنے مین) تو جلدی کرتے اسطرف اور اگر جانتے جو کچھ ثواب ہے عتمہ (یعنے عشا کی نماز) اور فجر کی نماز مین آنیکا البتہ آتے سرین گھسیٹتے ہوے (یعنے اگر پانوسے نہ ہو سکتا اور چلنے کی طاقت نہ ہوتی تو چوتڑون کے بل آتے)

اَلْكَرَاهِيَةُ فِيْ ذٰلِكَ

عشا کی نماز کو عتمہ کہنا مکروہ ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ هٰذِهِ فَاِنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ عَلَى الْاِبِلِ وَاِنَّهَا الْعِشَاءُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غالب آوین تم پر گنوار اس نماز کے نام مین (یعنی ایسا نہ ہو وہ اس نماز کو عتمہ کہتے ہین تم بھی اون کی پیروی کر کے عتمہ کہنے لگو یہ نہ کرو بلکہ تم عشا کی نماز کہا کرو) وہ تو اندھیرا کرتے ہین اپنے اونٹون پر (یعنے اونٹون کے دودھ دوہنے میں مصروف رہتے ہین) اس نماز کا نام عشا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ اَلَا اِنَّهَا الْعِشَاءُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا آپ منبر پر فرماتے تھے دیکھو غالب نہ آجاوین تم پر گنوار اس نماز کے نام مین اسکا نام عشا ہے

اَوَّلُ وَقْتِ الصُّبْحِ

صبح کی نماز کا اول وقت کیا ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اوس وقت پڑھی جب معلوم ہو گیا آپ کو کہ صبح ہو گئی (یعنی روشنی صبح صادق کی دکھلائی دی)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ الْغَدَاةِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا مِنَ الْغَدِ اَمَرَ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَسْفَرَ ثُمَّ اَمَرَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور صبح کی نماز کا وقت پوچھا جب دوسرے دن صبح ہوئی تو آپ نے حکم کیا فجر نکلتے ہی نماز کا اور آپ نے نماز پڑھائی پھر دوسرے دن جب روشنی ہو گئی تو آپ نے حکم کیا نماز کا اور نماز پڑھائی بعد اوس کے فرمایا کہاں ہے وہ شخص جو نماز کا وقت پوچھتا تھا ان دونوں وقتوں کے بیچ مین نماز کا وقت ہے

اَلتَّغْلِيْسُ فِي الْحَضَرِ

جب سفر نہ ہو تو صبح کی نماز اندھیرے مین پڑھنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی

نماز پڑھتی تھیں پھر عورتیں اپنی چادریں لپیٹی جاتیں تھیں (نماز پڑھ کر) پہچانی نہ جاتیں اندھیرے سے عن عائشة قالت كن
النساء يصلين مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح متلفعات بمروطهن فيرجعن فما
يعرفهن أحد من الغلس ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتی تھیں
صبح کی اپنی چادریں لپیٹی ہوئیں پھر لوٹ جاتیں تو انکو کوئی پہچانتا نہ تھا اندھیرے کے سبب باب التغليس في
السفر سفر میں فجر کی نماز اندھیرے منھ پڑھنا عن أنس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
يوم خيبر صلاة الصبح بغلس وهو قريب منهم فأغار عليهم وقال الله أكبر خربت خيبر
مرتين إنا إذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خیبر کے روز (یعنی جس دن خیبر پر حملہ کیا تھا) صبح کی نماز اندھیرے منہ پڑھی اور آپ قریب تھے خیبر والوں سے پھر حملہ کیا
اون پر اور فرمایا اللہ بہت بڑا ہے خراب ہو گیا خیبر دو بار ہم جب اوترینگے کسی قوم کے میدان میں تو بری ہوگی صبح اون لوگوں
کی جو ڈرائے گئے (یعنی خراب اور تباہ ہونگے اور ہم فتح پاوینگے ایسا ہی ہوا اللہ تعالی نے خیبر فتح کرا دیا اور تمام مال اسباب کافروں کا
مسلمانوں کے ہاتھ لگا اور کچھ کافر قتل کیے گئے کچھ جلاوطن ہو گئے کچھ وہیں مسلمانوں کی رعایا بنکر رہنے لگے) باب
الإسفار فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا عن رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أسفروا
بالفجر ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روشن کرو فجر کی نماز کو ف امام طحاوی
حنفی نے اسکے یہ معنی بیان کیے ہیں کہ شروع کرو نماز فجر کی اندھیرے میں لیکن اوسمیں قرات اتنی کرو کہ نماز تمام ہوتے ہوتے روشنی
ہو جاوے اور یہ وجہ اچھی ہے واسطے مطابقت کے اون حدیثوں کے ساتھ جنمیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا منقول ہے عن
محمود بن لبيد عن رجال من قومه من الأنصار أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما أسفرتم
بالفجر فإنه أعظم للأجر ترجمہ محمود بن لبید نے اپنی قوم کے کئی انصاریوں سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جتنا روشن کروگے تم فجر کی نماز کو اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا باب من أدرك ركعة من صلاة
الصبح جس شخص نے فجر کی ایک رکعت پائی کہ آفتاب نکل آیا اوسکا کیا حکم ہے عن أبي هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال من أدرك سجدة من الصبح قبل أن تطلع الشمس فقد أدركها ومن أدرك
سجدة من العصر قبل أن تغرب الشمس فقد أدركها ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز کا ایک سجدہ پالیا سورج نکلنے سے پہلے تو اوس نے پالیا فجر کی نماز کو اور جس شخص نے
عصر کی نماز کا ایک سجدہ پالیا سورج ڈوبنے سے پہلے تو اوس نے پالیا عصر کی نماز کو عن عائشة عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال من أدرك ركعة من الفجر قبل أن تطلع الشمس فقد أدركها ومن أدرك ركعة
من العصر قبل أن تغرب الشمس فقد أدركها ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس نے فجر کی ایک رکعت پائی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے فجر کی نماز پالی اور جس نے عصر کی ایک رکعت پائی سورج ڈوبنے سے
پہلے تو اوس نے عصر کی نماز پالی **آخر وقت الصبح** صبح کا اخیر وقت کیا ہے عن انس بن مالک قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر اذا زالت الشمس ویصلی العصر بین صلوتیکم
ہاتین ویصلی المغرب اذا غربت الشمس ویصلی العشاء اذا غاب الشفق ثم قال علی اثرہ ویصلی
الصبح الی ان ینفسح البصر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اوس وقت
پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر کی نماز تمہارے ظہر اور عصر کے بیچ میں پڑھتے تھے (یعنے عصر تم سے پہلے پڑھتے تھے) اور مغرب
آفتاب ڈوبتے ہی پڑھتے تھے اور عشا جب شفق ڈوب جاتی تو پڑھتے اور فجر کی نماز یہانتک پڑھتے کہ نگاہ پھیل جاتی (یعنے روشنی
ہو جاتی اور سب چیزیں دکھلائی دینے لگتیں) **من ادرک رکعۃ من الصلوۃ** جس نے ایک رکعت کسی نماز
کی پالی عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک من الصلوۃ رکعۃ
فقد ادرک الصلوۃ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی
ایک رکعت پالی تو اوس شخص نے وہ نماز پالی **ف** اس حدیث سے کئی مسائل نکلے ہیں۔ ایک یہ کہ جس نے نماز کا وقت ایک رکعت کے
موافق پالیا جیسے حائضہ پاک ہو گئی یا لڑکا بالغ ہو گیا یا دیوانہ ہوشیار ہو گیا تو وہ نماز اوسکو ادا کرنا لازم ہو گی دوسری یہ کہ جسنے
ایک رکعت وقت کے اندر پڑھ لی پھر وقت گذر گیا جیسے فجر کی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ آفتاب نکل آیا یا عصر کی ایک رکعت پڑھ
چکا تھا کہ آفتاب ڈوب گیا تو وہ اپنی نماز پوری کر لیوے اور نماز اوسکی ادا ہو گی نہ قضا تیسری یہ کہ جو شخص امام کو ساتھ
ایک رکعت پالیوے تو اوس نے جماعت کا ثواب پالیا) عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرکہا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جسنے ایک رکعت کسی نماز کی پالی تو اوسنے وہ نماز پالی عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے
نماز کی ایک رکعت پالی اوسنے وہ نماز پالی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من
الصلوۃ رکعۃ فقد ادرکہا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت
پالی اوس نے نماز پالی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من الجمعۃ او غیرہا
فقد تمت صلوتہ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعے کی یا اور کسی نماز
کی ایک رکعت پالی تو اوسکی نماز پوری ہو گئی (یعنے وہ نماز اوسکو ملگئی اب اگر ایک جمعہ کی ایک رکعت پائی تو گویا جمعہ ملگیا ایک رکعت
اور پڑھ لیوے) عن سالم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من صلوۃ من الصلوات
فقد ادرکہا الا انہ یقضی ما فاتہ ترجمہ سالم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے

ایک رکعت پالی کسی نماز کی تو اوس نے وہ نماز پالی مگر جسقدر رجاتی رہی وسکو ادا کرلے **الساعات التی نهی عن الصلوة فیها** جن اوقات مین نماز پڑھنا منع ہی اونکا بیان **عن** عبد الله الصنابحي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشمس تطلع ومعها قرن الشيطان فاذا ارتفعت فارقها فاذا استوت قارنها فاذا زالت فارقها فاذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقها ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في تلك الساعات **ترجمہ** عبد اللہ صنابحی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آفتاب نکلتا ہے اور اوس کے ساتھ شیطان کی چوٹیان ہوتی ہین (یعنی شیطان اپنا سر اوسپر رکھ دیتا ہی تو چوٹیان اوسکی آفتاب کے دونون طرف ہوتی ہین غرض اوسکی یہ ہوتی ہے کہ جو لوگ آفتاب کو پوجین اونکا یہ اور سجدہ میری لیے ہو) پھر جب آفتاب بلند ہو جاتا ہی تو شیطان الگ ہو جاتا ہی پھر جب سیدھا ہوتا ہی دوپہر کو تو شیطان اوسکی نزدیک ہو جاتا ہی پھر جب ڈھلجاتا ہے تو الگ ہو جاتا ہے پھر جب ڈوبنے لگتا ہی تو اوسکے نزدیک ہو جاتا ہی پھر جب ڈوب جاتا ہے تو الگ ہو جاتا ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان وقتون مین نماز پڑھنے سے **ف** یعنی طلوع اور غروب اور دوپہر کو اب یہ ممانعت عام ہے ہر ایک نماز کو لیے فرض ہو یا نفل بشرطیکہ وہ فرض نہ ہو جسکا وقت جاتا ہو وہ تو بالاتفاق درست ہی یہ امام ابو حنیفہ کا قول ہی اور شافعی اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہی کہ ان سب وقتون مین نماز پڑھنا جائز ہی بلا کراہت کے اور امام احمد کے نزدیک طواف کا دوگانہ ادا کرنا جائز ہی بدلیل حدیث جبیر بن مطعم کے جو آگے آتی ہی **عن** عقبة بن عامر الجهني يقول ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل وحين تضيف الشمس للغروب حتى تغرب **ترجمہ** عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع کرتے تھے تین وقتون مین نماز پڑھنے سے یا جنازہ دفن کرنے سے **ف** بعضون نے کہا ہی کہ مراد دفن کرنے سے نماز جنازہ ہے ورنہ دفن ہر وقت جائز ہی اور **نووی** نے کہا یہ تاویل بھی ضعیف ہی اسلیے کہ نماز جنازہ ان اوقات مین جائز ہے بلا کراہت بالاجماع بلکہ ٹھیک یہ ہی کہ مقصود ممانعت سے دفن سے ان اوقات مین جب قصدًا ان اوقات کا انتظار کیا جاوے لیکن اگر بغیر قصد کے اتفاقی یہ اوقات آجاوین تو دفن مین کوئی کراہت نہیں ہی مین کہتا ہون کہ حنفیہ کے نزدیک نماز جنازہ بھی ان اوقات مین مکروہ ہے جب قصدًا ہو پس وہ اجماع کا مسلم نہیں ہی **ف** یک تو جب آفتاب نکل رہا ہو یہانتک کہ بلند ہو جاوے دوسرے جب ٹھیک دوپہر ہو یہانتک کہ آفتاب ڈھل جاوے تیسرے جس وقت آفتاب جھک جاوے ڈوبنے کو یہانتک کہ ڈوب جاوے **النهي عن الصلوة بعد الصبح** صبح کے بعد نماز **عن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس وعن الصلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے عصر کے بعد یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے اور فجر کے بعد یہانتک کہ آفتاب نکل آوے **عن** ابن عباس قال سمعت غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر

وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کئی اصحاب سے سنا اون میں عمر بھی تھے اور وہ سب سے زیادہ چہیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے منع کیا نماز پڑھنے
سے بعد فجر کے یہاں تک کہ آفتاب نکل آوے اور بعد عصر کے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جاوے **باب النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ
طُلُوعِ الشَّمْسِ** آفتاب نکلتے نماز پڑھنے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرَّى
أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم میں سے کوئی قصداً نماز نہ پڑھے جب آفتاب نکلتا ہو یا ڈوبتا ہو عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى أَنْ يُصَلَّى مَعَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوبِهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
نماز پڑھنے سے آفتاب نکلتے یا ڈوبتے **النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ نِصْفَ النَّهَارِ** ٹھیک دوپہر کو نماز پڑھنے کی ممانعت عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ
أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ
وَحِينَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے تین وقتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو
منع کرتے تھے نماز پڑھنے سے یا مردوں کو دفنانے سے ایک تو جب آفتاب نکلے یہاں تک کہ بلند ہو جاوے دوسری جب ٹھیک دوپہر ٹھہرے
ہو یہاں تک کہ جھک جاوے آفتاب تیسرے جب ڈوبنے کو ہو یہاں تک کہ ڈوب جاوے **النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ**
عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى الطُّلُوعِ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى الْغُرُوبِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد صبح کے آفتاب نکلنے تک اور نماز سے بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ
حَتَّى تَبْزُغَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہتے تھے میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فجر کے بعد نماز نہیں ہے جب تک آفتاب نکلے اور عصر کے بعد نماز نہیں ہے
جب تک آفتاب ڈوبے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ عبداللہ بن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے بعد عصر کے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْهَمَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ
إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا
تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے وہم ہو گیا حضرت عمر کو کہ منع کرنے لگے عصر کے
بعد دو رکعت پڑھنے سے) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس بات سے کہ قصداً تم اپنی نماز کو آفتاب نکلتے یا ڈوبتے

نہ پڑھو کیونکہ وہ نکلتا ہے شیطان کے دو سینگوں میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَشْرُقَ فَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغْرُبَ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نکل آوے کنارہ آفتاب کا تو دیر کرو نماز پڑھنے
میں یہاں تک کہ بلند اور روشن ہو جاوے اور جب ڈوب جاوے کنارہ آفتاب کا تو دیر کرو نماز میں یہاں تک کہ بالکل ڈوب جاوے
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ اَقْرَبُ مِنَ الْاُخْرٰى اَوْ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ
يُبْتَغٰى ذِكْرُهَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ اَقْرَبَ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ
تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ
فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَهِيَ سَاعَةُ صَلٰوةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ قِيْدَ رُمْحٍ وَيَذْهَبَ
شُعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ حَتّٰى تَعْتَدِلَ الشَّمْسُ اعْتِدَالَ الرُّمْحِ بِنِصْفِ النَّهَارِ فَاِنَّهَا
سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسْجَرُ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَفِيْءَ الْفَيْءُ ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ
حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغِيْبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَهِيَ صَلٰوةُ الْكُفَّارِ ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت
ہے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی وقت ایسا ہی جس میں اللہ سے نزدیکی زیادہ ہو یا اوس وقت میں اللہ کی یاد کیجاوے آپنے فرمایا ہاں
سب وقتوں سے زیادہ بندہ اللہ کے نزدیک ہوتا ہے پچھلی رات کو (کیونکہ اوس وقت پروردگار عالم جلشانہ اوترتا ہے پہلے آسمان پر) پس
اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو اللہ کی یاد کرنیوالوں میں سے ہو اوس وقت میں تو ہو جا کیونکہ اوس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں نماز میں (تو امید
ہے کہ وہ جلدی قبول ہو) آفتاب نکلنے تک اسلیے کہ آفتاب نکلتا ہے شیطان کی دو چوٹیوں کے بیچ میں اور یہ وقت ہے کافروں کی نماز
کا تو اوس وقت (جب آفتاب نکل رہا ہو) نماز نہ پڑھ یہاں تک کہ ایک نیزہ کے برابر بلند ہو جاوے اور اوسکی شعاع جاتی رہے پھر فرشتے
حاضر ہوتے ہیں اور شریک رہتے ہیں نماز میں یہاں تک کہ آفتاب سیدھا ہو جاتا ہے دوپہر کو (یعنی کسی طرف اوسکا سایہ نہیں پڑتا)
جیسے نیزہ سیدھا ہو جاتا ہے اوس وقت جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور وہ بھڑکایا جاتا ہے تو اوس وقت نماز چھوڑ دے یہاں تک کہ سایہ
پڑنے لگے (آفتاب کے ڈھل جانے سے) پھر نماز میں فرشتے حاضر اور شریک رہتے ہیں آفتاب ڈوبنے تک کیونکہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کی
دو چوٹیوں کے بیچ میں اور یہ وقت کافروں کی نماز کا ہے

اَلرُّخْصَةُ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد نماز پڑھنے کی اجازت عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ
الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً مُرْتَفِعَةً ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز
پڑھنے سے مگر جب آفتاب سفید صاف اور اونچا ہو عَنْ عَائِشَةَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ
بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں جو میرے پاس آ کر
پڑھا کرتے تھے کبھی نہیں چھوڑیں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا

صلاهما ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کے بعد میری پاس آتے تو دو رکعتیں
پڑھتے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدِىْ بَعْدَ الْعَصْرِ صَلَّاهُمَا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کے بعد میرے یہاں ہوتے تو دو رکعتیں پڑھتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
صَلٰوتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْتِىْ سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَانِ
بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا دو نمازوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ناغہ نہیں کیا میرے گھر میں چھپے اور کھلے
دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ اِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا
اَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَثْبَتَهَا ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے انہوں نے پوچھا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتوں کو جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھا کرتے
تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ ان دو رکعتوں کو عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے ایکبار
آپکو کچھ کام ہو گیا یا آپ بھول گئے تو ان رکعتوں کو عصر کے بعد پڑھ لیا اور آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو مضبوطی سے پڑھتے (یعنی ہمیشہ اوسکو پڑھا
کرتے) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِىْ بَيْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ مَرَّةً وَاحِدَةً
وَاَنَّهَا ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ هُمَا رَكْعَتَانِ كُنْتُ اُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا حَتّٰى صَلَّيْتُ الْعَصْرَ
ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے گھر میں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اونہوں نے آپ سے
ذکر کیا (کہ یہ رکعتیں خلاف معمول آپنے کیسی پڑھیں) آپنے فرمایا یہ وہ دو رکعتیں ہیں جنکو ظہر کے بعد میں پڑھتا تھا آج میں اونکو
پڑھ نہ سکا یہانتک کہ عصر پڑھ لی (تو میں نے عصر کے بعد اون رکعتوں کو پڑھ لیا) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شُغِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کام ہو گیا آپ عصر کے پہلے دو رکعتیں پڑھ نہ سکے تو آپ نے عصر کے بعد پڑھ لیں

اَلرُّخْصَةُ فِى الصَّلٰوةِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

آفتاب ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھنے کی اجازت عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ لَاحِقًا
عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْهِمَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ مَا
هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاضْطَرَّ الْحَدِيْثَ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَشُغِلَ عَنْهُمَا فَرَكَعَهُمَا حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ اَرَهُ
يُصَلِّيْهِمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ترجمہ عمران بن حدیر سے روایت ہے میں نے لاحق سے پوچھا ان دو رکعتوں کو جو پڑھی جاتی ہیں آفتاب
ڈوبنے سے پہلے انہوں نے کہا عبد اللہ بن زبیر ان کو پڑھا کرتے تھے تو معاویہ نے اون سے کہلا بھیجا یہ دو رکعتیں کیسی آفتاب ڈوبنے کی
وقت (یعنی تم کیوں پڑھتے ہو) انہوں نے ام سلمہ پر رکھا ام سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے

ایک روز آپ کو کام ہو گیا تو آپ نے آفتاب ڈوبے اونکو پڑھا پھر میں نے آپکو پڑھتے نہیں دیکھا اسکے بعد اور نہ اس سے پہلے **الرخصۃ**
فی الصلوٰۃ قبل المغرب مغرب سے پہلے نماز پڑھنا **عن** ابی الخیر ان ابا تمیم الجیشانی قام لیرکع رکعتین
قبل المغرب فقلت لعقبۃ بن عامر انظر الی ھذا ای صلوٰۃ یصلی فالتفت الیہ فرآہ فقال ھذہ
صلوٰۃ کنا نصلیھا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو الخیر سے روایت ہے ابو تمیم جیشانی
کھڑے ہوئے مغرب سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھنے کو میں نے عقبہ بن عامر سے کہا دیکھو یہ کونسی نماز پڑھتے ہیں انہوں نے دیکھا تو
انہوں نے کہا یہ وہ نماز ہے جسکو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پڑھا کرتے تھے **الصلوٰۃ بعد**
طلوع الفجر بعد فجر ہو جانیکے نماز پڑھنا **عن** حفصۃ انھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
طلع الفجر لا یصلی الا رکعتین خفیفتین **ترجمہ** ام المؤمنین حفصہ رض سے روایت ہے جب فجر ہو جاتی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے مگر دو رکعتیں ہلکی پھلکی (یعنی فجر کی سنتیں پڑھتے تھے اور کوئی نقل نہیں پڑھتے تھے
اباحۃ الصلوٰۃ الی ان یصلی الصبح بعد فجر ہو جانے کے نماز پڑھنا (یعنی نفل) فرض پڑھنے تک **عن** عمرو بن
عبسۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ من اسلم معک قال حر و
عبد قلت ھل من ساعۃ اقرب الی اللہ عز وجل من اخری قال نعم جوف اللیل الآخر فصل ما بدا
لک حتی تصلی الصبح ثم انتہ حتی تطلع الشمس وما دامت وقال ایوب فما دامت کانھا حجفۃ حتی
تنتشر ثم صل ما بدا لک حتی یقوم العمود علی ظلہ ثم انتہ حتی تزول الشمس فان جھنم تسجر
نصف النھار ثم صل ما بدا لک حتی تصلی العصر ثم انتہ حتی تغرب الشمس فانھا تغرب بین
قرنی شیطان وتطلع بین قرنی شیطان **ترجمہ** عمرو بن عبسہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا اور عرض کیا کہ آپ کے ساتھ کون کون لوگ اسلام لائے آپنے فرمایا ایک آزاد شخص یعنے ابو بکر صدیق (رض) اور ایک غلام (یعنے
بلال رض) میں نے عرض کیا کیا کوئی گھڑی ایسی ہے جسمیں دوسری گھڑیوں سے زیادہ اللہ کا قرب ہوا آپنے فرمایا ہاں رات کا اخیر حصہ
اوس وقت جتنی مناسب سمجھے نفل نماز پڑھ فجر کی نماز تک پھر ٹھہر جا یہانتک کہ آفتاب نکلے اور ڈھال کیطرح رہے (یعنی اوسکی روشنی پہیلے)
یہانتک کہ پہیل جاوے پھر جتنی تجھسے ہو سکیں نفل پڑھ یہانتک کہ ستون اپنے سایہ پر کھڑا ہو (یعنے اوسکا سایہ نہ پڑے اور ٹھیک دوپہر ہو
ٹھیک دوپہر کو بعض ملکوں میں بلکہ مکے میں ایسا ہو جاتا ہے) پھر ٹھہر جا یہانتک کہ آفتاب ڈھل جاوے کیونکہ جہنم سلگایا جاتا
ہے دوپہر کو پھر نماز پڑھ (نفل) عصر کی نماز تک پھر ٹھہر جا یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے کیونکہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے
دو چوٹیوں میں اور نکلتا ہے شیطان کی دو چوٹیوں میں **اباحۃ** الصلوٰۃ فی الساعات کلھا مکہ کے
میں ہر وقت نماز کا درست ہونا (خواہ دوپہر ہو یا آفتاب نکلتا ہو یا ڈوبتا ہو) **عن** جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال یا بنی عبد مناف لا تمنعوا احدا طاف بھذا البیت وصلی ای ساعۃ شاء من

لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اولاد عبد مناف کے مت منع کرو کسی کو اس گھر
کی طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے جس وقت چاہے رات یا دن کو ف اسی حدیث سے استدلال کیا ہے امام شافعی رح نے نماز کے جائز ہونے
پر ہر وقت میں خواہ طلوع کا وقت ہو یا غروب کا یا دوپہر کا

اَلْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

مسافر ظہر اور عصر کو کس وقت جمع کرے ف امام شافعی اور اکثر علما کے نزدیک ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا میں جمع کرنا
جائز ہے دور دراز سفر میں اور مختصر سفر میں اون کے دو قول میں اور دور دراز سفر کی مقدار اڑتالیس میل ہے یعنی چوبیس کوس
جسکی مقدار دو منزلیں ہوتی ہیں اور افضل یہ ہے کہ اگر منزل میں اترا ہو تو ظہر کے وقت عصر بھی پڑھ لیوے اور جو چل رہا ہو تو ظہر میں
دیر کرے اور عصر کے وقت دونوں کو پڑھ لیوے اور جائز ہے جمع کرنا بارش کی حالت میں ظہر عصر اور مغرب عشا میں لیکن امام مالک کے
نزدیک فقط مغرب اور عشا میں جمع درست ہے کیونکہ بارش میں تکلیف ہوتی ہے عشا اور مغرب علحدہ علحدہ پڑھنے میں نہ ظہر اور عصر کے
علحدہ علحدہ پڑھنے میں اور مریض یعنی بیمار کو جمع کرنا شافعی اور اکثر علما کے نزدیک درست نہیں اور امام احمد اور ایک جماعت شافعیہ کے
نزدیک درست ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جمع بالکل درست نہیں ہے سفر میں نہ بارش میں نہ بیماری میں مگر مزدلفہ میں اور عرفات میں
حج کے دنوں میں اور احادیث صحیحہ حجت ہیں اون کے اوپر جن سے جائز ہونا جمع کا سفر میں معلوم ہوتا ہے اور ایک جماعت اہل حدیث
کے نزدیک جائز ہے جمع کرنا حضر میں بھی کسی حاجت دینی یا دنیوی کے لیے بشرطیکہ عادت نہ کر لیوے فقط عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ
فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم (سفر میں) جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے سے پہلے تو دیر کرتے ظہر کی نماز میں عصر کے وقت تک پھر اوترتے اور دونوں
نمازوں کو ملا کر پڑھ لیتے اگر آفتاب کوچ کرنے سے پہلے ہی ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ لیتے پھر سوار ہوتے عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُمْ خَرَجُوا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ
الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَخَّرَ الظُّهْرَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى
الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی
تو آپ جمع کرتے تھے ظہر عصر اور مغرب عشا کو ایک روز آپ نے ظہر کی نماز میں دیر کی پھر نکلے تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھی پھر اندر گئے پھر نکلے تو مغرب
اور عشا ملا کر پڑھی

بیان ذلک جمع کرنے کا بیان

عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَارَوَنْدَا قَالَ سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَاةِ أَبِيهِ فِي السَّفَرِ وَسَأَلْنَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ فِي سَفَرِهِ فَذَكَرَ أَنَّ
صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهُ فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ فِي زَرَّاعَةٍ لَهُ أَنِّي فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا
وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى إِذَا حَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلَّى ثُمَّ رَكِبَ

حَتّٰى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ كَفِعْلِكَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى
إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُومُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا
فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْأَمْرُ الَّذِي يَخَافُ فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ
هٰذِهِ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** کثیر بن قاروند سے روایت ہے مین نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے پوچھا اونکے باپ کی نماز کا حال
اور یہ پوچھا کہ وہ کبھی جمع کرتے تھے نماز ونکو سفر مین انہون نے کہا کہ صفیہ بنت ابی عبید میرے باپ (عبداللہ بن عمر) کی نکاح
مین تھین انہون نے لکھا میرے باپ کو اور وہ اپنی کھیتی مین تھی کہ مین دنیا کی اخیر روز مین ہون اور آخرت کی پہلے روز مین ہون
(یعنی قریب موت کی ہو رہی ہون) یہ دیکھکر عبداللہ بن عمر سوار ہوئے اور جلدی چلے جب ظہر کا وقت آیا تو مؤذن نے اون سے
کہا الصلوٰۃ (یعنی نماز کا وقت آگیا) اونہون نی کچھ خیال نہین کیا جب وہ وقت آگیا جو ظہر اور عصر کے درمیان مین ہوتا
ہی (یعنے ظہر کا آخر وقت جسکے بعد عصر کا وقت شروع ہوتا ہی) تو اوترے اور مؤذن سی کہا تکبیر کہہ (ظہر کی) پہر جب مین سلام
پہیرون تو تکبیر کہہ (عصر کی) پہر دونون نمازین پڑہین جب آفتاب ڈوب گیا تو مؤذن نے کہا الصلوٰۃ انہون کہا ایسا ہی
کہ جیسے ظہر اور عصر مین کیا تہا اور چلے گئے جب تارے گہن گئے تو اوترے اور مؤذن سی کہا تکبیر کہہ (مغرب کی) پہر جب مین
سلام پہیرون تو تکبیر کہہ (عشا کی) پہر دونون نمازین پڑہین اور فراغت پاکر ہماری طرف منہ کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہی جب تم مین سی کسی کو ایسا کام درپیش ہو جسکے بگڑ جانے کا خوف ہو تو اسطرح نماز پڑہی **اَلْوَقْتُ**
الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُقِيمُ جس وقت مقیم بہی جمع کرسکتا ہے اوسکا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ
الْعِشَاءَ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی مدینے مین آٹھ رکعتین (ظہر
اور عصر کی) ملاکر دیر کی آپ نے ظہر مین اور جلدی کی عصر مین اور سات رکعتین (مغرب اور عشا کی) ملاکر دیر کی آپنے مغرب
مین اور جلدی کی عشا مین **ف** صحیح مسلم مین ہی ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاکر پڑہا ظہر اور عصر کو
مدینے مین بغیر خوف اور سفر کے اور ایک روایت مین ہی کہ بغیر خوف اور بارش کے سعید بن جبیر نے ابن عباس سے اسکی وجہ پوچھی انہون نے
کہا آپ کی غرض یہ تہی کہ میری امت پر حرج نہو (عبداللہ بن شقیق سے روایت ہی کہ ابن عباس نے ایک دن عصر کے بعد
ہم کو خطبہ سنایا جبتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تارے نکل آئے لوگ نماز نماز پکارنے لگے ایک شخص بنی تمیم مین سے آیا جو نہ تہکتا تہا
نہ جہجکتا تہا اور الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہی جاتا تہا ابن عباس نے کہا کیا تو مجہکو سنت کا طریقہ سکہلاتا ہے تیری ماں نہیں (یہ ایک
افسوس کا کلمہ ہی عرب کہا کرتی ہین لا اب لک لا ام لک جب کوئی جہالت اور حماقت کی بات کرتا ہی یعنی تیرا باپ نہین ہی جو تجہکو
تربیت کرتا) مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپنے جمع کیا ظہر اور عصر مین اور جمع کیا مغرب اور عشا مین عبداللہ بن شقیق نے
کہا مجہکو شبہ ہوا اس امر مین تو مین ابوہریرہ پاس گیا انہون نے کہا سچ ہی۔ دوسری روایت مین ہی کہ ابن عباس نے کہا ہم جمع کیا کرتے تہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین دو نمازون کو۔ نووی نے کہا علما نے اس مقام پر کئی تاویلین کی ہین اور ترمذی نے اپنی اخیر کتاب مین کہا ہے کہ میری کتاب مین کوئی حدیث ایسی نہین ہے جسکی ترک پر امت نے اتفاق کیا ہو مگر حدیث ابن عباس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مدینے مین بغیر خوف کے اور بغیر بارش کے اور حدیث شراب پینے والے کی کہ چوتہی مرتبہ اسکو قتل کرو تو شراب پینے والے کے قتل کی حدیث تو منسوخ ہے امت کے اتفاق سے اور لیکن حدیث ابن عباس کے تو نہین اتفاق کیا ہے امت نے اوسکی ترک پر بلکہ اون کے اقوال مختلف ہین اس حدیث مین بعض کہتے ہین کہ یہ جمع بارش کے عذر کیوجہ سے تہا اور یہ باطل کیونکہ ہے اسکو دوسری روایت جسمین فی غیر خوف ولا مطر ہے اور بعض کہتے ہین کہ یہ واقعہ ابر کیحالت کا تہا آپنے ظہر کی نماز پڑہی پہر ابر کہل گیا تو معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آگیا آپنے عصر کی بہی نماز پڑہ لی اور یہ باطل ہے اسوجہ سے کہ اس حدیث مین ہے جمع کیا آپنے درمیان مغرب اور عشا کے پہلی اور دوسری دہوکا ہوا مغرب عشا مین بہی حالانکہ دہوکا مغرب عشا مین ممکن نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد جمع صوری ہے یعنے ظہر کو آخر وقت یا اور عصر کو اول وقت اور ایسا ہی مغرب اور عشا مین کیا جیسا کہ نسائی کی روایت مین ہے کہ آپنے ظہر کی نماز مین دیر کی اور عصر کی نماز مین جلدی کی پس ظاہر جمع ہوا اور فی الحقیقت جمع نہ تہا لیکن یہ تاویل بہی ضعیف ہے یا باطل ہے اسلیے کہ ظاہر کے مخالف ہے اور ابن عباس کا قول جب انہون نے خطبہ پڑہا اور دلیل لانا اونکا حدیث سے اور تصدیق کرنا ابوہریرہ کا اون کے قول کو رد کرتا ہے اس تاویل کو علاوہ اسکے ابن عباس کا یہ کہنا کہ مقصود اس جمع سے یہ تہا کہ آپ کی امت پر حرج نہو اوسی وقت بن سکتا ہے جب جمع حقیقی مراد ہو اور اگر جمع صوری مراد ہو تو بلا حرج رفع حرج کی زیادتی حرج لازم آتی ہے اسلیے کہ پہچاننا آخر اور اول وقت کا اسطرح سے کہ جیسا ایک نماز کا سلام پہیرے تو دوسری نماز کا وقت آجاوے عوام پر کیا خواص پر بہی دشوار ہے اور بعضون نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ حدیث محمول ہے بیماری کیحالت پر یا اور کسی عذر پر اور یہی قول ہے امام احمد اور قاضی حسین کا اور اسی کو اختیار کیا ہے خطابی اور متولی اور رویانی نے اور یہی مختار ہے تاویل مین لیکن رد کرتا ہے اسکو فعل ابن عباس کا اور اگر مرض یا عذر مسلم بہی رکہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ثبوت اسکا اور صحابہ کے لیے جو جمع مین شریک تہے دشوار ہے تو نووی نے کہا ایک جماعت ائمہ دین کی اسطرف گئی ہے کہ جمع کرنا دو نمازون مین جائز ہے حضر مین بشرطیکہ اسکی عادت نہ کرلے اور یہی قول ہے ابن سیرین اور اشہب کا اصحاب مین سے امام مالک کے اور نقل کیا ہے اسکو خطابی نے قفال شاشی سے اونہون نے ابو اسحاق مروزی سے انہون نے ایک جماعت سے اہل حدیث کی اور اسی کو اختیار کیا ہے ابن منذر نے اور مؤید ہے اسکو ظاہر قول ابن عباس کا کہ حرج نہو آپ کی امت پر تو نہین بیان کیا مرض اور غیر مرض کو (نووی مع زیادۃ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ صَلّٰى بِالْبَصْرَةِ الْاُوْلٰى وَالْعَصْرَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ شُغْلٍ وَزَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْاُوْلٰى وَالْعَصْرَ ثَمَانَ سَجَدَاتٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہون نے بصرہ مین پہلی نماز یعنے ظہر کی نماز اور عصر کی نماز پڑہی بیچمین کوئی نماز نہین پڑہی یعنے نفل نہین پڑہا اور مغرب اور عشا کی اسی طرح پڑہی بیچ مین کوئی نماز نہین پڑہی کسی کام کیوجہ سے ایسا کیا پہر ابن عباس نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ پڑہین ظہر اور عصر کی آٹہہ رکعتین پڑہین بیچ مین ان کے کوئی نماز نہ تہی

الوقت الذی ۲۸

يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء مسافر مغرب اور عشا کس وقت جمع کرے عن اسمعيل بن عبد الرحمن شيخ من

قريش قال صحبت ابن عمر الى الحمى فلما غربت الشمس هبت ان اقول له الصلوة فسار حتى ذهب بياض

الافق وفحمة العشاء ثم نزل فصلى المغرب ثلث ركعات ثم صلى ركعتين على اثرها ثم قال هكذا

رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل ترجمہ اسمعیل بن عبد الرحمن سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے

ساتھ ہوا حمی تک (جو ایک مقام کا نام ہے قریب مدینے کے) جب آفتاب ڈوب گیا تو میں ڈرا اون سے یہ کہنے میں کہ نماز کا وقت آ

گیا وہ چلے گئے یہانتک کہ سفیدی آسمان کے کنارے کی جاتی رہی اور سیاہی چھا گئی عشا کی اوسوقت اوترے اور مغرب کی تین

رکعتیں پڑہیں پھر (عشا کی) دو رکعتیں اوسکے بعد پڑہیں بعد اوسکے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے

دیکھا عن عبد الله بن عمر قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عجله السير في السفر

يؤخر صلوة المغرب حتى يجمع بينها وبين العشاء ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو جب جلدی ہوتی چلنے کی سفر میں تو آپ دیر کرتے مغرب کی نماز میں یہانتک کہ جمع کرتے مغرب

اور عشا کو عن جابر قال غابت الشمس ورسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة فجمع بين الصلوتين

بسرف ترجمہ جابر سے روایت ہے آفتاب ڈوب گیا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں تھے پھر جمع کیا دونوں

نمازوں کو سرف میں جا کر سرف ایک موضع ہے مکی سے دس میل کے فاصلے پر عن انس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان اذا عجل به

السير يؤخر الظهر الى وقت العصر فيجمع بينهما ويؤخر المغرب حتى يجمع بينها وبين العشاء حين يغيب الشفق

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی چلنے کی تو آپ دیر کرتے ظہر میں عصر کے وقت تک پھر جمع کر لیتے اون دونوں کو اور دیر کرتے

مغرب میں پھر جمع کر لیتے مغرب اور عشا کو جب شفق ڈوب جاتی عن نافع قال خرجت مع عبد الله بن عمر في سفر يريد ارضا له

فاتاه آت فقال ان صفية بنت ابي عبيد لما بها فانظر ان تدركها فخرج مسرعا ومعه رجل من قريش يسايره

وغابت الشمس فلم يصل الصلوة وكان عهدي به وهو يحافظ على الصلوة فلما ابطا قلت الصلوة يرحمك الله

فالتفت الي ومضى حتى اذا كان في اخر الشفق نزل فصلى المغرب ثم اقام العشاء وقد توارى الشفق فصلى بنا ثم

اقبل علينا فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا عجل به السير صنع هكذا ترجمہ نافع سے روایت ہے میں عبد اللہ

بن عمر کے ساتھ نکلا ایک سفر میں اپنی زمین پر جاتے تھے راستے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا صفیہ بنت ابی عبید بیمار ہیں کہ قریب مرنے کے ہو رہی ہیں تو تم چلکر

زندگی میں اون سے مل لو (وہ بی بی تہیں عبد اللہ بن عمر کی) یہ سنتے ہی وہ جلدی جلدی چلے اور انکے ساتھ ایک شخص تھا قریش میں سے جو برابر اونکے چلتا

تھا تو آفتاب ڈوب گیا اور اونہوں نے نماز نہیں پڑہی اور میں سمجھتا تھا کہ نماز کا بہت خیال رکھتے ہیں جب انہوں نے دیر کی تو میں نے کہا الصلوۃ یرحمک اللہ

انہوں نے میری طرف دیکھا اور چلے گئے (یعنی چلنا موقوف نہ کیا) یہانتک کہ شفق ڈوبنے کو ہو گئی اوسوقت اترے اور مغرب کی نماز پڑہی پھر عشا کی نماز پڑہی

اوسوقت شفق ڈوب گئی تہی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ رسول اللہ کو جب جلدی ہوتی چلنے کی تو ایسا ہی کرتے عن نافع قال اقبلنا مع ابن عمر من

اللَّيْلَةُ سَارَ حَتّٰى أَمْسَيْنَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلٰوةُ فَسَكَتَ وَسَارَ حَتّٰى كَادَ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيبَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عمر کے ساتھ مکے سے آئے جب شام ہوئی تو وہ چلتے رہے یہانتک کہ رات ہوگئی ہم سمجھے وہ نماز کو بھول گئے تو ہم نے کہا الصلوٰۃ وہ چپ رہے اور چلتے رہے یہانتک کہ شفق قریب ہوگئی ڈوبنے کے پھر اترے اور نماز پڑھی اتنے میں شفق غائب ہوگئی تو عشا کی نماز پڑھی بعد اسکے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَارَوَنْدَا قَالَ سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ فَقُلْنَا أَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَا إِلَّا بِجَمْعٍ ثُمَّ انْتَبَهَ فَقَالَ كَانَتْ عِنْدَهُ صَفِيَّةُ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنِّي فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ وَأَنَا مَعَهُ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ مِنَ الظُّهْرِ فَأَقِمْ مَكَانَكَ فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ كَفِعْلِكَ الْأَوَّلِ فَسَارَ حَتّٰى إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُومُ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ سَلَّمَ وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمْ أَمْرٌ يَخْشٰى فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** کثیر بن قاروندا سے روایت ہے ہم نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے پوچھا سفر کی نماز کو تو ہم نے کہا کیا عبداللہ بن عمر جمع کرتے تھے نمازوں کو سفر میں انہوں نے کہا نہیں مگر مزدلفے میں (جج کے دنوں میں مغرب اور عشا کو جمع کرتی تھی) پھر آگاہ ہوئے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمر کے نکاح میں صفیہ بنت ابی عبید تھیں انہوں نے کہلا بھیجا عبداللہ بن عمر کو کہ میرا دنیا میں آخری دن ہے اور آخرت کا پہلا دن ہے (یعنی مر رہی ہوں) یہ سنکر عبداللہ بن عمر سوار ہوئے میں بھی اون کے ساتھ تھا بہت جلد چلے جب نماز کا وقت آیا تو موذن نے کہا الصلوٰۃ یا ابا عبدالرحمن (ابو عبدالرحمن کنیت تھی عبداللہ بن عمر کی) وہ چلتے رہے جب دونوں نمازوں کے بیچ کا وقت آگیا (یعنی وہ وقت جسکے بعد دوسری نماز کا وقت تھا) تو اوترے اور موذن سے کہا تکبیر کہہ پھر جب میں سلام پھیروں ظہر کا تو اوسی جگہہ تکبیر کہہ انہوں نے تکبیر کہی عبداللہ بن عمر نے ظہر پڑھی دو رکعتیں پھر سلام پھیرا موذن نے اوسی جگہہ تکبیر کہی عبداللہ بن عمر نے عصر کی دو رکعتیں پڑھیں بعد اس کے سوار ہوئے اور جلدی چلے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا پھر موذن نے کہا نماز اے ابا عبدالرحمن انہوں نے کہا جیسے پہلے کیا ویسا ہی کرو (یعنی پہلی نماز میں دیر کرو جب اخیر وقت آجاوے تو دونوں کو ایک ساتھ پڑھ لو) پھر چلا کیے جب تارے گھن کی طرح نکل آئے تو اوترے اور کہا تکبیر کہہ پھر جب سلام پھیروں تو تکبیر کہہ بعد اسکے انہوں نے مغرب کے تین رکعتیں پڑھیں پھر اوسی جگہہ کھڑے ہو کر عشا کی نماز پڑھی

اور فقط ایک سلام کیا اپنے مونہہ کے سامنے یعنی ایک ہی بار السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہدیا اور منہ داہنی بائیں نہ پھیرا
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین کیسکو ایسا کام پیش آوے جسکی بگڑ جانے کا ڈر ہو تو اسی طرح نماز پڑھے

الحال التی یجمع فیھا بین الصلوتین نمازونکو کسحالت مین جمع کرے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جد بہ السیر جمع بین المغرب والعشاء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو جمع کر لیتے مغرب اور عشا کو **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جد بہ السیر او حزبہ امر جمع بین المغرب والعشاء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی چلنے کی یا کوئی ضرورت پیش آتی تو ملا کر پڑھ لیتے مغرب اور عشا کو **عن** عبد اللہ بن عمر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جد بہ السیر جمع بین المغرب والعشاء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپکو جلدی چلنا ہوتا تو ملا کر پڑھ لیتے مغرب اور عشا کو۔

الجمع بین الصلوتین فی الحضر حضر مین نمازونکا ملا کر پڑھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا من غیر خوف ولا سفر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھی نہ کچھ ڈر تھا نہ سفر تھا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بالمدینۃ یجمع بین الصلوتین الظہر والعصر والمغرب والعشاء من غیر خوف ولا مطر قیل لہ لم قال لئلا یکون علی امتہ حرج **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ملا کر پڑھتے تھے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو نہ کچھ ڈر ہوتا نہ مینہ برستا تھا لوگون نے کہا پھر کیا باعث ہے ابن عباس نے کہا اسی وجہ سے کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو **عن** ابن عباس قال صلیت وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیا جمیعا وسبعا جمیعا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آٹھ رکعتیں ملا کر پڑھین (ظہر اور عصر کی) اور سات رکعتیں ملا کر پڑھین (مغرب اور عشا کی)

الجمع بین الظہر والعصر بعرفۃ عرفات مین ظہر اور عصر ملا کر پڑھنے کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ قال سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتی عرفۃ فوجد القبۃ قد ضربت لہ بنمرۃ فنزل بھا حتی اذا زاغت الشمس امر بالقصواء فرحلت لہ حتی اذا انتہی الی بطن الوادی خطب الناس ثم اذن بلال ثم اقام فصلی الظہر ثم اقام فصلی العصر ولم یصل بینھما شیئا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (منا) سے چلے یہانتک کہ پہونچے عرفات کو (یعنی قریب عرفات کے) دیکھا تو خیمہ آپ کے لیے نمرہ مین لگا ہوا ہے (نمرہ ایک مقام ہے متصل عرفات کے لیکن عرفات مین داخل نہیں ہے اب وہان ایک مسجد بنی ہے) آپ وہین اترے جب آفتاب ڈھل گیا تو حکم کیا قصوا (آپ کی اونٹنی کا نام ہے) کے لیے وہ کسی گئی جب آپ

داخل ہوئے وادی میں (یعنی وادی عرفہ میں) تو خطبہ سنایا لوگونکو پھر بلال نے اذان دی پھر تکبیر کہی اپنے ظہر ادا کی پھر بلال نے تکبیر کہی اپنے عصر ادا کی اور بیچ میں ان دونو فرضونکے کچھ نہیں پڑہا یعنی سنتیں نہیں پڑہیں۔ **اَلْجَمْعُ** بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو جمع کرنیکا بیان **عَنْ** اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا **ترجمہ** ابو ایوب انصاری سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں اور مغرب اور عشا کو ملا کر پڑہا مزدلفہ میں **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَيْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا اَتٰى جَمْعًا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هٰذَا **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تہا جب وہ لوٹے عرفات سے تو مزدلفہ میں آئے اور مغرب اور عشا کو ملا کر پڑہا جب پڑہ چکے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہہ ایسا ہی کیا تہا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو ملا کر پڑہا۔ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ الصَّلٰوتَيْنِ اِلَّا بِجَمْعٍ وَصَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکہا دو نمازونکو ملا کر پڑہتے مگر مزدلفہ میں (کہ وہاں مغرب اور عشا کو ملا کر پڑہا) اور اس دن فجر کی نماز کو بہی معمولی وقت سے پہلے پڑہا (یعنی صبح صادق نکلتی ہی اندہیرے منہ نماز پڑہ لی تاکہ فراغت ہو جاوے اور کاموں کے لیے) **ف** حنفیہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں جمع بین الصلوتین کی ممانعت پر سفر اور حضر میں حالانکہ یہ استدلال تام نہیں ہے کہ نہ دیکہنا عبد اللہ بن مسعود کا مستلزم نہیں ہے نفی جمع کو خصوصاً جب عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور اکابر صحابہ سے بروایات صحیحہ جمع منقول ہے **كَيْفَ الْجَمْعُ** جمع کیونکر کرے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا اَتَى الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ اَهْرَاقَ الْمَاءَ قَالَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ اِدَاوَةٍ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَلَمَّا اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَزَعُوْا رِحَالَهُمْ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے انہوں نے سنا اسامہ بن زید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے ساتھ بٹہا لیا عرفات سے جب آپ گہاٹی میں پہنچے تو اترے اور پیشاب کیا (اور پانی سے استنجا کرنیکا ذکر نہیں کیا) اسامہ نے کہا پہر میں نے چھاگل سے پانی ڈالا اور آپ نے ایک ہلکا سا وضو کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز آپنے فرمایا نماز آگے چلکر جب آپ مزدلفہ میں پہونچے تو مغرب کی نماز پڑہی پہر لوگوں نے اپنے کجاوے اونٹوں سے اتارے پہر عشا کی نماز پڑہی **فَضْلُ** الصَّلٰوةِ لِمَوَاقِيْتِهَا نماز اپنے وقت پر پڑہنے کی فضیلت **عَنْ** اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ

قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ وَالْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابو عمرو شیبانی سے روایت ہے مجھ سے
اس گھر والے نے بیان کیا اور اشارہ کیا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
کونسا عمل زیادہ پسند ہے اللہ جل جلالہ کو آپ نے فرمایا ایک تو نماز پڑھنا اپنے وقت پر (یعنی اول وقت پر) دوسری ماں باپ کے ساتھ
سلوک کرنا (یعنی اون سے محبت کرنا اور اون کی اطاعت کرنا بشرطیکہ وہ شرع کے خلاف حکم نہ کریں) تیسری اللہ جل جلالہ کی
راہ میں جہاد کرنا (یعنی کافرون سے لڑنا دین کیواسطے نہ دنیا کے طمع سے) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِھَا وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ
وَالْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
کونسا کام اللہ جل جلالہ کو بہت پسند ہے آپ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر پڑھنا اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد
کرنا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَجَعَلُوْا یَنْتَظِرُوْنَہٗ
فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اُوْتِرُ قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُ اللّٰہِ ھَلْ بَعْدَ الْاَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْاِقَامَۃِ وَحَدَّثَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَامَ عَنِ الصَّلٰوۃِ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی ترجمہ محمد بن المنتشر
سے روایت ہے وہ عمرو بن شرحبیل کے مسجد میں تھے اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی لوگ اونکا انتظار کرنے لگے انہون نے کہا میں وتر
پڑھ رہا تہا راوی نے کہا عبد اللہ سے پوچھا گیا جب اذان ہو جاوے تو وتر پڑھنا درست ہے انہون نے کہا ہان اذان کیا تکبیر کے
بعد بھی درست ہے اور حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ سو گئے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا پھر نماز پڑہی
فِیْمَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً جو شخص نماز بہول جاوے عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
بہول جاوے نماز کو تو پڑھ لے اوسکو جب یاد کرے فِیْمَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوۃٍ جو شخص سو جاوے نماز سے یا غافل ہو
جاوے اوس سے آپ نے فرمایا کفارہ اوسکا یہ ہے کہ جب یاد آوے تو پڑھ لیوے عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ ذَکَرُوْا لِلنَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَوْمَھُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیَقْظَۃِ
فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْھَا فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے صحابہ نے بیان
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا سو جانا اور نماز کا وقت گزر جانا آپ نے فرمایا سوتے میں کچھ قصور نہیں قصور تو جاگتے میں ہے
(کہ نماز نہ پڑھے یہانتک کہ وقت گزر جاوے) جب تم میں سے کوئی نماز بہول جاوے یا سوتا رہے اور نماز کا وقت گزر جاوے تو
جب یاد آوے اوسی وقت پڑھ لیوے عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِی
النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِیْمَنْ لَّمْ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یَجِیْءَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی حِیْنَ یَنْتَبِہُ
لَھَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے میں کچھ قصور نہیں ہے (اگر نماز میں سو جاوے

یا قضا ہو جاوے) قصد یہ ہے کہ نماز نہ پڑھی یہانتک کہ دوسری نماز کا وقت آ جاوے اور ہوشیار ہو یعنی جاگتا ہو **اِعَادَةُ مَا نَامَ عَنْهُ مِنَ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ** جو نماز سوتے میں قضا ہو جاوے تو اوسکو دوسرے روز وقت پر پڑھ لیوے **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلْیُصَلِّهَا اَحَدُکُمْ مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ سو گئے تھے فجر کی نماز سے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا کہ پڑھ لینا اس نماز کو کل اپنے وقت پر **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَسِیْتَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ اِذَا ذَکَرْتَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد آوے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے پڑھ نماز کو جب میری یاد آوے **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لیوے اوسکو جب یاد کرے کیونکہ اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا ہے اقم الصلوة لذکری یعنے پڑھ نماز کو میری یاد کے وقت **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِلذِّکْرٰی قُلْتُ لِلزُّهْرِیِّ هٰکَذَا قَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھول جاوے کسی نماز کو تو پڑھ لیوے اوسکو جب یاد آوے اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اقم الصلوة للذکری یعنی قائم کر نماز کو جب یاد آوے معمر نے کہا میں نے زہری سے پوچھا (جو اس حدیث کے راوی ہیں) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو یون ہی پڑھا ہے یعنی للذکری انہوں نے کہا ہاں (اور قرأت مشہورہ لذکری ہے)

کَیْفَ یُقْضَی الْفَائِتُ مِنَ الصَّلٰوةِ

جو نماز قضا ہو جاوے اوسکو کیونکر پڑھے

عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَسْرَیْنَا لَیْلَةً فَلَمَّا کَانَ فِیْ وَجْهِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ وَنَامَ النَّاسُ فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ اِلَّا بِالشَّمْسِ قَدْ طَلَعَتْ عَلَیْنَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ ثُمَّ صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ ثُمَّ حَدَّثَنَا بِمَا هُوَ کَائِنٌ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ **ترجمہ** یزید بن ابی مریم سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں تو رات بھر ہم چلے جب صبح ہونے لگی تو آپ اوترے اور سو رہے لوگ بھی سو گئے پھر جاگے نہیں مگر آفتاب نکلا تو اوسکی تیزی سے جاگ اوٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا مؤذن کو اوس نے اذان دی پھر دو رکعتیں فجر کی سنتیں پڑھیں بعد اوس کے حکم کیا مؤذن کو اوس نے تکبیر کہی پھر آپ نے نماز پڑھائی بعد اوسکے بیان کیا ہم سے جو جو ہونیوالا تھا قیامت تک **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُبِسْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (غزوہ احزاب میں جسکو غزوہ خندق بھی کہتے ہیں جو سنہ ۵ ہجری میں واقع ہوا) تو روکے گئے ہم (یعنی کافروں نے مہلت نہ دی) ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا سے (تو ظہر اور عصر اور مغرب کا وقت تو گزر گیا اور عشا کا معمولی وقت گزر گیا) میرے دل پر یہ بہت سخت گزرا (یعنی نمازوں کا قضا ہونا) لیکن میں نے اپنے جی میں کہا ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اور اللہ کے راہ میں ہیں (اس میں یقین ہے کہ اللہ تعالی جل شانہ ہم پر مواخذہ نہ کریگا) پھر آپ نے حکم کیا بلال کو انہوں نے تکبیر کہی آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ نے عشا کی نماز پڑھی بعد اسکے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اسوقت زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو اللہ کی یاد کرتی ہوں سوا تمہارے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کو اترے سفر میں تو نہیں جاگے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے چاہیے ہر شخص کو کہ اپنے اونٹ کا سر تھامے (اور اس مقام سے آگے چلا جاوے) کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں شیطان ہمارے پاس آیا (اور اس نے نماز قضا کرائی) ابوہریرہ نے کہا ہم نے ایسا ہی کیا (یعنے وہاں سے ہٹ گئے) پھر آپ نے پانی منگوایا اور وضو کیا اور دو رکعتیں پڑہیں (یعنی فجر کی سنتیں) پھر تکبیر ہوئی آپ نے فجر کی نماز پڑھی **ف** اگر کوئی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز سے غافل ہوگئے حالانکہ آپ نے فرمایا دوسری حدیث میں سوتی ہیں آنکھیں میری اور نہیں سوتا ہے دل میرا تو جواب اسکا یہ ہے کہ دل ادراک کرتا ہے معقولات کا اور ان محسوسات کا جنکا اثر دل پر ہو جیسے خوشی اور رنج وغیرہ نہ ان محسوسات کا جنکا ادراک صرف آنکھ کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے جیسے فجر نکلنا دن ہونا شام ہونا یہ سب تو آنکھ ہی سے معلوم ہو سکتی ہیں اور آنکھ آپ کی نیند کی حالت میں غافل ہوتی تھی اور بعضوں نے یہ جواب دیا ہے کہ سونا آپکا دو طرح کا تھا ایک تو دل غافل نہ ہو دوسری یہ کہ دل بھی غافل ہو جاوے پس اس وقت میں دوسری طرح کا سونا ہوگا لیکن یہ جواب ضعیف ہے اور صحیح وہی پہلا جواب ہے (نووی)

عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ سَفَرٍ لَهُ مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا نَرْقُدُ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ فَضُرِبَ عَلٰى آذَانِهِمْ حَتّٰى أَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوْا فَقَالَ تَوَضَّؤُوْا ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ

الْفَجْرِ ثُمَّ صَلُّوا الْفَجْرَ ترجمہ نافع بن جبیر سے روایت ہے اُنہون نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر
مین فرمایا دیکھو آج رات کو کون حفاظت کریگا ہماری یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم فجر کی نماز کو نہ جاگین بلال نے کہا مین خیال رکھونگا پھر اُنہون
نے منہ کیا پورب کیطرف (جدہر سے آفتاب نکلتا تھا) تو ان سے کان ٹھیک دیے گئے (یعنی غافل ہو کر سو رہے) جب آفتاب
گرم ہوا تو جاگے اور کھڑے ہوئے آپنے فرمایا وضو کرو پھر بلال نے اذان دی آپنے دو رکعتین پڑہین اور سب لوگون نے دو
دو رکعتین پڑہین (فجر کی سنتین) پہر فجر کی نماز پڑہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَدْلَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَّسَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظُوا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ بَعْضُهَا فَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى
وَهِيَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی رات کو چلے پہر اُتر پڑے (تو لوگ سو
گئے) پہر جاگے نہین یہانتک کہ آفتاب نکل آیا یا تھوڑا کچھ حصہ اُسکا آپنے نماز نہین پڑہی یہانتک کہ آفتاب بلند ہو گیا پہر نماز پڑہی
اور یہی صلوۃ الوسطے ہے (جسکا ذکر کلام اللہ مین ہے۔ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الوسطی فجر

كِتَابُ الْأَذَانِ

کتاب اذان کے بیان مین

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ
النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ وَقَالَ عُمَرُ رضؓ أَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
مسلمان جب مدینے مین آئے تو وقت کا اندازہ کر کے نماز کے لیے آتے تھے کوئی نماز کی پکار نہ تھا ایک روز اُنہون نے گفتگو کی اس
باب مین تو بعضون نے کہا ایک ناقوس بنا لو جیسے نصاری کا ناقوس ہوتا ہے (ناقوس ایک بڑی لکڑی ہے جو چھوٹی لکڑی سے ماری جاتی
ہے اور اُس مین سے آواز پیدا ہوتی ہے) اور بعضون نے کہا یہود کیطرح ایک سینگہہ بنا لو حضرت عمر نے کہا اسکی ضرورت کیا ہے
کیا تم نہین بھیج سکتے ایک شخص کو جو پکار دے نماز کے لیے یہ سنکر رسول اللہ نے فرمایا اے بلال اُٹھو اور پکار دے نماز کے لیے عَنْ
أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ ترجمہ انس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلال کو کلمون کو دو دو بار کہنے کا اور تکبیر کی کلمون کو ایک ایک بار کہنے کا سوا قد
قامت الصلوۃ کے کہ وہ دو بار کہنا چاہیے جیسے دوسری روایت مین ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً إِلَّا أَنَّكَ تَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ
قَامَتِ الصَّلٰوةُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین دو دو بار تہی اور تکبیر ایک
ایک بار مگر قد قامت الصلوۃ کو دو بار کہنا چاہیے ف امام شافعی اور احمد اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ تکبیر مین گیارہ کلمے

ہین اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور امام مالک کے نزدیک قد قامت الصلوۃ
کو بھی ایک بار کہے تو دس کلمے ہوتے اور بعضون کے نزدیک اللہ اکبر کو بھی ایک ایک بار کہے تو آٹھ کلمے ہوئے اور بعضون کے نزدیک سب کلمے کو
ایک ایک بار کہے مگر قد قامت الصلوۃ دو بار کہے تو نو کلمے ہوئے اور ابوحنیفہ کے نزدیک تکبیر مین سترہ کلمے ہین نووی نے کہا صحیح اور مختار قول
اول ہے کہ تکبیر مین گیارہ کلمے ہین **خفض الصوت فی الترجیع فی الاذان** اذان مین شہادتین کو پھر آہستہ سے
کہنا **ف** یعنی پہلے اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کو آہستہ کہنا پھر ان چارون کلمون کو
پکار کر کہنا اسکو ترجیع کہتے ہین اور یہ سنت ہے نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کے سوائے امام ابوحنیفہ کے کہ اونکے نزدیک
اذان مین ترجیع نہین ہے بدلیل حدیث عبداللہ بن زید کے اور جمہور کی دلیل حدیث ابو محذورہ کی ہے جس مین ترجیع موجود ہے اور وہ
متاخر ہے حدیث سے عبداللہ بن زید کے کیونکہ وہ ۸ ہجری کی حکایت ہے اور عبداللہ بن زید کی روایت اوائل ہجرت کی ہے علاوہ
اسکے کہ زیادت ثقہ کی مقبول اور واجب العمل ہے خصوصاً اوس صورت مین کہ عمل اہل مکہ اور مدینہ کا اوسپر ہے نووی **عن**
اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْعَدَہٗ وَاَلْقٰی عَلَیْہِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ اِبْرَاہِیْمُ
ھُوَ مِثْلُ اَذَانِنَا ھٰذَا قُلْتُ لَہٗ اَعِدْ عَلَیَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّتَیْنِ
اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ قَالَ بِصَوْتٍ دُوْنَ ذٰلِکَ الصَّوْتِ یُسْمِعُ مَنْ حَوْلَہٗ اَشْہَدُ اَنْ لَّا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّتَیْنِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ مَرَّتَیْنِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ مَرَّتَیْنِ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ **ترجمہ** ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو بٹھایا اور حرفاً حرفاً
اذان سکھلاتے ابراہیم نے کہا جو حدیث کے راوی ہین کہ وہ ایسی ہی اذان تھی جیسے ہماری وقت مین ہوتے ہے بشر بن معاذ کہتے ہین مین نے
ابراہیم سے کہا ذرا مجھکو پھر سنا دو تو نہون نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ دو بار اشہد ان محمدا رسول اللہ دو بار پھر
ذرا ہلکی آواز سے جسکو پاس والے سن لین اشہد ان لا الہ الا اللہ دو بار اشہد ان محمدا رسول اللہ دو بار حی علی الصلوۃ دو بار
حی علی الفلاح دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **ف** اس طور سے اذان کے سترہ کلمے ہوئے لیکن صحیح مختار یہ ہے کہ شروع
مین اللہ اکبر چار بار کہے تو انیس کلمے ہون گے اور یہی قول ہے شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور جمہور علما کا لیکن امام مالک کے نزدیک
دو بار کہے **کم الاذان من کلمۃ** اذان کے کتنے کلمے ہین **عن** اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَّمَہُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً وَالْاِقَامَۃَ سَبْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً ثُمَّ عَدَّھَا اَبُوْ مَحْذُوْرَۃَ
تِسْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً وَسَبْعَ عَشْرَۃَ **ترجمہ** ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اذان سکھلائی انیس
کلمے اور تکبیر کے سترہ کلمے پھر گنا اونکو ابو محذورہ نے یعنی انیس اور سترہ کلمون کو **ف** اذان مین انیس کلمے جب ہی ہو نگے کہ شہادتین
مین ترجیع ہو پس یہ حدیث حجت ہے حنفیہ پر **کیف الاذان** اذان کیونکر دینا چاہیے **عن** اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ

قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللّٰهِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اذان سکھلائی
اسطرح پر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا
رسول اللہ پھر کہی پکار کر) اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول
اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مُحَيْرِيزٍ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حَجْرِ أَبِي مَحْذُورَةَ حَتّٰى جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي مَحْذُورَةَ إِنِّي
خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ وَأَخْشٰى أَنْ أُسْأَلَ عَنْ تَأْذِينِكَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ قَالَ لَهُ خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ
فَكُنَّا بِبَعْضِ طَرِيقِ حُنَيْنٍ مَقْفَلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ فَلَقِيَنَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ
عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُونَ فَظَلِلْنَا نَحْكِيهِ
وَنَهْزَأُ بِهِ فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْتَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا حَتّٰى وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمُ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ فَأَشَارَ الْقَوْمُ إِلَيَّ وَصَدَقُوا
فَأَرْسَلَهُمْ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي فَقَالَ قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلٰوةِ فَقُمْتُ فَأَلْقٰى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ
ارْجِعْ فَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ
عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ دَعَانِي حِينَ قَضَيْتُ التَّأْذِينَ فَأَعْطَانِي صُرَّةً فِيهَا
شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِالتَّأْذِينِ بِمَكَّةَ فَقَالَ قَدْ أَمَرْتُكَ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلٰى عَتَّابِ
بْنِ أَسِيدٍ عَامِلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَأَذَّنْتُ مَعَهُ بِالصَّلٰوةِ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن محیریز سے روایت ہے وہ یتیم تھے اور پرورش پاتے تھے گود میں ابو محذورہ کی یہانتک
کہ ابو محذورہ نے اون کو شام کیطرف بھیجا انہوں نے کہا میں شام کو جاتا ہوں مجھے ڈر ہے کہ لوگ مجھسے پوچھیں تمہاری اذان کو

اور میں نہ بنا سکون. تو ابو محذورہ نے کہا میں چند ساتھیوں کے ساتھ نکلا تو حنین کے رستے میں پہونچے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حنین سے آرہے تھے (حنین ایک مقام کا نام ہے نواح طائف میں) راہ میں ہم کو ملے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن نے اذان دی آپکے سامنے ہم نے جو موذن کی آواز سنی اور ہم وہاں سے دور تھے تو اوسکی نقل کرنے لگے ٹھٹھے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آواز سنکر ہم کو بلا بھیجا ہم آپکے سامنے کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا وہ کون ہے تم میں جسکی آواز میں نے سنی تھی لوگون نے میری طرف اشارہ کر دیا اور وہ لوگ سچ کہا (کیونکہ میں ہی چلایا تھا اور میں نے نقل کی تھی) آپ نے سب لوگوں کو چھوڑ دیا اور مجھ کو روک لیا پھر فرمایا اوٹھ اور اذان دے نماز کی میں اوٹھا آپ نے مجھے اذان سکھلائی اپنی ذات سے فرمایا کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ پھر فرمایا بلند آواز کر اور فرمایا اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پھر جب میں اذان دے چکا تو مجھے بلایا اور ایک تھیلی دی جسمین چاندی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مقرر کیجئے مکے میں اذان کہنے پر آپ نے فرمایا میں نے مقرر کیا تو میں عتاب بن اسید پاس گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے مکے میں اور اون کے ساتھ اذان دی نماز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ف یہ آپکا کمال اخلاق تھا اور نہایت عمدہ تعلیم تھی کہ نادان شخص کو جسنے دین کی بات پہ ٹھٹھا کیا احسان کے بوجھ سے شرمندہ کر دیا اور اوسکو دین کی بات بتلا دی اور کوئی ہوتا تو جھڑکتا گھرکتا اس میں مطلب نہ نکلتا

الاذان في السفر سفر میں اذان دینے کا بیان

عن ابي محذورة قال لما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من حنين خرجت عاشر عشرة من اهل مكة نطلبهم فسمعناهم يؤذنون بالصلوة فقمنا نؤذن نستهزئ بهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد سمعت في هؤلاء تأذين انسان حسن الصوت فارسل الينا فاذنا رجل رجل وكنت آخرهم فقال حين اذنت تعال فاجلسني بين يديه فمسح على ناصيتي وبرك علي ثلاث مرات ثم قال اذهب فاذن عند البيت الحرام قلت كيف يا رسول الله فعلمني كما تؤذنون الآن بها الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح حي على الفلاح الصلوة خير من النوم الصلوة خير من النوم في الاولى من الصبح قال وعلمني الاقامة مرتين الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح حي على الفلاح قد قامت الصلوة قد قامت

الصَّلٰوة اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے نکلے تو ہم دس آدمی مکہ سے نکلے آپکی تلاش میں ہم نے دیکھا آپ کے ساتھ جو لوگ تھے وہ اذان دیتے تھے نماز کی ہم بھی کھڑے ہو کر اذان دینے لگے اذان سے ٹھٹھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں میں سے ایک شخص کی اذان میں نے سنی اوسکی آواز اچھی ہے آپنے ہم کو بلا بھیجا تو ہر ایک شخص نے باری باری اذان کہی میں سب کے اخیر میں تھا جب میں نے اذان دی پکار تو آپنے بلایا اور مجھے اپنے سامنے بٹھلایا اور میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی تین بار بعد اوسکے فرمایا جا اور اذان دے کعبہ کے پاس میں نے کہا کیونکر اذان دوں یا رسول اللہ آپ نے مجھکو اذان سکھلائی جیسے تم اب اذان دیا کرتے ہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح (اور فجر کی اذان میں اتنا زیادہ) الصلوۃ خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم اور تکبیر مجھکو دو دو بار بتلائی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

اَذَانُ الْمُنْفَرِدِيْنَ فِي السَّفَرِ جو لوگ سفر میں تنہا ہوں وہ بھی اذان کہیں

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّي وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَنَا وَصَاحِبٌ لِّي فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا ترجمہ مالک بن حویرث سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرے ساتھ میرا چچازاد بھائی یا اور کوئی ساتھی تھا آپ نے فرمایا جب تم سفر کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو (نماز کے لیے سفر میں) اور چاہیے کہ امامت وہ کرے جو تم دونوں میں بڑا ہو

اِجْتِزَاءُ الْمَرْءِ بِاَذَانِ غَيْرِهِ دوسرے کی اذان پر قناعت کرنا

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰى اَهْلِنَا فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا عِنْدَهُمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ ترجمہ مالک بن حویرث سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور سب کے سب جوان ہم سن تھے تو بیس راتوں تک رہے آپ بڑے رحم کرنیوالے اور نہایت نرم دل تھے آپ یہ سمجھے کہ ہم کو اپنے گھر جانے کا اشتیاق ہوگا تو آپنے پوچھا تم اپنے گھر میں کون کون لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہو ہم نے بیان کیا آپ نے فرمایا تم اپنے گھر کو جاؤ اور وہیں رہو اور لوگوں کو سکھلاؤ (دین کی باتیں) اور کہو اون سے کہ جب نماز کا وقت آئے تو ایک شخص اذان کہدیوے اور جو سب میں بڑا ہو وہ امامت کرے

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ لِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ هُوَ حَيٌّ اَفَلَا تَلْقَاهُ قَالَ اَيُّوْبُ فَلَقِيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا كَانَ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ

قومٍ بإسلامهم فذهب أبي بإسلام أهل حوائنا فلما قدم استقبلناه فقال جئتكم والله من عند
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صلوا صلاة كذا في حين كذا وصلاة كذا في حين كذا
فإذا حضرت الصلاة فليؤذن لكم أحدكم وليؤمكم أكثركم قرآنا ترجمہ ایوب سے روایت ہے کہ
انہوں نے سنا ابو قلابہ سے انہوں نے سنا عمرو بن سلمہ سے ابو قلابہ نے کہا عمرو بن سلمہ زندہ ہیں تم اون سے نہیں ملتے ایوب نے کہا میں نے اون سے
جاکر ملا انہوں نے کہا جب مکہ فتح ہوگیا تو ہر ایک قوم نے اسلام لانے میں جلدی کی میرے باپ ہماری قوم کیطرف سے گئے تھے اسلام کی خبر
لیکر جب لوٹ کر آئے تو ہم سب اون کے استقبال کو گئے انہوں نے کہا قسم خدا کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آتا ہوں انہوں
نے فرمایا فلانی نماز فلان وقت میں پڑھو اور یہ نماز اوس وقت میں پڑھو پھر جب نماز کا وقت آجاوے تو تم میں سے ایک شخص اذان دیوے
اور امامت وہ کرے جسکو قرآن زیادہ یاد ہو **المؤذنان للمسجد الواحد** ایک مسجد کے لیے دو موذن کا ہونا

عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى
ينادي ابن أم مكتوم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال تو رات رہتے اذان دیتے ہیں
تو تم کھایا پیا کرو جبتک ام مکتوم کا بیٹا اذان دیوے **ف** کیونکہ وہ اندھے تھے اوسی وقت اذان دیتے جب لوگ کہنے لگتے فجر ہوگئی
فجر ہوگئی **عن** ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى
تسمعوا تأذين ابن أم مكتوم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رات رہتے اذان
دیدیا کرتے ہیں تو تم کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ام مکتوم کے بیٹے کی اذان سنو **هل يؤذنان جميعا أو فرادى** اگر دو موذن
ہوں تو ایک ساتھ ملکر اذان دیویں یا ایک کے بعد دوسرا اذان دیوے **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إذا أذن بلال فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن أم مكتوم قالت ولم يكن بينهما إلا أن ينزل هذا
ويصعد هذا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلال اذان دیں تو کھاؤ اور پیو
یہانتک کہ ام مکتوم کا بیٹا اذان دیوے حضرت عائشہ نے کہا اور دونوں کی اذانوں میں بہت فاصلہ نہ تھا اگرتا یہ ایک اذان
دیکر اوترتا تو دوسرا اذان کے لیے چڑھتا **عن** أنيسة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أذن ابن
أم مكتوم فكلوا واشربوا وإذا أذن بلال فلا تأكلوا ولا تشربوا ترجمہ انیسہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب ام مکتوم کا بیٹا اذان دیوے تو کھاؤ اور پیو اور جب بلال اذان دیوے تو نہ کھاؤ نہ پیو اس حدیث سے معلوم
ہوتا ہے کہ بلال کی اذان اخیر میں تھی اور پہلی روایتوں سے معلوم ہوا کہ بلال کی اذان اول میں ہوتی تھی اور ابن مکتوم کی اخیر میں اور وہی صحیح ہے
الأذان في غير وقت الصلاة نماز کا وقت نہ ہو اور اذان دیوے تو کیسا **عن** ابن مسعود عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال إن بلالا يؤذن بليل ليوقظ نائمكم وليرجع قائمكم وليس أن يقول
هكذا يعني في الصبح ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتے ہیں تاکہ سوتے

کو جگا دین اور تہجد پڑھنے والے کو لوٹا دین کہانا کہانے کے لیے) اور فجر ہوتی پر اذان نہین دیتے (پس تم اونکی اذان پر کہانا نہ چھوڑو)

وقت اذان الصبح فجر کی اذان کا وقت **عن** انس ان سائلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن وقت الصبح فامر بلالا فاذن حین طلع الفجر فلما کان من الغد اخر الفجر حتی اسفر ثم امرہ فاقام فصلی ثم قال هذا وقت الصلوة **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا فجر کی نماز کا وقت آپنے حکم دیا بلال کو انہون نے اذان دی جب صبح کی روشنی دکھلائی دی پھر دوسرے دن دیر کی نماز مین یہانتک کہ اوجالا ہوگیا بعد اوس کے حکم کیا بلال کو انہون نے تکبیر کہی آپ نے نماز پڑہائی پھر فرمایا یہ وقت ہے نماز کا

کیف یصنع المؤذن فی اذانه اذان دیتے وقت کیا کرے **عن** ابی جحیفة قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخرج بلال فاذن فجعل یقول فی اذانه هكذا ینحرف یمینا وشمالا **ترجمہ** ابو جحیفہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو بلال نکلے اور انہون نے اذان دی وہ اذان دیتے وقت داہنے اور بائین پھرتے تھے

باب رفع الصوت بالاذان اذان دیتے وقت آواز کو بلند کرنا **عن** عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعة الانصاری المازنی ان ابا سعید الخدری قال له انی اراک تحب الغنم والبادیة فاذا کنت فی غنمک او بادیتک فاذنت بالصلوة فارفع صوتک فانه لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیء الا شهد له یوم القیمة قال ابو سعید سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے ابو سعید خدری نے اون سے کہا مین دیکھتا ہون تم بہت چاہتے ہو جنگل کو اور بکریون کو تو جب تم جنگل مین اپنے بکریون مین ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو بلند آواز سے دو کیونکہ موذن کی آواز جہانتک پہونچتی ہے وہانتک کے جن اور آدمی اور چیزین اوسکی گواہ ہونگے قیامت کے روز ابو سعید نے کہا مین نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا **ف** یعنی جن اور آدمی اور جہانتک موذن کی آواز پہونچیگی وہانتک کی سب چیزین موذن کی ایمان کی گواہی دین گی قیامت مین اسی واسطے مستحب ہے کہ خوب زور سے بلند آواز سے اذان کہے

عن ابی هریرة سمعه من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المؤذن یغفر له بمدی صوته ویشهد له کل رطب ویابس **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا آپ فرماتے ہے موذن کی بخشش کیجاتی ہے جہانتک اوسکی آواز پہونچے (یعنی جتنی آواز بلند کریگا اوتنی مغفرت زیادہ ہوگی اگر اپنی طاقت بھر آواز بلند کردی تو مغفرت پوری ہوگی) اور گواہی دینگی اوس کے لیے ہر تر اور خشک (یعنی زندہ اور مردہ درخت اور آدمی وغیرہ)

عن البراء بن عازب ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ وملائکته یصلون علی الصف المقدم والمؤذن یغفر له بمد صوته ویصدقه من سمعه من رطب ویابس وله مثل اجر من صلی معه **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی رحمت بھیجتا ہے اور اوسکے فرشتے دعا کرتے ہین پہلی صف کے لیے اور موذن کی بخشایش ہوتی ہے جہانتک اوسکی آواز بلند ہو اور سچا کہتے ہین اوسکو جو سنتا ہے اوسکی اذان کو تر او

خشک اور اوسکو ثواب ملتا ہے ہر ایک نمازی کے برابر جو اوسکے ساتھ نماز پڑہے **التثويب في اذان الفجر** فجر کی اذان مین تثویب کا بیان **ف** یہان تثویب سے مراد الصلوة خير من النوم کا کہنا ہے دو بار بعد حی علی الفلاح کی فجر کی اذان مین

عن ابي محذورة قال كنت اوذن لرسول الله صلى الله عليه وسلم وكنت اقول في اذان الفجر الاول حي على الفلاح الصلوة خير من النوم الصلوة خير من النوم الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله **ترجمہ** ابو محذورہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان کہتا تہا تو فجر کے پہلے اذان مین (پہلی اذان سے اذان مراد ہے اور تکبیر کو دوسری اذان کہتے ہین) بعد حی علی الفلاح کے مین کہتا الصلوة خير من النوم الصلوة خير من النوم الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله

آخر الاذان اذان کے اخیر مین کیا کلمہ ہین **عن** بلال قال آخر الاذان الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله **ترجمہ** بلال سے روایت ہے انہون نے کہا اذان کا آخر یہ ہے الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله

عن الاسود قال كان آخر اذان بلال الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله **ترجمہ** اسود سے روایت ہے بلال کی اذان کا اخیر یہ تہا الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله **عن** ابي محذورة ان آخر الاذان لا اله الا الله **ترجمہ** ابو محذورہ سے روایت ہے انہون نے کہا اذان کا آخری کلمہ لا اله الا الله ہے

الاذان في التخلف عن شهود الجماعة في الليلة المطيرة اگر رات کو بارش ہو رہی ہو تو جماعت مین آنا ضرور نہین ہے **عن** عمرو بن اوس يقول اخبرنا رجل من ثقيف انه سمع منادي النبي صلى الله عليه وسلم يعني في ليلة مطيرة في السفر يقول حي على الصلوة حي على الفلاح صلوا في رحالكم **ترجمہ** عمرو بن اوس سے روایت ہے مجہہ سے ایک شخص نے بیان کیا جو ثقیف کے قبیلے کا تہا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منادی کو سنا ایک رات سفر مین اور پانی برس رہا تہا وہ کہتا تہا حی علی الصلوة حی علی الفلاح پڑہ لو نماز اپنی اپنی ٹہکانون مین

عن نافع ان ابن عمر اذن بالصلوة في ليلة ذات برد وريح فقال الا صلوا في الرحال فان النبي صلى الله عليه وسلم كان يأمر المؤذن اذا كانت ليلة باردة ذات مطر يقول الا صلوا في الرحال **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے اذان دی نماز کی ایک رات کو جسمین سردی بہت تہی اور ہوا چل رہی تہی انہون نے پکار دیا سب لوگ نماز پڑہ لو اپنے اپنے ٹہکانون مین کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تہے موذن کو جب ٹہنڈی رات ہوتی اور پانی برستا کہ پکار دیوے سب لوگ نماز پڑہ لو اپنے اپنے ٹہکانون مین

الاذان لمن يجمع بين الصلوتين في وقت الاولى منهما جو شخص دو نماز کو ملا کر پڑہے پہلی نماز کے وقت مین تو وہ اذان دیوے **عن** جابر بن عبد الله قال سار رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتى اذا زاغت الشمس امر بالقصواء فرحلت له حتى اذا انتهى الى بطن الوادي خطب الناس ثم اذن بلال ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جب تک

مین پہونچے تو دیکھا آپکے لیے خیمہ لگایا گیا ہے نمرہ مین آپ اوترے اوسمین جب آفتاب ڈہل گیا تو حکم کیا قصوا (آپ کی اونٹنی کا نام ہے) کے
کسنے کا جب وادی کے اندر پہونچے تو خطبہ پڑہا لوگون کے سامنے پھر بلال نے اذان دی اور ظہر کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی تو عصر کی نماز پڑہی اور بیچ
مین کوئی نماز نہین پڑہی (یعنے نفل یا سنت نہین پڑہی) **الاذان لمن یجمع** بین الصلوتین بعد ذہاب
وقت الاولى منهما جو شخص دو نمازون کو ملا کر پڑہے پہلے نماز کے وقت گزر جانے کے بعد تو وہ اذان دے **عن** جابر
بن عبد الله قال دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتهى الى المزدلفة فصلى بها المغرب
والعشاء باذان واقامتين ولم يصل بينهما شيئا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عرفات سے لوٹے جب مزدلفہ مین آئے تو وہان مغرب اور عشا ملا کر پڑہی ایک اذان اور دو تکبیرون سے اور بیچ مین کوئی نماز
نہین پڑہی **عن** سعيد بن جبير عن ابن عمر قال كنا معه بجمع فاذن ثم اقام فصلى بنا المغرب ثم
قال الصلوة فصلى بنا العشاء ركعتين فقلت ما هذه الصلوة قال هكذا صليت مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم في هذا المكان ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تہے مزدلفہ
مین انہون نے اذان دی پہر تکبیر کہی اور مغرب کی نماز پڑہائی پہر کہا الصلوة اور عشا کی دو رکعتین پڑہین مین نے کہا کیسی نماز
ہے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس مقام مین اسی طرح نماز پڑہی **الاقامة**
لمن يجمع بين الصلوتين جو شخص دو نمازین ملا کر پڑہے تو تکبیر ایک بار کہے یا دو بار **عن** سعيد بن جبير انه صلى
المغرب والعشاء بجمع باقامة واحدة ثم حدث عن ابن عمر انه صنع مثل ذلك وحدث ابن
عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم صنع مثل ذلك ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے انہون نے مغرب اور عشا کی
نماز پڑہی مزدلفہ مین ایک تکبیر سے پہر نقل کیا عبد اللہ بن عمر سے کہ انہون نے بہی ایسا ہی کیا تہا اور ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تہا **عن** ابن عمر انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بجمع باقامة
واحدة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مزدلفہ مین ایک تکبیر سے نماز پڑہی
(یعنے دونو نمازین ادا کین) **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم جمع بينهما بالمزدلفة صلى كل
واحدة منهما باقامة ولم يتطوع قبل واحدة منهما ولا بعد ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو نمازین ملا کر پڑہین مزدلفہ مین ہر ایک نماز کے لیے ایک تکبیر کہی اور نفل نہین پڑہا کسی نماز سے پہلے اور نہ کسی نماز
کے بعد **الاذان للفائت** من الصلوة جو نماز قضا ہو جاوے اوسکے لیے اذان کہنے کا بیان **عن** ابی سعيد
قال شغلنا المشركون يوم الخندق عن صلوة الظهر حتى غربت الشمس وذلك قبل ان ينزل
في القتال ما نزل فانزل الله عز وجل وكفى الله المؤمنين القتال فامر رسول الله صلى الله عليه
وسلم بلالا فاقام لصلوة الظهر فصلاها كما كان يصليها لوقتها ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہا

ہم کو مشرکوں نے خندق کی لڑائی میں ظہر کی نماز سے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور یہ اوسوقت کا ذکر ہے جبتک لڑائی کی نماز میں آئین
نہیں اوتری تہیں یعنی صلوۃ الخوف کا حکم پہر اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ یعنی آپ اوپہا کافی ہے
اللہ نے مسلمانوں کی لڑائی **ف** اللہ جل جلالہ نے ایک پروائی ہوا بہیجی جس سے کافروں کے خیموں کی رسیاں ٹوٹ گئیں بعض
اوکھڑ گئیں گہوڑوں نے لشکر میں چہوٹ کر دند مچایا ہانڈیاں اولٹ گئیں سردی کی شدت جدا تھی گھبرا کر بہاگ نکلے **ف**
تو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو انہوں نے تکبیر کہی ظہر کی اور آپ نے اوسکو جسطرح وقت پر پڑہتے تہے **الاجتزاء**
لِذٰلِكَ كُلِّهِ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَالْإِقَامَةِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا اگر کئی نمازیں قضا ہوگئی ہوں تو ایک اذان سب کے
لیے کافی ہے مگر تکبیر ہر ایک نماز کی جدا جدا کہی **عَنْ** أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ
ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ **ترجمہ** ابو عبیدہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود
نے کہا مشرکوں نے باز رکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے خندق کے روز پہر آپ نے حکم کیا بلال کو انہوں نے اذان
دی پہر تکبیر کہی آپ نے ظہر کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی آپ نے عصر کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی آپ نے مغرب کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی آپ نے
عشا کی نماز پڑہی **الاكتفاء بالإقامة لكل صلوة** ہر نماز کے لیے صرف تکبیر کہہ لینا بھی کافی ہے **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا فِي غَزْوَةٍ فَحَبَسَنَا الْمُشْرِكُونَ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَ
الْعِشَاءِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَأَقَامَ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ
فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ
فَصَلَّيْنَا ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ **ترجمہ** عبداللہ بن
مسعود نے کہا ہم ایک لڑائی میں تہے تو مشرکوں نے روکدیا ہم کو ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی نماز سے جب وہ بہاگ گئے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اذان دینے والے کو اوس نے تکبیر کہی ظہر کی نماز کی ہم نے ظہر کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی عصر کی نماز کی ہمنے
عصر کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی مغرب کی نماز کی ہم نے مغرب کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی عشا کی نماز کی ہم نے عشا کی نماز پڑہی بعد
اوس کے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو اللہ کی یاد کرتی ہو اسوقت میں سوا
تمہاری **الإقامة لمن نسي** رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةٍ جو شخص ایک رکعت بہول گیا (اور سلام پہیر کر چلدیا) پہر اوس ایک
رکعت کو ادا کرنا چاہے تو تکبیر کہی **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا
فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيتَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ
فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوا لِي أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ
قُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ أَرَاهُ فَمَرَّ بِي فَقُلْتُ هٰذَا هُوَ فَقَالُوا هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** معاویہ بن حدیج سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز پڑھی تو ایک رکعت باقی تھی آپ نے سلام پھیر دیا اور مسجد سے باہر چلے گئے ایک شخص لپکا اور کہا یا رسول اللہ آپ ایک رکعت بھول گئے آپ مسجد کے اندر آئے اور بلال کو حکم کیا انہوں نے تکبیر کہی آپ نے ایک رکعت ادا کی میں نے لوگوں سے یہ قصہ بیان کیا انہوں نے کہا تم پہچانتے ہو اس شخص کو جس نے لپک کر آپ سے کہا تھا کہ آپ ایک رکعت بھول گئے میں نے کہا میں جانتا نہیں مگر دیکھوں تو البتہ پہچان لوں وہ شخص میرے سامنے سے نکلا میں نے کہا وہی ہے لوگوں نے کہا یہ طلحہ بن عبید اللہ ہیں

اذان الراعی چرواہے جنگل میں اذان دیوے

عن عبد اللہ بن ربیعۃ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فسمع صوت رجل یؤذن حتی اذا بلغ اشہد ان محمدا رسول اللہ قال الحکم لم اسمع ہذا من ابن ابی لیلی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا الراعی غنم او رجل عازب عن اہلہ فہبط الوادی فاذا ہو براعی غنم فاذا ہو بشاۃ میتۃ قال اترون ہذہ ہینۃ علی اہلہا قالوا نعم قال الدنیا اہون علی اللہ من ہذہ علی اہلہا

ترجمہ عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں آپ نے ایک شخص کی آواز سنی جو اذان دے رہا تھا جب اشہد ان محمدا رسول اللہ پر پہونچا تو آپ نے فرمایا یہ بکری کا چرواہا ہے یا اپنے گھر بار سے جدا ہے آپ وادی میں اترے دیکھا تو وہ بکری کا چرواہا ہے پھر آپ نے ایک بکری دیکھی جو مری ہوئی پڑی تھی آپ نے فرمایا دیکھو یہ بکری اپنے مالک کے نزدیک کسقدر ذلیل ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے

الاذان لمن یصلی وحدہ جو شخص اکیلے نماز پڑھے وہ اذان دیوے

عن عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یعجب ربک من راعی غنم فی راس شظیۃ الجبل یؤذن بالصلوۃ ویصلی فیقول اللہ عز وجل انظروا الی عبدی ہذا یؤذن ویقیم الصلوۃ یخاف منی قد غفرت لعبدی وادخلتہ الجنۃ

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعجب کرتا ہے اس شخص سے جو بکریاں چراتا ہے پہاڑ کی چوٹی کے کنارے میں اذان دیتا ہے نماز کے لیے اور نماز پڑھتا ہے پروردگار فرماتا ہے دیکھو میرے اس بندے کو اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے میرے ڈر سے میں نے اسکو بخشدیا اور جنتی کردیا

الاقامۃ لمن یصلی وحدہ جو شخص اکیلے نماز پڑھے وہ تکبیر کہے

عن رفاعۃ بن رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا ہو جالس فی صف الصلوۃ الحدیث ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے نماز کی صف میں

کیف الاقامۃ تکبیر کیونکر کہنا چاہیے

عن ابی المثنی مؤذن مسجد الجامع قال سالت ابن عمر عن الاذان فقال کان الاذان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثنی مثنی والاقامۃ مرۃ مرۃ الا انک اذا قلت قد قامت الصلوۃ قالہا مرتین فاذا سمعنا قد قامت

الصَّلٰوةَ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ ترجمہ ابو المثنیٰ سے روایت ہے جو جامع مسجد کے موذن تھے کہ میں نے عبد اللہ
بن عمر سے اذان کو پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اذان کے کلمے دو دو بار کہے جاتے اور تکبیر کے ایک ایک بار
مگر قد قامت الصلوٰۃ کو دو بار کہتے جب ہم قد قامت الصلوٰۃ سنتے تو وضو کرتے اور نماز کے لیے باہر نکلتے **اِقَامَةُ كُلِّ وَاحِدٍ لِنَفْسِهِ**
ہر شخص اپنے لیے جدا جدا تکبیر کہے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلِصَاحِبٍ لِيْ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا ترجمہ مالک بن الحویرث
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور میرے ایک رفیق سے فرمایا جب نماز کا وقت آوے تو تم دونوں اذان دو
پھر تکبیر کہو پھر نماز وہ پڑھاوے جو تم دونوں میں بڑا ہو (عمر میں) **فَضْلُ التَّاْذِيْنِ** اذان کی فضیلت **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ
حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ
اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ
الْمَرْءُ اِنْ يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى ترجمہ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان ہوتی ہے نماز
کے لیے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا بھاگتا ہے اس لیے کہ اذان کی آواز نہ سنے پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے جب تکبیر
ہوتی ہے پھر بھاگ جاتا ہے جب تکبیر ہو چکتی ہے پھر لوٹ آتا ہے یہاں تک کہ خطرے ڈالتا ہے آدمی اور اوس کے دل کے بیچ میں (یعنی الگ
کر دیتا ہے آدمی کو دل سے یعنی ظاہر میں جسم آدمی کا نماز میں ہوتا ہے لیکن دل سے دھیان نہیں ہوتا دل اور خیالات میں
پھنس جاتا ہے) تو وہ باتیں یاد دلاتا ہے جنکا نماز سے پہلے خیال نہ تھا یہاں تک کہ بھول جاتا ہے آدمی کتنی رکعتیں پڑھیں
اَلْاِسْتِهَامُ عَلَى التَّاْذِيْنِ اذان کے لیے قرعہ ڈالنا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَا
سْتَهَمُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوْا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا
وَلَوْ حَبْوًا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اگر لوگ جانیں جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کے اول صف میں ہے پھر جب اتفاق نہ ہونیکا کوئی
سبب سوا اس کے قرعہ ڈالنے کی البتہ قرعہ ڈالیں اور اگر جانیں کیا ثواب ہے ظہر کو اول وقت پڑھنے میں تو جلدی کریں آنے میں اور اگر جانیں کیا ثواب ہے عشا اور
فجر کی جماعت کا تو آویں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے (یعنی اگر چلنے کی طاقت نہ ہو تب بھی چوتڑوں کے بل گھسٹتے آویں
اِتِّخَاذُ الْمُؤَذِّنِ الَّذِيْ لَا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهِ اَجْرًا موذن ایسے شخص کو کرنا چاہیے جو اذان پر اجرت نہ لیوے
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِيْ اِمَامَ قَوْمِيْ فَقَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ
وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهِ اَجْرًا ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
مجھکو امام بنا دیجیے اپنی قوم کا آپ نے فرمایا تو امام ہے اپنی قوم کا لیکن اقتدا کر اوس شخص کے جو سب سے زیادہ ضعیف ہو اور

العیز رعایت کر ضعیف اور بیمار کی اتنا نماز کو طول مت دو کہ یہ لوگ جماعت سے گھبرا دین) اور مقرر کر ایسے موذن کو جو اذان پر اجرت نہ لیوی

ثواب ذلک اذان کا ثواب **عن** ابی ھریرۃ یقول کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام بلال ینادی فلما سکت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال مثل ھذا یقینا دخل الجنۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بلال کھڑے ہوئے اذان دینے کو جب اذان دے چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایسا ہی کہا دل سے یقین کرکے وہ جنت مین جاویگا

القول مثل ما یتشھد المؤذن جو موذن کہے وہی سننے والا بھی کہے **عن** مجمع بن یحیی الانصاری قال کنت جالسا عند ابی امامۃ بن سھل بن حنیف فاذن المؤذن فقال اللہ اکبر اللہ اکبر فکبر اثنتین فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ فتشھد اثنتین فقال اشھد ان محمدا رسول اللہ فتشھد اثنتین ثم قال حدثنی معاویۃ بن ابی سفیان عن قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** مجمع بن یحیی انصاری سے روایت ہے مین بیٹھا تھا ابو امامہ بن سہل کے پاس اتنے مین موذن نے اذان دی تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہا انہون نے بھی دوبار اللہ اکبر کہا پھر موذن نے اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا انہون نے بھی دوبار اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا پھر موذن نے اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ کہا انہون نے بھی دوبار اشھد ان محمدا رسول اللہ کہا پھر کہا مجھ سے معاویہ بن ابی سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا **عن** ابی امامۃ بن سھل قال سمعت معاویۃ یقول سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمع المؤذن فقال مثل ما قال **ترجمہ** ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے وہ کہتے تھے مین نے معاویہ سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے موذن کو اذان دیتے سنا تو جیسا موذن کہتا جاتا تھا ویسا ہی آپ بھی کہتے جاتے تھے

القول الذی یقال اذا قال المؤذن حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح جب موذن حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہے تو سننے والا کیا کہے **عن** عبد اللہ بن علقمۃ بن وقاص قال کنت عند معاویۃ اذ اذن مؤذنہ فقال معاویۃ کما قال المؤذن حتی اذا قال حی علی الصلوۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ فلما قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ وقال بعد ذلک ما قال المؤذن ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن علقمہ بن وقاص سے روایت ہے مین معاویہ بن ابی سفیان کے پاس تھا اتنے مین انکے موذن نے اذان دی تو معاویہ نے بھی ویسا ہی کہا جیسے موذن نے کہا جب موذن نے حی علی الصلوۃ کہا تو انہون نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا جب اس نے حی علی الفلاح کہا تو انہون نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا پھر وہی کہا جو موذن نے کہا بعد اسکے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا آپ بھی ایسا ہی کہا کرتے تھے

باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الاذان اذان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا **عن** عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ
أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم اذان سنو تو جو اذان دینے والا کہے وہ تم بھی کہو اور میرے اوپر درود
بھیجو اس لیے کہ جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجے گا اللہ جل جلالہ اوس پر دس بار رحمت بھیجیگا پھر مانگو اللہ سے اپنے
لیے وسیلہ کو اس واسطے کہ وسیلہ ایک درجہ ہے جنت میں ہر کسی کو لائق نہیں ہے سوا ایک بندے کے اللہ کے بندوں میں سے اور مجھے
امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہونگا تو جو شخص میرے لیے وسیلہ کو مانگیگا ضرور ہو جاوے گی اوس کے لیے میری شفاعت **ف**
وسیلہ آنحضرت کی دعا پر ہی ہے

الدُّعَاءُ عِنْدَ الْأَذَانِ

اذان کی دعا کا بیان

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ
بِمُحَمَّدٍ رَسُولًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
اذان سنتے وقت یہ کہے میں بھی گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک
نہیں ہے اور بیشک محمد اوس کے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں میں راضی ہوں اللہ جل جلالہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے
پر اور محمد کے رسول ہونے پر اوسکے گناہ بخشے جاوینگے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ
مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي
يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سنکر یہ کہے اللھم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ
والصلوۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ تو ضرور ہو جاوے گی شفاعت اوسکی میرے **ف**
اس دعا کے معنے یہ ہیں یا اللہ رب ہے اس پوری پکار کا (یعنی اذان کا) اور رب ہے نماز کا جو قائم ہونیوالی ہے قیامت تک دیوے
محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور پہنچا اونکو مقام محمود میں (یعنی اوس مقام میں جسکی سب تعریف کرتے ہیں اور وہ مقام شفاعت ہے
جہاں ہر کسی کی پہنچ نہو گی) جسکا تو نے وعدہ کیا ہے (اس آیت میں عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا) بیہقی کی روایت
میں اتنا زیادہ ہے انک لا تخلف المیعاد (تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا) اور یہ لفظ جو بعد فضیلہ کے بڑھاتے ہیں والدرجۃ الرفیعۃ
اور اخیر میں وارزقنا شفاعتہ یوم القیامۃ حدیث میں نہیں ملتے

الصَّلَاةُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

اذان اور اقامت (تکبیر) کے بیچ میں نماز پڑھنا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ **ترجمہ** عبداللہ

بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو اذانون کے بیچ مین نماز ہے ہر دو اذانون کے بیچ مین نماز ہے ہر دو اذانون کے بیچ مین نماز ہے جسکا جی چاہے وہ نفل پڑھے اذان اور تکبیر کے بیچ مین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ يُصَلُّوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مؤذن جب اذان دے چکتا تو بعض صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستونون کیطرف چلے جاتے اور نماز پڑھا کرتے (یعنی سنتین) یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے اسی طرح مغرب سے پہلے بھی وہ لوگ نماز پڑھتے (یعنی نفل) اور مغرب کے اذان اور اقامت مین کچھ فاصلہ نہ ہوتا

اَلتَّشْدِيْدُ فِي الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ جب مسجد مین اذان ہو جاوے تو بغیر نماز پڑھے نکلنا کیسا ہے

عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ حَتّٰى قَطَعَهُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو الشعثا سے روایت ہے مین نے ابو ہریرہ کو دیکھا ایک شخص مسجد مین سے جانے لگا اذان کے بعد یہان تک کہ باہر چلا گیا انہون نے کہا اس شخص نے تو نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ آپ کا فرمانا یہ تہا کہ جب مسجد مین اذان ہو جاوے تو بغیر نماز پڑھے باہر نہ جاوے عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو الشعثا سے روایت ہے ایک شخص مسجد سے نکلا جب اذان ہو چکی تہی ابو ہریرہ نے کہا اس نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی

اِيْذَانُ الْمُؤَذِّنِيْنَ الْاَئِمَّةَ بِالصَّلٰوةِ مؤذن امام کو آگاہ کرے جب نماز ہونے لگے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهُ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْاِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مَعَهُ ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک گیارہ رکعتین پڑہتے تہے ہر دو رکعتون کے بیچ مین سلام پھیرتے تہے اور ایک رکعت وتر کی پڑہتے تہے اور ایک سجدہ کرتے تہے جتنی دیر تک تم مین سے کوئی پچاس آیتین پڑہے پہر سر اوٹہاتے تہے جب مؤذن فجر کی اذان دیکر خاموش ہو جاتا اور آپ کو معلوم ہو جاتا کہ فجر ہو گئی تو ہلکی ہلکی دو رکعتین پڑہتے تہے پہر داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہانتک کہ مؤذن آپ پاس آتا تکبیر کے خبر کرنے کو آپ اوسکے ساتھ نکلتے (یعنی اذان کے بعد مؤذن آپ کو آکر خبر کرتا کہ اب تکبیر ہوتی ہے اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ مؤذن امام یعنی حاکم کو دوبارہ مطلع کر دیوے نماز کو اسلیئے کہ شاید وہ مشغول رہے مین اور کامون مین) عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَاَلْتُ

ابن عباس میں کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فوصفت انہ صلی احدی
عشرۃ رکعۃ بالوتر ثم نام حتی استثقل فرأیتہ ینفخ وأتاہ بلال فقال الصلوٰۃ یا رسول اللہ
فقام فصلی رکعتین وصلی بالناس ولم یتوضأ ترجمہ کریب سے روایت ہے جو مولیٰ تھے عبد اللہ بن عباس کے میں نے
ابن عباس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کیونکر نماز پڑھتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھتے
وتر سمیت پھر سو رہتے یہانتک کہ دست ہو گئی اور میں نے دیکھا آپ کو خراٹے لیتے ہوئے اتنے میں بلال آئے اور عرض کیا نماز یا رسول
اللہ آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر نماز پڑھائی لوگوں کے ساتھ اور وضو نہیں کیا ف اسکا سبب یہ ہے کہ آپ کی آنکھ سوتی
تھی لیکن دل ہوشیار رہتا اور یہ خاصہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **اقامۃ المؤذن** عند خروج الامام
جب امام باہر نکلے تو مؤذن تکبیر کہے عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت
الصلوٰۃ فلا تقوموا حتی ترونی خرجت ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو
مت کھڑے ہو یہانتک کہ دیکھو مجھ کو نکلتے ہوئے **کتاب المساجد** کتاب مسجدوں کے بیان میں **الفضل فی بناء المساجد** مسجد
بنانے کی فضیلت عن عمرو بن عبسۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من بنی مسجدا
یذکر اللہ عز وجل فیہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد بنا کر اسکی یاد و ذکر ہوتی رہے (یا مسجد بنا دیوے اور اوس میں اسکی یاد کیجاوے) تو اللہ تعالیٰ
اوسکے لیے ایک گھر بناویگا جنت میں ف مگر یہ فضیلت اوس حالت میں ہے جب نمازیوں کو تکلیف ہو اور سامان کی اور مسجد
نہ ہو اگر اور مسجدیں موجود ہوں تو اونہی کی مرمت اور درستی کرنا نئی مسجد بنانے سے بہتر ہے اور جو اون مسجدوں میں مرمت کی
حاجت نہ ہو تو نئی مسجد نہ بناوے بلکہ وہ روپیہ ضروری کاموں میں دین کے صرف کرے جیسے مدرسہ بنانا کنواں بنانا سرائے بنانا
دینی کتابیں چھپوانا **المباھاۃ فی المساجد** مسجد بنانے میں فخر اور بڑائی کرنا کیسا ہے عن انس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من اشراط الساعۃ ان یتباھی الناس فی المساجد ترجمہ انس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ فخر کرینگے مسجدوں میں ف یعنی اپنی ناموری اور
بڑائی کی نیت سے مسجدیں بناوینگے اور ایک دوسرے کی حرص سے اوسکی آراستگی اور زینت کرینگے مطلب یہ ہے کہ نیک کاموں میں
خدا کی رضا کا خیال کم ہوگا **ذکر ای مسجد وضع اولا** کون سی مسجد پہلے بنائی گئی ہے عن الاعمش
ان ابراھیم قال کنت اقرأ علی ابی القرآن فی السکۃ فاذا قرأت السجدۃ سجد فقلت یا ابت اتسجد
فی الطریق فقال انی سمعت ابا ذر یقول سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای مسجد وضع
اولا قال المسجد الحرام قلت ثم ای قال المسجد الاقصی قلت وکم بینھما قال اربعون عاما
والارض لک مسجد فحیث ما ادرکت الصلوٰۃ فصل ترجمہ اعمش سے روایت ہے ابراہیم نے مجھ سے کہا میں اپنے باپ

سامنے قرآن پڑھ رہا تھا سکہ میں (ایک مقام کا نام ہے) جب میں سجدہ کی آیۃ پڑھتا تو وہ سجدہ کرتے میں نے کہا بابا تم راہ میں سجدہ کرتے ہو انہوں نے کہا میں نے ابوذر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی مسجد پہلی بنائی گئی ہے انہوں نے کہا مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) میں نے کہا پھر کون سی آپ نے فرمایا مسجد اقصی (بیت المقدس) میں نے کہا ان دونوں مسجدوں میں کتنا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس برس اور ساری زمین تیری لیے مسجد ہے جہاں تجھ کو نماز کا وقت آجاوے وہاں پڑھ لے

فَضْلُ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کعبہ میں نماز پڑھنے کی فضیلت

عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ **ترجمہ** ابراہیم بن عبد اللہ سے روایت ہے ام المومنین میمونہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا اور مسجدوں میں ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ ہے مگر خانہ کعبہ کی مسجد میں (وہاں نماز پڑھنا مسجد نبوی سے بھی افضل ہے)

اَلصَّلٰوةُ فِي الْكَعْبَةِ خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهُ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر گئے اور آپ کے ساتھ اسامہ بن زید اور بلال اور عثمان بن طلحہ تھے دروازہ بند کر لیا جب دروازہ آپ نے کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گیا اور بلال سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی انہوں نے کہا ہاں نماز پڑھی میان دونوں ستونوں یمانی کی

بَابُ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَالصَّلٰوةِ فِيْهِ بیت المقدس کی مسجد کا بیان اور اس میں نماز پڑھنے کا ذکر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا بَنٰى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خِلَالًا ثَلٰثَةً سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَاُوْتِيَهُ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ فَاُوْتِيَهُ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ اَنْ لَّا يَاْتِيَهُ اَحَدٌ لَا يَنْهَزُهُ اِلَّا الصَّلٰوةُ فِيْهِ اَنْ يُّخْرِجَهُ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے جب بیت المقدس کو بنایا (یعنی اوسکی مرمت کی اور وہاں عمارت بنائی اسلیے کہ بنا بیت المقدس اور کعبہ کی حضرت آدم علیہ السلام ڈال چکے تھے) تو اللہ جل جلالہ سے تین باتوں کے لیے دعا کی ایک تو یہ کہ اللہ جل جلالہ اونکو ایسی حکومت عنایت فرماوے (کہ ہوا اور پانی اور جانور اور جن سب مسخر اور تابعدار ہوں) اللہ نے ایسی ہی حکومت دی دوسری یہ کہ اللہ اونکو ایسی سلطنت دیوے جو بعد اون کے کسی کو نہ ملے اللہ نے ایسی ہی سلطنت اون کو دی

تیسری یہ کہ جب مسجد بنانے سے فارغ ہوئے تو اللہ سے دعا کی کہ یا اللہ جو کوئی اس مسجد میں نماز ہی کے لیے آوے تو اسکو
گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسے وہ پاک تھا پیدا ہونے کے وقت **فضل مسجد** النبي صلى الله عليه
وسلم والصلوة فيه مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت **عن** ابي سلمة بن عبد الرحمن وابي عبد الله
الاغر مولى الجهنيين وكانا من اصحاب ابي هريرة انهما سمعا ابا هريرة يقول صلوة في
مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل من الف صلوة فيما سواه من المساجد الا
المسجد الحرام فان رسول الله صلى الله عليه وسلم آخر الانبياء ومسجده آخر المساجد
ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور ابو عبد اللہ اغر سے روایت ہے اور وہ دونوں ابوہریرہ کے رفیقوں میں سے تھے
ان دونوں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز پڑھنا اور مسجدوں میں
ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے مگر مسجد حرام سے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں کے بعد ہیں اور آپ کی مسجد
سب مسجدوں کے بعد ہے یعنی جیسے آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں ایسی ہی آپ کی مسجد بھی اگلے تمام پیغمبروں کی مسجدوں
سے افضل ہے قال ابو سلمة وابو عبد الله لم نشك ان ابا هريرة كان يقول عن حديث رسول
الله صلى الله عليه وسلم فمنعنا ان نستثبت ابا هريرة في ذلك الحديث حتى اذا توفي ابو هريرة
ذكرنا ذلك وتلاومنا ان لا نكون كلمنا ابا هريرة في ذلك حتى يسنده الى رسول الله صلى
الله صلى الله عليه وسلم ان كان سمعه منه فبينا نحن على ذلك جالسنا عبد الله بن ابراهيم
بن قارظ فذكرنا ذلك الحديث والذي فرطنا فيه من نص ابي هريرة فقال لنا عبد الله
بن ابراهيم اشهد اني سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني آخر
الانبياء وانه آخر المساجد **ترجمہ** ابو سلمہ اور ابو عبد اللہ نے کہا ہم کو ہمیں کچھ شک نہ تھی کہ ابوہریرہ جو ہیں سو
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے سو جبھی ہم نے ان سے صاف نہ کیا اس حدیث کو کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا تمہارا قول ہے جب ابوہریرہ گزرے تو ہم نے اسکا ذکر کیا اور ایک نے دوسرے کو ملامت کی اس بات پر کہ
ابوہریرہ سے کیوں نہ پوچھا تاکہ وہ نسبت کر دیتے اس حدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اگر انہوں نے سنا ہوتا
آپ سے تو ہم اسی تردد میں تھے کہ عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ کے پاس بیٹھے اور ان سے بیان کیا اس حدیث کو اور ذکر کیا اپنے قصور کا
جو ابوہریرہ سے نہ پوچھنے میں ہوا عبد اللہ بن ابراہیم نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ میں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس حدیث کو) اس لیے کہ میں سب پیغمبروں کے آخر میں ہوں اور میری مسجد بھی سب
مسجدوں کے اخیر میں ہے **عن** عبد الله بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين بيتي
ومنبري روضة من رياض الجنة **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے

اور منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے **ف** بعض روایتوں میں گھر ہے اور بعض میں حجرہ اور بعض میں
قبر سب روایتوں کا ایک ہی مطلب ہے کیونکہ آپکا گھر حضرت عائشہ کا حجرہ تھا آپ اسی میں رہتے اور وہیں دفن ہوئے حضرت
کی قبر شریف اور منبر کے درمیان چند گز کا فاصلہ ہے مطلب یہ ہے کہ اتنی جگہ بہشت میں اوٹھا کر ایک کیاری ہو جاوے گی یا کوئی
وہاں عبادت کریگا وہ بہشت میں جاویگا اور ایک کیاری پاویگا یا درحقیقت اتنی زمین بہشت میں سے آئی ہے یا خود بہشت ہے علی اختلاف
الاقوال **عن** ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان قوائم منبري هذا رواتب في الجنة
ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے منبر کے پانوں جنت میں گڑے ہوئے ہیں

ذکر المسجد الذي اسس على التقوى وہ کون سی مسجد ہے جسکا ذکر کلام اللہ میں ہے کہ وہ بنائی گئی ہے پرہیزگاری پر

عن ابي سعيد الخدري قال تمارى رجلان في المسجد الذي اسس على التقوى من اول يوم فقال رجل
هو مسجد قباء وقال الآخر هو مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم هو مسجدي هذا **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے دو شخصوں نے بحث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے اوس مسجد میں جسکی شان میں اللہ تعالی نے فرمایا لمسجد اسس على التقوى من اول يوم احق ان تقوم
فيه یعنی جو مسجد کہ اوسکی بنیاد رکھی گئی پرہیزگاری پر پہلے دن سے وہ لائق ہے کہ تو کھڑا ہووے اوس میں - ایک شخص بولا وہ مسجد قبا
ہے (جو مدینہ کے باہر بنی ہوئی ہے اور جب آپ پہلے ہجرت کر کے گئے تھے تو وہیں اترے تھے) دوسرا بولا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی مسجد ہے آپ نے فرمایا وہ میری مسجد ہے (یعنی مسجد نبوی)

فضل مسجد قباء والصلوة فيه مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی فضیلت

عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي قباء راكبا وماشيا
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں سوار ہو کر اور پیدل آتے **ف** صحیح روایت میں
اتنا زیادہ ہے کہ آپ ہر ہفتے کو مسجد قبا میں آتے اور وہاں دو رکعتیں پڑھتے **عن** سهل بن حنيف قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من خرج حتى يأتي هذا المسجد مسجد قباء فصلى فيه كان له عدل عمرة **ترجمہ**
سہل بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نکلے پھر مسجد قبا میں آوے اور وہاں نماز پڑھے
تو اوسکو ایک عمرے کا ثواب ملے گا

ما تشد الرحال اليه من المساجد کن کن مسجدوں کیطرف سفر کرنا درست ہے

عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد
مسجد الحرام ومسجدي هذا ومسجد الاقصى **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہ باندھے جاویں پلان (یعنی سفر نہ کیا جاوے) مگر تین مسجدوں کیطرف ایک مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ کے لیے) دوسری میری
مسجد (یعنی مسجد نبوی جو مدینے میں ہے) تیسری مسجد الاقصی (یعنی بیت المقدس) کیطرف **ف** مراد وہ سفر ہے جو بطریق
تقرب الی اللہ اور عبادت کو ہو نہ مطلق سفر اس لیے کہ فرض ہے سفر واسطے تحصیل علم کے جب اوسکی احتیاج ہو اسی طرح مباح ہے سفر واسطے

تجارت کے اور عزیزوں اور دوستوں کی ملاقات کے۔ پس ان تین مسجدوں کے سوا اور مسجدوں کیطرف سفر کرنا بالاتفاق ممنوع ہے کیونکہ سوا ان تین مسجدوں کے باقی سب مسجدیں فضیلت اور ثواب مین برابر ہین اور یہ سفر کرنا انبیا اور اولیا کی قبروں کی زیارت کیلیے اوسمین اختلاف ہے ایک جماعت محققین کا یہ قول ہے کہ وہ ناجائز ہے اسلیے کہ حدیث مطلق ہے ممانعت سفر مین سوا ان تین مسجدوں کے اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہے کہ مراد حدیث مین خاص ہے یعنی سفر مساجد جیسا احمد کی روایت مین ہے لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰی مَسْجِدٍ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین اول قول کو اختیار کیا ہے اور روایت احمد کی ضعیف ہے بسبب شہر بن حوشب کے واللہ اعلم

اِتِّخَاذُ الْبِيَعِ مَسَاجِدَ نصاری کی گرجا کو مسجد بنالینا درست ہے

عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهٗ فِيْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ وَالْمَاءَ يَنْشَفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا طِيْبًا فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِيعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيْهِ بِالْاَذَانِ قَالَ وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيِّءٍ فَلَمَّا سَمِعَ الْاَذَانَ قَالَ دَعْوَةُ حَقٍّ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تِلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهٗ بَعْدُ۔

ترجمہ طلق بن علی سے روایت ہے ہم اپنی قوم کیطرف سے پیام لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیعت کی اور آپکے ساتھ نماز پڑھی اور ہم نے بیان کیا آپ سے کہ ہماری بستی مین ایک گرجا ہے پھر ہم نے مانگا آپ سے وضو کا بچا ہوا پانی (برکت کے لیے) آپ نے پانی منگوایا اور ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر اوس پانی کو ایک ڈول مین ڈالدیا اور ہمکو دیا اور فرمایا جاؤ جب تم اپنی بستی کو پہونچو تو گرجا کو توڑ ڈالو اور وہان پر یہ پانی چھڑک دو اور اوس کی مسجد بنالو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارا شہر دور ہے اور گرمی بہت پڑتی ہے اور پانی سوکھ جاتا ہے آپ نے فرمایا اوسکو مدد دیتے رہو اور پانی سے (یعنی ڈول کو دوسرے پانی مین تر کرلیا کرو یا تھوڑا پانی اور اوسمین ڈالدیا کرو جتنا سوکھے اوسکا بدل ہو جاوے) کیونکہ جتنا پانی اوسکو پہونچیگا اسکی خوشبو اور خوبی زیادہ ہوگی غرض ہم روانہ ہوئے یہانتک کہ اپنی شہر پہونچے اور گرجا کو توڑا پھر اوس جگہ پہ پانی چھڑکا اور وہان مسجد بنائی پھر ہم نے اذان دی تو وہان ایک پادری تھا بنی طی مین سے اوس نے جب اذان سنی تو کہنے لگا یہ سچی پکار ہے پھر ایک طرف بلندی پر چلا گیا اوس وقت سے دکھلائی نہین دیا

نَبْشُ الْقُبُوْرِ وَاتِّخَاذُ اَرْضِهَا مَسْجِدًا قبروں کو کھود کر وہان مسجد بنالینا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِيْ عُرْضِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشَرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِيْ سُيُوْفِهِمْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلَاُ بَنِيْ

النجار حوله حتى ألقى بفناء أبي أيوب وكان يصلي حيث أدركته الصلوة ويصلي في مرابض الغنم ثم
أمر بالمسجد فأرسل إلى ملإ من بني النجار فجاؤا فقال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا قالوا
والله ما نطلب ثمنه إلا إلى الله عز وجل قال أنس وكانت فيه قبور المشركين وكانت فيه خرب
وكان فيه نخل فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقبور المشركين فنبشت وبالنخل فقطعت
وبالخرب فسويت فصفوا النخل قبلة المسجد وجعلوا عضادتيه الحجارة وجعلوا ينقلون الصخر
وهم يرتجزون ورسول الله صلى الله عليه وسلم معهم وهم يقولون اللهم لا خير إلا خير
الآخرة فانصر الأنصار والمهاجرة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف
لائے تو ایک کنارے اترے ایک محلے میں جسکا نام بنو عمرو بن عوف تھا اور چودہ راتوں تک وہیں رہے پھر آپنے بنو النجار کے لوگوں کو بلا
بھیجا وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آئے گویا میں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور ابو بکر
صدیق رضہ آپکے خواصی میں تھے اور بنو نجار کے لوگ آپکے گرداگرد تھے یہاں تک کہ آپ اترے ابو ایوب کے زمین میں (یعنی ان کے
مکان میں جو صحن تھا) اور آپ نماز پڑھ لیتے تھے جہاں پر وقت آجاتا نماز کا یہاں تک کہ پڑھ لیتے تھے بکریوں کی رہنے کی جگہ میں پھر آپنے
حکم کیا یا آپ کو حکم ہوا مسجد بنانے کا آپنے بنو نجار کے چند رئیسوں کو بلا بھیجا وہ آئے آپنے ان سے فرمایا تم مجھ سے اس زمین کی قیمت
لے لو انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم کبھی اسکی قیمت نہ لینگے مگر خدا سے (یعنی خدا سے اسکا ثواب لینگے) انس نے کہا اس میں
مشرکوں کی قبریں تھیں اور کھنڈر تھے اور ایک درخت تھا کھجور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تو مشرکوں کی قبریں کھود
ڈالی گئیں اور درخت کاٹ لیا اور کھنڈر برابر کی گئی پھر درخت قبلے کی جانب رکھا گیا اور چوکھٹ پتھر کی بنائی گئی صحابہ سب
پتھر ڈھوتے تھے اور شعر پڑھتے جاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انکے ساتھ تھے وہ کہتے تھے اللهم لا خير إلا خير
الآخرة فاغفر الأنصار والمهاجرة یا اللہ خوبی نہیں ہے مگر آخرت کی خوبی تو بخش دے انصار اور مہاجرین کو

النهي عن اتخاذ القبور مساجد قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

عن عائشة وابن عباس قالا لما نزل
برسول الله صلى الله عليه وسلم فطفق يطرح خميصة له على وجهه فإذا اغتم كشفها عن وجهه
قال وهو كذلك لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد **ترجمہ** حضرت عائشہ
اور ابن عباس سے روایت ہے دونوں نے کہا جب رسول اللہ صلعم بیمار ہوئے (یعنے قریب وفات کے) تو آپ ایک چادر
ڈال لیتے اپنے منہ پر پھر جب گھبرا جاتے تو منہ کھول لیتے اور فرماتے اسی حال میں لعنت ہو اللہ کی یہود اور نصاری پر انہوں نے اپنے پیغمبروں
کی قبروں کو مسجد بنا لیا **ف** یعنی وہاں پر عبادت کرنا شروع کیا جیسے مسجد میں عبادت کرتے ہیں یا اسطرف سجدہ شروع کیا یا
وہاں روشنی اور آرائش کی جیسے مسجدوں کی کرتے ہیں واللہ اعلم عن عائشة أن أم حبيبة وأم سلمة ذكرتا
كنيسة رأتاها بالحبشة فيها تصاوير فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أولئك إذا كان

فِيهِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ اور ام سلمہ نے ذکر کیا ایک گرجا کا ملک حبش مین جسمین تصویرین تہین تو رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگونکا قاعدہ تہا (یعنی یہود اور نصاریٰ کا) جب انمین کوئی نیک بخت آدمی مرجاتا تو اوسکی قبر پر
ایک مسجد بنا دیتے اور اوس کے مورتین بنا کر رکہتے یہ لوگ بری ہون گے سب مخلوقات مین اسد کے نزدیک قیامت کے روز +

اَلْفَضْلُ فِي إِتْيَانِ الْمَسْجِدِ مسجد مین آنے کا ثواب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى مَسْجِدِهِ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَمْحُو سَيِّئَةً
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گہر سے مسجد کے طرف نکلتا ہے ہر ایک قدم
رکہتا ہے تو ایک نیکی لکہی جاتی ہے پھر دوسری قدم پر ایک برائی معاف ہوتی ہے

اَلنَّهْيُ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ مِنْ إِتْيَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ عورتون کو مسجد مین جانے سے منع نکرنا چاہیے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتْ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا ترجمہ عبد اسد بن عمر سے
روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کی عورت مسجد مین (نماز کے لیے) جانے کی اجازت
مانگے تو اوسکو منع نکرے (دوسری روایت ہے کہ اجازت دو انکو بخاری)

مَنْ يُمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ مسجد مین آنا کب منع ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَ أَوَّلَ
يَوْمِ الثُّومِ. ثُمَّ قَالَ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسَاجِدِنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ
تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت
مین سے کہاوے پہلے لہسن کو فرمایا پہر فرمایا لہسن یا پیاز یا گندنا تو وہ ہماری مسجدون مین نہ آوے اس لیے کہ فرشتے
تکلیف پاتے ہین اوس چیز سے جس سے آدمی تکلیف پاتے ہین ف پیاز لہسن کا کچا کہانا اس لیے علما نے مکروہ رکہا ہے اور
اوسکو کہا کر مسجد مین جانا برا ہی امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ ہر ایک بو والی چیز کا یہی حکم ہے اوسکی ذکر پر
پیدا ہوتی ہے اگر ان چیزونکو پکا کر کہاوے یا اسکے مین الکران کی بو دور کرے تو کہانا درست ہے

مَنْ يُخْرَجُ مِنَ الْمَسْجِدِ کونسا شخص مسجد سے نکالا جاوے

عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ
تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الْبَصَلُ وَالثُّومُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا ترجمہ
معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا اے لوگو تم اندو ناپاک درختون مین سے کہاتے ہو یعنی پیاز اور لہسن کو اور مین نے
دیکہا ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو جب آپ کسی کے منہ سے ان کی بو پاتے تو حکم کرتے وہ نکالا جاتا بقیع کیطرف پھر جو کوئی کہاوے
انکو تو اچہی طرح پکا کر کہاوے

ضَرْبُ الْخِبَاءِ فِي الْمَسْجِدِ مسجد مین خیمہ لگانے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الصبح ثم دخل فی المکان الذی یرید
ان یعتکف فیہ فاراد ان یعتکف العشر الاواخر من رمضان فامر فضرب لہ خباء وامرت
حفصۃ فضرب لھا خباء فلما رأت زینب خباءھا امرت فضرب لھا خباء فلما رای ذلک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال آلبر تردن فلم یعتکف فی رمضان واعتکف عشرا من شوال

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا قصد کرتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اس مقام میں جاتے
جہاں اعتکاف کرتے آپ نے رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کا ارادہ کیا تو حکم کیا ایک ڈیرہ لگانیکا (مسجد میں) ڈیرہ لگایا
گیا اور ام المومنین حفصہ نے بھی حکم کیا ان کیلیے بھی ڈیرہ لگایا گیا جب ام المومنین زینب نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی حکم کیا
ان کیلیے بھی ڈیرہ لگایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا (کہ مسجد میں تین ڈیرے ہیں) تو آپ نے فرمایا کیا ان کی
نیت ثواب کی ہے (ظاہر تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک نے دوسری کی دیکھا دیکھی اور حرص سے یہ ڈیرے لگائے ہیں) پھر آپ نے رمضان
میں اعتکاف کیا اور شوال میں دس دن تک اعتکاف کیا **عن** عائشۃ قال اصیب سعد یوم الخندق
رماہ رجل من قریش رمیۃ فی الاکحل فضرب علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمۃ فی
المسجد لیعودہ من قریب ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے سعد بن ابی وقاص کو خندق کی جنگ میں زخم پہنچا ایک
تیر کا جو قریش کے ایک شخص نے مارا تھا اکحل میں (اکحل ایک رگ ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیمہ مسجد میں لگایا
تاکہ ان کی عیادت (بیمار پرسی) قریب سے کیا کریں

ادخال الصبیان فی المساجد
لڑکوں کا مسجد میں لانا

عن ابی قتادۃ قال بینا نحن جلوس فی المسجد اذ خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحمل امامۃ بنت
ابی العاص بن الربیع وامھا زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی صبیۃ یحملھا فصلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی علی عاتقہ یضعھا اذا رکع ویعیدھا اذا قام حتی قضی صلاتہ
یفعل ذلک بھا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے امامہ
بنت ابی العاص کو لیے ہوئے اور ان کی ماں زینب تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور وہ (یعنی امامہ) بچہ
تھیں آپ ان کو اٹھائے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی وہ آپ کے کاندھے پر تھیں جب آپ رکوع (اور سجدہ)
کرتے تو ان کو زمین پر بٹھا دیتے پھر جب کھڑے ہوتے تو ان کو اٹھا لیتے (اور کاندھے پر بٹھا لیتے) ایسا ہی کرتے رہے نماز کے ختم ہونے
تک

ربط الاسیر بساریۃ المسجد
قیدی کو مسجد کے ستون سے باندھ دینا

عن ابی ھریرۃ یقول بعث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ
بن اثال سید اھل الیمامۃ فربط بساریۃ من سواری المسجد (مختصر) ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کو نجد کیطرف بھیجا وہ بنی حنیفہ میں سے ایک شخص کو پکڑ لائے جسکو ثمامہ بن اثال

کہتے تھے اور وہ سردار تھا یمامہ کا تو وہ باندھا گیا مسجد کے ایک ستون سے یہ حدیث مختصر ہے اور پوری حدیث طویل ہے

ادخال البعير المسجد اونٹ کو مسجد کے اندر لیجانا **عن** عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف في حجة الوداع على بعير يستلم الركن بمحجن **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حجۃ الوداع میں ایک اونٹ پر آپ چھوتے تھے حجر اسود کو ایک لکڑی سے

النهي عن البيع والشراء في المسجد وعن التحلق قبل صلوة الجمعة مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت اور جمعہ سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھنے کی ممانعت

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن التحلق يوم الجمعة قبل الصلوة وعن الشراء والبيع في المسجد **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے جمعہ کی روز نماز سے پہلے اور منع کیا خریدنے اور بیچنے سے مسجد میں

النهي عن تناشد الاشعار في المسجد مسجد میں شعر پڑھنے کی ممانعت **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن تناشد الاشعار في المسجد **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شعر پڑھنے سے مسجد میں **ف** مراد وہی شعر ہیں جن میں مبالغہ اور کذب ہو یا فحش ہو اور نہ سچی اور عمدہ مضمون کی شعر مسجد میں پڑھنا درست ہے اور دلیل اوس کی وہ حدیث ہے جو آگے آتی ہے

عن سعيد بن المسيب قال مر عمر بحسان بن ثابت وهو ينشد في المسجد فلحظ اليه فقال قد انشدت وفيه من هو خير منك ثم التفت الى ابي هريرة فقال اسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اجب عني اللهم ايده بروح القدس قال اللهم نعم **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے حضرت عمرؓ گذرے حسان بن ثابت پر اور وہ شعر پڑھ رہے تھے مسجد میں تو حضرت عمر نے انکی طرف دیکھا (یعنی گھور کر نگاہ سے) انہوں نے کہا میں نے تو مسجد میں اس وقت شعر پڑھے ہیں جب اس میں تم سے بہتر شخص موجود تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پھر حسان نے ابوہریرہ کیطرف دیکھا اور کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا (جب میں شعر پڑھتا تھا آپ کی تعریف میں) آپ فرماتے تھے یا اللہ قبول کر میری طرف سے یا اللہ مدد کر ان کی جبرئیل سے ابوہریرہ نے کہا ہاں ۔

النهي عن انشاد الضالة في المسجد گمی ہوئی چیز مسجد میں ڈھونڈھنے کی ممانعت **عن** جابر قال جاء رجل ينشد ضالة في المسجد فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم لا وجدت **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ایک شخص آیا مسجد میں اپنی گمی ہوئی چیز ڈھونڈھتا ہوا آپ نے فرمایا خدا کرے تو نہ پاوے **ف** مسلم کی روایت میں ہے کہ اوس کا اونٹ گم ہوگیا تھا وہ پوچھتا پھرتا تھا مسجد میں کہ کوئی ہے جو میری سرخ اونٹ کا پتا بتادے تو آپ نے فرمایا خدا کرے تو نہ پاوے مسجدیں تو بنائی گئی ہیں جس لیے بنائی گئی ہیں یعنی مسئلے یا ذکر یا شغل دینا کے کام واسطے لیے

اظهار السلاح في المسجد مسجد میں ہتھیار نکالنا کیسا ہے **عن** سفيان قال قلت لعمرو اسمعت جابرا يقول مر رجل بسهام

فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** سفیان سے روایت ہے
یعنی عمرو سے کہا کیا تم نے جابر سے سنا ہے وہ کہتے تھے ایک شخص تیر لیکر مسجد میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکی پیکانیں
پکڑ لے انہوں نے کہا ہاں **ف** مقصود یہ تھا کسی کے لگ نہ جاوے کیونکہ مسجد میں لوگ جمع ہوتے ہیں پس وہاں ہتیار نکالنا حتی الوسع
کے خلاف ہے **تَشْبِيكُ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ** انگلیاں انگلیوں میں ڈالنا مسجد میں **عَنِ** الْأَسْوَدِ قَالَ
دَخَلْتُ أَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَنَا أَصَلَّى هٰؤُلَاءِ قُلْنَا لَا قَالَ قُومُوا فَصَلُّوا
فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ فَصَلَّى بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ
فَجَعَلَ إِذَا رَكَعَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ **ترجمہ** اسود سے روایت ہے میں اور علقمہ دونوں عبد اللہ بن مسعود پاس گئے انہوں نے کہا کیا نماز پڑھ چکے
ہم نے کہا نہیں انہوں نے کہا کھڑے ہو اور نماز پڑھو ہم چلے اون کے پیچھے کھڑے ہونیکو انہوں نے ایک آدمی کو اپنے داہنی طرف
کیا اور ایک کو بائیں طرف پھر نماز پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے جب وہ رکوع کرتے تو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسری ہاتھ کے
انگلیوں میں ڈال لیتے دونوں گھٹنوں کے بیچ میں اور کہتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا **الْاِسْتِلْقَاءُ**
فِي الْمَسْجِدِ مسجد میں چت لیٹنا **عَنْ** عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى **ترجمہ** عباد بن تمیم سے روایت ہے انہوں نے اپنے چچا (عبد اللہ
بن زید بن عاصم) سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا آپ پیر پر پیر رکھے ہوئے **النَّوْمُ**
فِي الْمَسْجِدِ مسجد میں سونیکا بیان **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ عَزَبٌ لَا أَهْلَ لَهُ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے وہ جوان تھے اور مجرد تو سویا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں **الْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ** مسجد میں تھوکنے
کا بیان **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا
دَفْنُهَا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکو زمین
میں داب دیوے (یعنی مٹی اوپر سے ڈالکر دبا دیوے) **النَّهْيُ عَنْ أَنْ يَتَنَخَّمَ** الرَّجُلُ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ مسجد میں
قبلہ کیطرف تھوکنے کی ممانعت **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ
الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی دیوار پر تھوک (بلغم) دیکھا آپ نے
اوسکو مل ڈالا پھر متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اسلئے کہ اللہ جل جلالہ اوسکے
منہ کے سامنے ہوتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے (یعنی اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہے پس سامنے تھوکنا بڑی بے ادبی ہے) **ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ** صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ ترجمہ نماز میں سامنے یا داہنی
طرف تھوکنے سے حضرت نے ممانعت کی عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً
فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ وَنَهَى أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ يَبْصُقُ
عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں
قبلے کیطرف بلغم دیکھا آپ نے اوسکو کنکریوں سے ملدیا اور منع کیا تھوکنے سے سامنے اور داہنی طرف اور فرمایا تھوکے بائیں طرف
یا بائیں قدم کے تلے **الرُّخْصَةُ لِلْمُصَلِّي** أَنْ يَبْصُقَ خَلْفَهُ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِهِ نمازی کو اجازت ہے پیچھے یا
بائیں طرف تھوکنے کی عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
كُنْتَ تُصَلِّي فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِينِكَ وَابْصُقْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ إِنْ كَانَ
فَارِغًا وَإِلَّا فَهَكَذَا وَبَزَقَ تَحْتَ رِجْلِهِ وَدَلَكَهُ ترجمہ طارق بن عبد اللہ محاربی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز پڑھتا ہو تو نہ تھوک سامنے اپنے اور نہ داہنی طرف لیکن تھوک پیچھے اپنے یا بائیں تو اسطرح کر آپ نے
اپنے پاؤں کے تلے تھوکا پھر اوسکو ملدیا **بَابُ بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَدْلُكُ بُصَاقَهُ** کس پاؤں سے تھوک کو ملے عَنْ
الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهُ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى ترجمہ علاء
بن شخیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے تھوکا پھر اوسکو ملدیا بائیں پیر سے **تَخْلِيقُ الْمَسَاجِدِ**
مسجدوں میں خوشبو لگانا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ
الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوقًا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هَذَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسجد میں قبلے کیجانب بلغم دیکھا آپ غصے ہوئے یہانتک کہ چہرہ آپکا سرخ ہو گیا ایک عورت انصار میں سے کھڑی ہوئی اوسکو
رگڑ کر اوسکی جگہ خوشبو لگا دی آپ نے فرمایا یہ کیا اچھا کام ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجدوں میں خوشبو لگانا اور عود و
لوبان جلانا عمدہ کام ہے علاوہ مسنون ہونے کے ایک یہ فائدہ ہے کہ جہاں مجمع ہو وہاں لوبان جلانے سے ہوا کی سمیت دفع ہوتی ہے
الْقَوْلُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ الْخُرُوجِ مِنْهُ مسجد میں جاتے اور نکلتے وقت کیا کہے عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَ
أَبِي أُسَيْدٍ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ
لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ترجمہ ابو حمید اور ابو اسید سے روایت ہے
وہ دونو کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں جاوے تو کہے یا اللہ کھولدے مجھپر اپنی رحمت کے دروازے اور
جب مسجد سے نکلے تو کہے یا اللہ میں مانگتا ہوں فضل تیرا **الْأَمْرُ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُلُوسِ** جب مسجد میں جاوے تو
بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیوے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ

المسجد فليركع ركعتين قبل أن يجلس ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں جاوے تو دو رکعتیں بیٹھنے سے پہلے پڑھ لیوے

الرخصة في الجلوس فيه والخروج منه بغير صلوة

ترجمہ مسجد میں بیٹھنے کی اجازت بغیر نماز پڑھے ہوئے اور مسجد سے نکلنے کی اجازت بغیر نماز پڑھے ہوئے

عن كعب بن مالك يحدث حديثه حين تخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك قال وصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم قادما وكان إذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فركع فيه ركعتين ثم جلس للناس فلما فعل ذلك جاءه المخلفون فطفقوا يعتذرون إليه ويحلفون له وكانوا بضعا وثمانين رجلا فقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم علانيتهم وبايعهم واستغفر لهم ووكل سرائرهم إلى الله عز وجل حتى جئت فلما سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال تعال فجئت حتى جلست بين يديه فقال لي ما خلفك ألم تكن ابتعت ظهرك فقلت يا رسول الله إني والله لو جلست عند غيرك من أهل الدنيا لرأيت أني سأخرج عن سخطه ولقد أعطيت جدلا ولكن والله لقد علمت لئن حدثتك اليوم حديث كذب ترضى به عني ليوشك أن الله عز وجل يسخطك علي ولئن حدثتك حديث صدق تجد علي فيه إني لأرجو فيه عفو الله والله ما كنت قط أقوى ولا أيسر مني حين تخلفت عنك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما هذا فقد صدق فقم حتى يقضي الله فيك فقمت فمضيت (مختصر)

ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے وہ اپنا قصہ بیان کرتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں نہیں گئے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو تشریف لائے اور آپ جب سفر سے تشریف لاتے تھے تو پہلے مسجد میں جاتے تھے وہاں آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر بیٹھے لوگوں کے سامنے تب وہ لوگ آنے لگے جو آپ کے ساتھ (جہاد میں) نہیں گئے تھے بلکہ پیچھے رہ گئے تھے (مدینہ میں) اور طرح طرح کے عذر کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے وہ سب لوگ شمار میں اسّی پر کئی آدمی تھے آپ نے اونکا ظاہری بیان قبول فرمایا اور اون سے بیعت کی اور اون کے لیے دعا مانگی اور اون کے دلوں کی باتیں اللہ جل جلالہ پر رکھ دیں یہاں تک کہ میں آیا (اور میں بھی اون لوگوں میں تھا جو جہاد کے لیے نہیں گیا تھا) آپ نے مجھ کو دیکھ کر تبسم کیا جیسا کوئی غصے میں تبسم کرتا ہے پھر فرمایا آؤ میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا تم کیوں پیچھے رہ گئے کیا تم نے اونٹ نہیں خرید لیا تھا (سواری کے لیے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں کسی اور دنیا دار کے پاس بیٹھا ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ اوس کے غصہ سے نکل جاتا [illegible] اور مجھے باتیں بنانا خوب آتا ہے [illegible] قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ اگر میں جھوٹ آپ سے [illegible] آپ مجھ سے راضی ہو جاویں گے لیکن اللہ تعالی آپ کو [illegible] ناراض کر دیگا [illegible] اور اگر میں سچی باتیں کہوں [illegible] اور میں [illegible] تو آپ مجھ پر غصہ [illegible] کرینگے لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ جل جلالہ میرا قصور معاف کر دیوے اور آپ کو مجھ پر مہربان کر دیوے)

قسم خدا کی جب میں آپ کے سامنے آگیا تو مجھ سے زیادہ کوئی زور آور اور مالدار نہ تھا یعنی مجھے کچھ عذر نہ تھا نہ میں بیمار تھا نہ تنگدست تھا
مگر شامت نفس سے رہ گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا اب جا یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کرے تیرے باب میں
میں کھڑا ہوا اور چلا گیا (یہ حدیث مختصر ہے) آگے اور قصہ اسکا طویل ہے ف تو کعب مسجد میں گئے اور پھر مسجد میں بغیر نماز پڑھے
بیٹھ گئے اور یہی مقصود ہے اس باب کا **صلوٰۃ الذی یمر علی المسجد** جو شخص مسجد پر سے گزرے تو دو رکعت نماز اوس کو
پڑھنا چاہیے (اگر ہو سکے) عن ابی سعید بن المعلی قال کنا نغدو الی السوق علی عہد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فنمر علی المسجد فنصلی فیہ ترجمہ ابو سعید بن معلی سے روایت ہے ہم صبح کو بازار جایا کرتے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو مسجد پر سے گزرتے وہاں نماز پڑھتے **الترغیب فی الجلوس فی المسجد وانتظار**
الصلوٰۃ مسجد میں بیٹھکر نماز کا انتظار کرنا کیسا ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان الملائکۃ تصلی علی احدکم ما دام فی مصلاہ الذی صلی فیہ ما لم یحدث اللہم اغفر لہ
اللہم ارحمہ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک فرشتے دعا کرتے ہیں تم میں سے ہر شخص
کی لیے جب تک بیٹھا رہتا ہے اوس جگہ جہاں اوس نے نماز پڑھی جب تک اوسکا وضو نہ ٹوٹے وہ کہتے ہیں یا اللہ بخش دے اوسکو یا اللہ رحم
کر اوس پر عن سہل الساعدی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان فی المسجد
ینتظر الصلوٰۃ فہو فی الصلوٰۃ ترجمہ سہل ساعدی سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے جو شخص مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے وہ گویا نماز ہی میں ہے ف یعنی اوسکو نماز کا ثواب ملتا رہے گا **ذکر نہی**
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوٰۃ فی اعطان الابل جہاں پر اونٹ پانی پیتے ہیں یا رہتے ہیں وہاں نماز پڑھنے کی
ممانعت عن عبد اللہ بن مغفل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلوٰۃ فی اعطان الابل
ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے اونٹوں کے پانی پینے کی جگہ میں ف
یہ ممانعت نجاست کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس واسطے کہ وہاں اونٹ پانی پیتے ہیں تو اطمینان نہیں ہوتا ہے ممکن ہے نمازی کو صدمہ پہنچے
الرخصۃ فی ذلک ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جعلت لی الارض مسجدا وطہورا ایما ادرک رجل من امتی الصلوٰۃ صلی ترجمہ جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے ساری زمین مسجد بنائی گئی اور پاک کرنیوالی (تیمم میں) بنائی
گئی سو جہاں کوئی شخص میری امت میں سے نماز کو پالیوے (یعنی نماز کا وقت آجاوے) تو نماز پڑھ لیوے (اگرچہ وہ جگہ اونٹوں کے
پانی پینے کی ہو کیونکہ حدیث میں کوئی قید نہیں ہے) **الصلوٰۃ علی الحصیر** بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان عن
انس بن مالک ان ام سلیم سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتیہا فیصلی فی بیتہا
فتتخذہ مصلی فاتاہا فعمدت الی حصیر فنضحتہ بماء فصلی علیہ وصلوا معہ ترجمہ انس بن مالک سے

روایت ہے ام سلیم (اون کی ماں) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہا کہ آپ میرے گھر پر آویں اور نماز پڑھیں تو میں اوس جگہ کو نماز کا جگہ بناؤں (برکت کے لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے گھر پر تشریف لائے انہوں نے ایک بوریا اوٹھایا اوسکو پانی سے دہویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ انس اور ام سلیم نے بھی پڑھی

اَلصَّلٰوۃُ عَلَی الْخُمْرَۃِ

سجدہ گاہ پر نماز پڑھنا عَنْ مَیْمُوْنَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَۃِ ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے خمرہ پر ف خمرہ اون چیز کو کہتے ہیں جس پر آدمی سجدہ کرتا ہے نماز میں اور وہ ایک ٹکڑا ہوتا ہے بوریے کا یا کھجور کی چہال کا یا اور کسی گہاس کا مجمع البحار میں ہے کہ خمرہ وہ سجدہ گاہ ہے جس پر اب ہمارے زمانے میں شیعہ سجدہ کیا کرتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ چوہے نے بتی گھسیٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خمرہ پر ڈالدی پس اوس میں سے ایک روپیہ برابر جل گیا اس سے معلوم ہوا کہ وہ خمرہ بڑا تہا نہ تو جیسے سجدہ گاہ ہوتی ہے واللہ اعلم

اَلصَّلٰوۃُ عَلَی الْمِنْبَرِ

منبر پر نماز پڑھنے کا بیان عَنْ اَبِیْ حَازِمِ بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِیَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِی الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُہٗ فَسَاَلُوْہُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ مِمَّا ہُوَ وَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ اَوَّلَ یَوْمٍ وُضِعَ وَاَوَّلَ یَوْمٍ جَلَسَ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی فُلَانَۃَ امْرَاَۃٍ قَدْ سَمَّاہَا سَهْلٌ اَنْ مُرِیْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ اَنْ یَّعْمَلَ لِیْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَیْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْہُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَۃِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ ہٰهُنَا ثُمَّ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَقِیَ فَصَلّٰی عَلَیْهَا وَكَبَّرَ وَہُوَ عَلَیْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَہُوَ عَلَیْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰی فَسَجَدَ فِیْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ ہٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِیْ وَلِتَعْلَمُوْا صَلٰوتِیْ ترجمہ ابو حازم بن دینار سے روایت ہے کہ چند لوگ سہل بن سعد ساعدی پاس آئے اور وہ شک کر رہے تھے منبر میں رسول اللہ صلعم کی لکڑی کس چیز کی ہے آخر انہوں نے سہل سے پوچھا سہل نے کہا قسم خدا کی میں خوب جانتا ہوں جس لکڑی کا یہ ہے اور میں نے دیکھا ہے جب پہلے دن یہ منبر رکھا گیا اور جب پہلے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھے میں آپ نے ایک عورت پاس جسکا نام سہل نے لیا کہلا بھیجا کہ تو اپنے غلام سے جو بڑھئی ہے کہہ کہ میرے لیے چند لکڑیاں بنادے جن پر میں بیٹھا کروں لوگوں سے باتیں کرنے کو یعنی نصیحت کرنے کو اوس عورت نے اپنے غلام کو حکم کیا اوس نے بنایا منبر کو غابہ (ایک مقام کا نام ہے) کے جہاؤ سے پھر اوس عورت پاس لے آیا اوس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجدیا آپ نے حکم دیا وہ یہاں رکھا گیا پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اوس پر چڑہے پھر نماز پڑھی اور تکبیر کہی پہر رکوع کیا اوسی پر پھر اوتری اولٹے پاؤں اور سجدہ کیا منبر کی جڑ پاس پہر جب سجدے سے فارغ ہوئے تو منبر پر چلے گئے جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں نے یہ کام اس لیے کیا تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو

اَلصَّلٰوۃُ عَلَی الْحِمَارِ

گدہے پر نماز پڑھنے کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گدہے پر نماز پڑھتے ہوئے اور آپ کا مونھ خیبر کیطرف تھا اور رکوع اور سجود اشارے سے کرتے خیبر مدینے سے شمال کیجانب میں ہے اور قبلہ مدینے میں جنوب کیطرف ہے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ رَاكِبٌ يُصَلِّي إِلَى خَيْبَرَ وَالْقِبْلَةُ خَلْفَهُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گدہے پر نماز پڑھتے ہوئے آپ سوار تھے اور نماز پڑھ رہے تھے منہ آپکا خیبر کیطرف تھا اور قبلہ اونکے پیچھے تھا

كِتَابُ الْقِبْلَةِ کتاب قبلے کے بیان میں

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ إِنَّهُ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو بیت المقدس کیطرف سولہ مہینے تک نماز پڑھی پھر کعبے کیطرف منہ کیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر انصار کے ایک قوم پاس گیا (اور وہ نماز پڑھ رہے تھے بیت المقدس کیطرف) اوس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کیطرف منہ کیا وہ لوگ (رہتے ہی نماز میں) کعبے کیطرف پھر گئے

بَابُ الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ کس وقت قبلے کیطرف منہ کرنا ضرور نہیں ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے سفر میں جاہے جدھر اوسکا منہ ہوتا عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے ف نفل سواری پر پڑھنا سفر میں باجماع علما درست ہے اگرچہ منہ قبلے کیطرف نہ ہو لیکن شہر میں سواری پر نفل پڑھنا درست نہیں ہے شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اور ایک روایت میں درست ہے اور یہی قول ہے انس بن مالک اور ابو یوسف کا اور فرض نماز سواری پر پڑھنا درست نہیں ہے اکثر علما کے نزدیک مگر عذر سے جیسے خوف ہو چور کا یا درندے کا یا لٹ جانے کا یا قافلے چلے جانے کا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ بِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اونٹنی پر جاہے جدھر منہ ہوتا اوسکا اور وتر بھی اوسی پر پڑھ لیتے مگر فرض نہ پڑھتے تھے اوس پر

اِسْتِبَانَةُ الْخَطَإِ بَعْدَ الِاجْتِهَادِ اگر ایک شخص نے سوچ کر قبلے کیطرف نماز پڑھی پھر معلوم ہوا کہ اوسطرف قبلہ نہ تھا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ

أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے لوگ مسجد قبا میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترا اور حکم ہوا آپ کو کعبے کیطرف منہ کرنیکا یہ سنکر وہ لوگ (نماز ہی میں) کعبے کیطرف پھر گئے پہلے اون کے منہ شام کیطرف تھے پھر گھوم گئے کعبے کیطرف ف اور جسقدر نماز پڑھ چکے تھے اوسکا اعادہ نہ کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سوچ بچار کر قبلے کیطرف نماز پڑھے پھر معلوم ہو کہ قبلہ اوسطرف نہ تھا تو نماز کا لوٹانا ضرور نہیں

سُتْرَةُ الْمُصَلِّي
نمازی کے سترے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تبوک کی لڑائی میں کہ نمازی کا سترہ کسقدر ہونا چاہیے آپنے فرمایا جتنی پالان کی لکڑی ہوتی ہے (یعنی ایک ہاتھ کی برابر) اگر اس قدر سترہ نمازی کے سامنے ہو تو اوس پار سے آدمی کا گزرنا منع نہیں ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُرْكَزُ الْحَرْبَةُ ثُمَّ يُصَلِّي إِلَيْهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے نیزہ گاڑ لیتے پھر نماز پڑھتے اوسطرف

الْأَمْرُ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ
سترے سے نزدیک ہونا چاہیے (تاکہ کوئی گزرنیوالا نمازی اور سترے کے بیچ میں سے نہ گزر سکے)

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے سترہ لگا کر تو سترے سے نزدیک رہے ایسا نہ ہو کہ شیطان (یعنی وہ آدمی یا گدھا یا کتا جو نمازی کے سامنے سے گزرے) اوسکی نماز توڑ دے

مِقْدَارُ ذَلِكَ
سترے سے کتنے فاصلے پر کھڑا ہو

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے اندر تشریف لے گئے اور آپکے ساتھ اسامہ بن زید اور بلال اور عثمان بن طلحہ تھے آپ نے دروازہ بند کر لیا عبد اللہ بن عمر نے کہا جب آپ نکلے تو میں نے بلال سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بلال نے کہا آپنے ایک ستون کو بائیں طرف کیا اور دو ستون داہنی طرف اور تین ستون پیچھے اوس زمانے میں خانہ کعبہ چھ ستون پر تھا پھر آپنے نماز پڑھی دیوار سے تین ہاتھ کے فاصلے پر (تو اسی قدر سترے سے فاصلہ چاہیے)

ذِكْرُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَمَا لَا يَقْطَعُ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي سُتْرَةٌ
جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو کس چیز کے سامنے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور کس سے نہیں ٹوٹتی

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ قَائِمًا يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ

إذا كان بين يديه مثل آخرة الرحل فإن لم يكن بين يديه مثل آخرة الرحل فإنه يقطع صلوته
المرأة والحمار والكلب الأسود قلت ما بال الأسود من الأصفر من الأحمر فقال سألت رسول
الله صلى الله عليه وسلم كما سألتني فقال الكلب الأسود شيطان ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھڑے ہوکے نماز پڑھتا ہو تو اوسکو چاہیے کہ اوس کے لیے کوئی چیز اوسکی سامنے جو پالان
کی لکڑی برابر ہو اگر اوس کے سامنے اتنی بڑی کوئی چیز نہ ہو تو توڑ دیں گے اوس کی نماز کو عورت اور گدہا اور کالا کتا (جب سامنے سے
نکلجاویں) عبد اللہ بن صامت نے کہا میں نے ابوذر سے پوچھا کالی کتی کی کیا خصوصیت ہے اگر زرد کتا یا لال کتا ہو انھوں نے
کہا میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جسطرح تم نے مجھ سے پوچھا آپ نے فرمایا کالا کتا شیطان ہوتا ہے عن
قتادة قال قلت لجابر بن زيد ما يقطع الصلوة قال كان ابن عباس يقول المرأة الحائض
والكلب قال يحيى رفعه شعبة ترجمہ قتادہ نے کہا میں نے جابر بن زید سے پوچھا نماز کس چیز کے سامنے نکلجانے
سے ٹوٹ جاتی ہے اونہوں نے کہا ابن عباس کہتے ہیں حائضہ عورت اور کتے کے سامنے نکلجانے سے ٹوٹ جاتی ہے یحیی نے کہا
شعبہ نے اس حدیث کو مرفوع کیا (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا) عن ابن عباس قال جئت أنا
والفضل على أتان لنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس بعرفة ثم ذكر كلمة
معناها فمررنا على بعض الصف فنزلنا وتركناها ترتع فلم يقل لنا رسول الله صلى الله عليه
وسلم شيئا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ہم اور فضل بن عباس دونو ایک گدہی پر سوار ہوکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ
وسلم نماز پڑہا رہے تہے تو ہم گزر گئے تھوڑے سے صف کے سامنے پھر اوترے اور گدہی کو چھوڑ دیا وہ چرتی رہی پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم کو کچھ نہ کہا عن الفضل بن عباس قال زار رسول الله صلى الله عليه وسلم عباسا في
بادية لنا ولنا كليبة وحمارة ترعى فصلى النبي صلى الله عليه وسلم العصر وهما بين يديه
فلم يزجرا ولم يؤخرا ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس کے ملاقات کو
آئے ایک جنگل میں جو ہم لوگوں کا تہا ہماری پاس ایک گدہی تھی اور ایک کتیا تھی گدہی چر رہی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نے عصر کی نماز پڑہی اور وہ دونوں آپ کے سامنے تہیں نہ ان کو ہنکایا یا ہٹایا نہیں عن ابن عباس تحدث أنه مر
بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم هو وغلام من بني هاشم على حمار بين يدي رسول الله
صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فنزلوا ودخلوا معه فصلوا ولم ينصرف فجاءت جاريتان
تسعيان من بني عبد المطلب فأخذتا بركبتيه ففرع بينهما ولم ينصرف ترجمہ عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے وہ اور ایک لڑکا بنی ہاشم میں سے گدہے پر سوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے اور آپ نماز
پڑہ رہے تھے پھر اوترے اور نماز میں شریک ہو گئے سب لوگ نماز پڑہا کیے اور آپ بھی پڑہا کیے اتنے میں دو لڑکیاں بنی عبد المطلب

اولاد میں سے دو تھے تو وہ دونوں آپ کے گھٹنوں سے لپٹ گئیں آپ نے ان دونوں کو جدا کر دیا اور نماز نہ توڑی اس سے معلوم ہوا کہ گدہی اور عورت کے سامنے نکل جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی **عن** عائشة قالت كنت بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فاذا اردت ان اقوم كرهت ان اقوم فامر بين يديه انسللت انسلالا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتی تھی اور آپ نماز پڑھا کرتے تھے تو جب میں اوٹھنا چاہتی تو مجھے برا معلوم ہوتا کہ اوٹھ کر آپ کے سامنے سے نکلوں میں آہستہ سے نکل جاتی

التشديد في المرور بين يدي المصلي وبين سترته سترے کے اور نمازی کے بیچ میں سے نکل جانے کی برائی

عن بسر بن سعيد ان زيد بن خالد ارسله الى ابي جهيم يسأله ماذا سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في المار بين يدي المصلي فقال ابو جهيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خيرا له من ان يمر بين يديه **ترجمہ** بسر بن سعید سے روایت ہے زید بن خالد نے ان کو ابو جہیم کے پاس بھیجا یہ پوچھنے کو کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے اوس شخص کے باب میں جو نمازی کے سامنے سے گزر جاوے ابو جہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نمازی کے سامنے سے گزر جاتا ہے اگر وہ جانے جو اوس پر عذاب ہوگا تو چالیس (دن یا برس) تک کھڑا رہنا اچھا سمجھے سامنے نکل جانے سے

عن ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان احدكم يصلي فلا يدع احدا يمر بين يديه فان ابى فليقاتله **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے نکلنے نہ دے اگر وہ نہ مانے تو اوس سے لڑے **ف** اسلیے کہ وہ شیطان ہے کیونکہ وہ فتنہ باوجود ممانعت کے خلاف شرع کرتا ہے

الرخصة في ذلك اس امر کی اجازت کا بیان

عن كثير عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف بالبيت سبعا ثم صلى ركعتين بحذائه في حاشية المقام وليس بينه وبين الطواف احد **ترجمہ** کثیر سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا پھر دو رکعتیں بیت اللہ کے سامنے مقام ابراہیم کے کنارے پڑھیں اور آپ کے اور طواف کے بیچ میں کوئی حائل نہ تھا یعنی لوگ طواف کرتے تھے اور سامنے سے گزر جاتے تھے اس حدیث سے بعضوں کا قول ہے کہ مسجد الحرام میں نمازی کے سامنے سے گزرنا منع نہیں ہے بوجہ عذر کے

الرخصة في الصلاة خلف النائم سوتے کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل وانا راقدة معترضة بينه وبين القبلة على فراشه فاذا اراد ان يوتر ايقظني فاوترت **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھا کرتے اور میں ان کے سامنے قبلے کی طرف لیٹی رہتی آپ کے بستر پر جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھ کو جگا دیتے

میں وتر پڑھ لیتی **النهي عن الصلوة الى القبر** قبر کی طرف نماز پڑھنے کی ممانعت **عن ابي مرثد**

الغنوي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصلوا الى القبور ولا تجلسوا عليها

ترجمہ ابو مرثد غنوی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نماز پڑھو قبروں کی طرف اور مت بیٹھو

قبروں پر **الصلوة الى ثوب** فيه تصاوير یعنی جس کپڑے میں تصویریں ہوں اوس پر نماز پڑھنا **عن**

عائشة قالت كان في بيتي ثوب فيه تصاوير فجعلته الى سهوة في البيت فكان رسول الله

صلى الله عليه وسلم يصلي اليه ثم قال يا عائشة اخريه عني فنزعته فجعلته

وسائد ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میری گھر میں ایک کپڑا تھا جس میں مورتیں تھیں میں نے اوسکو دیا

طاق میں رکھ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اودہر نماز پڑھا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا اے عائشہ ہٹا دے اسکو پہر میں نے

اوسکو اوتار کر اوس کے تکیے بنا ڈالے **المصلي يكون** بينه وبين الامام سترة نمازی اور امام

کے بیچ میں آڑ ہو تو کیا ہے **عن** عائشة قالت كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم حصير يبسطها

بالنهار ويحتجرها بالليل فيصلي فيها ففطن له الناس فصلوا بصلوته وبينه وبينهم الحصيرة

فقال اكلفوا من العمل ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا وان احب الاعمال الى الله

ادومه وان قل ثم ترك مصلاه ذلك فما عاد له حتى قبضه الله تعالى وكان اذا عمل عملا

اثبته ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک بوریا تھا آپ دن کو اوسکو بچھاتے اور رات

کو اوسکی آڑ کر لیتے اور نماز پڑھا کرتے لوگوں کو معلوم ہوا تو وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے اور اون کے اور آپکے درمیان بوریا

تھا آپ نے فرمایا اوتنا عمل کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ جل جلالہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا اور تم ہی تھک جاتے

ہو بیشک اللہ کو وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہو پہر آپ نے وہاں نماز پڑھنا چھوڑ دیا اور کبھی نہ پڑھی

یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اوٹھا لیا اور آپ جب کوئی کام کرتے تو استقلال اور مضبوطی سے کرتے (یہ نہیں کہ چند روز

کیا پہر چھوڑ دیا) **الصلوة في الثوب الواحد** ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان **عن ابي هريرة ان**

سائلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في الثوب الواحد فقال اولكلكم

ثوبان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ایک کپڑے میں (فقط

تہ بند) میں نماز درست ہے (اگرچہ چادر نہ ہو) آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں (اور نماز سب کو پڑھنا ہے

پھر ایک کپڑے میں بھی نماز درست ہوگی) **عن** عمر بن ابي سلمة انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم

يصلي في ثوب واحد في بيت ام سلمة واضعا طرفيه على عاتقيه ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر میں دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے اور اوس کے دونوں کنارے

آپ کے کندھے پر پڑے تھے **الصلوٰۃ فی قمیص واحد** فقط کرتے میں نماز پڑھنے کا بیان جب نیچا ہو اور ستر
کا ستر چھپا رہے عن سلمة بن الاكوع قال قلت يا رسول الله اني لاكون في الصيد وليس علي الا
القميص افاصلي فيه قال وازرره عليك ولو بشوكة ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میں شکار میں فقط کرتا پہنے ہوتا ہوں کیا اسی طرح نماز پڑھ لوں آپنے فرمایا پڑھ لے اور اوس میں تکمہ
لگا لے اگرچہ ایک کانٹے کا ہو (تاکہ ستر نہ کھلے) **الصلوٰۃ فی الازار** تہبند میں نماز پڑھنا عن سهل بن سعد
قال كان رجال يصلون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عاقدين ازرهم كهيئة الصبيان
فقيل للنساء لا ترفعن رءوسكن حتى يستوي الرجال جلوسا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کچھ لوگ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں پڑھا کرتے تھے تہبند باندھے ہوئے لڑکوں کی طرح (یعنی جب سجدہ میں جاتے تو پیچھے سے انکا
ستر نظر آتا) تو حکم ہوا عورتوں کو کہ سر نہ اوٹھاویں (سجدہ سے) جب تک مرد سیدھے نہ کھڑے ہو جاویں عن عمرو بن سلمة
قال لما رجع قومي من عند النبي صلى الله عليه وسلم قالوا انه قال ليؤمكم اكثركم قراءة
للقرآن قال فدعوني فعلموني الركوع والسجود فكنت اصلي بهم وكانت علي بردة مفتوقة
فكانوا يقولون لابي الا تغطي عنا است ابنك ترجمہ عمرو بن سلمہ سے روایت ہے جب میری قوم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ کے پاس سے لوٹ کر آئی اونہوں نے کہا آپنے فرمایا ہے تمہاری امامت کرے وہ شخص جو قرآن زیادہ جانتا ہو لوگوں نے مجھے بلایا
(کیونکہ مجھکو قرآن سب سے زیادہ یاد تھا) اور رکوع سجدہ سکھلایا میں نماز پڑھایا کرتا تھا اوس وقت میرے بدن پر ایک پھٹی چادر
تھی لوگ میرے باپ سے کہا کرتے تم اپنے بیٹے کا ستر ہم سے نہیں چھپاتے **صلوٰۃ الرجل فی ثوب بعضه**
علی امرأته ایک کپڑا کچھ نمازی کے بدن پر ہو اور کچھ اوس کی عورت پر عن عائشة قالت كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلي بالليل وانا الى جنبه وانا حائض وعلي مرط بعضه على رسول الله
صلى الله عليه وسلم ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے
اور میں آپ کے بازو پر حیض کی حالت میں اور ایک چادر مجھ پر ہوتی جس میں سے کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہوتی
صلوٰۃ الرجل فی الثوب الواحد ليس على عاتقه منه شيء ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنا جب کاندھوں
پر کچھ نہ ہو مکروہ ہے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلين احدكم
في الثوب الواحد ليس على عاتقه منه شيء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نماز نہ پڑھے کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں جب اوس کے کاندھے پر کچھ نہ ہو **الصلوٰۃ فی الحریر** ریشمی کپڑے میں نماز پڑھنا عن
عقبة بن عامر قال اهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فروج حرير فلبسه ثم صلى فيه
ثم انصرف فنزعه نزعا شديدا كالكاره له ثم قال لا ينبغي هذا للمتقين ترجمہ عقبہ بن عامر سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے حریر (یعنی ریشمی کپڑے) کی ایک قبا تحفہ بھیجا آپ نے اوسکو پہنکر نماز پڑہی پہر جب نماز سے فارغ ہوئے تو زور سے اوسکو اوتار کر پھینکا جیسے کوئی برا جانتا ہے پہر فرمایا اسکا پہننا پرہیزگارون کو نہین چاہیے (کیونکہ یہ لباس عورتون کا ہے یا اون مردون کا جو عورتون کیطرح بناؤ سنگار مین مصروف اور خدا سے غافل رہتے ہین)

الرُّخْصَةُ فِي الصَّلوٰةِ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ جس چادر مین نقش ونگار بنے ہون (یعنی بیل بوٹے) اوسکو اوڑہ کر نماز پڑہنا درست ہے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ ثُمَّ قَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ایک چادر مین جسمین بیل بوٹے تھے پہر (نماز پڑھ کر) فرمایا باز رکہا مجھکو ان بوٹون نے (نماز مین دل لگنے سے) لیجاؤ یہ ابوجہم پاس اور لے آؤ اس کے بیل بوٹے نہین) کمبل اونکا

الصَّلوٰةُ فِي الثِّيَابِ الْحُمْرِ لال کپڑے پہنکر نماز پڑہنا

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ فَرَكَزَ عَنَزَةً فَصَلَّى إِلَيْهَا يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لال جوڑا پہنکر نکلے اور ایک برچھی سامنے گاڑدی پہر نماز پڑہی اور اوس برچھی کے اوس پار سے کتا اور گدہا نکلتا تہا اور عورت بہی نکلتی تہی

الصَّلوٰةُ فِي الشِّعَارِ اوس کپڑے مین نماز پڑہنا جو بدن سے لگا رہتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو الْقَاسِمِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ وَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ مَعِي فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون ایک کپڑا اوڑہ کر سوتے اور مین حائضہ ہوتی اگر آپکے کپڑے مین میری طرف سے کچھ لگ جاتا تو آپ اوتنا ہی مقام (جہان لگ جاتا) دہو ڈالتے اوس سے زیادہ نہ دہوتے پہر نماز پڑہتے اوس مین پہر اگر میری پاس لیٹتے اگر کچھ لگ جاتا تو اوتنا ہی مقام دہو ڈالتے اوس سے زیادہ نہ دہوتے

الصَّلوٰةُ فِي الْخُفَّيْنِ موزے پہنے ہوئے نماز پڑہنا

عَنْ هَمَّامٍ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرًا بَالَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا ترجمہ ہمام سے روایت ہے مین نے جریر کو دیکہا اونہون نے پیشاب کیا پہر پانی منگوایا اور وضو کیا اور موزون پر مسح کیا پہر کہڑے ہوئے اور نماز پڑہی کسی نے اونسے پوچہا (کہ تم نے موزون سے نماز پڑہی) اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکہا

الصَّلوٰةُ فِي النَّعْلَيْنِ جوتے پہنکر نماز پڑہنا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ الْبَصْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ ترجمہ سعید بن یزید سے روایت ہے مین نے انس بن مالک سے پوچہا

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتی پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں **أين يضع الإمام نعليه إذا**
صلى بالناس جب امام نماز پڑھاوے تو اپنے جوتے کہاں رکھے **عن عبد الله بن السائب أن رسول الله صلى الله**
عليه وسلم صلى يوم الفتح فوضع نعليه عن يساره **ترجمہ** عبد اللہ بن سائب سے روایت ہے جس دن مکہ فتح
ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو جوتیاں اپنی بائیں طرف رکھیں

كتاب الإمامة

کتاب امامت کے بیان میں **إمامة أهل العلم والفضل** علم اور بزرگی والے لوگوں کو امامت کرنا چاہیے **عن**
عبد الله قال لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت الأنصار منا أمير ومنكم
أمير فأتاهم عمر فقال ألستم تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أمر أبا بكر
أن يصلي بالناس فأيكم تطيب نفسه أن يتقدم أبا بكر قالوا نعوذ بالله أن نتقدم
أبا بكر **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو انصار نے کہا ایک امیر
ہم لوگوں میں سے ہونا چاہیے اور ایک امیر تم میں سے (یعنی مہاجرین میں سے) تو عمر رض ان کے پاس آئے اور کہا کیا تم
نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تھا ابو بکر رض کو نماز پڑھانے کا پھر تم میں سے کس کا جی خوش ہوگا ابو بکر سے
آگے بڑھنے پر انصار نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی ابو بکر سے آگے بڑھنے پر **ف** بعد اس کے انصار بھی راضی ہو گئے ابو بکر
صدیق کی امامت پر اور خلافت ان کی باجماع مہاجرین و انصار منعقد ہوئی اگرچہ اس حدیث میں ذکر ہے امامت کبری یعنی
خلافت کا مگر امامت صغری یعنی نماز کی امامت وہ بھی فرع ہے امامت کبری کی نماز یوں کہ چاہیے کہ اپنے میں جو شخص زیادہ علم اور
فضیلت رکھتا ہو اس کو پیش نماز بناویں **الصلوة مع أئمة الجور** ظالم حاکموں کے پیچھے نماز پڑھنا **عن أبي العالية**
البراء قال أخر زياد الصلاة فأتاني ابن صامت فألقيت له كرسيا فجلس عليه فذكرت له
صنع زياد فعض على شفتيه وضرب على فخذي وقال إني سألت أبا ذر كما سألتني فضرب
فخذي كما ضربت فخذك وقال إني سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما سألتني فضرب
فخذي كما ضربت فخذك فقال عليه الصلاة والسلام صل الصلاة لوقتها فإن أدركت
معهم فصل ولا تقل إني صليت فلا أصلي **ترجمہ** ابو العالیہ سے جن کا نام براء ہے روایت ہے کہ زیاد نے (جو حاکم
تھے) ایک روز نماز میں دیر کی تو ابن صامت میرے پاس آئے میں نے ان کو کرسی دی وہ اس پر بیٹھے پھر میں نے ان سے زیاد کا
حال بیان کیا (کہ وہ نماز میں دیر کرتا ہے) انہوں نے انگلی دانتوں کے تلے رکھی اور میری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے ابو ذر
سے یہ بات پوچھی جیسے تم نے مجھ سے پوچھی انہوں نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس بات کو پوچھا جیسے تو نے مجھ سے پوچھا آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا آپ نے فرمایا تو اپنی نماز وقت
پر پڑھ لیا کر (یعنی اول وقت) پھر اگر ان کے ساتھ ہو اور نماز کھڑی ہو تو پھر پڑھ لے وہ نفل ہو جاوے گی) اور یہ نہ کہہ کہ میں پڑھ چکا

چکا ہیں شہونگا اس لیے کہ وہ ظالم حاکم تجھے ایذا نہ پہنچاوین ۔ **عن** زر عن عبد الله قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لعلكم ستدركون أقواما يصلون الصلوة لغير وقتها فإن أدركتموهم
فصلوا الصلوة لوقتها وصلوا معهم واجعلوها سبحة **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بیشک ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو نماز کو اوسکے وقت پر ادا نہ کرینگے پھر اگر تم ایسے لوگوں کو
پاؤ تو نماز اپنے وقت پر پڑھو اور ان کے ساتھ بھی پڑھو اور اوسکو نفل کر دو **من احق بالامامة** امامت کا زیادہ
مستحق کون ہے **عن** ابی مسعود الانصاری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤم
القوم أقرؤهم لكتاب الله فإن كانوا في القراءة سواء فأقدمهم في الهجرة فإن كانوا
في الهجرة سواء فأعلمهم بالسنة فإن كانوا في السنة سواء فأقدمهم سنا ولا يؤم
الرجل في سلطانه ولا تقعد على تكرمته إلا أن يأذن لك **ترجمہ** ابو مسعود انصاری سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امامت کرے لوگوں کی وہ شخص جو سب سے بہتر کلام اللہ کو پڑھتا ہو اگر کلام اللہ کے پڑھنے
مین برابر ہوں تو جس نے پہلی ہجرت کی ہو وہ امامت کرے اگر ہجرت مین بھی برابر ہوں تو جو شخص سنت کو یعنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو زیادہ جانتا ہو وہ امامت کرے اگر اسمین بھی برابر ہوں تو جس شخص کا سن زیادہ ہو وہ
امامت کرے اور کسی شخص کو نہیں چاہیے کہ وہ دوسرے کی امامت کی جگہہ مین جاکر امامت کرے یا اوس کی عزت کی جگہہ جاکر
بیٹھ جاوے مگر اوسکی اجازت سے **تقدیم ذوی السن** جسکی عمر زیادہ ہو اوسکو امامت کرنا چاہیے **عن**
مالك بن الحويرث قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا وابن عم لي وقال مرة أنا
وصاحب لي فقال إذا سافرتما فأذنا وأقيما وليؤمكما أكبركما **ترجمہ** مالک بن الحویرث
سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتھ میرے چچا کا بیٹا تھا اور کبھی یہ کہا کہ میرا ایک ساتھی تھا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو اور امامت تم دونوں مین وہ کرے جو عمر مین
بڑا ہو **اجتماع القوم في موضع هم فيه سواء** جب چند لوگ برابر کے جمع ہوں تو کون امامت کرے **عن**
أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا كانوا ثلاثة فليؤمهم أحدهم وأحقهم
بالإمامة أقرؤهم **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی اکٹھے ہوں تو ایک
امام ہو جاوے اور سب سے زیادہ حقدار امامت کا وہ ہے جو کلام اللہ زیادہ پڑھا ہوا یا اچھا پڑھتا ہو **اجتماع القوم**
وفيهم الوالي جب چند آدمی جمع ہوں اور اون مین وہ شخص بھی ہو جو سب کا حاکم ہو **عن** ابي مسعود قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤم الرجل في سلطانه ولا يجلس على تكرمته إلا بإذنه
ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ امامت کرے دوسرے کی حکومت مین اور نہ بیٹھے اوسکے عزت کے

جگہہ پر اگر اوس کے اجازت سی **إذا تقدم** الرجل من الرعية ثم جاء الوالي هل يتأخر جب رعیت مین سے کوئی شخص نماز پڑہاتا ہو پہر حاکم آجاوے تو کیا پیچھے چلا آوے (یعنی امامت چہوڑکر مقتدیون مین شامل ہوجاوے) یا امامت کرتا رہے

عن سهل بن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بلغه أن بني عمرو بن عوف كان بينهم شيء فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلح بينهم في أناس معه فحبس رسول الله صلى الله عليه وسلم فحانت الأولى فجاء بلال إلى أبي بكر فقال يا أبا بكر إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد حبس وقد حانت الصلوة فهل لك أن تؤم الناس قال نعم إن شئت فأقام بلال وتقدم أبو بكر فكبر بالناس وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي في الصفوف حتى قام في الصف وأخذ الناس في التصفيق وكان أبو بكر لا يلتفت في صلوته فلما أكثر الناس التفت فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشار إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمره أن يصلي فرفع أبو بكر يديه فحمد الله عز وجل ورجع القهقرى وراءه حتى قام في الصف فتقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس فلما فرغ أقبل على الناس فقال يا أيها الناس ما لكم حين نابكم شيء في الصلوة أخذتم في التصفيق إنما التصفيق للنساء من نابه شيء في صلوته فليقل سبحان الله فإنه لا يسمعه أحد حين يقول سبحان الله إلا التفت يا أبا بكر ما منعك أن تصلي للناس حين أشرت إليك قال أبو بكر ما كان ينبغي لابن أبي قحافة أن يصلي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم

ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ بنی عمرو بن عوف آپس مین لڑے ہین تو آپ تشریف لے گئے اونہین صلح کرانیکو اور کئی آدمی آپکے ساتھہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان روک لیے گئے (یعنی آپ کو دیر ہوگئی) اور ظہر کا وقت آگیا تو بلال ابوبکر صدیق رض پاس آئے اور کہا ای ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیر ہو گئے اور نماز کا وقت آگیا تم نماز پڑہا سکتے ہو ابوبکر نے کہا ہان اگر تم چاہو بلال نے تکبیر کہی اور ابوبکر آگے بڑہے لوگون نے بہی تکبیر کہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے صفون کے اندر آپ چلے آتے تہے یہانتک کہ صف مین کہڑے ہوگئے (اور آپنے قصد کیا کہ نماز مین شریک ہوجاوین ابوبکر صدیق کے پیچہے) لوگون نے دستک دینا شروع کی لیکن ابوبکر نماز مین کسی طرف خیال نہین کرتے تہے جب بہت دستکین دین تو اونہون نے دیکہا تو معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین آپنے اونکو اشارہ کیا کہ نماز پڑہاؤ اوسوقت ابوبکر نے اپنے دونون ہاتہہ اوٹہائے اور اللہ جل جلالہ کا شکر کیا (اس بات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو امامت کے لائق سمجہا) پہر اولٹے پاؤن پیچہے چلے آئے یہانتک کہ صف مین لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑہے آپنے نماز پڑہائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگون کیطرف مخاطب ہوئے اور فرمایا ای لوگو تمہارا کیا حال ہے جب تم کو کوئی حادثہ پیش آتا ہے

نماز مین تو دستک دینی لگتی ہو دستک تو عورتون کے لیے ہے اب جب کوئی حادثہ پیش آوے تو سبحان اللہ کہا کرو کیونکہ جب کوئی
سبحان اللہ سنیگا او دہر خیال کریگا پہر ابوبکر صدیق رضی سے فرمایا تم نے نماز کیون نہ پڑہائی جب مین نے تم کو اشارہ کیا تھا
انھون نے کہا ابو قحافہ کے بیٹے کو لائق نہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑہا دے ف ابو قحافہ ابوبکر صدیق
کے باپ کا نام تہا ابوبکر نے تواضع سے اپنا نام بہی نہ لیا اور ابو قحافہ کا بیٹا کہا اس حدیث سے ابوبکر صدیق رض کا درجہ اور
اونکا سچا خلوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے **صلوٰۃ الامام خلف رجل من رعیتہ**
امام اپنی رعیت مین سے کسی کے پیچھے نماز پڑہے تو درست ہے **عن** عائشۃ ان ابا بکر صلی للناس و رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی الصف **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے نماز پڑہائی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صف مین تہے **امامۃ الزائر** جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو جاوے تو بدون اون کی اجازت کے
اون کی امامت نہ کرے **عن** مالک بن الحویرث قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
زار احدکم قوما فلا یصلین بھم **ترجمہ** مالک بن الحویرث سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تہے جب تم مین سے کوئی شخص کسی قوم سے ملنے کو جاوے تو نماز نہ پڑہاوے **امامۃ الاعمیٰ** اندہے کو امامت
کرنا درست ہے **عن** محمود بن الربیع ان عتبان بن مالک کان یوم قومہ وھو اعمی وانہ قال لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا تکون الظلمۃ والمطر والسیل وانا رجل ضریر البصر فصل
یا رسول اللہ فی بیتی مکانا اتخذہ مصلی فجاءہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال این تحب
ان اصلی فاشار الی مکان من البیت فصلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** محمود بن
الربیع سے روایت ہے عتبان بن مالک اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تہے اور وہ اندہے تہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کبھی اندہیرا ہوتا ہے اور مینہ برستا ہے اور نالے چلتے ہین مین اندہا آدمی ہون تو آپ میرے گہر
مین کسی جگہہ نماز پڑہ دیجیے مین وہین نماز پڑہا کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہان تم چاہتے ہو مین
نماز پڑہون انہون نے کہا گہر مین ایک جگہہ بتلائی آپ نے اوس جگہہ نماز پڑہی **امامۃ الغلام قبل ان یحتلم**
لڑکا نابالغ امامت کرسکتا ہے **عن** عمرو بن سلمۃ الجرمی قال کان یمر علینا الرکبان فنتعلم منھم
القرآن فاتی ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لیومکم اکثرکم قرآنا فجاء ابی فقال ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیؤمکم اکثرکم قرآنا فنظروا فکنت اکثرھم قرآنا
فکنت اومھم وانا ابن ثمان سنین **ترجمہ** عمرو بن سلمہ جرمی سے روایت ہے ہمپر سوار گذرا کرتے تہے ہم اون سے
قرآن سیکہا کرتے تہے تو میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپ نے فرمایا تمہاری امامت کرے وہ شخص جو قرآن
زیادہ جانتا ہو جب میرے باپ لوٹ کر آئے تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے امامت وہ شخص کرے جسکو قرآن

زیادہ یاد ہو پھر لوگوں نے دیکھا تو سب سے زیادہ مجھ کو قرآن یاد نکلا میں ان کے امام بنا اور اوس وقت میری عمر آٹھ برس کی تھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امامت نابالغ کی جائز ہے جب صاحب علم ہو اور شافعی اور یہی قول ہے اہل حدیث کا مگر فقہا نے فرض نماز میں نابالغ کی امامت کو ناجائز کہا ہے اور نفل میں بعض نے جائز کہا ہے

قیام الناس إذا رأوا الإمام

جب امام باہر نکلے نماز کے لیے اوس وقت لوگ کھڑے ہوں **عن** أبي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا نودي للصلوة فلا تقوموا حتى تروني ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے مت ہو جب تک مجھ کو نہ دیکھو

الإمام تعرض له الحاجة بعد الإقامة

اگر تکبیر ہونے کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آوے **عن** أنس قال أقيمت الصلوة ورسول الله صلى الله عليه وسلم نجي لرجل فما قام إلى الصلوة حتى نام القوم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز کی تکبیر ہوئی آپ ایک شخص سے کان میں باتیں کر رہے تھے پھر نہیں کھڑے ہوئے آپ نماز میں یہاں تک کہ بعض لوگ سو گئے یعنی اونگھنے لگے اتنی اپنے دیر کی

الإمام يذكر بعد قيامه في مصلاه أنه على غير طهارة

جب امام اپنی جگہ میں نماز پڑھانے کو کھڑا ہو جاوے پھر اوسکو معلوم ہو کہ وضو نہیں ہے **عن** أبي هريرة قال أقيمت الصلوة فصف الناس صفوفهم وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا قام في مصلاه ذكر أنه لم يغتسل فقال للناس مكانكم ثم رجع إلى بيته فخرج علينا ينطف رأسه فاغتسل ونحن صفوف ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے نماز کی تکبیر ہوئی لوگوں نے صفیں باندھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے جب اپنی جگہ میں اگر کھڑے ہوئے اوس وقت آپ کو یاد آیا کہ غسل نہیں کیا ہے آپ نے لوگوں سے فرمایا یہیں ٹھہرے رہو پھر آپ اپنے گھر میں گئے اور باہر نکلے سر آپ کے پانی ٹپک رہا تھا تو آپ نے غسل کیا جب ہم صفیں باندھے ہوئے تھے

استخلاف الإمام إذا غاب

جب امام کہیں جانے لگے تو کسی کو اپنا خلیفہ کر جاوے **عن** سهل بن سعد قال كان قتال بين بني عمرو بن عوف فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فصلى الظهر ثم أتاهم يصلح بينهم ثم قال لبلال يا بلال إذا حضر العصر ولم آت فمر أبا بكر فليصل بالناس فلما حضرت أذن بلال ثم أقام فقال لأبي بكر تقدم فتقدم أبو بكر فدخل في الصلوة ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يشق الناس حتى قام خلف أبي بكر وصفح القوم وكان أبو بكر إذا دخل في الصلوة لم يلتفت فلما رأى أبو بكر التصفيح لا يمسك عنه التفت فأومأ إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده فحمد الله عز وجل على قول رسول الله صلى الله عليه وسلم له امضه ثم مشى أبو بكر القهقرى على عقبيه فتأخر فلما رأى ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم تقدم فصلى بالناس فلما قضى

صلوته قال یا ابا بکر ما منعک اذ اومأت الیک ان لا تکون مضیت فقال لم یکن لابن ابی
قحافة ان یتقدم بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال للناس اذا نابکم شیء فلیسبح الرجال
ولیصفق النساء ۔ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ بنی عمرو بن عوف میں کچھ لڑائی ہوئی یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہنچی آپ ظہر پڑھ کر ان کے پاس گئے صلح کرنے کو اور بلال سے فرمایا اے بلال جب عصر کا وقت آوے اور میں نہ
آؤں تو ابوبکر سے کہنا وہ نماز پڑھا دیں جب عصر کا وقت آیا بلال نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ابوبکر سے کہا آگے بڑھو (نماز
پڑھانے کے لیے) ابوبکر آگے بڑھے اور نماز شروع کر دی جب نماز شروع کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے اور لوگ ان سے آگے بڑھ کر ابوبکر کے پیچھے کھڑے ہوئے لوگوں نے دستک دینا شروع کی ابوبکر کا یہ قاعدہ تھا کہ جب وے
نماز میں ہوتے تو کسی طرف دھیان نہ کرتے مگر جب بہت دستک سنی دیکھا کہ برابر دستکیں ہو رہی ہیں کسی طرح نہیں تھمتی تو ادھر
دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا (کہ اپنی جگہ پر رہو اور نماز پڑھاؤ) ابوبکر نے اللہ جل جلالہ کا
شکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فرمانے پر کہ نماز پڑھاؤ پھر الٹے پاؤں پیچھے آگئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو آپ آگے
بڑھے اور نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا اے ابوبکر جب میں نے تم کو اشارہ کیا تو تم اپنی جگہ پر نماز کیوں نہیں پڑھاتے رہے ابوبکر نے کہا ابو قحافہ
کے بیٹے کی یہ مجال نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا جب تم کو نماز میں کوئی حادثہ پیش آوے تو مرد سبحان اللہ کہیں
اور عورتیں دستک دیں ۔

الایتمام بالامام امام کی پیروی کرنا چاہیے

عن انس ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم سقط من فرس علی شقه الایمن فدخلوا علیه یعودونه فحضرت الصلوة فلما
قضی الصلوة قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا سجد
فاسجدوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولک الحمد ۔ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم گھوڑے پر سے گرے داہنی کروٹ پر تو صحابہ آپ کی عیادت کو گئے نماز کا وقت آگیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا
امام اسی لیے ہے کہ اوس کی پیروی کیجاوے جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سمع اللہ
لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو ۔

الایتمام بمن یأتم بالامام جو شخص امام کی پیروی کرتا ہو اوس کی اور لوگ
پیروی کریں

عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی الله علیه وسلم رای فی اصحابه تاخرا فقال
تقدموا فائتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم ولا یزال قوم یتأخرون حتی یؤخرهم الله عز وجل
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ وہ پیچھے کھڑے ہوتے ہیں (اول صف
میں خیر رکھنے نہیں آتے) آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد جو لوگ ہیں وہ تمہاری پیروی کریں اور ہمیشہ
لوگ ایسے ہیں جو پیچھے رہا کریں گے یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ بھی ان کو پیچھے ڈال دیگا (یعنی قیامت میں جب لوگ جنت میں جاویں گے
تو وہ سب کے پیچھے پڑے رہیں گے ۔

عن عائشة انها قالت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر ابا بکر ان یصلی

بِالنَّاسِ قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّى قَاعِدًا وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو حکم دیا نماز پڑھانے کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے سامنے تھے اور بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے سب لوگ ابوبکر کے پیچھے تھے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُنَا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور ابوبکر آپ کے پیچھے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو ابوبکر بھی تکبیر کہتے ہم کو سنانے کے لیے (تو ہم ابوبکر کی پیروی کرتے اور ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی)

مَوْقِفُ الْإِمَامِ إِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً وَالْاِخْتِلَافُ فِيْ ذٰلِكَ

باب جب تین آدمی ہوں تو بعضوں کے نزدیک امام بیچ میں کھڑا ہو اور ایک مقتدی کو داہنی طرف کرے ایک کو بائیں طرف اور بعضوں کے نزدیک امام آگے بڑھ جاوے اور دونوں مقتدی ملکر اوسکے پیچھے کھڑے ہوں

عَنْ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ نِصْفَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ أُمَرَاءُ يَشْتَغِلُوْنَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلُّوْا لِوَقْتِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ **ترجمہ** اسود اور علقمہ سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود پاس دوپہر کو گئے انہوں نے کہا قریب ہے وہ زمانہ جب ایسے لوگ نماز کے وقت اور کاموں میں مشغول ہوں گے تو تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لینا پھر عبد اللہ بن مسعود کھڑے ہوئے اور علقمہ اور اسود کے بیچ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی بعد اوس کے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے

عَنْ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لِيْ أَبُوْ بَكْرٍ يَا مَسْعُوْدُ ائْتِ أَبَا تَمِيْمٍ يَعْنِيْ مَوْلَاهُ فَقُلْ لَهُ يَحْمِلُنَا عَلٰى بَعِيْرٍ وَيَبْعَثُ إِلَيْنَا بِزَادٍ وَدَلِيْلٍ يَدُلُّنَا فَجِئْتُ إِلٰى مَوْلَايَ فَأَخْبَرْتُهُ فَبَعَثَ مَعِيْ بِبَعِيْرٍ وَوَطْبٍ مِنْ لَبَنٍ فَجَعَلْتُ أُخْفِيْهِمْ فِيْ أَخْفَاءِ الطَّرِيْقِ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَقَامَ أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَمِيْنِهِ وَقَدْ عَرَفْتُ الْإِسْلَامَ وَأَنَا مَعَهُمَا فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُمَا فَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدْرِ أَبِيْ بَكْرٍ فَقُمْنَا خَلْفَهُ **ترجمہ** مسعود سے روایت ہے میرے سامنے سے ابوبکر نکلے کہا تم اپنی مالک ابو تمیم پاس جاؤ اور اون سے کہو ہمیں ایک اونٹ دے سواری کو اور توشہ دے اور ایک شخص راہ بتلانے والا دیوے (جو ہم کو مدینہ کی راہ بتلا دے) میں اپنی مالک پاس آیا اور اون سے کہا انہوں نے میرے ساتھ ایک اونٹ اور ایک کپہ دودھ کا کر دیا پھر میں اون کو لیچلا پوشیدہ رستوں میں (تا کافروں کو پتا نہ ملے) اور نماز کا وقت آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور ابوبکر صدیق رض آپ کی داہنی طرف کھڑے ہوئے اوس زمانے میں میں دین اسلام کو جان چکا تھا اور آپکے ساتھ تھا اس وجہ سے میں بھی آیا اور دونوں کے پیچھے کھڑا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق کے سینے پر ہاتھ مارا (وہ پیچھے چلے آئے) پھر ہم دونوں آپکے پیچھے کھڑے ہوتے

اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً وَّامْرَأَةً جب امام سمیت تین مرد ہون اور ایک عورت ہو تو کیونکر کھڑے ہون **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ قَدْ صَنَعَتْهُ لَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ بِكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہو اون کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا کہانا کہلانے کے لیے جسکو انہون نے تیار کیا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانا کہایا پہر فرمایا کہڑے ہو مین تم کو نماز پڑہا دون انس نے کہا مین اوٹہا اور ایک بوریا جو بچہاتے بچہاتے کالا ہوگیا تہا اوسکو پانی سے دہویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور مین اور یتیم آپ کے پیچہے تہے اور بڑہیا (یعنی ملیکہ) ہمارے پیچہے تہی آپ نے دو رکعتین پڑہین پہر سلام پہیرا

اِذَا كَانُوْا رَجُلَيْنِ وَّامْرَأَتَيْنِ جب دو مرد اور دو عورتین ہون کیسے صف باندہین **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَاُمِّيْ وَالْيَتِيْمُ وَاُمُّ حَرَامٍ خَالَتِيْ فَقَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ بِكُمْ قَالَ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ قَالَ فَصَلّٰى بِنَا **ترجمہ** انس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گہر مین تشریف لائے اوسوقت کوئی نہ تہا مگر مین اور میری ماں اور یتیم لڑکا اور ام حرام میری خالہ آپنے فرمایا کہڑے ہو مین تمہارے ساتہہ نماز پڑہونگا اوسوقت نماز کا وقت نہ تہا پہر آپنے نماز پڑہائی (یعنے نفل نماز برکت کے لیے) **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّهٗ كَانَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّهٗ وَخَالَتُهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اَنَسًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاُمَّهٗ وَخَالَتَهٗ خَلْفَهُمَا **ترجمہ** انس سے روایت ہو وہ تہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انس کے ماں اور خالہ تو آپنے انس کو اپنی داہنی طرف کہڑا کیا اور ماں اور خالہ کو اون کے پیچہے کہڑا کیا **ف** ان حدیثون سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ نفل نماز جماعت سے پڑہنا درست ہے اگرچہ دن کو ہو

مَوْقِفُ الْاِمَامِ اِذَا كَانَ مَعَهٗ صَبِيٌّ وَّامْرَأَةٌ جب ایک لڑکا اور ایک عورت ہو تو امام کہان کہڑا ہو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّيْ مَعَنَا وَاَنَا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّيْ مَعَهٗ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہو مین نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین اور عائشہ ہمارے پیچہے تہین تو آپ نے نماز پڑہی مین بہی آپکے پہلو مین تہا آپکے ساتہہ نماز پڑہتا جاتا تہا **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِامْرَأَةٍ مِّنْ اَهْلِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْمَرْأَةُ خَلْفَنَا **ترجمہ** انس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتہہ نماز پڑہی اور ہمارے گہر کی ایک عورت اور تہی آپنے مجہے داہنی طرف کہڑا کیا اور عورت کو پیچہے کہڑا کیا

مَوْقِفُ الْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ صَبِيٌّ جب ایک لڑکا امام کے ساتہہ ہو تو امام کہان کہڑا ہو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ

خالتي ميمونة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل فقمت عن شماله فقال بي
هكذا فأخذ برأسي فأقامني عن يمينه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں رات کو بیچ گھر میمونہ کے
رہا جو بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو اٹھے میں بھی اٹھا اور بائیں
طرف آپ کے کھڑا ہوا آپ نے میرا سر پکڑ کے مجھے اپنی داہنی طرف کھڑا کیا

مَن يَلِي الإمام ثم الذي يليه امام سے کون لوگ نزدیک ہیں

عن أبي مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح مناكبنا
في الصلوة ويقول لا تختلفوا فتختلف قلوبكم ليليني منكم أولو الأحلام والنهى ثم الذين
يلونهم ثم الذين يلونهم قال أبو مسعود فأنتم اليوم أشد اختلافا ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے نماز میں اور فرماتے تھے آگے پیچھے مت ہو تو نہیں تمہاری دلوں
میں پھوٹ ہو جاوے گی اور میرے نزدیک (یعنی اول صف میں) وہ لوگ رہیں جو عقل والے ہیں (یعنی ہوشیار لوگ یا
بڑی عمر کے) پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں ابو مسعود نے کہا آجکل تو تم میں بہت اختلاف ہے عن قيس بن
عباد قال بينا أنا في المسجد في الصف المقدم فجبذني رجل من خلفي جبذة فنحاني وقام
مقامي فوالله ما عقلت صلوتي فلما انصرف فإذا هو أبي بن كعب فقال يا فتى لا يسوءك
الله إن هذا عهد من النبي صلى الله عليه وسلم إلينا أن نليه ثم استقبل القبلة فقال
هلك أهل العقد ورب الكعبة ثلثا ثم قال والله ما عليهم آسى ولكن آسى على من أضلوا
قلت يا أبا يعقوب ما تعني بأهل العقد قال الأمراء ترجمہ قیس بن عباد سے روایت ہے میں مسجد میں
تھا پہلے صف میں اتنے میں ایک شخص نے مجھے پیچھے سے پکڑ کر کھینچا اور آپ میری جگہ کھڑا ہو گیا سو قسم خدا کی مجھے نماز کا
خیال ہی نہ رہا (یعنی اسقدر غصہ مجھکو آیا کہ میں نماز کو بھول گیا) جب نماز سے فراغت ہوئی تو معلوم ہوا وہ ابی بن کعب تھے
انہوں نے کہا اے جوان اللہ تم کو رنج نہ دے یہ وصیت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم لوگوں کو کہ ہم آپ کے نزدیک
رہیں پھر انہوں نے قبلہ کیطرف منہ کیا اور کہا مر گئے اہل عقد (سردار) قسم ہے کعبہ کے پروردگار کی (یعنی وہ سردار جو نماز
کا اہتمام کرتے تھے اور صفوں کا خیال رکھتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ) یہ تین بار کہا پھر
کہا قسم خدا کی میں ان پر رنج نہیں کرتا ہوں لیکن رنج کرتا ہوں ان پر جنہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا میں نے کہا اے ابو یعقوب اہل عقد
سے کون لوگ مراد ہیں انہوں نے کہا سردار اور امیر

إقامة الصفوف قبل خروج الإمام امام کے باہر آنے سے پہلے صفوں کا قائم ہو جانا

عن أبي هريرة يقول أقيمت الصلوة فقمنا فعدلت الصفوف
قبل أن يخرج إلينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى إذا قام في مصلاه قبل أن يكبر فانصرف فقال لنا مكانكم فلم نزل قياما ننتظره

حَتّٰی خَرَجَ اِلَیْنَا قَدِ اغْتَسَلَ یَنْطِفُ رَاْسُہٗ مَاءً فَکَبَّرَ وَصَلّٰی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے نماز کی تکبیر ہوئی
ہم لوگ کہڑے ہوئے اور صفیں جم گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لانے سے پہلے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لائے جب اپنے مقام پر کہڑے ہوئے تو تکبیر نہ کہی اور لوٹے لوگوں سے فرمایا تم اپنی جگہ پر رہو ہم لوگ کہڑے کہڑے انکا
انتظار کرتے رہے یہانتک کہ آپ باہر نکلے غسل کر کے آپکے سر سے پانی ٹپک رہا تہا پہر تکبیر کہی اور نماز پڑہی

کَیْفَ یَقُوْمُ الْاِمَامُ الصُّفُوْفَ کیونکر امام صفیں جوڑے عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَوِّمُ الصُّفُوْفَ کَمَا تُقَوَّمُ الْقِدَاحُ فَاَبْصَرَ رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُہٗ مِنَ الصَّفِّ
فَلَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَتُقِیْمُنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ وُجُوْہِکُمْ
ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفونکو ایسا برابر کرتے جیسے تیر برابر کئے جاتے ہیں (گویا
تیر دوسرے تیر کے برابر رہتا ہے۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ صفونکو آپ ایسا برابر کرتے کہ تیر انکو اون سے برابر کرسکیں اور یہ
ہے صف کی درستی میں) آپ نے ایک شخص کو دیکہا جو اپنا سینہ صف سے باہر نکالے ہوئے تہا منع دیکہا آپ نے فرمایا تم اپنی صفوں
کو برابر کرو نہیں تو اللہ خلاف ڈالیگا تمہارے بیچ میں عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَتَخَلَّلُ الصُّفُوْفَ مِنْ نَاحِیَۃٍ اِلٰی نَاحِیَۃٍ یَمْسَحُ مَنَاکِبَنَا وَصُدُوْرَنَا وَیَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ
قُلُوْبُکُمْ وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصُّفُوْفِ الْمُتَقَدِّمَۃِ ترجمہ براء بن عازب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفونکے اندر ایک طرف سے دوسری طرف جاتے تہے اور ہماری مونڈہوں اور سینوں پر ہاتھ پہیرتے
تہے آپ فرماتے تہے اختلاف مت کرو نہیں تو تمہارے دلوں میں پہوٹ ہو جاوے گی اور آپ فرماتے تہے کہ اللہ جل جلالہ رحمت اپنی
بہیجتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں آگے والی صفونکے لیے

مَا یَقُوْلُ الْاِمَامُ اِذَا تَقَدَّمَ فِیْ تَسْوِیَۃِ الصُّفُوْفِ
ترجمہ جب امام آگے بڑہے تو صفونکو برابر کرنے کے لیے کیا کہے عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَیَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ وَلْیَلِنِیْ مِنْکُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ
وَالنُّہٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ترجمہ ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
مونڈہوں پر ہاتھ پہیرتے تہے اور فرماتے تہے برابر ہو جاؤ آگے پیچہے مت ہو نہیں تو تمہارے دلوں میں پہوٹ ہو جاوے گی اور نزدیک رہیں
میرے تم میں سے وہ لوگ جو عقل اور شعور والے ہیں پہر وہ لوگ جو اون سے قریب ہیں پہر وہ لوگ جو اون سے قریب ہیں

کَمْ مَرَّۃً یَقُوْلُ اسْتَوُوْا امام کتنی بار کہے برابر ہو جاؤ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ
اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرَاکُمْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے برابر ہو جاؤ برابر ہو جاؤ برابر ہو جاؤ قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ
میں میری جان ہے میں تم کو پیچہے سے اسطرح دیکہتا ہوں جیسے آگے سے

حَثُّ الْاِمَامِ عَلٰی رَصِّ الصُّفُوْفِ

وَالْمُقَارَبَةِ بَيْنَهَا امام لوگون کو رغبت دیوے صفین برابر کرنے کی اور ملکر کہڑے ہونے کی عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ
وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کہڑے
ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے تکبیر تحریمہ سے پہلے اور فرمایا برابر کرو صفین اپنی اور ملکر کہڑے ہو کیونکہ مین تم کو پیچہے سے دیکہتا ہون
عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ
فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيَاطِيْنَ تَدْخُلُ مِنْ خِلَالِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملی ہوئی رکہو صفونکو اور نزدیک نزدیک صفین کہڑی کرو (یعنے بیچ مین اتنا فاصلہ
نہ ہو کہ دوسری صف کہڑی ہو جاوے) اور برابر رکہو گردنین قسم اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے مین شیطان کو دیکہتا ہون
وہ صفون کے بیچ مین گہس آتا ہے گویا سیاہ بچہ ہے بکری کا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ
عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يُتِمُّوْنَ الصَّفَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ يَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا تم فرشتون کیطرح صف نہین باندہتے اپنے پروردگار کے سامنے لوگون نے کہا یا رسول
اللہ فرشتے کیونکر صف باندہتے ہین اپنے رب کے سامنے آپنے فرمایا پورا کرتے ہین پہلی صف کو (یعنے آگے کی صف کو جب بہر جاتی ہے
تو پہر پیچہے دوسری صف باندہتے ہین) اور صف مین ملکر کہڑے ہوتے ہین

فَضْلُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ عَلَى الثَّانِيْ

صف اول کو دوسری صف پر کیا فضیلت ہے عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلٰثًا وَّعَلَى الثَّانِيْ وَاحِدَةً ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لیے تین بار دعا کرتے تہے اور دوسری صف کے لیے ایک بار

اَلصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ

پچہلے صف کا بیان عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ الَّذِيْ
يَلِيْهِ فَاِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پورا کرو پہلی صف کو پہر جو اوس سے نزدیک ہے اوسکو پورا کرو اگر کچہہ کمی ہے تو پچہلی صف مین رہے (نہ پہلی صف مین)

مَنْ وَّصَلَ صَفًّا

جو شخص صف کو بہر دیوے (یعنی خالی جگہہ مین کہڑا ہو جاوے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَّصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صف کو ملا دیگا اللہ بہی اوسکو ملا دیگا
(اپنی نعمتون سے) اور جو شخص صف کاٹ دیگا اللہ بہی اوسکو کاٹ دیگا

ذِكْرُ خَيْرِ صُفُوْفِ النِّسَاءِ وَشَرِّ صُفُوْفِ الرِّجَالِ

مردونکی صف کون سی بری ہے اور عورتونکی صف کون سی بہتر ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون کی صفون میں بہتر وہ صف ہے جو سب سے آگے ہو (امام کے قریب) اور بدتر وہ صف ہے جو سب کے بعد ہو (عورتون کے قریب) اور عورتون کی صفون میں بہتر وہ صف ہے جو سب کے بعد ہو اور بدتر وہ ہے جو سب سے آگے ہو (مردون کے قریب) **الصَّفُّ بَيْنَ السَّوَارِي**

ستونون کے بیچ میں صف باندھنا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ أَنَسٍ فَصَلَّيْنَا مَعَ أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَدَفَعُونَا حَتَّى قُمْنَا وَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَجَعَلَ أَنَسٌ يَتَأَخَّرُ وَقَالَ قَدْ كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد الحمید بن محمود سے روایت ہے ہم انس کے ساتھ تھے تو ہم نے نماز پڑھی ایک حاکم کے ساتھ لوگون نے ہم کو ڈھکیلا یہانتک کہ ہم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی دو ستونون کے بیچ میں تو انسؓ پیچھے ہٹتے تھے اور کہتے تھے ہم اس بات سے بچتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (یعنی ستونون کے درمیان نہیں کھڑے ہوتے تھے بلکہ پہلی صف علیحدہ کرتے تھے) **الْمَكَانُ الَّذِي يُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّفِّ** صف میں کونسی جگہ کھڑے ہونا بہتر ہے عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ ترجمہ براءؓ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو میں چاہتا تھا کہ آپ کے داہنی طرف ہون **مَا عَلَى الْإِمَامِ مِنَ التَّخْفِيفِ** امام کو نماز میں کسقدر تخفیف کرنا چاہیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگون کو نماز پڑھاوے تو ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ جماعت میں بیمار بھی ہے اور ناتوان بھی ہے اور بوڑھا بھی ہے اور جب آپ اکیلی نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول کرے (یعنی جتنی چاہے لمبی لمبی سورتیں پڑھے) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأُوجِزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ ترجمہ ابوقتادہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں کھڑا ہوتا ہون پھر بچے کے رونیکی آواز سنتا ہون تو نماز کو مختصر کر دیتا ہون (یعنی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتا ہون) کیونکہ مجھ پر معلوم ہوتا ہے کہ اوس کی ماں پر تکلیف ہو **الرُّخْصَةُ لِلْإِمَامِ فِي التَّطْوِيلِ** امام کو لمبی سورتیں پڑھنے کی اجازت عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالتَّخْفِيفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے نماز ہلکی پڑھنے کا اور آپ پڑھتے تھے سورہ والصافات کو (جس میں ایکسو بیاسی آیتیں ہیں) **مَا يَجُوزُ لِلْإِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ**

...... امام کو نماز میں کونسا کام کرنا درست ہے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنْ سُجُودِهِ أَعَادَهَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ امامت کرتے تھے اور اپنی کاندھے پر (اپنی نواسی) امامہ بنت ابی العاص کو اوٹھائے ہوئے تھے جب آپ رکوع کرتے تو اوسکو زمین پر بٹھا دیتے پھر جب سجدے سے اوٹھتے تو اوسکو اوٹھا لیتے (اور کاندھے پر بٹھا لیتے)

مُبَادَرَةُ الْإِمَامِ امام سے آگے رکوع یا سجدہ کرنا یا امام سے پہلے رکوع اور سجدے سے سر اوٹھا لینا کیسا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ڈرتا نہیں وہ شخص جو اپنا سر امام سے پہلے اوٹھا لیتا ہے کہ اللہ اوسکا سر گدھے کا سر کر دیوے عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتَّى يَرَوْهُ سَاجِدًا ثُمَّ سَجَدُوا ترجمہ براء سے روایت ہے صحابہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو جب آپ رکوع سے اپنا سر اوٹھاتے تو وہ سیدھے کھڑے رہتے جب دیکھتے کہ آپ سجدے میں جا چکے اوسوقت سجدہ کرتے عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى فَلَمَّا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ يَا حِطَّانُ لَعَلَّكَ قُلْتَهَا قَالَ لَا وَقَدْ خَشِيتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَاتَنَا وَسُنَّتَنَا فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللَّهُ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ ترجمہ حطان بن عبد اللہ سے روایت ہے ابو موسی اشعری نے نماز پڑھائی جب بیٹھے (نماز میں) تو ایک شخص آیا اور بولا قائم کی گئی نماز نیکی اور پاکی سے جب ابو موسی نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے اور بولے کس نے تم میں سے یہ بات کہی تھی سب لوگ چپ ہو رہے پھر اونھوں نے کہا اے حطان شاید تم نے یہ بات کہی اونھوں نے کہا نہیں مجھے ڈر تھا کہیں تم غصے ہو مجھ پر ابو موسی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو نماز اور اوسکا طریقہ سکھلاتے تھے آپ نے فرمایا امام اس لئے ہے کہ اوسکی اطاعت کیجاوے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ اوسکو قبول کریگا اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اوٹھاوے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہے ربنا لک الحمد کہو اللہ تمہارے کہنے کو سنیگا اور جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو جب سر اوٹھاوے تم بھی سر اوٹھاؤ کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اوٹھاتا ہے (اور تمہارا رکوع کرنا اوس کے بعد ہوگا) یہ ذرہ سی دیر کی کسر اوس کے بدل جاویگی

خُرُوجُ الرَّجُلِ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَفَرَاغِهِ مِنْ صَلَاتِهِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ایک شخص امام کے ساتھ سے نماز توڑ کر الگ نماز پڑھے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ

رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ مُعَاذٍ فَطَوَّلَ بِهِمْ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَمَّا قَضٰى مُعَاذُ الصَّلٰوةَ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ فُلَانًا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُعَاذٌ لَئِنْ اَصْبَحْتُ لَاَذْكُرَنَّ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى مُعَاذٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلْتُ عَلٰى نَاضِحِيْ مِنَ النَّهَارِ فَجِئْتُ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ مَعَهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَاَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا فَطَوَّلَ فَانْصَرَفْتُ فَصَلَّيْتُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ

ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص انصار میں سے آیا اور نماز کھڑی تھی مسجد میں گیا اور معاذ بن جبل کے پیچھے جماعت میں شریک ہوا معاذ نے لمبا کیا رکعت کو (یعنی لمبی سورت پڑھنا شروع کی) اوس شخص نے نماز توڑ کر ایک کونے میں جا کر الگ نماز پڑھی پھر چلا گیا جب معاذ نماز سے فارغ ہو چکے تو لوگوں نے آ کر بیان کیا کہ فلان شخص نے ایسا کیا معاذ نے کہا صبح ہو تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور بیان کرونگا معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے اوس شخص کو بلا بھیجا اور پوچھا کہ یہ تو نے کیا کیا اور کیوں کیا اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ساری دن پانی کھینچا پھر آیا تو نماز ہو رہی تھی میں مسجد میں گیا اور جماعت میں انکے ساتھ شریک ہوا انہوں نے فلان فلان سورت پڑھنا شروع کی اور بہت طول کیا میں نے نماز توڑ کر ایک کونے میں الگ نماز پڑھ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا اے معاذ کیا تو لوگوں کو تکلیف دینے والا ہے اے معاذ کیا تو تکلیف دینے والا ہے اے معاذ کیا تو تکلیف دینے والا ہے **ف** یعنی لوگوں کو پریشان کرتا ہے کہ وہ مجبور ہو کر نماز اور روزہ چھوڑ دیں جہانتک ہو سکے دین میں کم تکلیف اوٹھانیکا حکم ہے جو امر ہماری طاقت سے باہر ہے اللہ نے اوسکی تکلیف نہیں دی

الائتمام بالامام يصلي قاعدا

امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے آپ گر پڑے تو داہنا حصہ آپکا چھل گیا اسوجہ سے آپنے ایک نماز بیٹھکر پڑھی ہم لوگوں نے بھی آپکے پیچھے بیٹھکر نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اسلیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھکر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھکر نماز پڑھو **ف** بعض علماء

کا عمل اسی پر ہی لیکن اکثر علما کے نزدیک اگر امام کو کچھ عذر ہو اور وہ بیٹھ کر نماز پڑہی تو مقتدی کھڑی ہوکر پڑہیں اور دلیل اسکی یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین بیٹھکر نماز پڑہی اور صحابہ نے آپکے پیچھے کہڑی ہوکر پڑہی آپ نے انکو بیٹھنے کا حکم نہین دیا

عن عائشة قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء بلال يؤذنه بالصلوة فقال مروا أبا بكر فليصل بالناس قالت قلت يا رسول الله إن أبا بكر رجل أسيف وإنه متى يقوم في مقامك لا يسمع الناس فلو أمرت عمر فقال مروا أبا بكر فليصل بالناس فقلت لحفصة قولي له فقالت له فقال إنكن لأنتن صواحبات يوسف مروا أبا بكر فليصل بالناس قالت فأمروا أبا بكر فلما دخل في الصلوة وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم من نفسه خفة قالت فقام يهادى بين رجلين ورجلاه تخطان في الأرض فلما دخل المسجد سمع أبو بكر حسه ذهب ليتأخر فأومى إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم أن قم كما أنت قالت فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى قام عن يسار أبي بكر جالسا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس جالسا وأبو بكر قائما يقتدي أبو بكر برسول الله صلى الله عليه وسلم والناس يقتدون بصلوة أبي بكر

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہوئی تو بلال آئے آپ کو نماز کی خبر دینے کے لیے آپنے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو نماز پڑہانے کا مین نے کہا یارسول اللہ ابوبکر نرم دل ہین وہ جب آپکے جگہ کھڑی ہونگے (اور آپ کو یاد کرینگے) تو لوگون کو اون کی آواز نہ سنائی دیگی (یعنی قرآن پڑہنے کی بوجہ گریہ وزاری کی) کاش آپ عمر کو حکم کرتے آپنے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو وہ نماز پڑہاوین مین نے حفصہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو آپنے فرمایا تم تو یوسف کی ساتھیان ہو (کہ اپنا ہی کہی جاتی ہو دوسرے کی نہین سنتی) حکم کرو ابوبکر کو وہ نماز پڑہاوین آخر لوگون نے ابوبکر سے کہا نماز پڑہانے کو جب انہون نے نماز شروع کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبیعت کو ذرا ہلکا پایا (یعنی مرض کی شدت کم دیکھی) آپ کہڑی ہوئی اور دو شخصون پر تکیہ لگا کر چلے اور آپکے پانون گھسٹتی تہی زمین پر (بوجہ ناطاقتی کے) جب آپ مسجد مین آئے ابوبکر نے آپکی آہٹ پاکر پیچھی ہٹنے کا قصد کیا آپنے اشارہ کیا کہ اپنی جگہہ کہڑی رہو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر کے بائین جانب بیٹھ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز بیٹھکر پڑھتی تھی اور ابوبکر کھڑی کھڑی آپکی پیروی کرتے تھے اور لوگ سب ابوبکر کی پیروی کرتے تھے

عن عبيد الله بن عبد الله قال دخلت على عائشة فقلت لها حدثيني عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أصلى الناس قلنا لا وهم ينتظرونك يا رسول الله فقال ضعوا لي ماء في المخضب ففعل فاغتسل ثم ذهب لينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله فقال ضعوا لي ماء في المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء ثم أغمي عليه ثم قال في الثالثة

مِثْلَ قَوْلِهِ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ أَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَجَاءَهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا رَقِيقًا فَقَالَ يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَجَاءَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَأَمَرَهُمَا فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِهِ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَحَدَّثْتُهُ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ

ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہؓ پاس گیا اور اون سے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا حال مجھ سے بیان نہیں کرتیں اُنہوں نے کہا جب آپ پر بیماری کی شدت ہوئی تو آپنے پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں وہ آپکا انتظار کر رہے ہیں آپنے فرمایا اچھا میرے لیے پانی رکھو طشت میں پانی رکھا آپنے غسل کیا پہر اوٹھنے لگے تو بیہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے تو پوچھا لوگ نماز پڑھ چکے ہمنے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپنے فرمایا اچھا میرے لیے پانی رکھو طشت میں پانی رکھا آپ نے غسل کیا پہر ارادہ کیا اوٹھنے کا تو بیہوش ہو گئے پہر تیسری بار ایسا ہی فرمایا اور لوگ جمع تھے مسجد میں آپکا انتظار کر رہے تھے عشا کی نماز کے لیے آخر آپنے ابوبکرؓ کو کہلا بھیجا تم نماز پڑہا دو جب اون کی پاس پیام لانے والا آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو حکم کرتے ہیں نماز پڑھانے کا وہ نرم دل آدمی تھے انہوں نے کہا اے عمر تم نماز پڑہا دو عمر نے کہا تم زیادہ حقدار ہو امامت کے پہر اون دنوں ابوبکر نماز پڑہایا کیے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض میں ذرا تخفیف دیکھی تو آپ باہر تشریف لائے دو آدمیوں پر ٹیکا دیے ہوئے ایک اون میں سے عباس تھے (چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور دوسرے علی بن ابی طالبؓ تھے لیکن حضرت عائشہؓ نے انکا نام نہیں لیا) جب ابوبکر نے آپکو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ نہیں پیچھے ہٹو اور اون دونوں آدمیوں کو جنپر ٹیکا لگائے ہوئے تھے حکم کیا انہوں نے آپ کو بٹہا دیا ابوبکرؓ کے پہلو میں ابوبکر کہڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے اور لوگ اونہی کی پیروی کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑھ رہے تھے۔ عبید اللہ نے کہا میں یہ حدیث سنکر عبد اللہ بن عباس پاس گیا اور اون سے کہا میں تمسے بیان کروں جو حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا حال بیان کیا ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے سب بیان کیا انہوں نے کسی بات میں انکار نہیں کیا مگر اتنا کہا کہ کیا نام لیا حضرت عائشہؓ نے دوسرے شخص کا جو عباس کے ساتھ تھے میں نے کہا نہیں ابن عباس نے کہا وہ حضرت علیؓ تھے

اختلاف نیۃ الامام والمأموم

اماموم اگر امام اور مقتدی کی نیت میں خلاف ہو **عن** جابر بن عبد اللہ یقول کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع الی قومہ یؤمھم فاخر ذات لیلۃ الصلوۃ وصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجع الی قومہ فقرأ سورۃ البقرۃ فلما سمع رجل من القوم تأخر فصلی ثم خرج فقالوا نافقت یا فلان فقال واللہ ما نافقت ولآتین النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان معاذا یصلی معک ثم یاتینا فیؤمنا وانک اخرت الصلوۃ البارحۃ فصلی معک ثم رجع فامنا فاستفتح بسورۃ البقرۃ فلما سمعت ذلک تاخرت فصلیت انما نحن اصحاب نواضح نعمل بایدینا فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ افتان انت اقرأ بسورۃ کذا وکذا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے معاذ بن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر اپنی قوم میں جاتے اور نماز پڑھاتے ایک روز نماز میں دیر کی تو معاذ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر اپنی قوم میں گئے اور امامت کی اور سورہ بقرہ شروع کی ایک شخص نے مقتدیوں میں سے جب یہ دیکھا تو صف میں سے نکلا الگ نماز پڑھی اور چلا گیا لوگوں نے کہا تو منافق ہو گیا اوس نے کہا قسم خدا کی میں منافق نہیں ہوا اور البتہ میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤنگا اور آپ سے کہونگا پھر وہ رسول اللہ صلعم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ معاذ آپکے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر ہمارے ہان آکر نماز پڑھاتے ہیں ہم لوگوں پر امامت کرتے ہیں اور کل رات کو خود نماز میں دیر کی تھی معاذ آپکے ساتھ نماز پڑھکر ہمارے ہان آئے اور امامت کی اور سورہ بقرہ شروع کی جب میں نے یہ سنا تو میں پیچھے نکل گیا اور نماز پڑھ لی (یعنی الگ پڑھ لی) ہم لوگ تو پانی بھرنے والے ہیں (اور سارے دن) اپنے ہاتھوں سے محنت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ تو فتنہ کریگا (یعنی فساد پھیلا دیگا) ایسی ایسی سورتیں پڑھ (جیسے سبح اسم اور ہل اتیک وغیرہ) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف ہو تو مقتدی کی نماز ہو جاویگی اسلئے کہ معاذ نماز پڑھکر امامت کرتے تھے تو وہ نفل کی نیت کرتے تھے اور مقتدی فرض کی نیت کرتے تھے اور بعض علما کے نزدیک فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں ہے

عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی صلوۃ الخوف فصلی بالذین خلفہ رکعتین وبالذین جاؤا رکعتین فکانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعا ولھؤلاء رکعتین رکعتین **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی تو جو لوگ آپکے پیچھے تھے اون کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر وہ چلے گئے اور جو لوگ اونکی جگہہ آئے اون کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور اون لوگوں کی دو دو رکعتیں

فضل الجماعۃ جماعت کے فضیلت کا بیان

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الجماعۃ تفضل علی صلوۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز

اکیلی نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ اَحَدِکُمْ وَحْدَہٗ بِخَمْسَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے عَنْ
عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوۃِ الْفَذِّ خَمْسًا وَّ
عِشْرِیْنَ دَرَجَۃً ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے
نماز پڑھنے سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے **اَلْجَمَاعَۃُ** اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً جب تین آدمی ہون تو جماعت
کرین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَحَدُھُمْ
وَاَحَقُّھُمْ بِالْاِمَامَۃِ اَقْرَؤُھُمْ ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی ہون
تو ایک اون مین سے امامت کرے اور زیادہ حقدار امامت کا وہ شخص ہے جو قرآن کو خوب پڑھا ہو **اَلْجَمَاعَۃُ**
اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً رَجُلٌ وَّصَبِیٌّ وَّامْرَاَۃٌ جب تین آدمی ہون ایک مرد اور ایک لڑکا اور ایک عورت تو جماعت کرین
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَۃُ خَلْفَنَا تُصَلِّیْ مَعَنَا وَاَنَا
اِلٰی جَنْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُصَلِّیْ مَعَہٗ ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پہلو مین نماز پڑھی اور ہمارے پیچھے حضرت عائشہ تھین وہ بھی ہمارے ساتھ نماز مین شریک تھین (اوس زمانے مین
ابن عباس لڑکے تھے) **اَلْجَمَاعَۃُ** اِذَا کَانُوْا اثْنَیْنِ جب دو آدمی ہون تو جماعت کرین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَاَخَذَنِیْ بِیَدِہِ الْیُسْرٰی فَاَقَامَنِیْ عَنْ
یَّمِیْنِہٖ ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو مین آپکے بائین طرف
کھڑا ہوا آپنے بائین ہاتھ سے مجھے پکڑ کے داہنی طرف کھڑا کر لیا عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ یَّقُوْلُ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَقَالَ اَشَاھِدٌ فُلَانٌ الصَّلٰوۃَ قَالُوْا لَا قَالَ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ
اِنَّ ھَاتَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ مِنْ اَثْقَلِ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْھِمَا لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا
وَالصَّفُّ الْاَوَّلُ عَلٰی مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِیْلَتَہٗ لَابْتَدَرْتُمُوْہُ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ
مَعَ الرَّجُلِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ وَحْدَہٗ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا کَانُوْا
اَکْثَرَ فَھُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابی بن کعبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فجر
کی نماز پڑھی پھر فرمایا کیا فلان شخص حاضر تھا جماعت مین لوگون نے کہا نہین آپنے پوچھا اور فلان شخص لوگون نے کہا نہین
آپنے فرمایا یہ دونون نمازین (فجر اور عشا) بہت بھاری ہوتی ہین منافقون پر اور اگر جانین جو ان مین فضیلت ہے تو چوتڑ پر
گھسٹ کر آوین اور پہلی صف گویا فرشتون کی صف ہے اگر تم اوسکی بزرگی جانو تو جلدی کرو (پہلی صف مین شریک ہونیکو لپکو) اور

نماز پڑھنا ایک شخص کا دوسری شخص کے ساتھ ملکر جماعت سی بہتر ہی اکیلے نماز پڑھنے سے اور دو شخصون کے ساتھ ملکر پڑھنا بہتر ہے ایک شخص کے ساتھ ملکر پڑھنے سی اسی طرح جتنی جماعت زیادہ ہو اللہ کو زیادہ پسند ہی

الجماعۃ للنافلۃ نفل نماز کے لیے جماعت کرنیکا بیان **عن** عتبان بن مالک انہ قال یا رسول اللہ ان السیول تحول بینی وبین مسجد قومی فاحب ان تاتینی فتصلی فی مکان من بیتی اتخذہ مسجدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنفعل فلما دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال این ترید فاشرت الی ناحیۃ من البیت فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصففنا خلفہ فصلی بنا رکعتین **ترجمہ** عتبان بن مالک سی روایت ہی انہون نے کہا یا رسول اللہ میری گھر سی مسجد تک ندیان ہین (جو برسات مین زور سی بہتی ہین) مین چاہتا ہون آپ میری گھر تشریف لی چلیں اور ایک جگہ نماز پڑھ دیجیے تو مین اوس جگہ مسجد بنا لون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ہم چلینگے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو پوچھا کہان تم کو منظور ہی مین نے کہا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑی ہوئی اور ہم لوگون نے آپکے پیچھے صف باندھی پھر آپ نے دو رکعتین پڑھین (نفل جماعت سی)

الجماعۃ للفائت من الصلوۃ جو نماز قضا ہو جاوی اوسکے لیے جماعت کرنیکا بیان **عن** انس قال اقبل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہہ حین قام الی الصلوۃ قبل ان یکبر فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظہری **ترجمہ** انس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے جب نماز کو کھڑی ہونے لگے آپنے فرمایا درست کرو اپنی صفون کو اور ملکر کھڑی ہو کیونکہ مین تمکو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہون جیسے سامنے سی دیکھتا ہون (یہ خاصہ تہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا) **عن** ابی قتادۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال بعض القوم لو عرست بنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی اخاف ان تناموا عن الصلوۃ قال بلال انا احفظکم فاضطجعوا فناموا واسند بلال ظہرہ الی راحلتہ فاستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد طلع حاجب الشمس فقال یا بلال این ما قلت قال ما القیت علی نومۃ مثلہا قط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل قبض ارواحکم حین شاء وردہا حین شاء قم یا بلال فاذن الناس بالصلوۃ فقام بلال فاذن فتوضاوا یعنی حین ارتفعت الشمس ثم قام فصلی بہم **ترجمہ** ابو قتادہ سی روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بعض لوگون نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ سو رہیے ذرا اسلیے کہ چلتے چلتے سب لوگ تھک گئی تہے) آپ نے فرمایا مین ڈرتا ہون کہین سو جاؤ نماز جاتی رہی بلال نے کہا مین اسکا بندوبست کرونگا لوگ لیٹے اور سو رہے بلال نے اپنی پیٹھ اونٹ سے لگا لی (وہ بھی سو گئے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے جب آفتاب کا ایک کنارہ نکل آیا اور بلال سی فرمایا تم نے کیا کہا تہا کہ مین بندوبست کرونگا) بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ اتنی نیند مجھے کبھی نہین آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے تمہاری

روحیں قبض کرلیں پھر جب اوسکو منظور ہوا تو پھیریں اوٹھے اور بلال اور اذان دو نماز کی بلال کھڑے ہوئے اور اذان دی پھر
سب لوگوں نے وضو کیا اوس وقت آفتاب بلند ہوگیا تھا بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائے

التشدید فی ترک الجماعۃ جماعت میں نہ آنا کیسا ہے **عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من ثلاثۃ فی قریۃ ولا بدو لا تقام فیہم الصلوۃ الا قد استحوذ
علیہم الشیطان فعلیکم بالجماعۃ فانما یاکل الذئب القاصیۃ قال السائب یعنی بالجماعۃ الجماعۃ
فی الصلوۃ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تین آدمی کسی بستی
یا جنگل میں ہوں اور وہ جماعت نہ کریں نماز کی تو سمجھو کہ شیطان ان پر غالب آگیا اور لازم کرلو اپنے اوپر جماعت کو اسلیے کہ بھیڑیا اوس
بکری کو کھاتا ہے جو گلے سے الگ ہو سائب نے کہا مراد جماعت سے نماز کی جماعت ہے **التشدید فی التخلف عن الجماعۃ**
جماعت میں شریک نہ ہونا کیسا ہے **عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی**
بیدہ لقد ہممت ان آمر بحطب فیحطب ثم آمر بالصلوۃ فیؤذن لہا ثم آمر رجلا فیؤم الناس
ثم اخالف الی رجال فاحرق علیہم بیوتہم والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدہم انہ یجد عظما
سمینا او مرماتین حسنتین لشہد العشاء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے
اوس شخص کی جسکے قبضے میں میری جان ہے میں نے قصد کیا کہ حکم کروں لکڑیاں جلانے کا پھر حکم کروں نماز کے لیے اذان ہو اور
ایک شخص کو حکم کروں وہ نماز پڑھا دے اور میں جاؤں ان لوگوں کے گھر پر جو جماعت میں نہیں آتے پھر جلا دوں اونکے گھروں کو
قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو کہ مسجد میں ایک موٹی گوشت کی ہڈی یا دو اچھے کھر ملیں
تو عشا کی جماعت میں آوے **المحافظۃ علی الصلوات حیث ینادی بہن** جہاں اذان ہوتی ہو جماعت میں شریک
ہونا ضروری ہے **عن عبد اللہ بن مسعود انہ کان یقول من سرہ ان یلقی اللہ عز وجل غدا مسلما**
فلیحافظ علی ہؤلاء الصلوات الخمس حیث ینادی بہن فان اللہ عز وجل شرع لنبیہ صلی اللہ علیہ
وسلم سنن الہدی وانہن من سنن الہدی وانی لا احسب منکم احدا الا لہ مسجد یصلی فیہ
فی بیتہ فلو صلیتم فی بیوتکم وترکتم مساجدکم لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم
لضللتم وما من عبد مسلم یتوضأ فیحسن الوضوء ثم یمشی الی الصلوۃ الا کتب اللہ عز وجل لہ
بکل خطوۃ یخطوہا حسنۃ او یرفع لہ بہا درجۃ او یکفر عنہ بہا خطیئۃ ولقد رأیتنا نقارب
الخطا ولقد رأیتنا وما یتخلف عنہا الا منافق معلوم نفاقہ ولقد رأیت الرجل یہادی بین
الرجلین حتی یقام فی الصف ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے تھے جس شخص کو قیامت کے روز اللہ سے ملنا
مسلمان ہو کر ملنا ہو تو وہ ان پانچوں نمازوں کی محافظت کرے جہاں اذان ہوتی ہو (یعنی اذان سنکر جماعت میں آوے) اسلیے کہ اللہ

جل جلالہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کی راہیں بتائے اونہی رستون مین سے ایک نماز بھی ہے مین سمجھتا ہون تم مین سے
کوئی ایسا نہ ہوگا جسکی ایک مسجد اوسکے گھر مین نہ ہو جہان وہ نماز پڑھتا ہے پس اگر تم نماز پڑھا کرو گے اپنے گھرون مین اور مسجدون کو چھوڑ
دوگے تو تم چھوڑ دوگے اپنے پیغمبر کے طریقے کو اور جب چھوڑ دیا تم نے اپنے پیغمبر کے طریقے کو تو تم گمراہ ہوگئے اور جو بندہ مسلمان اچھے
طرح وضو کرتی پھر نماز کے لیے گھر سے) چلے تو اللہ تعالی اوسکو لیے قدم ہر ایک نیکی لکھیگا یا ایک درجہ اوسکا بلند کریگا
یا ایک گناہ اوسکا معاف کردیگا اور تم دیکھتے ہو کہ ہم (جب نماز کو جاتے ہین) پاس پاس چھوٹے قدم رکھتے ہین (تاکہ نیکیان زیادہ
ہون) اور تم دیکھتے ہو کہ جماعت مین وہی شریک نہین ہوتا ہے کہ جسکا کھلا نفاق رکھتا ہو اور مین نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین) ایک شخص کو دو آدمی سنبھالکر لاتے یہانتک کہ وہ صف مین کھڑا کردیا جاتا عن
ابی ھریرة قال جاء اعمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لیس لی قائد یقودنی الی الصلوة
فسألہ ان یرخص لہ ان یصلی فی بیتہ فاذن لہ فلما ولی دعاہ قال لہ اتسمع النداء بالصلوة
قال نعم قال فاجب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک اندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول
اللہ میرا کوئی لانیوالا نہین ہے جو مسجد تک پہونچا دے تو اجازت دیجیے مجھے گھر مین نماز پڑھنے کی آپ نے اجازت دیدی جب وہ
پیٹھ پھیر کر چلا آپ نے پھر اوسکو بلایا اور فرمایا تجھے اذان کی آواز آتی ہے اندھے نے کہا ہان آپنے فرمایا پھر قبول کر موذن
کی دعوت کو جب وہ کہتا ہے حی علی الصلوة آؤ نماز کے لیے) عن ابن ام مکتوم انہ قال یا رسول اللہ ان
المدینة کثیرة الھوام والسباع قال ھل تسمع حی علی الصلوة حی علی الفلاح قال نعم قال فحی
ھلا ولم یرخص لہ ترجمہ ابن ام مکتوم سے روایت ہے انہون نے کہا یا رسول اللہ مدینہ مین کیڑے اور درندے بہت ہین اور
تو مجھے اجازت دیجیے گھر مین نماز پڑھنے کی) آپنے فرمایا تو حی علی الصلوة اور حی علی الفلاح سنتا ہے (جواب دیا ہان
سنتا ہون آپنے فرمایا پھر حاضر ہو اور نہین اجازت دی انکو جماعت چھوڑنے کی **العذر فی ترک الجماعة**
جماعت کا چھوڑنا عذر سے درست ہے عن عروة بن الزبیر ان عبد اللہ بن ارقم کان یؤم اصحابہ فحضرت
الصلوة یوما فذھب لحاجتہ ثم رجع فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا
وجد احدکم الغائط فلیبدأ بہ قبل الصلوة ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے عبداللہ بن ارقم اپنے لوگون
کی امامت کیا کرتے تھے ایک بار نماز کا وقت آیا تو وہ حاجت کو گئے پھر لوٹ کر آئے اور فرمایا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تم مین کسی کو پاخانے کی حاجت ہو تو نماز سے پہلے پھر لیوے (اگرچہ جماعت فوت ہونے کا ڈر ہو)
عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضر العشاء واقیمت الصلوة فابدؤا
بالعشاء ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے آوے اور نماز کھڑی ہو (یعنی
عشاء کی) تو پہلے کھانا کھالو عن ابی الملیح عن ابیہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحنین فاصابنا

مطرٌ فنادى منادى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان صلّوا فى رحالكم ترجمہ ابو الملیح سے روایت
ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حنین میں وہاں پانی برسنے لگا تو آپ کے
موذن نے پکارا نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانوں میں **حدّ ادراك الجماعة** جماعت کا ثواب بغیر جماعت کے
کب ملتا ہے عن ابى هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من توضّأ فاحسن الوضوء
ثم خرج عامدًا الى المسجد فوجد الناس قد صلّوا كتب الله له مثل اجر من حضرها ولا ينقص
ذلك من اجورهم شيئًا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اچھی
طرح وضو کیا پھر مسجد کے قصد سے نکلا جب مسجد میں گیا دیکھا لوگ نماز پڑھ چکے تو اسکو اتنا ہی ثواب ہوگا جتنا اُس
شخص کو ہوا ہے جو جماعت میں شریک تھا اور جماعت والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا عن عثمان بن عفّان قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من توضّأ للصلوة فاسبغ الوضوء ثم مشى الى الصلوة
المكتوبة فصلّاها مع الناس او مع الجماعة او فى المسجد غفر الله له ذنوبه ترجمہ عثمان بن عفان سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص نماز کے لیے پورا وضو کرے (موافق سنت کے) پھر فرض
نماز کو مسجد میں جاوے) اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے یا جماعت سے پڑھے یا مسجد میں پڑھے (یعنی پہلی بڑی جماعت میں شریک
ہو یا دوسری جماعت میں یا اکیلے پڑھے بہر حال) اللہ اسکے گناہوں کو بخش دیگا **اعادة الصلوة مع
الجماعة بعد صلوة الرجل لنفسه** اگر کوئی شخص اکیلے نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو جماعت میں دوبارہ پڑھ لیوے عن
محجن انه كان فى مجلس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذّن بالصلوة فقام رسول الله صلى
الله عليه وسلم ثم رجع ومحجن فى مجلسه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منعك
ان تصلّى الست برجل مسلم قال بلى ولكنى كنت قد صلّيت فى اهلى فقال له رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا جئت فصلّ مع الناس وان كنت قد صلّيت ترجمہ محجن سے روایت ہے وہ ایک مجلس میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں نماز کی اذان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے پھر نماز پڑھ کر
آئے دیکھا تو محجن وہیں بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو انہوں نے کہا کیوں نہیں
میں مسلمان ہوں لیکن میں نماز پڑھ چکا تھا اپنے گھر میں آپ نے فرمایا جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاؤ
اگرچہ پڑھ چکے ہو **اعادة الفجر مع الجماعة لمن صلّى وحده** جو شخص فجر کی نماز اکیلا پڑھ چکا ہو پھر جماعت
ہو تو دوبارہ پڑھ لیوے عن يزيد بن الاسود العامرى قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم صلوة الفجر فى مسجد الخيف فلمّا قضى صلوته اذا هو برجلين فى اخر القوم لم يصلّيا
معه قال علىّ بهما فاُتى بهما ترعد فرائصهما فقال ما منعكما ان تصلّيا معنا قالا يا رسول الله

اِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ ترجمہ یزید بن اسود عامری سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا فجر کی نماز میں خیف میں (جو منا میں ہے) جب آپ نماز پڑھ چکے دیکھا تو دو شخص پیچھے بیٹھے ہیں انہوں نے نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ لوگ اونکو لیکر آئے اور ان کی گردن کے رگیں پھڑک رہی تھیں (ڈر کے مارے) آپ نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی جگہ پڑھ چکے تھے آپ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو جب تم اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو پھر اوس مسجد میں آؤ جہاں جماعت ہوتی ہو تو دوبارہ پڑھ لو وہ نفل ہو جاوے گے

إِعَادَتُهَا الصَّلٰوةِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ اگر فضیلت کا وقت گزرنے کے بعد جماعت ہو تب بھی دوبارہ شریک ہو جاوے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میری ران پر ہاتھ مارا تم کیا کرو گے جب ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز میں دیر کرینگے اوسکے وقت سے (یعنے مکروہ وقت میں پڑھیں گے) میں نے کہا آپ کیا حکم فرماتے ہیں (ایسے وقت میں) آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھ لے پھر اپنے کام کو چلا جا اگر تو مسجد میں ہو اور جماعت تیرے سامنے کھڑی ہو تو شریک ہو جا۔

سُقُوطُ الصَّلٰوةِ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ جو شخص امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو اوسکو دوسری جماعت میں شریک ہونا ضرور نہیں ہے عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُونَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَى الْبَلَاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا لَكَ لَا تُصَلِّي قَالَ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُعَادُ الصَّلٰوةُ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ ترجمہ سلیمان سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کو بلاط (ایک جگہ کا نام ہے مدینہ منورہ میں) پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے کہا اے ابا عبد الرحمن تم کیوں نہیں نماز پڑھتے انہوں نے کہا میں پڑھ چکا اور میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک نماز کو دن میں دوبار نہیں پڑھنا چاہیے (یعنے جب جماعت سے امام کے ساتھ نماز پڑھ لی اب پھر اوسکو پھر پڑھنا ضرور نہیں ہے)

اَلسَّعْيُ إِلَى الصَّلٰوةِ نماز کو کسطرح جانا چاہیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيتُمُ الصَّلٰوةَ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوا ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم نماز کو آؤ تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ معمولی چال سے آؤ اور اطمینان رکھو جتنی نماز تمکو جماعت سے ملے اوتنی جماعت سے پڑھو اور جسقدر نہ ملے (اوسکو سلام کے بعد) پڑھ لو

اَلْإِسْرَاعُ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ غَيْرِ سَعْيٍ

نماز کے لیے جلدی چلنا بغیر دوڑے عن ابی رافع قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی العصر ذھب الی بنی عبد الاشھل فیتحدث عندھم حتی ینحدر للمغرب قال ابو رافع فبینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسرع الی المغرب مررنا بالبقیع فقال اف لک اف لک قال فکبر ذلک فی ذرعی فاستاخرت وظننت انہ یریدنی فقال ما لک امش فقلت احدثت حدثا قال ما ذاک قلت اففت بی قال لا ولکن ھذا فلان بعثتہ ساعیا علی بنی فلان فغل نمرۃ فدرع الآن مثلھا من نار ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ چکتے تو بنی عبد الاشہل کے لوگوں میں جاتے اور ان سے باتیں کیا کرتے یہاں تک کہ مغرب کی نماز کے لیے لوٹتے ابو رافع نے کہا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی مغرب کے نماز کو جا رہے تھے اور ہم بقیع کے سامنے سے نکلے آپنے فرمایا اف اف (یہ کلمہ زجر اور افسوس کا ہے زبان عرب میں جب کسی کو گھرکتے یا جھڑکتے ہیں تو اف لک کہتے ہیں) میرے دل میں آپکے اس فرمانے سے ایک خوف پیدا ہوا میں پیچھے ہٹ گیا اور سمجھا کہ آپ نے مجھ ہی پر اف کیا آپنے فرمایا کیا ہے اچھی طرح چلتا نہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مجھ سے کوئی قصور ہوا آپنے فرمایا کیسے معلوم ہوا میں نے کہا کہ آپ نے مجھکو اف کہا آپنے فرمایا میں نے تجھکو نہیں کہا میں نے اس شخص پر کہا جسکو میں نے صدقہ وصول کرنیکو بھیجا اوس نے ایک کمبل چرا لی اب ویسی ہی کمبل اسکے لیے جہنم میں آگ کی بنائی گئی ہے

التھجیر الی الصلوۃ نماز کے لیے اول وقت نکلنا کیسا ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما مثل المھجر الی الصلوۃ کمثل الذی یھدی البدنۃ ثم الذی علی اثرہ کالذی یھدی البقرۃ ثم الذی علی اثرہ کالذی یھدی الکبش ثم الذی علی اثرہ کالذی یھدی الدجاجۃ ثم الذی علی اثرہ کالذی یھدی البیضۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سب سے پہلے (مسجد میں) نماز کو آوے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک اونٹ قربانی کو بھیجا پھر جو اوسکے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک بیل یا گائے کو قربانی کے لیے بھیجا پھر جو اوسکے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک مینڈھا بھیجا پھر جو اوس کے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے مرغی بھیجی پھر جو اوس کے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسا کسی نے ایک انڈا بھیجا

ما یکرہ من الصلوۃ عند الاقامۃ جب جماعت کے لیے تکبیر ہو تو نفل یا سنت پڑھنا منع ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فرض کے تکبیر ہو تو کوئی نماز نہیں ہے سوا فرض کے (یعنی سنت اور نفل کچھ نہ پڑھنا چاہیے بلکہ فرض میں شریک ہونا چاہیے البتہ اگر تکبیر سے پہلے شروع کر چکا ہو تو اوسکو تمام کر لیوے) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فرض نماز

کی تکبیر ہو تو کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہیے سوا فرض کے **عن** ابن بحینة قال اقیمت صلوٰة الصبح فرأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی والمؤذن یقیم فقال اتصلی الصبح اربعا **ترجمہ** عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے تکبیر ہوئی صبح کی نماز کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے اور مؤذن تکبیر کہہ رہا تھا آپ نے فرمایا کیا تو فجر کی چار رکعتیں پڑھتا ہے

فیمن یصلی رکعتی الفجر والامام فی الصلوٰة جو شخص فجر کے سنتیں پڑھتا ہو اور امام فرض پڑھ رہا ہو

عن عبد اللہ بن سرجس قال جاء رجل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰة الصبح فرکع الرکعتین ثم دخل فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاته قال یا فلان ایتهما صلوتك التی صلیت معنا او التی صلیت لنفسك **ترجمہ** عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا رہے تھے تو اس نے دو رکعتیں (سنت کی) پڑھیں پھر فرض میں شریک ہوا آپ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اے فلانے تیری نماز کون سی تھی وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی یا وہ جو تو نے اکیلی پڑھی (یعنی جب فرض ہو رہی تھی تو سنت پڑھنا درست نہ تھا اب تو نے فرض ہے پڑھی ہو گی پھر جو اکیلی پڑھی وہ فرض ہے یا جو جماعت سے پڑھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب فرض کی جماعت کھڑی ہو تو کوئی سنت نہیں پڑھنا چاہیے اگرچہ فجر کی سنت ہو)

المنفرد خلف الصف جو کوئی صف کے پیچھے اکیلی نماز پڑھے

عن انس قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتنا فصلیت انا ویتیم لنا خلفه وصلت ام سلیم خلفنا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو میں نے اور یتیم نے آپ کے پیچھے (صف باندھ کر) نماز پڑھی اور ام سلیم نے ہمارے پیچھے پڑھی

عن ابن عباس قال کانت امرأة تصلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حسناء من احسن الناس قال وکان بعض القوم یتقدم فی الصف الاول لئلا یراها ویستأخر بعضهم حتی یکون فی الصف المؤخر فاذا رکع یعنی نظر من تحت ابطه فانزل اللہ عز وجل ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک خوبصورت عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی تو بعضے لوگ اول صف میں چلے جاتے تاکہ وہ دکھلائی نہ دے اور بعضے اخیر صف میں رہتے اور جب رکوع کرتے تو بغلوں میں سے اس کو جھانکتے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین ہم خوب جانتے ہیں ان لوگوں کو جو آگے رہتے ہیں اور ہم خوب جانتے ہیں ان لوگوں کو جو پیچھے رہتے ہیں

الرکوع دون الصف صف میں ملنے سے پہلے رکوع کرنا

عن ابی بکرة انه دخل المسجد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم راکع فرکع دون الصف فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادك اللہ حرصا ولا تعد **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہے وہ مسجد میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے انہوں نے صفیں ملنے سے پہلے رکوع کر لیا (جلدی کے مارے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تجھ کو زیادہ حرص نماز کی

جیس [illegible] ایسا نہ کرنا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ یَا فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلٰوتَکَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ کَیْفَ یُصَلِّیْ لِنَفْسِهٖ فَاِنِّیْ اُبْصِرُ مِنْ وَّرَائِیْ کَمَا اُبْصِرُ بَیْنَ یَدَیَّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر نماز سے فارغ ہوکر فرمایا اے فلانے تو اپنی نماز کو درست نہیں کرتا کیا نمازی خود نہیں پہچان سکتا کیونکر نماز پڑھنا چاہیے (اور دیکھو) میں پیٹھ کے پیچھے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسے سامنے دیکھتا ہوں

اَلصَّلٰوۃُ بَعْدَ الظُّهْرِ بعد ظہر کے کتنی سنتیں پڑھے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَهَا رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ فِیْ بَیْتِهٖ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ لَا یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ فَیُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد مغرب کے دو رکعتیں اپنے گھر میں اکثر پڑھتے تھے اور بعد عشا کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد جمعہ کے کچھ نہیں پڑھتے تھے جب لوٹ کر آتے تو دو رکعتیں پڑھتے ف سنتوں کے باب مختلف حدیثیں وارد ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ چار ظہر سے پہلے پڑھے اور چار بعد ظہر کے اور چار عصر سے پہلے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے اور جمعہ کے پہلے

اَلصَّلٰوۃُ قَبْلَ الْعَصْرِ عصر کی پہلی سنتوں کا بیان

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْنَا عَلِیًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّکُمْ یُطِیْقُ ذٰلِکَ قُلْنَا اِنْ لَّمْ نُطِقْهُ سَمِعْنَا قَالَ کَانَ اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا کَهَیْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَاِذَا کَانَتْ مِنْ هٰهُنَا کَهَیْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰی اَرْبَعًا وَیُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا اثْنَتَیْنِ وَیُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا وَیَفْصِلُ بَیْنَ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ بِتَسْلِیْمٍ عَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے ہم نے حضرت علیؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پوچھی انہوں نے کہا تم میں سے کون اسکی طاقت رکھتا ہے ہم نے کہا خیر اگر طاقت نہ رکھیں تو سن تو لیں انہوں نے کہا جب آفتاب یہاں ہوتا یعنی عصر کے وقت تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور جب یہاں آتا یعنی ظہر کے وقت تو چار رکعت پڑھتے اور ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلی چار رکعتیں پڑھتے لیکن دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور سلام کرتے مقرب فرشتوں اور پیغمبروں پر اور جو ان کے پیرو ہیں مومنین اور مسلمین سے (یعنی یوں فرماتے السلام علی الملائکۃ المقربین والانبیاء والصالحین

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّهَارِ قَبْلَ الْمَکْتُوْبَةِ قَالَ مَنْ یُطِیْقُ ذٰلِکَ ثُمَّ اَخْبَرَنَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ حِیْنَ تَزِیْغُ الشَّمْسُ رَکْعَتَیْنِ وَقَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ یَجْعَلُ التَّسْلِیْمَ فِیْ اٰخِرِهٖ ترجمہ عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کو فرض سے پہلے کتنی رکعتیں پڑھتے

تھی انہوں نے کہا کس کے طاقت ہے کہ اتنی رکعتیں پڑہے پھر کہا کہ آپ جب آفتاب بلند ہوتا تو دو رکعتیں پڑہتے اور دوپہر سے پہلے چار رکعتیں

پڑہتے آخر میں سلام پھیرتے یعنی دو دو رکعت کے بعد نہ پھیرتے

کتاب الافتتاح

نماز شروع کرنیکا بیان

عن ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام في الصلوة رفع يديه حين يكبر حتى يحاذي منكبيه واذا اراد ان يركع فعل مثل ذلك ثم قال سمع الله لمن حمده فعل مثل ذلك وقال ربنا ولك الحمد ولا يفعل ذلك حين يسجد ولا حين يرفع رأسه من السجود ترجمہ عبد الله بن عمر سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو آپ جب تکبیر کہتے نماز شروع کرنے کے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے تکبیر کے وقت یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر آجاتے اور جب رکوع کرتے تب بھی ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک) پھر جب سمع الله لمن حمدہ کہتے تو ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک) اور ربنا لك الحمد کہتے پھر جب سجدہ کو جاتے تو ہاتھ نہ اوٹھاتے اسی طرح جب سجدہ سے سر اوٹھاتے تب بھی ہاتھ نہ اوٹھاتے

باب في رفع اليدين قبل التكبير

جب تکبیر کہے پہلے ہاتھ اوٹھاوے

عن ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة رفع يديه حتى تكونا حذو منكبيه ثم كبر قال وكان يفعل ذلك حين يكبر للركوع ويفعل ذلك حين يرفع رأسه من الركوع ويقول سمع الله لمن حمده ولا يفعل ذلك في السجود ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو آپ جب کھڑے ہوتے نماز کیطرف اٹھاتے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر ہو جاتے پھر تکبیر کہتے اور جب رکوع کو لیتے تکبیر کہتے تب بھی ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک) اور جب سمع الله لمن حمدہ کہتے تو ایسا ہی کرتے (یعنی مونڈھوں تک ہاتھ اوٹھاتے) اور جب سجدے میں جاتے اور سجدہ سے اوٹھتے تو ہاتھ نہ اوٹھاتے

رفع اليدين حذو منكبين

مونڈھوں تک ہاتھ اوٹھانا

عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلوة رفع يديه حذو منكبيه واذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع رفعهما كذلك وقال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد وكان لا يفعل ذلك في السجود ترجمہ عبد الله بن عمر سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم جب نماز کو شروع کرتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اوٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اوٹھاتے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک اور کہتے سمع الله لمن حمدہ ربنا ولك الحمد پھر سجدے میں ایسا نہ کرتے (یعنی ہاتھ نہیں اوٹھاتے)

رفع اليدين حيال الاذنين

کانوں تک ہاتھ اوٹھانا

عن وائل بن حجر قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما افتتح الصلوة كبر ورفع يديه حتى حاذتا اذنيه ثم يقرأ بفاتحة الكتاب فلما فرغ منها قال آمين يرفع بها صوته ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اوٹھائے کانوں تک پھر سورۂ فاتحہ پڑھی جب اوس سے فارغ ہوئے تو بلند آواز سے آمین کہی

عن مالك بن الحويرث وكان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

كان اذا صلى رفع يديه حين يكبر حيال اذنيه واذا اراد ان يركع واذا رفع راسه من الركوع
ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتے تو دونوں ہاتہہ کانوں تک اوٹہاتے اور جب
رکوع کرتے تو دونوں ہاتہہ کانوں تک اوٹہاتے اسی طرح جب رکوع سے سر اوٹہاتے **عن** مالك بن الحويرث قال
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دخل في الصلوة رفع يديه وحين ركع وحين رفع
راسه من الركوع حتى حاذتا فروع اذنيه ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکہا آپنے جب نماز شروع کی تو دونوں ہاتہہ اوٹہائے اور جب رکوع کیا تو دونوں ہاتہہ اوٹہائے پہر جب رکوع سے سر
اوٹہایا تو دونوں ہاتہہ اوٹہائے کانوں کی لو تک

باب موضع الابهامين عند الرفع جب ہاتہہ اوٹہاوے تو انگوٹہوں کو کہاں تک لاوے

عن وائل بن حجر انه راى النبي صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة رفع يديه
حتى تكاد ابهاماه تحاذي شحمة اذنيه ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکہا آپنے جب نماز شروع کی تو دونوں ہاتہہ اوٹہائے یہاں تک کہ آپ کے انگوٹہے کانوں کے لو تک پہونچ گئے

رفع اليدين مدا دونوں ہاتہہ پہیلا کر اوٹہانا

عن سعيد بن سمعان قال جاء ابو هريرة الى مسجد بني
زريق فقال ثلاث كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعمل بهن تركهن الناس كان يرفع يديه في
الصلوة مدا ويسكت هنيهة ويكبر اذا سجد واذا رفع ترجمہ سعید بن سمعان سے روایت ہے ابوہریرہ رض
بنی زریق کی مسجد میں آئے اور کہا تین باتیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کرتے تہے اور لوگوں نے ان کو چہوڑ
دیا ہے آپ دونوں ہاتہہ پہیلا کر نماز میں اوٹہاتے تہے پہر تہوڑی دیر چپ رہتے تہے اور جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور سجدے سے
سر اوٹہاتے وقت بہی تکبیر کہتے

فرض التكبيرة الاولى نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہنا فرض ہے جسکو تکبیر اولی اور
تکبیر تحریمہ بہی کہتے ہیں

عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلى
ثم جاء فسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فرد عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال
ارجع فصل فانك لم تصل فرجع فصلى كما صلى ثم جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال له رسول
الله صلى الله عليه وسلم وعليك السلام ارجع فصل فانك لم تصل فعل ذلك ثلاث مرات فقال
الرجل والذي بعثك بالحق ما احسن غير هذا فعلمني قال اذا قمت الى الصلوة فكبر ثم اقرأ
ما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن
ساجدا ثم افعل ذلك في صلوتك كلها ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف
لائے تہے ایک شخص آیا اور اوس نے نماز پڑہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا آپ نے جواب دیا اور فرمایا جا
نماز پڑہ تو نے نماز نہیں پڑہی وہ گیا اور جیسے پہلے پڑہی تہی ویسی ہی پڑہ کر پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا

آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی ایسا ہی تین بار ہوا جب تو اوس شخص نے کہا قسم ہے اوس کی
جسنے آپکو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں جانتا آپ مجھ کو سکھلا دیجیے آپنے فرمایا جب تو نماز کو کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ
پھر جسقدر قرآن ہو سکے پڑھ پھر رکوع کر خاطر جمعی سے پھر سر اوٹھا اور سیدھا کھڑا ہو پھر سجدہ کر خاطر جمعی سے پھر سر اوٹھا اور خاطر جمعی
سے بیٹھ پھر اسیطرح ساری نماز کو ادا کر **القول الذی یفتتح بہ الصلوٰۃ** نماز کے شروع میں کیا پڑھنا چاہیے
عن عبد اللہ بن عمر قال قام رجل خلف نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہ اکبر کبیرا
والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صاحب الکلمۃ
فقال رجل انا یا نبی اللہ فقال لقد ابتدرھا اثنا عشر ملکا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوا اوس نے کہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا رسول اللہ
نے پوچھا یہ کون بولا اوس شخص نے کہا میں نے یا رسول اللہ آپنے فرمایا اس کلمے پر بارہ فرشتے دوڑے ہر ایک چاہتا تھا کہ اسکو پہلے
اللہ جل جلالہ کے پاس لیجاوے عن ابن عمر قال بینما نحن نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال
رجل من القوم اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من القائل کلمۃ کذا وکذا فقال رجل من القوم انا یا رسول اللہ قال عجبت
لھا فذکر کلمۃ معناھا فتحت لھا ابواب السماء قال ابن عمر ما ترکتھن منذ سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقولہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے
تھے میں ایک شخص بولا (اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا) آپنے فرمایا کس نے یہ کلمہ کہا وہ شخص بولا میں نے
کہا یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجھے تعجب ہوا اس کلمے کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے عبد اللہ بن عمر نے کہا اوس روز سے میں نے ان
کلموں کو نہیں چھوڑا جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا **وضع الیمین علی الشمال فی الصلوٰۃ** نماز میں
ہاتھ باندھنا عن وائل بن حجر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان قائما فی الصلوٰۃ قبض
بیمینہ علی شمالہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو داہنا ہاتھ
بائیں ہاتھ پر باندھتے **فی الامام** اذا رأی الرجل قد وضع شمالہ علی یمینہ اگر امام کسی کو بایاں ہاتھ داہنے کے
اوپر باندھے دیکھے عن ابن مسعود قال رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد وضعت شمالی علی یمینی
فی الصلوٰۃ فاخذ بیمینی فوضعھا علی شمالی ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکھا میں نے بایاں ہاتھ داہنے کے اوپر باندھا تھا آپنے میرا داہنا ہاتھ پکڑ کے بائیں کے اوپر کر دیا **باب** موضع الیمین من
الشمال فی الصلوٰۃ داہنا ہاتھ بائیں کے اوپر کہاں رکھے عن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلوٰۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فنظرت الیہ فقام فکبر ورفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ

ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا قَالَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھونگا۔ آپ کسطرح نماز پڑھتے ہیں میں نے دیکھا آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی پھر دونوں ہاتھ اوٹھائے کانوں تک پھر داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا یعنے ایک پہونچا دوسری پہونچے پر یا ایک ہاتھ دوسری ہاتھ پر جب رکوع کرنیکا قصد کیا تو دونو ہاتھ اوٹھائے اوسی طرح (یعنی کانوں کے برابر) اور دونو ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے پھر جب سر اوٹھایا رکوع سے تو دونوں ہاتھ اوٹھائے اوسی طرح (یعنی کانوں کے برابر) پھر سجدہ کیا اور دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر رکھا پھر بیٹھے بایاں پاؤں بچھاکر اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنے ران پر اور گھٹنے پر رکھی اور داہنے ہاتھ کی کہنی داہنی ران پر جمائی پھر دو انگلیوں کو بند کرلیا اور ایک حلقہ باندھ لیا (بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے) اور کلمے کی انگلی کو اوپر اوٹھایا تو میں نے دیکھا آپ کلمے کی انگلی کو ہلاتے تھے اور اوس سے دعا کرتے تھے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلٰوةِ

کوکھ پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھنا منع ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُتَخَصِّرًا **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کوکھ پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھنے سے

عَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلٰى خَصْرِيْ فَقَالَ لِيْ هٰكَذَا ضَرْبَةً بِيَدِهِ فَلَمَّا صَلَّيْتُ قُلْتُ لِرَجُلٍ مَنْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا رَابَكَ مِنِّيْ قَالَ اِنَّ هٰذَا الصَّلْبُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْهُ **ترجمہ** زیاد بن صبیح سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی عبد اللہ بن عمر کے پہلو میں تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھا اونہوں نے اپنے ہاتھ کو مارا (اشارہ کیا) جب نماز پڑھ چکا تو میں نے ایک شخص سے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ عبد اللہ بن عمر ہیں میں نے کہا اے ابا عبد الرحمن تم کو کیا برا معلوم ہوا میری طرف سے اونہوں نے کہا یہ سولی پر چڑھنے والے کی شکل ہے (یعنے کمر پر ہاتھ رکھنا) بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو اس سے

بَابُ الصَّفِّ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں دونو پاؤں ملاکر کھڑے ہونا کیسا ہے

عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنَّ عَبْدَ اللهِ رَاٰى رَجُلًا يُّصَلِّيْ قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ خَالَفَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ اَفْضَلَ **ترجمہ** ابو عبیدہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے ایک شخص کو دیکھا پاؤں جوڑے ہوئے کھڑا تھا نماز میں تو کہا اس نے خلاف کیا سنت کے اگر ایک پاؤں کو دوسری پاؤں سے جدا رکھتا تو بہتر ہوتا (یعنے دونو قدم کے بیچ میں کچھ فاصلہ رکھتا) اور کبھی ایک پاؤں پر زور دیتا دوسری پاؤں کو آرام دیتا پھر اوس پاؤں پر

پر زور دیتا اور دوسرے کو آرام دیتا تو بہتر ہوتا عن عبد الله انه رأى رجلا يصلي قد صف بين قدميه فقال اخطأ السنة ولو
راوح بينهما كان اعجب الي ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا دونوں پاؤں ملا کر نماز پڑھتا ہوا تو کہا بھول
گیا سنت کو اگر فاصلہ رکھتا تو بہتر ہوتا **سکوت الامام بعد افتتاح الصلوۃ** تکبیر تحریمہ کے بعد تھوڑی دیر تک چپ رہنا عن
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ سکتۃ اذا افتتح الصلوۃ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر چپ رہتے نماز شروع کرنے کے بعد **باب الدعاء بین التکبیر والقراءۃ** تکبیر تحریمہ اور قراءت
کے بیچ میں کیا دعا پڑھنا چاہیے عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ سکت ھنیھۃ
فقلت بابی انت وامی یا رسول اللہ ما تقول فی سکوتک بین التکبیر والقراءۃ قال اقول اللھم باعد بینی
وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من خطایای کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم
اغسلنی من خطایای بالثلج والماء والبرد ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو تھوڑی دیر
چپ رہتے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں آپ کیا کہا کرتے ہیں اس چپ رہنے میں جو درمیان ہے تکبیر اور قراءت کے تو فرمایا
میں یہ کہتا ہوں اللھم باعد بینی وبین خطایای الخ یعنی یا اللہ مجھ کو میرے گناہوں سے دور کر دے جیسے دور کیا تو نے پورب کو پچھم سے یا اللہ مجھ کو صاف
کر دے گناہوں سے جیسے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے یا اللہ میرے گناہ دھو دے برف اور پانی اور اولے سے **نوع آخر** من
الدعاء بین التکبیر والقراءۃ دوسری دعا درمیان تکبیر تحریمہ و قراءت کے عن جابر بن عبد اللہ قال کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذا استفتح الصلوۃ کبر ثم قال ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ
وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم اھدنی لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت وقنی
سیء الاعمال وسیء الاخلاق لا یقی سیئھا الا انت ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع
کرتے تو تکبیر کہتے پھر فرماتے ان صلاتی ونسکی آخر تک یعنی میری نماز اور قربانی اور زندگی اور موت سب اللہ کو ہے جو پالنے والا ہے سارے جہان کا
اس کا کوئی ساجھی نہیں مجھ کو یہی حکم ہوا اور میں سب سے پہلے تابعدار ہوں اللہ کے حکم کا یا اللہ مجھ کو راہ دے اچھے کاموں کی اور اچھے اخلاق کی کوئی
راہ دکھانے والا ان میں سوا تیرے اور بچا دے مجھ کو برے کاموں سے برے اخلاق سے کوئی نہیں بچانے والا ان سے سوا تیرے **نوع آخر** من الذکر والدعاء
بین التکبیر والقراءۃ تیسری دعا درمیان تکبیر تحریمہ و قراءت کے عن علی رضی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استفتح
الصلوۃ کبر ثم قال وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای
ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملک لا الہ الا انت انا عبدک ظلمت
نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا
الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک
انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک ترجمہ امیر المؤمنین علی رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع

تو کہتے پہر فرماتے وجہت وجہی للذی اخیر تک یعنی منہ کیا مینے اوس شخص کے سامنے جسنے بنایا آسمانون اور زمین کو اوس حال مین
کہ مین سچے دین کا تابعدار ہون اور جہوٹے دین سے بیزار ہون اور مین اون لوگون مین سے نہین ہون جو اللہ کے ساتھہ دوسرے کسیکو ساجہی بناتے
ہین بیشک میری نماز اور عبادت اور زندگی اور موت سب اللہ کے لیے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہان کا اوسکا کوئی ساجہی نہین ہے مجہکو بہی
اسی کا حکم ہوا ہے اور مین اول تابعدارون مین سے ہون یا اللہ تو بادشاہ ہے سوا تیرے کوئی سچا معبود نہین ہے مین تیرا بندہ ہون مینے اپنی جان پر ظلم
کیا اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہون تیرے آگے تو بخشدے میرے گناہ کیونکہ نہین بخشتا گناہونکو سوا تیرے کوئی اور مجہکو راہ دکہا اچہی عادتون اور خصلتون کی نہین
سوا تیرے کوئی راہ دکہا سکتا اچہی عادتون کی اور دور کر مجہسے بری عادتون اور خصلتون کو سوا تیرے کوئی دور کرنیوالا نہین ہے مین
حاضر ہون تیری خدمت مین اور تابعدار ہون تیری سب بہلائی تیرے اختیار مین ہے اور برائی تیری طرف نہین ہے مین تیری وجہ سے ہون اور تیری
طرف رجوع کرونگا تو برکت والا اور بلند ہے مین تجہسے بخشش چاہتا ہون گناہونکی اور توبہ کرتا ہون تیرے سامنے عن محمد بن مسلمة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام يصلي تطوعا قال الله اكبر وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض
حنيفا مسلما وما انا من المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت
وانا اول المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت سبحانك وبحمدك ثم يقرا ترجمہ محمد بن مسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل پڑہنے کو کہڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پہر فرماتے وجہت وجہی اخیر تک پہر قراءت کرتے **نوع آخر من الذكر**
بين افتتاح الصلوة وبين القراءة چوتہی ثنا درمیان مین تکبیر اور قراءت کے **عن** ابي سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان اذا افتتح الصلوة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ترجمہ ابو سعید سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو فرماتے سبحانک اللہم اخیر تک یعنی پاک ہے تو اے اللہ ہے تیری برکت والا نام تیرا اور بلند
ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہین ہے سوا تیرے **نوع آخر من الذكر بعد التكبير** ایک اور ذکر درمیان مین تکبیر تحریمہ اور قراءت کے
عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بنا اذ جاء رجل فدخل المسجد وقد حفزه النفس فقال
الله اكبر الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوته قال ايكم الذي
تكلم بكلمات فسكت القوم قال انه لم يقل بأسا قال انا يا رسول الله جئت وقد حفزني النفس فقلتها قال النبي صلى الله عليه
وسلم لقد رأيت اثني عشر ملكا يبتدرونها ايهم يرفعها ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نماز پڑہا رہے تہے اتنے مین ایک شخص آیا اسکے
سانس پہول گئے تہے تو اوسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب رسول اللہ صلعم نماز پڑہ چکے تو فرمایا تم مین سے کسنے یہ کلمے کہے لوگ چپ ہو رہے
فرمایا اوسنے کچھہ بری بات نہین کہی ایک شخص بولا یا رسول اللہ مینے کہے جب مین آیا تو میری سانس پہول گئے تہے تب مینے یہ کلمے کہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے بارہ فرشتونکو دیکہا سب جلدی کرتے تہے کون ان کلمونکو اوٹہا کر لیجاوے **باب**
البداءة بفاتحة الكتاب قبل السورة پہلے فاتحہ (یعنے الحمد) پڑہے پہر سورت پڑہے **عن** انس
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر يستفتحون القراءة بالحمد لله رب العالمين

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر قراءت کو شروع کرتے تھے الحمد للہ رب العالمین سے (یعنی الحمد
پڑھتے تھے پہلی سورت) عن انس قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومع ابی بکر وعمر رض فافتتحوا
بالحمد للہ رب العالمین ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر کے ساتھ نماز پڑھی
انہوں نے قراءت شروع کی الحمد للہ رب العلمین سے

قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا بیان

عن انس بن مالک قال بینما ذات یوم بین اظہرنا یرید النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اغفی اغفاءۃ ثم رفع راسہ متبسما فقلنا لہ ما اضحکک یا رسول اللہ قال نزلت علی آنفا سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ہو الابتر ثم قال ہل تدرون ما الکوثر قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال انہ نہر وعدنیہ ربی فی الجنۃ آنیتہ اکثر من عدد الکواکب ترد علیہ امتی فیختلج العبد منہم فاقول یا رب انہ من امتی فیقول لی انک لا تدری ما احدث بعدک ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے ایک ہی بیک آپ ذرا اونگھ گئے پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا ہنستے ہوئے ہم نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورت اتری ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ہو الابتر (ہم نے تجھکو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کے لیے اور قربانی کر بیشک تیرا دشمن ہی بے نشان ہے) تم جانتے ہو کوثر کیا ہے ہم نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا وہ نہر ہے جسکا وعدہ کیا ہے میرے رب نے جنت میں اسکے برتن (یعنی کٹورے) تاروں سے زیادہ ہیں میری امت اسپر آویگی پھر ایک شخص ان میں سے باہر کھینچا جاویگا میں کہونگا اے پروردگار یہ تو میری امت میں سے ہے پروردگار فرماویگا تم نہیں جانتے جو اس نے کیا بعد تمہارے (یعنی شریعت اسلام کے برخلاف کیا اور مرتد ہوگیا مراد وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے اور ابوبکر صدیق رض نے انکو قتل کیا)

عن نعیم المجمر قال صلیت وراء ابی ہریرۃ فقرا بسم اللہ الرحمن الرحیم ثم قرا بام القرآن حتی اذا بلغ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال آمین فقال الناس آمین ویقول کلما سجد اللہ اکبر واذا قام من الجلوس فی الاثنتین قال اللہ اکبر واذا سلم قال والذی نفسی بیدہ انی لاشبہکم صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ نعیم مجمر سے روایت ہے میں ابوہریرہ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی پھر سورہ فاتحہ پڑھی جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر پہنچے تو انہوں نے آمین کہی لوگوں نے بھی آمین کہی اور وہ جب سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھکر اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے پھر جب سلام پھیرا تو کہا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ترک الجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہ کہنا

عن انس بن مالک قال صلی بنا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُسْمِعْنَا قِرَاءَةَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَصَلّٰى بِنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُمَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو بسم اللہ کی آواز ہم نے نہیں سنی اور ابوبکر اور عمر نے نماز پڑھی اون سے بھی ہم نے بسم اللہ کی آواز نہیں سنی (یعنی یہ سب لوگ بسم اللہ آہستہ پڑھتے تھے)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کے پیچھے پھر کسیکو میں نے نہیں سنا بسم اللہ پکارکر پڑھتے ہوئے

عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِذَا سَمِعَ اَحَدَنَا يَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ قَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل کے بیٹے سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مغفل جب کسیکو سنتے بسم اللہ الرحمن الرحیم (پکارکر) پڑھتے ہوئے تو کہتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کے پیچھے نماز پڑھی اور کسی کو بسم اللہ الرحمن الرحیم (پکارکر) پڑھتے نہیں سنا

تَرْكُ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ میں نہ پڑھنا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ فَغَمَزَ ذِرَاعِيْ وَقَالَ اقْرَاْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا يَقُوْلُ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ فَهٰذِهِ الْاٰيَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اوس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے وہ ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے ہرگز پوری نہیں ابو السائب نے کہا میں نے ابوہریرہ سے پوچھا کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تو کیونکر سورہ فاتحہ پڑھوں) انہوں نے میرا ہاتھ دبایا اور کہا اے فارسی اپنے دل میں پڑھ لے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے نماز بٹ گئی ہے میرے اور بندے کے بیچ میں آدھوں آدھ تو آدھی میری لیے ہوا اور آدھی

میری بندی کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اوسکو ملیگا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو جب بندہ کہتا ہے
الحمد للہ رب العالمین سب تعریف اسد کے لیے ہے جو مالک ہے ساری جہان کا تو اسد فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی
پھر بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم بہت مہربان نہایت رحم والا اسد فرماتا ہے سراہا مجھکو میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین
مالک بدلے کے دن کا اسد جل جلالہ فرماتا ہے بزرگی بیان کی میری میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین
ہم تجھی کو پوجتے ہیں اور تجھہ سے مدد چاہتے ہیں یہ آیت میری اور بندے کے بیچ میں ہے **ف** کیونکہ آدھی آیت یعنی ایاک نعبد
میں اقرار ہے اوسکی عبادت کا اور آدھی آیت یعنی ایاک نستعین میں بندہ حاجت طلب کرتا ہے اپنے پروردگار سے اور یہ بندے کا
کام ہے **ف** اور میرے بندے کے لیے جو مانگے موجود ہے پھر بندہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم بتلا ہمکو سیدھی راہ صراط
الذین انعمت علیہم اون لوگون کی راہ جن پر تو نے اپنا فضل کیا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین نہ اون لوگون کی راہ جن
پر تو غصے ہوا یا وہ گمراہ ہوگئے یہ تینون آیتیں بندے کے لیے ہیں اور میرے بندے کے لیے جو مانگے موجود ہے **ف** پس اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ بسم اسد الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ کا جزو نہیں ہے اور صراط الذین انعمت علیہم ایک آیت ہے اور غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین دوسری آیت اسطرح اس سورت میں سات آیتیں ہونگے اور جو لوگ بسم اسد کو سورہ فاتحہ کا جزو کہتے ہیں
اون کے نزدیک ایک آیت بسم اسد الرحمن الرحیم ہے اور صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ایک آیت ہے

قراءۃ فاتحۃ الکتاب فی الصلوۃ سورہ فاتحہ نماز میں پڑھنا ضروری ہے خواہ اکیلے پڑھتا ہو یا امام کے پیچھے ہو **عن**

عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب

ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اوسکی نماز ہی نہیں ہے

عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب
فصاعدا **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا اوس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جو سورہ
فاتحہ نہ پڑھے پھر اوس سے زیادہ یعنی سورت وغیرہ

فضل فاتحۃ الکتاب سورہ فاتحہ کی فضیلت **عن** ابن

عباس قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ جبرئیل اذ سمع نقیضا فوقہ فرفع جبرئیل
علیہ السلام بصرہ الی السماء فقال ہذا باب قد فتح من السماء ما فتح قط قال فنزل منہ ملک
فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابشر بنورین اوتیتہما لم یؤتہما نبی قبلک فاتحۃ الکتاب
وخواتیم سورۃ البقرۃ لم تقرأ حرفا منہما الا اعطیتہ **ترجمہ** عبد اسد بن عباس سے روایت ہے رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں جبرئیل نے آسمان کے اوپر دروازہ کھلنے کی آواز
سنی تو اونہوں نے اپنی آنکھہ اوٹھا کر دیکھا پھر کہا یہ دروازہ ہے آسمان کا جو کبھی نہیں کھلا تہا پھر اوسمیں سے ایک فرشتہ اوترا
اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آیا اور کہا مبارک ہون تم کو دو نور جو تم کو دیے گئے اور تم سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے

ایک تو سورہ فاتحہ دوسری اخیر آیتین سورہ بقرہ کی (یعنی آمن الرسول سے اخیر تک) اگر ان مین سے ایک حرف بھی پڑھ لو گے تو اوسکا
ثواب ملیگا **تاویل قولہ عزوجل** وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي تفسیر اس آیت کی وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ
سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ
وَهُوَ يُصَلِّيْ فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُجِيْبَنِيْ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ
يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ اَلَا اُعَلِّمُكَ
اَعْظَمَ سُوْرَةٍ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَذَهَبَ لِيَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْلَكَ قَالَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ **ترجمہ** ابوسعید بن معلی سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے سامنے سے گئے وہ نماز پڑھ رہے تھے آپنے اونکو بلایا وہ نماز پڑھ کر گئے تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے جواب کیون نہین دیا اونہون نے کہا مین نماز پڑھتا تھا آپنے فرمایا کیا اللہ نے نہین فرمایا اے
ایمان والو جواب دو اللہ اور اوسکے رسول کو جب بلاوے تم کو اونکا مونکے لیے جن سے تمہاری زندگی ہو (یعنی آخرت مین
زندگی کا لطف اوٹھے) **ف** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو پکارین اوسکو جواب دینا چاہیے اگرچہ نماز مین ہو
ف مین تم کو ایک ایسی سورت بتاؤنگا مسجد سے باہر جانے سے پہلے جو بہت بڑی ہے درشان اور رتبہ مین اگرچہ چھوٹی
ہے الفاظ مین) پھر آپ مسجد سے نکلنے لگے مینے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے کیا فرمایا تھا آپنے فرمایا وہ سورت الحمد للہ
رب العالمین ہے اور یہی سورت سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے (جسکا ذکر دوسری آیت مین ہے) **ف** سورہ فاتحہ کو
سبع مثانی کہتے ہین اس لیے کہ اوسمین سات آیتین ہین اور وہ دو دو بار پڑھی جاتی ہے ہر نماز مین یا دو بار اوتری ہے ایک بار
مکہ مین اور دوسری بار مدینہ مین **عن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ
اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَهِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ
نے توراۃ مین اور نہ انجیل مین کوئی سورت مثل سورہ فاتحہ کی اوتاری وہ ام القرآن ہے یعنی جڑ ہے قرآن کی اور وہ سبع مثانی
ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ یہ سورت بٹی ہوئی ہے تیرے اور میرے بندے کے بیچ مین اور میرے بندے کو لیے جو مانگے سو موجود ہے
عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي الطُّوَلَ **ترجمہ** ابن عباس نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبع مثانی ملین یعنے سات سورتین جو بڑی ہین (تو مراد سبع مثانی سے یہ سات سورتین ہین اور
مثانی اونکو اسلیے کہا کہ ایک سورت کے مضامین دوسری سورت مین موجود ہین اور وہ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور
مائدہ اور اعراف اور ہود اور یونس ہین) **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي قَالَ
اَلسَّبْعُ الطُّوَلُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا سبع مثانی سے مراد وہ سات سورتین ہین جو بہت لمبی ہین

تَرَكَ

الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيْهِ امام کے پیچھے مقتدی (سوا سورہ فاتحہ کے) اور کوئی سورت نہ پڑھے اگرچہ سری نماز ہو عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَنْ قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيْهَا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک شخص نے آپ کے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو پوچھا کس نے اس سورت کو پڑھا ایک شخص بولا میں نے آپ نے فرمایا میں سمجھا کوئی مجھ سے قرآن چھینے لیتا ہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنَا وَلَمْ اُرِدْ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيْهَا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی ایک شخص آپ کے پیچھے پڑھ رہا تھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا تم میں سے کسی نے پڑھا سبح اسم ربک الاعلی ایک شخص بولا میں نے پڑھا اور میری نیت ثواب کی سوا کچھ نہ تھی آپ نے فرمایا میں سمجھا کہ تم میں کوئی قرآن مجھ سے چھینے لیتا ہے۔

تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا جَهَرَ بِهٖ جہری نماز میں امام کے پیچھے قراءت نہ کرنا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ اَحَدٌ مِنْكُمْ اٰنِفًا قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَا لِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں پکار کر آپ نے قراءت کی تو فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرآن پڑھا ایک شخص بولا ہاں میں نے پڑھا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جبھی میں کہتا تھا مجھے کیا ہوا ہے قرآن کوئی چھینے لیتا ہے مجھ سے جب سے لوگوں نے یہ سنا تو جس نماز میں آپ پکار کر قراءت کرتے کوئی آپ کے پیچھے قراءت ترک کرتا (یعنی سورت نہ پڑھتا مگر سورہ فاتحہ ضرور پڑھ لیتا کیونکہ اوسکے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی)

قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا جَهَرَ بِهِ الْاِمَامُ جب امام جہری نماز میں قراءت کرے تو مقتدی کچھ نہ پڑھیں مگر سورہ فاتحہ پڑھیں عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ لَا يَقْرَاَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی جہری نماز پڑھائی پھر فرمایا جب میں پکار کر قراءت کروں تو کوئی کچھ نہ پڑھے مگر سورہ فاتحہ

تَاْوِيْلُ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ تفسیر اس آیت کی واذا قرئ القرآن الآیہ یعنی جب قرآن پڑھا جاوے تو سنو اور سکوت کرو جب ہو

تاکہ تم رحم کیے جاؤ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوس کی پیروی کرو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تم چپ رہو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوس کی پیروی کیجاوے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تم چپ رہو اور سنو معلوم ہوا کہ یہ آیت نماز کے باب میں اوتری ہے

اِكْتِفَاءُ الْمَأْمُوْمِ بِقِرَاءَةِ الْاِمَامِ امام کی قراءت مقتدی کو کافی ہے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ یَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفِیْ كُلِّ صَلٰوةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهٖ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ وَكُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ مَا اَرَی الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَاٌ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَمْ یُقْرَاْ هٰذَا مَعَ الْكِتَابِ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کیا ہر نماز میں قراءت ہے آپنے فرمایا ہاں ایک شخص انصاری بولا یہ بات واجب ہوگئی آپنے میری طرف دیکھا اور میں سب لوگوں سے زیادہ آپ سے نزدیک تھا آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں جب امام لوگوں کی امامت کرے تو اوسکی قراءت اونکو کافی ہے۔ ابو عبدالرحمان نسائی (اس کتاب کے مؤلف) نے کہا اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول قرار دینا غلط ہے یہ ابو الدرداء کا قول ہے۔

مَا یُجْزِئُ مِنَ الْقِرَاءَةِ لِمَنْ لَّا یُحْسِنُ الْقُرْاٰنَ جو شخص قرآن نہ پڑھ سکے تو اوسکا بدل کیا ہے

عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اٰخُذَ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَعَلِّمْنِیْ شَیْئًا یُجْزِئُنِیْ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے قرآن یاد نہیں ہوسکتا تھوڑا سا بھی تو آپ مجھے سکھلا دیجیے ایسی چیز جو قرآن کا بدل ہوجاوے آپنے فرمایا کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ **ف** اگر کسی شخص کو قرآن کی ایک سورت بھی یاد نہ ہو یا صرف سورہ فاتحہ یاد ہو تو بجائے قراءت کے نماز میں یہ کلمات کہہ لیا کرے

جَهْرُ الْاِمَامِ بِاٰمِیْنَ امام آمین پکار کر کہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب کہے ولا الضالین یعنی امام، آمین کہو تو تم بھی آمین کہو اسلیے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور اسکے معنی ہیں قبول کر۔ پھر جس شخص کے آمین فرشتوں
کے آمین کے برابر ہوجاویگی اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قال الامام
غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا آمین فان الملائکة تقول آمین وان الامام یقول آمین فمن وافق
تامینه تامین الملائکة غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے پھر جسکی آمین فرشتوں کی آمین
کے موافق ہوجاویگی اسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا امّن
الامام فامنوا فمن وافق تامینه تامین الملائکة غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اسلیے کہ جسکی آمین فرشتوں کے آمین سے لڑجاویگی (یعنی اوسی وقت ہوگی) اوس کے
اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **الجهر بالتامین خلف الامام** امام کے پیچھے آمین کہنا چاہیے عن ابی هریرة رض ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا آمین فانه من وافق قوله قول الملائکة
غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
کہہ چکے تو تم آمین کہو اسلیے کہ جسکا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کے برابر ہوجاویگا اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **فضل التامین**
آمین کہنے کی فضیلت عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا قال احدکم آمین قالت الملائکة
فی السماء آمین فوافقت احداهما الاخری غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
جب کوئی تم میں سے آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں پھر اگر تمہاری آمین اونکی آمین برابر ہوگئی تو تمہارے اگلے گناہ بخشدیے
جاوینگے **قول المأموم اذا عطس خلف الامام** اگر مقتدی کو چھینک آوے نماز میں تو کیا کہے عن رفاعة بن رافع قال
صلیت خلف النبی صلی الله علیه وسلم فعطست فقلت الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه
مبارکا علیه کما یحب ربنا ویرضی فلما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم انصرف فقال من المتکلم فی الصلوة
فلم یکلمه احد ثم قالها الثانیة من المتکلم فی الصلوة فقال رفاعة بن رافع بن عفراء انا یا رسول
الله قال کیف قلت قال قلت الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه مبارکا علیه کما یحب ربنا
ویرضی فقال النبی صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لقد ابتدرها بضعة وثلاثون ملکا
ایهم یصعد بها ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی
تو مجھے چھینک آئی میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی جب آپ نماز پڑھ چکے تو
پوچھا کس نے بات کی تھی نماز میں مگر کسی نے جواب نہ دیا آپ نے پھر پوچھا تب تو میں نے کہہ دیا یا رسول اللہ میں نے بات
کی تھی آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا تھا میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی رسول اللہ صلعم نے

نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے البتہ دوڑکر اوٹھایا اسکو گیارہ فرشتون نے اور
سبقت کرتے تھے اس بات کی کون اوپر لیکر جاوے اون کلمونکو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین چھینک کا
شکر کرنا درست ہے اور بعضون نے کہا یہ عمل ابتدای اسلام مین تھا پھر ممانعت ہوگئی **عن وائل بن حجر**
قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ أَسْفَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ
فَلَمَّا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ آمِيْنَ فَسَمِعْتُهُ وَأَنَا خَلْفَهُ فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا
أَرَدْتُ بِهَا بَأْسًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُوْنَ
الْعَرْشِ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نے تکبیر کہی
تو دونون ہاتھ اوٹھائے ذرا اپنے کانون سے نیچے پھر جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہہ چکے تو آمین کہی مین نے
آمین کو سنا اور مین آپ کے پیچھے تہا اتنے مین آپ نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپ نے سلام پھیرا
تو پوچھا یہ کس نے کہا تھا ایک شخص بولا مین نے یا رسول اللہ اور میری نیت بری نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بارہ فرشتے اسپر دوڑے پھر کسی نے روکے نہ رکھے یہ کلمے عرش تک یعنی خداوند کریم جلشانہ تک چلے گئے اس حدیث سے معلوم
ہوتا ہے کہ عرش مقدس خاص محل ہے انوار الٰہی حق سبحانہ و تعالیٰ کا **جامع ما جاء فی القرآن**
کا بیان **عن عائشة** قَالَتْ سَأَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيْكَ
الْوَحْيُ قَالَ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَأَحْيَانًا
يَأْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صُوْرَةِ الْفَتٰى فَيَنْبِذُهُ إِلَيَّ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے آپ نے فرمایا کبھی وحی آتی ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار پھر موقوف
ہوجاتی ہے جب اوسکو یاد کرلیتا ہون اور یہ طرح نہایت سخت گذرتی ہے مجھپر اور کبھی وحی کا فرشتہ ایک آدمی کی صورت
بنکر آتا ہے وہ کہہ جاتا ہے **عن عائشة** أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ
وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِيْ
مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ
جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی تو وحی اسطرح آتی ہے جیسے گھنٹی کے جھنکار اور

مجھپر نہایت سخت گزرتی ہی پھر موقوف ہوجاتی ہی جب مین یاد کرلیتا ہون اور کبھی فرشتہ ایک مرد کی صورت بنکر میرے
پاس آتا ہی وہ مجھسے بات کرتا ہی مین اوسکو یاد کرلیتا ہون حضرت عائشہ نے کہا مین نے دیکھا جب کڑاکے جاڑے مین رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم پر وحی اوترتی پھر موقوف ہوجاتی تو آپکے پیشانی سے پسینا پھوٹ نکلتا (وحی کی شدت اور
زور سے) عن ابن عباس فی قولہ عزوجل لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعالج من التنزیل شدۃ وکان یحرک شفتیہ قال اللہ
عزوجل لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ قال جمعہ فی صدرک ثم
تقرأہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ قال فاستمع لہ وانصت فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا اتاہ جبرئیل استمع فاذا انطلق قرأہ کما اقرأہ ترجمہ عبد اسد بن عباس سے روایت ہی اس آیت کی تفسیر
مین لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کلام اسد اوترنے سے تکلیف اوٹھاتے
اور اپنے ہونٹونکو ہلایا کرتے اوسکو اوترتے وقت پڑھا کرتے اس خیال سے کہ کہین بھول نجاوین تب اسد تعالی نے فرمایا لا تحرک
بہ لسانک الآیۃ نہ چلا تو اوسکی پڑھنے پر اپنی زبان جلدی سیکھنے کے لیے وہ تو ہمارا ذمہ ہی اوسکو اکٹھا کرنا اور پڑھنا (یعنی یہ ہمارا
کام ہی کہ تیری دلمین اسکو اکٹھا کردینگے پھر تو اوسکو پڑھنے لگیگا) تو جب ہم پڑھنے لگین تو اوسکی پیروی کر (یعنی جب اوسنا کر)
جب سے یہ آیت اوتری تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آتے آپ سنا کرتے (اور وہ پڑھا
کرتے) پھر جب جبرئیل چلے جاتے آپ ویسا ہی پڑھ دیتے جیسا جبرئیل نے پڑھایا تہا عن عمر بن الخطاب قال سمعت
ھشام بن حکیم بن حزام یقرأ سورۃ الفرقان فقرأ فیھا حروفا لم یکن نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اقرأنیھا قلت من اقرأک ھذہ السورۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت کذبت
ما کذا اقرأک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذت بیدہ اقودہ الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انک اقرأتنی سورۃ الفرقان وانی سمعت ھذا یقرأ فیھا حروفا
لم تکن اقرأتنیھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ یا ھشام فقرأ کما کان یقرأ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا انزلت ثم قال اقرأ یا عمر فقرأت فقال ھکذا انزلت
ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہی
مین نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان پڑھتے سنا اونہون نے کچھ الفاظ اسطرح پڑھے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مجھکو
اسطرح نہین پڑھائی تھی مین نے کہا تم کو یہ سورت کسنے پڑھائی اونہون نے کہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مین نے کہا تم جھوٹ
بولتے ہو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اسطرح کبھی نہین پڑھائی ہوگی پھر مین اونکا ہاتھ پکڑکے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس
کھینچ لایا اور عرض کیا یا رسول اسد آپنے مجھے سورہ فرقان پڑھائی ہے اور مین نے انکو پڑھتے سنا اوسمین وہ الفاظ مین جو آپنے

نہین پڑہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہشام سے کہا پڑہو اونہون نے پڑہا جسطرح پہلے پڑہا تہا آپ نے فرمایا
یہ اوتری ہی یہ سورہ پہر فرمایا اے عمر پڑہو مین نے پڑہا آپ نے فرمایا اسیطرح اوتری ہی یہ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سات بولیون مین اترا ہی ف
عرب کے قریش و ہذیل و ہوازن اور یمن اور طے اور ثقیف ہین اور بنی تمیم کے . بولیون مین ہر چند اختلاف ہو کسی لفظ
کے اعراب یا اشتقاق مین مگر ضرر نہین کرتا اس حدیث کے معنی کئی اقوال ہین جو اپنے مقام مین مذکور ہین عن عمر
بن الخطاب يقول سمعت هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان على غير ما أقرؤها عليه وكان
رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرأنيها فكدت أن أعجل عليه ثم أمهلته حتى انصرف
ثم لببته بردائه فجئت به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إني
سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على غير ما أقرأتنيها فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم اقرأ فقرأ القراءة التي سمعته يقرأ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هكذا أنزلت
ثم قال لي اقرأ فقرأت فقال هكذا أنزلت إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرؤا
ما تيسر منه ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے وہ کہتے تھے مین نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان دوسری طرح سے پڑہتے سنا
سوا اسطرح کے جسطرح مین پڑہتا تہا اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو یہ سورت پڑہائی تھی تو قریب تہا کہ
مین جلدی کرون انپر (یعنے اون سے گفتگو کرون اسی باب مین) مگر مین نے مہلت دی اونکو جب وہ پڑہ چکے تو اونہی کی
چادر اون کے گردن مین ڈالکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے انکو سورہ
فرقان پڑہتے سنا اور طرح سوا اوس طرح کے جسطرح آپ نے مجھے پڑہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا پڑہو
اونہون نے اوسی طرح پڑہا جسطرح مین نے اون سے سنا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح اوتری ہے پہر مجھ سے فرمایا تم پڑہو
مین نے پڑہا آپ نے فرمایا اسی طرح اوتری ہے اور قرآن سات بولیون مین اوتارا گیا ہے تو جسطرح آسان ہو پڑہو عن عمر بن الخطاب
يقول سمعت هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستمعت
لقراءته فإذا هو يقرأها على حروف كثيرة لم يقرئنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فكدت
أساوره في الصلاة فصبرت حتى سلم فلما سلم لببته بردائه فقلت من أقرأك هذه السورة
التي سمعتك تقرؤها فقال أقرأنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت كذبت والله إن رسول
الله صلى الله عليه وسلم هو أقرأني هذه السورة التي سمعتك تقرؤها فانطلقت به أقوده إلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إني سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على حروف
لم تقرئنيها وأنت أقرأتني سورة الفرقان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسله يا عمر
اقرأ يا هشام فقرأ عليه القراءة التي سمعته يقرؤها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هكذا

أنزلت ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ يا عمر فقرأت القراءة التي أقرأني فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم هكذا أنزلت ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن هذا القرآن
أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا ما تيسر منه ترجمہ امیر المومنین عمر رضی سے روایت ہے میں نے ہشام بن حکیم سے سنا سورہ
فرقان کو پڑھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں میں نے انکو پڑھتے سنا اور لفظوں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نے مجھ کو نہیں پڑھائی تھی تو قریب تھا کہ میں حملہ کروں ان پر نماز ہی میں لیکن میں نے صبر کیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیرا جب
سلام پھیر چکے تو انکی چادر میں نے انکے گلے میں ڈالی اور پوچھا تم کو کس نے یہ سورت پڑھائی ہے جو میں نے ابھی تم سے سنی انہوں نے
کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو قسم خدا کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
یہ سورت پڑھائی ہے پھر تم اسکو اس طرح کیونکر کہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو پڑھائی ہے آخر میں انکو پکڑ کر لیجا یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے انکو سورہ فرقان اور طرح پر پڑھتے اور ان لفظوں سے پڑھتے سنا جس طرح
آپ نے مجھکو نہیں پڑھائی اور مجھکو تو آپ نے یہ سورت پڑھائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو انکو اے عمر پھر فرمایا اے ہشام
پڑھو انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے انکو پڑھتے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اتری ہے پھر
آپ نے مجھ سے فرمایا اے عمر تم پڑھو میں نے اس طرح پڑھا جس طرح آپ نے مجھ کو پڑھایا تھا آپ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اتری ہے پھر آپ نے
فرمایا قرآن سات طرح پر اترا ہے جس طرح آسان ہو پڑھو ف بشرطیکہ معنی و مطلب میں تغیر نہ ہو جیسے غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین مشہور قرات ہے اور غیر مشہور یوں ہے غیر المغضوب علیہم وغیر الضالین یا صراط الذین انعمت علیہم میں صراط کو کوئی صاد سے
پڑھتا ہے کوئی سین سے یا مالک یوم الدین کو کوئی مالک یوم الدین پڑھتا ہے کوئی ملک یوم الدین اور اسی طرح بہت سے مقاموں میں اختلاف
ہے قرات کا اور اعراب اور اشتقاق اور [illegible] کلمات کا [illegible] علما نے تصریح کی ہے [illegible] کی کہ قرات مشہورہ سبعہ میں جو
قرات چاہے پڑھے مگر غیر مشہور کا پڑھنا بہتر نہیں ہے عن أبي بن كعب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عند
أضاة بني غفار فأتاه جبريل عليه السلام فقال إن الله عز وجل يأمرك أن تقرأ أمتك القرآن
على حرف قال أسأل الله معافاته ومغفرته إن أمتي لا تطيق ذلك ثم أتاه الثانية فقال إن الله
عز وجل يأمرك أن تقرأ أمتك القرآن على حرفين قال أسأل الله معافاته ومغفرته وإن أمتي
لا تطيق ذلك ثم أتاه الثالثة فقال إن الله عز وجل يأمرك أن تقرأ أمتك القرآن على ثلاثة
أحرف فقال أسأل الله معافاته ومغفرته وإن أمتي لا تطيق ذلك ثم جاءه الرابعة فقال إن
الله عز وجل يأمرك أن تقرأ أمتك القرآن على سبعة أحرف فأيما حرف قرءوا عليه فقد
أصابوا ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار کے تالاب پر بیٹھے تھے اتنے میں جبرئیل علیہ السلام
تشریف لائے اور کہا کہ اللہ جل جلالہ آپ کو حکم کرتا ہے کہ امت آپکی ایک حرف پر قرآن پڑھا کرے یعنی باوجودیکہ عرب میں بہت

قومین ہین اور ہر ایک کے لہجے اور محاورے جدا ہین مگر قرآن کو سب ایک لہجہ اور زبان پر پڑہین) آپ نے فرمایا مین اللہ جل جلالہ سے معافی چاہتا ہون اور اسکی بخشش چاہتا ہون کیونکہ میری اُمت اسکی طاقت نہین رکھتی پہر حضرت جبرئیل دوسری بار آئے اور کہا کہ اللہ جل جلالہ حکم کرتا ہے آپکو کہ امت آپ کی قرآن کو دو طرح پر پڑہا کرے آپ نے فرمایا مین اللہ کی بخشش اور مغفرت چاہتا ہون میری اُمت کو اتنی طاقت نہین ہے پہر تیسری بار حضرت جبرئیل آئے اور کہنے لگے کہ اللہ جل جلالہ حکم کرتا ہے آپ کی امت کو کہ قرآن تین طرح پر پڑہا کرین آپ نے فرمایا مین اللہ کی بخشش اور مغفرت چاہتا ہون میری اُمت مین اتنی طاقت نہین ہے پہر چوتہی بار حضرت جبرئیل آئے اور کہنے لگے اللہ جل جلالہ حکم کرتا ہے کہ آپ کی امت قرآن کو سات طرح پڑہا کرین (یعنی عرب کی ساتون زبانون والے اپنی اپنی زبان مین پڑہین) اور جسطرح پڑہین گے صحیح ہوگا

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ اَقْرَأَنِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُوْرَۃً فَبَیْنَا اَنَا فِی الْمَسْجِدِ جَالِسٌ اِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا یَقْرَؤُھَا یُخَالِفُ قِرَاءَتِی فَقُلْتُ لَہٗ مَنْ عَلَّمَکَ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقْنِی حَتّٰی تَاْتِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا خَالَفَ قِرَاءَتِی فِی السُّوْرَۃِ الَّتِی عَلَّمْتَنِی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ یَا اُبَیُّ فَقَرَأْتُھَا فَقَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ اِقْرَأْ فَقَرَأَ فَخَالَفَ قِرَاءَتِی فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُبَیُّ اِنَّہٗ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ کُلُّھُنَّ شَافٍ کَافٍ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو ایک سورت پڑہائی ایک روز مین مسجد مین بیٹہا تہا ایک شخص نے وہی سورت پڑہی لیکن اوس نے اور طرح پڑہی مین نے کہا تجہکو یہ سورت کس نے سکہلائی وہ بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکہلائی مین نے کہا اچہا جانا نہین جبتک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ملین پہر مین آپ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ شخص میرے خلاف پڑہتا ہے اوس سورت کو جو آپ نے مجہکو سکہلائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابی پڑہو مین نے پڑہا آپ نے فرمایا تم نے اچہا پڑہا پہر آپ نے اوس شخص سے فرمایا تو پڑہ اوس نے میری خلاف پڑہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچہا پڑہا پہر آپ نے فرمایا ای ابی قرآن سات طرح پر اوترا ہے اور ہر ایک طرح صحیح اور کافی ہے

عَنْ اُبَیٍّ قَالَ مَا حَاکَ فِی صَدْرِی مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا اَنِّی قَرَأْتُ اٰیَۃً وَقَرَأَھَا اٰخَرُ غَیْرَ قِرَاءَتِی فَقُلْتُ اَقْرَأَنِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَقْرَأَنِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَقْرَأْتَنِی اٰیَۃَ کَذَا وَکَذَا قَالَ نَعَمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَلَمْ تُقْرِئْنِی اٰیَۃَ کَذَا وَکَذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ اَتَیَانِی فَقَعَدَ جِبْرِیْلُ عَنْ یَمِیْنِی وَمِیْکَائِیْلُ عَنْ یَسَارِی فَقَالَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ قَالَ مِیْکَائِیْلُ اسْتَزِدْہُ اسْتَزِدْہُ حَتّٰی بَلَغَ سَبْعَۃَ اَحْرُفٍ فَکُلُّ حَرْفٍ شَافٍ کَافٍ ترجمہ ابی بن کعب سے

روایت ہے میرے دل میں کبھی کوئی ایسی بات نہیں کھٹکی جب سے مسلمان ہوا جیسے یہ بات کھٹکی کہ میں نے ایک آیت پڑھی اور دوسرے نے اور طرح پڑھی میں نے کہا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے دوسرا بولا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے مجھے یہ آیت اسطرح پڑھائی ہے آپ نے فرمایا ہاں دوسرا بولا آپنے مجھکو یہ آیت اسطرح پڑھائی ہے آپنے فرمایا ہاں جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام میرے پاس آئے تو جبرئیل میری داہنی طرف بیٹھے اور میکائیل میری بائیں طرف بیٹھے جبرئیل نے کہا قرآن ایک طرح پڑھا کرو میکائیل نے کہا زیادہ کرو زیادہ کرو یہانتک کہ سات طرح تک پہنچے اور کہا کہ ہر ایک طرح شافی کافی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِذَا عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کے حافظ کی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ والے کی جسکے اونٹ رسی سے بندھے ہیں اگر انکی حفاظت کریگا تو وہ رہیں گے اور اگر چھوڑ دیگا تو چلے جاوینگے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ اِسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ اَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری بات ہے یہ کوئی کہے میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یہ کہے بھلایا گیا (کیونکہ اسمیں حسرت اور قصور ظاہر ہوتا ہے اور بھول گیا میں بے پروائی نکلتی ہے) یاد کرتے رہو قرآن کو کیونکہ قرآن جلدی نکل جاتا ہے سینوں سے آدمیوں کے ان جانوروں سے بھی زیادہ جو رسی سے بندھے ہوں

اَلْقِرَاءَةُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی سنتوں میں کیا پڑھے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَفِي الْاُخْرٰى اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا اخیر آیت تک جو سورہ بقرہ میں ہے پڑھتے اور دوسری رکعت میں آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون پڑھتے

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

فجر کی سنتوں میں کافرون اور اخلاص پڑھنے کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا

تَخْفِيْفُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی سنتیں ہلکی پڑھنا یعنی قرأت کو ان میں طول نہ دینا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى اَقُوْلُ اَقَرَاَ فِيْهِمَا بِاُمِّ الْكِتَابِ ترجمہ

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں دیکھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں کو اتنا ہلکا پڑھتے تھے کہ میں کہتی تھی کیا سورہ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالرُّوْمِ فجر کی نماز میں سورہ روم پڑھنا

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ فَإِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ أُولٰئِكَ ترجمہ ایک صحابی سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی آپ نے سورہ روم پڑھی اور اس میں بھول گئے جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا نماز پڑھتے ہیں ہمارے ساتھ اور طہارت اچھی طرح نہیں کرتے وہی لوگ قرآن بھلا دیتے ہیں

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھنا

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ بِالسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِقٓ فجر کی نماز میں سورہ قاف پڑھنا

عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهَا فِي الصُّبْحِ ترجمہ ام ہشام بنت حارثہ سے روایت ہے میں نے سورہ قاف نہیں سیکھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ پڑھ کے آپ پڑھا کرتے تھے اسکو فجر کی نماز میں

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيْتُهُ فِي السُّوْقِ فِي الزِّحَامِ فَقَالَ قٓ ترجمہ زیاد بن علاقہ سے روایت ہے میں نے اپنے چچا سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی آپ نے ایک رکعت میں والنخل باسقات لها طلع نضید پڑھا شعبہ نے کہا میں زیاد سے بازار میں ہجوم میں ملا انہوں نے کہا سورہ قاف پڑھی

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ فجر کی نماز میں اذا الشمس کورت پڑھنا

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فجر کے نماز میں اذا الشمس کورت پڑھتے تھے

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فجر کی نماز میں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَأَمَّنَا بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کو پوچھا آپ نے فجر کے نماز میں انھی دونوں سورتوں کو پڑھا

بَابُ الْفَضْلِ فِي قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کا بیان

عَنْ

عقبۃ بن عامر قال اتبعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو راکب فوضعت یدی علی قدمہ فقلت
اقرئنی یا رسول اللہ سورۃ ھود وسورۃ یوسف فقال لن تقرأ شیئا ابلغ عند اللہ من قل اعوذ
برب الفلق ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ہوا آپ سوار تھے تو مین نے اپنا ہاتھ آپ کے
پانون پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سورہ ہود اور سورہ یوسف سکھلا دیجئے آپ نے فرمایا تو نہین پڑھ سکیگا کوئی
سورت بہتر اللہ کے نزدیک قل اعوذ برب الفلق سے عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم آیات انزلت علی اللیلۃ لم یر مثلھن قط قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس
ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا چند آیتین مجھپر اتری ہین رات کو ایسی کہ ان کی مثل کبھی نہین دیکھی گئین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل
اعوذ برب الناس **القراءۃ فی الصبح یوم الجمعۃ** جمعہ کے روز فجر کی نماز مین کونسی سورت پڑھنا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ کان
یقرأ فی صلوۃ الصبح یوم الجمعۃ الم تنزیل وھل اتی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ فجر کی نماز مین جمعے کے دن الم تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی
الانسان حین من الدھر پڑھتے تھے عن ابن عباس ان النبی کان یقرأ فی صلوۃ الصبح یوم الجمعۃ تنزیل السجدۃ وھل اتی علی الانسان
ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ فجر کی نماز مین جمعے کے دن تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان پڑھتے تھے **باب سجود القرآن** قرآن
شریف کے سجدونکا بیان **السجود فی ص** سورہ ص مین سجدے کا بیان عن ابن عباس ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم سجد فی ص وقال سجدھا داود توبۃ ونسجدھا شکرا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا سورہ ص مین اور فرمایا داود علیہ السلام نے یہ سجدہ کیا تھا توبہ کے
لیے اور ہم سجدہ کرتے ہین شکر کے لیے (کہ اللہ جل جلالہ نے حضرت داود علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی) **السجود
فی النجم** سورہ نجم مین سجدے کا بیان عن المطلب بن ابی وداعۃ قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم بمکۃ سورۃ النجم فسجد وسجد من عندہ فرفعت رأسی وابیت ان اسجد ولم یکن یومئذ
اسلم المطلب ترجمہ مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے مین سورہ نجم پڑھی تو آپ نے سجدہ
کیا اور جتنے لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے سب نے سجدہ کیا مین نے اپنا سر اوٹھایا اور سجدہ نہین کیا ان دنون مین مین مسلمان
نتھا عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ النجم فسجد فیھا ترجمہ عبداللہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی تو سجدہ کیا اوسمین **ترک السجود فی النجم** سورہ نجم مین سجدہ
نکرنا عن عطاء بن یسار انہ سأل زید بن ثابت عن القراءۃ مع الامام فقال لا قراءۃ مع الامام فی
شیء وزعم انہ قرأ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والنجم اذا ھوی فلم یسجد ترجمہ عطا بن
یسار نے زید بن ثابت سے پوچھا کہ امام کے پیچھے قرات کرنا چاہیے انہون نے کہا امام کے پیچھے کبھی قرات نہین کرنا چاہیے
اور کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ والنجم پڑھی تو آپ نے سجدہ نہین کیا **باب**

السُّجُوْدِ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اذا السماء انشقت مین سجدہ کرنیکا بیان عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ

قَرَأَ بِهِمْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَجَدَ فِيْهَا ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہو ابوہریرہ نے اذا السماء انشقت پڑہا تو سجدہ کیا اوسمین پھر جب

پڑہ چکے تو لوگون سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے سجدہ کیا اوسمین عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سجدہ کیا اذا السماء انشقت مین عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ

انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو ہمنے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ اذا السماء

انشقت اور اقرا باسم ربک مین عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رض فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَمَنْ

هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُمَا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہو ابوبکر اور عمر نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت مین اور اون شخص نے

جو اون دونون سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رض

وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُمَا فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو ابوبکر اور عمر نے

سجدہ کیا اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو مینے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین **بَابُ** السُّجُوْدُ فِي الْفَرِيْضَةِ فرض نماز

مین سجدہ تلاوت کرنیکا بیان عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ يَعْنِي الْعَتَمَةَ

فَقَرَأَ سُوْرَةَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذِهِ سَجْدَةٌ

مَا كُنَّا نَسْجُدُهَا قَالَ سَجَدَ بِهَا اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا خَلْفَهُ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى

اَلْقٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو رافع سے روایت ہو مینے ابوہریرہ کے پیچھے عشا کی نماز پڑہی

انہون نے سورہ اذا السماء انشقت پڑہی اوس مین سجدہ کیا جب فارغ ہوئے تو مین نے کہا اے ابا ہریرہ یہ سجدہ تو ایسا ہے

ہم نے کبھی سجدہ نہین کیا اس سورت مین انہون نے کہا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اس سورت مین

اور مین انکے پیچھے تہا تو مین سجدہ کرتا رہونگا ہمیشہ اس مین یہانتک کہ ملون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **قِرَاءَةُ**

النَّهَارِ دن کو قرأت نماز مین آہستہ کرنا چاہیے عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ صَلٰوةٍ يُقْرَأُ

فِيْهَا فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفٰى مِنَّا اَخْفَيْنَا مِنْكُمْ ترجمہ

عطا سے روایت ہو ابوہریرہ نے کہا ہر نماز مین قرأت ہوتی ہو لیکن جس نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قرأت

سنائی اوسمین ہم تم کو سناتے ہین (یعنی پکار کے پڑہتے ہین) اور جس نماز مین آپنے آہستہ کی اوسمین ہم بھی آہستہ پڑہتے ہین

القراءة في الظهر ظہر کی قرات کا بیان عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْآيَةَ بَعْدَ الْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ وَالذَّارِيَاتِ ترجمہ براء سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھتے تھے تو کوئی ایک آدھ آیت کئی آیتوں کے بعد سنائی دیتی سورہ لقمان اور والذاریات کی ف یعنی آپ آہستہ قرات کرتے ظہر کی نماز میں

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ النَّضْرِ قَالَ كُنَّا بِالطَّفِّ عِنْدَ أَنَسٍ فَصَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَقَرَأَ لَنَا بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ترجمہ ابوبکر بن النضر سے روایت ہے ہم طف میں انس بن مالک کے پاس تھے انہوں نے ظہر کی نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی آپ نے یہ دو سورتیں پڑھیں دو رکعتوں میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ ف انس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوں گے اس وجہ سے ان کو سنائی دیتا آہستہ پڑھنے کے یہ معنی ہیں کہ خود سنے اور پاس والا سنے یہ معنے نہیں ہیں کہ فقط زبان کو حرکت دیوے حروف بھی اور نہ آپ سنے نہ دوسرا سنے جیسے بعض لوگ خیال کرتے ہیں اگر اتنا آہستہ پڑھے گا تو نماز نہ ہو گی

تطويل القيام في الركعة الأولى من صلاة الظهر

ظہر کی پہلی رکعت میں لمبی سورت پڑھنا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيءُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى يُطَوِّلُهَا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ظہر کی نماز شروع ہو جاتی تھی پھر جانے والا بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کر کے پھر آتا اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے تھے لمبی رکعت کرتے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ فَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ كَذَلِكَ وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَةَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ الرَّكْعَةَ الْأُولَى يَعْنِي فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھاتے تھے تو پہلی دو رکعتوں میں قرات کرتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے (جس کو زور سے پکار کر پڑھتے تھے) اور پہلی رکعت ظہر اور فجر کی آپ لمبی پڑھتے تھے (بہ نسبت دوسری رکعت کے بخاری)

باب إسماع الإمام الآية في الظهر

ظہر کی نماز میں امام کا آیت پڑھنا سنائی دے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اور عصر کی اور کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنائی دیتی اور پہلی رکعت کو آپ لمبی کرتے

تقصير القيام في الركعة الثانية من

الظُّهْرِ ظہر کی دوسری رکعت میں قرأت کم کرنا پہلی رکعت سے عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ بِنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنْ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَۃَ اَحْیَانًا وَ
یُطَوِّلُ فِی الْاُوْلٰی وَیُقَصِّرُ فِی الثَّانِیَۃِ وَکَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ یُطَوِّلُ فِی الْاُوْلٰی
وَیُقَصِّرُ فِی الثَّانِیَۃِ وَکَانَ یَقْرَأُ بِنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ یُطَوِّلُ الْاُوْلٰی
وَیُقَصِّرُ الثَّانِیَۃَ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے پہلے دو رکعت میں قرأت کرتے کبھی
ایک آدھ آیت ہم سن لیتے اور پہلی رکعت کو آپ دوسری رکعت سے لمبی کرتے اور صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے پہلی
رکعت کو دوسری سے لمبی کرتے اور عصر کی نماز میں بھی آپ پہلے دو رکعتوں میں قرأت کرتے لیکن پہلی رکعت کو دوسرے
سے لمبی پڑھتے اور دوسری کو چھوٹی کرتے اَلْقِرَاءَۃُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنْ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ ظہر کی پہلی
دو رکعتوں میں قرأت کرنا عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ
وَالْعَصْرِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَتَیْنِ وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَکَانَ
یُسْمِعُنَا الْاٰیَۃَ اَحْیَانًا وَکَانَ یُطِیْلُ اَوَّلَ رَکْعَۃٍ مِّنْ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کے پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف
سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت اسطرح پڑھتے کہ ہم سن لیتے اور پہلی رکعت ظہر کی لمبی پڑھتے اَلْقِرَاءَۃُ
فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عصر کے پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَ
سُوْرَتَیْنِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَۃَ اَحْیَانًا وَکَانَ یُطِیْلُ الرَّکْعَۃَ الْاُوْلٰی فِی الظُّھْرِ وَیُقَصِّرُ فِی الثَّانِیَۃِ وَ
کَذٰلِکَ فِی الصُّبْحِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کے پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ
اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور ایک آدھ آیت اسطرح سے پڑھتے کہ ہم سن لیتے اور ظہر کے پہلی رکعت بڑی کرتے اور دوسری
چھوٹی اور ایسا ہی صبح کی نماز میں کرتے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی
الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِھِمَا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور ان کے برابر سورتیں پڑھتے تھے عَنْ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَفِی الْعَصْرِ نَحْوَ
ذٰلِکَ وَفِی الصُّبْحِ بِاَطْوَلَ مِنْ ذٰلِکَ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں واللیل اذا یغشی
پڑھتے تھے اور عصر میں اسی سورت کے برابر اور صبح میں اس سے لمبی سورت پڑھتے تھے (جیسے سورہ دہر یا والمرسلات یا قاف
یا رحمان) تَخْفِیْفُ الْقِیَامِ وَالْقِرَاءَۃِ قیام اور قرأت کو ہلکا کرنا عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ دَخَلْنَا

عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ صَلَّيْتُمْ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ يَا جَارِيَةُ هَلُمِّي لِي وَضُوءًا مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ
أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِمَامِكُمْ هَذَا قَالَ زَيْدٌ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَيُخَفِّفُ الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس گئے انہوں
نے کہا تم نماز پڑھ چکے تھے کہا ہاں انہوں نے اپنی لونڈی سے کہا پانی لا پھر کہا میں نے کسی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی
جو زیادہ مشابہت رکھتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز سے تمہاری امام سے زیادہ زید نے کہا عمر بن عبد العزیز (جو
اوس وقت کے امام اور خلیفہ تھے) رکوع اور سجود کو اچھی طرح سے ادا کرتے اور قیام اور قعود کو ہلکا کرتے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ
يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ
بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطُوَلِ الْمُفَصَّلِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے میں نے کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل نماز پڑھتا ہو مگر فلاں شخص (وہ البتہ مشابہ ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں) سلیمان نے کہا وہ لنبا کرتے تھے ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو اور ہلکا پڑھتے تھے پچھلی رکعتوں
کو اور ہلکا کرتے تھے عصر کو اور مغرب میں مفصل کے چھوٹی سورتوں کو پڑھتے تھے (مفصل کہتے ہیں سورہ حجرات سے اخیر تک کو) اور عشا
میں مفصل کے متوسط سورتوں کو پڑھتے تھے اور صبح میں مفصل کے لنبی سورتیں پڑھتے تھے

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ

مغرب کی نماز میں مفصل کے چھوٹی سورتیں پڑھنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ
أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَ ذَلِكَ الْإِنْسَانِ وَكَانَ يُطِيلُ
الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ فِي الْعَصْرِ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ
وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَأَشْبَاهِهَا وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِسُورَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے میں نے کسی کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلعم کی نماز سے بہت مشابہ ہو مگر فلاں شخص کے پیچھے سلیمان بن
یسار نے کہا ہم نے اوس شخص کے پیچھے نماز پڑھی وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو لنبا پڑھتا اور پچھلی دو رکعتوں کو ہلکا اور عصر کے نماز
کو ہلکا پڑھتا اور مغرب میں مفصل کے چھوٹی سورتیں پڑھتا اور عشا میں والشمس وضحٰہا پڑھتا اور اسکے برابر جو سورتیں ہیں اور صبح میں
دو سورتیں لنبی پڑھتا

الْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى

مغرب میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھنا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِنَاضِحَيْنِ عَلَى مُعَاذٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ
فَصَلَّى مَعَهُ الرَّجُلُ ثُمَّ ذَهَبَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ
أَلَا قَرَأْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَنَحْوِهِمَا ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص انصاری
(ناضحین میں یعنی پانی کھینچنے والوں میں) معاذ بن جبل پر سے گزرا اور وہ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے سورہ بقر شروع

تو وہ شخص نماز پڑھ کے چلا گیا پھر یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا اے معاذ تو فتنہ کرتا ہے کیا تو فتنہ ڈالنا
چاہتا ہے (کہ لوگ نماز سے گھبرا کر جماعت میں آنا چھوڑ دیں) کیوں نہیں پڑھتا ہے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا
اور اسکے برابر سورتیں **اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ** مغرب میں سورہ والمرسلات پڑھنا **عَنْ** اُمِّ الْفَضْلِ
بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ الْمُرْسَلَاتِ مَا صَلّٰى بَعْدَهَا
صَلٰوةً حَتّٰى قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام فضل بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی
مرض موت میں) گھر میں مغرب کی نماز پڑھی تو سورہ والمرسلات پڑھی پھر اوس کے بعد آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی یہانتک
کہ آپکی وفات ہو گئی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهِ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے اپنی ماں سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی المرسلات مغرب
میں **اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ** مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھنا **عَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سورہ طور پڑھتے تھے مغرب میں **اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ** مغرب میں سورہ حم دخان
پڑھنا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ
الدُّخَانِ ترجمہ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورہ حم دخان پڑھی
اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالٓمٓصٓ مغرب میں سورہ المص پڑھنا **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ يَا اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ
اَتَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَحْلُوْفَةٌ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْهَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ الٓمٓصٓ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے انہوں نے مروان سے
کہا اے ابا عبد الملک تم مغرب میں قل ہو اللہ احد اور انا اعطیناک الکوثر پڑھتے ہو انہوں نے کہا ہاں زید نے کہا یہ نئی بات ہے
یا یوں کہا میں قسم کہاتا ہوں بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس میں لمبی سورت پڑھتے دیکھا یعنی المص سورہ
اعراف **عَنْ** مَرْوَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ مَا لِيْ اَرَاكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْهَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا اَطْوَلُ الطُّوْلَيَيْنِ قَالَ
الْاَعْرَافُ ترجمہ مروان سے روایت ہے زید بن ثابت نے مجھسے کہا کیا وجہ ہے کہ تم مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھا کرتے ہو
حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لمبی سورت دونوں لمبی سورتوں میں پڑھتے دیکھا میں نے کہا اے ابا عبد اللہ
لمبی سورت کون سی انہوں نے کہا اعراف **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلٰوةِ
الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مغرب کی نماز میں سورہ اعراف پڑھی دو رکعتوں میں **اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ** مغرب کی سنتوں میں

کون سی سورت پڑھنا عن ابن عمر قال رمقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرین مرۃ یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل الفجر قل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیس مرتبہ دیکھا مغرب کے سنتوں اور فجر کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے **الفضل فی قراءۃ قل ہو اللہ احد** قل ہو اللہ احد پڑھنے کی فضیلت

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا علی سریۃ فکان یقرأ لاصحابہ فی صلوتہم فیختم بقل ہو اللہ احد فلما رجعوا ذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سلوہ لای شیء فعل ذلک فسألوہ فقال لانہا صفۃ الرحمن عز وجل فانا احب ان اقرأ بہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبروہ ان اللہ عز وجل یحبہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا ایک ٹکڑی کا سردار کر کے وہ اپنی لوگوں کے ساتھ نماز میں قرآن پڑھا کرتا پھر اخیر میں قل ہو اللہ احد پڑھتا لوگوں نے یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اوس سے پوچھو وہ کیوں ایسا کرتا ہے لوگوں نے پوچھا اوس نے کہا قل ہو اللہ احد میں صفت ہے اللہ جل جلالہ کی اس وجہ سے مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے پڑھنا اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہہ دو اوس سے کہ اللہ جل جلالہ دوست رکھتا ہے اوس کو **عن** ابی ہریرۃ یقول اقبلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع رجلا یقرأ قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت فسألتہ ماذا یا رسول اللہ قال الجنۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا آپ نے ایک شخص کو قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا ضرور ہو گئی میں نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز ضرور ہو گئی آپ نے فرمایا جنت **عن** ابی سعید الخدری ان رجلا سمع رجلا یقرأ قل ہو اللہ احد یرددہا فلما اصبح جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ انہا لتعدل ثلث القرآن ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کو بار بار قل ہو اللہ پڑھتے دیکھا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے **عن** ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قل ہو اللہ احد ثلث القرآن ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے (ثواب میں) **القراءۃ فی العشاء الآخرۃ بسبح اسم ربک الاعلی** عشاء کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھنا **عن** جابر قال قام معاذ فصلی العشاء الآخرۃ فطول فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افتان یا معاذ افتان یا معاذ این کنت عن سبح اسم ربک الاعلی والضحی اذا السماء انفطرت ترجمہ جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل کھڑے ہوئے اونہوں نے عشاء کی نماز پڑھائی اور لمبی پڑھائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کیا فتنہ کریگا ای معاذ کدہر گیا سبح اسم ربک الاعلی اور والضحی اور اذا السماء انفطرت یعنی ان سورتون کو کیون نہ پڑہا

القراءة في العشاء الآخرة بالشمس وضحها عشا کی نماز مین والشمس وضحها پڑہنا **عن** جابر قال صلى معاذ بن جبل لاصحابه العشاء فطول عليهم فانصرف رجل منا فاخبر معاذ عنه فقال انه منافق فلما بلغ ذلك الرجل دخل على النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره بما قال معاذ فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اتريد ان تكون فتانا يا معاذ اذا اممت الناس فاقرأ بالشمس وضحها وسبح اسم ربك الاعلى والليل اذا يغشى واقرأ باسم ربك **ترجمہ** جابر سے روایت ہی معاذ بن جبل نے اپنے لوگون کے ساتھ عشا کی نماز پڑہی اور اوسکو طول دیا ایک شخص نماز توڑ کر چلا گیا معاذ نے کہا یہ منافق ہے اوس شخص کو جب یہ خبر ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور بیان کیا معاذ کا کہنا آپنے معاذ سے فرمایا کیا تم فتنہ کرنا چاہتے ہو جب امامت کرو تو والشمس وضحها اور سبح اسم ربک الاعلی اور والليل اذا يغشى اور اقرأ باسم ربك پڑہو **عن** بريدة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في صلوة العشاء الآخرة بالشمس وضحها واشباهها من السور **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز مین والشمس وضحها پڑہتے تھے اور مانند اس کے اور سورتین پڑہتے تھے

القراءة فيها بالتين والزيتون والتين والزيتون پڑہنا عشا کی نماز مین **عن** البراء بن عازب قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العتمة فقرأ فيها بالتين والزيتون **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑہی آپنے اوس مین والتین والزیتون پڑہی

القراءة في الركعة الاولى من صلوة العشاء الآخرة عشا کی پہلی رکعت مین والتین والزیتون پڑہنا **عن** البراء بن عازب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فقرأ في العشاء في الركعة الاولى بالتين والزيتون **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تھے تو عشا کی پہلی رکعت مین والتین والزیتون پڑہی

الركود في الركعتين الاوليين پہلے دو رکعتون کو لنبا پڑہنا **عن** جابر بن سمرة يقول قال عمر لسعد قد شكاك الناس في كل شيء حتى في الصلوة فقال سعد اتئد في الاوليين واحذف في الاخريين وما آلو ما اقتديت به من صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذاك الظن بك **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی نے سعد سے کہا ہر بات مین لوگ تمہاری شکایت کرتے ہین یہانتک کہ نماز بہی سعد نے کہا مین پہلے دو رکعتون مین قراءت کو طول دیتا ہون اور پچھلی دو رکعتون مین قراءت نہین کرتا اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروی مین کسی طرح کمی نہین کرتا حضرت عمر نے کہا تمہارے ساتھ یہی گمان ہے **عن** جابر بن سمرة قال وقع ناس من اهل الكوفة في سعد عند عمر فقالوا والله ما يحسن الصلوة فقال اما انا فاصلي بهم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اخرم عنها اركد في الاوليين واحذف

فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کوفے کے چند لوگوں نے حضرت عمرؓ پاس شکایت
کی سعد کی اور کہا قسم خدا کی وہ نماز اچھی نہیں پڑھتے سعد نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھتا ہوں
اوس میں کچھ کمی نہیں کرتا پہلے دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں حضرت عمرؓ نے کہا ہمیں
بھی یقین ہے تم سے کہ تمہاری شکایت بیجا ہے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروی کرتے ہو

قراءة سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ
يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلْقَمَةَ
فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَأَخْبَرَنَا بِهِنَّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا
میں جانتا ہوں ان سورتوں کو جو ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور وہ بیس سورتیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو دس
رکعتوں میں پڑھتے تھے پھر انہوں نے علقمہ کا ہاتھ پکڑا اور اندر گئے بعد اس کے علقمہ باہر نکلے شقیق نے کہا ہم نے اون سے
پوچھا ان سورتوں کو انہوں نے بیان کیا

عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ قَرَأْتُ
الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ قَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ ترجمہ ابووائل
سے روایت ہے ایک شخص نے عبد اللہ بن مسعود کے سامنے کہا میں نے مفصل کو (یعنی اوسکی سب سورتوں کو حجرات سے اخیر تک)
ایک رکعت میں پڑھا انہوں نے کہا یہ تو شعر کا جلدی جلدی پڑھنا ہوا۔ میں پہچانتا ہوں اون سورتوں کو جو ایک دوسرے
کی مشابہ ہیں جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے پھر بیان کیں انہوں نے بیس سورتیں مفصل کی ہر ایک
رکعت میں دو دو سورتیں آپ پڑھتے تھے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ اللَّيْلَةَ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ
فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ عِشْرِينَ سُورَةً
مِنَ الْمُفَصَّلِ مِنْ آلِ حم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے رات کو ایک رکعت میں ساری مفصل کو
پڑھا انہوں نے کہا کیا شعر کی طرح تو اوڑا گیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جوڑ کی سورتوں کو پڑھا کرتے تھے اور وہ
بیس سورتیں ہیں مفصل کے حم سے (اخیر تک) مفصل کے ابتدا میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں حجرات سے بعض ق سے
بعض سورہ صف سے بعض تبارک سے بعض سبح اسم سے واللہ اعلم

قراءة بعض السورة سورت کا ایک حصہ پڑھنا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلَّى فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ
فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى أَوْ عِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ ترجمہ عبد اللہ بن سائب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا جس دن مکہ فتح ہوا تو
آپ نے نماز پڑھی کعبہ کے سامنے اور جوتیاں اوتار کر بائیں طرف رکھیں اور سورہ مومنون شروع کی جب موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام

کے ذکر پر پہونچے (اس آیت پر ثم ارسلنا موسیٰ واخاہ ہارون بآیاتنا وسلطان مبین) آپ کو کہانسی آئی آپ نے رکوع کر دیا

تعوذ القاری اذا مر بآیۃ عذاب جب نماز میں آیت عذاب کی آوے تو اسد سے پناہ مانگنا **عن**
حذیفۃ انہ صلی الی جنب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فقرأ فکان اذا مر بآیۃ عذاب وقف
وتعوذ واذا مر بآیۃ رحمۃ وقف فدعا وکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم وفی سجودہ
سبحان ربی الاعلیٰ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے ایک رات رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس کہڑے
ہو کر نماز پڑہی تو دیکہا کہ آپ قرآن پڑہتے جب عذاب کی آیت آتی ٹہر جاتے اور اسد کی پناہ مانگتے اور جب رحمت کی آیت
آتی تو ٹہر جاتے اور دعا کرتے اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہتے اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتے **مسئلۃ**

القاری اذا مر بآیۃ رحمۃ قاری جب رحمت کی آیت پڑہے تو اسد سے رحمت مانگے **عن** حذیفۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قرأ البقرۃ وآل عمران والنساء فی رکعۃ لا یمر بآیۃ رحمۃ الا سأل ولا
بآیۃ عذاب الا استجار **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سورہ بقرہ اور آل عمران اور نساء
ایک رکعت میں پڑہی جب رحمت کی آیت پڑہتے تو اسد سے رحمت مانگتے اور جب عذاب کی آیت پڑہتے تو اسکی پناہ مانگتے ......

ترديد الآية ایک آیت کو کئی بار پڑہنا **عن** ابی ذر یقول قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی
اصبح بآیۃ والآیۃ ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم
ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نماز میں کہڑے ہوئے اور ایک آیت میں صبح کر دی وہ آیت یہ تہی (
جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت میں اسد جل جلالہ سے عرض کرینگے) ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز
الحکیم اگر تو عذاب کرے انکو تو تیرے بندے ہیں اور جو بخشدے تو تو غالب ہے حکمت والا **قولہ عز وجل** ولا تجہر

بصلاتک ولا تخافت بہا اس آیت کی تفسیر ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا **عن** ابن عباس فی قولہ
عز وجل ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا قال نزلت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختف
بمکۃ وکان اذا صلی باصحابہ رفع صوتہ وقال ابن منیع یجہر بالقرآن وکان المشرکون اذا سمعوا
صوتہ سبوا القرآن ومن انزلہ ومن جاء بہ فقال اللہ عز وجل لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا
تجہر بصلاتک ای بقراءتک فیسمع المشرکون فیسبوا القرآن ولا تخافت بہا عن اصحابک
فلا یسمعوا وابتغ بین ذلک سبیلا **ترجمہ** عبد اسد بن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں ولا تجہر بصلوتک ولا
تخافت بہا میں روایت ہے جب یہ آیت اوتری ہے تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم مکے میں چہپے ہوتے تہے جب اپنے یاروں کے ساتھ
نماز پڑہتے تو کلام اسد بلند آواز سے پکار کر پڑہتے مشرک جب آپ کی آواز سنتے تو کلام اسد کو (معاذ اسد) برا کہتے اور جس نے اوتارا
اور جو لیکر آیا اسکو بھی برا کہتے تب اسد تعالیٰ نے اپنے پیغام پہونچانے والے سے فرمایا مت پکار اپنی نماز میں یعنے کلام اسد یہانتک

پکار کے مت پڑھ ایسا نہ ہو کہ مشرک سنیں اور قرآن کو برا کہیں اور نہ بہت آہستہ پڑھ کہ تیرے ساتھی نہ سنیں بلکہ بیچ بیچ کا طریقہ اختیار کر وہ یہ ہے کہ تیرے ساتھی سنیں اور باہر والے کافر نہ سنیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ اِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ مَا كَانَ يُسْمِعُهُ اَصْحَابَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن کو پڑھتے اور مشرکین جب آپ کی آواز سنتے تو قرآن کو برا کہتے اور جو شخص قرآن کو لیکر آیا اوسکو بھی برا کہتے اس لیے آپ قرآن کو آہستہ پڑھنے لگے اتنا کہ آپکے ساتھیوں کو بھی سنائی نہ دیتا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

قرآن کو بلند آواز سے پڑھنا

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلَى عَرِيشِي ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو سنتی تھی رات میں اور میں اپنی چھت کے اوپر ہوتی

بَابُ مَدِّ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ

قرآن بلند آواز سے پڑھنا

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا ترجمہ قتادہ سے روایت ہے میں نے انس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر قرآن پڑھتے تھے انہوں نے کہا آپ آواز کھینچ کر پڑھتے تھے

تَزْيِينُ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ

قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنا

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زینت دو تم قرآن کو اپنی آوازوں سے ف یعنی خوش الحانی سے پڑھو مگر حروف کو اپنی مقدار سے گھٹاؤ بڑھاؤ نہیں ہر ایک مد کو اوسکی موافق ادا کرو

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ قَالَ ابْنُ عَوْسَجَةَ كُنْتُ نَسِيتُ هٰذِهِ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ حَتّٰى ذَكَّرَنِيهِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زینت دو قرآن کو اپنی آوازوں سے ابن عوسجہ نے کہا میں اسکو بھول گیا تھا مجھے یاد دلا دیا ابن مزاحم نے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ کسی چیز کو ایسی توجہ اور محبت سے نہیں سنتا جیسے قرآن کو سنتا ہے اوس پیغمبر کی زبان سے جو خوش آواز ہو اور پکار کر پڑھے کلام اللہ کو خوش آوازی سے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِشَيْءٍ يَعْنِي اَذَنَهُ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کسی چیز کو اسطرح نہیں سنتا جیسے کلام اللہ کو سنتا ہے پیغمبر کی زبان سے جو خوش آوازی سے پڑھے

عن

ابي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سمع قراءة أبي موسى فقال لقد أوتي من مزامير آل
مزامير آل داود عليه السلام ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسے کی قراءت سنی
تو فرمایا تو داؤد علیہ السلام کے خاندان کی بانسری دیا گیا ہے ف داؤد علیہ السلام بانسری بجا کر اللہ جل جلالہ کی یاد کرتے
تھے اور نہایت خوش آواز تھے حضرت نے ابوموسی اشعری رضی کی خوش آوازی کو دیکھ کر فرمایا انکو بھی حضرت داؤد
کے خاندان کی ایک بانسری ملی ہے یعنے ویسا ہی گلا ملا ہے اور تو خوش آواز ہے عن عائشة قالت سمع النبي
صلى الله عليه وسلم قراءة أبي موسى فقال لقد أوتي هذا من مزامير آل داود عليه السلام ترجمہ
حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسے کی قراءت سنی تو فرمایا یہ داؤد علیہ السلام کے خاندان
کی ایک بانسری دیا گیا ہے عن عائشة قالت سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم قراءة أبي موسى فقال
لقد أوتي هذا من مزامير آل داود عليه السلام ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ السلام نے ابوموسی کی قراءت سنی تو فرمایا اسکو حضرت داؤد کے گھرانے کی ایک بانسری ملی ہے عن يعلى بن مملك
أنه سأل أم سلمة عن قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلاته فقالت ما لكم وصلاته ثم
نعتت قراءته فإذا هي تنعت قراءة مفسرة حرفا حرفا ترجمہ یعلی بن مملک سے روایت ہے انہوں نے ام سلمہ سے
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت اور نماز کو انہوں نے کہا تم کو آپ کی نماز سے کیا [illegible] پھر بیان کیا انہوں نے
آپ کی قراءت کو وہ صاف تھی ایک ایک حرف الگ الگ معلوم ہوتا تھا باب التكبير للركوع رکوع کرتے وقت
تکبیر کہنا عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن أبا هريرة حين استخلفه مروان على المدينة كان إذا قام
إلى الصلاة المكتوبة كبر ثم يكبر حين يركع فإذا رفع رأسه من الركعة قال سمع الله لمن حمده
ربنا لك الحمد ثم يكبر حين يهوي ساجدا ثم يكبر حين يقوم من الثنتين بعد التشهد
يفعل مثل ذلك حتى يقضي صلاته فإذا قضى صلاته وسلم أقبل على أهل المسجد فقال والذي
نفسي بيده إني لأشبهكم صلاة برسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے
روایت ہے ابوہریرہ کو جب مروان نے خلیفہ کیا مدینے میں تو وہ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے پھر رکوع کرتے
وقت تکبیر کہتے پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہتے پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کو جھکتے پھر جب دو
رکعتوں کے بعد تشہد پڑھ کر اٹھتے تکبیر کہتے ایسا ہی ساری نماز میں کرتے جب نماز پڑھ چکتے اور سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف
مخاطب ہوتے اور کہا قسم اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز میں باب رفع اليدين للركوع حذاء فروع الأذنين رکوع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانا عن مالك
بن الحويرث قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه إذا كبر وإذا ركع وإذا رفع

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى يَبْلُغَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھا آپ نے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے جب تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے کانوں کی لو تک **باب**
رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے دونوں ہاتھ اٹھاتے
مونڈھوں تک اسیطرح جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے **تَرْكُ ذٰلِكَ** نہ اٹھانا **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ**
قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ
ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤں پھر وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے
دونوں ہاتھ اٹھائے پہلی بار میں (یعنی جب نماز شروع کی) پھر نہ اٹھائے **إِقَامَةُ الصُّلْبِ** فِي الرُّكُوعِ رکوع میں
پیٹھ برابر رکھنا **عَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ
فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ترجمہ ابی مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس شخص کی نماز ہی
نہیں ہوتی جو اپنی پیٹھ برابر نہ کرے رکوع اور سجدے میں **الِاعْتِدَالُ** فِي الرُّكُوعِ رکوع کس طرح کرے **عَنْ** أَنَسٍ
عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَا
لْكَلْبِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست اور ٹھیک ہو جاؤ رکوع اور سجدے میں اور نہ بچھاوے کوئی
تم میں سے اپنے دونوں ہاتھوں کو کتے کی طرح **ف** یعنی زمین پر نہ لگا دے کہنیوں کو بلکہ الگ رکھے اور رکوع کا اعتدال یہ ہے کہ پیٹھ
کو برابر کرے اور سر کو اوسکے برابر نہ اونچا نہ نیچا اور دونوں ہاتھ سیدھے کر کے گھٹنوں پر رکھے اور سجدے کا اعتدال یہ ہے کہ کہنیوں کو پیٹ
سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھے **التَّطْبِيقُ** دونوں ہاتھ ملا کر دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لینا رکوع میں **عَنْ**
عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي بَيْتِهِ فَقَالَ أَصَلَّى هٰؤُلَاءِ قُلْنَا نَعَمْ فَأَمَّهُمَا وَقَامَ بَيْنَهُمَا
بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ قَالَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَاصْنَعُوا هٰكَذَا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ
أَحَدُكُمْ وَلْيَفْرِشْ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ علقمہ اور اسود سے روایت ہے ہم دونوں عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ تھے اون کے گھر میں انہوں نے کہا کیا یہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے
کہا ہاں پھر عبد اللہ بن مسعود نے امامت کی اور ہم دونوں کے بیچ میں کھڑے ہوے نہ اذان کہی نہ اقامت اور کہا جب تم تین ہوے
ہو تو ایسا ہی کرو (یعنی امام بیچ میں کھڑا ہو اور دو مقتدی داہنے بائیں کھڑے ہوں) اور جب تین سے زیادہ ہو تو کوئی تم میں سے امامت
کرے اور چاہیے کہ بچھا لے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے رانوں پر گویا میں دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے اختلاف
کو **عَنْ** الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي بَيْتِهِ فَقَامَ بَيْنَنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا

عَلَى رُكَبِنَا فَنَزَعَهُمَا فَخَالَفَ بَيْنَ أَصَابِعِنَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ترجمہ اسود اور علقمہ سے روایت ہے دونوں نے کہا ہم نے عبداللہ بن مسعود کے ساتھ نماز پڑھی اونکے گھر میں وہ ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے تو ہم نے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھا انہوں نے ہمارے ہاتھ وہاں سے اوٹھا دیے اور انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر کر دیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ فَرَكَعَ فَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِهَذَا يَعْنِي الْإِمْسَاكَ بِالرُّكَبِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز سکھلائی آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی جب آپ رکوع کرنے لگے تو دونوں ہاتھ ملا کر اپنے گھٹنوں کے بیچ میں کر لیے اور رکوع کیا جب یہ حدیث سعد کو پہنچی تو انہوں نے کہا سچ کہا میرے بھائی نے پہلے ایسا ہی حکم تھا پھر گھٹنوں کے پکڑنے کا حکم ہوا رکوع میں

نَسْخُ ذَلِكَ اس حکم کا منسوخ ہونا

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَقَالَ اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنْ هَذَا وَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے اپنے باپ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے بیچ میں رکھا رکوع میں میرے باپ نے کہا اپنی دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ پھر میں نے دوسری بار ایسا ہی کیا (یعنی دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے بیچ میں رکھے) میرے باپ نے میرے ہاتھ پر مارا اور کہا ہم کو ممانعت ہوئی اس سے اور حکم ہوا ہاتھ رکھنے کا گھٹنوں پر

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَطَبَّقْتُ فَقَالَ أَبِي إِنَّ هَذَا شَيْءٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ ثُمَّ ارْتَفَعْنَا إِلَى الرُّكَبِ ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے رکوع میں دونوں ہاتھ جوڑے تو میرے باپ (سعد بن ابی وقاص) نے کہا پہلے ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر حکم ہوا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا

الْإِمْسَاكُ بِالرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا

عَنْ عُمَرَ قَالَ سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ فَأَمْسِكُوا بِالرُّكَبِ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت ہے رکوع میں تو گھٹنوں کو پکڑ لو

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنَّمَا السُّنَّةُ الْأَخْذُ بِالرُّكَبِ ترجمہ ابو عبد الرحمن سلمی سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا گھٹنوں کو پکڑنا ہی سنت ہے (رکوع میں)

مَوَاضِعُ الرَّاحَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیاں کہاں رکھے

عَنْ سَالِمٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِينَا وَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ وَجَافَى بِمِرْفَقَيْهِ حَتَّى اسْتَوَى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ حَتَّى اسْتَوَى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ترجمہ سالم سے روایت ہے ہم ابو مسعود کے پاس گئے اور ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے بیان کرو وہ ہمارے سامنے

کھڑی ہو گئے اور تکبیر کہی جب رکوع کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیاں اس سے نیچے رکھیں اور اپنی دونوں کہنیاں پسلیوں سے جدا رکھیں یہاں تک کہ ہر عضو سیدھا ہو گیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ہر عضو سیدھا ہو گیا

باب مواضع اصابع اليدين في الركوع رکوع میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں کہاں رکھیں

عن عقبة بن عمرو قال ألا أريكم كما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فقلنا بلى فقام فلما ركع وضع راحتيه على ركبتيه وجعل أصابعه من وراء ركبتيه وجافى إبطيه حتى استقر كل شيء منه ثم رفع رأسه فقام حتى استوى كل شيء منه ثم سجد فجافى إبطيه حتى استقر كل شيء منه ثم قعد حتى استقر كل شيء منه ثم سجد حتى استقر كل شيء منه ثم صنع كذلك أربع ركعات ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي و هكذا كان يصلي بنا

ترجمہ عقبہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے کہا کیا میں تم کو نہ دکھلاؤں جس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہم نے کہا ہاں دکھلائیے پھر وہ کھڑے ہوئے جب رکوع کیا تو دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھیں اور اپنی انگلیاں گھٹنوں کے نیچے رکھیں اور اپنی بغلوں کو کھول دیا یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا پھر سر اٹھایا اور کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ہر ایک عضو سیدھا ہو گیا پھر سجدہ کیا اور بغلیں کھول دیں یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا پھر بیٹھے یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا پھر سجدہ کیا یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا پھر ایسا ہی کیا چار رکعتوں میں بعد اس کے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے اور آپ اسی طرح ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے

باب التجافي في الركوع رکوع میں بغلیں کشادہ رکھنا

عن سالم البراد قال قال لي أبو مسعود ألا أريكم كيف رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي قلنا بلى فقام فكبر فلما ركع جافى بين إبطيه حتى لما استقر كل شيء منه رفع رأسه فصلى أربع ركعات هكذا وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي

ترجمہ سالم براد سے روایت ہے ابو مسعود نے کہا کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھلاؤں ہم نے کہا ہاں پھر وہ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی جب رکوع کیا تو اپنی بغلوں کو کشادہ رکھا یہاں تک کہ جب ہر عضو اپنی جگہ پر جم گیا تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے

باب الاعتدال في الركوع رکوع میں اعتدال کرنا

عن أبي حميد الساعدي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا ركع اعتدل فلم ينصب رأسه ولم يقنعه ووضع يديه على ركبتيه

ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو اعتدال کرتے یعنی اپنے سر کو نہ نیچا کرتے نہ اونچا بلکہ پیٹھ اور سر برابر رہتا اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے

النهي عن القراءة في الركوع رکوع میں کلام اللہ کی پڑھنے کی ممانعت

عن علي قال نهاني النبي صلى الله عليه وسلم عن القسي والحرير

وخاتم الذهب وان اقرأ وانا راکع وقال مرة احرم ان وانا اقرأ راکعا ترجمہ حضرت علی سے روایت
ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی (ایک کپڑا ہے ریشمی منسوب ہے قس کیطرف جو ایک مقام کا نام ہے) اور
حریر (جو کپڑا ہے ریشمی تھا) اور سونے کی انگوٹھے پہننے سے اور رکوع میں کلام اللہ پڑھنے سے عن علی قال نہانی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذهب وعن القراءة راکعا وعن القسی والمعصفر ترجمہ حضرت علی سے روایت
ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرأت سے اور قسی اور کسم میں رنگے ہوے
کپڑے پہنے سے عن علی قال نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا اقول نہاکم عن تختم
الذهب وعن لبس القسی وعن لبس المفدم والمعصفر وعن القراءة فی الرکوع ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور نہیں کہتا ہوں میں کہ منع کیا تمکو سونے کی انگوٹھی پہننے سے و قسی اور لال ڈھڈاتی اور کسم میں رنگے ہوے کپڑے پہننے سے
اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے عن علی یقول نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذهب وعن لبس القسی والمعصفر
وقراءة القرآن وانا راکع ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے اور قسی کے
پہننے سے اور کسم میں رنگے ہوے کپڑے پہننے سے اور قرآن پڑھنے سے رکوع میں عن علی قال نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
لبس القسی والمعصفر وعن تختم الذهب وعن القراءة فی الرکوع ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا مجھکو قسی اور کسم میں
رنگے ہوے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے تعظیم الرب فی الرکوع رکوع میں اپنے پروردگار کی تعظیم کرنا

عن ابن عباس قال کشف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الستارة والناس صفوف خلف ابی بکر فقال ایها الناس انه لم یبق من مبشرات النبوة الا
الرؤیا الصالحة یراها المسلم او تری له ثم قال الا انی نهیت ان اقرأ راکعا او ساجدا فاما
الرکوع فعظموا فیه الرب واما السجود فاجتهدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم ترجمہ عبداللہ بن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اوٹھایا (اپنے حجرے کا) اور لوگ صف باندھے ہوے تھے (نماز
کے لیے) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے آپنے فرمایا اے لوگو البتہ پیغمبری کے خوشخبری دینے والوں میں سے کچھ نہیں رہا مگر سچا خواب
کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اسکو کوئی اوس کے لیے دیکھے پھر فرمایا خبردار ہو جاؤ مجھ کو منع ہوا رکوع یا سجدے میں کلام اللہ پڑھنا
لیکن رکوع میں بڑائی بیان کرو اپنے رب کی اور سجدے میں دعا کی بہت کوشش کرو کیونکہ سزاوار ہے کہ دعا قبول ہو اور اس میں اسلیے
کہ سجدہ انتہا کی عاجزی ہے اپنے مالک کے سامنے تو امید ہے کہ مالک اپنے بندے پر رحم کرے اور جو مانگے سو دیوے باب
الذکر فی الرکوع رکوع میں کیا کہے عن حذیفة قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرکع
فقال فی رکوعه سبحان ربی العظیم وفی سجوده سبحان ربی الاعلی ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے میں نے
نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے رکوع کیا اور اوس میں سبحان ربی العظیم کہا اور سجدے میں سبحان ربی الاعلی
کہا نوع اخر من الذکر فی الرکوع رکوع میں دوسرا کلمہ عن عائشة قالت کان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحانک ربنا وبحمدک اللہم اغفرلی ترجمہ
ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رکوع و سجدہ میں سبحانک ربنا وبحمدک اللہم اغفرلی کہتے
تھے **نوع اخر** رکوع میں تیسرا کلمہ **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
فی رکوعہ سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اپنے رکوع میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کہتے تھے **نوع اخر** رکوع میں چوتھا
کلمہ **عن** عوف بن مالک یقول قمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رکع مکث قدر
سورۃ البقرۃ یقول فی رکوعہ سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ ترجمہ عوف
بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا ہوا جب آپ نے رکوع کیا تو سورہ بقرہ کے برابر
یعنی اتنی دیر تک رکوع میں رہے آپ کہتے تھے سبحان ذی الجبروت والملکوت الخ **نوع اخر**
رکوع میں پانچویں طرح کا کلمہ **عن** علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رکع قال
اللہم لک رکعت ولک اسلمت وبک امنت خشع لک سمعی وبصری وعظامی ومخی وعصبی
ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو کہتے اللہم لک رکعت ولک اسلمت وبک
امنت خشع لک سمعی وبصری وعظامی ومخی وعصبی **نوع اخر** ایک اور طرح کا کلمہ رکوع میں **عن**
جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رکع قال اللہم لک رکعت وبک امنت
ولک اسلمت وعلیک توکلت انت ربی خشع سمعی وبصری ودمی ولحمی وعظمی وعصبی للہ
رب العالمین ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو فرماتے اللہم لک رکعت
وبک آمنت ولک اسلمت وعلیک توکلت انت ربی خشع سمعی وبصری ودمی ولحمی وعظمی وعصبی للہ رب العالمین **عن**
محمد بن مسلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام یصلی تطوعا یقول اذا رکع اللہم
لک رکعت وبک امنت ولک اسلمت وعلیک توکلت انت ربی خشع سمعی وبصری ولحمی ودمی
ومخی وعصبی للہ رب العالمین ترجمہ محمد بن مسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز پڑھتے
تھے تو رکوع میں کہتے تھے۔ اللہم لک رکعت وبک امنت الخ یعنی رکوع کیا میں نے تیرے لیے اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے
سامنے گردن رکھ دی اور تجھ پر بھروسا کیا تو میرا پالنے والا ہے میری کان اور آنکھ اور گوشت اور خون اور مغز اور پٹھے
سب اللہ کے سامنے جھکے ہیں جو پالنے والا ہے ساری جہان کا **باب الرخصۃ فی ترک الذکر فی الرکوع** رکوع میں
کچھ نہ پڑھنا **عن** رفاعۃ بن رافع وکان بدریا قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ دخل
رجل المسجد فصلی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمقہ ولا یشعر ثم انصرف فاتی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فرد علیہ السلام ثم قال ارجع فصل فانک لم تصل قال لا ادری فی الثانیۃ او فی الثالثۃ قال والذی انزل علیک الکتاب لقد جهدت فعلمنی وارنی قال اذا اردت الصلوۃ فتوضأ فاحسن الوضوء ثم قم فاستقبل القبلۃ ثم کبر ثم اقرأ ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع راسک حتی تطمئن قاعدا ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع فاذا صنعت ذلک فقد قضیت صلوتک وما انتقصت من ذلک فانما تنقص من صلوتک ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے وہ بدری تھے یعنی جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے [illegible] رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے تو میں ایک شخص مسجد میں آیا اور اوس نے نماز پڑھی آپ اوسکو دیکھ رہے تھے لیکن اوسکو خبر نہ تھی جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا جا تو نے نماز نہیں پڑھی نماز پڑھ اوس نے دوسری یا تیسری بار میں کہا قسم اوسکی جسنے آپ پر قرآن اوتارا میں تھک گیا اب آپ مجھکو سکھلا دیجیے اور بتلا دیجیے (کیونکر نماز پڑھوں) آپنے فرمایا جب تو نماز پڑھنا چاہے تو اچھی طرح وضو کر پھر کھڑا ہو قبلہ کیطرف منہ کر کے تکبیر کہہ پھر قرآن پڑھ (یعنے سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ) پھر رکوع کر اچھی طرح اطمینان سے پھر سر اوٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اسی طرح اطمینان سے جب تو ایسا کریگا (ہر رکعت میں) تو نماز کو ادا کریگا اور جتنی اسمیں سے کم کریگا اپنی نماز میں کمی کریگا **ف** یعنی معلوم ہوا کہ طمانیت اور تعدیل ارکان فرض ہے نماز کا اور رکن ہے

باب الامر باتمام الرکوع رکوع کو اچھی طرح پورا ادا کرنا **عن** انس یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتموا الرکوع والسجود اذا رکعتم وسجدتم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو رکوع اور سجدے کو جب تم رکوع اور سجدہ کرو

باب رفع الیدین عند الرفع من الرکوع رکوع سے سر اوٹھاتے وقت ہاتھوں کو اوٹھانا **عن** وائل بن حجر قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتہ یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ هکذا واشار قیس الی نحو الاذنین ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے دیکھا آپ دونو ہاتھ اوٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے قیس نے کہا کانوں تک

رفع الیدین حذو فروع الاذنین عند الرفع من الرکوع دونوں ہاتھ کانوں کے لو تک اوٹھانا جب رکوع سے اوٹھاوے **عن** مالک بن الحویرث انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع حتی یحاذی بهما فروع اذنیہ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دونوں ہاتھ اوٹھاتے ہوئے رکوع کیوقت اور رکوع سے سر اوٹھاتے وقت کانوں کی لو تک

رفع الیدین حذو المنکبین عند الرفع من الرکوع جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو ہاتھوں کا مونڈھوں تک اوٹھانا **عن**

ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ اذا دخل الصلوۃ حذو منکبیہ واذا اراد ان یرکع واذا رفع راسہ من الرکوع فعل مثل ذلک واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قال ربنا ولک الحمد وکان لا یرفع یدیہ بین السجدتین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں کو اوٹھاتے مونڈھوں تک جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو ایسا ہی کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ربنا لک الحمد کہتے اور دونوں سجدوں کے بیچ مین ہاتھ نہ اوٹھاتے

الرخصۃ فی ترک ذلک

ہاتھ نہ اوٹھانے کی اجازت رکوع سے سر اوٹھاتے وقت

عن عبداللہ انہ قال الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا مرۃ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے اونھون نے کہا مین تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھتا ہون پھر اونھون نے نماز پڑھی تو نہین اوٹھائے ہاتھ مگر ایک بار یعنی جب نماز شروع کی اس حدیث سے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اوٹھاتے وقت ہاتھ اوٹھانے کی رخصت نکلی یعنی یہ ثابت ہوا کہ ہاتھ اوٹھانا واجب اور لازم نہین ہے چنانچہ صاحب کتاب نے اس باب کو یون ہی لکھا کہ رفع یدین نہ کرنے کی رخصت ہے جو لوگ اسی حدیث سے دلیل لاتے ہین رفع یدین کے منسوخ ہونے پر اون کی دلیل تمام نہین ہے

ما یقول الامام اذا رفع راسہ من الرکوع

جب امام رکوع سے سر اوٹھاوے تو کیا کہے

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا کبر للرکوع واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضا وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اوٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہتے اور سجدے مین ہاتھ نہ اوٹھاتے

عن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع قال اللہم ربنا ولک الحمد ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو اللہم ربنا ولک الحمد کہتے

باب ما یقول الماموم

مقتدی جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو کیا کہے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سقط من فرس علی شقہ الایمن فدخلوا علیہ یعودونہ فحضرت الصلوۃ فلما قضی الصلوۃ قال انما الامام لیؤتم بہ فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے داہنی پہلو پر گر پڑے تو صحابہ آپ کو پوچھنے کو گئے نماز کا وقت آ گیا جب آپ نماز پڑھ چکے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اوٹھاوے تم بھی سر اوٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو

عن رفاعۃ بن رافع قال کنا یوما نصلی وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع راسہ من الرکعۃ قال سمع اللہ لمن حمدہ قال رجل وراءہ ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما انصرف

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ اٰنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُ بِضْعَۃً وَّثَلَاثِیْنَ مَلَکًا یَبْتَدِرُوْنَهَا اَیُّهُمْ یَکْتُبُهَا اَوَّلًا ترجمہ
رفاعہ بن رافع سے روایت ہے ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو
کہا سمع اللہ لمن حمدہ ایک شخص آپ کے پیچھے بولا ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے
تو فرمایا کس نے نماز میں یہ کلمہ کہا تھا ایک شخص بولا میں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میں نے کئی اوپر تیس فرشتوں کو دیکھا ہر ایک
لپک رہا تھا کہ پہلے کون اس کلمہ کو لکھے

بَابُ قَوْلِہٖ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ربنا ولک الحمد کہنے کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَ
لَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر ہو جاوے
گا اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا وَبَیَّنَ
لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا فَقَالَ اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لْیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ الْاِمَامُ
فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ یُجِبْکُمُ اللّٰہُ وَاِذَا کَبَّرَ وَرَکَعَ فَکَبِّرُوْا
وَارْکَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ یَرْکَعُ قَبْلَکُمْ وَیَرْفَعُ قَبْلَکُمْ قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ وَاِذَا
قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ یَسْمَعِ اللّٰہُ لَکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ قَالَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَاِذَا کَبَّرَ وَسَجَدَ فَکَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ یَسْجُدُ قَبْلَکُمْ
وَیَرْفَعُ قَبْلَکُمْ قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ وَاِذَا کَانَ عِنْدَ الْقَعْدَۃِ فَلْیَکُنْ مِنْ اَوَّلِ
قَوْلِ اَحَدِکُمُ التَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سَلَامٌ
عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سَبْعُ کَلِمَاتٍ
وَهِیَ تَحِیَّۃُ الصَّلٰوۃِ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ہم کو طریقے بتلائے اور
نماز سکھلائے پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں کھڑی کرو اور تم میں سے ایک امامت کرے جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور
جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ تعالیٰ قبول کریگا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر
اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اوٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ادھر کی
کسر ادھر نکل آوے گی یعنی تم اوس کے بعد رکوع کروگے تو وہ تم سے پہلے سر اوٹھا لیگا اور تم دیر سے سر اوٹھاؤگے پس تمہارا
رکوع بھی اوس کے رکوع کے برابر ہو جاویگا) اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللہم ربنا لک الحمد کہو اللہ سن لیگا تمہارا
کہنا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سن لیا اللہ نے جس نے اوس کی تعریف کی

تکبیر کہو اور سجدہ کریں تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اوٹھاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اودہر کی کسر اودہر نکل آوے گی اور جب امام بیٹھے تو ہر ایک تم میں سے بیٹھتے ہی پہلے یہ کہے۔ التحیات الطیبات الصلوٰۃ للہ سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ یہ ساتوں کلمے تحیہ میں نماز کے

قدر القیام بین الرفع من الرکوع والسجود رکوع کے بعد کتنی دیر تک کھڑا ہو

عن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان رکوعہ واذا رفع راسہ من الرکوع وسجودہ وما بین السجدتین قریبا من السواء ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور رکوع سے سر اوٹھانا اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا یہ سب برابر برابر ہوتے

باب ما یقول فی قیامہ جب رکوع سے کھڑا ہو تو کیا کہے

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قال اللہم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اوس کے بعد کہتے اللہم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد۔ یعنی اے اللہ پالنے والے ہمارے تیری تعریف کرتا ہوں آسمان اور زمین بھر اور اوسکے سوا جس چیز تو چاہے

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد السجود بعد الرکعۃ یقول اللہم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کر کے سجدہ کرنا چاہتے تو فرماتے اللہم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد

عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد اہل الثناء والمجد خیر ما قال العبد وکلنا لک عبد لا مانع لما اعطیت ولا ینفع ذا الجد منک الجد ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر فرماتے ربنا لک الحمد اخیر تک یعنی اے پالنے والے ہمارے تجھ کو تعریف ہے آسمانوں اور زمین بھر اور اسکے بعد جس بھر تو چاہے تو ہی تعریف اور بڑائی کے لائق ہے بہتر جو بندے نے کہا اور ہم سب تیرے بندے ہیں کوئی روکنے والا نہیں تیرے دیے کو تیرے سامنے مالدار کا مال کام نہیں آتا

عن حذیفۃ انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فسمعہ حین کبر قال اللہ اکبر ذا الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ وکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم واذا رفع راسہ من الرکوع قال لربی الحمد وفی سجودہ سبحان ربی الاعلی وبین السجدتین رب اغفرلی وکان قیامہ ورکوعہ واذا رفع راسہ من الرکوع وسجودہ وما بین السجدتین قریبا من السواء ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی جب آپ نے تکبیر

کہی تو فرمایا اللہ اکبر ذو الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہا اور جب رکوع سے سر اوٹھایا تو لربی
الحمد کہا اور سجدے میں سبحان ربی الاعلی کہا اور دونوں سجدوں کے بیچمین رب اغفر لی اور آپکا قیام اور رکوع اور رکوع کے
بعد قیام اور سجدہ اور دونوں سجدونکے بیچ کا قعدہ قریب قریب تھے

بَابُ الْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ رکوع کے بعد قنوت پڑہنا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْ
عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑہی آپ بد دعا کرتے تھے رعل اور ذکوان اور عصیہ پر جنہوں نے نافرمانی کی تہی اللہ
اور اوسکے رسول کی

بَابُ الْقُنُوْتِ فِىْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فجر کی نماز میں قنوت پڑہنا

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ
اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سُئِلَ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ قَبْلَ
الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهُ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے انس بن مالک سے سوال ہوا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے قنوت پڑہی ہے فجر کے نماز میں انہوں نے کہا ہاں پڑہی ہے پوچھا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد انہوں نے کہا رکوع
کے بعد عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنِىْ بَعْضُ مَنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ
فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيْهَةً ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اوس
شخص نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی فجر کی اوس نے کہا جب آپنے سمع اللہ لمن حمدہ کہا دوسری رکعت مین
تو تہوڑی دیر تک کہڑے رہے (قنوت پڑہنے کو) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ
بْنَ اَبِىْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِىْ
يُوْسُفَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اوٹھایا رکوع سے فجر کی دوسری رکعت میں تو فرمایا
یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو ف جو بہائی تھے خالد بن ولید کے وہ مسلمان ہوگئے تھے لیکن مکے مین کافرون کے ہاتھ
میں قید تھے ت اور سلمہ بن ہشام کو ف جو بہائی تھے ابوجہل کے اور کافرون کے ہاتھون گرفتار تھے ت اور عیاش
بن ابی ربیعہ کو ف جو ابوجہل کے مادری بہائی تھے اور ابوجہل انکو فریب دیکر مکہ مین لیگیا تھا اور وہان جاکر قید کیا تھا
اللہ تعالی نے دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول کی اور یہ تینون شخص بہاگ کر مدینہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آگئے ت اور جو ضعیف لوگ مکہ مین (کافرون کے ہاتہون مین پہنسے ہین) یا اللہ اپنا عذاب سخت کر مضر کی قوم پر اور اون پر
برس حضرت یوسف علیہ السلام کے سے برس کردے ف یعنی قحط اور خشک سالی اور پہر ویسا ہی ہوا سات برس تک مضر
قحط کی بلا مین گرفتار رہے یہانتک کہ مردار کہانے لگے عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَدْعُوْ فِى الصَّلٰوةِ حِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ قَبْلَ اَنْ

يسجد اللهم انج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش بن ابي ربيعة والمستضعفين من المؤمنين
اللهم اشدد وطأتك على مضر واجعلها عليهم كسني يوسف ثم يقول الله اكبر فيسجد وضاحية
مضر يومئذ مخالفون لرسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم دعا کرتے تھے نماز میں سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کے بعد کھڑے کھڑے سجدے سے پہلے آپ فرماتے تھے یا اللہ نجات دے
ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور جو ضعیف لوگ رہ گئے ہیں مسلمانوں میں سے اونکو یا اللہ سخت
کر اپنا غضب مضر کی قوم پر اور ان کے سال ایسے ہوں جیسے یوسف ع کے سال گذرے تھے پھر فرماتے تھے اللہ اکبر اور سجدہ کرتے تھے اور ان
دنوں میں مضر کا قبیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف تھا **باب القنوت فی صلوة الظهر** ظہر کی نماز
میں قنوت پڑھنا عن ابي هريرة قال لاقربن لكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فكان
ابو هريرة يقنت في الركعة الآخرة من صلوة الظهر وصلوة العشاء الآخرة وصلوة الصبح بعد ما
يقول سمع الله لمن حمده فيدعو للمؤمنين ويلعن الكفرة ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا
میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھلاؤں گا تو وہ اخیر رکعت میں ظہر اور عشا اور فجر کی سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد
دعا کرتے مسلمانوں کے لیے اور لعنت کرتے کافروں پر **باب القنوت في صلوة المغرب** مغرب کی نماز میں قنوت
پڑھنا عن البراء بن عازب ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقنت في الصبح والمغرب ترجمہ براء بن
عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھتے تھے فجر اور مغرب کی نماز میں **اللعن في القنوت**
قنوت میں لعنت کرنا کافروں پر عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قنت شهرا قال شعبة لعن
رجالا وقال هشام يدعو على احياء من احياء العرب ثم تركه بعد الركوع هذا قول هشام وقال شعبة
عن قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قنت شهرا يلعن رعلا وذكوان ولحيان
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک قنوت پڑھی چند آدمیوں پر یا چند قبیلوں پر عرب کے لعنت
کی پھر چھوڑ دیا اسکو اور یہ قنوت آپنے رکوع کے بعد پڑھی ایک روایت میں ہے کہ آپنے ایک مہینے تک قنوت پڑھی آپ لعنت کرتے
تھے رعل اور ذکوان اور لحیان پر (یہ قبیلوں کے نام ہیں) **باب لعن المنافقين في القنوت** قنوت میں منافقوں
پر لعنت کرنا عن ابن عمر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم حين رفع راسه من صلوة الصبح من الركعة
الآخرة قال اللهم العن فلانا وفلانا يدعو على اناس من المنافقين فانزل الله عز وجل ليس لك
من الامر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظالمون ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے جب اوٹھایا فجر کی اخیر رکعت میں رکوع سے تو فرمایا یا اللہ لعنت کر فلانے اور فلانے پر آپنے
بد دعا کی چند منافقوں کے لیے جو ظاہر میں مسلمان تھے اور دل میں انکے کفر بھرا تھا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری

لیس لک من الامر شیء الآیة یعنی تجھکو کچھہ اختیار نہین اسد کو اختیار ہے چاہی اون کو بخشدی اور چاہی عذاب کری وہ گنہگار
ہین **ف** حق تعالے نے پیغمبر کو تربیت فرمائی کہ بندی کو اختیار نہین اسد تعالی جو چاہی سو کری اگرچہ کافر تمھاری دشمن ہین
اور ظلم پر ہین لیکن چاہیے اونکو ہدایت دی اور چاہی عذاب کری اپنی طرف سے بد دعا نہ کرو (موضح القرآن)

ترکُ القنوت قنوت نہ پڑھنا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَہْرًا یَدْعُوْ عَلٰی
حَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَکَہٗ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ایک مہینے تک دعای قنوت پڑھی
آپ بد دعا کرتے تھے عرب کے ایک قبیلے پر پھر چھوڑ دیا اوسکو عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَقْنُتْ وَصَلَّیْتُ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ فَلَمْ یَقْنُتْ وَصَلَّیْتُ خَلْفَ عُمَرَ
فَلَمْ یَقْنُتْ وَصَلَّیْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَقْنُتْ وَصَلَّیْتُ خَلْفَ عَلِیٍّ فَلَمْ یَقْنُتْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ اِنَّہَا بِدْعَۃٌ
ترجمہ ابو مالک اشجعی سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ (طارق بن اشیم) سے سنا مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پیچھے
نماز پڑھی آپ نے قنوت نہین پڑہا اور ابوبکر صدیق کے پیچھے پڑھی اونہون نے قنوت نہین پڑہا اور عمر فاروق کے پیچھے
پڑھی اونہون نے قنوت نہین پڑہا اور عثمان ذو النورین کے پیچھے پڑھی اونہون نے قنوت نہین پڑہا اور علی مرتضی کے
پیچھے پڑھی اونہون نے قنوت نہین پڑہا پہر کہا اے بیٹا یہ نئی بات ہے (یعنی قنوت پڑھنا جو رسول اسد صلعم اور خلفا سے ہمیشہ
ثابت نہین ہے)

تبرید الحصی للسجود علیہ کنکریونکو ٹھنڈا کرنا اون پر سجدہ کرنے کے لیے عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّہْرَ فَاٰخُذُ قَبْضَۃً مِّنْ حَصًی فِیْ کَفِّیْ اُبَرِّدُہٗ
ثُمَّ اُحَوِّلُہٗ فِیْ کَفِّی الْاٰخَرِ فَاِذَا سَجَدْتُّ وَضَعْتُہٗ لِجَبْہَتِیْ **ترجمہ** جابر بن عبد اسد سے روایت ہے ہم رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تھی تو مین (نماز ہی مین) ایک مٹھی کنکریون کی اوٹھا لیتا پہر اوسکو دوسرے ہاتھ کی
مٹھی مین رکھ لیتا ٹھنڈا کرنے کے لیے جب سجدہ کرتا تو اپنی پیشانی کے تلے اونکو رکھ لیتا **ف** اسلیے کہ گرمی کی شدت سے
زمین بہت گرم ہوتی اور پھر سجدہ کرنا مشکل ہوتا

باب التکبیر للسجود سجدہ کرتے وقت تکبیر کہنا عَنْ مُطَرِّفٍ
قَالَ صَلَّیْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ خَلْفَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَکَانَ اِذَا سَجَدَ کَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السُّجُوْدِ
کَبَّرَ وَاِذَا نَہَضَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ اَخَذَ عِمْرَانُ بِیَدِیْ فَقَالَ لَقَدْ ذَکَّرَنِیْ ہٰذَا قَالَ
کَلِمَۃً یَعْنِیْ صَلٰوۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے مین نے اور عمران بن حصین نے نماز پڑھی حضرت
علی کے پیچھے وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدے سے سر اوٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتین پڑہ کر اوٹھتے تو تکبیر کہتے
جب وہ نماز پڑہ چکے تو عمران نے میرا ہاتھہ پکڑا اور کہا کہ اونہون نے (یعنی حضرت علی نے) مجھکو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی نماز
یاد دلا دی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ
وَیُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ یَّسَارِہٖ وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ یَفْعَلَانِہٖ **ترجمہ** عبد اسد بن مسعود سے روایت ہے رسول اسد

صلی اللہ علیہ وسلم ہر جھکتے اور اوٹھتے تکبیر کہتے تھے رضی اللہ عنہما بائیں سلام پھیرتے اور ابو بکر اور عمر بھی ایسا ہی کرتی **باب**
کیف یخر للسجود سجدے میں کیونکر گرے **عن** حکیم قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا اخر الا
قائما **ترجمہ** حکیم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اس بات پر کہ نہ گروں گا سجدے میں مگر کھڑے کھڑے **ف**
یعنی کھڑے کھڑے سجدے میں چلا جاؤں گا یہ نہ ہوگا کہ پہلے کھڑے سے بیٹھوں پھر سجدہ کروں یا یہ کہ رکوع کے بعد کھڑا ہو کر سجدہ کروں گا
یہ نہیں کہ رکوع ہی سے سجدہ کرنے لگوں اس لیے کہ کھڑا ہونا رکوع کے بعد فرض ہے بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنی لکھے ہیں کہ میں نہ مروں گا
مگر اسلام پر قائم اور مضبوط رہ کر (مولانا شاہ ولی اللہ قدس سرہ) **باب** رفع الیدین للسجود سجدے کے وقت ہاتھ
اوٹھانا **عن** مالک بن الحویرث انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ فی صلوتہ واذا رکع
واذا رفع راسہ من السجود حتی یحاذی بہما فروع اذنیہ **ترجمہ** مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے دیکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اوٹھاتے ہوئے نماز میں (یعنی نماز شروع کرتے وقت) اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اوٹھایا
اور جب سجدہ کیا اور جب سجدے سے سر اوٹھایا کانوں کی لو تک **عن** مالک بن الحویرث انہ رای النبی صلی اللہ علیہ
وسلم رفع یدیہ فذکر مثلہ **ترجمہ** مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اوٹھاتے
ہوئے دیکھا پھر ویسا ہی بیان کیا **عن** مالک بن الحویرث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل فی
الصلوۃ فذکر نحوہ وزاد فیہ واذا رکع فعل مثل ذلک واذا رفع راسہ من الرکوع فعل مثل ذلک واذا
رفع راسہ من السجود فعل مثل ذلک **ترجمہ** مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ کو جب نماز میں جاتے
پھر ویسا ہی بیان کیا اتنا زیادہ ہے کہ جب رکوع کرتے تو ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو ایسا ہی کرتے اور جب سجدے سے
اوٹھاتے تو ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے) **ترک** رفع الیدین عند السجود سجدے کے وقت ہاتھ اوٹھانا
عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا
رفع وکان لا یفعل ذلک فی السجود **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اوٹھاتے
تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور سجدے میں ایسا نہ کرتے (یعنی ہاتھ نہیں اوٹھاتے) **باب اول**
ما یصل الی الارض من الانسان فی سجودہ سجدہ کرتے وقت پہلے زمین پر کونسا عضو لگے **عن** وائل بن حجر قال
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نہض رفع یدیہ قبل
رکبتیہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب سجدہ کرتے تو دونوں گھٹنے ہاتھوں
سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب سجدے سے اوٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اوٹھاتے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعمد احدکم فی صلوتہ فیبرک کما یبرک الجمل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک شخص نماز میں بیٹھنا چاہتا ہے اس طرح بیٹھتا ہے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے **ف**

کہ پہلے دونون ہاتھ زمین پر رکھتا ہے پہر پانون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نماز مین سجدہ کرنے لگے تو پہلے گھٹنے زمین پر دے
بعد اوسکے ہاتھ ٹکادے اور اونٹ کیطرح پہلے ہاتھ نہ ٹیکے اور یہی قول ہے جمہور امت کا جیسے ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد کا **عن**
أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سجد أحدكم فليضع يديه قبل ركبتيه
ولا يبرك بروك البعير **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین کوئی سجدہ کرے
تو پہلے دونون ہاتھ زمین پر لگادے پہر گھٹنے اور نہ بیٹھے اونٹ کیطرح **ف** اسطرح کہ پہلے گھٹنے ٹیکے کیونکہ انسان کے
گھٹنے اونٹ کے ہاتھون سے مشابہ ہین اسلیے کہ جانور کے گھٹنے اوسکے ہاتھ مین ہوتے ہین ظاہر یہ حدیث مشکل ہے کیونکہ اونٹ کا
سا بیٹھنا جب ہی ہوگا کہ پہلے دونون ہاتھ زمین پر رکھے اور اس حدیث مین ایسا ہی حکم ہے پہر ضرور یہی وہی تاویل کرنا جو بیان
ہوئی مالک اور اوزاعی اور ایک جماعت علما کا عمل ہے حدیث پر ہے۔ خطابی نے کہا کہ وائل بن حجر کی حدیث اس سے
زیادہ ثابت ہے اور لوگون نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور بعضون نے اسطرح تاویل کی ہے کہ مراد ہاتھون سے گھٹنے ہین نہ گھٹنون
سے ہاتھ مگر یہ تاویل ضعیف ہے مولانا شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے کہ مقصود حدیث کا تخصیص اور استثنا ہے کیونکہ اونٹ کے
بیٹھنے مین کئی باتین ہین ایک دونو ہاتھون کا پہلے رکھنا دوسرے دونون ہاتھون پر زور دینا تیسرے دونون پانون کہڑے
رکھنا تو ممانعت ہوئی ان سب صفات سے باستثنا امر اول کے وہ یہی جب کہ زمین کے قریب پہنچ جاوے اور گھٹنے ٹیک دیوے اوس وقت
ہاتھ پہلے رکھ لیوے پہر گھٹنے واللہ اعلم

باب وضع اليدين مع الوجه في السجود
دونون ہاتھونکو منہ کے ساتھ زمین پر رکھنا **عن** ابن عمر رفعه قال إن اليدين تسجدان كما يسجد الوجه فإذا وضع أحدكم
وجهه فليضع يديه وإذا رفعه فليرفعهما **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
دونون ہاتھ اسطرح سجدہ کرتے ہین جیسے منہ سجدہ کرتا ہے تو جب کوئی تم مین سے اپنا منہ رکھے تو اپنے دونون ہاتھ بہی رکھے
اور جب منہ کو اوٹھادے تو ہاتھونکو بہی اوٹھادے

باب على كم السجود
کتنے اعضا پر سجدہ کرے **عن** ابن
عباس قال أمر النبي صلى الله عليه وسلم أن يسجد على سبعة أعظم ولا يكف شعره ولا ثيابه
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سات ہڈیون پر سجدہ کرنے کا (ایک پیشانی
دوسرے اور تیسرے دونون ہاتھ چوتھے اور پانچوین دونون گھٹنے چھٹے اور ساتوین دونون پانون) اور حکم کیا کہ بالون کو اور کپڑون کو
نہ جوڑین **ف** بالونکا جوڑنا یہ ہے کہ اون سب کو اکٹھا کرکے جوڑا باندھ لے یا دستار مین کھلیوے اور کپڑون کا جوڑنا یہ ہے
کہ سجدے یا رکوع مین جاتے وقت کپڑونکو سمیٹے اس خیال سے کہ گرد نہ لگے

تفسير ذلك
وہ سات اعضا کون ہین
عن العباس بن عبد المطلب أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا سجد العبد
سجد معه سبعة آراب وجهه وكفاه وركبتاه وقدماه **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب سے روایت
ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اوسکے سات اعضا سجدہ کرتے ہین ساتھ منہ

اور دونو ہتھیلیان اور دونو گہٹنے اور دونو پانون **اَلسُّجُوْدُ عَلَی الْجَبِیْنِ** سجدہ مین پیشانی زمین پر لگانا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ فَبَصُرَتْ عَیْنَایَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَبِیْنِہٖ وَاَنْفِہٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ مِنْ صُبْحِ لَیْلَۃِ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مُخْتَصَرٌ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے (ایک طولانی حدیث مین یہہ ہے) میری انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا نشان تہا اکیسوین رات کی صبح کو (پس معلوم ہوا کہ سجدے مین پیشانی زمین سے لگانا ضرور ہے)

بَاب اَلسُّجُوْدُ عَلَی الْاَنْفِ ناک زمین پر لگانا سجدے مین **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃٍ لَا اَکُفُّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّیَابَ اَلْجَبْھَۃِ وَالْاَنْفِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہکو حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنیکا اور کپڑے یا بال نہ سمیٹنے کا (وہ سات اعضا یہ مین پیشانی اور ناک اور دونو ہاتہہ اور گہٹنے اور پانون)

اَلسُّجُوْدُ عَلَی الْیَدَیْنِ دونون ہاتہون پر سجدہ کرنا **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْھَۃِ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ عَلَی الْاَنْفِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہے حکم ہوا سات ہڈیون پہ سجدہ کرنے کا پیشانی اور اشارہ کیا اپنے ہاتہہ سے ناک کے طرف اور دونو ہاتہہ اور دونون گہٹنے اور دونو پانون کے کنارے (یعنی انگلیون کی نوکین)

اَلسُّجُوْدُ عَلَی الرُّکْبَتَیْنِ سجدے مین دونون گہٹنے زمین پر لگانا **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعٍ وَّنُھِیَ اَنْ یَّکُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّیَابَ عَلٰی یَدَیْہِ وَرُکْبَتَیْہِ وَاَطْرَافِ اَصَابِعِہٖ قَالَ سُفْیَانُ قَالَ لَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ وَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی جَبْھَتِہٖ وَاَمَرَّھَا عَلٰی اَنْفِہٖ قَالَ ھٰذَا وَاحِدٌ اَللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا سات چیزون پہ سجدہ کرنیکا اور ممانعت ہوئی بالون اور کپڑون کو جوڑنے کی دونون ہاتہون پر اور دونون گہٹنون پر اور دونو پانون کے انگلیونکی سرون پر سفیان نے کہا (جو اس حدیث کے راوی مین) ابن طاؤس نے دونون ہاتہہ اپنی پیشانی پر رکہے اور انکو ناک تک لائے اور کہا یہ سب ایک ہے (پیشانی اور ناک ملکر ایک عضو ہے اور دونون ہاتہہ اور گہٹنے اور پانون چہہ عضو ہوئے سب سات عضو ہو گئے) امام نسائی نے کہا مین نے یہ حدیث دو آدمیون سے سنی ایک محمد بن منصور دوسرے عبداللہ بن محمد سے اور یہ الفاظ محمد بن منصور کے ہین

بَاب اَلسُّجُوْدُ عَلَی الْقَدَمَیْنِ دونون پانون پر سجدہ کرنا **عَنْ** عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَہٗ سَبْعَۃُ اٰرَابٍ وَجْھُہٗ وَکَفَّاہُ وَرُکْبَتَاہُ وَقَدَمَاہُ **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اوسکے ساتہہ سات عضو سجدہ کرتے ہین ایک منہ اور دوسری تیسری دونون ہتھیلیان چوتہی پانچوین دونو گہٹنے چہٹے ساتوین دونون پانون

نَصْب

القدمين في السجود سجدے مین دونو پانون کہڑے رکہنا عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه
وسلم ذات ليلة فانتهيت اليه وهو ساجد وقدماه منصوبتان وهو يقول اللهم اني اعوذ برضاك
من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك وبك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے نہ دیکہا تو مین چلی دیکہا آپ سجدے
مین ہین اور دونو پانون آپکے کہڑے ہوے ہین آپ فرماتے تہے اللہم انی اعوذ برضاک اخیر تک یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون
تیری خوشی کے تیرے غصے سے اور تیری مغفرت کی تیرے عذاب سے اور تیری تجہسے مین تعریف پوری نہین کر سکتا تو ویسا ہے
جیسے تو نے اپنی تعریف کی ہے **فتخ اصابع الرجلين في السجود** سجدے مین پانون کی انگلیان سیدہی رکہنا عن
ابي حميد الساعدي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اهوى الى الارض ساجدا جافى عضديه
عن ابطيه وفتخ اصابع رجليه مختصر ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے
مین جاتے تو اپنی بازو بغلون سے جدا رکہتے اور انگلیان پانو کی کہڑے رکہتے **مكان اليدين من السجود**
جب سجدہ کرے تو دونو ہاتہ کہان رکہے عن وائل بن حجر قال قدمت المدينة فقلت لانظرن الى صلوة
رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبر ورفع يديه حتى رأيت ابهاميه قريبا من اذنيه فلما اراد
ان يركع كبر ورفع يديه ثم رفع راسه فقال سمع الله لمن حمده ثم كبر وسجد فكانت يداه من
اذنيه على الموضع الذي استقبل بهما الصلوة ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے کہا مین مدینہ مین آیا اور مین نے
کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو دیکہونگا آپنے تکبیر کہی اور دونون ہاتہ اوٹہائے یہانتک کہ انگوٹہے آپکے دیکہے
کانون کے پاس دیکہے جب آپنے رکوع کا قصد کیا تو تکبیر کہی اور دونون ہاتہ اوٹہائے پہر اوٹہایا اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ پہر تکبیر
کہی اور سجدہ کیا تو دونون ہاتہ آپکے اوسی جگہہ تہے جہان نماز کے شروع مین تہے **النهي عن بسط الذراعين**
في السجود سجدے مین دونو بازو زمین پر بچہانا عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يبسط
احدكم ذراعيه في السجود افتراش الكلب ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بچہاوے
کوئی تم مین سے بازو اپنے سجدے مین جیسے کتا بچہاتا ہے **صفة السجود** سجدے کی ترکیب عن ابي اسحاق
قال وصف لنا البراء السجود فوضع يديه بالارض ورفع عجيزته وقال هكذا رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يفعل ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے براء بن عازب نے سجدہ کو دکہلایا تو دونون ہاتہ زمین پر رکہے
اور سرین اوٹہا دیا اور کہا کہ اسیطرح مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکہا عن البراء ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان اذا صلى جخى ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتے تو سجدے
مین دونون بازو پسلیون سے جدا رکہتے عن عبد الله بن مالك ابن بحينة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ترجمہ عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کے بغل کی سفیدی دکھائی دیتی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبْصَرْتُ إِبْطَيْهِ قَالَ أَبُو مِجْلَزٍ كَأَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ فِي صَلَاةٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا نماز میں جب آپ سجدہ میں ہوتے تو آپ کی بغلیں دیکھتا (اس قدر آپ ہاتھ کو کشادہ کرتے) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَرَى عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ ترجمہ عبداللہ بن اقرم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھتا جب آپ سجدہ کرتے

التجافی فی السجود سجدہ میں دونوں ہاتھ کھولنا عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے اس قدر کہ اگر بکری کا بچہ چاہتا تو آپ کے ہاتھوں کے اندر سے نکل جاتا

الاعتدال فی السجود سجدہ میں اعتدال (درستی) کا بیان عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ میں اعتدال کرو (یعنی درستی اور خوبی کے ساتھ سجدہ کرو) اور نہ پھیلاوے کوئی تم میں سے بانہیں کتے کی طرح

اقامۃ الصلب فی السجود سجدہ میں پیٹھ برابر رکھنا عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہوتی وہ نماز اس شخص کی جو اپنی پیٹھ برابر نہ کرے رکوع اور سجدہ میں

النھی عن نقرۃ الغراب کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے کی ممانعت عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلَاةِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ ترجمہ عبدالرحمن بن شبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تین باتوں سے ایک تو کوے کی طرح ٹھونگیں لگانے سے دوسرے درندے کی طرح ہاتھ بچھانے سے تیسرے یہ کہ نماز کے لیے ایک جگہ مقرر کر لے جیسے اونٹ مقرر کر لیتا ہے (یعنی وہیں نماز پڑھا کرے دوسری جگہ نہیں)

باب النھی عن کف الشعر بال سمیٹنے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَلَا أَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنے کا اور بال یا کپڑے نہ سمیٹنے کا

مثل الذی یصلی وھو معقوص جس شخص کا جوڑا بندھا ہوا ہو وہ نماز پڑھے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل ھذا مثل الذی یصلی وھو مکتوف ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے اونہون نے عبد اللہ بن حارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ جوڑا باندھے ہوئے تھے اپنے سر کے پیچھے تو وہ کھڑے ہو کر
کھولنے لگے جب عبد اللہ بن حارث نماز سے فارغ ہوئے تو ابن عباس پاس گئے اور کہا میرے سر سے تم کو کیا واسطہ تھا اونہون
نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مثال اوس شخص کی جو جوڑا باندھ کر نماز پڑھتا ہے ایسی ہے
جیسے کسی کو ہاتھ پیچھے بندھے ہوں اور وہ نماز پڑھے **باب** النھی عن کف الثیاب فی السجود کپڑے جوڑنے
کی ممانعت **عن** ابن عباس قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ اعظم ونھی ان یکف
الشعر والثیاب ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سات ہڈیوں پر سجدہ
کرنے کا اور منع کیا بال اور کپڑے جوڑنے سے **السجود علی الثیاب** کپڑے پر سجدہ کرنا **عن** انس قال کنا اذا صلینا
خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالظھائر سجدنا علی ثیابنا اتقاء الحر ترجمہ انس سے روایت
ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے دوپہر کو تو اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے گرمی کے سبب سے **الامر
باتمام السجود** سجدہ پورا کرنے کا بیان **عن** انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتموا الرکوع و
السجود فواللہ انی لاراکم من خلف ظھری فی رکوعکم وسجودکم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو رکوع اور سجدے کو اس لیے کہ قسم خدا کی مین تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں رکوع اور سجدے مین +
النھی عن القراءۃ فی السجود سجدے مین کلام اللہ کی پڑھنے کی ممانعت **عن** علی بن ابی طالب قال نھانی
حبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ثلاث لا اقول نھی الناس نھانی عن تختم الذھب وعن لبس القسی
وعن المعصفر المفدمۃ ولا اقرأ ساجدا ولا راکعا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے مجھ کو منع کیا میرے حبیب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے مین نہیں کہتا کہ لوگون کو منع کیا مجھ کو منع کیا سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور
ریشمی قس کا کپڑا پہننے سے اور کسم کا کپڑا جو گہرا رنگا ہو پہننے سے اور سجدے اور رکوع مین قرآن پڑھنے سے **عن** علی قال نھانی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرأ راکعا او ساجدا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدے مین کلام اللہ پڑھنے سے **الامر بالاجتھاد فی الدعاء فی السجود** سجدے مین
دعا کوشش سے کرنا **عن** عبد اللہ بن عباس قال کشف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الستر ورأسہ معصوب
فی مرضہ الذی مات فیہ فقال اللھم قد بلغت ثلاث مرات انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا
الرؤیا الصالحۃ یراھا العبد او تری لہ الا وانی قد نھیت عن القراءۃ فی الرکوع والسجود فاذا رکعتم
فعظموا ربکم واذا سجدتم فاجتھدوا فی الدعاء فانہ قمن ان یستجاب لکم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کھولا اور آپ کا سر بندھا ہوا تھا اوس بیماری کی وجہ سے جس مین آپ نے وفات پائی

یا اسد مین نے پہونچا دیا اتیری حکمون او ہیں او نکو تین بار یہ فرمایا پہر فرمایا ای لوگو پیغمبری کی خوشخبریون مین سے کچہ نہیں
رہا مگر سچا خواب جسکو بندہ دیکہے یا اوس کے لیے کوئی اور دیکہے آگاہ ہو مجہے ممانعت ہوئی کہ مین رکوع اور سجدے مین قرآن پڑہنے
سے تو جب تم رکوع کرو بڑائی کرو اپنے پروردگار کی اور جب سجدہ کرو تو کوشش کرو دعا مین کیونکہ سزاوار ہے دعا قبول ہونا
اوس مین **اَلدُّعَاءُ فِي السُّجُوْدِ** سجدے مین دعا کرنیکا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ
بِنْتِ الْحَارِثِ وَبَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَرَأَيْتُهُ قَامَ لِحَاجَتِهٖ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ
شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهٗ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرٰى فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ
تَوَضَّأَ وُضُوْءًا هُوَ الْوُضُوْءُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَكَانَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَاجْعَلْ
فِي سَمْعِي نُوْرًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِي نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَ
عَنْ يَسَارِي نُوْرًا وَاجْعَلْ أَمَامِي نُوْرًا وَاجْعَلْ خَلْفِي نُوْرًا وَأَعْظِمْ لِي نُوْرًا ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ
فَأَيْقَظَهٗ لِلصَّلٰوةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رہا اپنی خالہ میمونہ پاس رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی
رات کو وہین ہو سوے تو دیکہا آپ حاجت کو اوٹہے اور مشک پاس آئکر اوسکا بندہن کہولا اور وضو کیا دو ایک طرح کا بیچ مین ہو
پہر اپنے بستر پر آئے اور سو رہے پہر اوٹہے او مشک پاس آئکر اوسکا بندہن کہولا اور پورا وضو کیا جیسے نماز کے لیے وضو کرتے
ہین پہر کہڑے ہو کر نماز شروع کی اور سجدے مین فرمایا۔ اللہم اجعل فی قلبی نورا اخیر تک یعنی یا اللہ میرے دل مین نور دے اور کان
مین نور دی اور آنکہہ مین نور دی اور میری نیچے نور دی اور اوپر نور دے اور داہنی نور دی اور بائین نور دے اور آگے نور دے
اور پیچہے نور دی اور بڑا کر دی نور میرا پہر آپ سو رہے یہانتک کہ خراٹی لینے لگے پہر بلال آئے اور آپ کو نماز کے لیے جگایا **نوع**
اخر سجدے مین اور طرح کی دعا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهٖ
وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْاٰنَ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے مین سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی کہتے تہے پیروی کرتے تہے آپ قرآن کی یعنی قرآن میں ہے
فسبح بحمد ربک واستغفرہ **نوع اخر** سجدے مین اور طرح کی دعا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ
الْقُرْاٰنَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے مین سبحانک اللہم وبحمدک اللہم
اغفر لی پڑہتے قرآن کی تفسیر کرتے اس آیت کی فسبح بحمد ربک واستغفرہ یعنی مراد یہ ہے کہ رکوع مین اسکی پاکی بیان کرو اوس سے
بخشش مانگو **نوع اخر** سجدے مین اور ایک طرح کی دعا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ مَضْجَعِهٖ فَجَعَلْتُ أَلْتَمِسُهٗ وَظَنَنْتُ أَنَّهٗ أَتٰى بَعْضَ جَوَارِيْهِ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلَيْهِ وَهُوَ
سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہا ت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوابگاہ میں نہ ملے تو میں آپکو ڈھونڈھنے لگی میں سمجھی کہ آپ کسی لونڈی پاس گئے ہیں اتنے میں میرا
ہاتھ آپ پر جا پڑا آپ سجدے میں تھے اور فرماتے تھے اللھم اغفر لی ما اسررت وما اعلنت **نوع آخر** سجدے میں ایک طرح
کی دعا **عن** عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فظننت انہ اتی بعض جواریہ
فطلبتہ فاذا ھو ساجد یقول رب اغفر لی ما اسررت وما اعلنت **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا ایک رات میں سمجھی آپ اپنی کسی لونڈی پاس گئے ہیں پھر میں نے ڈھونڈھا
تو آپ سجدے میں ملے فرماتے تھے رب اغفر لی ما اسررت وما اعلنت اے پروردگار بخشدے میرے چھپے اور کھلے گناہ **نوع
آخر** ایک اور طرح کی دعا سجدہ میں **عن** علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد قال اللھم
لک سجدت ولک اسلمت وبک آمنت سجد وجہی للذی خلقہ وصورہ فاحسن صورتہ وشق سمعہ
وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سجدہ کرتے تو فرماتے
اللھم لک سجدت اخیر تک یعنی اے پروردگار میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تیرے لیے گردن رکھدی اور تجھ پر یقین لایا میرے منہ نے سجدہ
کیا اوس شخص کے لیے جسنے اوسکو بنایا اور صورت بنائی پھر اچھی صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکھ بنائے بہت برکت والا ہے اللہ وہ
جو بہتر ہے سب بنانیوالوں میں **نوع آخر** ایک اور طرح کی دعا سجدے میں **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی سجودہ اللھم لک سجدت وبک آمنت ولک اسلمت وانت ربی
سجد وجہی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں فرماتے تھے یا اللہ میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تجھ پر یقین لایا اور تیرے سامنے
گردن رکھدی تو میرا مالک ہے سجدہ کیا میرے منہ نے اوس پروردگار کے لیے جسنے اوسے بنایا اور صورت بنائی اور اوسکے کان آنکھ
بنائے بڑی برکت والا ہے اللہ جو بہتر ہے سب پیدا کرنیوالوں میں **نوع آخر** سجدے میں اور ایک طرح کی دعا **عن** محمد
بن مسلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام من اللیل یصلی تطوعا قال اذا سجد اللھم
لک سجدت وبک آمنت ولک اسلمت اللھم انت ربی سجد وجہی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ
وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین **ترجمہ** محمد بن مسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات
کو اٹھتے تو نفل پڑھتے اور سجدے میں کہتے اللھم لک سجدت اخیر تک **نوع آخر** سجدے میں اور ایک طرح کی دعا **عن**
عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل سجد وجہی للذی خلقہ وشق
سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ تلاوت
میں رات کو کہتے سجد وجہی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ **نوع آخر** سجدے میں ایک اور طرح کی دعا **عن**
عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فوجدتہ وھو ساجد وصدور

قدمیہ نحو القبلۃ فسمعتہ یقول اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک
منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے ایک رات میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا پھر دیکھا تو آپ سجدے میں تھے اور آپ کے پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف تھیں میں نے
سنا آپ فرماتے تھے اعوذ برضاک من سخطک اخیر تک یعنی پناہ مانگتا ہوں میں تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری
بخشش کے تیرے عذاب سے اور تیری تجھ سے میں تیری تعریف پوری نہیں کر سکتا تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے آپ اپنی تعریف کے
نوع اٰخر سجدے میں ایک اور طرح کی دعا عن عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ذات لیلۃ فظننت انہ ذھب الی بعض نسائہ فتحسستہ فاذا ھو راکع او ساجد یقول
سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت فقالت بابی انت وامی انی لفی شان وانک لفی شان ترجمہ ام المؤمنین
عائشہ سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا میں سمجھی آپ اپنی کسی بی بی کے پاس گئے ہوں گے میں نے
ڈھونڈھا آپ رکوع میں تھے یا سجدے میں فرماتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں
میں کس خیال میں تھی اور آپ کس خیال میں ہیں نوع اٰخر ایک اور طرح کی دعا سجدے میں عن عوف بن مالک
قال قمت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبدأ فاستاک وتوضأ ثم قام فصلی فاستفتح من البقرۃ
لا یمر بآیۃ رحمۃ الا وقف فسأل ولا یمر بآیۃ عذاب الا وقف فتعوذ ثم رکع فمکث راکعا بقدر
قیامہ یقول فی رکوعہ سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ ثم سجد بقدر رکوعہ یقول
فی سجودہ سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ ثم قرأ اٰل عمران ثم سورۃ ثم
سورۃ فعل مثل ذلک ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوا آپ نے پہلے
مسواک کی اور وضو کیا پھر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو سورہ بقر شروع کی اس طرح سے کہ جب رحمت کی آیت آتی تو ٹھہر جاتے اور مانگتے
اور جب عذاب کی آیت آتی تو ٹھہر جاتے اور پناہ مانگتے پھر آپ نے رکوع کیا اور رکوع میں ٹھہرے جتنی دیر تک کھڑے رہے تھے
اور آپ فرماتے تھے رکوع میں سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ پھر سجدہ کیا رکوع کے برابر سجدے میں کہتے تھے
سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ یعنی پاکی بیان کرتا ہوں اسکی جو زور والا اور سلطنت اور بڑائی اور عظمت والا ہے پھر دوسری
رکعت میں آپ نے سورہ آل عمران پڑھی پھر اسی طرح ایک ایک سورت اور ایسا ہی کیا (ہر رکعت میں) نوع اٰخر
سجدے میں ایک اور طرح کی دعا عن حذیفۃ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ
فافتتح سورۃ البقرۃ فقرأ مائۃ آیۃ لم یرکع فمضی قلت یختمھا فی الرکعتین فمضی قلت یختمھا ثم یرکع
فمضی حتی قرأ سورۃ النساء ثم قرأ سورۃ آل عمران ثم رکع نحوا من قیامہ یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم
سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم ثم رفع رأسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد واطال

القیام ثم سجد فاطال السجود یقول فی سجودہ سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی سبحان ربی
الاعلی لا تمر بآیة تخویف او تعظیم للہ عز وجل الا ذکرہ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے میں نے ایک رات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے سورہ بقر شروع کی سو آیتیں پڑھ گئے لیکن رکوع نہ کیا میں سمجھا آپ دو رکعت میں
اس سورت کو ختم کرینگے آپ آگے بڑھ گئے جب میں سمجھا آپ اس سورت کو تمام کر کے رکوع کرینگے آپ آگے بڑھ گئے یہانتک کہ سورہ
نساء پڑھی پھر سورہ آل عمران پڑھی پھر رکوع کیا قریب قریب قیام کے دیر اتنی ہی دیر تک رکوع میں رہے رکوع میں آپ کہتے
تھے سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم پھر سر اوٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہہ کر بڑی دیر تک کھڑے
رہے پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک آپ سجدہ میں رہے کہتے سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی جب کوئی آیت خوف کی
یا اللہ کی بڑائی کی آتی تو آپ اللہ کا ذکر کرتے رہتے اوسکی حمد و ثنا کرتے **نوع آخر** سجدہ میں اور ایک طرح کی دعا

عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی رکوعہ وسجودہ سبوح قدوس
رب الملائکة والروح ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں سبوح قدوس
رب الملائکة والروح کہتے تھے **عدد التسبیح** فی السجود سجدہ میں کتنی بار تسبیح کہے **عن انس** بن مالک
یقول ما رأیت احدا اشبه صلاة بصلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من هذا الفتی یعنی عمر
بن عبد العزیز فحزرنا فی رکوعہ عشر تسبیحات وفی سجودہ عشر تسبیحات ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ اس جوان کی نماز سے زیادہ نہیں دیکھا یعنی عمر بن عبد العزیز
کی (جو خلیفہ عادل تھے) سعید بن جبیر نے کہا ہم نے اندازہ کیا اون کے رکوع کا تو دس تسبیحوں کے برابر تھا اسی طرح سجدے

الرخصة فی ترک الذکر فی السجود سجدہ میں اگر کچھ نہ کہے تو بھی سجدہ درست ہوگا **عن رفاعة** بن
رافع قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس ونحن حوله اذ دخل رجل فاتی القبلة فصلی
فلما قضی صلاته جاء فسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی القوم فقال له رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک اذهب فصل فانک لم تصل فذهب فصلی فجعل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یرمق صلاته ولا یدری ما یعیب منها فلما قضی صلاته جاء فسلم علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وعلی القوم فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک اذهب فصل فانک
لم تصل فاعادها مرتین او ثلاثا فقال الرجل یا رسول اللہ ما عبت من صلاتی فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انها لم تتم صلاة احدکم حتی یسبغ الوضوء کما امرہ اللہ عز وجل فیغسل وجهه
ویدیه الی المرفقین ویمسح برأسه ورجلیه الی الکعبین ثم یکبر اللہ عز وجل ویحمده ویمجده قال
همام وسمعته یقول ویحمده ویکبره قال فکلاهما قد سمعته یقول قال ویقرأ ما تیسر

مِنَ الْقُرْآنِ بِمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَذِنَ لَهُ فِيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرُ
فَيَرْفَعُ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا عَلٰى مَقْعَدَتِهِ وَيُقِيْمُ صُلْبَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ حَتّٰى يُمَكِّنَ وَجْهَهُ وَيَسْتَرْخِيَ
فَاِذَا لَمْ يَفْعَلْ هٰكَذَا لَمْ تَتِمَّ صَلٰوتُهُ ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے ایک بار ایسا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور ہم گرد آپ کے بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور قبلے کے پاس جاکر نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکا تو آیا اور آپ کو اور سب لوگوں کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک (یعنی تجھپر سلام ہوجیو) جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ پھر نماز پڑھنے گیا آپ اوس کے نماز کو دیکھ رہے تھے لیکن اوسکو معلوم نہ تھا کہ میری نماز میں کیا عیب ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو آیا اور آپ کو اور سب لوگوں کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی اسیطرح اوس نے دو یا تین بار نماز پڑھی آخر اوس نے کہا یا رسول اللہ میری نماز میں تو کوئی عیب میں نہیں سمجھتا آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جبتک وضو اچھا نہ کرے جیسے اللہ تعالی نے حکم دیا یعنی منہ دھووے اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور مسح کرے سر پر اور دونوں پاؤں دھووے ٹخنوں تک پھر اللہ جل جلالہ کی بڑائی کرے (یعنی تکبیر تحریمہ کہے) اور اوسکی تعریف کرے اور بزرگی بیان کرے (یعنی ثنا پڑھے) پھر جو آسان ہو اوتنا قرآن پڑھے اوس میں سے جتنا اللہ نے اوسکو سکھلایا اور حکم دیا پھر تکبیر کہے اور رکوع کرے یہانتک کہ اوس کے سب جوڑ اپنی جگہ پر آجاویں اور ڈھیلے ہوجاویں پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہے پھر سیدھا کھڑا ہو یہانتک کہ اوسکی پیٹھ برابر ہوجاوے پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے یہاں تک کہ اوسکا منہ جم جاوے اور ڈھیلا ہوجاوے اگر ایسا نہ کریگا تو اوسکی نماز پوری نہ ہوگی

ف تو رکوع اور سجدے میں آپنے کچھ پڑھنے کو نہیں فرمایا معلوم ہوا کہ اگر تسبیح نہ کہے تو بھی رکوع اور سجدہ درست ہوجاویگا

اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بندہ اللہ سے کب زیادہ قریب ہوتا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اللہ سے اوس وقت زیادہ نزدیک ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو تو بہت دعا کرو سجدے میں

فَضْلُ السُّجُوْدِ سجدے کی فضیلت

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ اٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْئِهِ وَبِحَاجَتِهِ فَقَالَ سَلْنِيْ فَقُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ ترجمہ ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کا اور حاجت کا سامان لیکر آتا (یعنی پانی اور مسواک وغیرہ) آپ نے ایک بار فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے میں نے کہا آپکی رفاقت جنت میں آپنے فرمایا اچھا اسکے سوا اور کچھ میں نے کہا بس یہی آپنے فرمایا تو میری مدد کر اپنے واسطے بہت سجدے کرکے (یعنی تو سجدہ بہت کیا کر اسلیے کہ یہ عبادت اللہ تعالی کو بہت پسند ہے پس شاید مجھ کو موقع ملجاوے تیرے لیے سفارش کرنیکا اور جنت میں اپنے ساتھ لیجانے کا)

ثَوَابُ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سَجْدَةً اللہ کے لیے جو کوئی ایک سجدہ کرے تو اوسکو کیا ثواب ملیگا

عَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ

قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي أَوْ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

ترجمہ معدان بن طلحہ یعمری سے روایت ہے میں ثوبان سے ملا جو مولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے کہا مجھے ایسا کام بتاؤ جو جنت میں لیجاوے وہ تھوڑی دیر تک چپ ہو رہے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا تم سجدہ کیا کرو اسلیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے تو اللہ اوسکا ایک درجہ بلند کر دیگا اور اوسکا ایک گناہ میٹ دیگا معدان نے کہا پھر میں ابو الدرداء سے ملا اور اون سے بھی یہی بات پوچھی جو ثوبان سے پوچھی اونھوں نے کہا تم سجدہ کیا کرو اسلیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے تو اللہ اوسکا ایک درجہ بلند کر دیگا اور ایک گناہ میٹ دیگا

بَابُ مَوْضِعِ السُّجُودِ سجدے میں جو اعضاء زمین پر لگتے ہیں اونکی فضیلت

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَ أَحَدُهُمَا حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَالْآخَرُ مُنْصِتٌ قَالَ فَتَأْتِي الْمَلَائِكَةُ فَتَشْفَعُ وَتَشْفَعُ الرُّسُلُ وَذَكَرَ الصِّرَاطَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ فَإِذَا فَرَغَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقِسْطِ بَيْنَ خَلْقِهِ وَأَخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ أَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّسُلَ أَنْ تَشْفَعَ فَيُعْرَفُونَ بِعَلَامَاتِهِمْ إِنَّ النَّارَ تَأْكُلُ كُلَّ شَيْءٍ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا مَوْضِعَ السُّجُودِ فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءِ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ

ترجمہ عطاء بن یزید سے روایت ہے میں ابوہریرہ اور ابو سعید خدری پاس بیٹھا تھا ان دونوں میں سے ایک نے شفاعت کی حدیث بیان کی اور دوسرا چپ تھا تو بیان کیا کہ فرشتے آدینگے وہ شفاعت کرینگے اور پیغمبر بھی شفاعت کرینگے اور ذکر کیا پل صراط کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میں اوس پل پر سے نکلجاؤنگا جب اللہ تعالی اپنی خلق کے انصاف سے فارغ ہوگا اور جن لوگوں کو آگ سے نکالنا چاہیگا اونکو نکال لیگا اوسوقت فرشتوں اور پیغمبروں کو شفاعت کا حکم دیگا وہ پہچانینگے اون لوگوں کو (جو شفاعت کے قابل ہیں) اونکی نشانیوں سے وہ یہ ہے کہ آگ آدمی کے ہر عضو کو کھا جاویگی مگر سجدہ کے مقام کو پھر اون پر چشمہ حیات کا پانی ڈالا جاویگا اور وہ اسطرح اوگینگے جیسے دانہ اوگتا ہے بہاؤ کے کوڑے کرکٹ میں (یعنی جس طرح وہ جلدی تر و تازہ ہو جاتا ہے ایسے ہی وہ لوگ بھی اس پانی کی برکت سے جلدی اوگینگے اور پہلے ہو جاوینگے اور آگ کا نشان مٹ جاویگا)

هَلْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ سَجْدَةٌ أَطْوَلَ مِنْ سَجْدَةٍ کیا ایک سجدہ دوسرے سجدہ سے بڑا ہو سکتا ہے

عَنْ شَدَّادٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا

فتقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعه ثم کبر للصلوة فصلی فسجد بین ظهرانی صلوته سجدة اطالها قال شداد فرفعت رأسی واذا الصبی علی ظهر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو ساجد فرجعت الی سجودی فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة قال الناس یا رسول اللہ انک سجدت بین ظهرانی صلوتک سجدة اطلتها حتی ظننا انه قد حدث امر او انه یوحی الیک قال کل ذلک لم یکن ولکن ابنی ارتحلنی فکرهت ان اعجله حتی یقضی حاجته **ترجمہ** شداد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز کے لیے باہر آئے اور آپ اوٹھائے ہوئے تھے امام حسن علیہ السلام یا امام حسین علیہ السلام کو تو آپ آگے بڑھے اور ان کو بٹھا دیا اور تکبیر کہی نماز کے لیے پھر نماز شروع کی بیچ نماز میں اپنی ایک سجدہ میں دیر کی تو میں نے سر اوٹھایا دیکھا تو صاحبزادہ آپ کے پیٹ پر ہیں اور آپ سجدے میں ہیں میں پھر سجدے میں چلا گیا جب آپ نماز پڑھ چکے تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے بیچ نماز میں ایک سجدہ میں دیر کی یہانتک ہم سمجھے کہ کوئی حادثہ ہوا یا آپ پر وحی آنے لگی آپنے فرمایا یہ کوئی بات نہ تھی میرا بیٹا مجھ پر سوار ہوا تو مجھ برا معلوم ہوا کہ جلدی اوس کو اوتاروں جب تک اوسکی مراد پوری نہ ہو **ف** اس حدیث سے رتبہ اور درجہ امام حسن یا امام حسین علیہما السلام کا معلوم ہوا آپنے اونکو اپنا بیٹا فرمایا پیار سے یا اسوجہ سے کہ بیٹی کا بیٹا بھی بیٹا ہوتا ہے

التکبیر عند الرفع من السجود جب سجدے سے سر اوٹھاوے تو تکبیر کہے

عن عبد اللہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی کل خفض ورفع وقیام وقعود ویسلم عن یمینه وعن شماله السلام علیکم ورحمة اللہ حتی یری بیاض خده قال ورأیت ابا بکر وعمر یفعلان ذلک **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تکبیر کہتے ہوئے جھکتے اور اوٹھتے اور کھڑے اور بیٹھتے اور آپ سلام پھیرتے تھے داہنے اور بائیں السلام علیکم ورحمة اللہ یہانتک کہ آپکے گال کی سفیدی دکھلائی دیتی (اتنا گردن کو موڑتے) عبد اللہ نے کہا میں نے ابوبکر اور عمر کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا

باب رفع الیدین عند الرفع من السجدة الاولی جب پہلا سجدہ کرکر سر اوٹھاوے تو دونوں ہاتھ اوٹھاوے

عن مالک بن الحویرث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل فی الصلوة رفع یدیه واذا رکع فعل مثل ذلک واذا رفع رأسه من الرکوع فعل مثل ذلک واذا رفع رأسه من السجود فعل مثل ذلک کله یعنی رفع یدیه **ترجمہ** مالک بن حویرث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے دونوں ہاتھ اوٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اوٹھاتے تب بھی ایسا ہی کرتے یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے

ترک ذلک بین السجدتین دونوں سجدوں میں دونوں ہاتھ نہ اوٹھانا

عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوة کبر ثم رفع یدیه واذا رکع وبعد الرکوع ولا یرفع بین السجدتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اوٹھاتے پھر جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے اور رکوع کے بعد بھی اور دونوں سجدوں کے بیچ میں نہ اوٹھاتے

الدعاء بین السجدتین دونوں سجدوں کے بیچ میں دعا

عن حذیفة انه انتهی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقام الی جنبه فقال الله اکبر ذو الملکوت
والجبروت والکبریاء والعظمة ثم قرأ بالبقرة ثم رکع وکان رکوعه نحوا من قیامه فقال فی رکوعه
سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم وقال حین رفع رأسه لربی الحمد لربی الحمد وکان یقول فی سجوده
سبحان ربی الاعلی وکان یقول بین السجدتین رب اغفر لی رب اغفر لی ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپکے پاس کھڑے ہوئے آپنے فرمایا اللہ اکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمة پھر سورہ
بقرہ پڑھی بعد اسکے رکوع کیا تو رکوع میں اتنی دیر تک رہے جتنی دیر کھڑے رہے تھے اور سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم کہا
پھر جب رکوع سے سر اوٹھایا تو فرمایا لربی الحمد لربی الحمد اور سجدے میں کہا سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی اور دونوں
سجدوں کے بیچ میں کہا رب اغفر لی رب اغفر لی **رفع الیدین تلقاء الوجه** منہ کے سامنے دونوں ہاتھ اوٹھانا

عن ابی سهل الازدی قال صلی الی جنبی عبد الله بن طاوس بمنی فی مسجد الخیف فکان اذا سجد
السجدة الاولی فرفع رأسه منها رفع یدیه تلقاء وجهه فانکرت انا ذلک فقلت لوهیب بن خالد
ان هذا یصنع شیئا لم ار احدا یصنعه فقال له وهیب تصنع شیئا لم ار احدا یصنعه فقال عبد الله
بن طاوس رأیت ابی یصنعه وقال ابی رأیت ابن عباس یصنعه وقال عبد الله بن عباس رأیت رسول
الله صلی الله علیه وسلم یصنعه ترجمہ ابو سہل ازدی نے کہا میرے پاس عبد اللہ بن طاؤس نے نماز پڑھی منا میں مسجد
خیف کے اندر تو جب انہوں نے پہلے سجدے سے سر اوٹھایا تو دونوں ہاتھ منہ کے سامنے اوٹھائے میں نے اسکا انکار کیا اور وہیب بن
خالد سے کہا یہ وہ کام کرتا ہے جو ہم نے کسیکو کرتے نہیں دیکھا عبد اللہ بن طاؤس نے کہا میں نے اپنے باپ کو ایسا کرتے دیکھا انہوں
کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن عباس کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور عبد اللہ بن عباس کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایسا کرتے دیکھا **قدر الجلوس بین السجدتین** دونوں سجدوں کے بیچ میں کتنی دیر بیٹھے عن البراء
قال کانت صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم رکوعه وسجوده وقیامه بعد ما یرفع رأسه من
الرکوع وبین السجدتین قریبا من السواء ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا
ہونا اور رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا برابر برابر ہوتا **کیف
الجلوس بین السجدتین** دونوں سجدوں کے بیچ میں کسطرح بیٹھے عن میمونة قالت کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم اذا سجد خوی بیدیه حتی یری وضح ابطیه من ورائه واذا قعد اطمأن علی فخذه الیسری
ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کھلے رکھتے یہانتک کہ آپ کے بغلوں کی
سفیدی پیچھے سے معلوم ہوتی اور جب بیٹھتے تو اپنی بائیں ران پر ٹکا کر بیٹھتے **التکبیر للسجود** سجدے کے لئے تکبیر کہنا
عن عبد الله قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یکبر فی کل رفع ووضع وقیام وقعود

وعمر وعثمان ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر اوٹھاتے اور رکھتے اور اوٹھتے اور بیٹھتے تکبیر کہتے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان بھی ایسا ہی کرتے

عن أبي هريرة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلوة يكبر حين يقوم ثم يكبر حين يركع ثم يقول سمع الله لمن حمده حين يرفع صلبه من الركعة ثم يقول وهو قائم ربنا لك الحمد ثم يكبر حين يهوي ساجدا ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يكبر حين يسجد ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يفعل ذلك في الصلوة كلها حتى يقضيها ويكبر حين يقوم من الثنتين بعد الجلوس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اوٹھتے تو تکبیر کہتے کھڑے ہوتے وقت پھر تکبیر کہتے رکوع کرتی وقت پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جب رکوع سے سر اوٹھاتے پھر کھڑے کھڑے کہتے ربنا لک الحمد پھر جب سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے سے سر اوٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے سے سر اوٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر ایسا ہی ساری نماز میں کرتے اخیر تک اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اوٹھتے تب بھی تکبیر کہتے

الاستواء للجلوس عند الرفع من السجدتين

یعنی جب دو سجدے کر کے اوٹھنے لگے تو پہلے سیدہا ہو کر بیٹھ جاوے پھر اوٹھے

عن أبي قلابة قال جاءنا أبو سليمان مالك بن الحويرث إلى مسجدنا فقال إني أريد أن أريكم كيف رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي قال فقعد في الركعة الأولى حين رفع رأسه من السجدة الآخرة ترجمہ ابوقلابہ سے روایت ہے ابوسلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے اور کہا میں چاہتا ہوں تم کو دکھلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے تھے (پھر اونھوں نے نماز پڑھی) بیٹھے پہلی رکعت پڑھ کے جب دوسرے سجدے سے سر اوٹھایا (یہ بیٹھنا خفیف ہوتا ہے اسکو جلسہ استراحت کہتے ہیں)

عن مالك بن الحويرث أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فإذا كان في وتر من صلوته لم ينهض حتى يستوي جالسا ترجمہ مالک بن حویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ جب طاق نماز میں ہوتے یعنی ایک رکعت یا تین رکعت پڑھ چکتے تو نہ اوٹھتے جب تک سیدھے نہ بیٹھ جاتے

الاعتماد على الأرض عند النهوض

یعنی کھڑے ہوتے وقت ہاتھ ٹیک دینا

عن أبي قلابة قال كان مالك بن الحويرث يأتينا فيقول ألا أحدثكم عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فيصلي في غير وقت صلوة فإذا رفع رأسه من السجدة الثانية في أول الركعة استوى قاعدا ثم قام فاعتمد على الأرض ترجمہ ابوقلابہ سے روایت ہے مالک بن الحویرث ہمارے پاس آتے تھے اور کہتے تھے کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتلاؤں پھر وہ بے وقت نماز پڑھتے نفل تو جب دوسرا سجدہ کر کے سر اوٹھاتے پہلی رکعت میں پہلے سیدھے بیٹھ جاتے پھر زمین پر ٹیکا کر اوٹھتے

رفع اليدين عن الأرض قبل الركبتين

یعنی اوٹھتے وقت پہلے دونوں ہاتھ اوٹھاوے اور بعد اسکے گھٹنے

عن وائل بن حجر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سجد وضع ركبتيه قبل يديه وإذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب سجدہ کرتے تو دونوں گھٹنے

سے پہلے رکھتے اور جب سجدے سے اوٹھنے لگتے تو پہلے دونوں ہاتھونکو اوٹھاتے پھر گھٹنونکو

التكبير للنهوض

جب سجدے سے اوٹھنے لگے تو تکبیر کہے **عن** أبي سلمة أن أبا هريرة كان يصلي بهم فيكبر كلما خفض ورفع فإذا انصرف قال والله إني لأشبهكم صلاة برسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہے ابوہریرہ نماز پڑھایا کرتے تھے تو تکبیر کہتے تھے جھکتے اور اوٹھتے پھر جب فارغ ہوتے تو کہتے قسم خدا کی میں زیادہ مشابہ ہوں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** أبي بكر بن عبد الرحمن وعن أبي سلمة بن عبد الرحمن أنهما صليا خلف أبي هريرة رض فلما ركع كبر فلما رفع رأسه قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ثم سجد وكبر ورفع رأسه وكبر ثم كبر حين قام من الركعتين ثم قال والذي نفسي بيده إني لأقربكم شبها برسول الله صلى الله عليه وسلم ما زالت هذه صلاته حتى فارق الدنيا ترجمہ ابوبکر بن عبد الرحمن اور ابوسلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے اون دونوں نے نماز پڑھی ابوہریرہ رض کے پیچھے جب رکوع کیا تو تکبیر کہی پھر جب سر اوٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر سجدہ کیا اور تکبیر کہی پھر سر اوٹھایا اور تکبیر کہی پھر جب رکعت پڑھ کر کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی بعد اوس کے کہا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اور آپکی اسیطرح نماز رہی یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے

كيف الجلوس للتشهد الأول

پہلے قعدے میں کیونکر بیٹھے **عن** عبد الله بن عمر أنه قال إن من سنة الصلاة أن تضجع رجلك اليسرى وتنصب اليمنى ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا نماز میں سنت ہے کہ بائیں پیر کو بچھاوے اور داہنے پیر کو کھڑا کرے قعدے میں

الاستقبال بأطراف أصابع القدم القبلة عند القعود للتشهد

تشہد میں بیٹھتے وقت پاؤں کے اونگلیاں قبلے کیطرف رکھے **عن** عبد الله بن عمر قال من سنة الصلاة أن تنصب القدم اليمنى واستقباله بأصابعها القبلة والجلوس على اليسرى ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا نماز کی سنت ہے کہ داہنے پاؤں کو کھڑا کرے اور اونگلیاں قبلے کیطرف کرے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر بیٹھے

موضع اليدين عند الجلوس

بیٹھتے وقت ہاتھ کہاں رکھے **عن** وائل بن حجر قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأيته يرفع يديه إذا افتتح الصلاة حتى يحاذي منكبيه وإذا أراد أن يركع وإذا جلس في الركعتين أضجع اليسرى ونصب اليمنى ووضع يده اليمنى على فخذه اليمنى ونصب إصبعه للدعاء ووضع يده اليسرى على رجله اليسرى قال ثم أتيتهم من قابل فرأيتهم يرفعون أيديهم في البرانس ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے دیکھا آپ دونوں ہاتھ اوٹھاتے تھے نماز کے شروع میں مونڈھوں تک اسیطرح رکوع کرتے اور جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اور داہنا کھڑا کرتے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور انگلی کلمہ کی کھڑی کرتے دعا کے لیے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے وائل بن حجر نے کہا پھر میں دوسرے سال آیا تو دیکھا

اپنی جاے تشہد پڑھتے ہون کے اندر **باب موضع البصر في التشهد** نماز مین جب بیٹھے تو نگاہ کہان رکھے عن عبد الله بن عمر أنه رأى رجلا يحرك الحصى بيده وهو في الصلوة فلما انصرف قال له عبد الله لا تحرك الحصى وأنت في الصلوة فإن ذلك من الشيطان ولكن اصنع كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع قال وكيف كان يصنع قال فوضع يده اليمنى على فخذه اليمنى وأشار بإصبعه التي تلي الإبهام في القبلة ورمى ببصره إليها أو نحوها ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہون نے ایک شخص کو کنکریان چھیڑتے دیکھا نماز مین جب نماز پڑھ چکا تو عبد اللہ نے کہا کنکریون سے مت کھیلا کر نماز مین اس لیے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے (تاکہ نماز سے غافل کر دیوے) لیکن وہ کام کیا کر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اوس نے کہا آپ کیا کرتے تھے عبد اللہ نے داہنا ہاتھ اپنی ران پر رکھا اور کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کیا قبلے کی طرف اور اپنی آنکھ کو اوسی طرف رکھا پھر کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا

باب الإشارة بالإصبع اونگلی سے اشارہ کرنا عن عبد الله بن الزبير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جلس في الثنتين أو في الأربع يضع يديه على ركبتيه ثم أشار بإصبعه ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتین یا چار رکعتین پڑھ کر بیٹھتے تو دونون ہاتھ گھٹنون پر رکھتے پھر اونگلی سے اشارہ کرتے

باب كيف التشهد الأول پہلا تشہد کیا ہے عن عبد الله قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نقول إذا جلسنا في الركعتين التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھلایا کہ ہم جب دو رکعت پڑھ کر بیٹھین تو یون کہین التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

عن عبد الله قال كنا لا ندري ما نقول في كل ركعتين غير أن نسبح ونكبر ونحمد ربنا وإن محمدا صلى الله عليه وسلم علم فواتح الخير وخواتمه فقال إذا قعدتم في كل ركعتين فقولوا التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله وليتخير أحدكم من الدعاء أعجبه إليه فليدع به الله عز وجل ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم کو معلوم نہ تھا ہم کیا کہین ہر دو رکعت پر مگر یہ کہ تسبیح کہین اور تکبیر اور تعریف کرین اپنے پروردگار کی اور (بیشک) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ باتین سکھلا گئے جو اول اور آخر بھلائی کی ہین تو آپ نے فرمایا جب تم ہر دو رکعت پڑھ کر بیٹھو تو کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر جو دعا

دعا جو پہلے معلوم ہوا سو مانگو اسد جل جلالہٗ سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ
فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ فَاَمَّا التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ عبد اسد بن مسعود سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ہم کو تشہد
کا تشہد اور حاجت کا تشہد بتلایا تو نماز کا تشہد یہی التحیات سد والصلوات والطیبات اخیر تک عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ
اٰدَمَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَتَشَهَّدُ بِهٰذَا فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَيَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَحَمَّادٌ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یحیی بن آدم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سفیان کو یہ تشہد پڑھتے دیکھا فرض و نفل میں
اور وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا یہ تشہد ابو اسحاق سے انہوں نے ابو الاحوص سے انہوں نے عبد اسد بن مسعود سے انہوں نے رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْلَمُ شَيْئًا
فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا فِي كُلِّ جَلْسَةٍ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ عبد اسد بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ تھے
کچھ نہ جانتے تھے آپ نے فرمایا جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ کہا کرو التحیات سد والصلوات اخیر تک یعنی سب بزرگیاں اسد کے لیے
ہیں اسی طرح سب نمازیں یا دعائیں اور سب پاک چیزیں سلامتی ہو تم پر اے نبی اور رحمت اسد کی اور برکتیں اوس کی سلامتی
ہو ہم پر اور اسد کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کوئی لائق عبادت کے نہیں ہے سوا اسد کے اور گواہی دیتا
ہوں میں اس بات کی بیشک حضرت محمد اوسکے بندے ہیں اور اوس کے بھیجے ہوئے ہیں عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُوْلُ اِذَا صَلَّيْنَا فَعَلَّمَنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ فَقَالَ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ
لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ زَيْدٌ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْقُرْاٰنَ
ترجمہ علقمہ بن قیس سے روایت ہے عبد اسد بن مسعود نے کہا ہم نہیں جانتے تھے نماز میں کیا کہیں پھر رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے
جامع کلمے ہم کو سکھلا دیے اور فرمایا کہو التحیات لسد والصلوات اخیر تک علقمہ نے کہا عبد اسد بن مسعود ہم کو یہ کلمے اسطرح سکھلاتے
تھے جیسے قرآن سکھلاتے تھے عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا
اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا

السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو یوں کہتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیل پر سلام میکائیل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مت کہو سلام اللہ پر کیونکہ اللہ خود سلام ہے **ف** یعنی سلام اوسکے ناموں میں سے ایک نام ہے یا وہ سالم ہے تمام برائیوں اور
آفتوں سے پھر اوس کے سلامتی چاہنا نادانی ہے **ت** لیکن یوں کہو التحیات للہ والصلوات اخیر تک **عن** ابن مسعود
قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى
مِيْكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُولُوا
التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى
عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو یوں کہا کرتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیل پر سلام میکائیل
پر آپ نے فرمایا ایسا مت کہو سلام اللہ پر کیونکہ اللہ خود سلام ہے بلکہ یوں کہو التحیات للہ والصلوات اخیر تک **عن** عبد اللہ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد میں بتلایا التحیات
للہ والصلوات اخیر تک **عن** عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ
مِنَ الْقُرْآنِ وَكَفُّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد اس طرح سکھلایا جیسے قرآن کی سورت
سکھلاتے تھے آپکا ہاتھ سامنے تھا فرمایا التحیات للہ والصلوات اخیر تک **نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ** دوسری طرح کا
تشہد **عن** الأَشْعَرِيِّ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا
قَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُولُوا آمِيْنَ يُجِبْكُمُ
اللّٰهُ وَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ

فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَاِذَا كَانَ
عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خطبہ پڑھا اور ہم کو طریقے بتلائے اور نماز سکھلائی پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں کھڑے کرو اور تم میں سے ایک امامت
کرے جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ تعالےٰ قبول کرے گا
اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پھر ادھر کی کسر ادھر نکل آوے گی اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو اللہ سن لیگا تمہاری
اسلیے کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کے زبان پر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سن لیا اللہ نے جو کوئی اوسکی تعریف کرے پھر جب امام
تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اوٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ادھر کی کسر ادھر نکل آوے گی جب بیٹھنے لگے تو ہر ایک تم میں سے بیٹھتے ہی پہلے یہ کہے التحیات الطیبات الصلوات
للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان
محمدا عبدہ ورسولہ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ حطان بن عبد اللہ سے روایت
ہے انہوں نے نماز پڑھی ابو موسیٰ اشعری کے ساتھ تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھ کر
بیٹھے تو پہلے یہ کہے التحیات للہ الطیبات الصلوات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ
الصالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ ایک اور
قسم کا تشہد عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ
وَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اسطرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن سکھلاتے
تھے آپ فرماتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ نَوْعٌ اٰخَرُ ایک اور قسم کا تشہد عَنْ جَابِرٍ قَالَ

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن بسم الله وبالله التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله اسأل الله الجنة واعوذ بالله من النار ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے بسم اللہ وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اسأل اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار

تخفیف التشهد الاول

پہلا قعدہ ہلکا کرنا عن عبد الله بن مسعود قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في الركعتين كأنه على الرضف قلت حتى يقوم قال ذلك يريد ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (چار رکعتی نماز میں) دو رکعت پر گویا ایسا بیٹھتے تھے جلتے توے پر بیٹھے ہیں (ابو عبیدہ نے کہا) میں نے کہا اٹھنے تک وہ بولے کہا ہاں یہی مراد ہے

ترك التشهد الاول

اگر پہلا قعدہ بھول جائے تو کیا کرے عن ابن بحينة ان النبي صلى الله عليه وسلم قام في الشفع الذي كان يريد ان يجلس فيه فمضى في صلاته حتى اذا كان في آخر صلاته سجد سجدتين قبل ان يسلم ثم سلم ترجمہ ابن بحینہ سے روایت ہے آپ نے نماز پڑھی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد جب آپ بیٹھتے تھے (بیٹھنا بھول گئے) اور کھڑے ہو گئے آپ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ اخیر نماز میں سلام سے پہلے دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا عن ابن بحينة ان النبي صلى الله عليه وسلم قام في الركعتين فسبحوا فمضى فلما فرغ من صلاته سجد سجدتين ثم سلم ترجمہ ابن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے (اور بیٹھنا بھول گئے) صحابہ نے سبحان اللہ کہا آپ نماز پڑھے چلے گئے

التكبير للقيام الى الركعتين الأخريين

جب پہلے قعدہ سے فارغ ہو کر پچھلی دو رکعتوں کے لیے اٹھنا چاہے تو تکبیر کہے عن عبد الرحمن بن الاصم قال سئل انس بن مالك عن التكبير في الصلوة فقال يكبر اذا ركع واذا سجد واذا رفع رأسه من السجود واذا قام من الركعتين فقال حطيم عمن تحفظ هذا قال عن النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر ثم سكت فقال له حطيم وعثمان قال وعثمان ترجمہ عبد الرحمن بن اصم سے روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا نماز میں تکبیر کہنے کو انہوں نے کہا تکبیر کہے جب رکوع کرے اور جب سجدہ کرے اور جب سجدہ سے سر اٹھاوے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہو حطیم نے کہا یہ تم نے کہاں سے جانا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر سے پھر چپ ہو رہے حطیم نے کہا اور عثمان سے انس نے کہا اور عثمان سے بھی عن مطرف بن عبد الله قال صلى علي بن ابي طالب فكان يكبر في كل خفض ورفع يتم التكبير فقال عمران بن حصين لقد ذكرني هذا صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ مطرف بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت علی نے نماز پڑھی تو تکبیر کہتے تھے جھکتے اور اٹھتے وقت پوری تکبیر عمران بن حصین نے کہا انہوں نے یاد دلا دیا اس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

رفع اليدين للقيام الى الركعتين الأخريين

جب پچھلی دو رکعتوں کے لیے اٹھے تو دونوں ہاتھ اٹھاوے عن ابي حميد الساعدي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا

مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ترجمہ ابوحمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتین پڑھکر اوٹھتے تو تکبیر کہتے اور دونون ہاتھ اوٹھاتے مونڈھون تک جیسے شروع نماز مین اوٹھاتے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونون ہاتھ اوٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور دو رکعتین پڑھکر اوٹھتے اسیطرح مونڈھون تک ہاتھ اوٹھاتے تھے

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَحَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ

دونون ہاتھ اوٹھانیکا اور نماز کے اندر خدا کی صفت اور تعریف کرنیکا بیان

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ وَيَؤُمَّهُمْ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوْفَ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَصَفَّحَ النَّاسُ بِأَبِيْ بَكْرٍ لِيُؤْذِنُوْهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا أَكْثَرُوْا عَلِمَ أَنَّهُ قَدْ نَابَهُمْ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ تُصَلِّيَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ مَا بَالُكُمْ صَفَّحْتُمْ إِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِكُمْ فَسَبِّحُوْا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف مین صلح کرانے کو گئے نماز کا وقت آگیا موذن ابوبکر صدیق کے پاس گیا اور کہا آپ لوگون کی جماعت کے ساتھ امامت کرنے کا انہون نے امامت شروع کی اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صفون کو چیرتے ہوئے پہلی صف مین آکر کھڑے ہوئے اور لوگون نے تالیان دینا شروع کین تاکہ ابوبکر کو معلوم ہو جاوے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین لیکن ابوبکر نماز مین کسی طرف دہیان نہین کرتے تھے جب بہت تالیان بجائین تو انکو معلوم ہوا کوئی حادثہ پیش آیا اونہون نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہین آپ نے ابوبکر کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اونہون نے دونون ہاتھ اوٹھائے اور اللہ کی تعریف کی اور اسکی ثنا بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمانے پر کہ تم امامت کرو اونہون نے اللہ کا شکر ادا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز کے اندر ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنا درست ہے پھر اولٹے پاؤن پیچھے پھرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپ نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابوبکر صدیق سے فرمایا مین نے تم کو جب اشارہ کیا تو تم کیون نہین کھڑے رہے ابوبکر نے کہا یہ بات ابو قحافہ (ابوبکر کے باپ کی کنیت ہے) کے بیٹے کو لائق نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے پھر آپ نے لوگون سے

فرمایا کیا ہوا تم کو تم نے تالیان پیٹین یہ عورتون کا کام ہے تم کو نماز مین جب کوئی حادثہ پیش ہو تو سبحان اللہ کہو۔

اَلسَّلَامُ بِالْاَیْدِیْ فِی الصَّلٰوۃِ نماز مین ہاتھ اوٹھا کر سلام کرنا کیسا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ رَافِعُوْ اَیْدِیْنَا فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ مَا بَالُھُمْ رَافِعِیْنَ اَیْدِیَھُمْ فِی الصَّلٰوۃِ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ الْخَیْلِ الشُّمْسِ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے ہم نماز مین ہاتھ اوٹھاتے تھے (یعنی سلام کے لیے یعنی اشارہ سے ہاتھ اوٹھا کر لوگون کو سلام کرتے تھے سلام کا جواب دیتے تھے) آپ نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگون کا اپنے ہاتھ اسطرح اوٹھاتے ہین جیسے شریر گھوڑون کی دمین نماز مین سکون کرو (یعنی بیضرورت حرکت نہ کرو) **ف** اس حدیث سے سلام مین ہاتھ اوٹھانے کی ممانعت نکلی نہ رکوع اور رکوع سے اوٹھتے وقت ہاتھ اوٹھانے کی وہ تو سنت ہے اور نماز کی افعال مین سے ایک فعل ہے پہر جو شخص دلیل لایا اس حدیث سے رفع یدین کی ممانعت کی رکوع کیوقت اور رکوع سے اوٹھتے وقت وہ بیخبر اور ناواقف ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنُسَلِّمُ بِاَیْدِیْنَا فَقَالَ مَا بَالُ ھٰؤُلَاءِ یُسَلِّمُوْنَ بِاَیْدِیْھِمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمْسٍ اَمَا یَکْفِیْ اَحَدَکُمْ اَنْ یَّضَعَ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہتے تھے تو ہاتھون کے اشارے سے سلام کرتے تھے آپ نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگون کا ہاتھون سے سلام کرتے ہین گویا وہ شریر گھوڑون کی دمین ہین کیا تم مین سے ہر ایک کو یہ کافی نہین کہ اپنا ہاتھ ران پر رکھے پہر زبان سے السلام علیکم السلام علیکم کہے **ف** شاید یہ حکم نماز مین سلام کی ممانعت سے پہلے ہوگا

رَدُّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ نماز مین سلام کا جواب اشارہ سے دینا **عَنْ** صُھَیْبٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَرَدَّ عَلَیَّ اِشَارَۃً وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ بِاِصْبَعِہٖ **ترجمہ** صہیب سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ نماز پڑہ رہے تھے مین نے سلام کیا آپ نے انگلی کے اشارے سے جواب دیا **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَاءَ لِیُصَلِّیَ فِیْہِ فَدَخَلَ عَلَیْہِ رِجَالٌ یُسَلِّمُوْنَ عَلَیْہِ فَسَاَلْتُ صُھَیْبًا وَکَانَ مَعَہٗ کَیْفَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ اِذَا سُلِّمَ عَلَیْہِ قَالَ کَانَ یُشِیْرُ بِیَدِہٖ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا مین نماز پڑہنے کو گئے کچھ لوگ آپ کے سلام کو گئے صہیب آپکے ساتھ تھے مین نے ان سے پوچھا آپ کیا کرتے تھے سلام کے جواب مین صہیب نے کہا دونون ہاتھون سے اشارہ کرتے تھے **عَنْ** عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ اَنَّہٗ سَلَّمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَرَدَّ عَلَیْہِ **ترجمہ** عمار بن یاسر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نماز پڑہتے تھے آپ نے جواب دیا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَاجَۃٍ ثُمَّ اَدْرَکْتُہٗ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَاَشَارَ اِلَیَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِیْ فَقَالَ اِنَّکَ سَلَّمْتَ عَلَیَّ اٰنِفًا

وَاَنَا اُصَلِّیْ وَاِنَّمَا هُوَ مُوَجِّهٌ یَوْمَئِذٍ اِلَی الْمَشْرِقِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کو
بھیجا میں جب لوٹ کر آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے میری طرف اشارہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے مجھکو
بلایا اور فرمایا تو نے ابھی مجھے سلام کیا تھا لیکن میں نماز پڑھ رہا تھا (اسوجہ سے جواب نہ دے سکا) اوسوقت آپکا منہ پورب کیطرف
تھا (شاید آپ سفر میں سواری پر ہوں گے جیسے دوسری روایت میں ہے) عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُهٗ وَهُوَ یَسِیْرُ مُشَرِّقًا اَوْ مُغَرِّبًا فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ
فَانْصَرَفْتُ فَنَادَانِیْ یَا جَابِرُ فَنَادَانِی النَّاسُ یَا جَابِرُ فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ سَلَّمْتُ عَلَیْكَ فَلَمْ تَرُدَّ
عَلَیَّ فَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو کہیں بھیجا جب میں لوٹ کر آیا
تو آپ سواری پر جا رہے تھے پورب یا پچھم کو میں نے سلام کیا آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا پھر میں نے سلام کیا آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا میں
لوٹ گیا تو آپنے پکارا اے جابر لوگوں نے بھی پکارا اور جابر میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپکو سلام کیا آپنے جواب نہیں دیا
آپنے فرمایا میں نماز پڑھ رہا تھا

اَلنَّهْیُ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوةِ نماز میں کنکریاں ہٹانیکی ممانعت

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلَا یَمْسَحِ الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ
ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں ہو تو کنکریاں نہ ہٹاوے اپنے سامنے
سے اس لیے کہ رحمت اللہ کی اوسکے سامنے ہوتی ہے ف پس یہ حدیث تفسیر ہے اوس حدیث کی جس میں یہ ہے کہ اللہ اوسکے سامنے ہے

اَلرُّخْصَةُ فِیْهِ مَرَّةً ایکبار کنکریاں ہٹانے کی اجازت

عَنْ مُعَیْقِیْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو ضرور کنکریاں ہٹاوے
تو خیر ایک بار ہٹا دے یعنی اگر ایسی ضرورت واقع ہو کہ کنکریاں ہٹائے بغیر چارہ نہ ہو تو ایک بار ہٹا دے بار بار کیا ضرور

اَلنَّهْیُ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَی السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوةِ نماز میں آسمان کیطرف دیکھنے کی ممانعت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَی السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوةِ فَاشْتَدَّ قَوْلُهٗ فِیْ ذٰلِكَ حَتّٰی
قَالَ لَیَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
حال ہے لوگوں کا نماز میں اپنی آنکھیں آسمان کیطرف اوٹھاتے ہیں پھر آپنے سختی کی اس باب میں اور فرمایا باز آویں لوگ اس حرکت سے
نہیں تو انکی بینائی جاتی رہیگی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلَا یَرْفَعْ بَصَرَهٗ اِلَی السَّمَآءِ
اَنْ یُّلْتَمَعَ بَصَرُهٗ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا اونہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اپنی آنکھ آسمان کیطرف نہ اوٹھاوے ایسا نہو کہ اوسکی
بینائی جاتی رہے

اَلتَّشْدِیْدُ فِی الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ نماز میں ادہر ادہر دیکھنے کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الله مقبلا على العبد وهو في صلاته ما لم يلتفت فاذا صرف
وجهه انصرف عنه ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ اللہ جل جلالہ متوجہ رہتا ہے بندے
کی طرف جب تک وہ نماز میں کھڑا رہتا ہو اور ادھر ادھر نہیں دیکھتا جب پھیرتا ہے تو اللہ بھی اس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے ف
التفات دو طرح کا ہے ایک منہ پھیر کر ادھر ادھر دیکھنا یہ درست نہیں نماز میں دوسرے بغیر منہ پھیرے آنکھوں کی کنکھیوں سے دیکھنا
یہ درست ہے عن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الالتفات في الصلاة فقال اختلاس
يختلسه الشيطان من الصلاة ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز میں
التفات کرنے کو آپ نے فرمایا یہ ایک جھپٹ ہے شیطان کی جو اچک لیتا ہے نماز میں سے عن ابي عطية قال قالت عائشة ان الالتفات
في الصلاة اختلاس يختلسه الشيطان من الصلاة ترجمہ ابو عطیہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا التفات نماز میں جھپٹ
ہے شیطان کی جو اچک لیتا ہے نماز میں سے **الرخصة في الالتفات في الصلاة يمينا وشمالا** نماز میں ادھر ادھر دیکھنے
کی اجازت عن جابر انه قال اشتكى رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلينا وراءه وهو قاعد وابو بكر
يسمع الناس تكبيره فالتفت الينا فرآنا قياما فاشار الينا فقعدنا فصلينا بصلاته قعودا فلما سلم
قال ان كدتم آنفا تفعلون فعل فارس والروم يقومون على ملوكهم وهم قعود فلا تفعلوا ائتموا
بائمتكم ان صلى قائما فصلوا قياما وان صلى قاعدا فصلوا قعودا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بیمار ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی (کھڑے ہو کر) اور آپ بیٹھے تھے اور ابوبکر تکبیر کی آواز لوگوں کو سناتے تھے آپ نے ہماری طرف
دیکھا (نماز ہی میں) تو ہم کو کھڑے دیکھا آپ نے اشارہ کیا ہم بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے آپ کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا تم
اس وقت فارس اور روم والوں کا کام کرتے تھے وہ اپنی بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں ایسا مت کرو بلکہ
اپنے امام کی پیروی کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جو وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو
عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلتفت في صلاته يمينا وشمالا ولا يلوي عنقه
خلف ظهره ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داہنے اور بائیں دیکھتے لیکن گردن
اپنی پیٹھ پیچھے نہ پھیرتے **باب العمل في الصلاة** نماز میں کوئی کام کرنا درست ہے عن ابي هريرة قال امر رسول
الله صلى الله عليه وسلم بقتل الاسودين في الصلاة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
سانپ اور بچھو کے مارنے کا نماز میں عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتل الاسودين في الصلاة
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے کا نماز میں ف اگرچہ لکڑی یا جوتا
لانا پڑے اور چلنا پڑے کیونکہ ایسی موذی کا مارنا ضرور ہے جس سے خلق اللہ کو تکلیف ہو اور نماز درست ہے فاسد نہیں ہوتی عن ابي قتادة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي وهو حامل امامة فاذا سجد وضعها واذا قام رفعها ترجمہ

ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامہ (اپنی نواسی کو جو زینب کی صاحبزادی تھیں) کو اوٹھائے ہوئے تھے نماز میں جب سجدہ کرتے تھے اسکو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے اسکو اوٹھا لیتے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا فَإِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ أَعَادَهَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ امامت کرتے تھے لوگوں کی اور اوٹھائے ہوئے تھے امامہ بنت ابی العاص کو اپنی کاندھے پر جب رکوع کرتے تو بٹھا دیتے پھر جب سجدے سے فارغ ہوتے تو اوٹھا لیتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَى الْقِبْلَةِ فَمَشَى عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ يَسَارِهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نے دروازہ کھلوایا آپ نفل نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ قبلہ کیطرف تھا تو آپ داہنی طرف چلے یا بائیں طرف اور دروازہ کھولا پھر نماز پڑھنے لگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز میں دروازہ کھول دینا درست ہے اگر اور کوئی گھر میں کھولنے والا نہ ہو

التَّصْفِيقُ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں دستک دینا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِي الصَّلٰوةِ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے دستک ہے نماز میں (اگر کوئی حادثہ ہو یا امام بھول جاوے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح ہو (یعنی سبحان اللہ کہیں) اور عورتوں کے لیے دستک ہے

التَّسْبِيحُ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں سبحان اللہ کہنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے دستک ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ ترجمہ وہی ہے جو گزرا

التَّنَحْنُحُ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں کھنکارنا کھانسی

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةٌ آتِيهِ فِيهَا فَإِذَا أَتَيْتُهُ اسْتَأْذَنْتُ إِنْ وَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَتَنَحْنَحَ دَخَلْتُ وَإِنْ وَجَدْتُهُ فَارِغًا أَذِنَ لِي ترجمہ حضرت علی نے کہا میرا ایک وقت مقرر تھا میں اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاتا جب میں جاتا تو آپ سے اجازت چاہتا اگر آپ نماز پڑھتے ہوتے تو سبحان اللہ کہتے میں اندر چلا جاتا اور خالی ہوتے تو اجازت دیتے عَنِ ابْنِ نُجَيٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْخَلَانِ مُدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمُدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي ترجمہ ابن نجی سے روایت ہے حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جانے کے لیے میرے دو وقت تھے ایک رات کو ایک دن کو تو جب میں رات کو جاتا آپ کھنکارتے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ

آتِيهِ كُلَّ سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ ترجمہ حضرت علی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میرا ایسا مرتبہ تھا جو کسیکا نہ تھا میں ہر صبح کو آپ پاس جاتا اور کہتا السلام علیک
یا نبی اللہ اگر آپ کھنکارتے تو میں اپنے گھر کو لوٹ جاتا نہیں تو اندر چلا جاتا **اَلْبُكَاءُ فِي الصَّلٰوةِ** نماز میں رونا

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ
يَعْنِي يَبْكِي ترجمہ مطرف نے اپنے باپ (عبداللہ بن شخیر) سے روایت کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نماز
پڑھ رہے تھے آپکے سینے سے ایسی آواز آتی تھی جیسی تکلی میں سے آواز آتی ہے (یعنی آپ روتے تھے خدا کے خوف سے اور ایسا رونا نماز
میں درست ہے) **بَابُ** لَعْنُ إِبْلِيسَ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں شیطان پر لعنت کرنا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ
ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ
شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ
نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ فَلَمْ يَتَأَخَّرْ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ آخُذَهُ وَاللَّهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ
أَهْلِ الْمَدِينَةِ ترجمہ ابوالدرداء رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے ہم نے سنا آپنے فرمایا
میں پناہ مانگتا ہوں تجھسے خدا کی پھر فرمایا میں لعنت کرتا ہوں تجھپر اللہ کی لعنت تین بار اور ہاتھ پھیلایا جیسے کسی چیز کو
لیتے ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو نماز میں ایسا کہتے سنا جو کبھی پہلے آپ کو کہتے نہ سنا
تھا اور ہم نے آپکو ہاتھ پھیلاتے بھی دیکھا آپنے فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس مردود ایک شعلہ آگ کا لیکر آیا میرے منہ میں لگانے کو
میں نے کہا میں تجھسے پناہ مانگتا ہوں اللہ کی تین بار پھر میں نے کہا میں تجھپر لعنت کرتا ہوں اللہ کی لعنت تین بار جب وہ پیچھے
نہ ہٹا تب تو میں نے چاہا اسکو پکڑ لوں قسم خدا کی اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا کا مجھے خیال نہ ہوتا (انہوں نے دعا کی تھی یا اللہ
مجھکو وہ سلطنت دے جو بعد میرے کسیکو نہ ہو تو شیطان اور ہوا اور پرندے سب ان کے تابع تھے) تو میں اسکو باندھ دیتا پھر صبح
ہو جاتی مدینے کے لڑکے اس سے کھیلتے **اَلْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ** نماز میں بات کرنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا
وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ
رَحْمَةَ اللَّهِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے ہم بھی آپکے ساتھ کھڑے ہوئے ایک گنوار
بولا آپ نماز ہی میں تھے یا اللہ رحم کر مجھپر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور مت رحم کر اور کسی پر جب آپنے سلام پھیرا تو اس گنوار
سے فرمایا تو نے بڑی چیز کو چھوٹا کر دیا (یعنی اللہ کے رحمت کو وہ عام تھا اسکو خاص کر لیا اپنی اور مجھ سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

مین بات کرنا درست نہین (یعنی آپ نماز ہی کے اندر اوسکو فرماتے ہین) عن ابی ہریرۃ ان اعرابیا دخل المسجد فصلی
رکعتین ثم قال اللھم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لقد تحجرت واسعا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار مسجد مین آیا اور دو رکعت پڑھ کر دعا کرنے لگا یا اللہ رحم کر مجھ پر اور
محمد پر اور مت رحم کر ہمارے ساتھ کسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تو نے تنگ کر دیا کھلی چیز کو عن معاویۃ
بن الحکم السلمی قال قلت یا رسول اللہ انا حدیث عہد بجاھلیۃ فجاء اللہ بالاسلام وان رجالا منا یتطیرون
قال ذاک شیء یجدونہ فی صدورھم فلا یصدنھم ورجال منا یاتون الکھان قال فلا تاتوھم قال
یا رسول اللہ ورجال منا یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک قال وبینا انا مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ اذا عطس رجل من القوم فقلت یرحمک اللہ فحدقنی القوم
بابصارھم فقلت واثکل امیاہ ما لکم تنظرون الی قال فضرب القوم بایدیھم علی افخاذھم فلما رایتھم
یسکتوننی لکنی سکت فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعانی بابی وامی ما ھو ضربنی ولا
کھرنی ولا سبنی ما رایت معلما قبلہ ولا بعدہ احسن تعلیما منہ قال ان صلاتنا ھذہ لا یصلح فیھا شیء
من کلام الناس انما ھی التسبیح والتکبیر وتلاوۃ القران قال ثم اطلعت الی غنیمۃ لی ترعاھا جاریۃ لی
فی قبل احد والجوانیۃ وانی اطلعت فوجدت الذئب قد ذھب منھا بشاۃ وانا رجل من بنی ادم اسف
کما یاسفون فصککتھا صکۃ ثم انصرفت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فعظم ذلک علی
فقلت یا رسول اللہ افلا اعتقھا قال ادعھا فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این اللہ قالت فی
السماء قال فمن انا قالت انت رسول اللہ قال انھا مؤمنۃ فاعتقھا ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے مین نے
کہا یا رسول اللہ ہمارا زمانہ ابھی گذرا ہے جاہلیت کا پھر اللہ تعالی لایا اسلام کو بعض لوگ ہم مین سے بدفالی (یعنی شگون) لیتے ہین
آپنے فرمایا یہ اون کے دل کا خیال ہے تو بدفالی کسی کام سے اونکو نہ روکے (یعنی نہ چاہیے) بعض لوگ ہم مین سے نجومیون (نہ؟ پنڈتون)
پاس جاتے ہین آپنے فرمایا مت جاؤ اون کے پاس پھر مین نے کہا یا رسول اللہ بعض لوگ ہم مین سے لکیرین کھینچتے ہین (یعنی زمین
پر یا کاغذ پر آئندہ کی بات بتانے کو) آپنے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبرون مین سے لکیرین کھینچا کرتے تھے (وہ ادریس علیہ السلام یا دانیال علیہ السلام
تھے علم رمل انہی سے نکلا ہے) جسکی لکیرین اون کے مثل ہون تو صحیح ہے (اسواسطے اسکا سیکھنا مباح ہے لیکن معلوم نہیں کہ
مثل ہے یا نہیں پس شک کی وجہ سے اس کام کا کرنا بہتر نہیں ہے) معاویہ نے کہا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مین
تھا اتنے مین ایک شخص چھینکا مین نے (نماز ہی مین) کہا یرحمک اللہ لوگ گھورکر مجھ کو دیکھنے لگے مین نے کہا میری ماں مجھکو روئے (مین مر
جاؤن) تم مجھ کو کیون گھورتے ہو یہ سنکر لوگون نے اپنے ہاتھ رانون پر مارے مین سمجھا کہ مجھ کو چپ رہنے کو کہتے ہین پس مین چپ ہو رہا
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ کو بلایا قسم میرے ماں باپ کی نہ مجھ کو مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا مین نے کوئی سکھانے

والا آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے بہتر نہیں دیکھا سکھلانے مین آپنے فرمایا یہ نماز مین ہماری کوئی بات لوگون کی نہ کرنا چاہیے یہ
تو تسبیح ہے یا تکبیر ہے یا قرآن کی تلاوت ہے معاویہ نے کہا پھر مین اپنی بکریون مین گیا جنکو میری لونڈی چراتی تھی احد پہاڑ اور جوانیہ
(ایک موضع کا نام ہے اُحد کے پاس مدینہ سے شمال کیطرف ہے) کیطرف گئی دیکھا تو ایک بکری اون مین سے بھیڑیا لے گیا ہے آخر مین آدمی تھا مجھکو
اور آدمیون کو غصہ آتا ہے مجھکو بھی غصہ آتا ہے مینے اوسکو ایک مکا مارا پھر مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا
اور یہ امر (یعنی لونڈی کا مارنا) مجھپر بہت گران گذرا مینے کہا یا رسول اللہ مین اوسی آزاد نہ کردون آپنے فرمایا اوسکو بلا لا مین بلا
لایا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا اللہ کہان ہے لونڈی نے کہا آسمان پر آپنے پوچھا مین کون ہون لونڈی نے کہا
آپ اللہ کے بھیجے ہوئے ہین آپنے فرمایا اسکو آزاد کردے یہ مسلمان ہے **ف** امام نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات مین سے
ہے اور اون مین دو مذہب ہین ایک تو ایمان لانا اون پر بغیر غور کے اون کے معنی مین اسبات کا اعتقاد کر کے کہ اللہ جل جلالہ کی
مثل کوئی چیز نہین ہے اور وہ پاک ہے مخلوقات کی نشانیون سے دوسری تاویل کرنا اون کی جسطرح لایق ہے اللہ جل جلالہ کو تو جو شخص
تاویل کا قائل ہے وہ کہتا ہے کہ مقصود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اس پوچھنے سے لونڈی کا امتحان لینا تھا کہ وہ موحد ہے اقرار کرتی ہے
اسبات کا کہ سب چیزونکا پیدا کرنیوالا اور دنیا کا کام چلانے والا ایک اللہ ہے جسکی صفت یہ ہے کہ جب دعا کرنیوالا اوسکو بلاتا ہے تو
آسمان کیطرف منہ کرتا ہے جیسے نماز پڑھنے مین کعبہ کیطرف منہ کرتا ہے اور یہ اس لیے نہین ہے کہ اللہ جل جلالہ رکا ہوا ہے آسمان مین جیسے
وہ کعبہ کیطرف رکا ہوا نہین ہے بلکہ اس لیے ہے کہ آسمان قبلہ ہے دعا کرنے والونکا جیسے کعبہ قبلہ ہے نمازیونکا یا وہ بت پوجنے والون مین سے
ہے جب اوس لونڈی نے کہا کہ اللہ آسمان پر ہے تو معلوم ہوا کہ وہ موحد ہے اور بت پرست نہین ہے قاضی عیاض نے کہا مسلمانون
کے فقہا اور محدثین اور متکلمین اور ناظرین اور مقلدین سب کا اتفاق ہے اس امر پر کہ جتنی نصوص اللہ جل جلالہ کے آسمان مین ہونے کے
آئی ہین جیسے أأمنتم من في السماء وغیرہ وہ اپنی ظاہری معنی پر نہین ہین بلکہ اون مین تاویل ہے پس جو لوگ محدثین اور فقہا اور متکلمین
مین سے اللہ کے لیے جہت فوق ثابت کرتے ہین وہ کہتے ہین في السماء سے على السماء مراد ہے اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین اور اصحاب
تنزیہ مین سے نفی جہت کے قائل ہین بلکہ جہت کا محال ہونا اللہ جل جلالہ کے حق مین کہتے ہین وہ اور طرح سے تاویل کرتے ہین مثلاً کہتے ہین
کہ آسمان مین جسکی بادشاہت اور قدرت ہے اور کاش مجھے معلوم ہوتا کہ اہل سنت اور حق حکم کرین اوپر اللہ تعالی کے سبب سے جب ہوجائے
بند اسکے اللہ جل شانہ کی ذات مقدس مین غور اور خوض کرنیسے اور وہ اسی لیے باز آئے کہ عقل اس بات سے حیران ہے اور اتفاق کیا
ہے اونہون نے کیفیت اور شکل بیان کرنیکی حرمت پر اور یہ بات آتا اونکا اللہ جل جلالہ کے وجود مین شک نہین فی الله شک ہے اوسکی توحید مین
بلکہ یہی توحید اور وجود ہے پھر بعضون نے اسی خیال کیوجہ سے کہ کہین اوسکے وجود مین شک نہ پیدا ہو اوسکے لیے جہت ثابت
کی ہے لیکن کیفیت اور جہت مین کیا فرق ہے مگر جن الفاظ کا اطلاق شرع مین اللہ جل جلالہ پر آیا ہے جیسے وہ قاہر ہے اپنے بندون کے اوپر یا
وہ بیٹھا تخت کے اوپر یہی ان کا اطلاق کرنا پھر آیت جامعہ تنزیہ کے بموجب لیس کمثله شيء کے موافق اوسکی تنزیہ کے بھی قائل ہونا

بچاتا ہے ہر آفت سے اور جسکو اللہ توفیق دیوے یہ کلام ہے قاضی عیاض کا انتہی عن زید بن ثابت اذ قال ... صاحبه

فی الصلوۃ بالحاجۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نزلت ہذہ الآیۃ حافظوا علی الصلوات
والصلوۃ الوسطی وقوموا للہ قانتین فامرنا بالسکوت ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے پہلے ہر شخص اپنے ملاقاتی
سے باتیں کیا کرتا نماز میں جب حاجت ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہاں تک کہ یہ آیت اتری حافظوا علی الصلوات
یعنی محافظت کرو نمازوں پر اور بیچ والی نماز پر اور کھڑے ہو اللہ کے لیے چپکے اوس روز سے ہم کو حکم ہوا چپ رہنے کا عن عبد اللہ
بن مسعود قال کنت آتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی فاسلم علیہ فیرد علی فاتیتہ فسلمت علیہ
وہو یصلی فلم یرد علی فلما سلم اشار الی القوم فقال ان اللہ یعنی ثم ذکر کلمۃ معناہا احدث فی
الصلوۃ ان لا تکلموا الا بذکر اللہ وما ینبغی لکم وان تقوموا للہ قانتین ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کرتا آپ نماز پڑھتے ہوتے تو میں سلام کرتا آپ جواب دیتے ایک بار میں نے آپ کو سلام کیا
آپ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا جب سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے نیا حکم دیا نماز میں
کہ نہ بات کرو مگر اللہ کی یاد کرو اور نہیں لائق ہے تم کو اور کوئی بات کرنا اور کھڑے ہو اللہ کے سامنے چپ یا اطاعت سے عن ابن
مسعود قال کنا نسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیرد علینا السلام حتی قدمنا من ارض الحبشۃ فسلمت
علیہ فلم یردہ علی فاخذنی ما قرب وما بعد فجلست حتی اذا قضی الصلوۃ قال ان اللہ یحدث من امرہ
ما یشاء وانہ قد احدث من امرہ ان لا یتکلم فی الصلوۃ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے (نماز میں) آپ جواب دیا کرتے تھے جب ہم حبش سے لوٹ کر آئے تو آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا مجھ کو
نزدیک اور دور کی فکر پیدا ہوئی (یعنی طرح طرح کے پرانے اور نئے خیال گذرنے لگے اور سمجھ نہ ہوا کہ آپ نے جواب کیوں نہیں دیا) جب آپ
نماز پڑھ چکے تو فرمایا اللہ جل جلالہ جب چاہتا ہے نیا حکم دیتا ہے اب اوس نے یہ نیا حکم دیا ہے کہ نماز میں کلام نہ کیا جاوے [illegible]
اور اذکار ماثورہ کے

ما یفعل من قام من اثنتین ناسیا ولم یتشہد

جو شخص دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے
کھڑا ہو جاوے اور بیچ کا قعدہ نہ کرے عن عبد اللہ بن بحینۃ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین
ثم قام فلم یجلس فقام الناس معہ فلما قضی صلوتہ ونظرنا تسلیمہ کبر فسجد سجدتین وہو جالس قبل
التسلیم ثم سلم ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے
اور بیچ کا قعدہ نہ کیا لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب آپ نماز پڑھ چکے اور ہم منتظر رہے آپ کے سلام کے تو بیچ میں آپ نے تکبیر کہی اور دو سجدے کیے
بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے پھر سلام پھیرا عن عبد اللہ بن بحینۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام فی الصلوۃ
وعلیہ جلوس فسجد سجدتین وہو جالس قبل التسلیم ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نماز میں کھڑے ہو گئے اور ایک قعدہ آپ پر تھا (یعنی بیچ کا قعدہ نہیں کیا) تو آپ نے دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے

من یسلم من اثنتین ناسیا وتکلم

جس شخص نے دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے سلام پھیر دیا اور باتیں بھی کیں وہ کیا کرے

عن ابي هريرة قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم احدى صلوتي العشي قال ابو هريرة ولكني نسيت قال فصلى بنا ركعتين ثم سلم فانطلق الى خشبة معروضة في المسجد فقال بيده عليها كانه غضبان وخرجت السرعان من ابواب المسجد فقالوا اقصرت الصلوة وفي القوم ابو بكر وعمر فهاباه ان يكلماه وفي القوم رجل في يديه طول قال كان يسمى ذا اليدين فقال يا رسول الله انسيت ام قصرت الصلوة فقال لم انس ولم تقصر الصلوة قال وقال اكما يقول ذو اليدين قالوا نعم فجاء فصلى الذي كان تركه ثم سلم ثم كبر فسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع راسه وكبر ثم سجد مثل سجوده او اطول ثم رفع راسه ثم كبر

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی (العشی) ابوہریرہ نے کہا مین بھول گیا تو دو رکعتین پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر آپ ایک لکڑی کیطرف چلے گئے جو مسجد مین لگی ہوئی تھی اور ہاتھ اوسپر رکھا آپ غصہ مین تھے اور جلدی جانیوالے لوگ مسجد کے دروازون سے نکلے لوگون نے کہا شاید نماز کم ہو گئی (یعنی چار رکعتون کے عوض دو رکعتین رہ گئین) اوسوقت لوگون مین ابوبکر اور عمر رض موجود تھے وہ بھی ڈرے اور آپ سے کچھ نہ کہہ سکے (اسوجہ سے کہ آپ غصہ مین تھے) اور ایک شخص ایسا تھا جسکے دونون ہاتھ لنبے تھے اوسکو ذوالیدین (ہاتھون والا) کہا کرتے تھے اوس نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی آپ نے فرمایا نہ مین بھولا نہ نماز کم ہو گئی پھر آپنے فرمایا کیا ایسا ہی ہوا جیسے ذوالیدین کہتا ہے لوگون نے عرض کیا ہان ایسا ہی ہوا یا رسول اللہ آپ کھڑے ہوئے (مصلے کیطرف) اور جتنی نماز رہ گئی تھی اوسکو ادا کیا پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا معمولی سجدے کے برابر یا اوس سے کچھ لنبا پھر سر اوٹھایا اور تکبیر کہی پھر سجدہ کیا معمولی سجدے کی برابر یا اوس سے کچھ لنبا پھر سر اوٹھایا اور تکبیر کہی **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ بھولے سے اگر کوئی نماز مین بات کرلی تو نماز باطل نہ ہوگی اور یہی قول ہے جمہور کا لیکن امام ابو حنیفہ رح اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہو جاویگی

عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من اثنتين فقال له ذو اليدين اقصرت الصلوة ام نسيت يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصدق ذو اليدين فقال الناس نعم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى اثنتين ثم سلم ثم كبر فسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع راسه ثم سجد مثل سجوده او اطول ثم رفع

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پڑھ کر نماز تمام کی ذوالیدین نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے آپنے لوگون سے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگون نے کہا ہان یا رسول اللہ پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتین پڑھین پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور ایک سجدہ کیا معمولی سجدے کی برابر یا اوس سے کچھ لنبا پھر سر اوٹھایا پھر سجدہ کیا معمولی سجدے کی برابر یا اوس سے کچھ لنبا پھر سر اوٹھایا

عن ابي هريرة قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة العصر فسلم في ركعتين فقام ذو اليدين فقال اقصرت الصلوة يا رسول الله ام نسيت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل ذلك لم يكن فقال قد كان بعض ذلك يا

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ
فَأَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ
ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالیدین کھڑے ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بات نہیں ہوئے ذوالیدین نے کہا کوئی بات تو ہوئی یا رسول اللہ آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی نماز پوری کی پھر دو سجدے کئے سلام کے بعد

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالُوا أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیر دیا لوگوں نے کہا کیا نماز گھٹ ہو گئی آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَدْرَكَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنُقِصَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ لَمْ تُنْقَصِ الصَّلَاةُ وَلَمْ أَنْسَ قَالَ بَلَى وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر آپ چلے ذوالیدین پہنچا اور عرض کیا یا رسول اللہ نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے آپ نے فرمایا نہ نماز گھٹی نہ میں بھولا ذوالیدین نے کہا ضرور ایک بات ہوئی ہے قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) پوچھا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں آپ نے دو رکعتیں اور پڑھائیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فِي سَجْدَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالشمالین یعنی ذوالیدین نے کہا یا رسول اللہ نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنی نماز پوری کی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ وَانْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ ابْنُ عَمْرٍو أَنُقِصَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَتَمَّ بِهِمُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا اوسکے بعد ذوالشمالین جو عمرو کا بیٹا تھا بولا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے آپ نے فرمایا ذوالیدین کیا کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا سچ کہتا ہے

سچ کہتا ہے انہون نے کہا ہان نبی اللہ کے آپ نے دو رکعتین پڑہی ہین عن سليمان بن أبي حثمة أنه بلغه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى ركعتين فقال له ذو الشمالين نحوه ترجمہ سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے ان کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھولے سے دو رکعتین پڑہین پھر ذو الشمالین نے کہا بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری

ذكر الاختلاف على أبي هريرة في السجدتين

ابو ہریرہ سے روایتون کا اختلاف کہ آپ نے سہو کے سجدے کیے یا نہین

عن أبي هريرة أنه قال لم يسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ قبل السلام ولا بعده ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن یعنی ذوالیدین کے دن جب کہا کہ نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے سجدہ سہو کے نہین کیے نہ سلام سے پہلے نہ سلام کے بعد

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سجد يوم ذي اليدين سجدتين بعد السلام ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین کے روز سجدہ کیا بعد سلام کے

عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله ترجمہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی

عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم سجد في وهمه بعد السلام ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول مین سجدہ کیا بعد سلام کے

عن عمران أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم فسها فسجد سجدتين ثم سلم ترجمہ عمران سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی تو آپ بھول گئے پھر دو سجدے کیے سلام کے بعد

عن عمران بن حصين قال سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثلاث ركعات من العصر فدخل منزله فقام إليه رجل يقال له الخرباق فقال يعني نقصت الصلاة يا رسول الله فخرج مغضبا يجر رداءه فقال أصدق قالوا نعم فقام فصلى تلك الركعة ثم سلم ثم سجد سجدتين ثم سلم ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتین پڑہ کر سلام پھیر دیا بھولے سے پھر اپنے گھر مین تشریف لے گئے ایک شخص جس کو خرباق کہتے تھے بولا یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی آپ غصے مین نکلے اپنی چادر کھینچتے ہوئے اور پوچھا کیا یہ سچ کہتا ہے لوگون نے عرض کیا ہان آپ کھڑے ہوئے اور ایک رکعت جو باقی تھی پڑہی پھر سلام پھیرا پھر سجدے کیے پھر سلام پھیرا

إتمام المصلي على ما ذكر إذا شك

جب نماز مین شک ہو تو جتنی رکعتین یقینی ہین ان پر بنا کرے

عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا شك أحدكم في صلاته فليلغ الشك وليبن على اليقين فإذا استيقن بالتمام فليسجد سجدتين وهو قاعد ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کو نماز مین شک ہو تو چاہیے کہ دور کرے شک کو اور بنا کرے یقین پر ف یعنی اگر شک ہو کہ تین پڑہی ہین یا چار تو شک کو دور کرے اور تین رکعتین سمجھے اس لیے کہ تین کا یقین ہے ف جب یقین ہو جاوے نماز پورا ہونیکا تو دو سجدے کر لیوے بیٹھے بیٹھے

عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا لم يدر أحدكم صلى ثلاثا أو أربعا فليصل ركعة ثم يسجد بعد ذلك سجدتين وهو جالس فإن كان صلى

تَخْمِيسًا شَفَعْنَا لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ صَلَّى أَرْبَعًا كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسیکو یاد نہ رہے کہ اوس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو ایک رکعت اور پڑھے پھر دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے اب اگر اوس نے پانچ پڑھی ہیں تو ان دو سجدوں کی وجہ سے وہ ایک دوگانہ ہو گیا اور جو اوس نے چار پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت ہوئی کہ اوس کے بہلانے اور بہکانے سے کچھ بگاڑ نہیں ہوا بلکہ خدا کی عبادت اور بڑھ گئی

التحری

شک میں سوچنے کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ الصَّوَابُ فَيُتِمَّهُ ثُمَّ يَعْنِي يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَلَمْ أَفْهَمْ بَعْضَ حُرُوفِهِ يَسْجُدُ كَمَا أَرَدْتُ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ بیان کیا جب کوئی نماز میں شک کرے تو سوچے ٹھیک کیا ہے پھر اوسکو اختیار کرے اور دو سجدے کر لیوے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ وَلْيَسْجُدْ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے تو سوچے اور دو سجدے کر لیوے بعد فراغت کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ لَوْ حَدَثَ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَنْبَأْتُكُمُوهُ وَلَكِنِّي إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَأَيُّكُمْ مَا شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذَلِكَ إِلَى الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو زیادہ پڑھ گئے یا کم پڑھی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا کوئی نیا حکم ہوا آپ نے فرمایا اگر نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا اس لیے کہ میرا کام یہی ہے لیکن میں آدمی ہوں جیسے تم بہول جاتے ہو ویسے ہی میں بھی بہولتا ہوں جو کوئی تم میں سے نماز میں شک کرے تو چاہیے جو ٹھیک بات ہو سوچ کر نکالے اور اوسی حساب سے نماز کو پورا کرے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کر لیوے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَزَادَ فِيهَا أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِي فَعَلَ فَثَنَى رِجْلَهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَأَنْبَأْتُكُمْ بِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَأَيُّكُمْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ شَيْئًا فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ هُوَ الصَّوَابُ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو زیادہ پڑھ گئی یا کم پڑھی جب سلام پھیرا ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا آپ نے فرمایا کیا ہم نے بیان کیا جو آپ نے کیا آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور قبلے کی طرف منہ کیا پھر دو سجدے سہو کے کیے پھر ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا اگر نماز میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا لیکن میں آدمی ہوں جیسے تم بہولتے ہو میں بھی بہولتا ہوں جو کوئی تم میں سے نماز میں شک کرے تو سوچے صحیح کیا ہے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے سہو کے کرے عن

عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الظُّهْرِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالُوْا اَحَدَثَ فِي
الصَّلٰوةِ حَدَثٌ قَالَ مَاذَاكَ فَاَخْبَرُوْهُ بِصَنِيْعِهِ فَثَنٰى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ
عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَقَالَ لَوْ كَانَ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ حَدَثٌ
اَنْبَأْتُكُمُوْهُ وَقَالَ اِذَا اَوْهَمَ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ اَقْرَبَ ذٰلِكَ مِنَ الصَّوَابِ ثُمَّ لِيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر لوگوں کیطرف مونھ کیا انہوں نے
کہا یا رسول اللہ نماز میں کوئی نیا حکم ہوا آپنے فرمایا کیا انہوں نے بیان کیا جو آپنے کیا تھا آپنے اپنا پاؤں موڑا اور قبلے کیطرف منھ
کیا پھر دو سجدے کیئے اور سلام پھیرا بعد اوس کے متوجہ ہوئے لوگوں کیطرف اور فرمایا میں آدمی ہوں بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو تو
جب میں بھول جاؤں مجھے یاد دلا دو اور فرمایا آپنے اگر نماز میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو
نماز میں وہم ہو تو جو بات صحت کے نزدیک ہو اوسکو سوچے پھر اوسی حساب سے نماز کو پورا کرے اور دو سجدے کر لیوے

عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ اَوْهَمَ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ ابو وائل سے
روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا جو شخص نماز میں وہم کرے تو چاہیے جو صحیح ہو اوسکو سوچ لیوے پھر دو سجدے کرے نماز سے فارغ ہو کر
بیٹھے بیٹھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ شَكَّ اَوْ اَوْهَمَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن
مسعود نے کہا جو شخص شک یا وہم کرے نماز میں تو چاہیے کہ سوچ لیوے ٹھیک بات کو پھر دو سجدے کرے عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ
اِذَا اَوْهَمَ يَتَحَرَّى الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ ابراہیم نخعی سے روایت ہے صحابہ کرام کہتے تھے جب کسیکو نماز میں وہم ہو ٹھیک
بات سوچ لیوے پھر دو سجدے کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَكَّ فِي صَلٰوتِهِ
فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے
نماز میں شک کرے تو سلام کے بعد دو سجدے کر لیوے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ
فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ حَجَّاجٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَقَالَ رَوْحٌ
وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شک کرے نماز میں دو سجدے کر لیوے حجاج نے کہا سلام کے بعد اور روح نے
کہا بیٹھے بیٹھے حجاج اور روح دونوں راوی ہیں اس حدیث کے ابن جریج سے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ
يُصَلِّيْ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ صَلٰوتَهُ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم میں سے جب کوئی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آتا ہے اور اوسکو بھلا دیتا ہے یہانتک کہ وہ نہیں جانتا کتنی
رکعتیں پڑھیں جب تم میں کوئی ایسا پاوے تو دو سجدے کر لیوے بیٹھے بیٹھے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوا بہاگتا ہے پہر جب تکبیر ہو چکتی ہے تو آجاتا ہے اور آدمی کے دل میں گہسکر اوسکو وسوسے ڈالتا ہے یہانتک کہ اوسکو
یاد نہیں رہتا میں نے کتنی رکعتیں پڑہیں ہیں جب تم سے کوئی ایسا دیکھے تو دو سجدے کرے **مَا يَفْعَلُ مَنْ**
صَلّٰى خَمْسًا جو شخص پانچ رکعتیں سہو سے پڑہے وہ کیا کرے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ
خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَثَنٰى رِجْلَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑہیں لوگوں نے آپ سے
عرض کیا کیا نماز زیادہ ہو گئی آپنے فرمایا کیسا لوگوں نے کہا آپنے پانچ رکعتیں پڑہیں آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور دو سجدے کیے
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوا إِنَّكَ صَلَّيْتَ
خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہائی تو پانچ رکعتیں پڑہ گئے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے پانچ رکعتیں پڑہیں آپنے
دو سجدے کیے سلام کے بعد بیٹھے بیٹھے **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلّٰى عَلْقَمَةُ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ
قُلْتُ بِرَأْسِي بَلٰى قَالَ وَأَنْتَ يَا أَعْوَرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى خَمْسًا فَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَقَالُوا لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ
قَالَ لَا فَأَخْبَرُوهُ فَثَنٰى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ ترجمہ ابراہیم بن
سوید سے روایت ہے علقمہ نے (بہولے سے) پانچ رکعتیں پڑہ لیں لوگوں نے اون سے کہا اونہوں نے کہا نہیں میں نے سر سے
اشارہ کیا کہ پانچ پڑہیں انہوں نے کہا اور تو نے بہی اے کانے پانچ پڑہیں میں نے کہا ہاں علقمہ نے دو سجدے کیے پہر حدیث
بیان کی عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعتیں پڑہیں لوگوں نے گہسر پہسر یعنی آہستہ
باتیں کرنا شروع کی آپسے کہا گیا نماز زیادہ ہو گئی آپنے فرمایا نہیں تب لوگوں نے بیان کیا کہ آپنے پانچ رکعتیں پڑہیں
آپنے اپنا پاؤں موڑا اور دو سجدے کیے پہر فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بہولتے ہو میں بہی بہولتا ہوں **عَنِ** الشَّعْبِيِّ
يَقُولُ سَهَا عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ فِي صَلٰوتِهِ فَذَكَرُوا لَهُ بَعْدَ مَا تَكَلَّمَ فَقَالَ أَكَذٰلِكَ يَا أَعْوَرُ قَالَ نَعَمْ
فَحَلَّ حُبْوَتَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَمِعْتُ
الْحَكَمَ يَقُولُ كَانَ عَلْقَمَةُ صَلّٰى خَمْسًا ترجمہ شعبی سے روایت ہے علقمہ بن قیس نے نماز میں سہو کیا لوگوں نے
اون سے بیان کیا جب وہ باتیں کر چکے تہے اونہوں نے کہا کیا ایسا ہی ہوا اے کانے اوس نے کہا ہاں اونہوں نے اپنا
کمربند کہولا پہر دو سجدے سہو کیے اور کہا ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تہا شعبی نے کہا میں نے حکم سے سنا کہ
علقمہ نے پانچ رکعتیں پڑہ لیں تہیں **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلْقَمَةَ صَلّٰى خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ
يَا أَبَا شِبْلٍ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَقَالَ أَكَذٰلِكَ يَا أَعْوَرُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے علقمہ نے پانچ رکعتیں پڑھیں تو ابراہیم بن سوید نے کہا اے ابو شبل
تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں انہوں نے کہا سچ ہے کہا انہوں نے پھر دو سجدے کیے سہو کے بعد اس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایسا ہی کیا عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی احدی صلوتی العشی خمسا فقیل لہ أزید
فی الصلوۃ فقال وما ذاک قالوا صلیت خمسا فقال انما انا بشر انسی کما تنسون واذکر کما تذکرون فسجد
سجدتین ثم انفتل ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی پانچ رکعتیں پڑھیں
لوگوں نے آپ سے کہا کیا نماز بڑھ گئی آپ نے فرمایا کیسے لوگوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے فرمایا میں بھی آدمی ہوں
بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو اور یاد کرتا ہوں جیسے تم یاد کرتے ہو پھر آپ نے دو سجدے کیے اور منہ پھیرا

ما یفعل من نسی شیئا من صلوتہ

جو شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھول جاوے وہ کیا کرے عن یوسف ان معاویۃ صلی امامہم
فقام فی الصلوۃ وعلیہ جلوس فسبح الناس فتم علی قیامہ ثم سجد سجدتین وہو جالس بعد ان
اتم الصلوۃ ثم قعد علی المنبر فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نسی شیئا
من صلوتہ فلیسجد مثل ہاتین السجدتین ترجمہ یوسف سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے نماز پڑھائی تو بیچ
میں بیٹھنا تھا کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا سبحان اللہ وہ کھڑے رہے جب نماز پوری ہو گئی تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے
کر لیے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں جو شخص نماز میں سے کچھ بھول جاوے تو ایسے دو سجدے
کرے

التکبیر فی سجدتی السہو

سجدہ سہو میں تکبیر کہنا عن عبد اللہ بن بحینۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فی الثنتین من الظہر فلم یجلس فلما قضی صلوتہ سجد سجدتین
کبر فی کل سجدۃ وہو جالس قبل ان یسلم وسجدہما الناس معہ مکان ما نسی من الجلوس ترجمہ
عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور بیچ کا قعدہ نہیں کیا
جب آپ نماز پڑھ چکے تو دو سجدے کیے ہر سجدہ میں تکبیر کہی بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دونوں
سجدے کیے یہ عوض تھے اس قعدہ کی جس کو آپ بھول گئے تھے

صفۃ الجلوس فی الرکعۃ التی تقضی فیہا الصلوۃ

اخیر جلسے میں کس طرح بیٹھنا چاہیے عن ابی حمید الساعدی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
کان فی الرکعتین اللتین تقضی فیہما الصلوۃ اخر رجلہ الیسری وقعد علی شقہ متورکا
ثم سلم ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر کی دو رکعتوں کے بعد جن پر نماز ختم ہوتی ہے
اس طرح بیٹھتے کہ بایاں پاؤں داہنی طرف نکال دیتے اور ایک سرین پر زور دے کر بیٹھتے پھر سلام پھیرتے عن وائل بن حجر
قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا رفع راسہ من
الرکوع واذا جلس اضجع الیسری ونصب الیمنی ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری ویدہ

الیمنی علی فخذہ الیمنی وعقد ثنتین الوسطی والابھام واشار ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دونون ہاتھ اوٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے
اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور جب بیٹھتے تو بایان پاؤن بچھاتے اور داہنا پاؤن کھڑا رکھتے اور بایان ہاتھ بائین ران
پر رکھتے اور داہنا داہنی ران پر رکھتے اور بیچ کی اونگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لیتے اور اشارہ کرتے

موضع الذراعین دونون بانہین کہان رکھی

عن وائل بن حجر انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس فی الصلوۃ فافترش رجلہ الیسری ووضع ذراعیہ علی فخذیہ واشار بالسبابۃ یدعو بہا ترجمہ
وائل بن حجر سے روایت ہے اونہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نماز مین بیٹھے تو بایان پاؤن بچھایا
اور دونون ہاتھ پاؤن پر رکھے اور کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کیا دعا مانگتے تھے اوس سے

موضع حد المرفقین دونون کہنیان بیٹھنے مین کس طرح رکھے

عن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلۃ فرفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ ثم اخذ شمالہ بیمینہ فلما اراد ان یرکع رفعہما مثل ذلک ووضع یدیہ علی رکبتیہ فلما رفع راسہ من الرکوع رفعہما مثل ذلک فلما سجد وضع راسہ بذلک المنزل من یدیہ ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری وحد مرفقہ الایمن علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین وحلق ورایتہ یقول ہکذا واشار بشر بالسبابۃ من الیمنی وحلق الابہام والوسطی ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھونگا آپ کس طرح نماز پڑھتے
ہین تو آپ کھڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا پھر دونون ہاتھ اوٹھائے کانون کے برابر پھر داہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ کو
پکڑا جب رکوع کا قصد کیا تو دونون ہاتھون کو اسی طرح اوٹھایا (یعنی کانون کے برابر) اور دونون ہاتھ گھٹنون پر رکھے
جب رکوع سے سر اوٹھایا تو دونون ہاتھون کو اسی طرح اوٹھایا پھر جب سجدہ کیا تو سر کو اسی مقام پر ہاتھ سے رکھا
(یعنی جہان تک ہاتھ اوٹھایا تھا وہین تک ہاتھ سجدے مین سر کے قریب رہے) پھر بیٹھے تو بایان پاؤن بچھایا اور بایان ہاتھ بائین ران
پر رکھا اور داہنی کہنی کو داہنی ران سے اوٹھا رکھا (یعنی کہنی کو پہلو سے ملا نہین پایا بلکہ الگ رکھا) اور دو اونگلیون کو بند
کر لیا (یعنی چھنگلیا کو اور اوس کے پاس والی اونگلی کو) اور حلقہ باندھا اس طرح جیسے بشر جو راوی ہے اس حدیث کا اوس نے
کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کیا داہنی ہاتھ کی اور انگوٹھے اور بیچ کی اونگلی کا حلقہ بنایا

موضع الکفین دونون ہتھیلیان بیٹھنے مین کہان رکھے

عن علی بن عبد الرحمن یقول صلیت الی جنب ابن عمر فقلبت الحصی فقال لی ابن عمر لا تقلب الحصی فان تقلیب الحصی من الشیطان وافعل کما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل قلت وکیف رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل قال ہکذا ونصب الیمنی

وَاَضْجَعَ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی وَیَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

ترجمہ علی بن عبدالرحمان سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کے پیچھے نماز پڑھی اونکے پہلو میں کنکریان اولٹنے لگا عبداللہ بن عمر نے (نماز کے بعد) مجھ سے کہا مت اولٹ کنکریوں کو کیونکہ یہ کام شیطان کی طرف سے ہے (یعنی اوسکا وسوسہ ہے) بلکہ ایسا کر جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا میں نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا کرتے دیکھا اونہوں نے کہا اس طرح داہنی پانوں کو کھڑا کیا اور بائیں پانوں کو لٹا دیا اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور کلمے کی اونگلی سے اشارہ کیا

قَبْضُ الْاَصَابِعِ مِنَ الْیَدِ الْیُمْنٰی دُوْنَ السَّبَّابَةِ

تو سوا کلمے کی اونگلی کے اور داہنی ہاتھ کی سب اونگلیوں کو بند کر لینا

عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَاٰنِیْ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰی فِی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِیْ وَقَالَ اصْنَعْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ قُلْتُ وَکَیْفَ کَانَ یَصْنَعُ قَالَ کَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوةِ وَضَعَ کَفَّهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ وَقَبَضَ یَعْنِیْ اَصَابِعَهُ کُلَّهَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ کَفَّهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی

ترجمہ علی بن عبدالرحمان سے روایت ہے مجھکو عبداللہ بن عمر نے دیکھا اور میں کنکریوں سے کھیل رہا تھا نماز میں جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھکو منع کیا اور کہا ایسا کر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے میں نے کہا آپ کس طرح کرتے تھے تو اونہوں نے کہا آپ جب بیٹھتے تھے نماز میں تو داہنی ہتھیلی کو ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور کلمے کی اونگلی سے جو انگوٹھے کے پاس ہے اشارہ کرتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے

قَبْضُ ثِنْتَیْنِ وَعَقْدُ الْوُسْطٰی وَالْاِبْهَامِ

دو اونگلیوں کو بند کر لینا اور بیچ کی اونگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لینا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ یُصَلِّیْ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ فَوَصَفَ قَالَ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ کَفَّهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ وَرُکْبَتِهِ الْیُسْرٰی وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَیْمَنِ عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی ثُمَّ قَبَضَ ثِنْتَیْنِ مِنْ اَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهُ فَرَاَیْتُهُ یُحَرِّکُهَا یَدْعُوْ بِهَا

ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھونگا پھر وائل بن حجر نے دیکھا اور بیان کیا کہ آپ بیٹھے اور بایاں پانوں بچھایا اور بائیں ہتھیلی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھی اور داہنی ہاتھ کی کہنی داہنی ران کے برابر کی پھر دو اونگلیاں بند کر لیں اور ایک حلقہ باندھا پھر اونگلی اوٹھائی تو میں نے دیکھا آپ اوسکو ہلاتے تھے اور اوس سے دعا کرتے تھے

بَسْطُ الْیُسْرٰی عَلَی الرُّکْبَةِ

بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر رکھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوةِ وَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَیَدُهُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِهِ بَاسِطُهَا عَلَیْهَا

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور کلمے کی اونگلی جو داہنے ہاتھ کی ہے اوٹھاتے اوس سے دعا کرتے

اور بایاں ہاتھ گھٹنے پر جمائے رکھنے عن عامر بن عبد الله بن الزبير ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
يشير باصبعه اذا دعا ولا يحركها قال ابن جريج وزاد عمرو قال اخبرني عامر بن عبد الله
بن الزبير عن ابيه انه راى النبي صلى الله عليه وسلم يدعو كذلك ويتحامل بيده اليسرى
على رجله اليسرى ترجمہ عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ
کرتے جب دعا کرتے لیکن اوسکو ہلاتے نہیں دوسری روایت میں عبد اللہ بن زبیر رض سے ہے اونہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اسی طرح دعا کرتے تھے اور بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے تھے الاشارة
بالاصبع في التشهد تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا عن مالك وهو ابن نمير الخزاعي عن ابيه قال
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم واضعا يده اليمنى على فخذه اليمنى في الصلوة ويشير
باصبعه ترجمہ مالک بن نمیر خزاعی سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا آپ داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے نماز میں اور انگلی سے اشارہ کرتے النهي عن الاشارة باصبعين
وبأي اصبع يشير دو انگلیوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور بیان اس بات کا کہ کس انگلی سے اشارہ کرنا چاہیے
عن ابي هريرة ان رجلا كان يدعو باصبعيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احد
احد ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے ایک شخص دو انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
انگلی سے کر ایک انگلی سے کر کیونکہ یہ اشارہ ہے توحید کیطرف عن سعد قال مر علي رسول الله صلى الله عليه
وسلم وانا ادعو باصابعي فقال احد واشار بالسبابة ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم گذرے میں انگلیوں سے دعا کر رہا تھا آپ نے فرمایا ایک انگلی سے دعا کر اور اشارہ کیا کلمے کی انگلی سے باب
احناء السبابة في الاشارة کلمے کی انگلی کو اشارہ میں جھکانا عن مالك بن نمير الخزاعي من اهل
البصرة ان اباه حدثه انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعدا في الصلوة واضعا ذراعه
اليمنى على فخذه اليمنى رافعا اصبعه السبابة قد احناها شيئا وهو يدعو ترجمہ مالک بن نمیر خزاعی
سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ سے سنا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز میں بیٹھے تھے داہنا ہاتھ
داہنی ران پر رکھے تھے اور کلمے کی انگلی کو اوٹھائے تھے اوسکو کسی قدر خم کیا تھا اور آپ دعا کر رہے تھے موضع
البصر عند الاشارة اشارہ کے وقت نگاہ کہاں رکھنا عن عبد الله بن الزبير ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان اذا قعد في التشهد وضع كفه اليسرى على فخذه اليسرى واشار بالسبابة لا يجاوز
بصره اشارته ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو بایاں ہاتھ بائیں
ران پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کی کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے اور وہیں اپنی نگاہ رکھتے النهي عن رفع البصر

إِلَى السَّمَاءِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ جب نماز میں دعا مانگے تو آسمان کیطرف نگاہ نہ اٹھاوے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ
إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَيَخْطِفَنَّ اللّٰهُ أَبْصَارَهُمْ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ باز آنا
چاہیے لوگوں کو نماز میں دعا کرتے وقت آسمان کیطرف دیکھنے سے نہیں تو اللہ انکی بینائی اوڑا لیگا (اس لیے کہ یہ بے ادبی ہے
دعا میں) إِيْجَابُ التَّشَهُّدِ تشہد پڑھنا واجب ہے عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ
أَنْ يُفْرَضَ التَّشَهُّدُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم نماز میں تشہد
فرض ہونے سے پہلے یوں کہتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیلؑ پر سلام میکائیلؑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کہو
اسلیے کہ اللہ خود سلام ہے لیکن یوں کہو التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته
السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله تَعْلِيْمُ التَّشَهُّدِ
كَتَعْلِيْمِ السُّوْرَةِ مِنَ الْقُرْآنِ تشہد اسطرح سکھلانا جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے ہیں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد ہم کو اسطرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے ہیں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ
ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ خود سلام ہے [illegible] جب [illegible]
کوئی تم میں بیٹھے (نماز میں) تو کہے التحيات لله الصلوات آخیر تک نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ ایک اور طرح کا
تشہد عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا
صَلٰوتَنَا فَقَالَ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا
وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَإِنَّ الْإِمَامَ
يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا تو ہمکو طریقے سکہلائے اور نماز بتلائی پہر فرمایا جب تم نماز کے لیے کہڑے ہو تو صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی امامت کرے جب امام تکبیر کہے تم بہی تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ قبول کریگا پھر جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بہی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اوٹہاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہر ادہر کی کسر ادہر نکل جاویگی اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللہم ربنا ولک الحمد کہو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا سنا اللہ نے جو کوئی اوسکی تعریف کرے پھر جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بہی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اوٹہاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادہر کی کسر ادہر نکل آویگی اور جب بیٹہے تم یہ کہو التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **ف** یہ حدیث کئی بار اوپر گزر چکی

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ ایک اور طرح کا تشہد

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکہلاتے بسم اللہ وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واسأل اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار امام نسائی نے کہا ہم نہیں جانتے کسی کو اوس نے متابعت کی ہو ایمن بن نابل کے اس روایت پر اور ہماری نزدیک ایمن بن نابل میں کوئی عیب نہیں ہے مگر حدیث خطا ہے اور اللہ سے توفیق مانگتے ہیں ہم **ف** تقریب میں ہے کہ ایمن بن نابل اچہا ہے مگر اوسکو وہم ہو جاتا ہے روایت کیا اوس سے بخاری اور ترمذی اور نسائی نے اور خلاصہ یہ عبارت اسأل اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار تشہد میں بڑہانا ایمن بن نابل کا وہم ہے

التَّسْلِيمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنا

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ

يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ کے فرشتے زمین میں پھرا کرتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھے پہونچاتے ہیں ف جب نماز میں السلام علیک ایہا النبی کہتے ہیں تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود درود والوں کا سلام نہیں سنتے

فَضْلُ التَّسْلِيمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنیکی فضیلت

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرَى فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا إِنَّا لَنَرَى الْبُشْرَى فِي وَجْهِكَ فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا يُرْضِيكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ کے چہرے پر خوشی تھی ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے چہرے پر خوشی پاتے ہیں آپ نے فرمایا بیشک میرے پاس فرشتہ آیا اور بولا اے محمد اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کیا تم خوش نہیں ہوتے جو تم پر درود بھیجیگا ایک بار میں اوس پر دس بار رحمت بھیجونگا اور جو تم پر سلام کریگا ایک بار میں اوس پر دس بار سلام کرونگا

التَّمْجِيدُ وَالصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ نماز میں اللہ بزرگی بیان کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي فَمَجَّدَ اللهَ وَحَمِدَهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا نہ اوس نے اللہ کی بزرگی بیان کی نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تب آپنے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی بعد اوس کے آپ نے لوگوں کو سکھلایا کہ پہلے اللہ جل جلالہ کی بزرگی بیان کیا کرو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو بعد اوسکے دعا کیا کرو تاکہ جلدی قبول ہو پھر آپ نے ایک شخص کو نماز میں سنا اوس نے اللہ کی بزرگی بیان کی اور اوسکی تعریف کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجی آپنے فرمایا اب تو دعا کر قبول ہوگی اور مانگ ملیگا

الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ ترجمہ

ابومسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سعد بن عبادہ کے مکان میں تو بشیر
بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ نے ہم کو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا اس لیے کہ فرمایا ہے اللہ نے یاایہا الذین امنوا صلوا علیہ پھر آپ خاموش رہے
یہاں تک کہ ہم نے آرزو کی کاش اوس نے نہ پوچھا ہوتا پھر آپ نے فرمایا یوں کہو۔ اللہم صل علے محمد وعلی آل محمد کما صلیت
علی ابراہیم وبارک علے محمد کما بارکت علے ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید اور سلام تو تم جان چکے ہو یعنی تشہد
میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیف الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکر درود بھیجنا چاہیے

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْکَ وَنُسَلِّمَ اَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَا فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ترجمہ ابومسعود
انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کو حکم ہوا آپ پر درود بھیجنے کا اور سلام
بھیجنے کا تو سلام تو ہم کو معلوم ہو چکا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اللہم صل علے محمد کما صلیت علی آل ابراہیم اللہم
بارک علی محمد کما بارکت علی آل ابراہیم یا اللہ رحمت بھیج اپنی محمد پر جیسی رحمت بھیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر اور
برکت دی محمد کو جیسی برکت دی تو نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو

نوع اٰخر

ایک اور طرح کا درود

عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْکَ قَدْ عَرَفْنَاہُ فَکَیْفَ الصَّلٰوۃُ قَالَ قُوْلُوْا ترجمہ کعب بن عجرہ
سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہم معلوم کر چکے لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ابن ابی لیلیٰ نے کہا ہم اس کے ساتھ کہتے تھے اور ہم سب پر بھی
وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ امام نسائی نے کہا یہ حدیث اوس نے اپنی کتاب میں بیان کی اور یہ خطا ہے

عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْکَ قَدْ عَرَفْنَاہُ فَکَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے
ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو چکا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا اس طرح اللہم صل علی محمد و
علی آل محمد اخیر تک۔ عبدالرحمن نے کہا ہم اتنا اور کہتے ہیں وعلینا معہم امام نسائی نے کہا یہ روایت پہلی سے اولیٰ تر ہے اور پہلی روایت
خطا ہے

عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَالَ لِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ عَرَفْنَا
کَیْفَ السَّلَامُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

مَّجِيدٌ ترجمہ ابن ابی لیلے سے روایت ہے کعب بن عجرہ نے مجھ سے کہا کہ میں تجھکو ایک ہدیہ دون ہم لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ ہم سلام کرنا تو پہچان چکے لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد اخیر تک **نوع دوسرا** ایک اور طرح کی درود

عَنْ طَلْحَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ترجمہ طلحہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ درود کیونکر بھیجیں آپ پر آپنے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و آل ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم انک حمید مجید

عَنْ طَلْحَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ترجمہ طلحہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا نبی اللہ ہم کیونکر درود بھیجیں آپ پر آپنے فرمایا کہو اللھم صل علے محمد و علی آل محمد اخیر تک

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ قَالَ اَنَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ وَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ترجمہ زید بن خارجہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا درود بھیجو میرے اوپر اور کوشش کرو دعا میں اور کہو اللھم صل علے محمد و علی آل محمد **نوع اخر** ایک اور طرح کی درود

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ آپ پر سلام کرنا تو ہمیں معلوم ہو چکا اب درود کیونکر بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ **نوع اخر** ایک اور طرح کی درود

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے صحابہ نے کہا یارسول اللہ ہم کیونکر درود بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ حارث کی روایت میں اتنا زیادہ ہے كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ پھر حارث اور قتیبہ دونوں کی روایت میں ہے كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ امام نسائی نے کہا قتیبہ نے مجھ سے یہ حدیث دوبارہ بیان کی شاید دونوں کے ایک طرح کی **الفضل** فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ درود بھیجنے کی فضیلت **عَنْ** اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبُشْرٰى فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اَمَا يُرْضِيْكَ

يا محمد أما يرضيك أن لا يصلي عليك أحد من أمتك إلا صليت عليه عشرا ولا يسلم عليك أحد من أمتك
إلا سلمت عليه عشرا ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ کے چہرہ پر
خوشی تھی ہم نے پوچھا آپ کے چہرہ پر خوشی کیوں ہے آپنے فرمایا ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا
(اللہ جل جلالہ فرماتا ہے) کیا تم راضی نہیں ہوتے اے محمد جو کوئی تمہاری امت میں سے تم پر ایک بار درود پڑھیگا میں
دس بار رحمت بھیجونگا اور جو کوئی تمہاری امت میں سے ایک بار تم پر سلام پڑھیگا میں دس بار اوسپر سلامتی بھیجونگا عن
انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى علي واحدة صلى الله عليه عشر
صلوات وحطت عنه عشر خطيئات ورفعت له عشر درجات ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجیگا اللہ تعالی اوسپر دس رحمتیں بھیجیگا اور دس گناہ معاف
ہونگے اور دس درجے اوس کے بلند ہونگے

تخيير الدعاء بعد الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم

درود شریف پڑھ کر پھر جو جی چاہے دعا مانگے نماز میں عن عبد الله قال كنا اذا جلسنا مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم في الصلوة قلنا السلام على الله من عباده السلام على فلان وفلان فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقولوا السلام على الله فان الله هو السلام ولكن اذا جلس
احدكم فليقل التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته
السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فانكم اذا قلتم ذلك اصاب كل عبد صالح في السماء
والارض اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ثم ليتخير من الدعاء
بعد اعجبه اليه يدعو به ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
بیٹھتے نماز میں تو کہتے تھے السلام علی اللہ من عبادہ یعنی سلام ہو اللہ پر اسکے بندوں کی طرف سے سلام ہو فلانے فلانے
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو سلام اللہ پر اس لیے کہ اللہ خود سلام ہے بلکہ جب تم میں سے کوئی بیٹھے تو یوں
کہے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
کیونکہ جب یہ کہیگا تو ہر ایک نیک بندہ کو آسمان زمین میں سلام پہنچ جاویگا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان
محمدا عبدہ ورسولہ پھر جو دعا پسند ہو وہ مانگے

الذكر بعد التشهد

نماز میں تشہد کے بعد کیا کہے عن انس بن مالك قال جاءت ام سليم الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله علمني
كلمات ادعو بهن في صلاتي قال سبحي الله عشرا واحمديه عشرا وكبريه عشرا ثم سليه حاجتك
يقل نعم نعم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ مجھے چند
کلمے سکھلا دیجیے جن کے وسیلہ سے دعا کیا کروں نماز میں آپنے فرمایا سبحان اللہ کہو دس بار الحمد للہ کہو دس بار

اللہ اکبر کہے دس بار بعد اوس کے دعا کرے اور اپنے مطلب کے لیے مانگے وہ فرماویگا ہان ہان یعنی قبول کریگا دنیا یا آخرت مین باب

الدعاء بعد الذکر دعا ماثورہ کے بیان مین

عن انس بن مالک قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا ورجل
قائم يصلي فلما ركع وسجد وتشهد دعا فقال في دعائه اللهم إني أسألك بأن لك الحمد لا إله
إلا أنت المنان بديع السموات والأرض يا ذا الجلال والإكرام يا حي يا قيوم إني أسألك فقال النبي
صلى الله عليه وسلم لأصحابه تدرون بما دعا قالوا الله ورسوله أعلم قال والذي نفسي بيده
لقد دعا الله باسمه العظيم الذي إذا دعي به أجاب وإذا سئل به أعطى ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اور ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا جب وہ رکوع اور سجدے اور تشہد سے فارغ ہوا تو
دعا مانگنے لگا اور کہنے لگا اللهم إني أسألك بأن لك الحمد لا إله إلا أنت المنان بديع السموات والأرض
يا ذا الجلال والإكرام يا حي يا قيوم إني أسألك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم جانتے
ہو اس نے کن کلمون سے دعا کی انہون نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا قسم اوس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری
جان ہے اس نے اللہ کو پکارا اوسکے اسم اعظم (یعنی بڑے نام) سے جب اللہ پکارا جاتا ہے اس نام سے تو قبول کرتا ہے اور جب کوئی مانگے
اوس سے یہ نام لیکر تو دیتا ہے عن محجن بن الأدرع أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد إذا رجل
قد قضى صلاته وهو يتشهد فقال اللهم إني أسألك يا الله بأنك الواحد الأحد الصمد الذي لم
يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد أن تغفر لي ذنوبي إنك أنت الغفور الرحيم فقال النبي صلى
الله عليه وسلم قد غفر له ثلاثا ترجمہ محجن بن ادرع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لے گئے
ایک شخص نماز پڑھ کر تشہد مین تھا اتنے مین کہنے لگا اللهم إني أسألك يا الله بأنك الواحد الأحد الصمد الذي لم يلد ولم
يولد ولم يكن له كفوا أحد أن تغفر لي ذنوبي إنك أنت الغفور الرحيم آپنے فرمایا تین بار بخش دیا گیا

عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه أنه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم علمني دعاء أدعو به
في صلاتي قال قل اللهم إني ظلمت نفسي ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب إلا أنت فاغفر لي مغفرة من
عندك وارحمني إنك أنت الغفور الرحيم ترجمہ امیر المومنین ابوبکر صدیق سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے ایک دعا سکھلائیے جسکو مین نماز پڑھا کرون آپنے فرمایا کہہ اللهم إني ظلمت نفسي ظلما
كثيرا ولا يغفر الذنوب إلا أنت فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني إنك أنت الغفور الرحيم

عن معاذ بن جبل قال أخذ بيدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني لأحبك يا معاذ فقلت
وأنا أحبك يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا تدع أن تقول في كل صلاة رب
أعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا

اُنکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا میں تجھسے محبت رکھتا ہوں اے معاذ میں نے کہا میں آپ سے محبت رکھتا ہوں یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا تو بلا ناغہ ہر نماز میں کہا کر رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ التَّثَبُّتَ فِی الْاَمْرِ وَ
الْعَزِیْمَةَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُکْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا
وَّاَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ ترجمہ شداد بن اوس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں فرماتے اللھم انی اسالک التثبت فی الامر اخیر تک یعنی یا اللہ میں تجھسے
مضبوطی چاہتا ہوں ہر کام میں (یعنے استقلال و صبر) اور عزم بالجزم ہدایت پر اور مانگتا ہوں تجھسے شکر تیری نعمت
پر اور خوبی تیری عبادت کے اور چاہتا ہوں تجھسے سلامتی دل کی اور سچائی زبان کی اور مانگتا ہوں تجھسے بہتری ہر چیز کی
جسکو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں تیری برائی سے ہر چیز کی جسکو تو جانتا ہے اور بخشش چاہتا ہوں تیری اس چیز کی
جسکو تو جانتا ہے (یعنے جو قصور مجھ سے سرزد ہوئے لاعلم ہوں) نوع آخر عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلّٰی بِنَا
عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ صَلٰوةً فَاَوْجَزَ فِیْھَا فَقَالَ لَہٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ اَوْ اَوْجَزْتَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَمَّا
عَلٰی ذٰلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِیْھَا دَعَوَاتٍ سَمِعْتُھُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَہٗ
رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ ھُوَ اُبَیٌّ غَیْرَ اَنَّہٗ کَنّٰی عَنْ نَّفْسِہٖ فَسَاَلَہٗ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَاَخْبَرَ بِہِ الْقَوْمَ اَللّٰھُمَّ
بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوةَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْرًا لِّیْ
اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُكَ خَشْیَتَكَ یَعْنِیْ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ وَاَسْئَلُكَ کَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ
الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْئَلُكَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَاَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ
الْقَضَاءِ وَاَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ فِیْ غَیْرِ
ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَةِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاةً مُّھْتَدِیْنَ ایک طرح کی اور ترجمہ
عطا بن السائب نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عمار بن یاسر نے نماز پڑھائی تو مختصر نماز پڑھائی بعضوں نے کہا تم نے نماز ہلکی یا مختصر پڑھی
انہوں نے کہا باوجود اسکے میں نے اوسمیں کئی دعائیں پڑھیں جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جب وہ کھڑے ہوئے
تو ایک شخص انکے پیچھے گئے (عطا نے کہا وہ میرے باپ تھے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا) اور وہ دعا اون سے
پوچھی پھر لوٹ کر آئے اور لوگوں کو بتائی وہ دعا یہ ہے اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق اخیر تک یعنی یا اللہ میں
تجھسے دعا کرتا ہوں تیرے علم غیب اور قدرت کے وسیلے سے جو تجھکو مخلوقات پر ہے جلا مجھکو جب تک میری زندگی بہتر ہو مجھکو
اور مار ڈال مجھکو جب موت میری بہتر جانے یا اللہ میں مانگتا ہوں تیرا ڈر چھپے کھلے اور مانگتا ہوں تجھسے حق بات خوشی اور غصے کی
بات کہنی دونوں میں اور مانگتا ہوں تجھسے بیچ کا درجہ محتاجی اور تونگری میں اور مانگتا ہوں تجھسے وہ نعمت کہ جو ختم نہ ہووے

اور اوس آنکھ کی ٹھنڈک کو جو ختم نہو اور مانگتا ہون تجھسے رضامندی تیری فیصلے پر اور مانگتا ہون تجھسے راحت اور آسایش بعد
موت کے اور مانگتا ہون تجھسے لذت تیری منہ کو دیکھنے کو اور شوق تجھسے ملنے کا اور پناہ مانگتا ہون تیری اوس مصیبت سے جسپر
صبر نہو سکے اور اوس فساد سے جو گمراہ کر دیوے یا اللہ آراستہ کر دے ہم کو ایمان کی آرایش سے اور بنا دے ہم کو راہ دکھلانیوالے
دگمراہونکو) اور راہ پائے ہوئے **عن** قیس بن عباد قال صلی عمار بن یاسر بالقوم صلوٰۃ اخفها فکانهم
انکروها فقال الم اتم الرکوع والسجود قالوا بلی قال اما انی دعوت فیها بدعاء کان النبی صلی الله
علیه وسلم یدعو به اللهم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق احینی ما علمت الحیوٰۃ خیرا لی و
توفنی اذا علمت الوفاۃ خیرا لی واسألک خشیتک فی الغیب والشهادۃ وکلمة الاخلاص فی الرضا
والغضب واسألک نعیما لا ینفد وقرۃ عین لا تنقطع واسألک الرضا بالقضاء وبرد العیش بعد
الموت ولذۃ النظر الی وجهک والشوق الی لقائک واعوذ بک من ضراء مضرۃ وفتنة مضلة
اللهم زینا بزینة الایمان واجعلنا هداۃ مهتدین ترجمہ قیس بن عبادہ سے روایت ہے عمار بن یاسر نے لوگون
کے ساتھ نماز پڑہائی اور ہلکی پڑہائی تو لوگون نے انکار کیا اوس ہلکی پڑھنے پر عمار نے کہا کیا مین نے رکوع اور سجدے کو پورا نہین
کیا اونہون نے کہا کیون نہین عمار نے کہا مین نے تو نماز مین وہ دعا پڑھی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے
تھے اللهم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق اخیر تک

التعوذ فی الصلوٰۃ

نماز مین پناہ مانگنا

عن فروۃ بن نوفل قال قلت لعائشة حدثینی بشیء کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یدعو به فی صلوته قالت نعم کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم انی اعوذ بک
من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ فروہ بن نوفل سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے کہا مجھکو وہ دعا
بتلاؤ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین پڑھا کرتے تھے اونہون نے کہا اچھا آپ یہ دعا پڑھتے تھے اللهم انی اعوذ بک
من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری برائی سے اوس کام کے جو مین نے کیا ہے اور برائی سے
اوس کام کے جو مین نے نہین کیا ہے (یعنی آیندہ جو وہ کرنے لگون)

نوع اخر

ایک اور طرح کی دعا **عن**
عائشة قالت سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق
قالت عائشة فما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی صلوٰۃ بعد الا تعوذ من عذاب القبر
ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قبر کے عذاب کو آپنے فرمایا قبر کا عذاب سچ ہے
حضرت عائشہ نے کہا پھر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی وہ مین قبر کے عذاب سے پناہ مانگی **عن** عائشة
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یدعو فی الصلوٰۃ اللهم انی اعوذ بک من عذاب القبر و
اعوذ بک من فتنة المسیح الدجال واعوذ بک من فتنة المحیا والممات اللهم انی اعوذ بک من المأثم

والمغرم فقال له قائل ما اكثر ما تستعيذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فكذب ووعد فاخلف ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ مانگتے تھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر اخیر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کے فساد سے جو کانا ہوگا اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیری گناہ کے کام سے اور قرضداری سے ایک شخص نے کہا کیا وجہ ہے جو آپ اکثر پناہ مانگتے ہیں قرضداری سے آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ کہتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے دیکھو قرض لینا گناہ نہیں ہے مگر ذریعہ ہے گناہوں کا اس لیے اوس سے پناہ مانگنا چاہیے +

عن ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تشهد احدكم فليتعوذ من اربع من عذاب جهنم وعذاب القبر وفتنة المحيا والممات ومن شر المسيح الدجال ثم يدعو لنفسه بما بدا له ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھ چکے تو چار چیز سے پناہ مانگے ایک جہنم کے عذاب سے دوسری قبر کے عذاب سے تیسری زندگی اور موت کے فتنے سے چوتھی دجال کے فتنے سے پھر دعا کرے اپنے لیے جو مناسب معلوم ہو

نوع آخر من الذكر
ایک اور طرح کی دعا

عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في صلوته بعد التشهد احسن الكلام كلام الله واحسن الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تشہد کے بعد فرماتے تھے احسن الکلام کلام اللہ واحسن الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا

تطفيف الصلوة
نماز گھٹانا

عن حذيفة انه رأى رجلا يصلي فطفف فقال له حذيفة منذ كم تصلي هذه الصلوة قال منذ اربعين سنة قال ما صليت منذ اربعين سنة ولو مت وانت تصلي هذه الصلوة لمت على غير فطرة محمد صلى الله عليه وسلم ثم قال ان الرجل ليخفف ويتم ويحسن

ترجمہ حذیفہؓ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے نماز کو گھٹایا (یعنی اوس کے شرائط اور ارکان میں کمی کی) تو پوچھا کتنے دنوں سے تو ایسی نماز پڑھتا ہے اوس نے کہا چالیس برس سے حذیفہ نے کہا تو نے چالیس برس سے نماز نہیں پڑھی اور جو تو مر جاتا ایسی نماز پڑھتے ہوئے تو مر جاتا کسی اور دین پر نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر پھر کہا آدمی نماز کو ہلکا کرتے ہیں لیکن اوس کے شرائط اور ارکان کو پورا اچھی طرح ادا کرتے ہیں ف نماز میں ایک تخفیف ہے وہ یہ کہ رکوع اور سجود اور قیام کو اچھی طرح ادا کرے لیکن بجائے لمبی سورتوں کے مختصر سورتیں پڑھے اسمیں کچھ قباحت نہیں اور ایک تطفیف ہے یعنی رکوع اور سجود اور قیام کو پورا ادا نہ کرنا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح نہ ٹھہرنا اسی طرح رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہونا یہ چوری ہے نماز میں اور بالکل منع ہے اور [illegible]

اقل ما يجزي به الصلوة
نماز کے [illegible]

عن علي بن يحيى عن عمه انه حدثه ان رجلا دخل المسجد فصلى ورسول الله صلى الله [illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَنَحْنُ لَا نَشْعُرُ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ جَهِدْتُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ ثُمَّ افْعَلْ كَذَلِكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِكَ ترجمہ علی بن یحییٰ سے اونہون نے سنا اپنے باپ سے انہون نے اپنے چچا سے جو بدری تھے (یعنی جنگ بدر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے) اونہون نے بیان کیا کہ ایک شخص مسجد مین آیا اور اوس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو دیکھ رہے تھے لیکن ہم نہین جانتے تھے جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا آپنے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہین پڑھی وہ لوٹ گیا اور پھر نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہین پڑھی اسی طرح دو یا تین بار فرمایا وہ شخص بولا یا رسول اللہ قسم اوس کی جسنے آپکو عزت دی (یعنی اللہ جل جلالہ کی) مین تھک گیا اب مجھے بتلا دیجئے دکھلا دیجئے آپنے فرمایا جب تجھے نماز پڑھنے کو کھڑا ہو تو پہلے اچھی طرح وضو کر (یعنی تمامی شرائط اور ارکان کا خیال رکھ) پھر قبلہ کی طرف منہ کر اور تکبیر کہہ پھر قرآن شریف پڑھ (یعنی سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ) پھر رکوع کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ اطمینان سے بیٹھ پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا پھر اسیطرح کیا کر ساری نماز مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان یعنی سجدہ اور رکوع اور قیام اور قعود کو اچھی طرح اطمینان سے ادا کرنا نماز مین فرض ہے بغیر اسکی نماز درست نہین ہوتی دلیل اوسکی یہہ ہے کہ آپنے اوس سے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہین پڑھی

عن يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ فِي صَلَاتِهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى كَانَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَقَالَ وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهِدْتُ وَحَرَصْتُ فَأَرِنِي وَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ فَإِذَا أَتْمَمْتَ صَلَاتَكَ عَلَى هَذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هَذَا فَإِنَّمَا تَنْقُصُهُ مِنْ صَلَاتِكَ ترجمہ یحییٰ بن خلاد بن رافع

مالک انصاری سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے اونہوں نے سنا اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے جو بدری تھے
کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور اوس نے دو رکعتیں پڑھیں
پھر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ اوسکو دیکھ رہے تھے جب وہ نماز پڑھ رہا تھا آپ نے سلام کا جواب
دیا پھر فرمایا جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی پھر آیا اور آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا جا نماز
پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی جب تیسری یا چوتھی مرتبہ ایسا ہی ہوا تو اوس نے عرض کیا قسم اوس شخص کی جسنے آپ پر کتاب
اوتاری میں تھک گیا اور مجھے حرص ہے تو آپ بتلائیے اور سکھلائیے آپنے فرمایا جب تو نماز پڑھنے کا قصد کرے تو اچھی طرح
وضو کر پھر قبلے کیطرف منہ کر اور تکبیر کہہ پھر قرآن پڑھ پھر رکوع کر اچھی طرح اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ سیدھا کھڑا
ہو جا پھر سجدہ کر اور اطمینان سے پھر سر اوٹھا اور اطمینان سے بیٹھ پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا اگر تو نے اسطرح سے
نماز کو تمام کیا تو تیری نماز پوری ہوئی اور جو تو نے اسمیں سے گھٹایا تو اپنی نماز میں سے گھٹایا

باب السلام

سلام کا بیان **عن** سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ
وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَدْعُو ثُمَّ
يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا **ترجمہ** سعد بن ہشام سے روایت ہے میں نے عرض کیا اے ام المومنین یعنی عائشہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا وتر بتلاؤ اونہوں نے کہا ہم آپ کے لیے سامان رکھتی تھیں یعنے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے پھر جب
اللہ چاہتا تھا آپ کو اوٹھاتا رات کو آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے اور نہ بیٹھتے اون میں مگر آٹھویں رکعت
کے بعد پھر بیٹھتے اور اللہ کی یاد کرتے اور دعا کرتے پھر سلام پھیرتے اتنی آواز سے کہ ہم کو سنائی دیتا **عن** سعد رضی
وقاص أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے **عن** سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ **ترجمہ** سعد سے روایت ہے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تھا داہنی اور بائیں طرف سے یہانتک کہ آپ کے گال کی سفیدی معلوم ہوتی یعنے سلام پھیرتے میں

باب مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السَّلَامِ

جب سلام پھیرے تو دونوں ہاتھ کہاں رکھے **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا
إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَأَشَارَ مِسْعَرٌ بِيَدِهِ
عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَرْمُونَ بِأَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ أَمَا يَكْفِي
أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمَ عَلَى أَخِيهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمِنْ عَنْ شِمَالِهِ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے
ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم السلام علیکم مسعر نے کہا [illegible]

کیا ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے داہنے اور بائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا اپنے ہاتھ اسطرح پھینکتے ہیں گویا شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں ہے کہ اپنا ہاتھ ران پر رکھ دیوے اور زبان سے اپنے بھائی کو داہنے اور بائیں سلام کرے

عن عبد الله قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر في كل خفض ورفع وقيام وقعود ويسلم عن يمينه وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله حتى يرى بياض خده ورأيت ابا بكر وعمر يفعلان ذلك ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تکبیر کہتے تھے جب جھکتے اور اٹھتے اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے اور سلام پھیرتے تھے داہنے اور بائیں طرف کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھلائی دیتی اور میں نے ابوبکر اور عمر کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا

عن واسع بن حبان انه سأل عبد الله بن عمر عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الله اكبر كلما وضع الله اكبر كلما رفع ثم يقول السلام عليكم ورحمة الله عن يمينه السلام عليكم عن يساره ترجمہ واسع بن حبان سے روایت ہے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو عبد اللہ نے کہا آپ اللہ اکبر کہتے جب جھکتے اور اللہ اکبر کہتے جب اٹھتے پھر کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ داہنی طرف اور بائیں طرف السلام علیکم

كيف السلام على الشمال

بائیں طرف سلام میں کیا کہے

عن واسع بن حبان قال قلت لابن عمر اخبرني عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف كانت قال فذكر التكبير وذكر السلام عليكم ورحمة الله عن يمينه السلام عليكم عن يساره ترجمہ واسع بن حبان سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پوچھی کس طرح تھی انہوں نے بیان کیا تکبیر کا اور بیان کیا کہ آپ داہنی طرف فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم

عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كاني انظر الى بياض خده عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله وعن يساره السلام عليكم ورحمة الله ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ داہنی طرف فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عن عبد الله كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلم عن يمينه حتى يبدو بياض خده وعن يساره حتى يبدو بياض خده ترجمہ عبد اللہ [illegible] سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف اسطرح سلام پھیرتے تھے کہ آپ کی گال کی سفیدی نظر آتی اور بائیں طرف بھی

عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يسلم عن يمينه وعن يساره السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله حتى يرى بياض خده من ها هنا و [illegible] من ها هنا ترجمہ عبد اللہ بن [illegible] سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی اور بائیں طرف سلام [illegible]

اور کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہانتک کہ آپ کی گال کی سفیدی دہرے اسطرح اور دوسرے نظر آتے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰی يُرٰی بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰی يُرٰی بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سلام پھیرتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہانتک کہ داہنی رخسار کی سفیدی نظر آتی پھر بائیں طرف سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہانتک کہ بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی

اَلسَّلَامُ بِالْيَدَيْنِ ہاتھوں سے اشارہ کرنا سلام کیوقت

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا اِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِاَيْدِيْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُكُمْ تُشِيْرُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ اِلٰی صَاحِبِهِ وَلَا يُوْمِیْ بِيَدِهِ

ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو ہم جب سلام پھیرتے ہاتھ کو اوٹھاتے اور کہتے السلام علیکم السلام علیکم آپنے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو گویا وہ دمیں ہیں شریر گھوڑوں کی جب تم میں سے کوئی نماز کا سلام کرے تو اپنے پاس والے کیطرف دیکھے لیکن ہاتھ سے اشارہ نہ کرے

سَلَامُ الْمَاْمُوْمِ حِيْنَ يُسَلِّمُ الْاِمَامُ جب امام سلام کرے اوسی وقت مقتدی سلام کرے

عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كُنْتُ اُصَلِّیْ بِقَوْمِیْ بَنِیْ سَالِمٍ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِیْ وَاِنَّ السُّيُوْلَ تَحُوْلُ بَيْنِیْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِیْ فَلَوَدِدْتُ اَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِیْ بَيْتِیْ مَكَانًا اَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَغَدَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰی قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَرْتُ لَهُ اِلَی الْمَكَانِ الَّذِیْ اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ

ترجمہ عتبان بن مالک سے روایت ہے میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کیا کرتا تھا ایکبار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بینائی نے مجھے جواب دیا ہے اور برسات میں ندیاں نالے مجھکو روکتے ہیں اپنی قوم کی مسجد میں جانے سے تو میں چاہتا ہوں آپ میرے گھر تشریف لائیے اور کسی جگہ نماز پڑھ دیجیے میں اوسکو مسجد بنا لوں آپنے فرمایا انشاء اللہ دوسری صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر صدیق آپ کے ساتھ تھے دن چڑھے آپنے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اجازت دی آپ بیٹھے نہیں اور فرمایا تم کہاں چاہتے ہو اپنے گھر میں کہ میں نماز پڑھوں میں نے ایک جگہ بتلائی جہاں میں چاہتا تھا آپ کا نماز پڑھنا آپ کھڑے ہوئے ہم نے آپکے پیچھے صف باندھی

نماز ادا کی پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ ہی سلام پھیرا **اَلسُّجُوْدُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوۃِ**
نماز سے فارغ ہوکر سجدہ کرنا **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ
یَفْرُغَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلَی الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً وَیُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ وَیَسْجُدُ سَجْدَۃً قَدْرَ مَا یَقْرَأُ اَحَدُ
کُمْ خَمْسِیْنَ اٰیَۃً قَبْلَ اَنْ یَّرْفَعَ رَأْسَہٗ وَبَعْضُہُمْ یَزِیْدُ عَلٰی بَعْضٍ فِی الْحَدِیْثِ مُخْتَصَرٌ ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا سے فراغت کے بعد فجر ہونے تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے اون میں سے ایک رکعت وتر کی
ہوتی اور سجدہ کرتے جتنی دیر تک تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے آپ کے سر اوٹھانے سے پہلے اور تم میں سے ایک دوسرے سے زیادہ بیان کرتا ہے
پڑھ سکتا ہے یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے **ف** مراد سجدہ سے یہ ہے کہ ہر ایک سجدہ اس نماز کا اتنا بڑا ہوتا یا ایک سجدہ
ان سجدوں میں اتنا بڑا ہوتا مگر مؤلف علیہ نے جو باب قایم کیا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سجدہ بعد نماز کے ہوتا پر اسکی تصریح
دوسری حدیثوں میں نہیں ملی **سَجْدَۃُ السَّہْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْکَلَامِ** سلام پھیرنے اور بات کرلینے کے
بعد سجدہ سہو کرنا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ ثُمَّ تَکَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّہْوِ
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا پھر بات کی بعد اس کے سجدہ سہو کے سجدے
کیے **اَلسَّلَامُ بَعْدَ سَجْدَتَیِ السَّہْوِ** سجدہ سہو کے بعد سلام پھیرنا **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّہْوِ وَہُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے
بیٹھے بیٹھے کیے پھر سلام پھیرا **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی ثَلٰثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ
الْخِرْبَاقُ اِنَّکَ صَلَّیْتَ ثَلٰثًا فَصَلّٰی بِہِمُ الرَّکْعَۃَ الْبَاقِیَۃَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّہْوِ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ عمران
بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا خرباق نے جسکو ذوالیدین کہتے تھے
کہا یا رسول اللہ آپ نے تین رکعتیں پڑھیں آپ نے جو رکعت باقی تھی اوسکو پڑھا پھر دو سجدے سہو کے کیے پھر سلام پھیرا **جَلْسَۃُ**
الْاِمَامِ بَیْنَ التَّسْلِیْمِ وَالْاِنْصِرَافِ سلام پھیرنے کے بعد امام کتنی دیر بیٹھے پھر لوٹ جائے **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَوَجَدْتُ قِیَامَہٗ وَرَکْعَتَہٗ فَاعْتِدَالَہٗ بَعْدَ الرَّکْعَۃِ فَسَجْدَتَہٗ
فَجَلْسَتَہٗ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ فَسَجْدَتَہٗ فَجَلْسَتَہٗ بَیْنَ التَّسْلِیْمِ وَالْاِنْصِرَافِ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَاءِ ترجمہ براء بن عازب سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غور سے دیکھا تو آپ کا کھڑا ہونا نماز میں پھر رکوع کرنا پھر رکوع کرکے کھڑا ہونا
پھر سجدہ کرنا پھر سجدہ کرکے بیٹھنا پھر دوسرا سجدہ پھر سلام پھیر کے بیٹھنا سب قریب قریب تھا یعنی ہر ایک دوسرے کے برابر
برابر تھا **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النِّسَاءَ فِیْ عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الصَّلٰوۃِ قُمْنَ
وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰی مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰہُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے

علیہ یعنی نسائی کہ حدیث [illegible] سجدہ ہوا [illegible] صاحب [illegible] اور یہی [illegible] حواشی ۱۲

میں عورتیں نماز سے سلام پھیرتی ہی اٹھ جاتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں ٹھہرے رہتے اور مرد بھی سب بیٹھے رہتے جبتک اللہ کو منظور ہوتا پھر جب آپ اٹھتے تو مرد بھی اٹھتے ف آپ اس انتظار میں بیٹھے رہتے کہ عورتیں چلی جاویں تو اٹھیں اس لیے کہ عورتوں کو مردوں کے ہجوم سے تکلیف نہ ہو

الانحراف بعد التسلیم سلام پھیرتے ہی اٹھ جانا

عن یزید بن الاسود انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح فلما صلی انحرف
ترجمہ یزید بن الاسود سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی آپ نماز پڑھ چکے اٹھ گئے ف کیونکہ سلام کے بعد بیٹھنا کچھ واجب نہیں ہے

التکبیر بعد تسلیم الامام امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا

عن ابن عباس قال انما کنت اعلم انقضاء صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مجھکو جب معلوم ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے جب تکبیر ہوتی

الامر بقراءۃ المعوذات بعد التسلیم من الصلوۃ نماز کے بعد معوذات (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) پڑھنا

عن عقبۃ بن عامر قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرأ المعوذات دبر کل صلوۃ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا معوذات پڑھنے کا ہر نماز کے بعد

الاستغفار بعد التسلیم سلام کے بعد استغفار پڑھنا

عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا انصرف من صلوتہ استغفر ثلثا و قال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام
ترجمہ ثوبان سے روایت ہے جو مولی (آزاد کیے ہوئے غلام) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے (یعنی استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ) پھر فرماتے اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام (یعنی اے اللہ تو سالم ہے ہر برائی اور عیب سے اور تیری طرف سے ہماری سلامتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے)

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سلم قال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام

الذکر بعد التسلیم سلام کے بعد کیا یاد کیا جاوے

عن عبد اللہ بن الزبیر یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا نعبد الا ایاہ اھل النعمۃ والفضل والثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ سے اخیر تک یعنی کوئی سچا

سوا اسد جل جلالہ کے اوسکا کوئی شریک نہین ہی اوسی کی سلطنت ہی اور اوسی کے لیے تعریف ہی اور وہ ہر بات پر قادر ہے نہین بچاؤ ہے
گناہون سے اور نہ طاقت ہی عبادت کی مگر اسد کی مدد سے ہم نہین پوجتے کسیکو مگر اوسی کو ہی اوسی کی نعمت اور فضل اوسی کی
تعریف ہے کوئی سچا معبود نہین مگر اسد ہم اوسی کے خاص اطاعت کرتے ہین گرچہ برا مانین کافر

باب التہلیل

والذکر بعد التسلیم سلام کے بعد تہلیل اور ذکر کرنا عن ابی الزبیر قال کان عبد اللہ بن الزبیر یہلل
فی دبر الصلوٰۃ یقول لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر
لا الٰہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الٰہ الا اللہ مخلصین
لہ الدین ولو کرہ الکافرون ثم یقول ابن الزبیر کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہلل
بھن فی دبر الصلوٰۃ ترجمہ ابو الزبیر سے روایت ہی عبد اسد بن الزبیر نماز کے بعد لا الہ الا اسد سطرح کہتے تہے لا الہ الا
اللہ وحدہ کا اخیر تک اور کہتے تہے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم انکو کہا کرتے تہے نماز کے بعد

نوع آخر

من القول عند انقضاء الصلوٰۃ ایک اور دعا نماز کے بعد عن وراد کاتب المغیرۃ بن شعبۃ یقول کتب
معاویۃ الی المغیرۃ بن شعبۃ اخبرنی بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی الصلوٰۃ قال لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ
الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع
ذا الجد منک الجد ترجمہ وراد سے روایت ہی جو منشی تہا مغیرہ بن شعبہ کا کہ معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ بن شعبہ کو لکہا
مجہی بتلاؤ وہ دعا جو تم نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے سنی ہو انہون نے کہا آپ جب نماز پڑہ چکتے تو فرماتے لا الہ الا اسد
وحدہ اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہین ہی سوا اسد کے وہ اکیلا ہی اوسکا کوئی شریک نہین اوسی کی سلطنت ہی اور اوسی
کو تعریف زیب دیتی ہی اور وہ ہر چیز کو کرسکتا ہی یا اسد جو تو دیوے اوسکا کوئی روکنے والا نہین ہے اور جسکو تو روک دیوے اوسکا
کوئی دینے والا نہین ہی اور تیرے عذاب سے مالدار کو اوسکا مال بچا نہین سکتا عن وراد کتب المغیرۃ الی معاویۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول دبر الصلوٰۃ اذا سلم لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک
الجد ترجمہ وراد سے روایت ہی مغیرہ بن شعبہ نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جب سلام پہیرتے
نماز کے بعد تو فرماتے لا الہ الا اسد وحدہ اخیر تک

کم مرۃ

یقول ذلک کتنی بار یہ دعا پڑہتے عن وراد
کاتب المغیرۃ ان معاویۃ کتب الی المغیرۃ ان اکتب الی بحدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فکتب الیہ المغیرۃ انی سمعتہ یقول عند انصرافہ من الصلوٰۃ لا الٰہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ثلث مرات ترجمہ وراد سے روایت ہی جو منشی

بن شعبہ کے منشی تھے کہ معاویہ نے مغیرہ کو لکھا میرے پاس وہ دعا لکھ بھیجو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی
ہو مغیرہ نے اوسکا جواب لکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو آپ نماز پڑھ کر فرماتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تین بار عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ
اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰی تَکَلَّمَ بِکَلِمَاتٍ فَسَاَلَتْہُ عَائِشَۃُ عَنِ الْکَلِمَاتِ فَقَالَتْ اِنْ تَکَلَّمَ بِخَیْرٍ
کَانَ طَابِعًا عَلَیْہِنَّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَاِنْ تَکَلَّمَ بِغَیْرِ ذٰلِکَ کَانَ کَفَّارَۃً لَہٗ سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمْدِکَ
اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز
پڑھتے تو چند کلمے کہتے حضرت عائشہ نے آپ سے اون کلموں کو پوچھا حضرت عائشہ نے کہا اگر وہ نیک باتیں کیا ہو تو یہ کلمے
قیامت تک مہر کی طرح اون پر قائم رہتے ہیں اور دوسری طرح کی باتیں کی ہیں تو اون باتوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں وہ کلمات یہ ہیں سبحانک
اللہم وبحمدک استغفرک واتوب الیک **نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّکْرِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ** ایک اور طرح کی دعا بعد
سلام کے عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَیَّ امْرَاَۃٌ مِّنَ الْیَہُوْدِ فَقَالَتْ اِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ
فَقُلْتُ کَذَبْتِ فَقَالَتْ بَلٰی وَاِنَّا لَنَقْرِضُ مِنْہُ الْجِلْدَ وَالثَّوْبَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِلَی الصَّلٰوۃِ وَقَدِ ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ مَا ہٰذَا فَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَتْ فَمَا صَلّٰی بَعْدَ
یَوْمَئِذٍ صَلٰوۃً اِلَّا قَالَ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ایک عورت یہودی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ عذاب قبر کا پیشاب
لگنے سے ہوتا ہے میں نے کہا تو جھوٹ بولتی ہے اوس نے کہا نہیں سچ ہے ہمکو حکم ہے کہ اگر پیشاب کھال یا کپڑے میں لگ جاوے
تو اوسکو کاٹ ڈالیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو نکلے ہم آواز سے باتیں کر رہے تھے آپ نے فرمایا کیا ہے میں نے بیان
کیا جو یہودی عورت نے کہا تھا آپ نے فرمایا وہ سچ کہتی ہے پھر اوس روز سے آپنے کوئی نماز نہیں پڑھی مگر بعد نماز کے فرمایا رب
جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اعذنی من حر النار وعذاب القبر اے پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے بچا
مجھکو جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے **نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْہُ** ایک اور طرح کی دعا عَنْ مَرْوَانَ اَنَّ کَعْبًا حَلَفَ لَہٗ بِاللّٰہِ
الَّذِیْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی اِنَّا نَجِدُ فِی التَّوْرٰىۃِ اَنَّ دَاوٗدَ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا انْصَرَفَ
مِنْ صَلٰوتِہٖ قَالَ اللّٰہُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِیْ عِصْمَۃً وَّاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْہَا
مَعَاشِیْ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِّقْمَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ
لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ کَعْبٌ اَنَّ صُہَیْبًا
حَدَّثَہٗ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُہُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ ترجمہ مروان سے روایت
ہے کعب نے حلف کیا اون کے ساتھ قسم اوس اللہ کی جسنے چیر دیا دریا کو حضرت موسی علیہ السلام کے لیے ہم نے توریت میں لکھا پایا

کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِيَ الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً اخیر تک یعنی یا اللہ درست کردے دین میرا جس سے میرا بچاؤ ہے اور درست کر دنیا میری جسمیں میری روزی ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے غصے سے تیری رضامندی کی اور پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے تیرے دیے کو روکنے والا نہیں ہے اور تیرے روکے کو کوئی دینے والا نہیں ہے اور مالدار کا مال تجھ سے کچھ کام نہ آویگا مروان نے کہا مجھ سے کعب نے بیان کیا صہیب نے اونسے بیان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو ان کلمات کو کہتے

اَلتَّعَوُّذُ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ نماز کے بعد پناہ مانگنا

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ أَقُولُهُنَّ فَقَالَ أَبِي عَمَّنْ أَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ أَيْ بُنَيَّ

ترجمہ مسلم بن ابی بکرہ سے روایت ہے میرے باپ نماز کے بعد کہتے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ میں بھی کہنے لگا میرے باپ نے پوچھا تو نے یہ کلمے کہاں سے سیکھے میں نے کہا تم ہی سے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو نماز کے بعد کہا کرتے تھے

عَدَدُ التَّسْبِيحِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ سلام کے بعد کتنی تسبیح کہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ خَصْلَتَانِ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ يُسَبِّحُ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا فَهِيَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهُنَّ بِيَدِهِ وَإِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ أَوْ مَضْجَعِهِ يُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهِيَ مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ لَا يُحْصِيهِمَا قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ وَهُوَ فِي صَلٰوتِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا وَيَأْتِيهِ عِنْدَ مَنَامِهِ فَيُنِيمُهُ

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ہیں جنکو اگر مسلمان اختیار کرے تو جنت میں جاویگا اور وہ آسان ہیں لیکن عمل کرنیوالے اونپر تھوڑے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں تسبیح کرے ہر ایک تم سے ہر نماز کے بعد دس بار (یعنی سبحان اللہ کہے) اور دس بار الحمد للہ کہے اور دس بار اللہ اکبر کہے تو سب ملا کر ڈیڑھ سو کلمے ہوئے زبان پر اور ایک ہزار پانسو ہوئے میزان پر (اس لیے کہ ہر ایک نیکی کے بدلے اللہ جل جلالہ دس نیکیاں لکھتا ہے) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی انگلیوں پر ان کلموں کو شمار کرتے اور جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر سونے کو جاوے تو تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور

چونتیس بار اللہ اکبر کہو تو یہ سو کلمے ہوئے زبان پر اور ہزار ہوئے میزان میں (دس گنا) اور یہ اور وہ ملا کر ہر روز دو ہزار پانسو ہوئے میزان میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کون تم میں سے ہر روز دو ہزار پانسو گناہ کر سکتا ہے (کیونکہ جب اتنی گناہ ہر روز کرے تب البتہ گناہ اوسکی نیکیوں سے بڑھ سکتے ہیں نہیں تو نیکیاں ہی بڑھتی رہیں گی) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان دو خصلتوں کا اختیار کرنا بڑا مشکل کیا ہے آپ نے فرمایا شیطان نماز میں آتا ہے اور کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر (یہیں بھلا دیتا ہے ان کلموں کا کہنا) اسیطرح سوتے وقت آتا ہے اور سلا دیتا ہے (اور یہ کلمے نہیں کہنے دیتا) **نوع آخر** مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ **عَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کئی لفظ ہیں نماز کے بعد کہنے کی جنکا کہنے والا نا امید اور محروم نہیں ہو سکتا سبحان اللہ تینتیس بار ہر نماز کے بعد اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار **عن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرُوا أَنْ يُسَبِّحُوا دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَأُتِيَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَبِّحُوا دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا فِيهَا التَّهْلِيلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ اجْعَلُوهَا كَذَلِكَ **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے صحابہ کرام کو حکم ہوا ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ کہنے کا اور ۳۳ بار الحمد للہ کہنے کا اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا ایک شخص انصاری آیا اور بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو حکم کیا ہے ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ کہنے کا اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا انہوں نے کہا ہاں اوس شخص نے کہا تو تم پچیس پچیس بار ہر ایک کلمہ کو کہو ۲۵ بار لا الہ الا اللہ کہو صبح کو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ قِيلَ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمَرَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ قَالَ سَبِّحُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاحْمَدُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَكَبِّرُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَهَلِّلُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا كَمَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے خواب میں دیکھا اوس سے کسی نے پوچھا تم کو تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم کیا ہے اونہوں نے کہا ہم کو حکم کیا ہے ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا سب سو بار ہوئے اوس نے کہا ۲۵ بار سبحان اللہ کہو اور ۲۵ بار الحمد للہ کہو اور ۲۵ بار اللہ اکبر کہو اور ۲۵ بار لا الہ الا اللہ کہو صبح کو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا آپ نے صحابہ سے فرمایا ایسا ہی کرو جیسا انصاری نے

بیان کیا اور معلوم ہوا وہ خواب سچا تھا اور اللہ جل جلالہ کیطرف سے تعلیم تھی ا **نوعٌ اخر من عدد التسبیح** ایک اور طرح کی

تسبیح **عن** جویریۃ بنت الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہا وھی فی المسجد تدعو ثم مر بھا

قریبا من نصف النھار فقال لھا ما زلت علی حالک قالت نعم قال الا اعلمک کلمات تقولینہا سبحان

اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ

رضی نفسہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ زنۃ

عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ **ترجمہ** جویریہ

بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون پر سے گزرے دیکھا تو وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے دعا کرتے ہیں پھر دوپہر

کو دوبارہ گئے اون سے فرمایا کیا تم اب تک اوسی حال میں ہو اونہوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا میں تم کو چند کلمے بتاتا ہوں اون کو کہا

کرو سبحان اللہ عدد خلقہ ۳ بار سبحان اللہ رضی نفسہ تین بار سبحان اللہ زنۃ عرشہ تین بار سبحان اللہ

مداد کلماتہ تین بار **عن** ابن عباس قال جاء الفقراء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا

رسول اللہ ان الاغنیاء یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ولھم اموال یتصدقون بھا

ویعتقون قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم فقولوا سبحان اللہ ثلثا وثلثین والحمد للہ ثلثا

وثلثین واللہ اکبر ثلثا وثلثین ولا الہ الا اللہ عشرا فانکم تدرکون بذلک من سبقکم ولا

تسبقون من بعدکم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فقیر محتاج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور

عرض کیا یا رسول اللہ مالدار لوگ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں پھر اونکے پاس مال ہے اوس کو

صدقہ دیتے ہیں اور اوس سے بردے خرید کر آزاد کرتے ہیں ہم کسطرح اونکی برابری کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا تم نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۳ بار اور لا الہ الا اللہ دس بار کہا کرو تم برابر ہو جاؤ گے

اون لوگوں سے جو تم سے آگے ہیں (درجوں میں) اور بڑھ جاؤ گے اون سے جو تمہارے بعد ہیں **نوعٌ اخر** ایک اور طرح کی

تسبیح **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح فی دبر صلوۃ الغداۃ مائۃ تسبیحۃ

وھلل مائۃ تھلیلۃ غفرلہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز کے بعد سو بار سبحان اللہ کہے اور سو بار لا الہ الا اللہ کہے اوس کے گناہ بخشدیے

جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین کے برابر ہوں **عقد التسبیح** تسبیح کا شمار کرنا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال

رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد التسبیح **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کو تسبیح گنتے دیکھا (انگلیوں پر) **ترک مسح الجبھۃ بعد التسلیم** سلام کے بعد ماتھا پونچھنا

عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی العشر الذی فی وسط

الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ مِنْ حِيْنِ يَمْضِي عِشْرُوْنَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ يَرْجِعُ إِلَى مَسْكَنِهِ وَيَرْجِعُ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيْهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَبِتْ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَأُنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِيْنٍ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ مُطِرْنَا لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌّ مِنْ مَاءٍ وَطِيْنٍ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے رمضان کی بیچ دہی میں جب بیسوین رات گذر چکی ہوتی اور اکیسوین رات آتی تو آپ گھر میں چلے آتے اور جو لوگ آپکے ساتھ اعتکاف کرتے وہ بھی اپنے گھروں کو لوٹ جاتے پھر ایک مہینے میں آپ جس رات کو لوٹ آتے ٹھیرے رہے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اور جو اللہ کو منظور تھا اوس کا لوگونکو حکم دیا پھر فرمایا میں اعتکاف کیا کرتا تھا اس دہے میں اب مجھے بہتر معلوم ہوا اخیر دہے میں اعتکاف کرنا تو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اپنی جگہہ میں جا رہے اور میں نے اس رات کو (یعنی شب قدر کو) دیکھا پھر میں بھول گیا اب تم اوس کو اخیر دہے میں ڈھونڈھو ہر طاق راتوں میں اور میں نے دیکھا کہ (اوس رات کو) میں سجدہ کرتا ہوں کیچڑ ہی میں۔ ابو سعید نے کہا اکیسوین رات کو پانی پڑا اور جہان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے وہین پانی ٹپکا میں نے اونکو دیکھا آپ صبح کی نماز پڑھ چکے تھے اور آپکا منہ تر تھا پانی اور مٹی سے (تو آپ نے اپنے موبنہ کو نہ پوچھا اور یہی مقصود ہے اس باب میں)

باب قُعُوْدِ الْإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

سلام کے بعد امام کا بیٹھنا جہان پر نماز پڑھی ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھتے تو نماز کی جگہہ پر بیٹھے رہتے آفتاب نکلنے تک

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَيَتَحَدَّثُ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُوْنَ حَدِيْثَ الْجَاهِلِيَّةِ وَيُنْشِدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ ترجمہ سماک بن حرب سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھا کرتے تھے اونہوں نے کہا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھتے تو وہی جگہہ بیٹھے رہتے آفتاب نکلنے تک پھر اپنے صحابہ سے باتیں کرتے وہ جاہلیت کے زمانے میں ذکر کرتے اور شعر پڑھتے اور ہنستے اور آپ تبسم فرماتے

بَابُ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ

نماز سے فارغ ہوکر کس طرف پھرنا

عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَيْفَ أَنْصَرِفُ إِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِيْنِي أَوْ عَنْ يَسَارِي قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهِ ترجمہ سدی سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا جب میں نماز پڑھ چکوں تو کس طرف

اوٹھ کر چلو اپنی طرف یا بائیں طرف اونہوں نے کہا میں نے تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف جاتے دیکھا ہے

عن الاسود قال قال عبد الله لا يجعلن احدكم للشيطان من نفسه جزءا يرى ان حتما عليه ان لا ينصرف الا عن يمينه لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثر انصرافه عن يساره ترجمہ اسود سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کوئی تم میں سے اپنے اوپر شیطان کا ایک حصہ لگا دے (یعنی جو بات شرع میں ضروری نہیں ہے اوسکو ضرور کر لیوے) یہ سمجھ کر جب نماز سے فارغ ہو تو داہنی طرف اوٹھ کر چلا جاوے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اکثر آپ بائیں طرف اوٹھ کر جاتے عن عائشة قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يشرب قائما وقاعدا ويصلي حافيا ومنتعلا وينصرف عن يمينه وعن شماله ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پانی پیتے ہوئے کھڑے اور بیٹھے اور نماز پڑھتے ہوئے جوتے سمیت اور ننگے پاؤں اور نماز کے بعد داہنی اور بائیں طرف اوٹھتے ہوئے (پس معلوم ہوا کہ یہ سب باتیں درست ہیں اب اگر کوئی ان میں سے کسی بات کو لازم یا ضرور جانے مثلا نماز جوتی اتار کر ضرور جانے تو شیطان کی تقلید ہے)

باب الوقت الذي ينصرف فيه النساء من الصلوة عورتیں کس وقت فارغ ہو جاویں

عن عائشة قالت كان النساء يصلين مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الفجر فكان اذا سلم انصرفن متلفعات بمروطهن فلا يعرفن من الغلس ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھتیں پھر آپ جب سلام پھیرتے تو لوٹ کر چلی آتیں چادریں لپیٹے ہوئے پہچانی نہ جاتیں اندھیرے سے (معلوم ہوا عورتوں کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی چلی جاویں) تاکہ مردوں کے ہجوم کی اونکو تکلیف نہ ہو

باب النهي عن مبادرة الامام بالانصراف من الصلوة امام سے جلدی کرنا اوٹھنے میں منع ہے

عن انس بن مالك قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم ثم اقبل علينا بوجهه فقال اني امامكم فلا تبادروني بالركوع ولا بالسجود ولا بالقيام ولا بالانصراف فاني اراكم من امامي ومن خلفي ثم قال والذي نفسي بيده لو رأيتم ما رأيت لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا قلنا ما رأيت يا رسول الله قال رأيت الجنة والنار ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہارا امام ہوں تو مت جلدی کرو مجھ سے رکوع اور سجدے اور قیام میں اور نماز سے فارغ ہو کر اوٹھنے میں کیونکہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں پھر فرمایا قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم دیکھو جو میں نے دیکھا تو بہت کم ہنسو اور روو بہت ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا آپ نے فرمایا میں نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا

باب ثواب من صلى مع الامام حتى ينصرف جو شخص امام کے ساتھ نماز میں شریک رہے اوسکے اوٹھنے تک تو کتنا ثواب پاویگا

عن ابي ذر قال صمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمضان فلم يقم بنا النبي صلى الله عليه وسلم حتى بقي سبع من الشهر فقام بنا حتى ذهب نحو ثلث

اللَّيْلِ ثُمَّ كَانَتْ سَادِسَةٌ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرٌ مِنَ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ كَانَتِ الرَّابِعَةُ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ أَرْسَلَ إِلَى بَنَاتِهِ وَنِسَائِهِ وَحَشَدَ النَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ قَالَ دَاوُدُ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے آپنے تراویح نہیں پڑہی یہانتک کہ سات راتین رہ گئین اوسوقت آپ کہڑے ہوئے تہائی رات تک پہر چوبیسوین کو نہین کہڑے ہوئے پہر پچیسوین رات کو کہڑے ہوئے آدہی رات تک ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ زیادہ کہڑے ہوتے آپنے فرمایا جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑہے اوس کے فارغ ہونے تک تو اوسکو ساری رات کہڑے رہنے کا ثواب ملیگا پہر چھبیسوین رات کو آپ نہین کہڑے ہوے پہر جب تین راتین رہ گئین یعنی ستائیسوین شب کو تو کہلا بہیجا آپنے اپنی بیٹیون اور عورتون کو اور تمام لوگون کی جماعتون کو اور کہڑے ہوئے آپ یہانتک کہ ڈرے ہم فلاح کے جاتے رہنے سے پہر باقی راتون مین آپ کہڑے نہین ہوئے داؤد بن ابی ہند نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا مین نے ولید سے پوچہا فلاح کیا ہے انہون نے کہا سحری

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ فِي تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ

امام کو لوگونکی گردنین پہاندکر جانا درست ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ سَرِيعًا حَتَّى تَعَجَّبَ النَّاسُ لِسُرْعَتِهِ فَتَبِعَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَدَخَلَ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنِّي ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الْعَصْرِ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَبِيتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ ترجمہ عقبہ بن حارث سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑہی مدینہ مین آپ نماز سے فارغ ہوکر چلے لوگونکی گردنین پہاندتے ہوئے جلدی سے یہانتک کہ لوگون نے تعجب کیا آپ کی جلدی پر آپ کے ساتھ بعض صحابہ بہی ہو لیے آپ اپنی ایک بی بی کے پاس تشریف لیگئے پہر نکلے اور فرمایا مجہے عصر کی نماز مین خیال آیا ایک ڈلی کا رسونے کا تہا یا چاندی کا) تو مین نے برا سمجہا رات کو اوسکا رہنا اپنے پاس اسلیے مین نے حکم کیا اوسکے بانٹنے کا ف امام کے سوا اور لوگون کو یہہ حکم ہے کہ وہ جب مسجد مین آوین تو جہان جگہہ پاوین بیٹہہ جاوین لوگون کی گردنین پہاندکر خواہ مخواہ آگے جانا منع ہے لیکن امام کو اجازت ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے ذرا بہی رغبت نہ تہی بلکہ بڑی نفرت تہی آپنے ایک رات بہی اوس ڈلی کا اپنے پاس رہنا گوارا نہ کیا اور فی الفور محتاجون کو تقسیم کر دیا یہہ اخلاق پیغمبرون کی سوا اور لوگون مین بہت کم ہوتی ہین

بَابٌ إِذَا قِيلَ لِلرَّجُلِ هَلْ صَلَّيْتَ هَلْ يَقُولُ لَا

جب کسی شخص سے پوچہا جاوے تو نماز پڑہ چکا وہ کہہ سکتا ہے مین نے نہین پڑہی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كِدْتُ

جمعہ پوری کی آدمی

أن أصلي حتى كادت الشمس تغرب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ما صليتها فنزلنا مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى بطحان فتوضأ للصلاة وتوضأنا فصلى العصر بعد ما غربت الشمس
ثم صلى بعدها المغرب ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے جنگ خندق کے روز جب آفتاب ڈوب گیا
کافروں کو برا کہنا شروع کیا اور کہا یا رسول اللہ میں نماز نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے کو تھا آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں نے
تو اب تک نہیں پڑھی پھر ہم اترے آپکے ساتھ بطحان میں اور وضو کیا آپ نے نماز کے لیے ہم نے بھی وضو کیا پھر آپ نے
عصر کی نماز پڑھی آفتاب ڈوبنے کے بعد پھر مغرب کی نماز پڑھی آخر کتاب التشہد والسلام والسہو تمام ہوئی کتاب
تشہد اور سلام اور سہو کی

كتاب الجمعة

کتاب جمعہ کے بیان میں

ایجاب الجمعة جمعہ کا واجب ہونا عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
نحن الآخرون السابقون بيد أنهم أوتوا الكتاب من قبلنا وأوتيناه من بعدهم وهذا اليوم الذي
كتب الله عز وجل عليهم فاختلفوا فيه فهدانا الله عز وجل له يعني يوم الجمعة فالناس لنا فيه
تبع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیچھے آئے ہیں دنیا میں لیکن پہلے ہونگے قیامت میں
(یہود و نصاریٰ سے درجہ اور مرتبہ میں) صرف اتنی بات ہے کہ ان کو ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہم کو بعد ملی یہ وہ دن ہے (یعنی
جمعہ کا دن) کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن انپر عبادت فرض کی تھی مگر انہوں نے اختلاف کیا اس میں یہود نے ہفتے کا دن
تجویز کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا) اور اللہ نے ہم کو ہدایت کر دی اس دن کی اور لوگ تابع ہیں ہمارے اس لیے کہ جمعہ ابتدائے آفرینش
کا روز ہے اليهود غدا والنصارى بعد غد یہود ایک دن ہمارے بعد ہیں اور نصاریٰ ہمارے دو دن بعد ہیں
عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أضل الله عز وجل عن الجمعة من كان قبلنا
فكان لليهود يوم السبت وكان للنصارى يوم الأحد فجاء الله عز وجل بنا فهدانا ليوم الجمعة فجعل
الجمعة والسبت والأحد وكذلك هم لنا تبع يوم القيامة ونحن الآخرون من أهل الدنيا والأولون
يوم القيامة المقضي لهم قبل الخلائق ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گمراہ کر دیا اللہ نے
اگلے لوگوں کو جمعہ سے تو یہودیوں نے ہفتے کا دن مقرر کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن تجویز کیا پھر اللہ نے ہم لوگوں کو پیدا کیا تو
جمعہ کا دن بتلایا اب پہلے جمعہ ہوا پھر ہفتہ پھر اتوار تو یہود و نصاریٰ ہمارے تابع ہوں گے قیامت کے روز اور ہم لوگ دنیا والوں
میں پیچھے ہیں لیکن قیامت کے روز سب سے پہلے ہوں گے یعنی سب مخلوقات سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا

التشديد في التخلف عن الجمعة جمعہ کو ترک کرنے کی سزا عن أبي الجعد الضمري وكانت له صحبة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال من ترك ثلاث جمع تهاونا بها طبع الله على قلبه ترجمہ ابو الجعد ضمری سے روایت ہے

صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چھوڑ دیوے تین جمعے سستی سے اللہ تعالیٰ مہر کر دیگا اوس کے دل پر
ف یعنی بند کر دیگا اوس کے دل کو خیر اور ہدایت کے قبول کرنے سے عن ابن عباس و ابن عمر انهما حدثاه ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال وهو على اعواد منبره لينتهين اقوام عن ودعهم الجمعات او ليختمن الله
على قلوبهم وليكونن من الغافلين ترجمہ ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اپنے منبر کی لکڑیوں پر لوگوں کو باز آنا چاہیے جمعہ چھوڑنے سے نہیں تو اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دیگا پھر ہو جاوینگے
غافلوں میں سے عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال رواح
الجمعة واجب على كل محتلم ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کو جانا واجب
ہے ہر بالغ مرد پر **باب كفارة** من ترك الجمعة من غير عذر جو شخص جمعہ کو بغیر عذر کے ترک کرے اوس کا کفارہ
کیا ہے عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك الجمعة من غير عذر
فليتصدق بدينار فان لم يجد فبنصف دينار ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص جمعہ کو بغیر عذر کے ترک کرے تو ایک دینار صدقہ دیوے اگر ایک دینار نہ ملے تو آدھا دینار دیوے **باب** فی
ذكر فضل الجمعة جمعہ کی فضیلت کا بیان عن ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير
يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم عليه السلام وفيه ادخل الجنة وفيه اخرج منها
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دن جمعہ کا دن ہے اوسی دن آدم علیہ السلام
پیدا ہوئے اوسی دن جنت میں پہنچائے گئے اوسی دن جنت سے نکالے گئے **باب اكثار الصلوة** على النبي
صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود بھیجنا عن اوس بن
اوس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان من افضل ايامكم يوم الجمعة فيه خلق آدم عليه السلام
وفيه قبض وفيه النفخة وفيه الصعقة فاكثروا على من الصلوة فيه فان صلوتكم معروضة على
قالوا يا رسول الله كيف تعرض صلوتنا عليك وقد ارمت يقولون قد بليت قال ان الله عز وجل
قد حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء عليهم السلام ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنوں میں تمہارے افضل دن جمعہ کا ہے اوسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اوسی دن اون کی
روح قبض ہوئی اور اوسی دن صور پھونکا جاویگا اور لوگ بیہوش ہو جاوینگے تو اوس دن بہت درود بھیجو مجھ پر کیونکہ تم
جو درود بھیجوگے وہ میرے سامنے لائی جاویگی صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیونکر ہماری درود آپ پر پیش کی جاویگی حالانکہ
آپ گل جاوینگے یعنی قبر میں آپ نے فرمایا اللہ عزوجل نے حرام کیا ہے زمین پر انبیا کے بدنوں کو یعنی زمین انکو نہیں کھا سکتی
میں قبر میں زندہ ہونگا **باب** الامر بالسواك يوم الجمعة جمعہ کے دن سواک کرنیکا حکم عن ابي سعيد

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا غسل ہر بالغ پر ہے (مرد ہو یا عورت) اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا مقدور کے موافق ایک روایت میں ہے اگرچہ عورت کی خوشبو ہو (یعنی جس میں رنگ ہوا اور بہتر مردوں کی خوشبو ہے جس میں رنگ نہ ہو جیسے عطر اور مشک اور گلاب وغیرہ)

اِیجَابُ الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ جمعہ کا غسل واجب ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ میں آوے تو غسل کر کے آوے

بَابُ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے ہر بالغ پر

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان مرد پر سات دن میں ایک دن غسل کرنا ضرور ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعہ کے دن اگر غسل نہ کرے تو کیا ہے

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُونَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُونَ الْجُمُعَةَ وَبِهِمْ وَسَخٌ فَإِذَا أَصَابَهُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ أَرْوَاحُهُمْ فَيَتَأَذّٰى بِهَا النَّاسُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوَلَا تَغْتَسِلُونَ ترجمہ قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت ہے لوگوں نے ام المومنین عائشہؓ کے پاس جمعہ کے غسل کا ذکر کیا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) لوگ عالیہ میں رہتے تھے (عالیہ وہ دیہات ہیں جو مدینہ سے قریب بلندی پہ واقع ہیں) اور وہ جمعہ میں آتے میلے کچیلے تو جب ہوا چلتی وہ ان کے بدن کی بو بیس ڈالکر لیجاتی اور اسکی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہوتی جب اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا آپ نے فرمایا تم غسل کیوں نہیں کرتے

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ كِتَابًا وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ سَمُرَةَ إِلَّا حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا جمعہ کی روز تو اچھا کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل تو افضل ہے) - امام نسائی نے کہا حسن نے سمرہ سے اس حدیث کو سمرہ سے نقل کیا کتابت سے اسلیے کہ حسن نے سمرہ سے نہیں سنا مگر عقیقہ کی حدیث کو اور اللہ خوب جانتا ہے

فَضْلُ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ جمعہ کے غسل کی فضیلت

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نہلاوے جمعہ کو (اپنی عورت کو یعنی اوس سے صحبت کرے) اور خود بھی نہاوے اور سویرے جاوے اور امام سے نزدیک بیٹھے اور بیہودہ نہ بکے اوسکو ہر قدم کے بدلے ایک برس کے روزے اور عبادت کا ثواب ملیگا

باب الهيئة للجمعة جمعہ کے لباس کیسا چاہیے

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهَا فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک جوڑا ریشمی بکتے دیکھا (وہ ریشمی تھا جسکو عطارد بن حاجب بیچتا تھا) تو عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ اسکو خرید لیویں اور جمعہ کے دن اور جس دن باہر کے لوگ آپ پاس آیا کریں آپ اسکو پہنا کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو وہ پہنیگا جسکو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے (وہاں کی نعمتوں میں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوسی قسم کے جوڑے آئے آپنے انمیں سے ایک جوڑا حضرت عمر کو دیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے یہ کپڑا پہناتے ہیں اور پہلے اپنے عطارد کے جوڑے میں کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا میں تجھے یہ جوڑا پہننے کو تھوڑا دیا ہے پھر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو پہنا دیا جو مشرک تھا مکے میں

عن أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكَ وَأَنْ يَمَسَّ مِنَ الطِّيبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا غسل واجب ہے بالغ پر اسی طرح مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اپنے مقدور کے موافق

فضل المشي إلى الجمعة جمعہ کو جانے کی فضیلت

عن أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے (جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے دن اور غسل کراوے اپنی بی بی کو اور سویرے چلے اور پیدل چلے سوار نہ ہو اور امام سے نزدیک بیٹھے اور چپ رہے اور بیہودہ نہ بکے تو اوسکو ہر قدم پر ایک برس کی نیکی ملیگی

التكبير إلى الجمعة جمعہ کو سویرے جانے کی فضیلت

عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوا مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ

كَالْمُهْدِي يَعْنِي بَدَنَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي شَاةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي دَجَاجَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي
بَيْضَةً ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا روز ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے
پر بیٹھتے ہیں اور جو کوئی جمعہ کے لیے آتا ہے اوسکا نام لکھتے ہیں پھر جب امام نکلتا ہے (خطبہ پڑھنے کو) تو فرشتے کتابیں لپیٹ دیتے ہیں
آپنے فرمایا جو سب سے پہلے جمعہ کو آتا ہے وہ تو ایسا ہے جیسے کسی نے ایک اونٹ (مکہ میں) قربانی کو بھیجا پھر جیسے کسی نے گائے
بھیجی پھر جیسے کسی نے بکری بھیجی پھر جیسے کسی نے بطخ بھیجی پھر جیسے کسی نے مرغی بھیجی پھر جیسے کسی نے انڈا بھیجا عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ
مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمُ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ فَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ
فَالْمُهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي كَبْشًا
حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَ وَالْبَيْضَةَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا
ہے تو مسجد کے ہر دروازہ پر فرشتے لوگوں کو لکھتے ہیں جو پہلے آتا ہے اوسکو پہلے پھر جو اوس کے بعد آتا ہے اوسکو بعد لکھتے ہیں اسی طرح
جب امام نکلتا ہے تو کتابیں لپیٹ دی جاتی ہیں اور فرشتے خطبہ سنتے لگتے ہیں پھر جو کوئی سب سے پہلے جمعہ کو سویرے آتا ہے اوسکی
مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ایک اونٹ قربانی کو لیے بھیجا پھر جو اوس کے بعد ہے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک گائے قربانی کو بھیجی پھر جو
اوس کے بعد ہے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک مینڈھا قربانی کے لیے بھیجا یہاں تک کہ ذکر کیا آپ نے مرغی اور انڈے کا عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ
يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ فَالنَّاسُ فِيهِ كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً
وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً
وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُورًا وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُورًا وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً ترجمہ ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے جمعہ کے روز مسجد کے دروازوں پر بیٹھتے ہیں اور لوگوں کو اونکے
درجوں کے موافق (یعنی ترتیب سے) لکھتے ہیں بعضے لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک اونٹ قربانی کو لیے بھیجا ایک اونٹ قربانی کو بھیجا
اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک گائے قربانی کو لیے بھیجی ایک گائے قربانی کو بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے
ایک بکری قربانی کو بھیجی ایک بکری قربانی کے لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک مرغی قربانی کو بھیجی ایک مرغی
قربانی کے لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک چڑیا قربانی کے لیے بھیجی ایک چڑیا قربانی کو بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے
ہیں جیسے کسی نے ایک انڈا بھیجا ایک انڈا بھیجا

وَقْتُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کو کس وقت جانا بہتر ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَ
مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا وَمَنْ رَاحَ

فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن جنابت کا غسل کرے اور چلا جاوے (زوال ہوتے ہی پہلی گھڑی مین) اوس نے گویا ایک اونٹ بھیجا (قربانی کر لی) اور جو دوسری گھڑی مین جاوے اوس نے گویا ایک گائے بھیجی اور جو تیسری گھڑی مین جاوے اوس نے گویا ایک بکری بھیجی اور جو چوتھی گھڑی مین جاوے اوس نے گویا ایک مرغی بھیجی اور جو پانچوین گھڑی مین جاوے اوس نے گویا ایک انڈا بھیجا پھر جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو فرشتے آجاتے ہین اور خطبہ سنتے ہین

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً لَا يُوجَدُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن بارہ گھنٹے کا ہے جو بندہ مسلمان کہ اللہ سے کچھ مانگے اللہ اوسکو دیگا تو ڈھونڈھو اوسکو پچھلے گھنٹے مین بعد عصر کے **ف** کیونکہ یہ ساعت وہ ہے جسمین دعا قبول ہوتی ہے دوسری روایت مین یون ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ مین ایک ساعت ایسی ہے اگر کوئی بندہ مسلمان اللہ سے کچھ مانگے اوس ساعت مین تو اللہ اوسکو دیگا اور اختلاف ہے اوس ساعت مین بعضے کہتے ہین عصر سے غروب تک بعضے کہتے ہین جب سے نماز کے لیئے تکبیر ہو نماز سے فراغت تک بعضے کہتے ہین جب سے امام منبر پر بیٹھے نماز سے فارغ ہونے تک بعضے کہتے ہین اخیر ساعت جمعہ کے بعضے کہتے ہین زوال ہوتے ہی بعضے کہتے ہین زوال سے سایہ ایک ہاتھ ہونے تک بعضے کہتے ہین وہ ساعت پوشیدہ ہے جمعہ مین جیسے شب قدر راتون مین بعضے کہتے ہین فجر سے طلوع آفتاب تک **نووی** نے کہا صحیح اور صواب یہ ہے کہ وہ ساعت امام کے خطبے کے لیے بیٹھنے سے نماز سے فرصت تک ہے جیسے کہ مسلم نے ابوموسی سے روایت کیا واللہ اعلم

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا قُلْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ قَالَ زَوَالَ الشَّمْسِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے پھر لوٹ کر آتے اور اپنے اونٹون کو آرام دیتے امام محمد باقر نے کہا مین نے جابر سے پوچھا کونسا وقت ہوتا اونہون نے کہا آفتاب ڈھلتے ہی

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ نَسْتَظِلُّ بِهِ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے جب لوٹ کر آتے تو دیوارون کا سایہ نہ ہوتا کہ اوس کے سایے مین ہم ٹھہرین

بَابُ الْأَذَانِ الْجُمُعَةِ جمعہ کی اذان کا بیان

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ أَوَّلَهُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ خِلَافَةُ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کے زمانے مین پہلی اذان جمعہ کی اوس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا جب حضرت عثمان کی خلافت ہوئی

اور لوگ بہت ہو گئے تو اونہوں نے تیسری اذان کا جمعہ کے دن حکم کیا (تکبیر سمیت تین اذانیں ہوئیں) تو اذان دی گئی زوراء پر (زوراء
ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں) پھر ویسا ہی حکم قایم رہا **ف** اگرچہ اس اذان کو حضرت عثمان نے نکالا مگر اور صحابہ نے قبول کیا اور کسی
نے انکار نہیں کیا پس اجماع ہو گیا اور اجماع حجت ہے شرع میں خصوصًا اجماع صحابہ کرام کا اور جو اجماع کا خیال نہ کریں تب بھی
خلفاء راشدین کا فعل سنت ہے بموجب حدیث تمسکو بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین **عن** السائب بن یزید قال انما امر

بالتاذین الثالث عثمان حین کثر اہل المدینۃ ولم یکن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر اذان واحد
وکان التاذین یوم الجمعۃ حین یجلس الامام ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ تیسری اذان کا حکم حضرت عثمان نے
دیا جب شہر میں لوگ زیادہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک ہی اذان تھی (یعنی جب امام منبر پر بیٹھتا) **عن**

السائب بن یزید قال کان بلال یؤذن اذا جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر یوم الجمعۃ فاذا
نزل اقام ثم کان کذلک فی زمن ابی بکر و عمر رض ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے بلال اذان دیتے تھے جمعہ کو جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھتے پھر جب آپ منبر پر سے اوترتے تو تکبیر کہتے اور ایسا ہی تھا حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے زمانے میں **باب**
الصلوۃ یوم الجمعۃ لمن جاء وقد خرج الامام امام خطبہ کے لیے نکل چکا ہو اوسوقت کوئی مسجد میں آوے تو سنت پڑھے یا
نہیں **عن** جابر بن عبد اللہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جاء احدکم وقد خرج

الامام فلیصل رکعتین قال شعبۃ یوم الجمعۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب تم میں سے کوئی آوے اور امام نکل چکا ہو خطبہ کو تو دو رکعتیں پڑھ لیوے (تحیۃ المسجد کی) جمعہ کے دن **مقام الامام
فی الخطبۃ** امام خطبہ کے لیے کہاں کھڑا ہو **عن** جابر بن عبد اللہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
خطب یستند الی جذع نخلۃ من سواری المسجد فلما صنع المنبر واستوی علیہ اضطربت تلک الساریۃ
کحنین الناقۃ حتی سمعھا اہل المسجد حتی نزل الیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتنقھا فسکتت

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو مسجد کے ایک ستون پر جو کھجور کی لکڑی کا تھا ٹیکا
لگاتے جب منبر بن گیا اور آپ اوس پر چڑھ بیٹھے تو وہ ستون بیقرار ہوا اور اوس میں سے آواز پیدا ہوئی جیسے اونٹنی روتی ہے (وہ ستون آپ کے
جدائی سے رونے لگا) یہانتک کہ اس آواز کو سب مسجد والوں نے سنا آپ اوس کے پاس گئے اور اوسکو گلے سے لگایا وہ چپ ہو رہا
عن کعب بن عجرۃ انہ دخل المسجد وعبد الرحمن بن ام الحکم یخطب قاعدا فقال انظروا الی ھذا
یخطب قاعدا وقد قال اللہ عز وجل واذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما ترجمہ کعب بن عجرہ
مسجد میں گئے عبد الرحمن بن ام الحکم کو دیکھا بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھتے ہوئے اونہوں نے کہا دیکھو اسکو (اور مسلم کی روایت میں ہے دیکھو اس خبیث
کو) بیٹھ کر خطبہ پڑھتا ہے حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے جب وہ دیکھتے ہیں سوداگری یا کھیل دوڑ جاتے ہیں اوسطرف اور تجھے کھڑا چھوڑ
دیتے ہیں (پس معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے) **باب الفضل فی الدنو من الامام** امام سے

نزدیک ہونیکی فضیلت عن اوس بن اوس الثقفی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من غسل و اغتسل
و بکر و غدا و دنا من الامام و انصت ثم لم یلغ کان لہ بکل خطوۃ کاجر سنۃ صیامہا و قیامہا
ترجمہ اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہلاوے یا نہاوے اور سویرے جاوے
اور امام کے نزدیک بیٹھے اور چپ رہے بیہودہ نہ بکے اوسکو ہر قدم پر ایک برس کی روزی اور عبادت کا ثواب ملیگا النہی
عن التخطی رقاب الناس و الامام علی المنبر یوم الجمعۃ امام جب منبر پر خطبہ پڑھ رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھاندنا
منع ہے عن عبد اللہ بن بسر قال کنت جالسا الی جانبہ یوم الجمعۃ فقال جاء رجل یتخطی رقاب الناس
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای اجلس فقد اذیت ترجمہ عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص آیا لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا آپنے فرمایا ارے بیٹھ جا تو نے ستا مارا لوگوں کو
باب الصلوۃ یوم الجمعۃ لمن جاء و الامام یخطب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی اوسوقت آوے تو نماز پڑھے
یا نہیں عن جابر بن عبد اللہ یقول جاء رجل و النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر یوم الجمعۃ فقال
لہ ارکعت رکعتین قال لا قال فارکع ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
منبر پر تھے جمعے کے روز آپنے فرمایا تو نے دو رکعتیں پڑھیں (تحیۃ المسجد یا سنت جمعہ کی) وہ بولا نہیں آپنے فرمایا پڑھ لے باب
الانصات للخطبۃ یوم الجمعۃ جب خطبہ ہوتا ہو تو چپ رہے کسی سے یہ بھی نہ کہے کہ چپ عن ابی ہریرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لصاحبہ یوم الجمعۃ و الامام یخطب انصت فقد لغا ترجمہ ابو ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ساتھی سے جمعے کے روز کہے چپ اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو اوس
نے بھی بیہودہ کہا کیونکہ چپ رہنے کا حکم ہے نہ بات کرنیکا پھر کسی سے یہ کہنا چپ رہ یہ بھی ایک بات ہے البتہ اگر اشارہ سے روکے
تو قباحت نہیں ہے عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا قلت
لصاحبک انصت یوم الجمعۃ و الامام یخطب فقد لغوت ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے جب تو خطبہ کیوقت اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ تو تو نے بیہودہ بکا باب فضل الانصات
و ترک اللغو یوم الجمعۃ چپ رہنے کی فضیلت عن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من
رجل یتطہر یوم الجمعۃ کما امر ثم یخرج من بیتہ حتی یاتی الجمعۃ و ینصت حتی یقضی صلوتہ الا کان
کفارۃ لما قبلہ من الجمعۃ ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو شخص جمعے کے روز
طہارت کرے جیسا حکم کیا گیا ہے پھر اپنے گھر سے نکلے اور جمعے کو آوے اور چپ رہے نماز ہونے تک اوسکے اگلے جمعے کے گناہ معاف ہو جاوینگے
باب کیف الخطبۃ خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
علمنا خطبۃ الحاجۃ الحمد للہ نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ

فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ثُمَّ يَقْرَأُ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يٰۤاَيُّهَا

النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا

كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۔ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبۂ حاجت کا (یعنی نکاح وغیرہ کا) یوں سکھلایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ آخیر تک یعنی سب تعریف ہے اللہ کو اوسی کو ہم مدد چاہتے ہیں اور اوسی سے بخشش مانگتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں ہم اپنے اللہ کی اور اپنے دلونکی برائی سے جسکو اللہ راہ بتلادے اوسکو بھٹکانیوالا کوئی نہیں اور جسکو وہ بہکا دے اوسکو بتلانے والا کوئی نہیں گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ حضرت محمد اوسکے بندے ہیں اور اوسکے بھیجے ہوئے ہیں پھر تین آیتیں پڑھیں ۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے جیسے چاہیے اوس سے ڈرنا اور مت مرو مگر اسلام پر ۔ اے ایمان والو ڈرو اپنے پروردگار سے جسنے تمکو ایک جان سے پیدا کیا پھر اوسی سے اوسکا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور ڈرو اللہ سے جسکے نام پر تم مانگتے ہو اور ڈرو ناتے توڑنے سے ۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور مضبوط بات کہو ۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منقطع ہے اسلیے کہ ابو عبیدہ نے عبداللہ بن مسعود سے نہیں سنا نہ عبدالرحمن نے عبداللہ سے سنا نہ عبدالجبار بن وائل نے اپنے باپ وائل بن حجر سے سنا

بَابُ حَضِّ الْاِمَامِ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے خطبے میں غسل کی ترغیب دینا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذَا رَاحَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا تم میں سے جب کوئی جمعہ کو جانے لگے تو غسل کرے

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَشِيْطٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ سُنَّةٌ وَقَدْ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ ترجمہ ابراہیم بن نشیط نے ابن شہاب سے پوچھا جمعہ کے دن غسل کرنیکو انہوں نے کہا سنت ہے پھر کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو منبر پر بیان کیا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا جو شخص تم میں سے جمعہ کے لیے آوے وہ غسل کرے

بَابُ حَثِّ الْاِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

امام جمعہ کے دن لوگوں کو صدقے کی ترغیب دیوے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَحَثَّ

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ شَيْئًا وَلَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ

النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَلْقَوْا ثِيَابًا بَعْضُهُمْ فَأَعْطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةُ جَاءَ وَرَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ فَأَلْقَى أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ هٰذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَأَلْقَوْا ثِيَابًا فَأَمَرْتُ
لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْآنَ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَأَلْقَى أَحَدَهُمَا فَانْتَهَرَهُ وَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کو اتنے میں ایک شخص آیا بھونڈے حال میں (یعنی میلے کچیلے پرانے کپڑے پہنے ہوئے) آپنے فرمایا اوس سے تو نماز پڑھ چکا وہ بولا نہیں آپنے فرمایا دو رکعتیں پڑھ لے اور لوگوں کو رغبت دلائی آپ نے صدقہ دینے کی اونہوں نے کپڑے ڈالنا شروع کیے آپنے اوس شخص کو اونہیں سے دو کپڑے دیئے جب دوسرا جمعہ ہوا تو پھر وہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے لوگوں کو رغبت دلائی صدقے کی اوس شخص نے اون دو کپڑوں میں سے (جو اگلے جمعے میں اوسکو ملے تھے) ایک کپڑا ڈالدیا (یعنی صدقہ دینے لگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی اوس جمعے کو تو یہ بری حال میں آیا تھا میں نے لوگوں کو صدقے کا حکم دیا جب انہوں نے کپڑے ڈالے تو میں نے اسکو دو کپڑے دلائے پھر یہ آیا اسلیے میں نے پھر لوگوں کو صدقے کا حکم دیا تو اس نے خود اپنا ایک کپڑا ڈالدیا آپنے اوسکو جھڑکا اور فرمایا اوٹھا لے اپنا کپڑا **ف** یعنی تو تو خود محتاج ہے ابھی اگلے جمعے کو خدا کے نام پر دو کپڑے ملے تھے پھر اونمیں سے کیا دیتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان جب خود محتاج ہو تو پہلے اپنی حاجت رفع کرے پھر اگر بچے تو صدقہ دیوے **مخاطبۃ**

الامام رعیتہ وھو علی المنبر امام منبر پر اپنی رعیت سے مخاطب ہو **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا تو نے نماز پڑھی وہ بولا نہیں آپنے فرمایا نماز پڑھ

عن أَبِي بَكْرَةَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ مَعَهُ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ

ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا امام حسن علیہ السلام اون کے ساتھ تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے کبھی اونکی طرف فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اللہ اسکی وجہ سے صلح کرا دے مسلمانوں کی دو بڑی گروہوں میں **باب القراءۃ**

فی الخطبۃ خطبے میں قرآن پڑھنا **عن** حَارِثَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ قَالَتْ حَفِظْتُ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

ترجمہ حارثہ بنت نعمان سے روایت ہے میں سورہ قاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنکر یاد کی آپ اوسکو پڑھتے تھے منبر پر جمعے کے روز **باب الاشارۃ فی الخطبۃ** خطبے میں اشارہ کرنا

عن حُصَيْنٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ مَرْوَانَ رَفَعَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَسَبَّهُ عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيُّ

وَقَالَ مَا زَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ ترجمہ حصین سے روایت ہے
بشر بن مروان نے دونوں ہاتھ اپنے اوٹھائے جمعہ کے دن منبر پر تو عمارہ بن رویبہ نے اوسکو برا کہا اور انہوں نے کہا برا کرے اللہ ان
دونوں ہاتھوں کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نہیں زیادہ کیا اس سے اشارہ کیا انہوں نے اپنی انگلی
سے (یعنی کلمے کی انگلی)

بَابُ نُزُولِ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خطبہ کو تمام کرنے سے پہلے منبر سے اوتر نا کسی کام کے لیے درست ہے

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ فِيهِمَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ كَلَامَهُ فَحَمَلَهُمَا ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هٰذَيْنِ يَعْثُرَانِ فِي قَمِيصِهِمَا فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ كَلَامِي فَحَمَلْتُهُمَا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ
پڑھ رہے تھے اتنے میں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام تشریف لائے دونوں لال کرتے پہنے ہوئے تھے اور گرتے پڑتے چلے آتے تھے
آپ منبر پر سے اوترے اور خطبہ موقوف کر دیا اور ان دونوں کو گود میں اوٹھا لیا پھر منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے سچ
کہا تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں میں نے ان دونوں کو دیکھا کہ ٹھوکر کرتے میں گر پڑتے آتے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ
میں نے خطبہ موقوف کیا اور انکو اوٹھا لیا

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَقْصِيرِ الْخُطْبَةِ خطبہ چھوٹا پڑھنا بہتر ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ ترجمہ عبد اللہ
بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الٰہی بہت کرتے اور بیکار باتیں کم کرتے اور نماز کو لمبا کرتے اور خطبہ کو
چھوٹا کرتے اور بیوہ اور مسکینوں کے ساتھ چلنے میں اور انکا کام کر دینے میں نہیں شرماتے

بَابُ كَمْ يَخْطُبُ جمعہ کے دن کے خطبے کتنے ہیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُهُ يَخْطُبُ إِلَّا قَائِمًا وَيَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَيَخْطُبُ الْخُطْبَةَ الْآخِرَةَ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ بیٹھا میں نے نہیں دیکھا آپ کو خطبہ پڑھتے ہوئے مگر کھڑے ہو کر اور آپ بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور دوسرا خطبہ پڑھتے تھے

بَابُ الْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِالْجُلُوسِ دونوں خطبوں کے بیچ میں بیٹھنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر کے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں خطبے پڑھتے تھے کھڑے ہو کر اور بیچ میں دونوں کے بیٹھتے تھے

بَابُ السُّكُوتِ فِي الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ دونوں خطبوں کے بیچ میں جب بیٹھے تو چپ رہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً أُخْرٰى فَمَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ ترجمہ جابر بن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے میں نے حضرت عمرؓ سے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے تم پر گناہ نہیں نماز کا کم کرنا اگر ڈر ہو کافرون کے فساد سے (اس سے معلوم ہوا کہ قصر جب ہی چاہیے جب خوف ہو) اب تو لوگوں کو امن ہو گیا تو چاہیے کہ سفر میں قصر نہ کریں حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو بھی تعجب ہوا تھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا قصر صدقہ ہے اللہ کا جو دیا ہے تم کو تو قبول کرو صدقہ اوسکا **ف** یعنی اگرچہ قرآن سے قصر کا جایز ہونا اوسی سفر میں معلوم ہوتا ہے جہاں خوف ہو پر اللہ تعالی نے اپنی عنایت اور فضل سے ہر سفر میں قصر جایز کر دیا تو تم قبول کرو فضل اوسکا **عَنْ** اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِنَّا نَجِدُ صَلٰوةَ الْحَضَرِ وَصَلٰوةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْاٰنِ وَلَا نَجِدُ صَلٰوةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا وَاِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ترجمہ امیہ بن عبد اللہ بن خالد نے عبد اللہ بن عمر سے کہا ہم حضر اور خوف کی نماز قرآن میں پاتے میں لیکن سفر کی نماز قرآن میں نہیں پاتے عبد اللہ بن عمر نے کہا اے بھائی کے بیٹے اللہ عز وجل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس وقت ہماری طرف بھیجا جب ہم کچھ نہ جانتے تھے پھر جیسا آپ نے کیا ویسا ہی ہم بھی کرتے ہیں اور آپ نے سفر میں قصر کیا پس ہم کو بھی کرنا چاہیے اگرچہ قرآن میں اوسکا ذکر نہ ہو کیونکہ قرآن میں بہت مسایل کا ذکر نہیں ہے اور وہ حدیث سے معلوم ہوتے ہیں اور جیسے قرآن کی پیروی ضرور ہے ویسی ہی حدیث کی تابعداری بھی ضروری ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَا يَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مدینے کو چلے راہ میں آپ کو سوا خدا کے کسیکا ڈر نہ تھا اور آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے (یعنی قصر کرتے تھے) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ لَا نَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے مکے اور مدینے کے بیچ میں اور ہمکو کسی کا ڈر نہ تھا سوا اللہ تعالی کے مگر ہم دو رکعتیں پڑھتے تھے **عَنِ** ابْنِ السِّمْطِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا اَفْعَلُ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ترجمہ ابن السمط سے روایت ہے میں نے عمر بن خطاب کو ذو الحلیفہ (جو مدینے سے تین کوس پر ہے) میں دو رکعتیں پڑھتے دیکھا میں نے اونسے پوچھا اونہوں نے کہا میں ایسا ہی کرتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى مَكَّةَ فَلَمْ يَزَلْ يَقْصُرُ حَتّٰى رَجَعَ فَاَقَامَ بِهَا عَشْرًا ترجمہ انس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے سے مکے گیا آپ جبتک وہاں رہے قصر کرتے رہے یہانتک کہ لوٹے اور دس روز آپ وہاں رہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر صدیق کے

عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَالنَّحْرِ رَكْعَتَانِ وَالسَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جمعہ کی نماز دو رکعتین ہیں اور عید الفطر کی دو رکعتین ہیں اور عید الضحی کی دو رکعتین ہیں اور سفر کی دو رکعتین ہیں اور یہ سب پوری ہیں ان میں کمی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق **ف** یعنی یہ نہیں ہے کہ پوری چار رکعتین ہوں اور قصر سے دو رکعتین بلکہ وہی رکعتین ہیں اور چار پڑھنا درست نہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَصَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلٰوةُ الْخَوْفِ رَكْعَةً ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا حضر کی نماز فرض ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر چار رکعتین اور سفر کی دو رکعتین اور خوف کی ایک رکعت **ف** یعنی امام کے ساتھ ایک رکعت اور ایک رکعت اکیلے یا صرف ایک ہی رکعت جیسے بعض سلف کا قول ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے فرض کیا تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعتین اور سفر میں دو رکعتین اور خوف میں ایک رکعت

اَلصَّلٰوةُ بِمَكَّةَ

مکے کا رہنے والا مکہ میں قصر کرے

عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ اُصَلِّيْ بِمَكَّةَ اِذَا لَمْ اُصَلِّ فِيْ جَمَاعَةٍ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ موسی بن سلمہ نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا میں مکے میں اگر جماعت کے ساتھ نہ پڑھوں تو کتنی رکعتین پڑھوں انہوں نے کہا دو رکعتین یہی سنت ہے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی

عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ تَفُوْتُنِي الصَّلٰوةُ فِيْ جَمَاعَةٍ وَاَنَا بِالْبَطْحَاءِ مَا تَرٰى اَنْ اُصَلِّيَ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ موسی بن سلمہ سے روایت ہے انہوں نے ابن عباس سے پوچھا جماعت قضا ہو جاتی ہے اور میں بطحا میں ہوتا ہوں (یعنی مکہ میں) تو کے رکعتین پڑھوں انہوں نے کہا دو رکعتین یہی سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (اس شخص کے لیے جو مکہ میں مسافر ہو)

اَلصَّلٰوةُ بِمِنًى

منا میں قصر کرنے کا بیان

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ حارثہ بن وہب خزاعی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتین پڑھیں جب لوگ بہت تھے اور سب طرح امن تھا (کسی قسم کا خوف نہ تھا)

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاٰمَنَهُ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ حارثہ بن وہب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں بہت لوگ جمع تھے اور سب طرح کا امن تھا دو رکعتین پڑھیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر اور عمر کے ساتھ اور عثمان کے ساتھ

شروع خلافت میں منا میں دو رکعتین پڑہیں عن عبد اللہ قال صلیت بمنی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتین پڑہیں عن عبد الرحمن بن یزید قال صلی عثمان بمنی اربعا حتی بلغ ذلک عبد اللہ فقال لقد صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ترجمہ عبد الرحمان بن یزید سے روایت ہے عثمان نے منا میں چار رکعتین پڑہیں یہ خبر عبد اللہ بن مسعود کو پہونچی اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتین پڑہیں عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین ومع ابی بکر رضہ رکعتین ومع عمر رضہ رکعتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتین پڑہیں اور ابو بکر صدیق کے ساتھ دو رکعتین اور عمر فاروق کے ساتھ بہی دو رکعتین عن عبد اللہ بن عمر قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین وصلاہا عمر رکعتین وصلاہا عثمان صدرا من خلافتہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں دو رکعتین پڑہیں اور ابو بکر صدیق نے بہی دو رکعتین پڑہیں اور عمر نے بہی دو رکعتین پڑہیں عثمان نے بہی شروع خلافت میں دو پڑہیں پہر چار پڑہنے لگے اسوجہ سے کہ وہ نیت اقامت کی کرتے تہے مکہ میں اور بعضوں نے کہا انہوں نے وہان نکاح کر لیا تہا واللہ اعلم

المقام الذی یقصر بمثلہ الصلوٰۃ کتنے دن کی اقامت تک قصر کرنا چاہیے

عن انس بن مالک قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فکان یصلی بنا رکعتین حتی رجعنا قلت ہل اقام بمکۃ قال نعم اقمنا بہا عشرا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مدینے سے مکے کیطرف تو آپ دو رکعتین پڑہتے ہے یہانتک کہ لوٹ آئے ہم ابو اسحاق نے کہا میں نے انس سے پوچہا کیا آپ کچہہ دن ٹھہرے تہے مکے میں انس نے کہا ہان ہم وہان دس دن تک رہے تہے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام بمکۃ خمس عشرۃ یصلی رکعتین رکعتین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں پندرہ دن تک رہے دو دو رکعتین پڑہتے رہے عن العلاء بن الحضرمی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمکث المہاجر بعد قضاء نسکہ ثلثا ترجمہ علا بن حضرمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب مکے میں تشریف لیگئے حج کرنیکو) جو شخص کہ سے ہجرت کر چکا ہے وہ حج کے ارکان پورے کرکے تین دن تک رہے عن العلاء بن الحضرمی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمکث المہاجر بمکۃ بعد نسکہ ثلثا ترجمہ علا بن حضرمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہجرت کر چکا ہے وہ حج کے ارکان پورے کرکے مکے میں تین دن تک رہے عن عائشۃ انہا اعتمرت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ حتی اذا قدمت مکۃ قالت یا رسول اللہ بابی انت وامی قصرت واتممت وافطرت وصمت قال احسنت یا عائشۃ وما عاب علی ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے عمرہ کیا رسول اللہ صلی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے سے مکے کو گئیں جب مکے پہونچیں تو کہنے لگیں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے نماز میں قصر کیا اور پوری بھی پڑھی اور افطار بھی کیا اور روزے بھی رکھے آپ نے فرمایا اچھا کیا تو نے اے عائشہ اور کچھ عیب نہیں کیا مجھ پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں نماز کو تمام کرنا بھی درست ہے جیسے شافعی اور مالک کا قول ہے اور بعض شافعیہ کے نزدیک اتمام یعنی نماز کو پورا کرنا افضل ہے لیکن اکثر کے نزدیک قصر افضل ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک قصر واجب ہے اور اتمام درست نہیں ہے

ترک التطوع فی السفر سفر میں نفل نہ پڑھنا **عن** وبرة بن عبد الرحمن قال کان ابن عمر لا یزید فی السفر علی رکعتین لا یصلی قبلها ولا بعدها فقیل له ما هذا قال هکذا رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع ترجمہ وبرہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر سفر میں دو رکعت فرض سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے نہ فرض سے پہلے سنت پڑھتے نہ فرض کے بعد ایک شخص نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے **عن** حفص بن عاصم قال کنت مع ابن عمر فی سفر فصلی الظهر والعصر رکعتین ثم انصرف الی طنفسة له فرأی قوما یسبحون قال ما یصنع هؤلاء قلت یسبحون قال لو کنت مصلیا قبلها او بعدها لاتممتها صحبت رسول الله صلی الله علیه وسلم فکان لا یزید فی السفر علی رکعتین وابا بکر حتی قبض وعمر وعثمان رضی الله عنهم کذلک ترجمہ حفص بن عاصم سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا ایک سفر میں انہوں نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں پھر اپنے ڈیرے میں چلے گئے لوگوں کو دیکھا نماز پڑھتے ہیں تو پوچھا یہ لوگ کیا کرتے ہیں میں نے کہا نفل پڑھتے ہیں (یعنی سنتیں) عبد اللہ بن عمر نے کہا اگر میں فرض سے پہلے یا بعد نفل پڑھنے والا ہوتا تو فرض ہی کو پورا کرتا (قصر کیوں کرتا) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ان کی وفات تک اور عمر اور عثمان کے ساتھ رہا رضی اللہ عنہم انہوں نے بھی ایسا ہی کیا **ف** یعنی معمولی سنتیں سفر میں کوئی نہ پڑھتا تھا لیکن مطلق نوافل سفر میں پڑھنا تو عبد اللہ بن عمر سے ثابت ہے اور کئی حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے

کتاب الکسوف

گہن کا بیان

کسوف القمر والشمس چاند گہن اور سورج گہن کا بیان **عن** ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشمس والقمر ایتان من ایات الله تعالی لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاته ولکن الله عز وجل یخوف بهما عباده ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ کی اس کی نشانیوں میں سے کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے ان میں گہن نہیں لگتا لیکن اللہ جل جلالہ ڈراتا ہے ان کی وجہ سے اپنے بندوں کو **ف** کہ اتنے بڑے جسم اور ایسے مضبوط تغیر کے قابل ہیں پس انسان ضعیف البنیان کی کیا بساط ہے چاند کو دیکھئے اس کا قطر دو ہزار ایک سو اسی میل کا ہے اور آفتاب کا قطر سات لاکھ پچاسی ہزار میل کا۔ آفتاب اس زمین سے جس پر ہم بستے ہیں کئی ہزار حصے بڑا ہے کیونکہ زمین کا قطر آٹھ ہزار میل ہے تب بھی

التسبیح والتکبیر والدعاء عند کسوف الشمس جب آفتاب میں گہن لگے تو تسبیح اور تکبیر کہنا اور دعا مانگنا **عن** عبد الرحمن بن سمرة قال بینما انا اترمی باسهم لی بالمدینة اذ انکسفت

الشَّمْسِ فَجَمَعْتُ أَسْهُمِي وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ مَا أَحْدَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ
الشَّمْسِ فَأَتَيْتُهُ مِمَّا يَلِي ظَهْرَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ
ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ **ترجمہ** عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے مین اپنے تیرون سے کہیل رہا تہا مدینہ مین اتنے مین آفتاب کو گہن لگا مین نے اپنے تیرون کو اکٹھا کیا اور کہا دیکہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نئی بات کی ہے آفتاب کے گہن مین مین آپ پاس آیا آپ کے پیٹ کیطرف سے آپ مسجد مین تہے تسبیح اور تکبیر کہہ رہے تہے اور دعا مانگ رہے تہے یہانتک کہ آفتاب صاف ہوگیا پہر آپ کہڑے ہوئے اور دو رکعتین پڑہین اور چار سجدے کئے **ف** ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے نماز پڑہی بعد آفتاب صاف ہوجانے کے حالانکہ گہن کی نماز بعد صاف ہوجانیکے درست نہین تو مراد یہ ہے کہ عبدالرحمن نے آپ کو نماز ہی مین کہڑا پایا اور تسبیح اور تکبیر آپ نماز ہی مین کہہ رہے تہے جیسے مسلم کی ایک روایت مین ہے فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو اور بعضون نے کہا کہ یہ دو رکعتین الگ ہین سوا نماز کسوف کے بطور شکرانے کے آفتاب کے صاف ہوجانے پر واللہ اعلم

الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ جب آفتاب مین گہن ہو تو نماز پڑہنے کا حکم

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند مین کسی کے مرنے یا جینے کے لئے گہن نہین ہوتا بلکہ یہ ایک نشانی ہے اللہ کی نشانیون مین سے جب تم اوسکو دیکہو تو نماز پڑہو

الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الْقَمَرِ چاند گہن کیوقت نماز پڑہنے کا حکم

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا **ترجمہ** ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے مرنے کے لیئے نہین گہناتے وہ دو تو نشانیان ہین اللہ جل جلالہ کی نشانیون مین سے جب تم اونکو دیکہو تو نماز پڑہو

باب الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ حَتَّى تَنْجَلِيَ جب آفتاب مین گہن ہو تو یہانتک نماز پڑہے کہ آفتاب صاف ہوجاوے

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دونون اللہ کی نشانیون مین سے دو نشانیان ہین اور وہ کسی کے مرنے یا جینے کے لئے نہین گہناتے جب تم اونکو گہنا ہوا دیکہو تو نماز پڑہو یہانتک کہ آفتاب صاف ہوجاوے

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُسِفَتِ الشَّمْسُ فَوَثَبَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتْ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے پاس بیٹھے ہوئی تھی اتنے میں آفتاب میں گہن لگا آپ جلدی اٹھے اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں یہاں تک
کہ آفتاب صاف ہو گیا **بَابُ الْأَمْرِ بِالنِّدَاءِ لِصَلٰوةِ الْكُسُوفِ** سورج گہن کی نماز کے لیے لوگوں کو پکار
دینا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ فَنَادٰى أَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعُوْا وَاصْطَفُّوْا فَصَلّٰى بِهِمْ أَرْبَعَ
رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں آپ نے حکم دیا ایک پکارنے والی کو وہ پکارا آیا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ سب لوگ جمع ہو گئے اور صفیں باندھیں آپ نے دو رکعتیں
پڑھیں چار رکوع اور چار سجدوں سے **بَابُ الصُّفُوْفِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ** سورج گہن کی نماز میں صفیں باندھنا
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاسْتَكْمَلَ
أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَّنْصَرِفَ **ترجمہ** اُم المومنین عائشہ سے روایت ہے آفتاب کو
گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تو آپ نکلے مسجد کی طرف اور کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور سب لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں
باندھیں آپ نے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور آفتاب صاف ہو گیا آپ کے فارغ ہونے سے پہلے **كَيْفَ**
صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ گہن کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفِ
الشَّمْسِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَطَاءٍ مِثْلُ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز میں آٹھ رکوع کیے ہر رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔ عطاء نے بھی ابن عباس سے ایسا ہی روایت
کیا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ
ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھائی تو قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی
پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا **نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ**
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عن ابن عباس ابن عباس سے دوسری طرح سورج گہن کی نماز کی روایت
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن سورج گہن ہوا چار رکوع کیے دو رکعتوں میں اور چار سجدے (تو ہر رکعت
میں دو رکوع کیے) **نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ** ایک اور طرح سورج گہن کی نماز **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ
عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ أُصَدِّقُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيْدُ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ
عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيْدًا يَقُوْمُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ

ثم يركع ثم يقوم ثم يركع فركع ركعتين في كل ركعة ثلث ركعات ركع الثالثة ثم سجد حتى ان
رجالا يومئذ يغشى عليهم حتى ان سجال الماء لتصب عليهم مما قام بهم يقول اذا ركع الله اكبر
واذا رفع راسه سمع الله لمن حمده فلم ينصرف حتى تجلت الشمس فقام فحمد الله واثنى عليه وقال ان
الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته ولكن ايتان من ايات الله يخوفكم بهما فاذا
كسفا فافزعوا الى ذكر الله عزوجل حتى ينجليا ترجمہ عطا سے روایت ہے میں نے عبید بن عمیر سے سنا انہوں نے کہا
مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جسکو میں سچا جانتا ہوں میرا گمان ہے کہ مراد اون کی حضرت عائشہ تہیں اونہوں نے کہا
سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ لوگوں کو لیکر بڑی دیر تک کہڑے رہے کہڑے ہوتے ہی پہر رکوع کرتے
تھے پہر کہڑے ہوتے تھے پہر رکوع کرتے تھے پہر کہڑے ہوتے تھے پہر رکوع کرتے تھے تو دو رکعتیں پڑہیں ہر رکعت میں تین رکوع
کیے تیسری رکوع کے بعد سجدہ کیا یہانتک کہ بعض لوگوں کو غش آ گیا اور اون پر پانی کے ڈول ڈالے گئے کہڑے کہڑے دریا خوف سے)
آپ جب رکوع کرتے تہے تو فرماتے تہے اللہ اکبر اور جب سر اوٹہاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ پہر آپ نہیں فارغ ہوئے نماز
سے یہانتک کہ سورج صاف ہو گیا اوسوقت آپ کہڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی اور فرمایا بیشک سورج اور چاند کسی کے مرنے جینے
کی لئے نہیں گہناتے وہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں تم کو ڈراتا ہے اونکی وجہ سے تو جب گہن لگے اون میں تو ذکر
اللہ کی یاد کو لیجیو یہانتک کہ صاف ہو جاوین عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى ست ركعات في اربع
سجدات قلت لمعاذ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا شك ولا مرية ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول صلعم نے چہہ رکوع کئے چار سجدوں میں

نوع آخر منه

عن عائشة عن عائشة قالت خسفت الشمس في حياة رسول الله صلى الله عليه و
سلم فقام فكبر وصف الناس وراءه فقرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم قراءة طويلة ثم كبر فركع
ركوعا طويلا ثم رفع راسه فقال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد فقرأ ثم قام فقرأ قراءة طويلة
هي ادنى من القراءة الاولى ثم كبر فركع ركوعا طويلا هي ادنى من الركوع الاول ثم قال سمع الله لمن
حمده ربنا لك الحمد ثم سجد ثم فعل في الركعة الاخرى مثل ذلك فاستكمل اربع ركعات واربع سجدات
وانجلت الشمس قبل ان ينصرف ثم قام فخطب الناس فاثنى على الله عزوجل بما هو اهله ثم قال ان
الشمس والقمر ايتان من ايات الله تعالى لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رايتموهما فصلوا حتى
يفرج عنكم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم رايت في مقامي هذا كل شيء وعدتم لقد رايتموني
اردت ان اخذ قطفا من الجنة حين رايتموني جعلت اتقدم ولقد رايت جهنم يحطم بعضها على
بعض حين رايتموني تاخرت ورايت فيها ابن لحي وهو الذي سيب السوائب ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آفتاب کو گہن لگا آپ کہڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگوں نے آپکے پیچے

صف باندہی پہلے آپ نے ایک بڑی لمبی چوڑی قرأت کی پہر تکبیر کہی اور رکوع کیا ایک لمبا رکوع پہر سر اوٹہایا اور فرمایا سمع الله
لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پہر قرأت شروع کی تو ایک لمبی چوڑی قرأت کی لیکن پہلے سے کچہہ کم پہر تکبیر کہی اور رکوع کیا ایک
لمبا رکوع لیکن پہلے رکوع سے کچہہ کم پہر فرمایا سمع الله لمن حمدہ ربنا لک الحمد پہر سجدہ کیا پہر دوسری رکعت میں بہی ایسا ہی
کیا تو چار رکوع کئی اور چار سجدے اور آفتاب صاف ہوگیا آپ کے فارغ ہونی سے پہلے پہر کہڑے ہوئے اور خطبہ سنایا لوگون کو
پہلے الله کی تعریف کی جیسے لائق ہے اوسکو پہر فرمایا سورج اور چاند دونون الله کی نشانیون مین سے دو نشانیان ہین کسی کی
موت یا زیست کی لئی ان مین گہن نہین لگتا جب تم ایسا دیکہو تو نماز پڑہو یہانتک کہ الله دور کردے اوسکو تم سے آپ نے فرمایا
مین نے اسجگہہ سب چیزین دیکہہ لین جنکا تم کو وعدہ ہوا ہے تم نے دیکہا مین نے چاہا کہ جنت کے میوون مین سے ایک گچہہ توڑلون
جب تم نے دیکہا مین آگے بڑہا تہا اور مین نے جہنم کو دیکہا وہ اولٹ پلٹ رہا تہا جیسے سمندر موج مارتا ہے اور مین نے جہنم
مین عمرو بن لحی کو دیکہا اوسی نے سب سے پہلے سائبہ نکالا **ف** جسکا ذکر کلام الله مین ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص سفر
سے آتا یا اوسکا کوئی مقصود پورا ہوتا تو اپنی اونٹنی کو سائبہ کردیتا یعنی وہ چہٹی پہرتی نہ اوس پر سواری ہوتی نہ اوسکا دودہ دوہتے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُوْدِيَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ
فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے زمانے مین تو آواز دی گئی کہ نماز جماعت سے ہوگی
لوگ جمع ہوئے آپ نے نماز پڑہائی دو رکعتین پڑہین اوسمین چار رکوع کئی اور چار سجدے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ
عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ
ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ
الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ
الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ
كَبِّرُوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ
يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت

ہے سورج گہن ہوا رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے زمانے مین آپنے نماز پڑہائی تو کہڑے ہوئے بڑی دیر تک پہر رکوع کیا بڑی دیر تک
پہر کہڑے ہوئے بڑی دیر تک لیکن پہلے سے کچہہ کم پہر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کچہہ کم پہر سر اوٹہایا اور سجدہ کیا
پہر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا بعد اوس کے فارغ ہوئے تو آفتاب صاف ہوگیا تہا آپنے خطبہ سنایا لوگونکو الله کی
تعریف و ثنا کی پہر فرمایا سورج اور چاند دونون دو نشانیان ہین الله کی نشانیون مین سے کسی کی موت یا زیست کے لئے

ان مین گہن نہین لگتا جب تم دیکہو اون مین گہن لگا ہی تو دعا مانگو اسد جل جلالہ سے اور تکبیر کہو اور صدقہ دو پہر فرمایا
ای امت محمد کی اسد سی زیادہ کوئی غیرت والا نہین ہی اس بات پر کہ اوسکا غلام یا اوسکی لونڈی زنا کری یعنی اگر تم مین
سی کسیکا غلام یا لونڈی زنا کرے تو کسقدر غیرت تم کو ہوگی پہر خدا تو سب سے زیادہ غیرت مند ہی اوسکو تمہارا زنا کرنا کتنا
برا معلوم ہوگا) ای امت محمد کی قسم ہی اسد کی اگر تم کو اوتنا علم ہو جتنا مجھی ہی تو تم بہت کم ہنسو اور بہت رویا کرو عن

عائشة ان يهودية اتتها فقالت اجارك الله من عذاب القبر قالت عائشة يا رسول الله ان
الناس ليعذبون في القبور فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عائذا بالله قالت عائشة ان
النبي صلى الله عليه وسلم خرج مخرجا فخسفت الشمس فخرجنا الى الحجرة فاجتمع الينا نساء واقبل
الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وذلك ضحوة فقام قياما طويلا ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع
راسه فقام دون القيام الاول ثم ركع دون ركوعه ثم سجد ثم قام الثانية فصنع مثل ذلك
الا ان ركوعه وقيامه دون الركعة الاولى ثم سجد وانجلت الشمس فلما انصرف قعد على المنبر
فقال فيما يقول ان الناس يفتنون في قبورهم كفتنة الدجال قالت عائشة كنا نسمعه بعد
ذلك يتعوذ من عذاب القبر ترجمہ ام المومنین عائشہ سی روایت ہی ایک عورت یہودی اون کی پاس آئی اور کہنی لگی
اسد تم کو قبر کے عذاب سی بچاوی حضرت عائشہ نی کہا یا رسول اسد کیا لوگون کو قبر مین بہی عذاب ہوگا رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگتا ہون مین اسد کی قبر کے عذاب سے حضرت عائشہ نی کہا پہر آپ کہین باہر نکلی اتنی مین سورج کو
گہن لگا ہم سب حجری مین چلی آئی اور عورتین ہماری پاس اکٹہا ہوگئین اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم تشریف لائی اوس وقت
پہر دن چڑہا ہوگا آپ بڑی دیر تک کہڑی رہی پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹہایا اور کہڑی رہی لیکن پہلی سی کچھ کم پہر رکوع
کیا لیکن پہلے رکوع سی کچھ کم پہر سجدہ کیا پہر دوسری رکعت کو اوٹہی کہڑی ہوئی اوس مین بہی ایسا ہی کیا لیکن رکوع اور قیام
اوسکا پہلی رکعت سی کم تہا پہر سجدہ کیا اور سورج صاف ہوگیا جب نماز سی فارغ ہوئی تو منبر پر بیٹھی اور فرمایا لوگ قبر مین ایسی
آزمائی جاوینگے جیسے دجال کے سامنی آزمائی جاوین گی حضرت عائشہ نی کہا اوس دن سی ہم سنتی تہی آپ پناہ مانگا کرتے تہے اسد کے
قبر کے عذاب سی عن عائشة تقول جاءتني يهودية تسالني فقالت اعاذك الله من عذاب القبر فلما جاء
رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا رسول الله ايعذب الناس في القبور قال عائذا بالله فركب
مركبا يعني وانخسفت الشمس فكنت بين الحجر مع نسوة فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم من مركبه
فاتى مصلاه فصلى بالناس فقام فاطال القيام ثم ركع فاطال الركوع ثم رفع راسه فاطال القيام
ثم ركع فاطال الركوع ثم رفع راسه فاطال القيام ثم سجد فاطال السجود ثم قام قياما ايسر من قيامه
الاول ثم ركع ايسر من ركوعه الاول ثم رفع راسه فقام ايسر من قيامه الاول ثم ركع ايسر من ركوعه

الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَامَ اَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میرے پاس ایک یہودی عورت آئی اور کہنے لگی اللہ تم کو قبر کے عذاب سے بچاوے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مین نے کہا یا رسول اللہ کیا لوگون کو قبر مین بھی عذاب ہوگا آپنے فرمایا پناہ اسکی پھر آپ سوار ہوگئے اور سورج کو گہن لگا مین حجرون مین عورتون کے ساتھ بیٹھی تھی اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اوترے اور نماز پڑھنے کی جگہ مین گئے آپ نے لوگون کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی تو کھڑے ہوئے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے ہوئے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر کھڑے ہوئے لیکن پہلی رکعت کے قیام سے کم پھر رکوع کیا پہلی رکعت کے رکوع سے کم پھر سر اوٹھایا اور کھڑے ہوئے پہلی رکعت کے قیام سے کم پھر رکوع کیا پہلی رکعت کے رکوع سے کم تو سب چار رکوع ہوئے اور چار سجدے اتنے مین آفتاب صاف ہوگیا آپنے فرمایا قبر مین تمہاری آزمایش ہوگی جیسے دجال کے سامنے آزمایش ہوگی حضرت عائشہ نے کہا پھر مین نے سنا آپ سے آپ پناہ مانگا کرتے تھے قبر کے عذاب سے

عن عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ فِيْ صُفَّةِ زَمْزَمَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھی زمزم کے پاس (وادی کے کنارے مین) اوس مین چار رکوع کیے اور چار سجدے

عن جَابِرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ وَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ جَعَلَ يَتَاَخَّرُ فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِنْ عُظَمَائِهِمْ وَاِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْكُمُوْهُمَا فَاِذَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ ترجمہ جابر سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بڑی گرمی کے دنون مین آپنے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی تو بڑی دیر تک کھڑے رہے یہانتک کہ لوگ گرنے لگے پھر آپنے رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا تو بھی بڑی دیر تک پھر رکوع مین بھی بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا تو بھی بڑی دیر تک پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کیا آپ آگے بڑھتے تھے پھر پیچھے ہٹتے تھے ساری نماز مین چار رکوع تھے اور چار سجدے آپ نے فرمایا کہ لوگ کہتے تھے سورج اور چاند مین گہن نہین لگتا مگر کسی بڑے آدمی کے مرنے کے لیے حالانکہ ان دونو کا گہن اللہ کی نشانیون مین سے دو نشانیان ہین جب ایسا ہو تو نماز پڑھو یہانتک کہ سورج یا چاند صاف ہو جاوے

نوع آخر ایک اور طرح گہن کی نماز **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ فَنُوْدِيَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آفتاب مین گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ نے حکم دیا منادی ہوی کہ نماز جماعت ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکوع کیے اور ایک سجدہ پہر کہڑے ہوے اور دو رکوع کیے اور ایک سجدہ حضرت عائشہ نے کہا مین نے کبہی اتنا لنبا رکوع نہین کیا اور نہ کبہی اتنا لنبا سجدہ کیا امام نسائی نے کہا کہ اس حدیث کو مروان نے معاویہ بن سلام سے روایت کیا اور اوس کی مخالفت کی محمد بن حمیر نے جیسا کہ آگے ابن حمیر کی روایت مذکور ہوتی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ مَا سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجُودًا وَلَا رَكَعَ رُكُوعًا أَطْوَلَ مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آفتاب مین گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز پڑہی اوسمین پہلی رکعت مین) دو رکوع کیے اور دو سجدے پہر کھڑے ہوے اور دو رکوع کیے اور دو سجدے پہر آفتاب صاف ہوگیا حضرت عائشہ کہتی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی سجدہ اور رکوع اوس سے زیادہ لنبا نہین کیا (خلاف کیا ابن حمیر کا علی بن مبارک نے اونکی روایت آگے آتی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهُ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَمَرَ فَنُودِيَ أَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فِي صَلٰوتِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسِبْتُ قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ مِثْلَ مَا قَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ ثُمَّ رَكَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجَدَ ثُمَّ جَلَسَ وَجُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ نے وضو کیا اور حکم کیا تو پکارا گیا کہ نماز جماعت سے ہونیوالی ہے پہر آپ کہڑے ہوے اور دیر تک کہڑے رہے نماز مین مین سمجہتی ہون کہ آپ نے سورہ بقر پڑہی ہوگی پہر رکوع کیا تو دیر تک رکوع مین رہے پہر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور اوتنی ہی دیر تک کہڑے رہے اپنے سجدہ نہین کیا پہر رکوع کیا پہر سجدے مین گئے پہر کھڑے ہو کر ایسا ہی کیا یعنی دو رکوع کیے پہر سجدہ کیا بعد اوسکے بیٹہے تو سورج صاف ہوگیا تہا

نَوْعٌ اُخَرُ ایک اور طرح سے گہن کی نماز

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَقَامَ الَّذِينَ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَجَلَسَ فَأَطَالَ الْجُلُوسَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْجُلُوسِ فَجَعَلَ يَنْفُخُ فِي آخِرِ سُجُودِهِ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَيَبْكِي وَيَقُولُ لَمْ تَعِدْنِي هٰذَا وَأَنَا فِيهِمْ لَمْ تَعِدْنِي هٰذَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ ...

ثم رفع رأسه وانجلت الشمس فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فخطب الناس وأثنى عليه ثم قال
إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله عز وجل فإذا رأيتم كسوف أحدهما فاسعوا إلى ذكر الله عز وجل
والذي نفس محمد بيده لقد أدنيت الجنة مني حتى لو بسطت يدي لتعاطيت من قطوفها و
لقد أدنيت النار مني حتى لقد جعلت أتقيها خشية أن تغشاكم حتى رأيت فيها امرأة من حمير
تعذب في هرة ربطتها فلم تدعها تأكل من خشاش الأرض فلا هي أطعمتها ولا هي سقتها حتى ماتت
فلقد رأيتها تنهشها إذا أقبلت وإذا ولت تنهش أليتها وحتى رأيت فيها صاحب السبتيتين أخا
بني الدعداع يدفع بعصا ذات شعبتين في النار وحتى رأيت فيها صاحب المحجن الذي كان يسرق الحاج
بمحجنه متكئا على محجن في النار يقول أنا سارق المحجن **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نماز کیلئے کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ جو لوگ تھے وہ بھی کھڑے ہوئے آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھا کر بیٹھے رہے بڑی دیر تک پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا جیسا پہلی رکعت میں کیا تھا یعنی قیام اور رکوع اور سجود اور جلوس بہت دیر تک کئے پھر دوسری رکعت کے اخیر سجدے میں آپ ہانپنے لگے اور رونے لگے فرماتے تھے تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا (یعنی عذاب کا) حالانکہ میں ان لوگوں میں موجود ہوں (اور تو خود فرماتا ہے اپنی کلام میں اللہ نہیں عذاب کرنیوالا اون کو جب تو اون میں موجود ہے) تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا اور ہم تجھ سے بخشش چاہتے ہیں (اور تو خود فرماتا ہے اپنی کلام میں اللہ اونکو عذاب کرنیوالا نہیں جب وہ اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں) پھر آپ نے سر اوٹھایا تو سورج صاف ہو گیا تھا اوسوقت آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم دیکھو ان میں گہن لگا ہے تو دوڑو اللہ کی یاد کیلئے قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے (یعنی اللہ تعالی کی) جنت مجھ سے اتنی قریب ہو گئی تھی اگر میں ہاتھ پھیلاتا تو اوس کے چند خوشے لے لیتا اور جہنم بھی اتنا نزدیک ہو گیا کہ میں اوس سے بچنے لگا میں ڈرتا تھا کہیں تمھیں ڈھانپ نہ لیوے میں نے اوس میں حمیر (ایک قبیلہ کا نام ہے) کی ایک عورت کو دیکھا جسکو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا اوس نے بلی کو باندھ دیا تھا پھر نہ چھوڑا اوسکو یہاں تک کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھانے لگے نہ اوسکو کھانا دیا نہ پانی دیا آخر وہ مر گئی (بھوک پیاس سے) میں نے دیکھا وہ بلی اوس عورت کو نوچتی تھی جب وہ سامنے آتی اور جب پیٹھ موڑتی تو اوس کے سرین کو نوچتی اور میں نے اوس میں دو جوتیوں والیکو دیکھا جو بنی دعدع میں سے تھا (وہ لوگوں کی جوتیاں چرایا کرتا) ایک لکڑی دو شاخی سے مار کر جہنم میں ڈھکیلا جاتا تھا اور میں نے اوسمیں خمدار لکڑی والے کو دیکھا جو حاجیوں کا مال چراتا تھا (اگر کسیکو معلوم ہو گیا تو کہتا میری لکڑی میں لٹک گیا تھا نہیں تو لیکر بھاگتا) وہ اپنی لکڑی پر تکیہ لگائے کہتا تھا میں لکڑی کا چور ہوں

عن أبي هريرة قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَفَعَلَ فِيهِمَا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يَفْعَلُ فِيهِمَا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى الصَّلَاةِ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی بڑی دیر تک قیام کیا پھر بڑی دیر تک رکوع کیا پھر بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کچھ کم پھر بڑی دیر تک رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر بڑی دیر تک سجدہ کیا پھر سر اوٹھایا پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے سجدے سے کم پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع کیے ان میں بھی ایسا ہی کیا پھر دو سجدے کیے ان میں بھی ایسا ہی کیا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے پھر فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں دو نشانیاں ہیں کسی کی موت یا زیست کے لیے ان میں گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو اللہ کی یاد کے لیے دوڑو اور نماز کے لیے

نَوْعٌ آخَرُ ایک اور طرح گہن کی نماز

عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ الْعَبْدِيِّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ بَيْنَا أَنَا يَوْمًا وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضَيْنِ لَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْأُفُقِ اسْوَدَّتْ فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللَّهِ لَيُحْدِثَنَّ شَأْنُ هَذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ قَالَ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلَّى فَقَامَ كَأَطْوَلِ قِيَامٍ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ رُكُوعٍ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ سُجُودٍ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَشَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَشَهِدَ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ مُخْتَصَرٌ

ترجمہ ثعلبہ بن عباد عبدی سے روایت ہے جو بصرہ کا رہنے والا تھا اس نے ایک دن خطبہ سنا سمرہ بن جندب سے انہوں نے ایک حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ایک دن میں اور ایک لڑکا انصار کا نشانہ لگا رہے تھے (تیر کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب آفتاب دیکھنے والے کی نگاہ میں دو یا تین نیزے برابر بلند ہوا ایکایک سیاہ ہو گیا ہم نے ایک دوسرے سے کہا چلو مسجد کو آفتاب کا یہ حال ضرور کوئی نئی بات پیدا کرے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی امت کے لیے ہم مسجد کو چلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نکلتے ہوئے ملے آپ آگے بڑھے اور نماز پڑھی ہم نے

دیر تک کھڑے رہے جیسی کہ ویسا کسی نماز میں نہیں کھڑے رہے تھے ہم آپ کی آواز نہیں سنتی تھی پھر آپ نے رکوع کیا اتنا بڑا ویسا رکوع کسی نماز میں کبھی نہیں کیا تہا ہم نے آپکی آواز نہیں سنی پھر سجدہ کیا اتنا بڑا ویسا سجدہ کسی نماز میں کبھی نہیں کیا تہا ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا جب آپ دوسری رکعت کے بعد بیٹھے تو آفتاب صاف ہو گیا آپ نے سلام پھیرا اور اسد کی تعریف کی اور اوس کی ثنا بیان کی اور گواہی دی اسبات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اسد کے اور گواہی دی اسبات کی کہ میں اسد کا بندہ اور بہیجا ہوا ہوں **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَزِعًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي بِنَا حَتَّى انْجَلَتْ فَلَمَّا انْجَلَتْ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا بَدَا لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نکلے گہبرا کر اپنا کپڑا گہسیٹتے ہوئی یہانتک کہ مسجد میں آئے اور برابر ہمارے ساتھ نماز پڑہتے رہے یہانتک کہ آفتاب صاف ہو گیا جب صاف ہو گیا تو آپ نے فرمایا بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے شخص کے مرنیکے لیئے حالانکہ ایسا نہیں ہے سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا کسی کی موت یا زیست کے لیئے وہ تو اسد کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں بیشک اسد جل جلالہ جب کسی اپنی مخلوق پر تجلی کرتا ہے تو وہ اوسکی تابعدار ہو جاتی ہے جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑہو مثل اوس فرض نماز کی جو ابھی تم نے پڑہی ہو یعنی جسکی بعد گہن ہوا اگر فجر کے بعد ہو تو دو رکعتیں پڑہو اگر ظہر یا عصر یا عشا کے بعد ہو تو چار پڑہو **عن** قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ إِذْ ذَاكَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا فَوَافَقَ انْصِرَافُهُ انْجِلَاءَ الشَّمْسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ صَلَّيْتُمُوهَا ترجمہ قبیصہ بن مخارق ہلالی سے روایت ہے سورج گہن ہوا ہم اوسوقت رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ تھے مدینہ میں آپ گہبرا کر اپنا کپڑا گہسیٹتے ہوئے نکلے دو رکعتیں لمبی پڑہیں لیکن لمبی پڑہیں ہر آپ کا نماز سے فارغ ہونا اور سورج کا صاف ہونا ساتھ ہوا آپنے اسد کی تعریف کی اور اوسکی ثنا بیان کی پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں اسد کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور ان میں کسی کی موت یا زیست کے لیئے گہن نہیں لگتا جب تم ان میں گہن دیکھو تو جو فرض نماز ابھی پڑہی ہو اسی طرح نماز پڑہو **عن** قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ أَنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ فَصَلَّى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلٰكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِهِ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحْدِثُ

فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلَّى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ يَخْشَعُ لَهُ فَأَيُّهُمَا حَدَثَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللَّهُ أَمْرًا ترجمہ قبیصہ ہلالی سے روایت ہے سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو رکعتیں پڑھیں یہانتک کہ آفتاب صاف ہوگیا پھر فرمایا سورج اور چاند میں کسی کو مرنے کے لئے گہن نہیں لگتا وہ تو اسکی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے دو چیزیں ہیں بیشک اللہ جل جلالہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں جو چاہتا ہے نئی بات پیدا کرتا ہے اور اللہ عزوجل جب اپنی مخلوقات میں سے کسی چیز پر تجلی فرماتا ہے تو وہ چیز اوس کی تابعداری کرتی ہے جب سورج گہن ہو یا چاند گہن تو نماز پڑھو یہانتک کہ صاف ہو جاوے یا اللہ کوئی نئی بات پیدا کرے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج اور چاند میں گہن لگے تو نئی فرض کی طرح نماز پڑھو۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی سورج گہن کیوقت جیسے ہم پڑھتے ہیں رکوع اور سجدہ کرتے تھے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِنْ خَلْقِهِ يُحْدِثُ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللَّهُ أَمْرًا ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز جلدی کرتی ہوئی مسجد کو نکلے اوسوقت سورج میں گہن لگا تھا آپ نے نماز پڑھی یہانتک کہ سورج صاف ہوگیا پھر فرمایا جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے آدمی کے مرنے کے لیئے زمین کے بڑے آدمیوں میں سے حالانکہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے کے لیئے گہن نہیں لگتا لیکن وہ دونوں اللہ کے مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں اور اللہ جو چاہتا ہے اپنی مخلوق میں نئی بات پیدا کرتا ہے پھر ان دونوں میں سے جب کوئی گہن لگے نماز پڑھو یہانتک کہ صاف ہو جاوے یا اللہ نئی بات پیدا کرے

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْكَشَفَتْ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذَلِكَ أَنَّ ابْنًا لَهُ مَاتَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ نَاسٌ فِي ذَلِكَ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں سورج کو گہن لگا آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے یہانتک کہ مسجد میں پہنچے اور لوگ دوڑ کر جمع ہوگئے آپ نے ہمارے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں

جب سورج صاف ہو گیا تو فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کی وجہ سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور نہیں کسی کی موت یا زیست کے لئے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ گہن جاتا رہے یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ (اسی روز) آپ کی صاحبزادی حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا لوگوں نے کہا کہ اسی وجہ سے آفتاب کو گہن لگا تھا

عن أبي بكرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى ركعتين مثل صلاتكم هذه وذكر كسوف الشمس ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں مثل تمہاری نماز کی سورج گہن میں

قدر القراءة في صلاة الكسوف سورج گہن میں کتنی قرات کرے

عن ابن عباس قال خسفت الشمس فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس معه فقام قياما طويلا قرأ نحوا من سورة البقرة قال ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الأول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الأول ثم سجد ثم قام قياما طويلا وهو دون القيام الأول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الأول ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الأول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الأول ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت أحد ولا لحياته فإذا رأيتم ذلك فاذكروا الله عز وجل قالوا يا رسول الله رأيناك تناولت شيئا في مقامك هذا ثم رأيناك تكعكعت قال إني رأيت الجنة أو أريت الجنة فتناولت منها عنقودا ولو أخذته لأكلتم منه ما بقيت الدنيا ورأيت النار فلم أر كاليوم منظرا قط ورأيت أكثر أهلها النساء قالوا لم يا رسول الله قال بكفرهن قيل يكفرن بالله قال يكفرن العشير ويكفرن الإحسان لو أحسنت إلى إحداهن الدهر ثم رأت منك شيئا قالت ما رأيت منك خيرا قط ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے قریب قریب سورہ بقر کے آپ نے قرات کی پھر ایک لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے سے کم پھر سر اٹھایا پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے سے کم پھر سجدہ کیا پھر نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہو گیا تھا آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور میں کسی کے مرنے یا جینے کے لیے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو اللہ عزوجل کی یاد کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا آپ کسی چیز کو بڑھ کر لیتے تھے اپنی جگہ میں پھر ہم نے دیکھا آپ پیچھے ہٹ گئے آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا یا جنت مجھ کو دکھلائی گئی میں نے اس میں سے ایک خوشہ جنت کے میوے کا لینا چاہا اگر میں اس کو لے لیتا تو جب تک دنیا قائم ہے تم اس میں سے کھایا کرتے (اور وہ تمام نہ ہوتا) اس لیے

کہ جنت کے میووں کو فنا نہیں ہے اکلہا دایم وظلہا دیسر دلیل ہے) پھر جہنم مجھکو دکھلایا گیا مین نے آجتک ایسی ڈرانی چیز نہیں دیکھی اور مین نے دیکھا اوسمین عورتین بہت ہین صحابہ نے عرض کیا کیون یا رسول اللہ آپنے فرمایا اونکے کفر کیوجہ سے لوگون نے عرض کیا کیا اللہ کے ساتھ کفر کرنے سے آپنے فرمایا خاوند کا کفر کرتے ہین (یعنے اوسکی ناشکری کرتے ہین) اور احسان نہین مانتین اگر تو کسی عورت کے ساتھہ عمر بھر احسان کرے پھر ایک بات تیری بری دیکھے تو کہنے لگتی ہے مین نے کبھی تجھسے بھلائی نہ پائی۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ سورج گہن کی نماز مین پکارکر قراءت کرنا

عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَجَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ كُلَّمَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے گہن کے نماز مین چار رکوع کیئے اور چار سجدے اور دونو رکعتون مین پکارکر قراءت کی جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو آپ فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد **ف** یہہ جمہور علما کے نزدیک محمول ہے چاند گہن پر اس لیئے کہ امام مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور لیث اور جمہور فقہا کے نزدیک سورج گہن کی نماز مین آہستہ قراءت کرنا چاہیے اور چاند گہن کے نماز مین پکارکر کے اور ابو یوسف اور محمد اور احمد اور اسحاق کے نزدیک دونون نمازون مین پکارکر قراءت کرنا چاہیئے

تَرْكُ الْجَهْرِ فِيْهَا سورج گہن کے نماز مین قراءت پکار نہ کرنا

عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑہائی ہم آپ کی آواز نہین سنتے تھے (یعنی قراءت آپ کی)

بَابُ الْقَوْلِ فِي السُّجُوْدِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ گہن کی نماز مین سجدے مین کیا کہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ فِي السُّجُوْدِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَجَعَلَ يَبْكِيْ فِيْ سُجُوْدِهٖ وَيَنْفُخُ وَيَقُوْلُ رَبِّ لَمْ تَعِدْنِيْ هٰذَا وَاَنَا اَسْتَغْفِرُكَ لَمْ تَعِدْنِيْ هٰذَا وَاَنَا فِيْهِمْ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ مَدَدْتُ يَدَيَّ تَنَاوَلْتُ مِنْ قُطُوْفِهَا وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ اَنْفُخُ خَشْيَةَ اَنْ يَغْشَاكُمْ حَرُّهَا وَرَاَيْتُ فِيْهَا سَارِقَ بَدَنَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ فِيْهَا اَخَا بَنِيْ دُعْدُعٍ سَارِقَ الْحَجِيْجِ فَاِذَا فُطِنَ لَهٗ قَالَ هٰذَا عَمَلُ الْمِحْجَنِ وَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً طَوِيْلَةً سَوْدَاءَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا انْكَسَفَتْ اِحْدٰهُمَا اَوْ قَالَ فَعَلَ اَحَدُهُمَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ نے نماز پڑہائی تو ایک لنبا قیام کیا پھر ایک لنبا رکوع کیا پھر سر اوٹھایا شعبہ نے کہا مین سمجھتا ہون عطا نے سجدے مین بھی ایسا

ہی کہا (یعنی ایک لنبا سجدہ کیا) اور سجدہ مین آپ رونے لگے یہانتک کہ آپ آواز سے سانس لینے لگے آپ فرماتے تہے اے پروردگار
کیون ڈراتا ہے تو مین تو ابھی ان لوگون مین موجود ہون جب نماز پڑہ چکے تو فرمایا سامنے لائی گئی میری جنت اگر مین
ہاتھ پھیلاتا تو اوسکی خوشی توڑ لیتا اور سامنے لایا گیا میرے جہنم مین اوسکو پہونکنے لگا اس ڈر سے کہ اوسکی گرمی تم کو ڈھانپ نہ
لیوے اور مین نے اوسمین اپنی اونٹ کے چور کو دیکہا اور مین نے اوس مین بنی دعدع کے بہائی کو دیکہا جو حاجیونکا مال چرایا
کرتا تہا جب کوئی دیکہہ لیتا تو کہتا یہ لکڑی کا طفیل ہے (یعنی میری لکڑی مین اٹک آیا مین نے نہین چرایا) اور مین نے
اوس مین ایک لنبی عورت کالی دیکہی جو بلی کیوجہ سے عذاب پاتی تہی اوس نے بلی کو باندہ دیا تہا پھر نہ اوسکو کہانا دیا نہ پانی
نہ اوسکو چہوڑا وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کہاتی تھی یہانتک کہ مر گئی۔ بیشک سورج اور چاند مین کسی کی موت یا زیست کی وجہ
گہن نہین لگتا لیکن وہ دونون اللہ کی نشانیون مین سے دو نشانیان ہین جب وہ نہین سے کہ گہن لگے تو اللہ کی یاد کے
لیے دوڑو

باب التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ فِي صَلَوٰةِ الْكُسُوفِ گہن کے نماز مین تشہد اور سلام پھیرنا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ سُنَّةِ صَلوٰةِ الْكُسُوْفِ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادٰى اَنَّ الصَّلوٰةَ
جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً
ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا مِثْلَ قِيَامِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَرَأَ
قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ
ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا مِثْلَ رُكُوْعِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ
فَرَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا
هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً وَهِيَ
اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى فِي الْقِيَامِ الثَّانِيْ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ كَبَّرَ
فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ اَدْنٰى مِنَ السُّجُوْدِ الْاَوَّلِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ
فِيْهِمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا
اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاَيُّهُمَا خُسِفَ بِهٖ اَوْ بِاَحَدِهِمَا فَافْزَعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذِكْرِ الصَّلوٰةِ ترجمہ عبد الرحمان

بن نمر نے ابن شہاب زہری سے پوچہا گہن کی نماز کیونکر پڑہنا چاہیے اونہون نے کہا مجھ سے عروہ بن الزبیر نے بیان کیا انہون نے
نے حضرت عائشہ رض سے سنا وہ کہتی تھی سورج مین گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا اوس نے لوگون مین
پکار دیا کہ نماز جماعت سے ہونیوالی ہے وہ جمع ہو گئے آپ نے نماز پڑہائی پہلے تکبیر کہی پھر ایک لنبی قرأت کی پھر تکبیر کہی اور ایک
لنبا رکوع کیا مثل قیام کے یا اوس سے بھی بڑا پھر سر اوٹھایا اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر ایک لنبی قرأت کی لیکن پہلی قرأت

سے کم پھر تکبیر کہی اور ایک لنبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پہر سر اوٹھایا اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا لنبا رکوع کے برابر یا اوس سے بہی بڑا پہر تکبیر کہی اور سر اوٹھایا پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پہر تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے اور ایک لنبی قرات کی لیکن پہلی قرات سے کم پھر تکبیر کہی اور ایک رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پہر سر اوٹھایا۔ اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا پہر ایک لنبی قرات کی لیکن پہلی قرات سے (یعنی جو دوسری رکعت مین کی تہی) کم پہر تکبیر کہی اور ایک لنبا رکوع کیا پہر تکبیر کہی اور سر اوٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا لیکن پہلے سجدے سے کم پھر تشہد پڑہا پہر سلام پہیر ا بعد اوس کے کہڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد اور ثنا بیان کی پھر فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت یا زیست کے لیئے نہین گہنا تے وہ دونو نشانیان ہین اللہ کی نشانیون مین سے جب اون مین سے کسی کو گہن لگے تو دوڑو اللہ کیطرف نماز کے ساتھ (یعنی جلدی نماز پڑہو)

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ انْصَرَفَ

ترجمہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑہی تو کہڑے ہوئے بڑی دیر تک پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹھایا اور کہڑے رہے بڑی دیر تک پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پہر کہڑے ہوے اور قیام کیا بڑی دیر تک پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹھایا اور کہڑے رہے بڑی دیر تک پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹھایا پھر نماز سے فارغ ہوئے

بَابُ الْقُعُوْدِ عَلَى الْمِنْبَرِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

گہن کی نماز کے بعد منبر پر بیٹھنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْنَا اِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ اِلَيْنَا نِسَاءٌ وَاَقْبَلَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَامَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُوْنَ رُكُوْعِهٖ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ قِيَامَهٗ وَرُكُوْعَهٗ دُوْنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيْمَا يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ مُخْتَصَرٌ

ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہین نکل جانے کو تہے اوتنے مین آفتاب گہن لگا ہم حجرے مین چلی آئی اور عورتین ہمارے پاس جمع ہوگئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اوس وقت چھڑی دن ہوگا آپ کھڑے ہوئے بڑی دیر تک پھر ایک لنبا رکوع کیا پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت کے لیے کہڑے ہوئے اور ایسا ہی کیا مگر اوس مین رکوع اور قیام پہلے رکعت سے

کم کیا پھر سجدہ کیا اور سورج صاف ہوگیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ منبر پر بیٹھے اور فرمایا اور باتون مین یہ بھی کہ لوگون
کی آزمائش ہوگی قبرون مین جیسے دجال کے ساتھ آزمائش ہوگی یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے (جو اوپر گزر چکی)

باب کیف الخطبۃ فی الکسوف گہن کی نماز مین خطبہ کیونکر پڑھے **عن** عائشۃ قالت خسفت الشمس علی
عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام فصلی فاطال القیام جدا وھو دون القیام الاول ثم
رکع فاطال الرکوع وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم رفع راسہ فاطال القیام وھو دون القیام
الاول ثم رکع فاطال الرکوع وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ففرغ من صلوتہ وقد جلی عن الشمس
فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوتہ
فاذا رأیتم ذلک فصلوا وتصدقوا واذکروا اللہ عز وجل وقال یا امۃ محمد انہ لیس احد اغیر
من اللہ عز وجل ان یزنی عبدہ او امتہ یا امۃ محمد لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم
کثیرا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے سورج مین گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ کھڑے ہوئے
اور نماز پڑھی تو بڑی دیر تک قیام کیا پھر بڑی دیر تک رکوع کیا پھر سر اوٹھایا اور بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم
پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پھر سر اوٹھایا اور بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع
کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سر اوٹھایا اور بڑی دیر تک قیام کیا پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر
سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اوسوقت سورج صاف ہوگیا تھا پھر خطبہ سنایا لوگونکو تو اللہ کی حمد اور ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ
سورج اور چاند مین کسی کے مرنے یا جینے کے لئے گہن نہین لگتا جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو اور صدقہ دو اور یاد کرو اللہ عز وجل
کو اور فرمایا اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اللہ سے زیادہ کسی کو غیرت نہین ہے اوس کے غلام اور لونڈی کے زنا کرنے
سے یعنے اگر تمہارا غلام یا لونڈی زنا کرے تو ضرور تم کو غیرت آوے گی پھر اللہ کا کوئی غلام یا اللہ کی کوئی لونڈی زنا کرے
تو اوسکو کسقدر غیرت آتی ہوگی) اور فرمایا اے امت محمد کے اگر تم کو اوتنا علم ہو جتنا مجھ کو ہے تو بہت تھوڑا ہنسو اور بہت روؤ

عن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب حین انکسفت الشمس فقال اما بعد **ترجمہ** سمرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن مین خطبہ پڑھا تو فرمایا اما بعد حمد و ثنا کے (یعنی پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر اما بعد
کہکے خطبہ شروع کیا اس مین تعلیم ہے اس بات کی کہ خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے)

باب الامر بالدعاء فی الکسوف سورج گہن مین دعا مانگنے کا حکم **عن** ابی بکرۃ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانکسفت الشمس
فقام الی المسجد یجر رداءہ من العجلۃ فقام الیہ الناس فصلی رکعتین کما یصلون فلما انجلت
خطبنا فقال ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ یخوف بہما عبادہ وانہما لا ینکسفان لموت احد
فاذا رأیتم کسوف احدہما فصلوا وادعوا حتی ینکشف ما بکم **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے مین سورج کو گہن لگا آپ مسجد کیطرف چلے اپنی چادر گھسیٹتے ہوے جلدی سے لوگ بھی آپکے
ساتھہ چلے آپ نے دو رکعتین پڑہین جیسے لوگ پڑہتے ہین جب سورج صاف ہو گیا تو ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا سورج اور
چاند اللہ کی نشانیون مین سے دو نشانیان ہین جیسے ڈراتا ہے وہ اپنے بندونکو اون مین کسی کے مرنے کو لیے گہن نہین لگتا
جب تم دیکھو اون مین سے کسیکو گہن لگا ہے تو نماز پڑہو اور دعا کرو یہانتک کہ گہن صاف ہو جاوے **الامر**
بالاستغفار في الكسوف سورج گہن مین استغفار کرنیکا حکم **عن** ابي موسى قال خسفت الشمس فقام
النبي صلى الله عليه وسلم فزعا يخشى ان يكون الساعة فقام حتى اتى المسجد فقام يصلي باطول
قيام وركوع وسجود ما رأيته يفعله في صلوة قط ثم قال ان هذه الايات التي يرسل الله لا يكون
لموت احد ولا لحيوته ولكن الله يرسلها يخوف بها عباده فاذا رأيتم منها شيئا فافزعوا
الى ذكره ودعائه واستغفاره **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہے سورج مین گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
گھبرا کر اوٹھے قیامت کی خوف سے آپ کھڑے ہوے اور مسجد مین آئے اور نماز پڑہی بہت لنبے لنبے قیام اور رکوع اور سجود سے ویسی
لنبی میں کسی نماز مین آپ کرتے نہین دیکھا پھر فرمایا یہ وہ نشانیان ہین جنکو اللہ بھیجتا ہے کسی کے مرنے یا جینے کو لیے نہین
ہوتین لیکن اللہ انکو اپنے بندون کے ڈرانے کے لیے بھیجتا ہے جب تم ان مین سے کسیکو دیکھو تو دوڑو اللہ کی یاد کو لیے اور اوس
سے دعا اور استغفار کرنے کے لیے

كتاب الاستسقاء

استسقا کی نماز کا بیان **ف** جب پانی نہ برسے اور لوگون پر تباہی کا خوف ہو تو حاکم اسلام کو چاہیے کہ رعایا کی ساتھہ بستی سے باہر نکلکر نماز پڑہے اور دعا و
استغفار کرے **متى يستسقي الامام** امام استسقا کے لیے کب نکلے **عن** انس بن مالك قال جاء رجل الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله هلكت المواشي وانقطعت السبل فادع الله فدعا
رسول الله صلى الله عليه وسلم فمطرنا من الجمعة الى الجمعة فجاء رجل الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال يا رسول الله تهدمت البيوت وانقطعت السبل وهلكت المواشي فقال اللهم
على رؤس الجبال والاكام وبطون الاودية ومنابت الشجر فانجابت عن المدينة انجياب الثوب
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور رستے
بند ہو گئے (پانی نہ ہونے سے) آپ اللہ سے دعا کیجیے پانی برسنے کی لیے آپنے دعا کی تو اوس جمعہ سے لیکر دوسرے جمعہ تک پانی برسا
کیا پھر ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ گھر گر گئے اور رستے بند ہو گئے اور جانور مر گئے
(بہت پانی برسنے سے) آپنے فرمایا یا اللہ برسا پہاڑونکی چوٹیون پر اور ٹیلون پر اور نالون اور درختون مین اوسی وقت ابر مدینے پر سے
پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے **ف** یہ آپکے معجزات مین سے ایک بڑا معجزہ تھا **خروج الامام الى المصلى للاستسقاء**
امام کا نکلنا استسقا کے لیے **عن** عبد الله بن زيد الذي اري النداء قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے (جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصلی کیطرف نکلے (یعنی جنگل میں جہاں عید کی نماز پڑھتے تھے) استسقا کے لیے آپنے قبلہ کیطرف منہ کیا اور چادر کو اولٹا اور دو رکعتیں پڑھیں **ف** امام نسائی نے کہا یہ غلطی ہے سفیان بن عیینہ کی عبداللہ بن زید جنکو خواب میں اذان کی تعلیم ہوئی تھی وہ عبداللہ بن زید بن عبد ربہ ہیں اور یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں جو استسقا کی حدیث روایت کرتے ہیں

بَابُ الْحَالِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهَا إِذَا خَرَجَ

امام کو کس حال میں نکلنا چاہیے

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي فُلَانٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا فَلَمْ يَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتِكُمْ هٰذِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے روایت ہے مجھکو فلان شخص نے عبداللہ بن عباس پاس بھیجا یہ پوچھنے کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کی نماز کیونکر پڑھتے تھے اونہوں نے کہا آپ استسقا کے لیے نکلے عاجزی کرتے ہوئے انکسار سے بغیر آرایش اور زینت کے (تاکہ اللہ کی درگاہ میں محتاجی ظاہر ہووے اور وہ جلدی رحم کرے) پھر آپنے خطبہ نہیں پڑھا جیسے تم پڑھتے ہو اور دو رکعتیں پڑھیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ ترجمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقا کی نماز پڑھی ایک سیاہ چادر اوڑھے ہوئے

بَابُ جُلُوسِ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلْاِسْتِسْقَاءِ

استسقا میں امام کا منبر پر بیٹھنا

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ ترجمہ اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کی نماز کیونکر پڑھتے تھے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے عاجزی اور تضرع اور زاری سے بغیر زینت اور آرائش کے پھر منبر پر بیٹھے لیکن تمہاری طرح خطبہ نہیں پڑھا بلکہ برابر دعا اور عاجزی کرتے رہے اور تکبیر کہتے رہے اور دو رکعتیں پڑھیں جیسے عیدین میں پڑھتے تھے

تَحْوِيلُ الْإِمَامِ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

امام جب استسقا میں دعا مانگے تو اپنی پیٹھ لوگوں کیطرف کرے

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَحَوَّلَ لِلنَّاسِ ظَهْرَهُ وَدَعَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَأَ فَجَهَرَ ترجمہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے استسقا کے لیے اپنی چادر الٹی اور لوگوں کیطرف پیٹھ پھیری اور دعا کی پھر دو رکعتیں پڑھیں ان میں قرات پکار کے کی

تقلیب الامام الرداء عند الاستسقاء استسقا کے وقت امام کا چادر الٹنا

عن عباد بن تمیم عن عمه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم استسقی وصلی رکعتین وقلب رداءه ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت ہے انھوں نے اپنے چچا سے سنا (عبد اللہ بن زید بن عاصم سے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور چادر کو الٹا ف اسطرح کہ داہنا کونا اوسکا بائیں مونڈھے پر کیا اور بایاں اوسکا داہنے مونڈھے پر کیا جیسے ابوداؤد کی روایت میں ہے مقصود اس سے فال نیک ہے کہ فصل کی حالت بھی اسیطرح الٹ جاویگی قحط اور گرانی کے بدلے بارش اور ارزانی ہوگی)

متی یحول الامام رداءه امام اپنی چادر کب الٹے

عن عبد اللہ بن زید یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاستسقی وحول رداءه حین استقبل القبلة ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آپ نے پانی کے لیے دعا کی اور چادر الٹی جب قبلے کیطرف منہ کیا

رفع الامام یده امام کا ہاتھ اوٹھانا دعا کے لیے استسقا میں

عن عباد بن تمیم عن عمه انه رای رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی الاستسقاء استقبل القبلة وقلب الرداء ورفع یدیه ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت ہے انہوں نے اپنے چچا سے سنا (عبد اللہ بن زید سے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا استسقا میں آپنے قبلے کیطرف منہ کیا اور چادر الٹی اور ہاتھ اٹھائے ف دونوں آسمان کیطرف دعا کی لیکن ہتھیلیاں نیچے کیطرف رکھیں اور اونکی پشت اوپر کی یعنی الٹی جیسے مسلم کی روایت میں ہے نووی نے کہا ایک جماعت نے ہمارے اصحاب میں سے کہا ہے کہ جب دعا کیجاوے کسی بلا کے اوٹھنے کے لیے جیسے قحط وغیرہ تو ہاتھوں کی پشت اوپر رکھے اور جب دعا کیجاوے کسی چیز کے مانگنے کے لیے تو ہتھیلیاں اوپر رکھے

باب کیف یرفع ہاتھوں کو کہاں تک اوٹھاوے

عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا یرفع یدیه فی شیء من الدعاء الا فی الاستسقاء فانه کان یرفع یدیه حتی یری بیاض ابطیه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھ نہیں اوٹھاتے تھے مگر استسقا میں یہانتک اوٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی کھلائی دیتی ف نووی نے کہا اس حدیث کی تاویل یہ ہے کہ بہت بلند نہ اوٹھاتے تھے مگر استسقا میں اسلیے کہ اور دعاؤں میں بھی ہاتھ کا اٹھانا آپ سے ثابت ہوا ہے

عن ابی اللحم انه رای رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عند احجار الزیت یستسقی وهو مقنع بکفیه یدعو ترجمہ ابی اللحم سے روایت ہے وہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی کے لیے دعا کرتے ہوئے احجار الزیت (ایک جگہ کا نام ہے مدینہ میں وہاں کے پتھر سیاہ اور چکنے ہیں) میں آپ دونوں ہتھیلیاں اوٹھائے ہوئے تھے

عن انس بن مالک یقول بینا نحن فی المسجد یوم الجمعة ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یخطب الناس فقام رجل فقال یا رسول اللہ انقطعت السبل وهلکت الاموال واجدب البلاد فادع اللہ ان یسقینا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یدیه حذاء وجهه فقال اللهم اسقنا فواللہ ما نزل رسول اللہ صلی اللہ علیه

وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ حَتَّى أُوسِعْنَا مَطَرًا وَأُمْطِرْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى الْجُمُعَةِ الأُخْرَى فَقَالَ رَجُلٌ لاَ أَدْرِي هُوَ
الَّذِي قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقِ لَنَا أَمْ لاَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ
وَهَلَكَتِ الأَمْوَالُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُمْسِكَ عَنَّا الْمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا وَلَكِنْ عَلَى الْجِبَالِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلاَّ أَنْ تَكَلَّمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ تَمَزَّقَ السَّحَابُ حَتَّى مَا نَرَى مِنْهُ شَيْئًا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم
مسجد میں بیٹھے تھے جمعہ کے روز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنا رہے تھے لوگوں کو اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے
لگا یا رسول اللہ رستے بند ہو گئی اور اونٹ مر گئے اور شہروں میں قحط ہو گیا (پانی نہ برسنے سے) آپ اللہ سے دعا کیجیے پانی برساوے پھر
رسول اللہ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ کے سامنے اٹھائے اور فرمایا یا اللہ پانی پلا ہم کو تو قسم خدا کی آپ منبر سے بھی نہیں اترے تھے
کہ پانی زور کا برس گیا اور برابر برستا رہا اس دن بھی لیکر دوسرے جمعہ تک پھر ایک شخص بولا (لیکن مجھے یاد نہیں یہی شخص تھا جس نے
پہلے کہا تھا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ پانی برسا دے یا دوسرا شخص تھا) یا رسول اللہ رستے بند ہو گئی اور اونٹ گئے پانی کی شدت
سے تو دعا کیجیے اللہ پانی کو روک لیوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ ہمارے گرداگرد درختوں اور پہاڑوں میں برسے لیکن
ہم پر نہ برسے انس نے کہا قسم خدا کی آپ کا یہ کہنا تھا کہ ابر پھٹ گیا یہاں تک کہ ہم کو دکھلائی نہ دیا ذِكْرُ الدُّعَاءِ

استسقا میں کیا دعا مانگے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَسْقِنَا ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی اللھم اسقنا یعنی یا اللہ پانی پلا ہم کو عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَحَطَتِ الْمَطَرُ
وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِيَنَا قَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا اللَّهُمَّ اسْقِنَا وَايْمُ اللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً
مِنْ سَحَابٍ قَالَ فَأَنْشَأَتْ سَحَابَةٌ فَانْتَشَرَتْ ثُمَّ إِنَّهَا أُمْطِرَتْ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
وَانْصَرَفَ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الأُخْرَى فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوا
إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا
وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الإِكْلِيلِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے روز اتنے میں لوگ کھڑے ہوئے اور چلانے لگے کہنے لگے اے نبی اللہ کے پانی رک گیا ہے اور
جانور مر گئے تو اللہ سے دعا کیجیے پانی برسنے کی آپ نے فرمایا یا اللہ پانی پلا ہم کو قسم خدا کی اس وقت آسمان میں ہم کو ایک ٹکڑا بھی
ابر کا دکھلائی نہ دیتا تھا اتنے میں ابر کا ایک ٹکڑا پیدا ہوا اور وہ پھیل گیا پھر پانی برسنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے
اترے اور نماز پڑھ کر فارغ ہوئے پھر پانی برستا رہا دوسرے جمعے تک جب دوسرے جمعے کو آپ منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو لوگ چلانے لگے

اور کہنے لگے ای بنی اسد کے گھر گر گئے اور رستے بند ہو گئے پانی کی شدت سے تو دعا کیجئے اسد سے پانی رک جاوے آپ نے تبسم فرمایا
(یعنی آپ ہنسے اسبات پر کہ ابھی تو پانی کو مانگتے تھے اب پانی سے ڈر گئے) پھر آپ نے دعا کی یا اسد ہمارے گرد اگرد برسے ہم پر نہ
برسے یہ کہنا تھا کہ ابر مدینے پر سے پھٹ گیا تو پانی مدینے کے گرد برستا تھا لیکن مدینے میں ایک قطرہ نہ پڑتا تھا راوی نے کہا میں نے
مدینے کو دیکھا کہ ابر و سپر سا ہو رہا تھا جیسے ٹوپی سر پر (یعنی بیچ میں سے پھٹا ہوا تھا) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ
الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا
وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّغِيْثَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابَةٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَّمَا
بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ فَطَلَعَتْ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ وَاَمْطَرَتْ
قَالَ اَنَسٌ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ فَقَالَ وَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ
وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّمْسِكَهَا عَنَّا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا
وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي
الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ سَاَلْتُ اَنَسًا اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں آیا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے وہ آپکے سامنے گیا کھڑے کھڑے اور کہنے لگا یا رسول اللہ مر گئے اونٹ اور بند ہو گئے رستے
تو دعا کیجئے اللہ سے پانی برسا دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے پھر فرمایا یا اللہ پانی برسا پھر انس نے
کہا قسم خدا کی ہمکو آسمان میں کہیں ابر یا ٹکڑا ابر کا معلوم نہ ہوتا تھا اور ہمارے اور سلع (ایک پہاڑ کا نام ہے مدینے کے پاس) کے بیچ میں
کسی گھر یا مکان کی آڑ نہ تھی (کہ اوس میں ابر چھپا ہو مقصود اس سے آپ کے معجزے کا ظاہر کرنا ہے کہ بارش کا کوئی سامان نہ تھا
اور دفعتًا آپ کے دعا مانگتے ہی ابر پیدا ہو گیا اور پانی برسنے لگا) اتنے میں ایک ٹکڑا ابر کا مثل ڈھال کے نمودار ہوا اور آسمان کے
بیچ میں آکر پھیل گیا اور برسنے لگا انس نے کہا قسم خدا کی اوس روز سے ہمنے ایک ہفتے تک سورج کو نہ دیکھا پھر ایک شخص اوسی دروازے سے
دوسرے جمعے کو آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے وہ سامنے آن کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اونٹ مر گئے
اور رستے بند ہو گئے تو دعا کیجئے اللہ سے پانی رک جاوے آپنے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے اور فرمایا یا اللہ ہمارے ارد گرد برسے اور ہم پر نہ برسے ایسے
برسے ٹیلوں اور چڑھاؤ اور اوتار اور درختوں میں یہ کہنا تھا کہ ابر پھٹ گیا اور ہم دہوپ میں نکلے چلتے ہوئے شریک نے کہا میں نے
انس سے پوچھا یہ دوسرا شخص وہی پہلا شخص تھا اونہوں نے کہا نہیں

باب الصَّلٰوةِ بَعْدَ الدُّعَاءِ استسقا میں دعا مانگ کر نماز پڑھنے کا بیان

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِيْ فَحَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللّٰهَ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ

وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فِي الْحَدِيثِ وَقَرَأَ فِيهِمَا **ترجمہ** عباد بن تمیم سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے چچا سے (عبداللہ بن زید سے) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن استسقا کے لیے نکلے تو آپ نے لوگوں کی طرف پیٹھ کی اور اللہ سے دعا کرتے تھے قبلہ کی طرف منہ کر کے اور چادر اولٹی پھر دو رکعتیں پڑھیں اور دونوں میں قراءت کی

كَمْ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ استسقا کی نماز کی کتنی رکعتیں ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ **ترجمہ** عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں اور قبلے کی طرف منہ کیا

كَيْفَ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ استسقا کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیے

عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ اَرْسَلَنِي اَمِيرٌ مِنَ الْاُمَرَاءِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ اَنْ يَسْاَلَنِي خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ **ترجمہ** اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ نے کہا مجھ کو امیروں میں سے ایک امیر نے عبداللہ بن عباس کے پاس بھیجا استسقا کی نماز پوچھنے کے لیے ابن عباس نے کہا اس نے خود کیوں مجھ سے نہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عاجزی سے بے بناؤ کیے جھکتی اور زاری کرتے ہوئے پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں جیسے عید میں پڑھتے ہیں اور تمہاری طرح خطبہ نہیں پڑھا

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ استسقا کی نماز میں قراءت پکار کر کرنا

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ **ترجمہ** عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبداللہ بن زید سے) روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں قراءت پکار کے کی

اَلْقَوْلُ عِنْدَ الْمَطَرِ پانی برستے وقت کیا کہے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُمْطِرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے جب پانی برستا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا اللہ اس کو برسا اور فائدہ مند کر

كَرَاهِيَةُ الْاِسْتِمْطَارِ بِالْكَوْكَبِ تاروں کی گردش پر پانی برسنے کا اعتقاد برا ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جب میں اپنے بندوں پر کچھ نعمت اتارتا ہوں تو ایک فرقہ اس کا انکار کرتا ہے کہتا ہے فلاں تارے نے ایسا کیا یا فلاں تارے سے ایسا ہوا **ف** حالانکہ تارے میں کوئی ارادہ نہیں ہے وہ تو جماد ہے سبب نعمتیں اسکی ہی ہوتی ہیں جسے اللہ چاہتا

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ بِي وَحَمِدَنِي عَلٰى سُقْيَايَ

فذلك الذي آمن بي وكفر بالكوكب ومن قال مطرنا بنوء كذا وكذا فذلك الذي كفر بي وآمن
بالكوكب ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے پانی برسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپنے اوسکے
صبح کو فرمایا تم نے نہیں سنا جو تمہارے پروردگار نے فرمایا پروردگار نے فرمایا میں جب اپنے بندوں پر کوئی نعمت
اوتارتا ہوں تو ایک گروہ اوسکا انکار کرتے ہیں کہتے ہیں ہمپر فلانے تارے کے نکلنے یا ڈوبنے سے پانی پڑا پھر جو شخص مجھپر
ایمان لایا اور میرا شکر کیا پانی برسنے پر وہ تو مومن ہے میرا اور کافر ہے تارے کا اور جس نے کہا ہمپر فلان تارے کے نکلنے
یا ڈوبنے سے پانی پڑا وہ کافر ہے میرا اور مومن ہے تارے کا عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لو أمسك الله عز وجل المطر عن عباده خمس سنين ثم أرسله لأصبحت طائفة
من الناس كافرين يقولون سقينا بنوء المجدح ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر اللہ تعالی پانچ برس تک اپنے بندوں سے پانی کو روک لیوے پھر پانی برساوے جب بھی ایک گروہ کافر ہی رہیگا وہ کہیگا ہمپر
پانی پڑا مجدح (ایک تارے کا نام ہے) کے نکلنے سے

مسألة الإمام رفع المطر إذا خاف ضرره

جب بہت شدت سے پانی پڑے اور نقصان کا خوف ہو تو اوسکے بند ہونے کے لیے امام دعا کرے عن أنس قال قحط المطر عاما فقام بعض
المسلمين إلى النبي صلى الله عليه وسلم في يوم جمعة فقال يا رسول الله قحط المطر وأجدبت الأرض وهلك
المال قال فرفع يديه وما نرى في السماء سحابة فمد يديه حتى رأيت بياض إبطيه يستسقي الله عز وجل
قال فما صلينا الجمعة حتى أهم الشاب القريب الدار الرجوع إلى أهله فدامت جمعة فلما كانت الجمعة
التي تليها قالوا يا رسول الله تهدمت البيوت واحتبس الركبان قال فتبسم لسرعة ملال ابن آدم
وقال بيده اللهم حوالينا ولا علينا فتكشطت عن المدينة ترجمہ انس سے روایت ہے ایک سال قحط ہوا تو بعضے
مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے جمعہ کے روز اور عرض کیا یا رسول اللہ پانی رک گیا ہے زمین سوکھ گئی (اوسپر
سبزہ باقی نہیں رہا) اور اونٹ مرگئے (چارہ اور پانی نہ ملنے سے) آپنے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے اوسوقت آسمان میں ذرا سا بھی ابر
نہ تھا اپنے دونوں ہاتھوں کو خوب دراز کیا یہانتک کہ میں نے آپکے بغلوں کی سفیدی دیکھی آپ پانی مانگ رہے تھے اللہ جل جلالہ سے پھر جمعے
کی نماز سے ہم فارغ نہیں ہوئے تھے کہ جس جوان کا گھر قریب تھا اوسکو اپنے گھر جانا مشکل ہو گیا ایک ہفتے تک برابر برستا تھا جب دوسرا جمعہ
آیا تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ گھر گر گئے اور سواروں کا چلنا موقوف ہو گیا آپنے تبسم فرمایا آدمی کی جلدی رنجیدہ ہونے سے اور اشارہ
کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے اور فرمایا یا اللہ ہمارے ارد گرد برس اور ہمپر نہ برسے اوسی وقت ابر پھٹ گیا مدینے پر سے

رفع الإمام يديه عند مسألة إمساك المطر

جب پانی تھمنا بند ہو جاوے تو امام اپنے دونوں ہاتھ اوٹھا کر دعا کرے عن أنس بن مالك قال
أصاب الناس سنة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب
على المنبر يوم الجمعة فقام أعرابي فقال يا رسول الله هلك المال وجاع العيال فادع الله لنا فرفع رسول الله

صلى الله عليه وسلم يديه وما نرى في السماء قزعة والذي نفسي بيده ما وضعها حتى ثار سحاب أمثال الجبال ثم لم ينزل عن منبره حتى رأيت المطر يتحادر على لحيته فمطرنا يومنا ذلك ومن الغد والذي يليه حتى الجمعة الأخرى فقام ذلك الأعرابي أو قال غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا فما يشير بيده إلى ناحية من السحاب إلا انفرجت حتى صارت المدينة مثل الجوبة وسال الوادي قناة ولم يجئ أحد من ناحية إلا أخبر بالجود

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے لوگون پر قحط پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو آپ خطبہ پڑھ رہے تھے منبر پر جمعہ کی روز ایک گنوار اوٹھ کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ گئے اونٹ اور بھوکے ہوئے بچے بالے تو دعا کیجیے اللہ سے آپ نے یہ سنکر اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اوس وقت آسمان مین ابر کا ٹکڑا بھی کہلائی نہ دیتا تھا قسم اوس ذات کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے اپنے دونون ہاتھ نیچے نہین کیے تھے کہ ابر کی ٹکڑے اوٹھے پہاڑون کیطرح پھر منبر پر سے آپ اوترنے نہین پائے کہ منہ کا پانی آپکی داڑہی پر گرنے لگا (مسجد کے ٹپکنے سے) پھر اوس روز سارے دن پانی برستا رہا اور دوسرے دن بھی دوسرے جمعہ تک یہانتک کہ وہی اعرابی یا دوسرا اوٹھ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ گھر گر پڑے اور اونٹ ڈوب گئے اب اللہ سے دعا کیجیے (کہ پانی موقوف ہوجاوے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اور فرمایا یا اللہ ہمارے گرداگرد برسے ہم پر نہ برسے پھر جدہر آپ نے ابر کو اشارہ کیا اودہر سے وہ پھٹ گیا یہانتک کہ مدینہ مثل ایک گڑھے کے ہوگیا (جسکے گرداگرد ابر تھا اور بیچ مین خالی تھا) اور نالون مین پانی بہا گیا پھر جو کوئی کسی طرف سے آیا اوس نے بیان کیا کہ ہمارے ہان پانی برس رہا ہے (اس سے اور تصدیق ہوئی آپ کے دعا قبول ہونیکی)

آخر كتاب الاستسقاء

ولله المنة تمام ہوئی کتاب استسقا کی شکر خدا کا

كتاب صلوة الخوف

خوف کی نماز کا بیان

عن ثعلبة بن زهدم قال كنا مع سعيد بن العاص بطبرستان ومعنا حذيفة بن اليمان فقال أيكم صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف فقال حذيفة أنا فوصف فقال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف بطائفة ركعة صف خلفه وطائفة أخرى بينه وبين العدو فصلى بالطائفة التي تليه ركعة ثم نكص هؤلاء إلى مصاف أولئك وجاء أولئك فصلى بهم ركعة

ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے ہم سعید بن عاص کے ساتھ تھے طبرستان مین اور ہمارے ساتھ حذیفہ بن الیمان تھے (صحابی رسول اللہ صلعم کے) سعید نے کہا تم مین سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑہی ہے حذیفہ نے کہا مین نے پھر انہون نے بیان کیا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز اسطرح پڑہی کہ (لشکر کے دو حصے کیے) پہلے ایک حصے کے ساتھ ایک رکعت پڑہی جس نے آپ کے پیچھے صف باندہی اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابلے مین کھڑا رہا پھر دوسرے حصے کے ساتھ ایک رکعت پڑہی اور یہ حصہ اوسکی جگہ پر چلا گیا

ف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین ہوئین اور سب لوگون کی ایک ایک رکعت اور خوف مین

ایک رکعت کافی ہے عن ثعلبة بن زهدم قال كنا مع سعيد بن العاص بطبرستان فقال ايكم
صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف فقال حذيفة انا فقام حذيفة وصف
الناس خلفه صفين صفا خلفه وصفا موازي العدو فصلى بالذين خلفه ركعة ثم انصرف هؤلاء
الى مكان هؤلاء وجاء اولئك فصلى بهم ركعة ولم يقضوا ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے ہم
سعید بن عاص کے ساتھ تھے طبرستان میں اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کے ساتھ کسنے تم میں سے خوف
کی نماز پڑہی ہے حذیفہ نے کہا میں نے پھر حذیفہ کہڑے ہوئے اور اونکے پیچھے دو صفیں ہوئیں ایک صف تو دشمن کے سامنے
رہی اور ایک صف اونکے پیچھے پھر جو صف اون کے پیچھے تھی اون کے ساتھ ایک رکعت پڑہی بعد اوس کے وہ لوگ دشمن کے
سامنے چلے گئے اور دشمن کے سامنے والے آئے اونکے ساتھ ایک رکعت پڑہی پھر کسی نے قضا نہیں کی ف یعنی کسی گروہ نے
دوسری رکعت نہیں پڑہی ایک ہی رکعت پر قناعت کی عن زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل صلوة
حذيفة ترجمہ زید بن ثابت نے بھی مثل حذیفہ کی خوف کی نماز بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم سے عن ابن
عباس قال فرض الله الصلوة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم في الحضر اربعا وفي السفر ركعتين
وفي الخوف ركعة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں فرض کیں
اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى بذي
قرد وصف الناس خلفه صفين صفا خلفه وصفا موازي العدو فصلى بالذين خلفه ركعة ثم انصرف
هؤلاء الى مكان هؤلاء وجاء اولئك فصلى بهم ركعة ولم يقضوا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی ذی قرد میں (جو ایک مقام ہے مدینہ سے دو منزل پر) اور لوگوں نے آپ کے
پیچھے دو صفیں کیں ایک صف تو آپکے پیچھے رہی اور دوسری صف دشمن کے سامنے رہی پھر جو صف آپکے پیچھے تھی اوسکے ساتھ
آپنے ایک رکعت پڑہائی بعد اوسکے وہ صف چلی گئی اور دوسری صف آئی آپنے اونکے ساتھ ایک رکعت پڑہائی اور کسی نے قضا
نہیں کی عن عبيد الله بن عباس قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم وقام الناس معه فكبر
وكبروا معه وركع وركع اناس منهم ثم سجد وسجدوا ثم قام الى الركعة الثانية فتاخر الذين
سجدوا معه وحرسوا اخوانهم واتت الطائفة الاخرى فركعوا مع النبي صلى الله عليه وسلم و
سجدوا والناس كلهم في صلوة يكبرون ولكن يحرس بعضهم بعضا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے نماز کے لیے اور لوگ بھی آپکے ساتھ کہڑے ہوئے آپنے تکبیر کہی پھر آپنے رکوع کیا اور
لوگوں میں سے بھی کچھ لوگوں نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا انہوں نے بھی سجدہ کیا بعد اسکے آپ دوسری رکعت پڑہنے کو کہڑے
ہوئے اور جن لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا تہا وہ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے بہائیوں کی حفاظت کرنے لگے اور دوسرے لوگ آئے

اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (دوسری رکعت کا) رکوع اور سجدہ کیا اور سب لوگ نماز ہی میں تھے تکبیر کہتے جاتے تھے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت کرتا (پھر سب نے ایک ساتھ سلام پھیرا) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَانَتْ صَلٰوةُ الْخَوْفِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ كَصَلٰوةِ اَحْرَاسِكُمْ هٰؤُلَاءِ الْيَوْمَ خَلْفَ اَئِمَّتِكُمْ هٰؤُلَاءِ اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ عُقَبًا قَامَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ جَمِيْعًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَ مَعَهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا قِيَامًا اَوَّلَ مَرَّةٍ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ سَجَدُوْا مَعَهُ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهِمْ سَجَدَ الَّذِيْنَ كَانُوْا قِيَامًا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ جَلَسُوْا فَجَمَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّسْلِيْمِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے خوف کی نماز نہ تھی مگر دو سجدے جیسے آج کل تمہاری نگہبان پڑھتے ہیں تمہارے اماموں کے پیچھے مگر وہ آگے پیچھے ہوتے اسطرح کہ پہلے ایک گروہ بلکہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے پھر ایک گروہ نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور سب آپ کے ساتھ اوٹھے پھر آپ نے رکوع کیا تو سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ لوگوں نے سجدہ کیا جو پہلے کھڑے رہے تھے اور اونہوں نے سجدہ نہیں کیا تھا اور جو لوگ پہلے سجدہ کر چکے تھے وہ کھڑے رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور وہ لوگ بھی بیٹھے جنھوں نے اخیر میں آپ کے ساتھ سجدہ کیا تو جو لوگ کھڑے رہے تھے (اور اونہوں نے سجدہ نہیں کیا تھا) اونہوں نے اپنے لیے سجدہ کر لیا پھر سب بیٹھے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام پھیرا عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُصَافُّو الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَامُوْا فَقَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھائی تو ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی اور ایک صف دشمن کے مقابل رہی آپ نے ایک رکعت پڑھی پھر وہ لوگ چلے گئے اور جو لوگ دشمن کے سامنے تھے وہ آئے اونکے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر سب اوٹھے اور ہر ایک نے ایک ایک رکعت ادا کی (جو رہ گئی تھی) عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ ترجمہ صالح بن خوات نے روایت کیا اوس شخص سے جنھوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں (جو سنہ ۵ ہجری میں ہوا اوس میں مسلمانوں کو بہت تکلیف تھی انکے پاؤں پھٹ گئے تھے چیتھڑے لپیٹ لیے تھے اسی واسطے اوسکو ذات الرقاع کہتے ہیں) خوف کی نماز پڑھی تھی (اوس شخص کا نام سہل بن ابی حثمہ تھا) اسطرح کہ پہلے ایک گروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف باندھی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا آپ نے ایک رکعت اون لوگوں کے ساتھ

پڑھی جو آپ کے پیچھے تھے پھر آپ کھڑے رہے اور وہ لوگ دوسری رکعت پڑھ کر فارغ ہوگئے اور دشمن کے سامنے جاکر صف باندھی اب
دوسرا گروہ آیا آپ نے اون کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے دوسری رکعت اپنی (جو جاتی رہی
تھی) پڑھی بعد اوس کے آپ نے سلام پھیرا **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى باحدى
الطائفتين ركعة والطائفة الاخرى مواجهة العدو ثم انطلقوا فقاموا مقام اولئك وجاء
اولئك فصلى بهم ركعة اخرى ثم سلم عليهم فقام هؤلاء فقضوا ركعتهم وقام هؤلاء فقضوا
ركعتهم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا
گروہ دشمن کے سامنے رہا پھر وہ چلا گیا اور اوس کی جگہ جاکر کھڑے ہوئے اور وہ گروہ آیا اوسکے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ نے سلام
پھیر دیا سب پر اور ہر ایک گروہ کھڑا ہوا اور اپنی ایک ایک رکعت (جو باقی تھی) پڑھی **عن** عبد الله بن عمر قال غزوت
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل نجد فوازينا العدو وصاففناهم فقام رسول الله صلى الله عليه
وسلم يصلي بنا فقامت طائفة منا معه واقبلت طائفة على العدو فركع رسول الله صلى الله عليه وسلم
ومن معه ركعة وسجدتين ثم انصرفوا فكانوا مكان اولئك الذين لم يصلوا وجاءت الطائفة
التي لم تصل فركع بهم ركعة وسجدتين ثم سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام كل رجل
من المسلمين فركع لنفسه ركعة وسجدتين **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف تو ہم دشمن کے برابر کھڑے ہوئے اور اوس کے مقابل صفیں باندھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑھانے کو کھڑے ہوئے تو پہلے ایک گروہ ہم میں سے آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کی طرف منہ کیے رہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے اوسکے ساتھ کیے پھر وہ گروہ دوسرے گروہ کی جگہ چلا گیا جنہوں نے نماز نہیں پڑھی
تھی اور وہ گروہ آیا اوسکے ساتھ بھی آپ نے ایک رکوع اور دو سجدے کیے پھر آپ نے سلام پھیرا بعد اوس کے ہر ایک مسلمان کھڑا ہوا اور
اوس نے اپنے لیے رکوع اور دو سجدے ادا کیے **عن** عبد الله بن عمر يحدث انه صلى صلوة الخوف مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال كبر النبي صلى الله عليه وسلم وصفت خلفه طائفة منا واقبلت طائفة
على العدو فركع بهم النبي صلى الله عليه وسلم ركعة وسجدتين ثم انصرفوا واقبلوا على العدو
وجاءت الطائفة الاخرى فصلوا مع النبي صلى الله عليه وسلم ففعل مثل ذلك ثم سلم ثم قام كل
رجل من الطائفتين فصلى لنفسه ركعة وسجدتين **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ خوف کی نماز پڑھی وہ کہتے تھے آپ نے تکبیر کہی اور ایک گروہ نے ہم میں سے آپ کے پیچھے صف باندھی اور دوسرا گروہ دشمن
کے سامنے رہا پہلے آپ نے اوس گروہ کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کیے پھر وہ دشمن کے سامنے چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا اور
اوس نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے ویسا ہی کیا پھر ہر ایک نے ایک رکوع اور دو سجدے اپنے ساتھ کیے

پھر آپ نے سلام پھیر دیا بعد اس کے ہر ایک شخص دونوں گروہوں میں سے کھڑا ہوا اور اپنی ایک ایک رکعت اور دو سجدے کیے عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ قَامَ فَكَبَّرَ فَصَلّٰى خَلْفَهٗ طَائِفَةٌ
مِنَّا وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ
انْصَرَفُوْا وَلَمْ يُسَلِّمُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَى الْعَدُوِّ فَصَفُّوْا مَكَانَهُمْ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَفُّوْا خَلْفَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ اَتَمَّ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ فَصَلّٰى كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَ
سَجْدَتَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور
ہم میں سے ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے
کیے پھر وہ گروہ چلا گیا لیکن انہوں نے سلام نہیں پھیرا اور دشمن کے سامنے کھڑا ہوا اور صف باندھی اور دوسرا گروہ (جو دشمن کے
سامنے تھا) آیا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی آپ نے ایک رکوع اور دو سجدے ان کے ساتھ کیے پھر آپ نے
سلام پھیر دیا کیونکہ آپ کی دو رکوع اور چار سجدے پوری ہو گئے بعد اس کے دونوں کے لوگ کھڑے ہوئے اور ہر ایک نے اپنے لیے ایک
ایک رکوع اور دو دو سجدے کیے (امام نسائی نے کہا ابو بکر بن السنی نے کہا یہ حدیث منقطع ہے) اس لیے کہ ابن شہاب
زہری نے ابن عمر سے صرف دو حدیثیں سنی ہیں اور یہ حدیث انہیں میں سے نہیں ہے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهٖ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهٗ وَطَائِفَةٌ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهٗ
رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوْا وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی تو ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے
کھڑا ہوا پھر جو گروہ آپ کے ساتھ تھا انہوں نے آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی بعد اس کے وہ گروہ چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا آپ نے ان کے
ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی پھر ہر ایک گروہ نے ایک ایک رکعت (جو باقی تھی) ادا کی عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَنَّهٗ سَاَلَ
اَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَعَمْ قَالَ مَتٰى قَالَ
عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهٗ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ
اُخْرٰى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُوْرُهُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوْا جَمِيْعًا الَّذِيْنَ
مَعَهٗ وَالَّذِيْنَ يُقَابِلُوْنَ الْعَدُوَّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً وَّرَكَعَتْ مَعَهُ
الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ مَعَهٗ فَذَهَبُوْا اِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ
كَانَتْ مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوْا فَرَكَعَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً أُخْرٰى وَرَكَعُوْا مَعَهُ وَسَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهُ ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ
الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ ثُمَّ كَانَ
السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوْا جَمِيْعًا فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ
وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ ترجمہ مروان بن حکم سے روایت ہے انہوں نے ابوہریرہ سے پوچھا کیا
تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے ابوہریرہ نے کہا ہاں مروان نے کہا کب ابوہریرہ نے کہا
جس سال نجد کی لڑائی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کو کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک گروہ کھڑا
ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا اون کی پیٹھ قبلہ کی طرف تھی آپ نے تکبیر کہی تو سب لوگوں نے تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ تھے
اور جو لوگ دشمن کے سامنے کھڑے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو آپ کے ساتھ اوس گروہ نے رکوع کیا جو آپ کے
پیچھے تھا پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ اوسی گروہ نے سجدہ کیا جو آپ کے پیچھے تھا اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کی ساتھ وہ گروہ کھڑا ہوا جو آپ کے پیچھے تھا پھر وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا اور جو گروہ دشمن
کی سامنے تھا وہ آیا انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے پھر وہ رکوع اور سجدہ کر کے جب کھڑے ہوئے
تو آپ نے دوسری رکعت کا رکوع کیا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا انہوں نے بھی آپ کے ساتھ
سجدہ کیا پھر جو گروہ دشمن کے ساتھ تھا وہ آیا انھوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے اور جو لوگ آپ کے
ساتھ تھے وہ بھی بیٹھے رہے پھر سلام ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور سب لوگوں نے سلام پھیرا پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور سب لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَازِلًا بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ مُحَاصِرَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ إِنَّ لِهٰؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ
أَبْنَائِهِمْ وَأَبْكَارِهِمْ أَجْمِعُوْا أَمْرَكُمْ ثُمَّ مِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً فَجَاءَ جِبْرِيْلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ
بِصِنْفَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ وَطَائِفَةٌ مُقْبِلُوْنَ عَلٰى عَدُوِّهِمْ قَدْ أَخَذُوْا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ
رَكْعَةً ثُمَّ يَتَأَخَّرُ هٰؤُلَاءِ وَيَتَقَدَّمُ أُولٰئِكَ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً تَكُوْنُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ وَلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضجنان
اور عسفان کے بیچ میں اوترے کافروں کو گھیرے ہوئے تو کافروں نے کہا یہ لوگ نماز کو اپنی اولاد اور بیٹیوں سے زیادہ چاہتے ہیں
تم سب لوگ تیار رہو پھر ایک ہی دفعہ ان پر جھپٹ پڑو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور حکم کیا کہ اپنے صحابہ کے دو گروہ
کر و اپنے ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھیں اور ایک گروہ دشمن کے سامنے اپنے بچاؤ اور ہتھیار سنبھالے رہے ایک رکعت پڑھ کر پھر وہ گروہ چلا گیا
دوسرا گروہ آیا آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور ان لوگوں کی آپ
کے ساتھ ایک ایک رکعت ہوئی اور ایک ایک رکعت الگ انہوں نے پڑھی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهُ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً
وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى قَامُوْا فِيْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَقَامُوْا مَقَامَ هٰؤُلَاءِ وَ
صَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کی پڑہی
تو ایک صف آپ کے سامنے کہڑی ہوئی اور ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی پہلے آپ نے اس صف کے ساتھ جو پیچھے تھی
ایک رکعت پڑہی اور دو سجدے کیے پھر وہ لوگ آگے بڑہ گئے یہانتک کہ اپنے ساتھیونکی جگہہ مین کھڑے ہو گئے (یعنے اون لوگون کے
جگہہ جو آپ کے آگے تھے) اور وہ لوگ آئے اور انکی جگہہ کھڑے ہوئے (یعنے آپ کے پیچھے) آپ نے اون کے ساتھ ایک رکعت پڑہی اور دو
سجدے کیے پہر سلام پہیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین ہوئین اور اون لوگونکی ایک ایک رکعت عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتْ
خَلْفَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اِنَّهُمُ
انْطَلَقُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا فِيْ وَجْهِ الْعَدُوِّ وَجَاءَتْ تِلْكَ الطَّائِفَةُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ
فَسَلَّمَ الَّذِيْنَ خَلْفَهُ وَسَلَّمَ اُولٰئِكَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
لڑائی مین تکبیر نماز کہی گئی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے
جو لوگ پیچھے تھے اون کے ساتھ آپنے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر وہ چلے گئے اور اون لوگونکی جگہہ کھڑے ہوئے جو دشمن کے سامنے
تھے اور وہ گروہ آیا اوس کے ساتھ آپنے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پہیرا اور جو لوگ
آپکے پیچھے تھے اور جو دشمن کے سامنے تھے اونہون نے بھی سلام پہیرا عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقُمْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا وَرَفَعَ وَرَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلسُّجُوْدِ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ
يَلُوْنَهُ وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِيْ حِيْنَ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ ثُمَّ سَجَدَ الصَّفُّ
الثَّانِيْ حِيْنَ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْكِنَتِهِمْ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَلُوْنَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْاٰخَرُ فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِهِمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فِيْ مَقَامِ الْاٰخَرِيْنَ وَرَكَعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلسُّجُوْدِ سَجَدَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامًا
فَلَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے خوف کی نماز مین ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور دو صفین کین اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے بیچ مین

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپنے سر اوٹھایا ہم نے بھی سر اوٹھایا جب آپ سجدے کو جھکے تو آپ نے سجدہ کیا اور اوس صف نے جو آپ کے نزدیک تھی اور دوسری صف کھڑی رہی یہانتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پاس والی صف نے سر اوٹھایا پھر دوسری صف نے سجدہ کیا جب آپ نے سر اوٹھایا اپنی جگہوں میں پھر جو صف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی وہ پیچھے ہٹ گئی اور جو صف پیچھے تھی وہ آگے بڑھ گئی اور اونکی جگہہ پر کھڑی ہوئی اور یہ صف اوس صف کی جگہہ کھڑی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سر اوٹھایا ہم نے بھی سر اوٹھایا جب آپ سجدے کے لیے جھکے تو جو لوگ آپ کے نزدیک تھے اونہوں نے سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے دشمن کو تاکتے ہوئے) جب آپنے سر اوٹھایا اور آپ کے پاس والے لوگوں نے تو اور لوگوں نے سجدہ کیا پھر آپ نے سلام پھیرا

عن جابر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بنخل والعدو بيننا وبين القبلة فكبر النبي صلى الله عليه وسلم فكبروا جميعا ثم ركع فركعوا جميعا ثم سجد النبي صلى الله عليه وسلم والصف الذي يليه والآخرون قيام يحرسونهم فلما قاموا سجد الآخرون مكانهم الذي كانوا فيه ثم تقدم هؤلاء إلى مصاف هؤلاء ثم ركع فركعوا جميعا ثم رفع فرفعوا جميعا ثم سجد النبي صلى الله عليه وسلم والصف الذي يلونه والآخرون قيام يحرسونهم فلما سجدوا وجلسوا سجد الآخرون مكانهم ثم سلم قال جابر كما يفعل أمراؤكم

ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کھجوروں کے درختوں میں اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے بیچ میں تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی لوگوں نے بھی سب نے تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا پھر آپنے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ اوس صف نے سجدہ کیا جو آپ کے پاس تھی اور دوسرے لوگ کھڑے رہے حفاظت کرتے ہوئے جب وہ سجدے سے اوٹھے تو دوسروں نے سجدہ کیا اپنی جگہ کھڑے تھے پھر وہ لوگ اون لوگوں کی جگہ آگئے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ کے پاس والے لوگ اونکی جگہ چلے گئے) پھر آپ نے رکوع کیا تو آپ کے ساتھ سب نے رکوع کیا پھر آپنے رکوع سے سر اوٹھایا سب نے سر اوٹھایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور اوس صف نے جو آپ کے پاس تھے اور دوسرے لوگ کھڑے رہے حفاظت کرتے ہوئے جب وہ سجدہ کرکے بیٹھ گئے تو اونہوں نے سجدہ کیا اپنی جگہہ میں پھر آپ نے سلام پھیرا جابر نے کہا جیسے آجکل تمہارے امیر کیا کرتے ہیں

عن أبي عياش الزرقي أن النبي صلى الله عليه وسلم كان مصاف العدو بعسفان وعلى المشركين خالد بن الوليد فصلى بهم النبي صلى الله عليه وسلم الظهر قال المشركون إن لهم صلاة بعد هذه هي أحب إليهم من أموالهم وأبنائهم فصلى بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر فصفهم صفين خلفه فركع بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعا فلما رفعوا رؤوسهم سجد الصف الذي يليه وقام الآخرون فلما رفعوا رؤوسهم من السجود سجد الصف المؤخر بركوعهم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم تأخر الصف المقدم وتقدم الصف المؤخر فقام كل واحد منهم في مقام صاحبه ثم ركع بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعا فلما رفعوا

رُؤُسَهُمْ مِنَ الرُّكُوعِ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ سُجُودِهِمْ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** ابو عیاش زرقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے سامنے تھے عسفان میں (یہ دوسری منزل ہے مکہ سے مدینہ کو جاتے ہوئے) اور مشرکین کے سردار خالد بن ولید تھے (جو اوس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہی مشرکین نے کہا اسکے بعد ایک نماز ہے جسکو اپنی آل اور اولاد سے زیادہ چاہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑہی تو لوگوں کی دو صفیں کیں آپکے پیچھے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا آپکے ساتھ سبنے رکوع کیا پھر جب سب نے سر اوٹھایا تو آپ کے پاس والی صف نے سجدہ کیا اور پچھلے لوگ کھڑے رہے (دشمن کو تاکتے ہوئے) جب انہوں نے سجدے سے سر اوٹھایا تو اور لوگوں نے جو اون کے پیچھے تھے سجدہ کیا اور رکوع کے بعد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا پھر آگے والی صف پیچھے آگئی اور پیچھے والی صف آگے بڑھ گئی اور ہر ایک شخص اپنے ساتھی کی جگہ پر کھڑا ہوا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سبنے رکوع کیا جب رکوع سے سر اوٹھایا تو پاس والی صف نے آپکے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے (دشمن کو تاکتے ہوئے) جب وہ سجدے سے فارغ ہوئے تو دوسرے لوگوں نے سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پر سلام پھیرا

عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ غِرَّةً وَلَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ غَفْلَةً فَنَزَلَتْ يَعْنِي صَلَاةَ الْخَوْفِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَفَرَّقَنَا فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً تُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِرْقَةً يَحْرُسُونَهُ فَكَبَّرَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُمْ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ هَؤُلَاءِ وَأُولَئِكَ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَتَأَخَّرَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيعًا الثَّانِيَةَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَبِالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُمْ ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِينَ يَعْنِي يَلُونَهُ ثُمَّ تَأَخَّرُوا فَقَامُوا فِي مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِكُلِّهِمْ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ مَعَ إِمَامِهِمْ وَصَلَّى مَرَّةً بِأَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ **ترجمہ** ابو عیاش زرقی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عسفان میں آپنے ظہر کی نماز پڑہی اوس وقت مشرکوں کے سردار خالد بن ولید تھے مشرکوں نے کہا ہم نے انکو دہوکا دینے کا ایک وقت پایا تھا ان کی غفلت کا ایک وقت پایا تھا (یعنی نماز کا وقت) اوس وقت خوف کی نماز کی آیت اوتری ظہر اور عصر کے بیچ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑہی ہمارے دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑے نے آپ کے ساتھ نماز پڑہی اور ایک ٹکڑے حفاظت کرتی ہے پہلے آپ نے سب کے ساتھ تکبیر کہی یعنی جو لوگ آپکے پاس تھے اور جو لوگ حفاظت کرتے تھے سبنے تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا تو سبنے رکوع کیا پھر سجدہ کیا آپکے پاس والوں نے اور سجدہ کرکے وہ پیچھے ہٹ گئے اور پیچھے والے آگے بڑہ گئے اونہوں نے سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دوسرا رکوع کیا سب کے ساتھ یعنی جو پاس والے تھے اور جو حفاظت کرتے تھے سبنے رکوع کیا پھر سجدہ کیا پاس والوں نے اور وہ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں

جگہہ کھڑے ہوئے اور پیچھے والے آگے بڑہ گئے اونہون نے سجدہ کیا پھر آپ نے سب پر سلام پھیرا تو ہر ایک کی دو
دو رکعتین امام کے ساتھہ ہوگئین اور ایکبار آپنے خوف کی نماز پڑہی بنی سلیم کی زمین مین **عن** ابی بکرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالقوم فی الخوف رکعتین ثم سلم ثم صلی بالقوم الآخرین
رکعتین ثم سلم فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعا **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگون کے ساتھ خوف کی نماز مین دو رکعتین پڑھین پھر سلام پھیرا پھر دوسرے لوگونکے ساتھہ دو رکعتین پڑھین پھر سلام پھیرا تو رسول اللہ نے
پڑھین اور لوگون نے دو دو رکعتین) **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بطائفۃ
من اصحابہ رکعتین ثم سلم ثم صلی باخرین ایضا رکعتین ثم سلم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب مین سے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتین پڑھین پھر سلام پھیرا پھر دوسرے گروہ کے ساتھہ
دو رکعتین پڑھین پھر سلام پھیرا **عن** سہل بن ابی حثمۃ فی صلوۃ الخوف قال یقوم الامام مستقبل القبلۃ
ویقوم طائفۃ منہم معہ وطائفۃ قبل العدو ووجوہہم الی العدو فیرکع بہم رکعۃ ویرکعون
لانفسہم ویسجدون سجدتین فی مکانہم ویذہبون الی مقام اولئک ویجیء اولئک فیرکع بہم
ویسجد بہم سجدتین فہی لہ ثنتان ولہم واحدۃ ثم یرکعون رکعۃ ویسجدون سجدتین
ترجمہ سہل ابن حثمہ سے روایت ہے خوف کی نماز مین کہا امام قبلہ کیطرف منہ کرکے کھڑا ہو اور ایک گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہو اور
ایک گروہ دشمن کے سامنے منہ کرکے کھڑا ہو پہلے امام اوس گروہ کے ساتھ جو اوس کے پاس ہے ایک رکعت پڑہی (پھر امام ٹھہرا
رہے) اور وہ لوگ اکیلے اکیلے رکوع اور دو سجدے اور کرکے چلے جاوین اور اوس گروہ کی جگہہ کھڑے ہون (جو دشمن کے سامنے
تھا) اور وہ گروہ آوے اون کے ساتھہ امام ایک رکوع اور دو سجدے کرے تو امام کی دوسری رکعت ہوگی اور اوس گروہ کے
پہلی رکعت پھر وہ اپنی اپنی الگ ایک رکوع اور دو دو سجدے اور کرلین **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلی باصحابہ صلوۃ الخوف فصلت طائفۃ معہ وطائفۃ وجوہہم قبل العدو فصلی بہم
رکعتین ثم قاموا مقام الآخرین وجاء الآخرون فصلی بہم رکعتین ثم سلم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھہ خوف کی نماز پڑہی تو ایک گروہ نے آپ کے ساتھہ نماز
پڑہی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے موہنہ کئے رہا پہلے آپنے اوس گروہ کے ساتھہ دو رکعتین پڑھین پھر وہ چلا گیا اور دوسرے
گروہ کی جگہہ پر کھڑا ہوا اور وہ گروہ آیا اوس کے ساتھہ آپنے دو رکعتین پڑھین پھر سلام پھیرا **عن** ابی بکرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی صلوۃ الخوف بالذین خلفہ رکعتین والذین جاؤا بعد رکعتین
فکانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات ولہؤلاء رکعتین رکعتین **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑہی اوس گروہ کے ساتھہ جو آپ کے پیچھے تھا دو رکعتین پڑھین پھر گروہ آیا اوس کے ساتھ

دو رکعتیں پڑہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور ان لوگوں کی دو دو رکعتیں آخر کتاب صلوۃ الخوف
تمام ہوئی خوف کی نماز کی کتاب

كتاب العيدين

شروع ہوئی عیدین کی نماز کی کتاب

عن انس بن مالك قال كان لاهل الجاهلية يومان في كل سنة يلعبون فيهما فلما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة قال كان لكم يومان تلعبون فيهما وقد ابدلكم الله بهما خيرا منهما يوم الفطر ويوم الاضحى ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جاہلیت کے لوگوں میں سال میں دو دن مقرر تھے جنمیں وہ کہیلا کرتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو فرمایا تمہارے لئے دو دن تھے جن میں تم کہیلا کرتے تھے اب اللہ نے اوس کے بدلے ان سے بہتر دو دن تم کو دیئے ہیں ایک عید الفطر کا دن اور ایک عید اضحی کا دن

الخروج الى العيدين من الغد

عید کے لئے دوسرے دن نکلنا

عن ابي عمير بن انس عن عمومة له ان قوما رأوا الهلال فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فامرهم ان يفطروا بعد ما ارتفع النهار وان يخرجوا الى العيد من الغد ترجمہ ابو عمیر بن انس نے اپنے چچا سے سنا کچہ لوگوں نے چاند دیکہا (عید کا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (اور بیان کیا آپ سے) اوس وقت دن چڑہ گیا تہا آپنے حکم دیا روزہ توڑ ڈالنے کا اور دوسرے دن عید کی نماز کے لئے نکلنے کا

خروج العواتق وذوات الخدور في العيدين

جوان عورتیں اور پردہ والی عورتوں کا عیدین میں نکلنا

عن حفصة قالت كانت ام عطية لا تذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الا قالت بابا فقلت اسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر كذا وكذا فقالت نعم بابا قالت ليخرج العواتق وذوات الخدور والحيض ويشهدن العيد ودعوة المسلمين وليعتزل الحيض المصلى ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے ام عطیہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نقل کرتے ہیں تو کہتیں میرا باپ آپ پر فدا ہوں میں نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہتی سنا ہے اونہوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا جوان عورتیں اور پردہ والی عورتیں اور جو حیض سے ہوں سب نکلیں عید کی نماز کے لئے اور حاضر ہوں عیدگاہ میں اور شریک ہوں مسلمانوں کی دعا میں لیکن جو حائضہ ہوں وہ مسجد کے باہر رہیں **ف** اس حدیث سے جوان اور پردے والی عورتوں کا عید کی نماز کے لئے نکلنا درست ہوا اور بعضوں کے نزدیک ضروری ہے

اعتزال الحيض مصلى الناس

جدا رہنا حائضہ عورتوں کا مسجد سے

عن محمد قال لقيت ام عطية فقلت لها هل سمعت من النبي صلى الله عليه وسلم وكانت اذا ذكرته قالت بابا قال اخرجوا العواتق وذوات يعني الخدور فيشهدن الخير ودعوة المسلمين وليعتزل الحيض مصلى الناس ترجمہ محمد سے روایت ہے میں ام عطیہ سے ملا اون سے میں نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ جب اپکا ذکر کرتیں تو کہتیں فدا ہوں آپ پر باپ میرے آپ نے فرمایا نکالو جوان عورتوں اور پردے والی عورتوں کو وہ حاضر ہوں نیک کام میں اور شریک ہوں مسلمانوں کی دعا میں اور چاہیے جدا

رہنا حائضہ عورتونکو مسجد سے (لیکن عیدگاہ مین آنا چاہیے اور مسجد کے باہر بیٹھ کر دعا مین شریک ہونا چاہیے) **باب**
الزِّيْنَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ عیدین مین زینت کرنا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حُلَّةً
مِنْ إِسْتَبْرَقٍ بِالسُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْتَعْ
هَذِهِ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوَفْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ
لَهُ وَإِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ
إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْهَا
وَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ **ترجمہ** عبداسد بن عمر سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے استبرق (موٹا ریشمی کپڑا) کا ایک جوڑا
بکتا دیکھا بازار مین تو اوس کو لے لیا اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس لائے اور عرض کیا یا رسول اسد اس کو خرید کر
لیجیے او عید فطر و عید قربان اور جب اور ملکون کے لوگ آپ پاس آیا کرین اس سے آرایش کیجیے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم
نے فرمایا یہ تو اوس شخص کا لباس ہے جسکا کچھ حصہ نہین (آخرت مین یا دنیا مین علم او فضیلت سے) اور اس کو وہ پہنے
جسکو کچھ حصہ نہین ہے یہ سنکر حضرت عمر ٹھہری رہے جبتک اسد نے چاہا پھر رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ایک جبہ
دیباج (باریک ریشمی کپڑے) کا حضرت عمر کو بھیجا وہ اوسکو لیکر رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یا رسول
اسد آپنے فرمایا تھا یہ اوس شخص کا لباس ہے جسکو کچھ حصہ نہین ہے پھر آپنے مجھے یہ کپڑا بھیجا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے
فرمایا اسکو بیچکر اپنے کام مین لا (یعنی مین نے اس لیے نہین بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس کو بیچکر اوس کی قیمت اپنے کامون مین صرف کر)
الصَّلَاةُ قَبْلَ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ عید کے دن امام سے پہلے نماز پڑھنا **عَنْ** ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ أَنَّ عَلِيًّا
اسْتَخْلَفَ أَبَا مَسْعُودٍ عَلَى النَّاسِ فَخَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ
يُصَلَّى قَبْلَ الْإِمَامِ **ترجمہ** ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے حضرت علی نے خلیفہ کیا ابومسعود کو لوگون پر وہ عید کے دن نکلے
اور کہا اے لوگو امام سے پہلے نماز پڑھنا سنت نہین ہے **تَرْكُ الْأَذَانِ** لِلْعِيدَيْنِ عیدین مین اذان نہ
دینا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِيدٍ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا
إِقَامَةٍ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے
الْخُطْبَةُ يَوْمَ الْعِيدِ عید کے دن خطبہ پڑھنا **عَنْ** الشَّعْبِيِّ يَقُولُ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عِنْدَ
سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا
نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَذْبَحَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذَلِكَ
فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ فَذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ

مُسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تُوَفِّيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ شعبی سے روایت ہے ہم سے براء بن عازب نے بیان کیا مسجد کے ایک ستون پاس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے روز خطبہ پڑھا تو فرمایا سب سے پہلے ہم کو آج کے روز نماز پڑھنا چاہیئے پھر قربانی جو ایسا کریگا اوس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جسنے نماز سے پہلے ذبح کر ڈالا اوس نے اپنے گھر والون کے لیئے گوشت تیار کیا (یعنی قربانی کا ثواب اوسکو نہ ملیگا) تو ابو بردہ بن نیار نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس چھ مہینے کا ایک دنبہ ہے جو ایک برس کی دنبے سے بہتر ہے (یعنی موٹا تازہ اچھا ہے) آپنے فرمایا اچھا ذبح کر اوسکو لیکن تیرے سوا اور کسی کو تیرے بعد درست نہوگا **ف** جذعہ بھیڑ بکری مین یہ ہے کہ چھ مہینے کا ہو کر ساتوین مین لگا ہوا اور مسنہ وہ جو ایک برس کا ہو کر دوسرے مین لگا ہو لیکن صحیح یہہ ہے کہ جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو کر دوسری مین لگا ہوا اور مسنہ وہ جو دو برس کا ہو کر تیسری مین لگا ہو

باب صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رض كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رض عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھتے تھے

صَلٰوةُ الْعِيْدَيْنِ اِلَى الْعَنَزَةِ برچھی میدان مین گاڑ کر عید کی نماز اوس کے سامنے پڑھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْعَنَزَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى يَرْكُزُهَا فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی مین برچھی نکالتے تھے اوسکو گاڑتے تھے (میدان مین سترہ کے لیئے) اور اوس کے سامنے نماز پڑھتے تھے

عدد صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ عیدین کی نماز کی کتنی رکعتین ہین

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ صَلٰوةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عمر نے فرمایا عید الضحی کی نماز کی دو رکعتین ہین اور عید الفطر کی نماز کی دو رکعتین ہین اور مسافر کی نماز کی دو رکعتین ہین اور جمعے کی نماز کی دو رکعتین ہین اور یہہ سب پوری ہین نہین قصر نہین ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کیموافق

باب الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ بِقٓ وَاقْتَرَبَتْ عیدین مین سورہ قاف اور اقتربت الساعۃ پڑھنا

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ يَوْمَ عِيْدٍ فَسَأَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ بِقٓ وَاقْتَرَبَتْ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت عمر رض عید کے دن نکلے تو ابو واقد لیثی سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے دن کونسی سورت پڑھتے تھے اونہون نے کہا سورہ ق اور سورہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر

باب الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ عیدین کی نماز مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھنا

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِيْ

يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی
نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے اور کبھی عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوتا تو دونوں نماز
میں یہی سورتیں پڑھتے **بَابُ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ** نماز کے بعد عیدین میں خطبہ پڑھنا **عَنِ**
ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنِّي شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ
الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا عید کے
نماز میں آپ نے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا بقرعید
کے روز بعد نماز کے **التَّخْيِيرُ** بَيْنَ الْجُلُوسِ فِي الْخُطْبَةِ لِلْعِيدَيْنِ عیدین کا خطبہ سننے کو بیٹھنا
ضرور نہیں ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِيدَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ
يَنْصَرِفَ فَلْيَنْصَرِفْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيُقِمْ ترجمہ عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی پھر فرمایا جس کا جی چاہے چلا جاوے اور جس کا جی چاہے بیٹھا رہے خطبہ سننے کو **الزِّينَةُ**
لِلْخُطْبَةِ خطبے کے لیے اچھا لباس پہننا **عَنْ** أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَ
عَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ ترجمہ ابورمثہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے آپ
دو چادریں سبز اوڑھے تھے **الْخُطْبَةُ** عَلَى الْبَعِيرِ اونٹ پر خطبہ پڑھنا **عَنْ** أَبِي كَاهِلٍ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ وَحَبَشِيٌّ آخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ ترجمہ ابوکاہل احمسی سے روایت
ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اونٹ پر خطبہ پڑھتے ہوئے ایک حبشی تھامے ہوئے تھے نکیل اونٹ کی -
قِيَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا **عَنْ** سِمَاكٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ
قَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ ترجمہ سماک سے روایت ہے میں نے جابر سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے
اونہوں نے کہا ہاں آپ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے **قِيَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ**
مُتَوَكِّئًا عَلَى إِنْسَانٍ خطبہ پڑھنے میں کسی آدمی پر ٹیکا لگانا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ
قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ مَالَ
وَمَضَى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ
حَثَّهُنَّ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ

سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ فَجَعَلْنَ يَنْزِعْنَ قَلَائِدَهُنَّ وَاَقْرِطَهُنَّ وَخَوَاتِيْمَهُنَّ يَقْذِفْنَهُ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ بِهٖ

شکوہ و گلہ کردن ۱۲

ترجمہ جابر سے روایت ہے میں عید کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے پہلے نماز پڑھی بغیر اذان اور اقامت کے جب نماز سے فارغ ہوکر تو بلال پر ٹیکا لگائے کھڑے ہوکر اور اللہ کی تعریف اور ثنا کی اور لوگوں کو نصیحت کی اور آخرت یاد دلائی اور اللہ کی اطاعت کی لئے اونکو رغبت دی پھر چلے یہانتک کہ عورتوں پاس آئے اور بلال آپ کے ساتھ تھے آپ نے عورتوں کو حکم کیا خدا سے ڈرنے کا اور اونکو نصیحت کی اور آخرت یاد دلائی اور اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی پھر اون کو رغبت دلائی اللہ کی طاعت کی لیے بعد اوس کے فرمایا اے عورتو صدقہ دو اس لیے کہ تم میں سے بہت عورتیں جہنم کی ایندھن ہونگی ایک عورت کم درجے کی کالے گال والی بول اوٹھی یا رسول اللہ ایسا کیوں ہوگا یعنی عورتیں کیوں جہنم میں بہت جاوینگی آپ نے فرمایا اس لیے کہ شکوہ اور گلہ بہت کرتی ہیں اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں یہ سنکر اونہوں اپنے چھلے اور بالیاں اور انگوٹھیاں اوتار کر بلال کے کپڑے میں ڈالنا شروع کیا صدقہ دیدیا

اِسْتِقْبَالُ الْاِمَامِ النَّاسَ بِوَجْهِهٖ فِی الْخُطْبَةِ

خطبے میں امام لوگوں کیطرف منہ کرے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی فَیُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَاِذَا جَلَسَ فِی الثَّانِیَةِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهٖ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ فَاِنْ کَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ یُرِیْدُ اَنْ یَبْعَثَ بَعْثًا ذَکَرَهٗ لِلنَّاسِ وَاِلَّا اَمَرَ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ قَالَ تَصَدَّقُوْا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَکَانَ مِنْ اَکْثَرِ مَنْ یَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کے روز عیدگاہ میں جاتے تھے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب دوسری رکعت میں بیٹھ کر سلام پھیرتے تو کھڑے ہو جاتے اور لوگوں کیطرف منہ کرتے لیکن سب لوگ بیٹھے رہتے پھر اگر آپ کو کوئی کام منظور ہوتا جیسے کہیں فوج بھیجنا تو لوگوں سے بیان کردیتے نہیں تو صدقہ دینے کا حکم دیتے آپ فرماتے صدقہ دو تین بار سب سے زیادہ عورتیں صدقہ دیتیں

اَلْاِنْصَاتُ لِلْخُطْبَةِ

خطبے کیوقت کسی کو چپ کرانا کیسا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے بھی ایک بیہودہ بات کی (کیونکہ اشارے سے منع کرنا کافی تھا)

کَیْفَ الْخُطْبَةُ

خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ یَحْمَدُ اللّٰهَ وَیُثْنِیْ عَلَیْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ یَقُوْلُ مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ اِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَکُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَکُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَکُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ ثُمَّ یَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ کَهَاتَیْنِ وَکَانَ اِذَا ذَکَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ

وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ نَذِيرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ
وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ أَوْ عَلَيَّ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے میں فرماتے تھے تعریف اور ثنا کرتے ہیں ہم اللہ کی جیسی اوسکو لایق ہے پھر فرماتے تھے
جسکو اللہ راہ دکھلاوے اوسکا بہٹکانے والا کوئی نہیں ہے اور جسکو وہ بہٹکاوے اوسکو بتلانیوالا کوئی نہیں ہے
بیشک سب سے سچی اللہ کی کتاب ہے (یعنی قرآن شریف) اور سب طریقوں سے بہتر محمد کا طریقہ ہے اور سب مین
بری نئی باتیں ہین (جو دین مین پیدا ہون) اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم مین
لیجاویگی پھر فرمایا مین اور قیامت اسقدر نزدیک ہون جیسے یہہ دونون اونگلیان (ایک دوسری سے ملی ہین) آپ جب
قیامت کا ذکر کرتے تو آپ کی گال سرخ ہوجاتے اور آواز بلند ہوجاتی اور غصہ بڑہ جاتا جیسے کوئی ڈرانیوالا لشکر کا
کہتا ہے صبح کو دشمن تم کو لوٹیگا یا شام کو جو شخص مال چہوڑ جاوے وہ اوسکے وارثون کا ہے اور جو قرضہ یا بچے چہوڑ جاوے
(جنکا کوئی پالنے والا نہو) تو وہ میری طرف ہین یا میرے اوپر ہین یعنی مین وہ قرضہ ادا کرونگا اور ان لڑکے بالون
کی پرورش کرونگا سبحان اللہ کیا شفقت کریمانہ ہے) اور مین مالک ہون مسلمانونکا (یعنی متکفل ہون اونکے امورات کا اور
متصرف ہون اونکے حوایج کا) **حث الامام على الصدقة في الخطبة** امام کا رغبت دلانا لوگون کو صدقہ کے لیئے
عن أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
يَخْطُبُ فَيَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَكُونُ أَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَوْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ
بَعْثًا تَكَلَّمَ وَإِلَّا رَجَعَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلتے تو دو رکعتین پڑہ
کر خطبہ پڑہتے پھر صدقہ دینے کا حکم کرتے تو سب سے زیادہ عورتین صدقہ دیتین اگر آپ کو کوئی کام ہوتا یا کچھہ لشکر بھیجنا
ہوتا تو بیان کرتے نہین تو لوٹ آتے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ أَدُّوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ
النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ
وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے خطبہ
پڑہا بصرے مین تو کہا ادا کرو زکوۃ اپنے روزون کی یہہ سنکر لوگ ایک دوسرے کیطرف دیکھنے لگے عبد اللہ بن عباس نے
کہا یہان مدینہ والون مین سے کون کون ہین اوٹھو اور اپنے بہائیون کو سکھلاؤ وہ نہین جانتے بیشک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا صدقہ فطر کا ہر چہوٹے بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر آدہا صاع گیہون کا یا ایک
صاع کہجور یا جو سے (صاع چار سیر کے قریب ہوتا ہے) **عن** الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ

قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَاللهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ
عَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّيْ قَالَ
نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عید کے روز نماز کے
بعد ہم کو خطبہ سنایا تو فرمایا جو شخص ہمارے ایسی نماز پڑھے اور ہماری ایسی قربانی کرے اوس نے ٹھیک کیا اور جو شخص نماز سے
پہلے قربانی کر لیوے تو وہ گوشت کی بکری ہے (یعنی قربانی کا ثواب اوس میں نہیں ہے) ابوبردہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم خدا
کی میں نے قربانی کر لی نماز کو نکلنے سے پہلے میں سمجھا یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے جلدی کی میں نے کھایا اور اپنے گھر
والوں اور ہمسایوں کو کھلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت کی بکری ہوئی ابوبردہ نے کہا تو میرے
پاس چھ مہینے کا (یا) ایک برس کا ایک دنبہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے کیا وہ کفایت کریگا میری طرف سے
قربانی کے لیئے آپ نے فرمایا ہاں اور سوا تیرے اور کسی کو کافی نہ ہوگا

اَلْقَصْدُ فِي الْخُطْبَةِ خطبہ متوسط پڑھنا نہ بہت بڑا نہ بہت چھوٹا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ
صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
پڑھا کرتا آپ کی نماز بھی متوسط ہوتی اور خطبہ بھی متوسط (یعنی نہ بہت لنبا نہ مختصر)

اَلْجُلُوْسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَالسُّكُوْتُ فِيْهِ دونوں خطبہ کے بیچ میں بیٹھنا اور چپ رہنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ فِيْهَا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ خُطْبَةً اُخْرٰى
فَمَنْ خَبَّرَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَلَا تُصَدِّقْهُ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت
ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا پھر آپ بیٹھ گئے اور بات نہ کی پھر کھڑے ہوئے اور دوسرا
خطبہ پڑھا اب جو تجھ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر خطبہ پڑھا تو نہ مان اوسکو

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرُ فِيْهَا دوسرے خطبہ میں قرآن کی آیتیں پڑھنا اور اللہ کی یاد کرنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَيَقْرَاُ اٰيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللهَ وَكَانَتْ
خُطْبَتُهٗ قَصْدًا وَّصَلٰوتُهٗ قَصْدًا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ
پڑھتے تھے پھر بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور کچھ آیتیں کلام اللہ کی پڑھتے اور اللہ کی یاد کرتے اور خطبہ بھی آپکا میانہ ہوتا
اور نماز بھی بیچ کی ہوتی

نُزُوْلُ الْاِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهٖ مِنَ الْخُطْبَةِ خطبے کے تمام ہونے سے پہلے امام کا منبر سے اوترنا

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ اِذْ اَقْبَلَ حَسَنٌ وَّ
حُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ وَحَمَلَهُمَا فَقَالَ صَدَقَ اللهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ

وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فِي قَمِيصَيْهِمَا فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا ترجمہ بریدہ سے
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے، اتنے میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام
تشریف لائے دو لال کرتے پہنے ہوئے چلتے جاتے تھے اور گرتے جاتے تھے آپ منبر پر سے اترے اور دونوں کو گود میں اٹھا
لیا بعد اوس کے فرمایا سچ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ تمہارے مال اور اولاد فتنہ میں (یعنی خدا سے غافل کر دیتے ہیں) میں نے ان
دونوں کو دیکھا گرتے پڑتے چلے آتے ہیں اپنے کرتوں میں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ منبر پر سے اترا اور اون کو اٹھا
لیا **مَوْعِظَةُ الْإِمَامِ** النِّسَاءَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَحَثُّهُنَّ عَلَى الصَّدَقَةِ خطبے سے فارغ ہو کر
عورتوں کو نصیحت کرنا اور اونکو رغبت دلانا صدقے کے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ أَتَى الْعَلَمَ
الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ
أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ترجمہ ابن عباس سے
ایک شخص نے پوچھا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے (عید کے نماز کو لیے) اونہوں نے کہا ہاں
اور اگر میرا درجہ آپ کے نزدیک نہ ہوتا تو میں ساتھ نہ رہ سکتا (اس لیے کہ بہت کم سن تھے) آپ اوس نشان پاس آئے
جو کثیر بن الصلت کے گھر کے پاس ہے آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر عورتوں پاس آئے اونکو وعظ اور نصیحت کی اور حکم
کیا اونکو صدقہ دینے کا تو عورتوں نے اشارہ شروع کیا اپنے گلوں کی طرف ڈالتی تھیں بلال کے کپڑے میں (یعنی زیور اپنے
اوتار اوتار کر دینا شروع کیا) **اَلصَّلٰوةُ** قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهَا عید کی نماز سے پہلے یا بعد نماز نہ پڑھنا **عَنِ**
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا
بَعْدَهَا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں اوس سے
پہلے یا اوس کے بعد نماز نہیں پڑھی **ذَبْحُ الْإِمَامِ** يَوْمَ الْعِيدِ وَعَدَدُ مَا يَذْبَحُ امام عید کے دن کتنی قربانیاں
کرے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحًى وَانْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ
أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا بقر عید کے روز پھر
آپ گئے دو دنبوں کی طرف جو سیاہ اور سفید تھے (یعنی ابلق) اور اونکو ذبح کیا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ أَوْ يَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی
کرتے تھے عیدگاہ میں **اِجْتِمَاعُ** الْعِيدَيْنِ وَشُهُودُهُمَا عید اور جمعہ ایک ہی دن پڑیں تو کیا کرنا چاہیے
عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْجُمُعَةُ وَالْعِيدُ فِي يَوْمٍ قَرَأَ بِهِمَا ترجمہ

نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیۃ
پڑھتے اور جب جمعہ اور عید ایک ہی دن پڑتی تو دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھتے **اَلرُّخْصَةُ** فِي التَّخَلُّفِ عَنِ
الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْعِيدَ اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن پڑیں اور کوئی شخص عید کی نماز پڑھ لیوے تو اوسکو اختیار ہے
جمعہ میں آوے یا نہ آوے **عَنْ** مُعَاوِيَةَ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِيدَيْنِ قَالَ نَعَمْ صَلَّى الْعِيدَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان نے زید بن ارقم
سے پوچھا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عیدین کی نماز میں اونہوں نے کہا ہاں آپنے عید کی نماز پڑھی سویرے
پھر رخصت دی جمعہ میں جسکا جی چاہے آوے اور جسکا جی چاہے نہ آوے **عَنْ** وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ
عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَأَخَّرَ الْخُرُوجَ حَتَّى تَعَالَى النَّهَارُ ثُمَّ خَرَجَ يَخْطُبُ فَأَطَالَ الْخُطْبَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى وَ
لَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْجُمُعَةَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَصَابَ السُّنَّةَ ترجمہ وہب بن کیسان سے
روایت ہے عبد اللہ بن الزبیر کے زمانے میں دو عیدیں ایک دن ہوئیں یعنی جمعہ اور عید) اونہوں نے دیر کی نکلنے میں جب دن چڑھ
گیا تو نکلے خطبہ پڑھنے کو اور لمبا خطبہ پڑھا پھر اوترے اور نماز پڑھی اوس دن جمعہ کی نماز نہیں پڑھی لوگوں نے ابن عباس سے
یہ بیان کیا اونہوں نے کہا ٹھیک کیا سنت کے موافق **ضَرْبُ** الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ عید کے دن خوشی سے باجا بجانا
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِدُفَّيْنِ
فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا ترجمہ ام المومنین
عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس تشریف لیگئے وہاں دو لڑکیاں دف (ایک قسم کا باجا ہے)
بجا رہی تھیں ابو بکر رض نے اونکو جھڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بجانے دو اے ابو بکر اس لیے کہ ہر ایک قوم کے
ایک عید ہے جسمیں وہ خوشی کرتے ہیں اور گاتے بجاتے ہیں بخاری اور مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور یہ
ہماری عید ہے **ف** نووی نے کہا اختلاف کیا علما نے گانے میں تو جائز رکھا اوسکو ایک جماعت نے اہل حجاز سے
اور یہی روایت ہے مالک سے اور حرام کہا ابو حنیفہ اور اہل عراق نے اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ درست
ہے گانا اوس قسم کا جسمیں بری باتوں کی رغبت نہ ہو بلکہ شجاعت اور سخاوت اور عمدہ خصایل کیطرف ترغیب ہو اور یہ گانے
والیاں انصار کی لڑکیاں تھیں جو عرب کی اوس اور خزرج کی لڑائی کا ذکر کرتی تھیں اونکا پیشہ گانے کا نہ تھا جیسے مسلم
کی روایت میں ہے **اَللَّعِبُ** بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ عید کے روز امام کے سامنے کھیل کود کا بیان **عَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ السُّودَانُ أَيِ الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَدَعَانِي فَكُنْتُ
أَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهِ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي انْصَرَفْتُ ترجمہ ام المومنین عایشہ
سے روایت ہے حبشی آئے کھیلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید کے روز (مسجد میں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سلم نے مجھکو بلایا مین آپ کے کاندہی پر تہی اون کو دیکھتی تہی پہر برابر مین دیکھتی رہی یہانتک کہ مین خود چلی آئی یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے بس نہین کہا بلکہ میرا جی خود بھر گیا او سوقت چلی آئی **ف** یہہ کہیل حبشیونکا ایک قسم کی کثرت تہی ہتہیارون سے اور ایسا کہیل جس سے مقصود جہاد کی قوت ہو مسجد مین درست ہی اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ عورت کو اجنبی مردون کیطرف دیکھنا درست ہی اور بعضون نے کہا نادرست ہی بدلیل حدیث ام سلمہ اور ام حبیبہ کے کہ منع کیا آپ نے اون دونون کو عبد اللہ بن ام مکتوم کے سامنے نکلنے سے حالانکہ وہ اندہی تہی فرمایا تم تو اندہی نہین ہو اونکو دیکھتی ہو بعضون نے کہا یہ واقعہ آیت حجاب سے پہلے کا ہے اور بعضون نے کہا عورت کو مردونکا کہیل دیکھنا درست ہے لیکن خاص مردون کے طرف یعنی اون کے بدن کو دیکھنا درست نہین ہی واللہ اعلم **اللعب فی المسجد**

یوم العید ونظر النساء الی ذلک مسجد مین عید کے دن کہیلنا اور عورتون کا کہیل دیکھنا **عن عائشة قالت** رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسترني بردائه وانا انظر الى الحبشة يلعبون في المسجد حتى اكون انا اسأم فاقدروا قدر الجارية الحديثة السن الحريصة على اللهو **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنی چادر سے مجھے چہپا لیا اور مین حبشیونکو دیکھہ رہی تہی جو مسجد مین کہیل رہی تہی یہانتک کہ مین خود تہک گئی اب تم اندازہ کرو جوان چہوکری کے کہ جو کہیل کود پر دیوانی ہوتی کتنی دیر کہڑی رہی ہو گی **عن ابي هريرة قال** دخل عمر والحبشة يلعبون في المسجد فزجرهم عمر رضی فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهم يا عمر فانما هم بنو ارفدة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی عمر رضہ آئے اور حبشی مسجد مین کہیل رہی تہی حضرت عمر نے اونکو ڈانٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہیلنے دے اونکو اے عمر وہ بنی ارفدہ مین (یعنی حبشی ہین) **الرخصة في الاستماع الى الغناء وضرب الدف يوم العيد** عید کے دن گانے اور بجانے کی اجازت **عن عائشة** ان ابا بكر الصديق دخل عليها وعندها جاريتان تضربان بالدف وتغنيان ورسول الله صلى الله عليه وسلم مسجى بثوبه قال مرة اخرى متسج بثوبه فكشف عن وجهه فقال دعهما يا ابا بكر انها ايام عيد وهن ايام منى ورسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ بالمدينة **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہی حضرت ابو بکر صدیق اون کے پاس گئی دیکھا تو دو لڑکیان وہان دف بجا رہی ہین اور گا رہی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا لپیٹے ہوئے ہین تو آپ نے اپنا منہ کہولا اور فرمایا اے ابو بکر انکو گانے بجانے دے کیونکہ یہہ دن عید کے ہین اور وہ دن منا کے تہے یعنے ۱۱ ۱۲ ۱۳ ذی الحجہ کی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون دنون مدینہ مین تہے **آخر كتاب العيدين** تمام ہوی کتاب عیدین کی **کتاب**

قيام الليل وتطوع النهار رات اور دن کے نوافل کے کتاب **باب الحث على الصلوة في البيوت و الفضل في ذلك** گہرون مین نفل نماز پڑہنے کی فضیلت **عن عبد الله بن عمر قال** قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم صلوا في بيوتكم ولا تتخذوها قبورا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا نماز پڑھو اپنے گھروں میں (یعنی نفل) اور مت بناؤ گھروں کو قبریں جیسے قبروں میں نماز نہیں ہوتی) عن زيد
بن ثابت ان النبي صلى الله عليه وسلم اتخذ حجرة في المسجد من حصير فصلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فيها ليالي حتى اجتمع اليه الناس ثم فقدوا صوته ليلة فظنوا انه نائم فجعل
بعضهم يتنحنح ليخرج اليهم فقال ما زال بكم الذي رأيت من صنيعكم حتى خشيت ان يكتب عليكم
ولو كتب عليكم ما قمتم به فصلوا ايها الناس في بيوتكم فان افضل صلاة المرء في بيته الا الصلاة
المكتوبة ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک حجرہ بنایا بوریے کا آپ اس
میں کئی رات نماز (نفل) پڑھا کیے یہاں تک کہ لوگ مسجد میں آپ پاس جمع ہونے لگے (اور آپ کے پیچھے شریک ہو کر نماز
میں) پھر ایک رات لوگوں نے آپ کی آواز نہ سنی سمجھے آپ سو رہے ہیں بعضوں نے کھنکارنا شروع کیا تاکہ آپ باہر نکلیں آپنے
فرمایا میں نے تمہارا کام دیکھا اور میں ڈرا کہیں فرض نہ ہو جاوے تم پر اگر فرض ہو جاتا تو تم اوسکو نہ کر سکتے پس لوگو نماز
پڑھو (نفل) اپنے گھروں میں اس لیے کہ بہتر نماز آدمی کی وہ ہے جو اوس کے گھر میں ہو کیونکہ خالی ہوتی ہے ریا سے اور کسی
کو اوس کی خبر نہیں ہوتی سوا خدا کے) سوا فرض کے (وہ مسجد میں افضل ہے) عن كعب بن عجرة قال صلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة المغرب في مسجد بني عبد الاشهل فلما صلى قام ناس يتنفلون
فقال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بهذه الصلاة في البيوت ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز بنی عبدالاشہل کی مسجد میں پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو لوگ کھڑے ہو کر سنتیں پڑھنے
لگے آپنے فرمایا یہ گھروں میں پڑھا کرو

قيام الليل تہجد کا بیان

عن سعد بن هشام انه لقي ابن عباس
فسأله عن الوتر فقال الا انبئك باعلم اهل الارض بوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم
قال عائشة ائتها فاسألها ثم ارجع الي فاخبرني بردها عليك فاتيت على حكيم بن افلح فاستلحقته
اليها فقال ما انا بقاربها اني نهيتها ان تقول في هاتين الشيعتين شيئا فابت فيهما الا مضيا
فاقسمت عليه فجاء معي فدخل عليها فقالت لحكيم من هذا معك قلت سعد بن هشام قالت
من هشام قال ابن عامر فترحمت عليه وقالت نعم المرء كان عامرا قال يا ام المؤمنين انبئيني عن
خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت اليس تقرأ القرآن قال قلت بلى قالت فان خلق نبي الله
صلى الله عليه وسلم القرآن فهممت ان اقوم فبدا لي قيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
يا ام المؤمنين انبئيني عن قيام نبي الله صلى الله عليه وسلم قالت اليس تقرأ هذه السورة يا ايها
المزمل قلت بلى قالت فان الله عز وجل افترض قيام الليل في اول هذه السورة فقام نبي الله صلى

الله عليه وسلم وأصحابه حولا حتى انتفخت أقدامهم وأمسك الله عز وجل خاتمتها اثني عشر شهرا
ثم أنزل الله عز وجل التخفيف في آخر هذه السورة فصار قيام الليل تطوعا بعد أن كان فريضة فهممت أن
أقوم فبدا لي وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا أم المؤمنين أنبئيني عن وتر رسول الله صلى
الله عليه وسلم قالت كنا نعد له سواكه وطهوره فيبعثه الله عز وجل لما شاء أن يبعثه
من الليل فيتسوك ويتوضأ ويصلي ثماني ركعات لا يجلس فيهن إلا عند الثامنة يجلس فيذكر الله عز وجل
ويدعو ويسلم تسليما يسمعنا ثم يصلي ركعتين وهو جالس بعد ما يسلم ثم يصلي ركعة
فتلك إحدى عشرة ركعة يا بني فلما أسن رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخذ اللحم أوتر بسبع و
صلى ركعتين وهو جالس بعد ما سلم فتلك تسع ركعات يا بني وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
إذا صلى صلاة أحب أن يدوم عليها وكان إذا شغله عن قيام الليل نوم أو مرض أو وجع صلى من النهار
ثنتي عشرة ركعة ولا أعلم أن نبي الله صلى الله عليه وسلم قرأ القرآن كله في ليلة ولا قام ليلة
كاملة حتى الصباح ولا صام شهرا كاملا غير رمضان فأتيت ابن عباس فحدثته بحديثها فقال
صدقت أما إني لو كنت أدخل عليها لأتيتها حتى تشافهني مشافهة قال أبو عبد الرحمن كذا وقع في كتابي
ولا أدري ممن الخطأ في موضع وتره عليه السلام ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے وہ ابن عباس سے ملے اور انسے پوچھا وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

انہوں نے کہا میں تمکو بتلاؤں اوس شخص کو جو ساری زمین والوں سے زیادہ جانتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو سعد نے کہا ہاں انہوں نے
کہا وہ عایشہ ہیں جاؤ اون کے پاس اور پوچھو اون سے پھر جو وہ جواب دیں مجھسے بیان کرو میں حکیم بن افلح پاس آیا اور
اونسے کہا میرے ساتھ چلو حضرت عایشہ تک اونہوں نے کہا میں نہیں جانے کا میں نے اونکو منع کیا تھا کہ تم دو فرقوں کے گروہوں
کے حق میں کچھ نہ کہو (یعنی معاویہ اور علی رضہ کے گروہوں میں) لیکن اونہوں نے نہ مانا اور کہا میں کبھی جاؤنگی میں نے اونکو
قسم دی ضرور میرے ساتھ چلو وہ میرے ساتھ آئے اور حضرت عایشہ پاس گئے اونہوں نے حکیم سے پوچھا تمہارے ساتھ یہ کون
ہے میں نے کہا سعد بیٹا ہشام کا اونہوں نے کہا کون ہشام حکیم نے کہا عامر کا بیٹا حضرت عایشہ بولیں اللہ رحم کرے عامر
پر اچھا آدمی تھا عامر سعد نے کہا میں نے عرض کیا اے ام المومنین مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق (یعنی عادات اور
خصایل) بتلائیے اونہوں نے کہا کیا تم قرآن نہیں پڑھتے میں نے کہا کیوں نہیں اونہوں نے کہا بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اخلاق قرآن کے موافق تھے میں نے قصد کیا اوٹھنے کا پھر مجھے یاد آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عبادت کرنا رات کو
میں نے کہا اے ام المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز مجھکو بتلاؤ اونہوں نے کہا کیا تو نے سورۂ مزمل نہیں پڑھی
میں نے کہا کیوں نہیں اونہوں نے کہا اللہ جل جلالہ نے رات کی نماز فرض کر دی تھی پہلے اس سورت میں (کیونکہ ارشاد فرمایا قم
اللیل الا قلیلا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ایک سال تک راتوں کو کھڑے ہوا کیے یہانتک کہ اون کے

یاتون بھول گئی اور اسد نے اس سورہ کا خاتمہ بارہ مہینے تک روک رکھا پھر اخیر مین آیت تخفیف کی اتری یعنی علم ان سیکون
منکم مرضی اخیر تک) اوس وقت رات کو کھڑا ہونا سنت رہ گیا پہلے فرض تھا پھر مین نے اوٹھنے کا قصد کیا تو رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم کے وتر کا (یعنی طاق رکعتون کا جو آپ رات کو پڑھتے تھے) مجھے خیال آیا مین نے عرض کیا اے ام المومنین مجھے
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا وتر بتلاؤ اونھون نے کہا ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے پھر اسد جل جلالہ
کو جب منظور ہوتا آپ کو بیدار کرتا رات کو آپ اوٹھتے اور مسواک کر کے وضو کرتے اور آٹھ رکعتین پڑھتے بیچ مین اونکے نہ بیٹھتے مگر اخیر
مین آٹھوین رکعت پڑھ کر بیٹھتے پھر اسد کا ذکر کرتے اور دعا مانگتے اور سلام پھیرتے آواز سے کہ ہم کو سنائی دیتا پھر سلام کے بعد
دو رکعتین بیٹھ کر پڑھتے پھر ایک رکعت پڑھتے سب گیارہ رکعتین ہوتین اے بیٹے میرے جب آپ کا سن زیادہ ہوا اور گوشت بڑھ گیا
(یعنی موٹے اور بھاری ہو گئے) تو آپ وتر کی سات رکعتین پڑھنے لگے اور دو رکعتین بیٹھ کر سلام کے بعد سب نو رکعتین پڑھنے لگے
اے بیٹے میرے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جب کوئی نماز (نفل) پڑھتے تو چاہتے کہ ہمیشہ اوسکو پڑھا کرین اور جب رات کو نیند آتی یا نہ پڑھ سکتے یا بیمار ہو جاتے
یا درد کی وجہ تو دن کو بارہ رکعتین پڑھتے اور مین نہین جانتی کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات مین کبھی پڑھا ہو یا کبھی ساری رات صبح تک عبادت
کی ہو یا کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہون سوا رمضان کے سعد نے کہا پھر مین ابن عباس کے پاس آیا اور اون سے حدیث بیان کی اونھون نے کہا سچ کہا حضرت عائشہ نے
اور مین اونکے پاس جاتا ہوتا تو جاتا اور اونکے منہ سے یہ حدیث سنتا کہا ابو عبدالرحمن نے اسی طرح پہنچا کتاب مین میری اور نہین جانتا مین کس شخص سے غلطی واقع
ہوئی وتر مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی یعنی اول نو یا آٹھ رکعتین [illegible]

ثواب من قام رمضان ایمانا واحتسابا

جو شخص رمضان کی راتون مین نماز پڑھے ایمان سے ثواب کے واسطے اوسکی فضیلت

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عبادت کرے رمضان مین ایمان سے ثواب کے واسطے تو اوس کے اگلے گناہ بخشے جاوینگے

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم
من ذنبه ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

باب قیام شهر رمضان

رمضان کی راتون مین نماز پڑھنے کا بیان

عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی فی المسجد ذات لیلة وصلی بصلوته ناس ثم صلی من
القابلة وکثر الناس ثم اجتمعوا من اللیلة الثالثة والرابعة فلم یخرج الیهم رسول الله صلی الله
علیه وسلم فلما اصبح قال قد رایت الذی صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیکم الا انی خشیت
ان یفرض علیکم وذلک فی رمضان ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مسجد
مین ایک رات نماز پڑھی ایکے ساتھ اور لوگون نے بھی پڑھی پھر دوسری رات کو بھی پڑھی اور لوگ بہت تھے جب تیسری یا چوتھی رات
کو لوگ جمع ہوئے تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم باہر نہ نکلے صبح کو آپ نے فرمایا مین نے دیکھا جو تم نے کیا لیکن مین صرف اسی
سے نہ نکلا کہ کہین فرض نہ ہو جاوے تم پر اور یہ حال رمضان مین ہوا عن ابی ذر قال صمنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم

فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ فَقَامَ
بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ
قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ قِيَامَ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا وَلَمْ يَقُمْ حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا
فِي الثَّالِثَةِ وَجَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ حَتَّى تَخَوَّفْنَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ

ترجمہ ابوذر سے روایت ہے ہم نے روزے رکھے (رمضان کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نہیں کھڑے ہوئے (راتوں کو تراویح کے لیئے) یہانتک کہ سات راتیں رہ گئیں (یعنی تیئسویں رات کو) آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چوبیسویں رات کو نہیں کھڑے ہوئے پچیسویں کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش باقی رات بھی آپ اسی طرح ہمارے ساتھ نماز پڑھتے آپ نے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ کھڑا ہو (نماز کے لیئے) اسکی فراغت پانے تک اللہ اس کے لیئے ساری رات کی نماز کا ثواب لکھیگا پھر آپ نہیں کھڑے ہوئے (چھبیسویں رات کو) جب تین راتیں رہ گئیں تو ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے اور اپنے کنبے والوں اور بیبیوں کو جمع کیا اوس دن ہم ڈرے کہیں سحری جاتی رہی یعنی اتنی رات تک آپ کھڑے ہوئے کہ سحری کا وقت گذرنے کو تھا

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَ
عِشْرِينَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ لَا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ وَكَانُوا يُسَمُّونَهُ
السُّحُورَ

ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے رمضان کے مہینے میں تیئسویں رات کو تہائی رات تک پھر پچیسویں رات کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک پھر ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے یہانتک کہ سحری جاتے رہنے کا ڈر ہوا

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ عَقَدَ الشَّيْطَانُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ
عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ لَيْلًا طَوِيلًا أَيِ ارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ
أُخْرَى فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا فَيُصْبِحُ طَيِّبَ النَّفْسِ نَشِيطًا وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سوتا ہے تو شیطان اس کے سر پر تین گرہیں دیتا ہے اور ہر ایک پر یہ مار دیتا ہے کہ رات بڑی ہے سو تا رہ پھر اگر وہ جاگا (اور شیطان کا کہنا نہ سنا) اور اس نے اللہ کی یاد کی (رنیند سے اوٹھتے ہی) تو ایک گرہ کھلجاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھتا ہے تو سب گرہیں کھلجاتی ہیں اور صبح کو خوش مزاج ہنس مکھ رہتا ہے نہیں تو منحوس اور سست رہتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي
أُذُنَيْهِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص کا ذکر آیا جو رات کو صبح تک سوتا رہا

اپنے فرمایا اوسکے کانوں میں شیطان نے موت دیا ہے (یعنے غفلت ڈالدی ہے جب نیند سے نہیں جاگتا) عن عبد الله ان
رجلا قال يا رسول الله ان فلانا نام عن الصلوة بالبارحة حتى اصبح قال ذاك شيطان بال في
اذنيه ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ فلان شخص رات کو سو گیا نماز سے یہانتک کہ
صبح ہو گئی آپنے فرمایا شیطان نے اوسکے کانوں میں موت دیا ہے عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم رحم الله رجلا قام من الليل فصلى ثم ايقظ امرأته فصلت فان ابت نضح
في وجهها الماء ورحم الله امرأة قامت من الليل فصلت ثم ايقظت زوجها فصلى فان ابى
نضحت في وجهه الماء ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ اوس
شخص پر جو رات کو جاگے پھر نماز پڑھے پھر جگاوے اپنی عورت کو وہ بھی نماز پڑھے اگر نہ اوٹھے تو اوس کے منہ پر پانی چھڑک
دیوے اور رحم کرے اللہ اوس عورت پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑھے پھر جگاوے اپنے خاوند کو وہ بھی نماز پڑھے اگر نہ مانے
تو اوس کے منہ پر پانی چھڑک دیوے عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم طرقه وفاطمة
فقال الا تصلون قلت يا رسول الله انما انفسنا بيد الله فاذا شاء ان يبعثنا بعثنا فانصرف
رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قلت له ذلك ثم سمعته وهو مدبر يضرب فخذه و
يقول وكان الانسان اكثر شيء جدلا ترجمہ حضرت علی رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور
حضرت فاطمہ کو پکارا رات کو اور فرمایا تم نماز نہیں پڑھتے (تہجد کی) میں نے کہا یا رسول اللہ ہماری جانیں اللہ جل جلالہ کے ہاتھ
میں ہیں جب وہ چاہیگا ہمکو اوٹھا دیگا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے جب میں نے یہ کہا پھر میں نے سنا آپ پیٹھ
موڑے جاتے تھے اور ران پر ہاتھ مارکے فرماتے تھے (وكان الانسان اكثر شيء جدلا) یعنے انسان سب سے زیادہ جھگڑنیوالا ہے
مطلب یہ ہے کہ حق بات کو بعضے وقت نہیں مانتا اور چاہتا ہے کہ بیفایدہ دلیل کرے جس سے اپنی بات رہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا حضرت علی کو پکارنا یہ تھا تو اسلئے کہ چاہتے تھے اور جب وہ جاگ اوٹھے تو اللہ ہی نے اونکو جگایا پھر نماز پڑھنے
میں کیا عذر تھا اگرچہ تہجد کی نماز فرض نہ تھی نفل تھی اوسی خیال سے حضرت علی رضہ نے اوس میں دیر کی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا حکم بطریق اعلام تھا نہ وجوب ورنہ اطاعت لازم ہو جاتی واللہ اعلم عن علي بن ابي طالب قال دخل
علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى فاطمة من الليل فايقظنا للصلوة ثم رجع الى بيته فصلى
هويا من الليل فلم يسمع لنا حسا فرجع الينا فايقظنا فقال قوما فصليا قال فجلست وانا اعرك عيني
واقول انا والله لا نصلي الا ما كتب لنا انما انفسنا بيد الله فان شاء ان يبعثنا بعثنا قال فولى
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول ويضرب بيده على فخذه ما نصلي الا ما كتب الله لنا و
كان الانسان اكثر شيء جدلا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ زہرا رض

پاس رات کو آئے اور ہم کو جگایا نماز کے لیے پھر اپنے گہر کو لوٹ گئے اور بڑی دیر تک نماز پڑہا کیے لیکن ہماری آہٹ نہ پائی ہم
تو پھر لیٹ کر سو رہے تہے) تب تو آپ پھر آئے اور ہم کو جگایا اور فرمایا اوٹہو نماز پڑہو مین اوٹہ کر بیٹہا آنکھین ملتا جاتا اور کہتا تہا
قسم خدا کی ہم اوسی قدر نماز پڑہین گے جتنی اللہ نے ہماری تقدیر مین لکہی ہے اور ہماری جانین اللہ کے ہاتہہ مین ہین اگر وہ
چاہیگا تو ہم کو اوٹہا دیگا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے اور اپنا ہاتہہ ران پر مار کے فرماتے تہے ہم اوسی
قدر نماز پڑہین گے جتنی اللہ نے ہماری تقدیر مین لکہی ہے (یہ حضرت علی کا کلام تہا آپ اوس کو تعجب سے نقل کرتے تہے) انسان
سب سے زیادہ جہگڑالو ہے **ف** اس لیے کہ یہ امر سچ ہے جتنا تقدیر مین ہے اوتنا ہی انسان کریگا تقدیر کا کسی کو علم نہین
ہے پھر اوسکو ذکر کا کیا محل ہے نیک کامون مین کوشش کرنا ہمارا فرض ہے نہ یہ کہ تقدیر کا حیلہ کر کے ہاتہہ پاؤن پسار دین فقط

باب فضل صلوة الليل رات کی نماز کی فضیلت **عن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم أفضل الصيام بعد شهر رمضان شهر الله المحرم وأفضل الصلوة بعد الفريضة صلوة الليل
ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد روزہ رکہنے کے لیے سب مہینون سے زیادہ
محرم کا مہینہ افضل ہے اور فرض نماز کے بعد رات کی نماز سب نمازون سے افضل ہے **عن** حميد بن عبد الرحمن يقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضل الصلوة بعد الفريضة قيام الليل وأفضل الصيام بعد
رمضان المحرم أرسله شعبة بن الحجاج **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض کے بعد رات کی نماز فضیلت
رکہتی ہے اور روزے کے لیے رمضان کے بعد محرم فضیلت رکہتا ہے ارسال کیا اس حدیث کو شعبہ نے **فضل** صلوة الليل في السفر سفر مین تہجد
پڑہنے کی فضیلت **عن** أبي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلاثة يحبهم الله عز وجل رجل أتى قوما
فسألهم بالله ولم يسألهم بقرابة بينه وبينهم فمنعوه فتخلفهم رجل بأعقابهم فأعطاه سرا لا يعلم
بعطيته إلا الله عز وجل والذي أعطاه وقوم ساروا ليلتهم حتى إذا كان النوم أحب إليهم مما يعدل
به نزلوا فوضعوا رءوسهم فقام يتملقني ويتلو آياتي ورجل كان في سرية فلقوا العدو فانهزموا
فأقبل بصدره حتى يقتل أو يفتح الله له **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تین
آدمیون سے محبت رکہتا ہے ایک تو وہ شخص جو ایک قوم کا تہا اوس قوم مین ایک شخص آیا اللہ کے لیے نہ رشتہ اور ناتے کی وجہ
سے پھر اوس قوم نے اوسکو نہ دیا وہ شخص پیچہے سے چلا گیا اور چہپا کر اوسکو دے آیا جسکو کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے یا اوس
شخص کے جسنے دیا ہے دوسرا ایک وہ شخص جو ایک قوم مین تہا وہ رات بہر چلے جب سونا اونکو سب سے بہلا معلوم ہوا تو وہ اوترے
اور پڑ کر سو رہے مگر وہ شخص کہڑا رہا اللہ سے عاجزی کرتا ہوا اور اوس کے سامنے عاجزی کرتا ہوا اور اوس کی آیتین پڑہتا ہوا تیسرے
نفل پڑہا کیا اور ایک وہ شخص جو لشکر مین تہا جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو لوگ بہاگ کہڑے ہوئے مگر وہ سینہ سامنے کیے ہوئے چلا گیا
یہانتک کہ مارا گیا یا اللہ نے فتح دی اوسکو **وقت القيام** رات کو کس وقت نفل پڑہے **عن** مسروق قال قلت

لِعَائِشَةَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الدَّائِمُ قُلْتُ فَأَيُّ اللَّيْلِ كَانَ يَقُومُ قَالَتْ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کونسا کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند ہوتا اونہوں نے کہا جو کام ہمیشہ ہو میں نے کہا آپ رات کو کب اوٹھتے تھے اونہوں نے کہا جب مرغ بولتا **ف** یعنی اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے اس لیئے کہ مرغ کی آواز شروع ہوتی ہے جب پہر رات باقی رہتی ہے

باب ذکر مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الْقِيَامُ

جب رات کو اوٹھے تو پہلے کیا کہے

عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيُهَلِّلُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** عاصم بن حمید سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس چیز سے شروع کرتے تھے اونہوں نے کہا تونے وہ بات مجھسے پوچھی کسی نے نہیں پوچھی تجھ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس بار اللہ اکبر کہتے پھر دس بار الحمد للہ کہتے پھر دس بار سبحان اللہ کہتے پھر دس بار لا الہ الا اللہ کہتے پھر دس بار استغفار کرتے اور فرماتے اللھم اغفر لی واھدنی اخیر تک یعنی یا اللہ بخش مجھکو اور راہ بتلا مجھے اور روزی دے مجھکو اور تندرست رکھ مجھے پناہ مانگتا ہوں اللہ کی قیامت کے دن جاکی تنگی سے

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيَّ **ترجمہ** ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے پاس سوتا میں سنتا جب رات کو اوٹھتے تو دیر تک فرماتے سبحان اللہ رب العالمین پھر دیر تک فرماتے سبحان اللہ وبحمدہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَالِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ ثُمَّ ذَكَرَ قُتَيْبَةُ كَلِمَةً مَعْنَاهَا وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو کھڑے ہوتے تہجد کے لیئے تو فرماتے اللھم لک الحمد اخیر تک یعنی یا اللہ تجھی کو تعریف لایق ہے تو روشن کرنیوالا ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو ان میں ہیں تجھی کو تعریف لایق ہے تو سچا تیرا وعدہ سچا بہشت سچ آگ سچ قیامت سچ نبی سچے محمد سچا میں نے تیرے لیئے گردن رکھدی اور تجھپر بھروسا کیا تجھپر یقین لایا تیری ہی لیئے جھگڑا اور تیری ہی طرف فیصلے کے لیئے آیا میرے اگلے اور پچھلے اور کھلے گناہ سب بخشدے تو ہی آگے ہے اور تو ہی پیچھے ہے سوا تیرے کوئی پوجنے کے لایق نہیں کسی میں زور اور طاقت نہیں سوا اللہ کے **عَنْ**

عبد الله بن عباس انه بات عند ميمونة ام المؤمنين وهي خالته فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم واهله في طولها فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا انتصف الليل او قبله قليلا او بعده قليلا استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس يمسح النوم عن وجهه بيده ثم قرأ العشر الآيات الخواتيم من سورة آل عمران ثم قام الى شن معلقة فتوضأ منها فاحسن وضوءه ثم قام يصلي قال عبد الله بن عباس فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذهبت فقمت الى جنبه فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده اليمنى على رأسي واخذ باذني اليمنى يفتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم اوتر ثم اضطجع حتى جاء المؤذن فصلى ركعتين خفيفتين ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے وہ ایک رات ام المومنین میمونہ کے گھر میں رہے اور جو اون کی خالہ تھیں تو اونھوں نے کہا میں بچھونے کے چوڑان میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی میمونہ اوس کے لنبان میں لیٹیں پھر آپ سوئے جب آدھی رات ہوئی یا اوس سے کچھ پہلے یا کچھ بعد تو آپ اوٹھے اور بیٹھ کر اپنے ہاتھ سے منہ ملنے لگے نیند دور کرنے کی پھر آپ نے دس آیتیں اخیر سورہ آل عمران کی پڑھیں ان في خلق السموات والارض لآيات لاولي الالباب الذين يذكرون الله قياما وقعودا اخیر تک پھر ایک مشک کی طرف گئے جو لٹک رہی تھی اور اوس میں سے پانی لیکر اچھی طرح وضو کیا پھر نماز پڑھنے لگے کھڑے ہوکر عبد اللہ بن عباس نے کہا میں نے بھی کھڑے ہوکر ایسا ہی کیا (یعنی وضو کیا) پھر نزدیک آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوا آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کر ملنے لگے پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر وتر پڑھا بعد اوس کے لیٹ رہے یہاں تک کہ موذن آیا (فجر کی نماز کے لیے بلانے کو) اوس وقت آپ نے ہلکی دو رکعتیں پڑھیں (یعنی فجر کی سنتیں)

باب ما يفعل اذا قام من الليل من السواك جب اٹھے او سے تو کیا کرے

عن حذيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا قام من الليل يشوص فاه بالسواك ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اوٹھتے تو اپنا منہ ملتے مسواک سے

عن حذيفة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل يشوص فاه بالسواك ترجمہ جو اوپر گذرا

عن حذيفة قال كنا نؤمر بالسواك اذا قمنا من الليل ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے ہم کو حکم تھا مسواک کرنے کا جب رات کو اوٹھیں

عن شقيق قال كنا نؤمر اذا قمنا من الليل ان نشوص افواهنا بالسواك ترجمہ شقیق نے کہا ہم کو حکم تھا جب رات کو اوٹھیں تو منہ صاف کریں مسواک سے

باب بأي شيء يستفتح صلاته بالليل رات کی نماز کس چیز سے شروع کرے

عن ابي سلمة بن عبد الرحمن قال سألت عائشة باي شيء كان النبي صلى الله عليه وسلم يفتتح صلاته قالت كان اذا قام من الليل افتتح صلاته قال اللهم رب

جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس دعا سے شروع کرتے تھے اونھوں نے کہا آپ جب رات کو اوٹھتے نماز شروع کرتے تو فرماتے اللھم رب جبریل اخیر تک یعنی اے مالک جبریل اور میکائیل اور اسرافیل کے اے پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے اے جاننے والے غایب اور حاضر کے تو فیصلہ کریگا اپنے بندوں کا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں یا اللہ جس بات میں اختلاف ہے اوسمیں تو مجھکو حق بتلادے بیشک جسکو چاہتا ہے تو سیدھی راہ پر لگاتا ہے عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَأَنَا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَأَرْقُبَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةٍ حَتّٰى أَرٰى فِعْلَهُ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْأُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا حَتّٰى بَلَغَ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ثُمَّ أَهْوٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى فِرَاشِهِ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ أَفْرَغَ فِي قَدَحٍ مِنْ إِدَاوَةٍ عِنْدَهُ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا وہ کہتا تھا میں سفر میں ساتھ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو میں نے کہا ضرور دیکھونگا آپ کسطرح نماز پڑھتے ہیں جب آپ عشا کی نماز پڑھ چکے تو بڑی دیر تک سوتے رہے پھر جاگے اور آسمان کے کنارے کو دیکھا اور فرمایا ربنا ما خلقت ہذا باطلا یعنی اے پروردگار تو نے یہہ بیکار نہیں بنایا یہانتک کہ پہونچے انک لاتخلف المیعاد تک پھر آپ بچھونے کیطرف جھکے اور مسواک اوٹھائی اور ڈول سے پانی نکالا ایک پیالے میں اور مسواک کی پھر وہی نماز پڑھنے لگے یہانتک کہ میں سمجھا جتنی دیر تک سوئے تھے اوتنی ہی دیر تک نماز پڑھی پھر لیٹ رہے یہانتک کہ میں سمجھا سوئے اوتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک نماز پڑھی تھی پھر جاگے اور ایسا ہی کیا یعنی مسواک کی اور نماز پڑھی اور کہا وہی جو پہلے کہا تھا یعنی ربنا ما خلقت ہذا باطلا اخیر تک تو فجر سے پہلے آپ نے تین بار ایسا ہی کیا

بَابُ ذِكْرِ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا بیان

عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ نَائِمًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ ترجمہ انس سے روایت ہے ہم جب چاہتے رات کو دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے تو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اور جب چاہتے سوتے ہوئے دیکھیں تو سوتے ہوئے دیکھتے یعنی آپ رات کو سوتے بھی اور نماز بھی پڑھتے نہ ساری

رات جاگتی نہ ساری رات سوتے **عن** يعلى بن مملك انه سال ام سلمة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقالت كان يصلي العتمة ثم يسبح ثم يصلي بعدها ما شاء الله من الليل ثم ينصرف فيرقد
مثل ما صلى ثم يستيقظ من نومه ذلك فيصلي مثل ما نام وصلوته تلك الآخرة تكون الى الصبح
ترجمہ یعلی بن مملک نے پوچھا ام المومنین ام سلمہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو انہوں نے کہا آپ عشا کی نماز
پڑھتے تھے پھر سنتیں پڑھتے تھے پھر اس کے بعد جتنی رات تک اللہ چاہتا آپ نماز پڑھا کرتے پھر سو رہتے اتنی دیر تک جتنی
دیر تک نماز پڑھی تھی پھر جاگتے اور نماز پڑھتے اتنی دیر تک جتنی دیر تک سوئے تھے اور یہ اخیر کی نماز آپ کی فجر تک ہوتی
عن يعلى بن مملك انه سال ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن قراءة رسول الله صلى
الله عليه وسلم وعن صلوته فقالت ما لكم وصلوته كان يصلي ثم ينام قدر ما صلى ثم يصلي
قدر ما نام ثم ينام قدر ما صلى حتى يصبح ثم نعتت له قراءته فاذا هي تنعت قراءة مفسرة حرفا
حرفا **ترجمہ** یعلی بن مملک نے ام سلمہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کو (یعنی آپ کلام اللہ کیونکر پڑھتے
تھے) اور نماز کو انہوں نے کہا تمہیں کیا آپ کی نماز سے (یعنی تمہارا پوچھنا بے فائدہ ہے کیونکہ تم ویسی نماز نہیں
پڑھ سکتے) آپ نماز پڑھتے تھے پھر سو رہتے جتنی دیر نماز پڑھی پھر نماز پڑھتے جتنی دیر سوئے تھے پھر سوتے جتنی دیر نماز پڑھی
تھی صبح تک پھر قراءت کو بیان کیا تو وہ صاف ایک ایک حرف الگ الگ تھی)

ذکر صلوة داود عليه السلام

داؤد علیہ السلام کی نماز کا بیان **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
احب الصيام الى الله عز وجل صيام داود عليه السلام كان يصوم يوما ويفطر يوما واحب الصلوة
الى الله صلوة داود كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنوں سے زیادہ پسند اللہ کو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے
وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور سب نمازوں میں زیادہ پسند اللہ کو حضرت داؤد کی نماز ہے وہ آدھی رات
سوتے پھر تہائی رات نماز پڑھتے پھر چھٹے حصہ میں سوتے (اسطرح ساری رات کو تقسیم کرتے)

ذکر صلوة نبي الله موسى كليم الله عليه السلام

حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی نماز کا بیان **عن** انس بن مالك ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال اتيت ليلة اسري بي على موسى عليه السلام عند الكثيب الاحمر وهو قائم
يصلي في قبره **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھکو معراج ہوا تو میں موسیٰ
علیہ السلام کے پاس آیا سرخ ٹیلے کے پاس وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے **عن** انس ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال اتيت موسى عند الكثيب الاحمر وهو قائم يصلي قال ابو عبد الرحمن النسائي هذا اولى بالصواب عندنا من حديث معاذ
بن خالد **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا سرخ ٹیلے کے پاس وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے

ف امام نسائی نے کہا ہمارے نزدیک یہ روایت ٹھیک ہے پہلی روایت سے انتھی وجہ اس کی یہ ہے کہ معراج کی رات میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسی سے چھٹے آسمان پر ملے تھے اور ممکن ہے کہ پہلی ملاقات قبر میں ہوئی ہو پھر چھٹے
آسمان پر اور سرخ ٹیلا ایک مقام ہے بیت المقدس سے ایک منزل پر وہیں حضرت موسی علیہ السلام کی قبر ہے **عن** انس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مررت علی قبر موسی علیہ السلام وھو یصلی فی قبرہ **ترجمہ** انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حضرت موسی علیہ السلام کی قبر پر گزرا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے
عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت لیلۃ اسری بی علی موسی
علیہ السلام وھو یصلی فی قبرہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
معراج کی رات حضرت موسی علیہ السلام پاس ہو کر گیا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لیلۃ اسری بہ مر علی موسی علیہ السلام وھو یصلی فی قبرہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے جس رات رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو آپ حضرت موسی علیہ السلام پر گزرے وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے **عن** انس یقول
اخبرنی بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ مر
علی موسی علیہ السلام وھو یصلی فی قبرہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا ایک صحابی نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا آپ حضرت موسے علیہ السلام پاس سے گئے وہ اپنی قبر میں
نماز پڑھ رہے تھے **عن** انس عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لیلۃ اسری بی مررت علی موسی وھو یصلی فی قبرہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے اونہوں نے سنا بعض صحابہ
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھکو معراج ہوا تو میں موسی علیہ السلام پر سے گزرا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ
رہے تھے **باب** احیاء اللیل رات کو عبادت کرنا **عن** خباب بن الارت وکان قد شھد بدرا مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ راقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ صلاھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کلھا حتی کان مع الفجر فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ
جاءہ خباب فقال یا رسول اللہ بابی انت وامی لقد صلیت اللیلۃ صلوۃ ما رایتک صلیت نحوھا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجل انھا صلوۃ رغبۃ ورھبۃ سالت ربی عزوجل فیھا ثلث خصال
فاعطانی اثنتین ومنعنی واحدۃ سالت ربی عزوجل ان لا یھلکنا بما اھلک بہ الامم قبلنا فاعطانیھا
وسالت ربی ان لا یظھر علینا عدوا من غیرنا فاعطانیھا وسالت ربی ان لا یلبسنا شیعا فمنعنیھا
ترجمہ خباب بن الارت سے روایت ہے وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اونہوں نے رات
بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا جب فجر قریب ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا خباب گئے اور

اور عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے آپنے اس رات کو ایسی نماز پڑھی ویسی کبھی میں نے آپ کو پڑھتے
ہوئے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ نماز محبت اور ڈر کی ہے میں نے اسمیں اپنے پروردگار سے
تین باتیں مانگیں دو تو عنایت ہوئیں اور ایک نہیں ملی میں نے اپنے پروردگار سے یہ مانگا کہ ہم کو ہلاک نہ کرے ان
عذابوں سے جن سے اگلی امتوں کو ہلاک کیا تو قبول ہوا پھر میں نے مانگا کہ ہم پر غیر دشمن مسلط نہ ہو تو قبول ہوا **ف**
اسمیں یہ شبہہ ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اور پہلے زمانوں میں جابجا مسلمان کافروں کی رعایا رہے ہیں چنانچہ اس
وقت ہندوستان میں نصاریٰ کی حکومت ہے اسکا جواب یہ ہے۔ کہ مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام سے ہے
یعنی جو لوگ اسوقت آپ کے ساتھ موجود تھے ان پر کبھی غیر دشمن مسلط نہیں ہوا۔ یا مطلب یہ ہے کہ تمام مسلمانوں پر
غیر دشمن مسلط نہ ہوا اور ابھی تک عرب اور افریقہ اور وسط ایشیا اور ایشیاے کوچک اور ٹرکی یورپ کی بعض مقامات پر
مسلمان آزاد ہیں اور وہاں کے حاکم مسلمان ہیں اگرچہ نصاریٰ سے تعلق کچھ نہ کچھ قائم ہو گیا ہے اور انکی حکومت نے ایک
عالم کو گھیر لیا ہے۔ یا مراد خاص عرب کے مسلمان ہیں۔ یا مراد یہ ہے کہ جبتک قیامت کے آثار ظاہر نہ ہوں مسلمانوں پر غیر
دشمن مسلط نہ ہوا اور نصاریٰ کا تمام مسلمانوں پر مسلط ہونا اور سب ملکوں پر حکومت قائم کرنا قیامت کے آثار سے ہے واللہ اعلم۔
ت پھر میں نے مانگا کہ ہم میں پھوٹ نہ ہو اور گروہ گروہ نہ ہوں (یعنی سب متفق اور متحد رہیں) تو قبول نہ ہوا **ف**
بلکہ بہتر فرقے ہو گئے اور ہر ایک فرقے کے سیکڑوں شاخیں ہو گئیں

الاختلاف على عائشة في احياء الليل

اختلاف ہے راویوں کا حضرت عائشہ سے رات کی عبادت میں

عن عائشة قالت كان اذا دخلت العشر احيى رسول الله صلى الله عليه وسلم الليل وايقظ اهله وشد المئزر **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جب رمضان کا اخیر دہا آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو جگاتے اور تہبند مضبوط باندھتے

عن ابي اسحاق قال اتيت الاسود بن يزيد وكان لي اخا صديقا فقلت يا ابا عمرو حدثني ما حدثتك ام المؤمنين عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قالت كان ينام اول الليل ويحيي آخره **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے میں اسود بن یزید پاس آیا اور وہ میرے بھائی اور دوست تھے میں نے کہا اے ابا عمرو بیان کرو مجھسے جو بیان کیا ہو تم سے ام المومنین عائشہ رضہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے باب میں انہوں نے کہا حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رات کو سوتے اور پچھلی رات میں جاگتے

عن عائشة رض قالت لا اعلم رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ القرآن كله في ليلة ولا قام ليلة حتى الصباح ولا صام شهرا كاملا قط غير رمضان **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں کبھی سارا قرآن پڑھا ہو یا رات بھر صبح تک عبادت کی ہو یا ایک مہینے پورے روزے رکھے ہوں سوا رمضان کے

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها امرأة فقال من هذه قالت فلانة لا تنام فذكرت من صلاتها فقال مه عليكم ما تطيقون فوالله لا يمل الله عز وجل حتى تملوا وكان

أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اون کے پاس گئے وہان ایک عورت بیٹھی تھی آپنے پوچھا یہ کون ہے حضرت عائشہ نے کہا یہ فلانی عورت ہے جہان
کیا کہ یہ سوتی نہین ہے اور رات بھر نماز پڑھتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا بات ہے تم کو چاہیے
اوتنا عمل کرو جتنی طاقت ہو قسم خدا کی اللہ جل جلالہ نہین تھکیگا (ثواب دینے سے) تم ہی تھک جاؤ گے (عمل کرنے سے)
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کام پسند تھا جسکو آدمی ہمیشہ کرے ف ہمیشہ وہی کام نبھیگا جو اعتدال سے ہو چار
روز دن رات محنت اوٹھا کر ایک کام کرنا اچھا نہین اسلئے کہ وہ چھوٹ جاتا ہے ہمیشہ نبھہ نہین سکتا اس لئیے حکمت کا
قاعدہ یہی ہے کہ تھوڑا کام کرے جتنا طبیعت پر بار نہ ہو وہ ہمیشہ قایم رہیگا اور وہی فائدہ بخشیگا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى حَبْلًا مَمْدُوْدًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا
الْحَبْلُ قَالُوْا لِزَيْنَبَ تُصَلِّيْ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ
نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لیگئے وہان
ایک رسی دیکھی جو دو کھنبہون مین بندہی تہی آپنے پوچھا یہ رسی کیسی ہے لوگون نے کہا زینب نماز پڑہتی ہین جب تھک جاتی
ہین تو اس رسی سے لٹک رہتی ہین (لیکن بیٹھتی نہین اور آرام نہین پاتین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رسی کو
کھول ڈالو جبتک دل لگی نماز پڑہو اور جب تھک جاؤ تو بیٹھ جاؤ (آرام پاؤ سو رہو اس لئے کہ بعد ریاضت اور محنت کے سکون
اور راحت ضرور ہے ورنہ آدمی بیمار ہو جاویگا پھر مطلق ریاضت نہ ہوسکیگی) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ قَامَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
قَالَ أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہے (نماز مین) یہان
تک کہ پاؤن آپ کے سوج گئے کسی نے کہا آپ کے تو اگلے اور پچھلے گناہ اللہ نے بخش دیے ہین (پھر آپ کس لئیے اتنی عبادت کرتے ہین)
آپنے فرمایا کیا مین اللہ کا بندہ شکر گزار نہون (یعنی اگر میرے گناہ اللہ نے معاف کر دیے ہین تو مین اسی احسان کا شکر کرتا ہون)
عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَزْلَعَ يَعْنِيْ تَشَقَّقَ قَدَمَاهُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے یہانتک کہ آپ کے پاؤن پہٹ جاتے

كَيْفَ يَفْعَلُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا

وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ جب کھڑے ہو کر نماز شروع کرے تو کسطرح کرے اور بیان راویون کے اختلاف کا
اس باب مین حضرت عائشہ سے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا فَإِذَا
صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بڑی رات تک نماز پڑہتے جب کھڑے ہو کر نماز پڑہتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑہتے تو رکوع بھی بیٹھ
کر کرتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَقَاعِدًا فَإِذَا افْتَتَحَ

الصلوٰة قائماً ركع قائماً واذا افتتح الصلوٰة قاعداً ركع قاعداً **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے اور بیٹھے نماز پڑھتے تھے جب کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے
اور جب بیٹھ کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے **عن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي
وهو جالس فيقرأ وهو جالس فاذا بقي من قراءته قدر ما يكون ثلاثين او اربعين اية قام فقرأ
وهو قائم ثم ركع ثم سجد ثم يفعل في الركعة الثانية مثل ذلك **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے قراءت کیا کرتے جب آپ کی قراءت میں سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو
کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہو کر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے **عن** عائشة قالت
ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى جالساً حتى دخل في السن فكان يصلي وهو جالس يقرأ فاذا
غبر من السورة ثلاثون او اربعون اية قام فقرأ بها ثم ركع **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز ... پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپکا سن زیادہ ہو گیا (اور طاقت کم ہو گئی) اس
وقت آپ بیٹھ کر نماز (نفل) پڑھنے لگے تو آپ بیٹھے بیٹھے قراءت کیا کرتے جب تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے
اور کھڑے پڑھتے پھر رکوع کرتے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ وهو قاعد
فاذا اراد ان يركع قام قدر ما يقرأ انسان قدر اربعين اية **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے آپ بیٹھ کر
قراءت کیا کرتے (نفل نماز میں) پھر جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے جتنی دیر تک آدمی چالیس آیتیں پڑھے **عن**
سعد بن هشام بن عامر قال قدمت المدينة فدخلت على عائشة رض قالت من انت قلت انا سعد بن
هشام بن عامر قالت رحم الله اباك قلت اخبريني عن صلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان وكان قلت اجل قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
يصلي بالليل صلوٰة العشاء ثم يأوي الى فراشه فينام فاذا كان جوف الليل قام الى حاجته والى
طهوره فتوضأ ثم دخل المسجد فصلى ثمان ركعات يخيل الي انه يسوي بينهن في القراءة والركوع
والسجود ويوتر بركعة ثم يصلي ركعتين وهو جالس ثم يضع جنبه فربما جاء بلال فآذنه با
لصلوٰة قبل ان يغفي وربما يغفي وربما شككت اغفى او لم يغف حتى يؤذنه بالصلوٰة وكانت تلك صلوٰة رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى اسن ولحم فذكرت من لحمه ما شاء الله قالت كان النبي صلى الله عليه
وسلم يصلي بالناس العشاء ثم يأوي الى فراشه فاذا كان جوف الليل قام الى طهوره والى حاجته فتوضأ
ثم يدخل المسجد فيصلي ست ركعات يخيل الي انه يسوي بينهن في القراءة والركوع والسجود ثم يوتر
بركعة ثم يصلي ركعتين وهو جالس ثم يضع جنبه وربما جاء بلال فآذنه بالصلوٰة قبل ان يغفي

وَرُبَّمَا اَغْفَى وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغْفَى أَمْ لَا حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلٰوةِ قَالَتْ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سعد بن ہشام بن عامر سے روایت ہے مین مدینہ مین آیا تو حضرت عائشہ کے پاس گیا انہون نے پوچھا تم کون ہو مین نے کہا سعد بن ہشام بن عامر انہون نے کہا رحم کرے اللہ تمھارے باپ پر مین نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتلاؤ انہون نے کہا آپ ایسا کرتے تھے ایسا کرتے تھے مین نے ہان کہا پھر انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو عشا کی نماز پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آتے اور سو رہتے جب آدھی رات ہو جاتی تو اٹھتے حاجت کو اور طہارت کو پھر وضو کرتے اور مسجد مین آتے اور آٹھ رکعتین پڑھتے میرے خیال مین آپ ان رکعتون مین قرات اور رکوع اور سجود کو برابر کرتے پھر ایک رکعت وتر کی پڑھتے پھر دو رکعتین بیٹھ کر پڑھتے پھر کروٹ پر لیٹ رہتے بعد اس کے بلال آپ کو جگاتے کبھی سو جانے سے پہلے کبھی سونے کے بعد کبھی مجھکو شک رہتی کہ آپ سوئے یا نہین سوئے یہانتک کہ بلال انکو جگا دیتے نماز کے لئے پھر یہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ آپکا سن زیادہ ہو گیا اور گوشت چڑھ گیا پھر بیان کیا آپ کے گوشت کا جو اللہ نے چاہا پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز لوگون کے ساتھ پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آتے جب آدھی رات گزر جاتی تو آپ طہارت اور حاجت کو جاتے پھر وضو کرتے اور مسجد مین آکر آٹھ رکعتین پڑھتے میرے خیال مین انکی قرات اور رکوع اور سجدہ سب ایکدوسرے کے برابر ہوتے پھر ایک رکعت وتر کی پڑھتے پھر دو رکعتین بیٹھکر پڑھتے پھر کروٹ لیٹ رہتے تو کبھی انکو بلال نماز کے لئے بلاتے سو جانے سے پہلے اور کبھی سو جانے کے بعد اور کبھی مجھکو شک رہتی کہ آپ سو گئے یا نہین یہانتک کہ بلال آپکو جگا دیتے ہمیشہ یہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

بَاب صَلٰوةِ الْقَاعِدِ فِي النَّافِلَةِ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَنِعُ مِنْ وَجْهِي وَهُوَ صَائِمٌ وَمَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهِ قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَكَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْإِنْسَانُ وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے منہ سے مزہ لیتے (یعنی پیار کرتے) اور آپ روزے سے ہوتے اور آپ کی وفات نہ ہوئی یہانتک کہ اکثر نماز آپ بیٹھکر ہوتی سوا فرض کے اور سب سے زیادہ پسند آپ کو وہ کام ہوتا جو ہمیشہ ہوا کرے اگرچہ تھوڑا ہو

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِسًا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہین ہوئی یہانتک کہ آپ کی اکثر نماز بیٹھکر ہونے لگی مگر فرض وہ کھڑے ہوکر پڑھتے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهِ قَاعِدًا إِلَّا الْفَرِيضَةَ وَكَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ أَدْوَمَهُ وَإِنْ قَلَّ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہین ہوئی یہانتک کہ آپ اکثر نماز بیٹھکر پڑھنے لگے سوا فرض کے اور سب سے زیادہ پسند آپکو وہ کام ہوتا جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى

كان أكثر صلوته قاعدا إلا المكتوبة وكان أحب العمل إليه ما داوم عليه وإن قل ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے انہون نے کہا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہین کیا یہانتک کہ اکثر نماز آپ کی بیٹھکر ہونے لگی مگر فرض کہڑے ہوکر پڑہتے اور بہت پسند تہا آپ کو وہ کام جسکو ہمیشہ کرتے اگرچہ تہوڑا ہو عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يمت حتى كان يصلي كثيرا من صلوته وهو جالس ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہین کیا یہانتک کہ آپ اپنی اکثر نماز دن کو بیٹھکر پڑہتے تہے عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وهو قاعد قالت نعم بعد ما حطمه الناس ترجمہ عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑہتے تھے انہون نے کہا ہان جب لوگون نے آپ کو بوڑہا کر دیا یعنی طرح طرح کے بوجھ ڈالکر عن حفصة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في سبحته قاعدا قط حتى كان قبل وفاته بعام فكان يصلي قاعدا يقرأ بالسورة فيرتلها حتى تكون أطول من أطول منها ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھکر نفل پڑہتے نہین دیکہا لیکن وفات سے ایک سال پہلے آپ بیٹھکر پڑہنے لگے آپ ایک سورت کو پڑہتے تہے اتنا ٹہر ٹہر کر کہ وہ بڑی سے بڑی ہو جاتی۔

باب فضل صلوة القائم على صلوة القاعد کہڑے ہوکر پڑہنے والے کی فضیلت بیٹھکر پڑہنے والے پر عن عبد الله بن عمرو قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي جالسا فقلت حدثت أنك قلت إن صلوة القاعد على النصف من صلوة القائم وأنت تصلي قاعدا قال أجل ولكني لست كأحد منكم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھکر نماز پڑہتے دیکہا تو مین نے کہا مین نے سنا ہے آپ نے فرمایا بیٹھکر نماز پڑہنے والے کو آدہا ثواب ہے کہڑے ہوکر نماز پڑہنے والے کا پہر آپ بیٹھکر پڑہتے ہین آپ نے فرمایا بیشک لیکن مین تمہاری طرح نہین ہون **ف** یعنی مجبور دونون حال مین ثواب برابر ہے اس لئے کہ مین بیٹھکر جبہی پڑہتا ہون جب کہڑے کہڑے تہک جاتا ہون یا مجھکو اللہ تعالی نے اس حکم سے مستثنی کیا ہے

فضل صلوة القاعد على صلوة النائم بیٹھکر نماز پڑہنیوالے کی فضیلت لیٹ کر پڑہنیوالے پر عن عمران بن حصين قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن الذي يصلي قاعدا قال من صلى قائما فهو أفضل ومن صلى قاعدا فله نصف أجر القائم ومن صلى نائما فله نصف أجر القاعد ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بیٹھکر نماز پڑہنے والے کو آپ نے فرمایا جو کہڑے ہوکر پڑہے تو سب سے بہتر ہے اور جو بیٹھکر پڑہے اوسکو کہڑے ہوکر پڑہنیوالیکا آدہا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑہے اوسکو بیٹھکر پڑہنیوالیکا آدہا ثواب ہے

كيف صلوة القاعد بیٹھکر نماز کیسی پڑہے عن عائشة قالت رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي متربعا

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار زانو یعنی پالتی مارے
بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔ امام نسائی نے کہا میں نہیں جانتا اس حدیث کو کسی نے روایت کیا ہو سوا ابو داؤد حفری
کے اور وہ ثقہ ہے لیکن میں اس حدیث کو خطا سمجھتا ہوں **ف** خطا کی وجہ یہ ہے کہ اور روایات میں ہمیشہ دو زانو بیٹھ
کر پڑھنا منقول ہے اور شاید یہ فعل آپکا ایک دوبار ہو بیان جواز کے لئے واللہ اعلم

بَابُ كَيْفَ الْقِرَاءَةِ بِاللَّيْلِ

رات کو کسطرح قرات کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ اَيَجْهَرُ اَمْ يُسِرُّ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا اَسَرَّ
ترجمہ عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کیونکر قرات
کرتے پکار کر یا آہستہ سے حضرت عائشہ نے کہا دونوں طرح کبھی پکار کر کبھی آہستہ

فَضْلُ السِّرِّ عَلَى الْجَهْرِ

آہستہ پڑھنے کی فضیلت عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ يَجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالَّذِيْ
يَجْهَرُ بِالصَّدَقَةِ وَالَّذِيْ يُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالَّذِيْ يُسِرُّ بِالصَّدَقَةِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کو پکار کر پڑھے وہ ایسا ہی جیسے کوئی علانیہ صدقہ دیوے اور جو شخص آہستہ پڑھے
وہ ایسا ہے جیسے کوئی چپکے سے صدقہ دیوے

بَابُ تَسْوِيَةِ الْقِيَامِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِيْ قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کی نماز میں قیام اور رکوع اور سجدہ اور سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا سب برابر کرنا عَنْ
حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ فَمَضٰى
فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَتَيْنِ فَمَضٰى فَقُلْتُ يُصَلِّيْ بِهَا فِيْ رَكْعَةٍ فَمَضٰى فَافْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَاَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ
اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَاَهَا يَقْرَاُ مُتَرَسِّلًا اِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ وَاِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَاَلَ وَاِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ
تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ قَرِيْبًا مِّنْ رُكُوْعِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى فَكَانَ سُجُوْدُهُ
قَرِيْبًا مِّنْ رُكُوْعِهِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی تو آپ نے
سورہ بقرہ شروع کی میں نے کہا سو آیتوں پر آپ رکوع کریں گے آپ آگے بڑھ گئے تب میں نے کہا دو سو آیتوں پر آپ رکوع کریں گے
آپ آگے بڑھ گئے تب میں نے کہا آپ پوری سورت پڑھیں گے
ایک رکعت میں آپ آگے بڑھ گئے اپنے سورہ نسا شروع کی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ بعد سورہ بقرہ کے سورہ نساء ہے پھر سورہ
آل عمران مگر جو ترتیب اب مصحف مجید میں ہے اوس میں پہلے سورہ بقر پھر آل عمران پھر نساء ہے اور یہ ترتیب دوسری حدیثوں سے
نکلتی ہے اسی واسطے صحابہ نے اسپر اتفاق کیا اور ممکن ہے کہ حضرت نے ترتیب نہ کی ہو اس لئے کہ ترتیب کرنا ضرور نہیں خصوصا
نوافل میں اور ممکن ہے کہ حذیفہ کو سہو ہوا ہو **ت** اوسکو پڑھا پھر سورہ آل عمران شروع کی اوسکو پڑھا اور بہت ٹھہر ٹھہر کر قرات

آپ کی آیت آہستہ ٹہر ٹہر کر تہی جب کوئی آیت اللہ کی پاکی کی آتی تو تسبیح کہتے اور جب کوئی آیت سوال کی آتی تو اللہ سے سوال
کرتے اور جب کوئی آیت پناہ مانگنے کی آتی تو اللہ سے پناہ مانگتے پھر آپنے رکوع کیا تو سبحان ربی العظیم کہا گیئی رکوع بہی قیام کے
برابر تہا پہر سر اوٹہایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور یہ قیام رکوع کے قریب قریب تہا پہر سجدہ کیا اور سبحان ربی الاعلی
کہنے لگے تو سجدہ رکوع کے قریب قریب تہا **عن** حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي رَمَضَانَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِي رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ
لِي مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا فَمَا صَلّٰى إِلَّا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتّٰى جَاءَ
بِلَالٌ إِلَى الْغَدَاةِ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہی اونہون نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ رمضان میں
آپنے رکوع کیا اور سبحان ربی العظیم کہا کیے اوتنی دیر تک جتنی دیر کہڑے رہے تہے پہر بیٹہے تو رب اغفرلی کہا کیے قیام
کے برابر سجدہ کیا تو سبحان ربی الاعلی کہا کیے قیام کے برابر اسی طرح صرف چار رکعتین آپنے پڑہین صبح تک یہانتک کہ بلال
آئے فجر کی نماز کے لیے بلانے کو **باب** كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ رات کی نماز کیونکر پڑہنا چاہیے **عن** ابْنِ عُمَرَ
يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات دن کی نماز دو دو رکعتین ہین **ف** یعنی دو دو رکعت کرکے پڑہنا چاہیے مراد
نفل نمازین ہین امام نسائی نے کہا میرے نزدیک یہ حدیث خطا ہے یعنی دن کا ذکر کرنا صحیح یون ہی کہ رات کی نماز دو دو رکعتین ہین
عن ابْنِ عُمَرَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيْتَ
الصُّبْحَ فَوَاحِدَةً **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا رات کی نماز کو
آپنے فرمایا دو دو رکعتین ہین جب صبح ہوجانے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑہ لی تاکہ سب نماز وتر یعنی طاق ہوجاوے **عن**
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتین ہین جب فجر ہوجانے کا ڈر ہو
تو ایک رکعت وتر پڑہ لے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يُسْأَلُ عَنْ صَلٰوةِ
اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے پوچہا گیا منبر پر رات کی نماز کو آپ نے فرمایا دو دو رکعتین ہین جب فجر کا خوف ہو تو ایک رکعت
وتر پڑہ لے **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى
فَإِنْ خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ فَلْيُوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچہا رات کی نماز کو آپنے فرمایا دو دو رکعتین ہین اگر فجر ہوجانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑہ لے **عن**
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ **ترجمہ**

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانیکا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے عن ابن عمر قال سأل رجل من المسلمين رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف صلوة الليل فقال صلوة الليل مثنى مثنى فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدة ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے مسلمانوں میں سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کیونکر ہے آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لی عن عبد الله بن عمر ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلوة الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الليل مثنى مثنى فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدة ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچھا آپنے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے عن عبد الله بن عمر قال قام رجل فقال يا رسول الله كيف صلوة الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الليل مثنى مثنى فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدة ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ رات کی نماز کیونکر ہے آپنے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تجھے فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے

باب الامر بالوتر وتر پڑھنے کا حکم

عن علي قال اوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا اهل القرآن اوتروا فان الله عز وجل وتر يحب الوتر ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھا پھر فرمایا ہے قرآن والو وتر پڑھو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ وتر ہے (یعنی ایک ہے اور ایک طاق ہے) دوست رکھتا ہے وتر کو عن علي رض قال الوتر ليس بحتم كهيئة المكتوبة ولكنه سنة سنها رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ حضرت علی رض نے فرمایا وتر فرض نہیں ہے جیسی پنجوقتہ نماز لیکن وہ سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ف مگر ایسی سنت جسکو آپنے ہمیشہ ادا کیا اسی واسطے بعضوں نے اوسکو واجب قرار دیا اور واجب کا درجہ فرض سے کم مقرر کیا لیکن سنت سے زیادہ صحیح یہ ہے کہ واجب وہی فرض ہے اور فرض وہی واجب اور وتر نہ واجب ہے نہ فرض بلکہ سنت ہے

باب الحث على الوتر قبل النوم سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا (اوس شخص کو جسکو جاگنے کا بھروسہ نہ ہو)

عن ابي هريرة قال اوصاني خليلي صلى الله عليه وسلم بثلاث النوم على وتر وصيام ثلاثة ايام من كل شهر وركعتي الفجر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مجھے وصیت کی میرے دوست یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی ایک تو وتر پڑھ کر سونا دوسرے ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا (۱۳ - ۱۴ - ۱۵) کو تیسری فجر کی دو رکعت سنت پڑھنا عن ابي هريرة قال اوصاني خليلي صلى الله عليه وسلم بثلاث الوتر اول الليل وركعتي الفجر وصوم ثلاثة ايام من كل شهر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مجھے وصیت کی میرے دوست نے اوس پر رحمت بھیجے اور سلام تین باتوں کی ایک تو وتر پہلی رات میں پڑھنا دوسری فجر کی دو رکعت سنت پڑھنا تیسرے ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا

باب في النبي صلى الله عليه وسلم

عن الوترین فی لیلۃ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں دو وتروں سے منع کیا ہے (یعنی دو بار پڑھنے سے)
عن قیس بن طلق قال زارنا ابی طلق بن علی فی یوم من رمضان فامسی بنا وقام بنا تلک اللیلۃ واوتر
بنا ثم انحدر الی مسجد فصلی باصحابہ حتی بقی الوتر ثم قدم رجلا فقال اوتر بہم فانی سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا وتران فی لیلۃ ترجمہ قیس بن طلق سے روایت ہے ہمارے پاس آئے باپ میرے
طلق بن علی رمضان میں ایک دن تو شام تک وہیں رہے اور رات کو نماز پڑھائی اور وتر پڑھے پھر ایک مسجد کو گئے اور دونوں
اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز پڑھی جب وتر رہ گیا تو ایک اور شخص کو آگے کیا اور کہا وتر پڑھا کیونکہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک رات میں دو وتر نہیں چاہییں **وقت الوتر** وتر کا وقت
عن الاسود بن یزید قال سالت عائشۃ عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان
ینام اول اللیل ثم یقوم فاذا کان من السحر اوتر ثم اتی فراشہ فاذا کان لہ حاجۃ الم باہلہ
فاذا سمع الاذان وثب فان کان جنبا افاض علیہ من الماء والا توضا ثم خرج الی الصلوۃ ترجمہ
اسود بن یزید سے روایت ہے حضرت عائشہ سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو پوچھا آپ نے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اول شب سو رہتے پھر اٹھتے جب سحر کا وقت ہوتا وتر پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آتے اگر آپ کو خواہش ہوتی
تو اپنی بی بی پاس جاتے جب اذان کی آواز آتی تو جھٹ اٹھ کھڑے ہوتے اگر نہانے کی حاجت ہوتی تو نہا لیتے نہیں تو وضو
کر کے نماز کو جاتے عن مسروق عن عائشۃ قالت اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اولہ واخرہ
واوسطہ وانتہی وترہ الی السحر ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رات
اور پچھلی رات اور بیچا بیچ رات سب میں وتر پڑھا ہے اور ختم ہوا وتر آپکا سحر تک عن ابن عمر قال من صلی من اللیل
فلیجعل اخر صلوتہ باللیل وترا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر بذلک ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے جو شخص رات کو نماز پڑھے تو اسکو اخیر میں وتر پڑھنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا
ہی حکم کیا ہے **باب** الامر بالوتر قبل الصبح صبح سے پہلے وتر پڑھنا چاہیے عن ابی سعید الخدری
یقول سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوتر فقال اوتروا قبل الصبح ترجمہ ابو سعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کسی نے وتر کو آپ نے فرمایا پڑھو وتر کو فجر ہونے سے پہلے عن ابی سعید عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اوتروا قبل الفجر ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا وتر پڑھو فجر سے پہلے **الوتر** بعد الاذان فجر کی اذان ہونے کے بعد وتر پڑھنا عن ابراہیم بن محمد
بن المنتشر عن ابیہ انہ کان فی مسجد عمرو بن شرحبیل فاقیمت الصلوۃ فجعلوا ینتظرونہ فجاء فقال
انی کنت اوتر قال وسئل عبد اللہ ہل بعد الاذان وتر قال نعم وبعد الاقامۃ وحدث عن النبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى ترجمہ ابراہیم بن محمد سے روایت ہے انہون
نے اپنے باپ سے سنا وہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد مین تہے تو تنے مین نماز کی تکبیر ہو چکی لوگ ان کا انتظار کرنے لگے جب وہ آئے
تو انہون نے کہا مین وتر پڑھ رہا تہا انہون نے کہا عبد اللہ سے سوال ہوا اگر فجر کی اذان ہو جاوے تو وتر پڑھنا چاہیے یا نہین
انہون نے کہا پڑھنا چاہیے اگرچہ تکبیر بھی ہو جاوے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ آپ سو
گئے تہے فجر کی نماز سے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا پہر آپ نے نماز پڑہی **بَابُ** اَلْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ سواری پر وتر پڑھنا
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر وتر پڑھتے تہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ كَانَ يُوْتِرُ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَيَذْكُرُ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر اونٹ پر وتر پڑہتے تہے اور بیان کرتے
تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑہتے تہے **بَابُ**
كَمِ الْوِتْرُ وتر کی کتنی رکعتین ہین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر ایک رکعت ہے اخیر رات مین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ
مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک جنگل کے رہنے والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچہا
آپ نے فرمایا دو دو رکعتین ہین اور وتر ایک رکعت ہے اخیر رات مین **كَيْفَ** الْوِتْرُ بِوَاحِدَةٍ ایک رکعت وتر کو
کیونکر پڑھنا چاہیے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى
فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرْ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتین ہین جب تو ختم کرے تو ایک رکعت اور پڑھ لے وہ سب وتر ہو جاوینگے
یعنی طاق ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ
وَّاحِدَةٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتین ہین اور وتر کی
ایک رکعت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً
تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچہا
آپنے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتین ہین پہر جب تم مین سے کسی کو فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لے وہ ساری نماز کو وتر

کرو وتر کی عن ابن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه سمعه یقول صلوة اللیل رکعتین رکعتین
فاذا خفتم الصبح فاوتروا بواحدة ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تم کو فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لو عن عائشة ان النبی
صلی الله علیه وسلم کان یصلی من اللیل احدی عشرة رکعة یوتر منها بواحدة ثم یضطجع علی شقه
الایمن ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے ایک رکعت اون میں
وتر کی ہوتی پھر داہنی کروٹ لیٹتے **باب** کیف الوتر بثلاث تین رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھنا چاہیے عن ابی سلمة
بن عبد الرحمن انه سأل عائشة ام المؤمنین کیف کانت صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی
رمضان قالت ما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یزید فی رمضان ولا غیره علی احدی عشرة
رکعة یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن
ثم یصلی ثلثا قالت عائشة فقلت یا رسول الله اتنام قبل ان توتر قال یا عائشة ان عینی تنامان ولا ینام
قلبی ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے اونھوں نے ام المؤمنین عائشہ رض سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نماز کو رمضان میں حضرت عائشہ نے کہا آپ رمضان میں کچھ زیادہ نہیں پڑھتے تھے گیارہ رکعتوں سے پہلے آپ چار رکعتیں
پڑھتے تھے تو مت پوچھ اونکی خوبی اور بڑائی پھر چار پڑھتے تھے مت پوچھ اون کی خوبی اور بڑائی پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے
وتر کی، میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سو جاتے ہیں وتر پڑھنے سے پہلے آپنے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتے
ہیں لیکن دل نہیں سوتا عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان لا یسلم فی رکعتی الوتر ترجمہ
ام المؤمنین عائشہ سے رض روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام نہیں پھیرتے تھے وتر کی دو رکعتیں پڑھ کر
یعنی تینوں رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرتے تھے **ذکر** اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب فی الوتر
ابی بن کعب کی حدیث میں جو وتر کے باب میں ہے راویوں کا اختلاف ہے عن ابی بن کعب ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم کان یوتر بثلاث رکعات یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیة بقل یا ایها
الکافرون وفی الثالثة بقل هو الله احد ویقنت قبل الرکوع فاذا فرغ قال عند فراغه سبحان
الملک القدوس ثلث مرات یطیل فی آخرهن ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر
کی تین رکعتیں پڑھتے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے اور دوسری رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری رکعت
میں قل ہو اللہ احد اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے جب وتر سے فارغ ہوتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری
میں پکار کر کہتے عن ابی بن کعب قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الرکعة الاولی من الوتر
بسبح اسم ربک الاعلی وفی الرکعة الثانیة بقل یا ایها الکافرون وفی الثالثة بقل هو الله احد ترجمہ

ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے تھے اور دوسری رکعت
میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد **عن** ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربک الاعلی وفی الرکعة الثانیة بقل یا ایہا الکافرون وفی الثالثة
بقل ہو اللہ احد ولا یسلم الا فی آخرہن ویقول یعنی بعد التسلیم سبحان الملک القدوس ثلاثا ترجمہ
ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں قل یا ایہا
الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور سلام نہیں پھیرتے تھے مگر اخیر میں اور بعد سلام کے سبحان الملک القدوس
تین بار کہتے **الاختلاف** علی ابی اسحاق فی حدیث سعید بن جبیر عن ابن عباس فی الوتر ابن عباس کے
حدیث میں وتر کا اختلاف ہے **عن** ابن عباس انہ کان یوتر بثلاث یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی
الثانیة بقل یا ایہا الکافرون وفی الثالثة بقل ہو اللہ احد وقفہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں
قل ہو اللہ احد پڑھتے **عن** ابن عباس انہ کان یوتر بثلاث بسبح اسم ربک الاعلی وقل یا ایہا الکافرون
وقل ہو اللہ احد ترجمہ عبد اللہ بن عباس وتر کی تین رکعتوں میں تین سورتیں پڑھتے سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا
الکافرون اور قل ہو اللہ احد **عن** عبد اللہ بن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام من اللیل فا
ستن ثم صلی رکعتین ثم نام ثم قام فاستن ثم توضأ وصلی رکعتین حتی صلی ستا ثم اوتر بثلاث و
صلی رکعتین ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور مسواک کی پھر دو رکعتیں
پڑھیں پھر سو رہے پھر کھڑے ہوئے اور مسواک کی پھر وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں یہاں تک کہ چھ رکعتیں پڑھیں پھر تین رکعتیں وتر
کی پڑھیں اور دو رکعتیں پڑھیں یا فجر کی سنتوں کی یا وتر کے بعد دو نفل پڑھے **عن** ابن عباس قال کنت عند
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام فتوضأ واستاک وہو یقرأ ہذہ الآیة حتی فرغ منہا ان فی خلق
السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب ثم صلی رکعتین ثم عاد فنام حتی
سمعت نفخہ ثم قام فتوضأ واستاک ثم صلی رکعتین ثم نام ثم قام فتوضأ واستاک وصلی رکعتین واوتر بثلاث
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا رات کو آپ اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی اور اس آیت کو پڑھتے تھے ان فی خلق
السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم اخیر تک پھر
دو رکعتیں پڑھیں پھر سو رہے یہاں تک کہ میں نے آپ کے سانس کی آواز سنی پھر کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور مسواک کیا اور دو رکعتیں
پڑھیں پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں **عن** ابن عباس قال استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستن
وساق الحدیث ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور مسواک کی پھر بیان کیا حدیث کو

اخبرنا عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثمان رکعات ویوتر بثلاث
ویصلی رکعتین قبل صلوۃ الفجر خالفہ عمرو بن مرۃ فرواہ عن یحیی بن الجزار عن ام سلمۃ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعتیں پڑھتے
تھے اور وتر کی تین رکعتیں اور دو رکعتیں فجر کے نماز سے پہلے پڑھتے تھے۔ مخالفت کی حبیب بن ابی ثابت کی عمرو بن مرہ
نے اور روایت کیا اسکو یحیی بن الجزار سے انہوں نے ام سلمہ سے عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یوتر بثلاث عشرۃ رکعۃ فلما کبر وضعف اوتر بسبع خالفہ عمارۃ بن عمیر فرواہ
عن یحیی بن الجزار عن عائشۃ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے
جب عمر آپ کی زیادہ ہوئی اور ضعف ہو گیا تو آپ نو رکعتیں پڑھنے لگے۔ مخالفت کی عمرو بن مرہ کی عمارہ بن عمیر نے انہوں
نے روایت کیا اس حدیث کو یحیی بن الجزار سے انہوں نے عائشہ سے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی من اللیل تسعا فلما اسن وثقل صلی سبعا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھا کرتے جب سن آپکا زیادہ ہو گیا اور آپ بھاری ہو گئے تو سات رکعتیں پڑھنے
لگے

باب ذکر الاختلاف علی الزھری فی حدیث ابی ایوب فی الوتر

راویوں کا اختلاف زہری پر ابو ایوب کی حدیث میں جو وتر کے باب میں ہے عن ابی ایوب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الوتر حق فمن شاء اوتر
بسبع ومن شاء اوتر بخمس ومن شاء اوتر بثلاث ومن شاء اوتر بواحدۃ ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا وتر ضرور ہے اب جسکا جی چاہے سات رکعتیں وتر کی پڑھے جسکا جی چاہے پانچ رکعتیں پڑھے جسکا جی چاہے تین رکعتیں پڑھے اور جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھے عن ابی ایوب ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال الوتر حق فمن شاء اوتر بخمس ومن شاء اوتر بثلاث ومن شاء اوتر بواحدۃ ترجمہ اوپر گزرا عن ابی ایوب الانصاری یقول الوتر حق
فمن احب ان یوتر بخمس رکعات فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلاث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدۃ
فلیفعل ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے وہ کہتے تھے وتر ضرور ہے اب جسکا جی چاہے پانچ رکعتیں وتر پڑھنے کا تو وہ
پانچ پڑھے اور جسکا جی چاہے تین رکعتیں پڑھنے کا تو وہ تین پڑھے اور جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھنے کا تو وہ ایک پڑھے عن
ابی ایوب قال من شاء اوتر بسبع ومن شاء اوتر بخمس ومن شاء اوتر بثلاث ومن شاء اوتر بواحدۃ
ومن شاء اومی ایماء ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے انہوں نے کہا جسکا جی چاہے وتر کی سات رکعتیں پڑھے اور جسکا
جی چاہے وتر کی پانچ رکعتیں پڑھے اور جسکا جی چاہے وتر کی تین رکعتیں پڑھے اور جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھے اور جسکا جی
چاہے اشارہ کرے

کیف الوتر بخمس وذکر الاختلاف علی الحکم فی حدیث الوتر

پانچ رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے اور بیان راویوں کے اختلاف کا حکم پر وتر کی حدیث میں عن ام سلمۃ قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بخمس وبسبع لا یفصل بینھا بسلام ولا بکلام ترجمہ ام سلمہ سے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعتیں اور سات رکعتیں پڑھتے تھے اور اون کے بیچ میں سلام پھیرتے نہ بات کرتے

عن ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بسبع او بخمس لا يفصل بينهن بتسليم ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی سات رکعتیں یا پانچ رکعتیں پڑھتے اون کے بیچ میں سلام نہ پھیرتے

عن مقسم قال الوتر سبع فلا اقل من خمس فذكرت ذلك لابراهيم فقال عمن ذكره قلت لا ادري قال الحكم فحججت فلقيت مقسما فقلت له عمن قال عن الثقة عن عائشة وعن ميمونة ترجمہ مقسم نے کہا وتر کی سات رکعتیں ہیں اور پانچ سے کم نہیں ہیں حکم نے کہا میں نے یہ ابراہیم سے بیان کیا انہوں نے کہا مقسم نے کس سے سنا میں نے کہا میں نہیں جانتا پھر میں حج کو گیا تو مقسم سے ملا اور اون سے پوچھا انہوں نے کہا ایک معتبر شخص سے سنا اوس نے حضرت عائشہ اور میمونہ سے سنا

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يوتر بخمس ولا يجلس الا في آخرهن ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعتیں پڑھتے تھے اور نہیں بیٹھتے تھے مگر اخیر میں

باب كيف الوتر بسبع سات رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے

عن عائشة قالت لما اسن رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذ اللحم صلى سبع ركعات لا يقعد الا في آخرهن وصلى ركعتين وهو قاعد بعد ما يسلم فتلك تسع يا بني وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى صلوة احب ان يداوم عليها ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سن زیادہ ہو گیا اور گوشت چڑھ گیا تو آپ سات رکعتیں پڑھنے لگے نہیں بیٹھتے تھے مگر اون کے اخیر میں اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے سلام کے بعد تو سب نو رکعتیں ہوئیں اے بیٹے میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو چاہتے کہ ہمیشہ پڑھیں اوس کو

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اوتر بتسع ركعات لم يقعد الا في الثامنة فيحمد الله ويذكره ويدعو ثم ينهض ولا يسلم ثم يصلي التاسعة فيجلس فيذكر الله عز وجل ويدعو ثم يسلم تسليمة يسمعنا ثم يصلي ركعتين وهو جالس فلما كبر وضعف اوتر بسبع ركعات لا يقعد الا في السادسة ثم ينهض فلا يسلم فيصلي السابعة ثم يسلم تسليمة ثم يصلي ركعتين وهو جالس ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں پڑھا کرتے اور نہیں بیٹھتے مگر دوسری رکعت کے بعد تو اللہ کی تعریف کرتے اور اوسکا ذکر کرتے اور دعا کرتے پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے پھر سات رکعتیں پڑھتے پھر بیٹھتے اور اللہ کی تعریف کرتے اور دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے اسطرح کہ ہم کو سنائی دیتا پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے جب آپ بوڑھے ہو گئے اور ضعف آگیا تو سات رکعتیں وتر کی پڑھنے لگے اور نہیں بیٹھتے تھے مگر چھٹی رکعت کے بعد پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے پھر ساتویں رکعت پڑھتے بعد اس کے ایک سلام پھیرتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے

كيف الوتر بتسع نو رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے

عن عائشة قالت كنا نعد لرسول الله صلى الله عليه وسلم سواكه

وطهوره فيبعثه الله عز وجل لما شاء أن يبعثه من الليل فيتسوك ويتوضأ ويصلي تسع ركعات لا يجلس فيهن إلا عند الثامنة يحمد الله ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ويدعو بينهن ولا يسلم تسليما ثم يصلي التاسعة ويقعد وذكر كلمة نحوها ويحمد الله ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ويدعو ثم يسلم تسليما يسمعنا ثم يصلي ركعتين وهو قاعد ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتی تھی پھر اللہ آپ کو جگا دیتا جب منظور ہوتا اوس کو جگانا رات میں آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے نو رکعتیں پڑھتے نہیں بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت پڑھ کر اللہ کی تعریف کرتے اور درود پڑھتے اور دعا مانگتے اور سلام نہ پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھتے اور بیٹھتے اور اللہ کی تعریف کرتے اور درود شریف پڑھتے اور دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے اس طرح کہ ہم کو سنائی دیتا پھر دو رکعتیں بیٹھکر پڑھتے

عن زرارة بن أوفى أن سعد بن هشام بن عامر لما أن قدم علينا أخبرنا أنه أتى ابن عباس فسأله عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ألا أدلك أو ألا أنبئك بأعلم أهل الأرض بوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت من قال عائشة فأتيناها فسلمنا عليها ودخلنا فسألناها فقلت أنبئيني عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كنا نعد له سواكه وطهوره فيبعثه الله عز وجل ما شاء أن يبعثه من الليل فيتسوك ويتوضأ ثم يصلي تسع ركعات لا يقعد فيهن إلا في الثامنة فيحمد الله ويذكره ويدعو ثم ينهض ولا يسلم ثم يصلي التاسعة فيجلس فيحمد الله ويذكره ويدعو ثم يسلم تسليما يسمعنا ثم يصلي ركعتين وهو جالس فتلك إحدى عشرة ركعة يا بني فلما أسن رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخذ اللحم أوتر بسبع ثم يصلي ركعتين وهو جالس بعد ما يسلم فتلك تسع أي بني وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى صلاة أحب أن يداوم عليها ترجمہ زرارہ بن اوفی سے روایت ہے کہ سعد بن ہشام بن عامر جب ہمارے پاس آئے تو انہوں نے بیان کیا کہ وہ ابن عباس پاس گئے تھے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو انہوں نے کہا میں تم کو اوس شخص کو نہ بتاؤں جو تمام روئے زمین کے لوگوں سے زیادہ واقف ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سے میں نے کہا کون انہوں نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا پھر ہم ان کے پاس گئے اور سلام کیا اور اندر گئے ہم نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا حال بیان کرو انہوں نے کہا ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیتے تھے پھر اللہ جب چاہتا رات کو آپکو اوٹھا دیتا آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے پھر نو رکعتیں پڑھتے اور نہ بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت کے بعد پھر اللہ کی تعریف کرتے اور اوسکا ذکر کرتے اور دعا مانگتے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہیں پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھتے اور بیٹھتے اللہ کی تعریف کرتے اور اوس کی یاد کرتے اور دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے اس طرح سے کہ ہم کو سنائی دیتا پھر دو رکعتیں بیٹھکر پڑھتے یہ سب گیارہ رکعتیں ہوئیں اے بیٹے پھر جب آپکا سن زیادہ ہوگیا اور گوشت چڑھ گیا تو سات رکعتیں وتر کی پڑھیں پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھیں سلام کے بعد تو

رکعتین جو ہیں اسی بیٹھ کر پڑھی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو چاہتے کہ ہمیشہ اس کو پڑھا کریں **عن** عائشۃ تقول
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بتسع رکعات ثم یصلی رکعتین وھو جالس فلما ضعف
اوتر بسبع رکعات ثم صلی رکعتین وھو جالس **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر
کی نو رکعتیں پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھے بیٹھے جب ضعیف ہو گئے تو سات رکعتیں وتر کی پڑھنے لگے اور دو رکعتیں بیٹھ کر **عن**
عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بتسع ویرکع رکعتین وھو جالس **ترجمہ** ام المومنین
عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں پڑھتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر **عن** سعد بن ہشام انہ
وفد علی ام المومنین عائشۃ فسألھا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان یصلی من
اللیل ثمان رکعات ویوتر بالتاسعۃ ویصلی رکعتین وھو جالس **ترجمہ** سعد بن ہشام سے روایت ہے وہ ام المومنین
عائشہ پاس گئے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو انہوں نے کہا آپ رات کو آٹھ رکعتیں پڑھتے اور نویں رکعت
سے ان کو طاق کر لیتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل
تسع رکعات **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھتے **باب** کیف الوتر
باحدی عشرۃ رکعۃ گیارہ رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی
من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ ویوتر منھا بواحدۃ ثم یضطجع علی شقہ الایمن **ترجمہ** ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ان میں سے ایک وتر کی ہوتی پھر اپنی کروٹ پر لیٹتے
باب الوتر بثلاث عشرۃ رکعۃ تیرہ رکعتیں وتر کی پڑھنا **عن** ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
یوتر بثلاث عشرۃ رکعۃ فلما کبر وضعف اوتر بسبع **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وتر کی تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے جب سن زیادہ ہوا اور ضعیف ہو گئے تو سات رکعتیں پڑھنے لگے **باب** القراءۃ فی الوتر
وتر میں کتنا کلام اللہ پڑھے **عن** ابی مجلز ان ابا موسی کان بین مکۃ والمدینۃ فصلی العشاء رکعتین ثم
قام فصلی رکعۃ اوتر بھا یقرأ فیھا بمائۃ آیۃ من النساء ثم قال ما الوت ان اضع قدمی حیث وضع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدمیہ وان اقرأ بما قرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
ابو مجلز سے روایت ہے ابو موسی اشعری مکے اور مدینے کے بیچ میں تھے انہوں نے عشا کی دو رکعتیں پڑھیں پھر کھڑے ہوئے اور ایک
رکعت وتر کی پڑھی اس میں سو آیتیں سورۂ نسا کی پڑھیں پھر کہا میں نے کوتاہی نہیں کی کہ رکھوں قدم اپنے جہاں پر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدم رکھے اور پڑھوں وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہے **نوع آخر** من القراءۃ فی الوتر
وتر میں دوسرے طرح کی قراءت **عن** ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم
ربک الاعلی وقل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد فاذا سلم قال سبحان الملک القدوس ثلث مرات

ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ
احد پڑھتے تھے جب سلام پھیرتے تو فرماتے سبحان الملک القدوس تین بار عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّہَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ ابی
بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے
تھے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ
اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّہَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی نے اپنے باپ سے روایت
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّہَا
الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَکَانَ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِا
الثَّالِثَۃِ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون
اور قل ہو اللہ پڑھتے تھے اور سلام کے بعد تین بار سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّہَا الْکَافِرُوْنَ
وَقُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثُمَّ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ وَیَرْفَعُ بِسُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ صَوْتَہٗ
بِالثَّالِثَۃِ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل
یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے پھر سلام کے بعد کہتے سبحان الملک القدوس اور تیسری بار سبحان الملک القدوس
بلند آواز سے کہتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ
الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّہَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَکَانَ اِذَا سَلَّمَ وَفَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا
طَوَّلَ فِی الثَّالِثَۃِ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل
یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے اور جب سلام پھیرتے اور فارغ ہوتے تو سبحان الملک القدوس تین بار کہتے
اور تیسری بار لمبا کرتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ
رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّہَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عَنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ
قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّہَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ہُوَ اللّٰہُ
اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ترجمہ ابزی کے بیٹے نے اپنے باپ سے روایت
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے جب نماز سے فارغ ہوتے

تو سبحان الملک القدوس تین بار کہتے **عَنْ** ابی ابن ابزٰی عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربک الاعلی و قل یا ایها الکافرون و قل هو الله احد ترجمہ ابن ابزی سے روایت ہے
اونہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ
احد پڑھتے تھے **عَنْ** عبد الرحمٰن بن ابزٰی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقرأ فی الوتر بسبح اسم
ربک الاعلی و قل یا ایها الکافرون و قل هو الله احد ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے **عَنْ** عبد الرحمٰن بن ابزٰی
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یوتر بسبح اسم ربک الاعلی و قل یا ایها الکافرون و قل هو الله
احد فاذا فرغ قال سبحان الملک القدوس ثلاثا ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے جب فارغ ہوتے تو تین بار سبحان الملک القدوس
کہتے **عَنْ** عبد الرحمٰن بن ابزٰی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یوتر بسبح اسم ربک الاعلی و
قل یا ایها الکافرون و قل هو الله احد فاذا فرغ قال سبحان الملک القدوس ثلاثا و یمد فی الثالثة ترجمہ
عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ
احد پڑھتے تھے جب فارغ ہوتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے **عَنْ** عبد الرحمٰن بن ابزٰی ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم کان یوتر بسبح اسم ربک الاعلی ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے **عَنْ** عمران بن حصین ان النبی صلی الله علیه وسلم اوتر بسبح اسم ربک
الاعلی ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھا **عَنْ**
عمران بن حصین قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم الظهر فقرأ رجل بسبح اسم ربک الاعلی فلما
صلی قال من قرأ بسبح اسم ربک الاعلی قال رجل انا قال قد علمت ان بعضکم خالجنیها ترجمہ عمران بن حصین
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک شخص نے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا جب آپ نماز پڑھ چکے
تو پوچھا کس نے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا ایک شخص نے کہا میں نے آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا تم میں سے کسی نے مجھ
سے چھین لیا قرآن کو **الدعاء فی الوتر** وتر میں کیا دعا پڑھے **عَنْ** الحسن رض علمنی رسول الله صلی الله علیه
وسلم کلمات اقولهن فی الوتر فی القنوت اللهم اهدنی فیمن هدیت و عافنی فیمن عافیت و تولنی
فیمن تولیت و بارک لی فیما اعطیت و قنی شر ما قضیت انک تقضی و لا یقضی علیک و انه لا یذل
من والیت تبارکت ربنا و تعالیت ترجمہ حسن بن علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند
کلمے سکھائے میں ان کو وتر کی قنوت میں کہا کرتا ہوں اللہم اهدنی فیمن هدیت اخیر تک یعنی یا اللہ راہ دکھلا مجھ کو ان

لوگون کے ساتھہ مین جنکو تونے راہ دکھلائی اور تندرست رکھہ مجھکو ان لوگون کے ساتھہ مین جنکو تونے تندرست کیا اور
نگہبانی کر میری ان لوگون کے ساتھہ مین جنکی تونے نگہبانی کی اور برکت دے مجھے اس مین جو تونے مجھکو دیا ہے اور بچا مجھکو بری
سے اوس کے جو تونے ٹھیرایا ہے جو تجھسے دوستی رکھے وہ ذلیل نہین ہوتا بڑی برکت والا ہے تو اور اونچا ہے **عن الحسن بن علی**
قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فِي الْوِتْرِ قَالَ قُلْ ترجمہ امام حسن بن علی رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ کو یہہ کلمات سکھائے وتر مین اپنے فرمایا کہہ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَبَارِكْ لِي
فِيمَا أَعْطَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ
مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ **عن** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کے اخیر مین فرماتے اللهم انی اعوذ برضاک من سخطک اخیر تک یعنے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری
خوشی کی تیرے غصے سے اور تیرے بچاؤ کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری تجھہ سے مین تیری تعریف نہین کر سکتا
تو ایسا ہے جیسے تونے اپنے آپ کی تعریف کی **ترک** رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ فِي الْوِتْرِ وتر مین دعا قنوت پڑھتے
وقت ہاتھہ اوٹھانا **عن** أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي
الِاسْتِسْقَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِثَابِتٍ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ سَمِعْتَهُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا مین ہاتھہ نہین اوٹھاتے تھے مگر پانی کے وقت شعبہ نے کہا مین نے
ثابت سے پوچھا تمنے یہ حدیث انس سے سنی ہے اونہون نے کہا سبحان اللہ مین نے کہا سنی ہے اونہون نے پھر کہا سبحان اللہ
ف یہ اونہون نے تعجب سے کہا یعنے سنی کیون نہین اگرچہ اس حدیث مین ہاتھہ کا اوٹھانا اور دعا مین ثابت نہین ہوتا
لیکن اور حدیثون سے ہاتھہ کا اوٹھانا اور مقامات مین بھی آیا ہے اور شاید انس کو اس کی خبر نہ ہوگی یا مقصود اون کا
مبالغہ ہے یعنے بہت لنبا کر کے نہین اوٹھاتے تھے جیسے استسقا مین اوٹھاتے تھے **باب** قَدْرِ السَّجْدَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ وتر
کے بعد کتنا بڑا سجدہ کرے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً
فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ بِاللَّيْلِ سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَيَسْجُدُ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ
خَمْسِينَ آيَةً ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتین پڑھتے تھے عشا کی نماز سے فارغ ہو کر فجر
تک سوا فجر کے دو سنتون کے اور سجدہ کرتے تھے اتنی دیر تک جتنی دیر مین تم مین سے کوئی پچاس آیتین پڑھے **التسبیح**
بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوِتْرِ وتر سے فارغ ہو کر تسبیح کہنا **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ
يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَيَقُولُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ

القدوس ثلث مرات یرفع بها صوته ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم
ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے اور سلام کے بعد تین بار بلند آواز سے سبحان الملک القدوس
کہتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ
یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَیَقُوْلُ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یَرْفَعُ بِهَا
صَوْتَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ
بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنْصَرِفَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ
الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا یَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ ترجمہ عبدالرحمن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم
ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے جب اٹھنے کا ارادہ کرتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے دو بار
بلند آواز سے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ
الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
یَمُدُّ صَوْتَهٗ فِی الثَّالِثَةِ ثُمَّ یَرْفَعُ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک
الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے اور جب سلام پھیرتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری بار بلند
آواز سے کہتے پھر اٹھتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی
وَقُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے جب فارغ
ہوتے تو سبحان الملک القدوس کہتے

بَابُ الصَّلٰوةِ بَیْنَ الْوِتْرِ وَبَیْنَ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ وتر اور فجر کی سنتوں کے بیچ میں نفل پڑھنا درست ہے

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَکْعَةً تِسْعَ رَکَعَاتٍ قَائِمًا یُوْتِرُ فِیْهِنَّ وَرَکْعَتَیْنِ جَالِسًا
فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ قَامَ فَرَکَعَ وَسَجَدَ وَیَفْعَلُ ذٰلِکَ بَعْدَ الْوِتْرِ فَاِذَا سَمِعَ نِدَاءَ الصُّبْحِ قَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ
خَفِیْفَتَیْنِ ترجمہ ابو سلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو
پوچھا رات میں حضرت عائشہ نے کہا آپ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے نو رکعتیں کھڑے ہو کر انہی میں وتر ہوتا اور دو رکعتیں بیٹھ کر
جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے اور دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے یعنی فجر کی سنتیں

اَلْمُحَافَظَةُ عَلَی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فجر کی سنتوں کی تاکید

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدَعُ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ
وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں چھوڑتے تھے ظہر سے پہلے چار رکعتوں
کو اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ

وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے ظہر سے پہلے چار رکعتوں کو اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں بہتر ہیں دنیا سے اور جو دنیا میں ہے

وَقْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فجر کی دو رکعتوں کا وقت

عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا نُودِيَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَقُومَ اِلَى الصَّلٰوةِ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو جانے سے پہلے دو رکعتیں ہلکی پڑھتے عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی معلوم ہوتی تو دو رکعتیں پڑھتے

الاِضْطِجَاعُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی کروٹ پر لیٹنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُولٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ يَتَبَيَّنَ الْفَجْرُ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جب فجر کی اذان کہہ کر موذن چپ ہو رہتا تو آپ اٹھتے اور دو رکعتیں ہلکی پڑھتے فرض سے پہلے لیکن فجر کی روشنی ہو جانے کے بعد پھر داہنی کروٹ پر لیٹتے

بَابُ ذَمِّ مَنْ تَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ جو شخص رات کو عبادت کرتا ہو پھر چھوڑ دے اوسکی مذمت

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مت ہو مثل فلانے کے پہلے وہ رات کو عبادت کرتا تھا پھر چھوڑ دی عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ يَا عَبْدَ اللهِ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ہو اے عبداللہ اس شخص کا سا جو پہلی رات کو عبادت کرتا تھا پھر چھوڑ دی

بَابُ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فجر کی رکعتوں کا وقت

عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تھے عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تھے اذان اور تکبیر کے بیچ میں فجر کی نماز کے عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالصَّلٰوةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میں اذان اور نماز کے دو رکعتیں ہلکی پڑھتے عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ مِنَ الْفَجْرِ

ترجمہ ام المومنین حفصہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے اذان اور تکبیر کے بیچ میں
فجر کی نماز کی۔ عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين خفيفتين بين النداء والاقامة من صلوة الصبح
ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي قبل الصبح ركعتين ترجمہ حفصہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صبح سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے۔ عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا نودي لصلوة الصبح سجد سجدتين قبل صلوة الصبح ترجمہ ام المومنین
فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدے کرتے (یعنی دو رکعتیں پڑھتے) فجر کی نماز سے پہلے۔ عن حفصة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سكت المؤذن صلى ركعتين خفيفتين ترجمہ حفصہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے جب مؤذن چپ ہو رہتا اذان دے کر۔ عن حفصة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سكت المؤذن من الاذان لصلوة الصبح وبدا الصبح صلى
ركعتين خفيفتين قبل ان تقام الصلوة ترجمہ ام المومنین حفصہؓ سے روایت ہے جب مؤذن فجر کی اذان دے کر چپ
رہتا اور صبح نکلتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے نماز کھڑی ہونے سے پہلے۔ عن حفصة انه
كان يصلي قبل الفجر ركعتين خفيفتين ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے دو رکعتیں ہلکی
ہلکی پڑھتے۔ عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين اذا طلع الفجر ترجمہ حفصہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے جب فجر نمودار ہوتی۔ عن حفصة انها قالت كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا طلع الفجر لا يصلي الا ركعتين خفيفتين ترجمہ حفصہ سے روایت ہے جب فجر نمودار ہوتی
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑھتے مگر دو رکعتیں ہلکی ہلکی۔ عن حفصة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه
كان اذا نودي لصلوة الصبح ركع ركعتين خفيفتين قبل ان يقوم الى الصلوة ترجمہ حفصہ سے روایت ہے
جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے نماز کو کھڑے ہونے سے پہلے۔ عن حفصة ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يركع ركعتين قبل الفجر وذلك بعد ما يطلع الفجر ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے جب فجر نمودار ہو جاتی۔ عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان اذا اضاء له الفجر صلى ركعتين ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی
معلوم ہوتی تو دو رکعتیں پڑھتے۔ عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين خفيفتين
بين النداء والاقامة من صلوة الفجر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے
درمیان اذان اور اقامت کے فجر کی وقت۔ عن ابي سلمة انه سال عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل
قالت كان يصلي ثلاث عشرة ركعة يصلي ثمان ركعات ثم يوتر ثم يصلي ركعتين وهو جالس فاذا اراد
ان يركع قام فركع ويصلي ركعتين بين الاذان والاقامة في صلوة الصبح ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے انہوں نے

اونہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کو اونہوں نے کہا تیرہ رکعتیں تھیں جنمیں
آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھے کر پڑھتے جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے اور دو رکعتیں اذان اور
اقامت کی بیچ میں پڑھتے فجر کی نماز کے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ
الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں
اذان سنکر پڑھتے اور ہلکا کرتے اونکو۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہے عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ شُرَيْحًا
الْحَضْرَمِيَّ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَسَّدُ
الْقُرْآنَ ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس شریح حضرمی کا ذکر آیا آپ نے فرمایا وہ
توسد نہیں کرتا قرآن کا **ف** توسد کے معنے تکیہ لگانا اور قرآن کے توسد نہ کرنیکو دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ رات
کو سوتا نہیں بلکہ رات بھر عبادت کرتا ہے اگر سوتا اور تکیے پر سر رکھتا تو قرآن بھی اوس کے ساتھ نہیں رہتا اگر پہلے معنے
مراد ہیں تو تعریف ہے شریح کی اور جو دوسرے معنے مراد ہیں تو مذمت ہے واللہ اعلم **باب** مَنْ كَانَ لَهُ صَلٰوةٌ
بِاللَّيْلِ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا النَّوْمُ ایک شخص رات کو تہجد پڑھتا ہو اور ایک رات نیند کے سبب سے نہ پڑھ سکے عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ تَكُونُ لَهُ صَلٰوةٌ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كَتَبَ
اللهُ لَهُ أَجْرَ صَلٰوتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص رات کو نماز پڑھا کرتا ہے پھر وہ نیند کی وجہ سے پڑھ نہ سکے تو اللہ نماز کا ثواب اوسے دیگا اور اوسکا سونا صدقہ
ہو جاویگا اوس پر یعنی اللہ جل جلالہ سونیکو معاف کر دیگا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ صَلٰوةٌ صَلَّاهَا مِنَ اللَّيْلِ فَنَامَ عَنْهَا كَانَ ذٰلِكَ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ
وَكَتَبَ لَهُ أَجْرَ صَلٰوتِهِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو کوئی
نماز پڑھا کرتا ہو پھر سو جاوے اور نماز نہ پڑھ سکے تو یہ صدقہ ہوگا اللہ کا اوس پر اور لکھا جاویگا اوس کے لیے نماز کا ثواب عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ایسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔ امام نسائی نے کہا اس روایت کی اسناد میں ابو جعفر راوی
ہے جو قوی نہیں ہے حدیث میں **باب** مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي الْقِيَامَ فَنَامَ ایک شخص اپنے بچھونے پر آیا
اور نیت رکھتا تہجد کی اوٹھنے کی لیکن سو گیا اور اوٹھ نہ سکا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى
وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اپنے بچھونے پر آوے (سونیکو) لیکن نیت رکھتا ہو رات کو اوٹھنے کی اور نماز پڑھنے کی پھر اوسکی آنکھ لگ جاوے صبح تک

تو اوسکو نیت کا ثواب ہوگا اور اوسکا سونا ایک صدقہ ہوگا اوسکی پروردگار کیطرف سے۔ امام نسائی نے کہا مخالفت کی
حبیب بن ابی ثابت کی سفیان ثوری نے اور روایت کیا اوسکو عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مَوْقُوفًا ابوالدرداء سے قول اونکا
نہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **بَاب** مَا يُصَلِّي مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ مَنَعَهُ وَجَعٌ اگر کوئی شخص نیند یا
بیماری کیوجہ سے رات کی نماز نہ پڑھ سکے تو اونکو کتنی رکعتیں پڑھے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ ذَلِكَ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز نہ پڑھ سکتے نیند یا بیماری کیوجہ سے تو دن کو بارہ رکعتیں پڑھتے **بَاب**
مَتَى يَقْضِي مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ جو شخص اپنا وظیفہ رات کو نہ پڑھ سکے تو وہ دن کو کس وقت پڑھے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا
بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا ورد پورا یا کچھ اوسمین سے رات کو نہ پڑھ سکے اور سو جاوے پھر فجر کی نماز سے لیکر ظہر تک اوسکو
پڑھ لیوے تو گویا اوس نے رات مین ہی پڑھا یعنی ویسا ہی ثواب اوسکے لیئے لکھا جاویگا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ
مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ قَالَ جُزْئِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَكَأَنَّمَا قَرَأَهُ
مِنَ اللَّيْلِ ترجمہ حضرت عمر نے کہا جو شخص اپنے وظیفہ یا رات کے ایک حصہ سے سو جاوے پھر اوسکو صبح کی نماز سے لیکر ظہر تک پڑھ لیوے تو
گویا اوس نے رات ہی کو پڑھا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ إِلَى
صَلَاةِ الظُّهْرِ فَإِنَّهُ لَمْ يَفُتْهُ أَوْ كَأَنَّهُ أَدْرَكَهُ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے اونہون نے کہا جس شخص کا رات
کا وظیفہ قضا ہو جاوے پھر وہ آفتاب کے ڈہلنے سے ظہر کیوقت تک اوسکو پڑھ لیوے تو گویا قضا ہی نہین ہوا یا گویا اوس نے وہ وظیفہ
پا لیا **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَنْ فَاتَهُ وِرْدُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْرَأْهُ فِي صَلَاةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ
صَلَاةَ اللَّيْلِ ترجمہ حمید بن عبدالرحمان نے کہا جس شخص کا رات کا وظیفہ قضا ہو جاوے پھر اوسکو ظہر سے پہلے پڑھ لیوے تو رات
کی نماز کے برابر ہوگا **بَاب** ثَوَابِ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ **عَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ دَخَلَ
الْجَنَّةَ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ پڑھے بارہ رکعتوں کو رات دن مین جنت مین
جاویگا چار رکعتین ظہر سے پہلے اور دو رکعتین ظہر کے بعد اور دو رکعتین مغرب کے بعد اور دو رکعتین عشاء کے بعد اور دو رکعتین فجر کے
پہلے **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ثَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ

قبل الفجر ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ پڑھے بارہ رکعتوں کو اللہ جل جلالہ

اوسکے لیے ایک گھر بناویگا جنت مین چار رکعتین ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو عشا کے بعد اور دو

فجر سے پہلے عن ام حبیبۃ بنت ابی سفیان قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رکع ثنتی

عشرۃ رکعۃ فی یوم ولیلۃ سوی المکتوبۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ ترجمہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے روایت ہے

مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بارہ رکعتین پڑھے ہر دن و رات مین سوا فرض کے اللہ تعالی

اوس کے لیے ایک گھر بناویگا جنت مین عن ابن جریج قال قلت لعطاء بلغنی انک ترکع قبل الجمعۃ اثنتی عشرۃ

رکعۃ ما بلغک فی ذلک قال اخبرت ان ام حبیبۃ حدثت عنبسۃ بن ابی سفیان ان النبی صلی اللہ علیہ

وسلم قال من رکع اثنتی عشرۃ رکعۃ فی الیوم واللیلۃ سوی المکتوبۃ بنی اللہ لہ عز وجل بیتا فی الجنۃ

ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے مین نے عطا سے کہا مجھے خبر پہونچی ہے تم جمعہ سے پہلے بارہ رکعتین پڑھتے ہو اس باب مین تمنے کیا سنا ہے

اونہون نے کہا مین نے سنا ہے کہ ام حبیبہ نے عنبسہ بن ابی سفیان کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ

رکعتین پڑھے رات اور دن مین سوا فرض کے تو اللہ تعالی اوس کے لیے جنت مین ایک گھر بناویگا عن ام حبیبۃ قالت

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی فی یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ عز وجل لہ بیتا

فی الجنۃ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص ایکدن مین بارہ رکعتین پڑھے اللہ

اوس کے لیے ایک گھر بناویگا جنت مین عن یعلی بن امیۃ قال قدمت الطائف فدخلت علی عنبسۃ بن ابی

سفیان وھو بالموت فرایت منہ جزعا فقلت انک علی خیر فقال اخبرتنی اختی ام حبیبۃ ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی ثنتی عشرۃ رکعۃ بالنھار او باللیل بنی اللہ عز وجل لہ بیتا فی الجنۃ

ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے مین طائف مین گیا تو عنبسہ ابن ابی سفیان کو مرتا ہوا پایا اور مین نے دیکھا وہ بیقرار ہین مین نے

کہا تم تو اچھے آدمی ہو اونہون نے کہا مجھسے میری بہن ام حبیبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

بارہ رکعتین پڑھے دن کو یا رات کو اللہ تعالی اوس کے لیے ایک گھر بناویگا جنت مین عن ام حبیبۃ بنت ابی سفیان قالت

من صلی ثنتی عشرۃ رکعۃ فی یوم فصلی قبل الظھر اربعا وبعدھا رکعتین وبعد المغرب رکعتین وبعد العشاء

رکعتین وقبل الفجر ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے کہا جو شخص بارہ رکعتین ایکدن مین پڑھے چار ظہر سے پہلے اور دو بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو عشا کے بعد اور دو فجر سے پہلے اللہ اوسکے لیے گھر بناویگا

عن ام حبیبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثنتی عشرۃ رکعۃ من صلی بنی لہ بیت فی الجنۃ

اربع رکعات قبل الظھر ورکعتین بعد الظھر ورکعتین قبل العصر ورکعتین بعد المغرب ورکعتین

قبل صلوۃ الصبح ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بارہ رکعتین ہین جو انکو پڑھیگا اوس کے

لیے ایک گھر بنایا جاویگا جنت مین چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے عن

أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَهَا وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتیں پڑہے اللہ اوس کے لئے ایک گھر بناویگا جنت میں چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا جس شخص نے رات دن میں بارہ رکعتیں پڑہیں فرض کے سوا اوس نے اپنا گھر جنت میں بنایا چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رات دن میں بارہ رکعتیں پڑہیں اوس نے اپنا گھر بنایا جنت میں

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا جس شخص نے رات دن میں بارہ رکعتیں پڑہیں سوا فرض کے اوسکے لیے بنایا جاویگا ایک گھر جنت میں۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے جس شخص نے رات دن میں بارہ رکعتیں پڑہیں سوا فرض کے اللہ تعالی اوسکے لیے ایک گھر بناویگا جنت میں

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ نے کہا جو شخص ایکدن میں بارہ رکعتیں پڑہے اوس کے لیے ایک گھر بنایا جاویگا جنت میں

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ أَوْ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایکدن میں بارہ رکعتیں پڑہے سوا فرض کے اللہ اوسکے لیے ایک گھر بناویگا یا اوسکے لیے ایک گھر بنایا جاویگا جنت میں

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتیں پڑہے ایک دن رات میں اللہ تعالی اوس کے لیے ایک گھر بناویگا جنت میں

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعتیں پڑہے اوسکے واسطے ایک گھر بنایا جاویگا جنت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعتیں پڑہے سوا فرض کے اوس کے لیے اللہ ایک گھر جنت میں بناویگا عَنْ

حسان بن عطیۃ قال لما نزل بعنبسۃ جعل یتضور فقیل لہ فقال اما انی سمعت ام حبیبۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم تحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ من رکع اربع رکعات قبل الظہر واربعا
بعدھا حرم اللہ عز وجل لحمہ علی النار فما ترکتھن منذ سمعتھن ترجمہ حسان بن عطیہ سے روایت
ہے جب عنبسہ کی وفات قریب ہوئی تو وہ تڑپ رہے تھے لوگوں نے اون سے کہا (یعنی اونکو تسکین دی) اونہوں نے کہا کہ
ام حبیبہ سے سنا جو بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ نے فرمایا جو شخص چار رکعتیں پڑھے ظہر سے پہلے اور چار ظہر کے
بعد اللہ اوسکا گوشت حرام کریگا جہنم پر اوس روز سے میں نے اونکو نہیں چھوڑا جب سے سنا عن ام حبیبۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان حبیبہا ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم اخبرھا ما من عبد مؤمن یصلی اربع
رکعات بعد الظہر فتمس وجہہ النار ابدا ان شاء اللہ عز وجل ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ اونکے حبیب ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جو بندہ مسلمان چار رکعتیں
پڑھے ظہر کے بعد تو جہنم کی آگ اگر خدا چاہے اوسکے منہ سے نہ لگیگی کبھی عن ام حبیبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یقول من صلی اربع رکعات قبل الظہر واربعا بعدھا حرمہ اللہ عز وجل علی النار ترجمہ ام حبیبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص چار رکعتیں ظہر سے پہلے پڑھے اور چار رکعتیں ظہر کے بعد اللہ اوسکو
حرام کریگا جہنم پر عن محمد بن ابی سفیان قال لما نزل بہ الموت اخذہ امر شدید فقال حدثتنی اختی ام حبیبۃ
بنت ابی سفیان قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی اربع رکعات قبل الظہر واربع بعدھا
حرمہ اللہ تعالی علی النار ترجمہ محمد بن ابی سفیان سے روایت ہے جب اونکو موت آنے لگی تو بڑی بیقراری ہوئی اونہوں
نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محافظت کرے
ظہر سے پہلے چار رکعتوں پر اور ظہر کے بعد چار رکعتوں پر تو حرام کریگا اللہ اوسکو جہنم پر عن ام حبیبۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی اربعا قبل الظہر واربعا بعدھا لم تمسہ النار ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چار رکعتیں پڑھے ظہر سے پہلے اور چار ظہر کے بعد اوس کو جہنم کی آگ نہ لگیگی

آخر کتاب الصلوٰۃ تمام ہوئی کتاب نماز کی

باب تمنی الموت موت کی

آرزو کرنا کیسا ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتمنین احدکم الموت
اما محسنا فلعلہ ان یزداد خیرا واما مسیئا فلعلہ ان یستعتب ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آرزو نہ کرے تم میں سے موت کی اسلیے کہ وہ نیک ہے تو شاید زیادہ نیکی کرے اور جو بد ہے تو شاید بدی
سے توبہ کرے (بہر حال جینا بہتر ہے اوس کے لیے) عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
یتمنین احد منکم الموت اما محسنا فلعلہ ان یعیش یزداد خیرا وھو خیر لہ واما مسیئا فلعلہ

أَنْ يَسْتَعْتِبَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اس لیے
کہ اگر وہ نیک ہے تو شاید جیئے اور بھلائی زیادہ کرے اور گنہگار ہے تو شاید توبہ کرے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَلٰكِنْ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ
خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِنْ كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اوس مصیبت سے جو دنیا میں اوسکو پہنچے لیکن یوں کہے یا اللہ جلا مجھکو جب تک جینا میرے لیے بہتر
ہو اور مار مجھکو اگر مرنا میرے لیے بہتر ہو

الدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ

موت کی دعا کرنا کیسا ہے عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا بِالْمَوْتِ وَلَا تَتَمَنَّوْهُ فَمَنْ كَانَ دَاعِيًا لَا بُدَّ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ
أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مت دعا کرو موت کے لیے اور مت آرزو کرو موت کی اگر ضرور دعا کرنا چاہو تو یوں کہو یا اللہ جلا مجھکو جب تک
جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو عَنْ قَيْسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى فِي بَطْنِهِ
سَبْعًا فَقَالَ لَوْ لَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ دَعَوْتُ بِهِ ترجمہ قیس سے روایت
ہے میں خباب پاس گیا اونہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لیے تھے وہ کہنے لگے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع نہ کرتے تو میں
دعا کرتا موت کی درد و شدت اور تکلیف سے

كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

موت کی بہت یاد کرنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بہت یاد کرو لذتوں کے مٹانے والی اور کاٹنے والی کو ف یعنی موت کو فائدہ اوسکا یہ ہے کہ انسان جب موت کو یاد کرے نیک
کاموں میں جلدی کوشش کرتا ہے اور بری کاموں سے توبہ کرتا ہے اور دوسرے یہ کہ اکثر وقت غفلت اور خوشی میں گزرتا ہے پھر اگر
کسی وقت فکر اور رنج ہو تو رنج کی عادت جاتی رہے گی اور جب ایک بارگی کوئی رنج ہوگا تو ہلاکت کا خوف ہے اسی واسطے انسان کے
لیے ضرور ہے کہ خوشی میں بھی رنج کا مزہ اوٹھاتا رہے تیسرے یہ کہ موت کی یاد اکثر فکر و رنج کو مٹاتی ہے اور دنیا کی رنجوں جیسے
افلاس تنگدستی یاد و اسباب سے ہوں دور کرتی ہے اور فسق و حسد کی مادے کو قطع کرتی ہے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلٰى مَا
تَقُولُونَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ
عُقْبٰى حَسَنَةً فَأَعْقَبَنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم مرنے والے کے پاس جاؤ دیکھو جو بیمار موت کے قریب ہو تو اچھی بات کہو یعنی دعا کرو اوس
کے مغفرت کی اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں تمہاری بات پر جب ابوسلمہ میرے خاوند مر گئے میں نے کہا یا رسول اللہ میں کیا کہوں
آپ نے فرمایا کہہ یا اللہ بخش دے ہم کو اور اوسکو اور اوسکے بعد اوس سے بہتر بدلہ دے مجھکو تو اللہ نے اوس کے بعد مجھکو دیا محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو (جو بہتر ہیں ابو سلمہ سے یعنی اپنی بچھی سی نکاح کیا) **باب تلقین المیت** میت کو سکھلانا عن
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سکھلاؤ اپنے مردوں کو (یعنی جو مرنے کے قریب ہوں) لا الہ الا اللہ ف یعنی اس کلمہ
طیبہ کو اوس وقت پڑھو تاکہ وہ بھی سنکر پڑھنے لگیں عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا
موتاکم لا الہ الا اللہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **باب علامۃ موت المؤمن** مومن کی مرنیکی نشانی عن
بریدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موت المؤمن بعرق الجبین ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا مرنا پیشانی کے پسینے سے ہوتا ہے ف یعنی مسلمان پر مرتے وقت اتنی شدت ہوتی ہے
کہ پیشانی پر پسینا آجاتا ہے اور یہ سختی اس لیے ہوتی ہے کہ اوسکے گناہ دنیا میں مٹجاویں اور وہ اللہ کے پاس پاک اور صاف ہو کر ہو
جاوے عن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المؤمن یموت بعرق الجبین ترجمہ بریدہ
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان مرتا ہے پیشانی کے پسینے سے **شدۃ
الموت** موت کی سختی کا بیان عن عائشۃ قالت مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لبین حاقنتی
وذاقنتی فلا اکرہ شدۃ الموت لاحد ابدا بعد ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میری ہنسلی اور تھوڑی کے بیچ میں ہوئی (یعنی میں انکو دیکھ رہی تھی) اب میں
کسی کے لیے موت کی سختی برا نہیں سمجھتی جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ف کہ آپ پر موت کی
بہت سختی ہوئی پس معلوم ہوا کہ موت کی سختی کچھ برائی کی دلیل نہیں ہے بلکہ بہتر ہے اور باعث ہے ترقی درجات اور مغفرت
ذنوب کی **الموت یوم الاثنین** پیر کے دن مرنا عن انس قال آخر نظرۃ نظرتھا الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کشف الستارۃ والناس صفوف خلف ابی بکر فاراد ابو بکر ان یرتد فاشار الیھم ان
امکثوا والقی السجف وتوفی من آخر ذلک الیوم وذلک یوم الاثنین ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے آخر
بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے پردہ اوٹھایا اور لوگ ابو بکر کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے ابو بکر نے چاہا
پیچھے ہٹنا آپ نے اشارہ کیا اپنی جگہ پر رہو اور پردہ ڈال دیا پھر اوسی دن اخیر دن میں آپکا انتقال ہوا اور وہ پیر کا دن تھا
الموت بغیر مولدہ وطن کے سوا اور کہیں مرنے کی فضیلت عن عبد اللہ بن عمرو قال مات رجل بالمدینۃ
ممن ولد بھا فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا لیتہ مات بغیر مولدہ قالوا ولم
ذاک یا رسول اللہ قال ان الرجل اذا مات بغیر مولدہ قیس لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ ترجمہ
عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص جو مدینہ کی پیدائش تھا مدینہ میں مرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر نماز پڑھی
پھر فرمایا کاش کہ وہ اور کہیں مرتا لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپنے فرمایا آدمی جب سوا اپنے وطن کے اور کہیں مرتا ہے تو اوسکو

کی جنت میں زمین دی جاتی ہے پیدایش کی جگہ سے لیکر اوسکی اخیر پانوں کی نشان تک (یعنی مرنیکی جگہ تک) **ف** اس حدیث
سے فضیلت مسافرت اور غربت کی معلوم ہوئی جب وہ بری کام کی لیئے نہ ہو بلکہ جہاد کی لیئے ہو یا اپنے لڑکوں بالوں کی معاش پیدا کرنے
کی لیئے

باب ما یلقی به المؤمن من الکرامة عند خروج نفسه مرنے کیوقت مومن کی کیسی عزت ہوتی ہے

عن ابی ھریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا حضر المؤمن اتته ملائکة الرحمة بحریرة بیضاء فیقولون
اخرجی راضیة مرضیا عنك الی روح الله وریحان ورب غیر غضبان فتخرج کاطیب ریح المسك حتی
انه لیناوله بعضهم بعضا حتی یأتون به باب السماء فیقولون ما اطیب هذه الریح التی جاءتکم من
الارض فیأتون به ارواح المؤمنین فلهم اشد فرحا به من احدکم بغائبه یقدم علیه فیسألونه ماذا
فعل فلان فیقولون دعوه فانه کان فی غم الدنیا فاذا قال اما اتاکم قالوا ذهب به الی امه الهاویة
وان الکافر اذا احتضر اتته ملائکة العذاب بمسح فیقولون اخرجی ساخطة مسخوطا علیك الی عذاب الله
عز وجل فتخرج کانتن ریح جیفة حتی یأتون به باب الارض فیقولون ما انتن هذه الریح حتی یأتون به
ارواح الکفار

ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت نزدیک ہوتی ہے تو فرشتے
رحمت کے سفید ریشمی کپڑا لیکر آتے ہیں اور کہتے ہیں نکل راضی ہے تو اللہ سے اور اللہ تجھ سے راضی ہے اللہ کی رحمت کیطرف اور اوس
کے رزق کیطرف اور اپنے پروردگار کیطرف جو غصے نہیں ہے (فرشتے روح سے کہتے ہیں) پھر وہ نکلتی ہے جیسے عمدہ خوشبودار مشک
ہاتھوں ہاتھ فرشتے اوس کو اوٹھاتے ہیں اور آسمان کے دروازے پر لیجاتے ہیں اور کہتے ہیں کیا خوشبو ہے یہ جو زمین سے آئی پھر اوس کو
لاتے ہیں مومنوں کی روحوں پاس وہ خوش ہوتی ہیں اوس سے زیادہ جو تم کو کسی گئی ہوئے شخص کے آنے سے ہوتی ہے اور اوس سے پوچھتے
ہیں فلان شخص (یعنے جسکو وہ دنیا میں چھوڑ گئی تھی) اب کیسے کام کرتا ہے پھر روحیں کہتی ہیں ابھی ٹھیرو چھوڑ دو اوسکو دنیا کے غم میں تھا
پھر وہ کہتی ہے کیا وہ شخص تمہارے پاس نہیں آیا (وہ تو مر گیا تھا) سو روحیں کہتی ہیں وہ دوزخ میں گیا ہوگا اور کافر کی جب موت
آتی ہے تو عذاب کے فرشتے ایک ٹاٹ کا ٹکڑا لیکر آتے ہیں اور کہتے ہیں نکل تو ناراض ہے اللہ سے اور اللہ تجھ سے ناراض ہے اسکے عذاب
کیطرف پھر وہ نکلتی ہے جیسے سڑی مردار کی بو یہانتک کہ زمین کے دروازے پر لاتے ہیں (جو اوپر ہے جہان سے آسمان کی حد شروع ہوتی
ہے یا نیچے ہے اسفل السافلین میں) اور کہتے ہیں کیا بدبو ہے پھر لیجاتے ہیں اوسکو کافروں کی روحوں میں

باب فیمن احب لقاء الله اللہ کی ملاقات جو شخص چاہے

عن ابی ھریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب لقاء الله
احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه قال شریح فاتیت عائشة فقلت یا ام المؤمنین سمعت
ابا ھریرة یذکر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا ان کان کذلك فقد هلکنا قالت وما ذاك
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله
لقاءه ولکن لیس منا احد الا وهو یکره الموت قالت قد قاله رسول الله صلی الله علیه وسلم ولیس

بِالَّذِیْ تَذْهَبُ اِلَیْهِ وَلٰکِنْ اِذَا طَمَحَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ فَعِنْدَ ذٰلِکَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ
اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ کَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ کَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہیگا اللہ اوس سے ملنا چاہیگا اور جو شخص اللہ سے ملنا برا جانی اللہ بہی اوس سے ملنا برا جانتا ہی شریح
نے کہا مین حضرت عائشہ پاس گیا اور عرض کیا ہی ام المومنین ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث
بیان کی ہی اگر ایسا ہو تو ہم سب تباہ ہوجاوینگے اونہون نی پوچھا کیا مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہی اللہ بہی اوس سے ملنا چاہتا ہی اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو برا جانے اللہ بہی اوسکی ملاقات کو
برا جانتا ہے لیکن ہم مین سے کوئی ایسا نہین ہی جو موت کو برا نہ جانے حضرت عائشہ نی کہا بیشک یہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی لیکن اسکا مطلب یہ نہین جو تم سمجہے ہو بلکہ مطلب یہہ ہی جب بینائی لپٹ جاوی اور چہاتی مین دم آ
جاوے اور رونگٹی بدن پر کہڑے ہوجاوین اوسوقت جو اللہ سے ملنا چاہے اللہ بہی اوس سے ملنا چاہیگا اور جو اللہ سے ملنا نہ چاہے
اللہ بہی اوس سے ملنا نہ چاہیگا یعنی جب موت قریب ہوتی ہی اوسوقت مومن کو خوشی ہوتی ہے اللہ سے ملنے کی اور کافر
بہت ڈرتا ہی اور گہبراتا ہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِذَا اَحَبَّ
عَبْدِیْ لِقَائِیْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَاِذَا کَرِهَ لِقَائِیْ کَرِهْتُ لِقَاءَهٗ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہی جب کوئی بندہ میرا مجہہ سے ملنا چاہتا ہی مین بہی اوس سے ملنا چاہتا ہون
اور جب وہ میرا ملنا برا جانتا ہی مین بہی اوس سے ملنا برا جانتا ہون عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ کَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ کَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ ترجمہ عبادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی ملاقات چاہیگا اللہ بہی اوس سے ملنا چاہیگا اور جو اللہ سے ملنے کو برا جانیگا اللہ بہی اوس سے ملنے
کو برا جانیگا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ
کَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ کَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَزَادَ عَمْرٌو فِیْ حَدِیْثِهٖ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَرَاهِیَةُ لِقَاءِ اللّٰهِ کَرَاهِیَةُ الْمَوْتِ
کُلُّنَا نَکْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ ذَاکَ عِنْدَ مَوْتِهٖ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَمَغْفِرَتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ
وَاِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ کَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَکَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہتا ہی اللہ بہی اوس سے ملنا چاہتا ہی اور جو شخص اللہ سے ملنا برا جانتا ہی اللہ بہی اوس سے ملنا
برا جانتا ہی لوگون نے کہا یا رسول اللہ اللہ سے ملنا کیا ہی موت سے ملنا اور موت سے ملنا تو ہر شخص ہم مین سے برا جانتا ہی آپ نے فرمایا
نہین یہہ مرتے وقت ہی جب کسی کو خوشخبری دیجاتی ہی اللہ کی رحمت اور مغفرت کیساتہ تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہی اللہ
بہی اوس سے ملنا چاہتا ہی اور جب اوسکو خبر دیجاتی ہی اللہ کے عذاب کی تو وہ اللہ سے ملنا برا جانتا ہی اللہ بہی اوس سے ملنا برا جانتا
ہی تَقْبِیْلُ الْمَیِّتِ میت کو بوسہ دینا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ قَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق رضہ نے بوسہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے بیچمین اور آپ کی وفات ہو چکی تھی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے بوسہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی وفات ہو چکی تھی عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَبَدًا أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق رضہ ایک گھوڑے پر آئے اپنے مکان سے جو سنح مین تہا (سنح ایک ضلع کا نام ہے اطراف مدینے مین) یہانتک کہ اوترے اور مسجد مین گئے اور کسی سے بات نہین کی اور حضرت عائشہ کے حجرے مین گئے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مخطط (یعنی لکیروں دار جسمین سرخ یا سیاہ لکیرین تہین) چادر سے ڈھانپ دیا تہا اور آپ کی وفات ہو چکی تھی) ابوبکر نے آپکا منہ کہولا اور جہک پڑے آپ پر اور بوسہ دیا اور رونے لگے پہر کہا فدا ہون آپ پر باپ میرے قسم اللہ کی اللہ آپ کو دو بارہ نہ مارے گا ف یعنی اب اسکے بعد آپ کو موت نہین ہے بلکہ ہمیشہ حیات ہے اور اللہ جل جلالہ کی رحمت اور عنایات اور الطاف مین آپ ہمیشہ زندہ رہینگے جنتمین ت لیکن جو موت آپکے لیے لکہی گئی تھی وہ ہو چکی

تَسْجِيَةُ الْمَيِّتِ

میت کو ڈھانپ دینا عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبٍ فَجَعَلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَلَمَّا رُفِعَ سَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقَالُوا هٰذِهِ بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ فَلَا تَبْكِي أَوْ فَلِمَ تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے میرے باپ کو احد کے دن لائے اور کافرون نے اونکے ساتھ مثلہ کیا تہا (یعنی اون کے کان ناک کاٹ ڈالے تھے) تو سامنے رکہے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اون پر ایک کپڑا ڈہنپا ہوا تہا مین نے قصد کیا کہولنے کا لوگون نے مجہکو منع کیا اس خیال سے کہ یہ بیٹا ہے باپ کو اس حال مین دیکھکر زیادہ بیقرار نہ ہو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ اوٹھائے گئے جب اونکو اوٹہایا تو ایک عورت کے رونے کی آواز سنی آپنے پوچھا یہ کون ہے لوگون نے کہا عمرو کی بیٹی یا بہن آپنے فرمایا مت رو یا کیون روتی ہے فرشتے اپنے پرون سے اوس پر سایہ کیے ہوئے ہے یہانتک کہ اوٹہایا گیا

فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر رونا کیسا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَتْ بِنْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَغِيرَةٌ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهَا إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا فَقُبِضَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ أَتَبْكِينَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ مَا لِي لَا أَبْكِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَبْکِیْ فَقَالَتْ اَلَسْتُ اَرَاکَ تَبْکِیْ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ اَبْکِیْ وَلٰکِنَّھَا رَحْمَۃٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ بِخَیْرٍ عَلٰی کُلِّ حَالٍ یُنْزَعُ نَفْسُہٗ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْہِ وَھُوَ یَحْمَدُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چھوٹی لڑکی مرنے لگی آپ نے اوسکو اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا پھر دونوں ہاتھ اپنے اوسپر رکھدیے وہ مر گئی آپ کے سامنے ام ایمن رونے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام ایمن تم روتی ہو اور میں تمہارے پاس موجود ہوں ام ایمن نے کہا میں کیوں نہ روؤں جب اللہ کے رسول روتے ہیں آپنے فرمایا میں روتا نہیں لیکن یہ اللہ کی رحمت ہے (یعنی آہستہ رونا اور صرف آنسو نکلنا اللہ کا رحم ہے بندے پر) پھر آپنے فرمایا مسلمان کو ہر حال میں بہتری ہے اوسکی جان نکلتی ہے پسلیوں سے لیکن وہ اللہ جل جلالہ کا شکر کرتا ہے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ فَاطِمَۃَ بَکَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ مَاتَ فَقَالَتْ یَا اَبَتَاہُ مِنْ رَبِّہٖ مَا اَدْنَاہُ یَا اَبَتَاہُ اِلٰی جِبْرِیْلَ نَنْعَاہُ یَا اَبَتَاہُ جَنَّۃُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاہُ ترجمہ انس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو حضرت فاطمہ زہرا آپ پر روئیں اور کہنے لگیں اے باپ میرے تم اپنے پروردگار سے نزدیک ہو گئے اے باپ میں تمہاری خبر جبرئیل کو پہونچاتی ہوں اے باپ میرے تمہارا ٹھکانا جنت الفردوس میں ہے عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَبَاہُ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ قَالَ فَجَعَلْتُ اَکْشِفُ عَنْ وَجْھِہٖ وَاَبْکِیْ وَالنَّاسُ یَنْھَوْنِیْ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْھَانِیْ وَجَعَلَتْ عَمَّتِیْ تَبْکِیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبْکِیْہِ مَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تُظِلُّہٗ بِاَجْنِحَتِھَا حَتّٰی رَفَعْتُمُوْہُ ترجمہ جابر سے روایت ہے میرے باپ مارے گئے احد کی لڑائی میں تو میں اونکا منہ کھولتا اور روتا لوگ مجھے منع کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے منع نہ کرتے اور میری پھوپھی بھی اونکو روتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت رو اوسپر فرشتے اوسپر اپنے بازوؤں سے سایہ کیے رہے یہاں تک کہ تم نے اوسکو اوٹھایا

اَلنَّھْیُ عَنِ الْبُکَاءِ
عورتوں کو نسا رونا منع ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِیْکٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ یَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَہٗ قَدْ غُلِبَ عَلَیْہِ فَصَاحَ بِہٖ فَلَمْ یُجِبْہُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ غُلِبْنَا عَلَیْکَ اَبَا الرَّبِیْعِ فَصِحْنَ النِّسَاءُ وَبَکَیْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِیْکٍ یُسَکِّتُھُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْھُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْکِیَنَّ بَاکِیَۃٌ قَالُوْا وَمَا الْوُجُوْبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتِ ابْنَتُہٗ اِنْ کُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ شَھِیْدًا قَدْ کُنْتَ قَضَیْتَ جِھَازَکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَوْقَعَ اَجْرَہٗ عَلَیْہِ عَلٰی قَدْرِ نِیَّتِہٖ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّھَادَۃَ قَالُوا الْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشَّھَادَۃُ سَبْعٌ سِوَی الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ الْمَطْعُوْنُ شَھِیْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَھِیْدٌ وَالْغَرِیْقُ شَھِیْدٌ وَصَاحِبُ الْھَدْمِ شَھِیْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَھِیْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرَقِ شَھِیْدٌ وَالْمَرْاَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَھِیْدَۃٌ ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت کی عیادت (بیمار پرسی) کو آئے دیکھا تو بیماری اون پر غالب ہے آپ نے اونکو زور سے پکارا اونھوں نے جواب نہ دیا آپنے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اور فرمایا ہم مغلوب ہو گئے تمہارے ابو الربیع (ابو الربیع کنیت ہے عبداللہ بن ثابت کی یعنی تقدیر الٰہی غالب

ہوگئی ہم تو تمہاری زندگی چاہتی ہیں لیکن تقدیر میں موت ہے ایسے عورتوں نے چیخ ماری اور رونے لگیں ابن عتیک اونکو چپ کرانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دے اونکو جب واجب ہوجاوے اوسوقت کوئی نہ رووے لوگوں نے عرض کیا واجب ہونا کیا ہے یارسول اللہ آپنے فرمایا مرجانا اون کی بیٹی نے کہا مجھے امید تھی تم شہید ہوگی اسلیے کہ تم سب سامان جہاد کا تیار کر چکی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے اونکو ثواب دیا اون کی نیت کیموافق تم شہادت کسکو سمجھتے ہو لوگوں نے کہا اللہ کی راہ میں مارے جانے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہادت سات طرح سے ہوتی ہے سوا قتل فی سبیل اللہ کے جو شخص طاعون سے مرے وہ شہید ہے جو شخص پیٹ کے عارضے سے مرے وہ شہید ہے جو شخص ڈوب کر مرے وہ شہید ہے جو عمارت میں دبکر مرے وہ شہید ہے جو ذات الجنب کے عارضے سے مرے وہ شہید ہے جو جلکر مرے وہ شہید ہے جو عورت جنی میں مرے وہ شہید ہے یا جننے کے بعد مرے

عن عائشة قالت لما اتی نعی زید بن حارثة وجعفر بن ابی طالب وعبد الله بن رواحة جلس رسول الله صلی الله علیه وسلم یعرف فیه الحزن وانا انظر من صئر الباب فجاءه رجل فقال ان نساء جعفر یبکین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انطلق فانههن فانطلق ثم جاء فقال قد نهیتهن فابین ان ینتهین فقال انطلق فانههن فانطلق ثم جاء فقال قد نهیتهن فابین ان ینتهین قال فانطلق فاحث فی افواههن التراب فقالت عائشة فقلت ارغم الله انف الابعد انك والله ما تركت رسول الله صلی الله علیه وسلم وما انت بفاعل

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کے مارے جانے کی خبر آئی (غزوہ موتہ میں جو سنہ ۸ ہجری میں ہوا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور رنج آپکو معلوم ہوتا تھا میں دیکھ رہی تھی سوراخ دروازہ سے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا جعفر کی عورتیں روتی ہیں آپنے فرمایا جا اونکو منع کر وہ گیا پھر آیا اور بولا میں نے منع کیا وہ نہیں مانتیں آپنے فرمایا جا اور اونکو منع کر وہ گیا پھر آیا اور بولا میں نے منع کیا وہ نہیں مانتیں آپنے فرمایا جا اونکے منہ میں مٹی ڈال حضرت عائشہ نے کہا میں بولی اسکی ناک کو اللہ مٹی لگا دے (یعنی وہ ذلیل ہو) جو خدا کی رحمت سے دور ہو قسم خدا کی تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ چھوڑا اور نہ کر سکا وہ نہیں **ف** یعنی کسیطرح باز نہیں آتا بار بار آنکر کہتا ہے پھر جواب فرماتی ہیں اور اسکو بجا نہیں لاتا چاہیے ڈانٹ ڈپٹ کر عورتوں کو چپ کرا دے مجھسے نہیں ہو سکتا اور شاید وہ عورتیں چلا کر روتی ہونگی اسلیے آپنے منع کیا پھر تیسری بار میں فرمایا اونکے منہ میں مٹی ڈال یعنے زور سے اونکو منع کر چلانے سے

عن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المیت یعذب ببکاء اهله علیه **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کو عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے سے

عن محمد بن سیرین یقول ذکر عند عمران بن الحصین المیت یعذب ببکاء الحی فقال عمران قاله رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** محمد بن سیرین سے روایت ہے عمران بن حصین کے پاس ذکر ہوا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے زندے کے رونے سے عمران نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **ف** حضرت عائشہ نے کہا یہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخصوص تھا ایک واقعہ کیساتھ یعنی ایک یہودی عورت کی وارث اوسپر روتے تھے آپنے فرمایا یہ تو اوسپر روتے ہیں اور اوسپر عذاب ہو رہا ہے

النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ میت پر نوحہ کرنا کیسا ہے (یعنی مردے پر چلا کر رونا اور اوسکے اوصاف کا بیان کرنا) عَنْ قَيْسِ بْنِ
عَاصِمٍ قَالَ لَا تَنُوحُوا عَلَيَّ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنَحْ عَلَيْهِ ترجمہ قیس بن عاصم سے روایت ہے انہوں
نے کہا مجھ پر نوحہ مت کرنا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ نہیں ہوا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ حِينَ بَايَعَهُنَّ أَنْ لَا يَنُحْنَ فَقُلْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ نِسَاءً أَسْعَدْنَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَفَنُسْعِدُهُنَّ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب عورتوں سے بیعت لی تو اقرار کرایا نوحہ نہ کرنے کا انہوں نے کہا یا رسول اللہ بعض عورتوں نے ہماری مدد کی ہے جاہلیت کے
زمانے میں (یعنی رونے پیٹنے میں شریک ہوئی ہیں) ہم بھی انکی مدد کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات اسلام
میں نہیں ہو سکتی عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِالنِّيَاحَةِ
عَلَيْهِ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مردے کو عذاب ہوتا ہے قبر میں
جب لوگ اوس پر نوحہ کرتے ہیں عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ
أَرَأَيْتَ رَجُلًا مَاتَ بِخُرَاسَانَ وَنَاحَ أَهْلُهُ عَلَيْهِ هَاهُنَا أَكَانَ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ صَدَقَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَبْتَ أَنْتَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے انہوں نے کہا مردے کو عذاب ہوتا ہے اوسکے
گھر والوں کے چلا کر رونے سے ایک شخص بولا کیا اگر کوئی خراسان (ایک ولایت کا نام ہے ایران میں) میں مرے اور اوسکے گھر والے
یہاں اوس پر نوحہ کریں تو اوسکو عذاب ہوگا اوسکے گھر والوں کے نوحہ کرنے سے (یہ امر قیاس سے بعید ہے) عمران نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے اور تو جھوٹا ہے (یہی جواب ہے اوس شخص کا جو قیاس کو حدیث کے سامنے لاوے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ
وَهِلَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرٍ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ يَبْكُونَ
عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَتْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مردے پر عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے سے یہ حضرت عائشہ سے بیان کیا گیا انہوں نے کہا بھول گئے عبد اللہ بن عمر
اصل یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر گزرے اور فرمایا اس قبر والے پر عذاب ہوتا ہے اور اس کے گھر والے اوس پر روتے
ہیں پھر اس آیت کو پڑھا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى **ف** یعنی کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اوٹھاوے گا پھر کیا وجہ ہے کہ اوسکے رونے
سے اوس پر عذاب ہو **جواب** یہ ہے کہ مردے کا قصور اوسکے عذاب کا باعث ہے اس لیے کہ جب وہ جانتا تھا میرے گھر والوں کی جہالت
کو تو کیوں نہیں وصیت کی کہ مجھ پر نوحہ نہ کرنا چلا کر نہ رونا عَنْ عَائِشَةَ ذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ
يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ
إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ

ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ کے سامنے ذکر ہوا کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے مردے کو عذاب ہوتا ہے زندے کے رونے سے انہوں نے کہا رحم کرے اللہ
ابو عبد الرحمن پر (کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) وہ جھوٹ نہیں بولے لیکن بھول یا چوک گئے۔ اصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک یہودی عورت پر گذرے جس کے لوگ اوس پر رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا وہ تو اس پر روتے ہیں اور اوس کو عذاب ہو رہا ہے عن
عائشة انها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل يزيد الكافر عذابا ببعض بكاء اهله
عليه ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کافر کو عذاب زیادہ دیتا ہے اوسکے گھر والوں
کے رونے کے سبب سے عن ابن ابي مليكة يقول لما هلكت ام ابان حضرت مع الناس فجلست بين عبد الله
بن عمر وابن عباس فبكين النساء فقال ابن عمر الا تنهى هؤلاء عن البكاء فاني سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ان الميت ليعذب ببعض بكاء اهله عليه فقال ابن عباس قد كان عمر يقول بعض
ذلك خرجت مع عمر حتى اذا كنا بالبيداء راى ركبا تحت شجرة فقال انظر من الركب فذهبت فاذا
صهيب واهله فرجعت اليه فقلت يا امير المؤمنين هذا صهيب واهله فقال علي بصهيب فلما دخلت
المدينة اصيب عمر فجلس صهيب يبكي عنده يقول وا اخياه وا اخياه فقال عمر يا صهيب لا تبك فاني
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الميت ليعذب ببعض بكاء اهله عليه قال فذكرت
ذلك لعائشة فقالت اما والله ما تحدثون هذا الحديث عن كاذبين مكذبين ولكن السمع يخطئ وان
لكم في القرآن ما يشفيكم ولا تزر وازرة وزر اخرى ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان
الله ليزيد الكافر عذابا ببكاء اهله عليه ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے جب ام ابان گذر گئیں تو میں لوگوں کے ساتھ
موجود تھا اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس کے بیچ میں بیٹھا تھا عورتیں رو رہی تھیں عبد اللہ بن عمر نے کہا تم انکو منع نہیں
کرتے رونے سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مردے کو عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے سے ابن عباس
نے کہا عمرؓ بھی ایسا ہی کہتے تھے ایکبار میں عمرؓ کے ساتھ نکلا جب بیدا (ایک مقام کا نام ہے درمیان مکہ اور مدینے کے) میں پہنچے
تو کچھ سوار درخت کے نیچے دیکھے کہا جا دیکھ یہ سوار کون ہیں میں گیا دیکھا تو صہیب ہیں اون کے گھر والے ہیں میں لوٹا اور کہا اے
امیر المؤمنین یہ صہیب ہیں اون کے گھر والے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا میرے پاس لے آ صہیب کو جب ہم مدینہ میں پہنچے تو حضرت عمرؓ زخمی کئے گئے
(یعنی ابو لؤلؤ ملعون نے آپ کو مارا) صہیب اون کے پاس بیٹھ کر رونے لگے اور کہنے لگے ہائے میرے دوست ہائے میرے بھائی عمرؓ نے کہا مت رو
اسلئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مردے کو عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے سے ابن عباس نے کہا میں
نے یہ حضرت عائشہ سے بیان کیا انہوں نے کہا قسم خدا کی تم یہ حدیث جھوٹوں اور جھٹلانے والوں سے روایت نہیں کرتے (یعنی جن لوگوں
نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ سچے ہیں) لیکن سننے میں غلطی ہوتی ہے اور قرآن میں وہ بات موجود ہے جس سے تمہاری تسکین ہو جائے
فرماتا ہے ولا تزر وازرة وزر اخرى یعنی کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اوٹھاویگا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے کہ اللہ تعالی

کافر کو عذاب زیادہ کریگا اوسکی گہر والون کے رونے سے **ف** مگر اس صورت مین بھی آیت کی مخالفت باقی ہے گی اور شاید مراد

وہ کافر ہو جو اپنے اوپر رونے پیٹنے کا حکم کر جاوے **باب** الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ رونے کی اجازت دینے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلَيْهِ

فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَ

الْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مین سے ایک شخص

مر گیا یعنی حضرت زینب صاحبزادی آپکی) عورتین جمع ہوکر رونے لگین حضرت عمر کہڑے ہوے اور منع کرنے لگے اور ہانکنے لگے

رسول اللہ صلعم نے فرمایا جانے دے اے عمر اسلیے کہ آنکھ رونیوالی ہے اور دل پر رنج ہے اور زمانہ مرنیکا نزدیک ہے **ف** آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی رونیکی اسلیے کہ وہ آہستہ روتی تہین اور اگر نہ روتین تو دلکا بخار آنکہونسے باہر نکلتا اور ایک مرض

پیدا کرتا **دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ** جاہلیت کیطرح چلانا اور پکار کر رونا منع ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدُعَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مین سے نہین ہے یعنی مسلمان نہین ہے وہ شخص جو گال پیٹے اور گریبان پہاڑے

اور جاہلیت کیطرح پکارے (یعنی میت پر نوحہ کرے) **السَّلْقُ** چلا کر رونا منع ہے **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ أُغْمِيَ

عَلَى أَبِي مُوسَى فَبَكَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبْرَأُ إِلَيْكُمْ كَمَا بَرِئَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ

حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ **ترجمہ** صفوان بن محرز سے روایت ہے ابوموسی اشعری رضی بیہوش ہو گئے لوگ رونے لگے اونہون نے کہا مین

بری ہوتا ہون تم سے (یعنی تمکو نصیحت کہتا ہون) جیسے بری کیا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مین سے نہین ہے جو سر منڈاوے

(یعنی مصیبت مین ہندوون کیطرح) اور کپڑے پہاڑے اور چلا کر روے **ضَرْبُ الْخُدُودِ** گالون پر مارنا منع ہے **عَنْ**

عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مین سے نہین ہے وہ شخص جو گالونکو پیٹے اور گریبان

پہاڑے اور جاہلیت کیطرح پکارے **الْحَلْقُ** سر منڈانا مصیبت مین منع ہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي بُرْدَةَ

قَالَا لَمَّا ثَقُلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ تَصِيحُ قَالَا فَأَفَاقَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبِرْكِ أَنِّي بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ

حَلَقَ وَخَرَقَ وَسَلَقَ **ترجمہ** عبد الرحمن بن یزید اور ابوبردہ سے روایت ہے جب ابوموسی اشعری کی بیماری سخت ہوی تو اونکی

عورت آئین چلاتی ہوئین ابوموسے ہوش مین آے اور کہا مین بیزار ہون اوس سے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار تہے دونون

نے کہا ابوموسی اوس سے حدیث بیان کرتی تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بیزار ہون اوس شخص سے جو سر منڈاوے

اور کپڑے پہاڑے اور چلا کر روے **شَقُّ الْجُيُوبِ** گریبان پہاڑنا منع ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے جو شخص گال پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی طرح چلاوے عَنْ أَبِي مُوسَى
أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَبَكَتْ أُمُّ وَلَدٍ لَهُ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَهَا أَمَا بَلَغَكِ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا
هَا فَقَالَتْ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ وَحَلَقَ وَخَرَقَ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے وہ بیہوش ہو گئے تو انکی لونڈی ام ولد یعنی
بچے کی ماں رونے لگی جب انکو ہوش آیا تو کہنے لگے کیا تم کو خبر نہیں پہنچی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے ان سے پوچھا کیا
فرمایا وہ بولیں فرمایا نہیں ہے ہم میں سے جو چلاوے اور سر منڈاوے اور کپڑے پھاڑے عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہیں ہے ہم میں سے جو بال منڈاوے یا چلاوے یا کپڑے پھاڑے عَنْ الْقَرْثَعِ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ أَبُو مُوسَى صَاحَتِ امْرَأَتُهُ فَقَالَ
أَمَا عَلِمْتِ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى ثُمَّ سَكَتَتْ فَقِيلَ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ أَيُّ شَيْءٍ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ حَلَقَ أَوْ سَلَقَ أَوْ خَرَقَ ترجمہ قرثع سے روایت ہے جب ابوموسی بیمار ہوئے
تو انکی بی بی نے چیخ ماری ابوموسی نے کہا تو نہیں جانتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا بولی ہاں کیوں نہیں جانتی
پھر جب چپ ہو رہی لوگوں نے اوس سے پوچھا کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بولی تحقیق رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اوس شخص پر جو بال منڈاوے یا پکار کر چلاوے یا کپڑے پھاڑے الْأَمْرُ بِالِاحْتِسَابِ وَالصَّبْرِ
عِنْدَ الْمُصِيبَةِ جب مصیبت ہو تو صبر کریگا اور خدا سے اجر مانگنے کا حکم عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ اللَّهِ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ
عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ
وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ يَجْعَلُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ
وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت
زینب) نے آپ پاس کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرنے کو ہے آپ تشریف لایئے آپنے جواب میں کہلا بھیجا اللہ کا مال ہے جو لے اور جو دے اور
ہر چیز کی مدت اوسکے پاس مقرر ہے چاہیے صبر کرنا اور اللہ سے ثواب مانگنا انہوں نے پھر قسم دیکر کہلا بھیجا آپ تشریف لائے
اوس وقت آپ کھڑے ہوئے اور آپکے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ بچہ لایا گیا اوسکی سانس ٹوٹ رہی تھی آپ کی آنکھیں بھر آئیں سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ
کیا ہے آپنے فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ نے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ اونھیں بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم کرتے ہیں عَنْ
أَنَسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى ترجمہ انس سے روایت ہے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو صدمہ پہونچتے ہی ہو ا ور رو پیٹ کر تو سب کو صبر آ رہا ہے عن قرۃ ان

رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ابن لہ فقال لہ تحبہ فقال احبک اللہ کما احبہ فمات ففقدہ

فسال عنہ فقال ما یسرک ان لا تاتی بابا من ابواب الجنۃ الا وجدتہ عندہ یسعی یفتح لک ترجمہ قرہ مزنی

سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اوسکے ساتھ اوسکا بیٹا تھا آپنے پوچھا کیا تو اوسکو چاہتا ہے اوسنے

کہا اللہ آپکو چاہے جیسے میں اوسکو چاہتا ہوں پھر وہ لڑکا مرگیا آپ نے اوسکو نہ دیکھا اوسکے باپ سے پوچھا معلوم ہوا وہ

مرگیا) آپنے (اوسکے باپ سے) فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوتا اس بات سے تو جس دروازے پر جنت کے جاویگا اپنے بچے کو پاوے گا

وہ تیرے لیے کوشش کریگا دروازہ کھولنے کا **ثواب من صبر واحتسب** جو شخص صبر کرے اور خدا سے چاہے اوسکا

ثواب عن عمرو بن شعیب کتب الی عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین یعزیہ بابن لہ ھلک وذکر

فی کتابہ انہ سمع اباہ یحدث عن جدہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ان اللہ لا یرضی لعبدہ المؤمن اذا ذھب بصفیہ من اھل الارض فصبر واحتسب بثواب دون

الجنۃ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اونہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن کو ایک خط لکھا اون کا بچہ کی تعزیت میں جو

مرگیا تھا اور اوس خط میں یہ لکھا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا اونہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ راضی نہیں ہوتا اپنے بندے مومن کے لیے کسی ثواب سے جب اوسکی لڑکی کو لیجاتا ہے اور وہ صبر کرتا ہے

اور ثواب چاہتا ہے سوا جنت کے (یعنی جنت کے سوا دوسرے کسی ثواب سے راضی نہیں ہوتا) **ثواب** من احتسب ثلاثۃ من

صلبہ جس شخص کے تین لڑکے مر جاویں اوسکا ثواب عن انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتسب

ثلاثۃ من صلبہ دخل الجنۃ فقامت امراۃ فقالت او اثنان قال او اثنان قالت المراۃ یا لیتنی قلت واحدا

ترجمہ انس نے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین لڑکوں کے مرنے پر جو اوسکی صلب سے ہوں ثواب مانگے

وہ جنت میں جاویگا ایک عورت کھڑی ہوئی اور بولے یا دو لڑکوں کے مرنے پر آپ نے فرمایا یا دو لڑکوں کے مرنے پر عورت نے

کہا کاش میں ایک لڑکا کہتی **من یتوفی لہ ثلاثۃ** جسکے تین لڑکے مر جاویں عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ما من مسلم یتوفی لہ ثلاثۃ لم یبلغوا الحنث الا ادخلہ اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ ایاھم ترجمہ انس

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جسکے تین لڑکے مر جاویں جوان ہونے سے پہلے مگر اللہ اوسکو

جنت میں داخل کریگا اپنی رحمت کے فضل سے عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین

یموت بینھما ثلاثۃ اولاد لم یبلغوا الحنث الا غفر اللہ لھما بفضل رحمتہ ایاھم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمانوں کے (یعنی باپ اور ماں کے) تین اولاد مر جاویں جوانی سے پہلے تو اللہ اون دونوں کو بخشدیگا اپنی

رحمت کے فضل سے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یموت لاحد من المسلمین ثلاثۃ من

الولد فتمسه النار الا تحلة القسم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے تین
لڑکے نہیں مرتے پھر اوسکو جہنم میں آگ لگے مگر قسم پوری ہونے کے لئے (وہ قسم یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا وان منکم الا واردہا) تم میں سے کوئی
ایسا نہیں ہے جو جہنم پر سے نہ جاوے) عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مسلمين يموت بينهما
ثلثة اولاد لم يبلغوا الحنث الا ادخلهما الله الجنة بفضل رحمته اياهم قال يقال لهم ادخلوا الجنة فيقولون
حتى يدخل اباؤنا فيقال ادخلوا الجنة انتم واباؤكم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب دو مسلمانوں کی تین اولاد جوانی سے پہلے مر جاویں تو اللہ دونوں کو جنت میں لیجاویگا اپنی رحمت کے فضل سے پہلی لڑکوں سے
کہا جاویگا جنت میں جاؤ وہ کہینگے ہم نہیں جاتے جبتک ہمارے ماں باپ جاویں پھر کہا جاویگا جاؤ تم بھی اور تمہارے ماں باپ

من قدم ثلثة جو شخص تین لڑکے آگے بھیج چکا ہو عن ابی هريرة قال جاءت امراة الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم بابن لها يشتكي فقالت يا رسول الله اخاف عليه وقد قدمت ثلثة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لقد احتظرت بحظار شديد من النار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک
لڑکا لیکر جو بیمار تھا اور بولی یا رسول اللہ میں ڈرتی ہوں اسکو مر جانے سے اور پہلے میرے تین لڑکے مر گئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تو نے مضبوط روک کرلی ہے جہنم کی آگ سے

النعی موت کی خبر پہونچانا عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نعى زيدا وجعفرا قبل ان يجيء خبرهم فنعاهم وعيناه تذرفان ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے زید اور جعفر کی موت کی خبر دی قبل اونکی خبر آنیکے تو جب خبر دی آپکی آنکھیں بہہ رہی تھیں (یعنی آنسو نکل رہے تھے) عن
ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نعى لهم النجاشي صاحب الحبشة اليوم الذي مات فيه وقال
استغفروا لاخيكم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبش کے مرنے کی خبر دی جس دن
وہ مرا اور فرمایا بخشش چاہو اپنے بھائی کے لئے) عن عبد الله بن عمرو قال بينما نحن نسير مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذ بصر بامراة لا نظن انه عرفها فلما توسط الطريق وقف حتى انتهت اليه فاذا فاطمة
بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لها ما اخرجك من بيتك يا فاطمة قالت اتيت اهل هذا البيت
فرحمت اليهم ميتهم وعزيتهم بمصيبتهم قال لعلك بلغت معهم الكدى قالت معاذ الله ان اكون بلغتها
وقد سمعتك تذكر في ذلك ما تذكر فقال لو بلغتها معهم ما رايت الجنة حتى يراها جد ابيك ترجمہ عبداللہ
بن عمرو سے روایت ہے ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے اتنے میں آپ نے ایک عورت کو دیکھا ہمارے سمجھ میں آپ نے
اوسکو نہیں پہچانا جب بیچ رستہ میں پہنچے تو آپ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ وہ عورت آپکے پاس آگئی اوسوقت معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہ
زہرا ہیں آپکی صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ تم اپنے گھر سے کیوں نکلیں اونہوں نے کہا میں اس میت کے
گھر والوں پاس گئی تھی اور ان پر رحمت کی دعا کی اور انکی مصیبت کی تعزیت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم شاید قبرستان تک

گئی تھیں اونھوں نے کہا اللہ کی پناہ میں قبرستان تک کیون جاتی اور آپ سے سن چکی تھی جو آپنے فرمایا تھا اس بات
میں آپنے فرمایا اگر تو اونکے ساتھ قبرستان تک جاتی تو جنت کو نہ دیکھتی یہانتک کہ تمہارے باپ کے دادا یعنی عبدالمطلب
نہ دیکھتے (اور وہ تو کبھی نہ دیکھینگے اسلئے کہ اونکی موت کفر پر ہوئی ہے پھر تو بھی نہ دیکھے گی) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ عورتوں کو قبرستان میں جانا منع ہے **غُسْلُ الْمَيِّتِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ** میت کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل
دینا **عَنْ** أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتْ
ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ
كَافُوْرًا أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا
إِيَّاهُ **ترجمہ** ام عطیہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب آپکی صاحبزادی (زینب)
نے انتقال کیا آپ نے فرمایا غسل دو اونکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب سمجھو (یعنی جبتک خوب طہارت ہو) پانی
اور بیری سے اور اخیر کے غسل میں تھوڑا کافور ملاؤ جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھے خبر کرو جب ہم فارغ ہوے تو ہم نے خبر دی
آپنے اپنا تہ بند دیا اور فرمایا یہ اونکے بدن پر لپیٹ دو (یعنی کفن کے نیچے برکت کے لیئے) **غُسْلُ الْمَيِّتِ بِالْحَمِيْمِ**
گرم پانی سے غسل کرنا **عَنْ** أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ تُوُفِّيَ ابْنِي فَجَزِعْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لِلَّذِي يَغْسِلُهُ لَا تَغْسِلِ ابْنِي بِالْمَاءِ
الْبَارِدِ فَتَقْتُلَهُ فَانْطَلَقَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا فَتَبَسَّمَ
ثُمَّ قَالَ مَا قَالَتْ طَالَ عُمُرُهَا فَلَا نَعْلَمُ امْرَأَةً عُمِّرَتْ مَا عُمِّرَتْ **ترجمہ** ام قیس سے روایت ہے میرا بیٹا مر گیا میں
اوسپر رونے لگی تو میں نے اوس شخص سے کہا جو غسل دیتا تھا مت غسل دے میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے مت مار اوسکو پھر عکاشہ
بن محصن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپسے بیان کیا قول ام قیس کا آپنے تبسم فرمایا بعد کہا کیا کہا ام قیس نے
دراز ہو عمر اونکی پھر نہیں جانتے ہم کسی عورت کی اتنی عمر ہوئی ہو جتنی ام قیس کی ہوئی (بوجہ دعا دینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے) **غُسْلُ رَأْسِ الْمَيِّتِ** میت کے سر کو دھونا **عَنْ** حَفْصَةَ تَقُوْلُ حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ أَنَّهُنَّ
جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ قُلْتُ نَقَضْنَهُ وَجَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ قَالَتْ
نَعَمْ **ترجمہ** ام المومنین حفصہؓ سے روایت ہے ہم سے ام عطیہ نے بیان کیا کہ اون عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
صاحبزادی کے سر کو تین چوٹیوں پر تقسیم کیا میں نے کہا بالوں کو کھولکر تین چوٹیاں کرین اونھوں نے کہا ہاں **غُسْلُ
مَيَامِنِ الْمَيِّتِ وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ** میت کی داہنی طرف سے غسل شروع کرنا اور وضو کے مقامات کو پہلے دھونا **عَنْ**
أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا
ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل میں فرمایا پہلے داہنی طرف کے اعضا سے
اور وضو کے مقامات سے شروع کرو **غُسْلُ الْمَيِّتِ وِتْرًا** میت کو طاق بار غسل دینا **عَنْ** أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَاتَتْ إِحْدٰى

بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا مِنْ خَلْفِهَا

ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی گذر گئیں آپنے ہم کو بلا بھیجا اور فرمایا انکو غسل دو پانی اور بیری سے اور تین بار یا پانچ بار یا سات بار ان کو غسل دو اگر تم مناسب دیکھو اور اخیر میں تھوڑا کافور ملا دو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھکو خبر کرو جب ہم فارغ ہوئے تو آپکو خبر دی آپنے اپنی تہبند ہماری طرف پھینکی اور فرمایا یہ اون کے بدن پر لپیٹ دو

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ

ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا آپنے ہم کو بلا بھیجا اور فرمایا غسل دو اسکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم کو ضرورت معلوم ہو پانی اور بیری سے اور اخیر میں کافور شریک کرو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھکو خبر کرو جب ہم غسل دیچکے تو آپ کو خبر کی آپنے اپنا تہبند دیا اور فرمایا یہ اسکے بدن پر لپیٹ دو۔ دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا بِغَسْلِهَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّهُ قُلْتُ وِتْرًا قَالَ نَعَمْ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ

ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا آپنے حکم کیا اونکو غسل دینے کا تو فرمایا غسل دو تین بار یا پانچ بار یا سات بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو میں نے کہا طاق بار فرمایا ہاں اور اخیر میں کافور یا تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل دیچکو تو مجھے خبر کرو جب ہم غسل دیچکے تو آپکو خبر دی آپنے اپنا تہبند دیا اور فرمایا یہ اون کے بدن پر لپیٹ دو

الکافور فی غسل المیت

میت کے غسل میں کافور شریک کرنا

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ قَالَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا قَالَ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم غسل دے رہے تھے اونکی صاحبزادی کو آپنے فرمایا غسل دو ان کو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب سمجھو پانی اور بیری کے پتوں سے اور اخیر میں تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل دیچکو تو

تو مجھے بھی اطلاع کرو جب ہم غسل دے چکے تو آپ کو خبر کی آپ نے اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا یہ اون کو اوڑھا دو حفصہؓ نے کہا غسل دو
اونکو تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہا ام عطیہ نے ہمنے اونکی بالون کی تین چوٹیان کردین ایک روایت مین ہے وجعلنا رأسها
ثلثة قرون یعنی ہم نے اونکی بالون اونکے سر کو تین چوٹیان کردین

الاشعار

اندر ایک کپڑا لپیٹنا

عن محمد بن سيرين يقول كانت أم عطية امرأة من الأنصار قدمت تبادر ابنا لها فلم تدركه حدثتنا قالت دخل
النبي صلى الله عليه وسلم علينا ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن
بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا أو شيئا من كافور فإذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا ألقى إلينا حقوه
فقال أشعرنها إياه ولم يزد على ذلك قال لا أدري أي بناته قال قلت ما قوله أشعرنها إياه أتؤزر به
قال لا أراه إلا أن يقول الففنها فيه ترجمہ محمد بن سیرین سے روایت ہے ام عطیہ ایک انصاری عورت تھی وہ آئی
جلدی کرتی ہوئی (بصرہ مین) اپنی بیٹے کو دیکھنے کے لئے لیکن نہ پایا اوسکو (وہ مرگیا) یا چلا گیا) تو اوسی عورت نے ہم سے
حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم غسل دے رہے تھے آپ کی صاحبزادی کو آپنے فرمایا
غسل دو اونکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب سمجھو پانی اور بیری سے اور اخیر مین تھوڑا کافور شریک کرو جب
غسل سے فارغ ہو تو مجھے خبر دو جب ہم فارغ ہوئے تو آپنے اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا یہ اون کے بدن پر لپیٹ دو اس سے زیادہ نہین
بیان کیا اور کہا مین نہین جانتا کونسی صاحبزادی آنحضرتؐ کی تھین مین نے کہا اشعار سے کیا مراد ہے کیا ازار پہنانا مقصود
ہے اونہون نے کہا مین یہ سمجھتا ہون لپیٹ دینا مقصود ہے یعنی کپڑا اپنی کفن کے اندر تبرک کے لئے لپٹوا دیا)

عن أم عطية قالت توفيت إحدى بنات النبي صلى الله عليه وسلم فقال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن
ذلك واغسلنها بالسدر والماء واجعلن في آخر ذلك كافورا أو شيئا من كافور فإذا فرغتن فآذنني
قالت فآذناه فألقى إلينا حقوه فقال أشعرنها إياه ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک
صاحبزادی نے انتقال کیا تو آپنے فرمایا اونکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ غسل دو اگر تم مناسب سمجھو اور بیری اور پانی سے دھوؤ اور اخیر
مین تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھکو خبر کرو ہم نے خبر دی آپکو آپنے اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا یہ اوس کے
بدن پر لپیٹ دو

الامر بتحسين الكفن

کفن اچھا دینے کا حکم

عن جابر يقول خطب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فذكر رجلا من أصحابه مات فقبر ليلا وكفن في كفن غير طائل فزجر رسول الله
صلى الله عليه وسلم أن يقبر الإنسان ليلا إلا أن يضطر إلى ذلك وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا
ولي أحدكم أخاه فليحسن كفنه ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو آپنے ایک صحابی کا
ذکر کیا جو مر گیا تھا اور رات ہی کو دفن کیا گیا ایک کپڑے (ناقص) کفن مین آپنے منع کیا رات کو دفن کرنے سے (اس لئے کہ لوگ
نماز کو کم آوینگے یا کفن کا عیب چھپانے کو لئے) مگر جب ضرورت ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے

کوئی اپنے بہائی کا وارث ہو تو کفن اوسکو اچہا دیوے ف یعنی صاف اور پورا پاک سنت کیموافق نہ اوسمین اسراف کرے نہ کمی
بلکہ جیسا وہ زندگی مین پہنتا تہا اوسی کپڑے کا دیوے

اَیُّ الْکَفَنِ خَیْرٌ کونسا کفن بہتر ہے

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاکُمْ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو وہ پاکیزہ اور عمدہ ہین اور اونہی مین کفن دیا کرو اپنے مردونکو

کَمْ کُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑون مین کفن دئیے گئے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلِیَّةٍ بِیْضٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دئیے گئے سحول (ایک گانو کا نام ہے یمن مین) کے سفید تین کپڑون مین)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ یَمَانِیَّةٍ کُرْسُفٍ لَیْسَ فِیْهَا قَمِیْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ فَذُکِرَ لِعَائِشَةَ قَوْلُهُمْ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَبُرْدٍ مِنْ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ اُتِیَ بِالْبُرْدِ وَلٰکِنَّهُمْ رَدُّوْهُ وَلَمْ یُکَفِّنُوْهُ فِیْهِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دئیے گئے یمن کے تین کپڑے روئین جو سوتی کے تھے نہ ان مین کرتہ تہا نہ عمامہ ف بلکہ ایک ازار تھی اور ایک کفنی اور ایک لفافہ جمہور علما کا بھی قول ہے کہ کفن مین یہی تین کپڑے سنت مین اور عمامہ اور قمیص خلاف سنت ہے امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک قمیص اور عمامہ مستحب ہے ف پھر حضرت عائشہ سے ذکر ہوا کہ دو کپڑے اور ایک چادر تھی یمن کی اونہون نے کہا یمن کی چادر لائی تھی لیکن لوگون نے اوسکو پہیر دیا اور آپ کو کفن مین نہین دی

فِی الْقَمِیْصِ کفن مین قمیص ہونا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ جَاءَ ابْنُهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطِنِیْ قَمِیْصَکَ حَتّٰی اُکَفِّنَهُ فِیْهِ وَصَلِّ عَلَیْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَاَعْطَاهُ قَمِیْصَهُ ثُمَّ قَالَ اِذَا فَرَغْتُمْ فَاٰذِنُوْنِیْ اُصَلِّیْ عَلَیْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ قَدْ نَهَاکَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ فَقَالَ اَنَا بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ فَصَلّٰی عَلَیْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ فَتَرَکَ الصَّلٰوةَ عَلَیْهِمْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب عبد اللہ بن ابی (منافق) مر گیا تو اوسکا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مجھے اپنا کرتہ دیجئے تاکہ مین اوسمین کفن دون اپنے باپ کو اور آپ اوسپر نماز پڑہئے اور بخشش مانگئے اوسکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قمیص اوسکو دیا پھر فرمایا جب تم فارغ ہو (اوسکے) کفن دینے سے تو مجھے خبر کرو مین نماز پڑہونگا اوسپر حضرت عمر نے یہہ سنکر آپکو کہینچا اور کہا اللہ نے آپکو منع کیا ہے منافقون پر نماز پڑہنے سے آپ نے فرمایا مجھے اختیار دیا ہے کہ ان کے لئے بخشش مانگون یا نہ مانگون پہر آپ نے اوسپر نماز پڑہی تب اللہ تعالی نے حضرت عمر کی رائے کے موافق یہ آیت اوتاری وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ یعنی مت نماز پڑہ اون مین سے کسی پر کبھی جب وہ مر جاوے اور مت کھڑا ہو اوسکی قبر پر پہر آپنے منافقون پر نماز پڑہنا چہوڑ دی

عَنْ جَابِرٍ یَقُوْلُ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ وَقَدْ وُضِعَ فِیْ حُفْرَتِهٖ فَوَقَفَ عَلَیْهِ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ لَهٗ فَوَضَعَهٗ عَلٰی

ط اس سے ثابت ہوا کہ دو کپڑے کافی ہیں بلکہ سنت السید مجتبائی ۱۲

رُكْبَتَيْهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عبداللہ بن ابی کی قبر پر آئے وہ قبر میں رکھ دیا گیا تھا آپ کھڑے ہوئے اور حکم کیا وہ نکالا گیا آپ نے اوسکو بٹھایا دونوں گھٹنوں پر
پھر اپنا کرتہ پہنایا اور تھوک اپنا اوس پر ڈالا **ف** شاید یہ دوسرا کرتہ ہوگا کیونکہ پہلا کرتہ تو آپ دے چکے تھے یا دوسرے کرتہ کا عوض ہے
جو اوسنے حضرت عباس کو دیا تھا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے **عَنْ** جَابِرٍ يَقُولُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ بِالْمَدِينَةِ فَطَلَبَتِ
الْأَنْصَارُ ثَوْبًا يَكْسُونَهُ فَلَمْ يَجِدُوا قَمِيصًا يَصْلُحُ عَلَيْهِ إِلَّا قَمِيصَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ فَكَسَوْهُ إِيَّاهُ ترجمہ
جابر سے روایت ہے حضرت عباس مدینے میں تھے انصار نے ایک کرتہ اون کو پہنانے کے لیئے ڈھونڈھا تو نہیں ملا مگر عبداللہ
بن ابی کا کرتہ ٹھیک آیا وہی اونکو پہنا دیا **عَنْ** خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي
وَجْهَ اللَّهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ
فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ
خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ بِهَا رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ إِذْخِرًا وَ
مِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا ترجمہ خباب بن الارت سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ہجرت کی اللہ کے لیئے تو ثابت ہو گیا اجر ہمارا اللہ پر لیکن کوئی ہم میں سے مر گیا اور اوس نے اپنے اجر میں سے کچھ نہ کھایا (
بلکہ سب آخرت میں ملا) اون میں سے مصعب بن عمیر تھے جو مارے گئے احد کے روز اور اون کے کفن کے لیئے ہمنے کچھ نہ پایا مگر ایک
کملی جب اوسکو ہم اون کے سر پر کھینچتے تو پاؤں باہر نکل آتے اور جب پاؤں پر رکھتے تو سر نکل آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم کیا ہم کو اونکا سر چھپا دو اور پاؤں پر اذخر (ایک قسم کی گھانس ہے) ڈالدو۔ اور کوئی ہم میں سے ایسا ہے جسکا پھل پکے
اور وہ اوسکو چنتا ہے (یعنی غنائم لیتا ہے) **كَيْفَ** يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ محرم جب مر جاوے تو اوسکو کیونکر کفن
دیں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوا الْمَيِّتَ فِي ثَوْبَيْهِ الَّذَيْنِ أَحْرَمَ فِيهِمَا
وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مُحْرِمًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو غسل دو اوسکو دو کپڑوں میں جنمیں اوسنے
احرام باندھا تھا اور غسل دو اوسکو پانی اور بیری سے اور کفن دو اوسکو اونہی دو کپڑوں میں اور خوشبو مت لگاؤ اور سر مت ڈھانپو
وہ قیامت میں احرام باندھے ہوئے اوٹھے گا **الْمِسْكُ** مشک کا بیان **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ طِيبِكُمُ الْمِسْكُ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر خوشبو
تمہاری مشک ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ **الْإِذْنُ** بِالْجَنَازَةِ جنازے کی خبر کرنا **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ
بْنِ حُنَيْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مِسْكِينَةً مَرِضَتْ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَسَاكِينَ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي

فَاُخْرِجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا فَكَرِهُوْا اَنْ يُوْقِظُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِالَّذِيْ كَانَ مِنْهَا فَقَالَ اَلَمْ اٰمُرْكُمْ اَنْ تُؤْذِنُوْنِيْ بِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْنَا اَنْ نُوْقِظَكَ لَيْلًا فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلٰى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ

ترجمہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے ایک مسکین عورت بیمار ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ہوئی آپ مسکینوں کی بیمار پرسی کرتے تھے اور اونکا حال پوچھتے تھے آپنے فرمایا جب یہ جاوے تو مجھے خبر کرنا (وہ مرگئی) اوسکا جنازہ رات کو نکالا لوگون نے رات کو آپکا جگانا مناسب نجانا (اور اوسکو دفن کردیا) جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بیان کیا آپنے فرمایا مین نے تم کو حکم نہین دیا تھا کہ مجھے خبر کرنا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک آپنے حکم دیا تھا لیکن ہم کو برا معلوم ہوا آپ کو جگانا رات مین پہر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ صف جمائی لوگون کی اوس کی قبر پر اور چار تکبیرین کہین

اَلسُّرْعَةُ بِالْجَنَازَةِ جنازے کو جلدی لیجانا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلٰى سَرِيْرِهٖ قَالَ قَدِّمُوْنِيْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ يَعْنِي السُّوْءَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ قَالَ يَا وَيْلِيْ اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِيْ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب نیک بندہ چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے لیچلو مجھکو اور جب برا آدمی رکھا جاتا ہے چارپائی پر تو وہ کہتا ہے خرابی ہو کہان لیجاتے ہو مجھکو

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اِلٰى اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ رکھا جاتا ہے پھر لوگ اوسکو اوٹھاتے ہین اپنی گردون پر تو اگر نیک ہوتا ہے وہ کہتا ہے مجھے آگے لیچلو اور جو نیک نہین ہوتا تو کہتا ہے خرابی ہو کہان لیجاتے ہو ہر ایک چیز اوسکی آواز سنتا ہے سوا آدمی کے اگر آدمی سنے تو بیہوش ہوجاوے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی لیچلو جنازے کو اگر نیک ہے تو اوسکو نیکی کی طرف لیجاتے ہو اور جو نیک نہین ہے تو بدکو جلدی گردن سے اوتارنا چاہیے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَدَّمْتُمُوْهَا اِلَى الْخَيْرِ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَتْ شَرًّا تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَوْشَنٍ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَخَرَجَ زِيَادٌ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيِ السَّرِيْرِ فَجَعَلَ رِجَالٌ مِّنْ اَهْلِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَوَالِيْهِمْ يَسْتَقْبِلُوْنَ السَّرِيْرَ وَيَمْشُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ رُوَيْدًا رُوَيْدًا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ فَكَانُوْا يَدِبُّوْنَ دَبِيْبًا حَتّٰى اِذَا كُنَّا

ببعض طریق المربد لحقنا ابو بکرۃ علی بغلۃ فلما رای الذین یصنعون حمل علیہم ببغلتہ واھوی

الیہم بالسوط وقال خلوا فوالذی اکرم وجہ ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم لقد رایتنا مع رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وانا لنکاد نرمل بہا رملا فانبسط القوم ترجمہ عبدالرحمن بن یونس سے روایت ہے

مین عبدالرحمن بن سمرہ کے جنازے کی ساتھہ تھا اور زیاد آگے چل رہا تھا تخت کے سامنے تو چند لوگون نے عبدالرحمن کے عزیزون

اور ان کے غلامون مین سے تخت کے آگے چلنا شروع کیا اپنی ایڑیون پر اور کہنے لگے آہستہ آہستہ چلو برکت دے اللہ تم کو تو وہ آہستہ

چل رہے تھے یہانتک کہ جب ہم مربد کے رستے مین پہنچے تو ابو بکرہ اپنے خچر پر سوار ملے جب انہون نے یہہ حال دیکھا تو خچر کو دوڑا کر

لپکے اور کوڑے سے اشارہ کیا اور کہا ہٹو قسم اوس شخص کی جسنے عزت دی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم نے دیکھا

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ قریب دوڑ کے جنازے کو لیچلتے یہ سنکر لوگ خوش ہو گئے عن ابی بکرۃ قال

لقد رایتنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا لنکاد نرمل بہا رملا ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے ہم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ رمل کرنے لگتے جنازے مین ف رمل ایک قسم کی دوڑ ہے یعنی جلدی چلتے قریب دوڑنے کے

عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مرت بکم جنازۃ فقوموا فمن تبعہا فلا یقعد

حتی توضع ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے سامنے جنازہ گزرے تو کھڑے ہو جاؤ

اور جو جنازہ کے ساتھہ جاوے وہ نہ بیٹھے جبتک جنازہ زمین پر نہ رکھا جاوے

الامر بالقیام للجنازۃ

جنازے کے لیے کھڑے ہونیکا حکم عن عامر بن ربیعۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رای احدکم الجنازۃ فان لم یکن

ماشیا معہا فلیقم حتی تخلفہ او توضع من قبل ان تخلفہ ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے جنازہ کو دیکھے اور اوس کے ساتھہ نہ چلے تو کھڑا رہے یہانتک کہ جنازہ آگے نکل جاوے یا زمین پر

رکھا جاوے آگے جانیسے پہلے عن عامر بن ربیعۃ العدوی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا رایتم الجنازۃ

فقوموا حتی تخلفکم او توضع ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازے کو

دیکھو تو کھڑے رہو یہانتک کہ جنازہ آگے نکل جاوے یا زمین پر رکھا جاوے عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الجنازۃ فقوموا فمن تبعہا فلا یقعد حتی توضع ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے رہو جو شخص ساتھہ جاوے نہ بیٹھے جبتک جنازہ زمین پر رکھا جاوے عن

ابی ھریرۃ وابی سعید قالا ما رایتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھد جنازۃ قط فجلس حتی توضع

ترجمہ ابو ہریرہ سے اور ابو سعید سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا بیٹھتے ہوئے جنازے مین جبتک وہ زمین پر

نہ رکھا جاوے عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرت علیہ جنازۃ فقام وقال عمرو ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرت بہ جنازۃ فقام ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جنازہ

لائق ہوتے آپ کھڑے ہو گئے اور بعد وہ ہی روایت میں یوں ہے کہ انکے سامنے سے ایک جنازہ نکلا آپ کھڑے ہو گئے **عن** يزيد بن ثابت أنهم كانوا جلوسا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فطلعت جنازة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وقام من معه فلم يزالوا قياما حتى نفدت ترجمہ یزید بن ثابت سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا تو آپ کھڑے ہو گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ وہ جنازہ نکل گیا

القيام لجنازة أهل الشرك مشرکوں کے جنازے کے لیے کھڑا ہونا

عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال كان سهل بن حنيف وقيس بن سعد بن عبادة بالقادسية فمر عليهما بجنازة فقاما فقيل لهما إنها من أهل الأرض فقالا مر على رسول الله صلى الله عليه وسلم بجنازة فقام فقيل له إنه يهودي فقال أليست نفسا ترجمہ عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت ہے سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہ قادسیہ (ایک شہر کا نام ہے) میں تھے ان پر ایک جنازہ گزرا وہ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا یہ تو اسی زمین کا رہنے والا ہے (پھر کھڑے کیوں ہوتے ہو) انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا آپ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا یہ جنازہ یہودی کا تھا انہوں نے کہا کیا یہ نفس نہیں ہے

عن جابر بن عبد الله قال مرت بنا جنازة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقمنا معه فقلنا يا رسول الله إنما هي جنازة يهودية فقال إن للموت فزعا فإذا رأيتم الجنازة فقوموا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہمارے سامنے سے ایک جنازہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے ہم نے کہا یا رسول اللہ یہ جنازہ ایک یہودی عورت کا ہے آپ نے فرمایا موت ایک قسم کی ہیبت ہے جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ

الرخصة في ترك القيام جنازے کے لیے کھڑا نہ ہونا

عن أبي معمر قال كنا عند علي فمرت به جنازة فقاموا لها فقال علي ما هذا قالوا أمر أبي موسى فقال إنما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم لجنازة يهودية ولم يعد بعد ذلك ترجمہ ابو معمر سے روایت ہے ہم حضرت علی کے پاس تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا لوگ کھڑے ہو گئے حضرت علی نے کہا یہ کیا ہے انہوں نے کہا حکم ہے ابو موسیٰ کا (یعنی انہوں نے کہا ہے جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کو) حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوئے پھر اسکے بعد کبھی نہیں کھڑے ہوئے (تو وہ حکم موقوف ہو گیا)

عن محمد أن جنازة مرت بالحسن بن علي وابن عباس فقام الحسن ولم يقم ابن عباس فقال الحسن أليس قد قام رسول الله صلى الله عليه وسلم لجنازة يهودي قال ابن عباس نعم ثم جلس ترجمہ محمد سے روایت ہے ایک جنازہ نکلا حسن بن علی اور ابن عباس کے سامنے تو حسن کھڑے ہو گئے اور ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے حسن نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے ابن عباس نے کہا ہاں پھر بیٹھنے لگے (یعنی پھر اسکے بعد جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے)

عن ابن سيرين قال مر بجنازة على الحسن بن علي وابن عباس فقام الحسن ولم يقم ابن عباس فقال الحسن ... أما قام لها رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے ایک جنازہ نکلا امام حسن رضی
اللہ عنہ اور ابن عباس کے سامنے امام حسن کھڑے ہو گئے اور ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے امام حسن رض نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جنازہ کو لیے نہیں کھڑے ہوئے ابن عباس نے کہا ہاں کھڑے ہوئے تھے پھر بیٹھنے لگے عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَ اَحَدُهُمَا وَقَعَدَ الْاٰخَرُ فَقَالَ الَّذِيْ قَامَ اَمَا وَاللّٰهِ
لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَامَ قَالَ الَّذِيْ جَلَسَ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَسَ ترجمہ ابو مجلز سے روایت ہے ابن عباس اور امام حسن رض کے سامنے ایک جنازہ نکلا ایک کھڑے ہو گئے
اور ایک بیٹھے رہے جو کھڑے ہوئے تھے انہوں نے کہا دوسرے سے کیا تم کو معلوم نہیں قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کھڑے ہوئے تھے جو بیٹھے تھے انہوں نے کہا تم کو معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تو تھے عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ
اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِهَا جَالِسًا فَكَرِهَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَهُ
جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ ترجمہ امام جعفر صادق سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ امام محمد باقر رض سے کہ امام حسن بن علی رض
بیٹھے تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ پار ہو گیا امام حسن نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
ایک یہودی کا جنازہ نکلا آپ راستے میں بیٹھے تھے آپ کو برا معلوم ہوا کہ سر کے اوپر سے یہودی کا جنازہ جائے اس لیے آپ کھڑے ہو گئے عَنْ
جَابِرٍ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهِ حَتّٰى تَوَارَتْ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ نظر سے غائب ہو گیا دوسری روایت میں یوں ہے قَامَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ حَتّٰى تَوَارَتْ یعنی کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
اصحاب ایک یہودی کے جنازہ کے لیے یہاں تک کہ وہ چھپ گیا یعنی دور نکل گیا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقِيْلَ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ اِنَّمَا قُمْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ ترجمہ انس سے روایت
ہے ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکلا آپ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ جنازہ یہودی کا ہے آپ نے
فرمایا ہم فرشتوں کے لیے کھڑے ہوئے ہیں

اِسْتِرَاحَةُ الْمُؤْمِنِ بِالْمَوْتِ مومن کا موت سے آرام پانا

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ
رِبْعِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ
مِنْهُ فَقَالُوْا مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَمَا الْمُسْتَرَاحُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ
يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ ترجمہ ابو قتادہ بن ربعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے ایک جنازہ نکلا آپ نے فرمایا آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا ہے صحابہ نے عرض کیا اس کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا
بندہ مومن جب مر جاتا ہے تو دنیا کی تکلیفوں اور صدموں سے چھوٹ کر آرام پاتا ہے اور کافر جب مر جاتا ہے تو اوس سے بندے اور شہر

اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین رکیونکہ وہ ستاتا تہا اللہ کے بندون کو اور جلاتا تہا بستیونکو اور کاٹتا تہا درختون کو اور
مارتا تہا جانورونکو ناحق) عن ابی قتادة قال کنا جلوسا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ طلعت
جنازة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مستریح ومستراح منه المؤمن یموت فیستریح من اوصاب
الدنیا ونصبها واذاها والفاجر یموت فیستریح منه العباد والبلاد والشجر والدواب ترجمہ ابو قتادہ
روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے مین ایک جنازہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آرام پانے والا
ہے یا اسکی وجہ سے آرام ہوا مومن یعنی نیک بندہ گناہون سے پاک) جب مرجاتا ہے تو دنیا کی تکلیف اور صدمون سے چھوٹ کر آرام پاتا ہے
اور فاجر یعنی گنہگار ظالم یا فاجر) جب مرتا ہے تو اسکے بندے اور شہر اور درخت اور جانورون کو آرام ہو جاتا ہے باب
الثناء مردہ کی تعریف کرنا عن انس قال مر بجنازة فاثنی علیها خیرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم
وجبت ومر بجنازة اخری فاثنی علیها شرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم وجبت فقال عمر فداك ابی
وامی مر بجنازة فاثنی علیها خیرا فقلت وجبت ومر بجنازة فاثنی علیها شرا فقلت وجبت فقال
من اثنیتم علیه خیرا وجبت له الجنة ومن اثنیتم علیه شرا وجبت له النار وانتم شهداء الله فی
الارض ترجمہ انس سے روایت ہے ایک جنازہ نکلا تو لوگون نے اوسکی تعریف کی یعنی اچھا شخص تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا واجب ہو گئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگون نے اوسکی برائی بیان کی آپنے فرمایا واجب ہو گئی حضرت عمر نے کہا قربان ہون
آپ پر ماں باپ میرے ایک جنازہ گذرا لوگون نے اوس کی تعریف کی آپنے فرمایا واجب ہو گئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگون نے اوسکی برائی
کی آپنے فرمایا واجب ہو گئی (اس سے کیا مراد ہے) آپنے فرمایا جسکی تم نے تعریف کی اوس کے لیئے جنت واجب ہو گئی) اور جسکی تم نے
برائی کی اوسکے لیے دوزخ واجب ہو گئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین عن ابی هریرة قال مر بجنازة علی النبی صلی الله
علیه وسلم فاثنوا علیها خیرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم وجبت ثم مروا بجنازة اخری فاثنوا
علیها شرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم وجبت قالوا یا رسول الله قولك الاولی والاخری وجبت
فقال النبی صلی الله علیه وسلم الملائکة شهداء الله فی السماء وانتم شهداء الله فی الارض ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکلا لوگون نے اوس کی تعریف کی آپنے فرمایا واجب ہو گئی پھر
دوسرا جنازہ نکلا لوگون نے اوسکی برائی کی آپنے فرمایا واجب ہو گئی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلی آپنے کیا فرمایا یہہ کیا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اللہ کے گواہ ہین آسمان مین اور تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین عن ابی الاسود الدیلی
قال اتیت المدینة فجلست الی عمر بن الخطاب فمرت بجنازة فاثنی علی صاحبها خیرا فقال عمر وجبت ثم مر
بالثالث فاثنی علی صاحبها شرا فقال عمر وجبت فقلت وما وجبت یا امیر المؤمنین قال قلت کما قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما مسلم شهد له اربعة بالخیر ادخله الله الجنة قلنا او ثلاثة قال او ثلاثة

قُلْنَا اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ ترجمہ ابوالاسود دیلی سے روایت ہے مین مدینے مین آیا تو حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا ایک جنازہ سامنے سے گیا لوگون نے اوسکی تعریف کی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگون نے اوسکی تعریف کی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوئی پھر تیسرا نکلا لوگون نے اوسکی برائی کی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوئی مین نے کہا کیا چیز واجب ہوئی اے امیرالمومنین اونھون نے کہا مین نے اوسی طرح کہا جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اوسکے لیے چار آدمی بہتر ہونے کی گواہی دین اللہ اوسکو جنت مین لیجاویگا ہم نے کہا اگر تین آدمی گواہی دین آپنے فرمایا تین بھی ہمنے کہا اگر دو آدمی گواہی دین آپنے فرمایا دو بھی

اَلنَّهْيُ عَنْ ذِكْرِ الْهَلْكٰى اِلَّا بِخَيْرٍ مردونکا ذکر نیکی سے کرنا چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَالِكٌ بِسُوْءٍ فَقَالَ لَا تَذْكُرُوْا هَلْكَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا جو مرگیا تھا برائی سے ذکر ہوا آپ نے فرمایا اپنے مردونکا ذکر مت کرو مگر بھلائی کے ساتھ

اَلنَّهْيُ عَنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ مردون کے برا کہنے کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا مت کہو مردونکو وہ تو پہونچ گئے اپنے عملون کو

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ عَمَلُهُ ترجمہ انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھ تین چیزین جاتی ہین ایک اوسکے عزیز واقربا دوسرے اوسکا مال تیسرے اوسکے اعمال پھر دو لوٹ آتی ہین یعنے عزیز واقربا اور مال اور ایک اوسکے ساتھ رہتا ہے یعنے عمل

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے مومن پر چھ حق ہین ایک تو وہ جب بیمار ہو تو اوسکی پوچھنے کو جاوے دوسرے جب وہ مرجاوے تو اوسکے جنازے مین حاضر ہو تیسرے جب دعوت کرے تو قبول کرے چوتھے جب وہ ملے تو اوسکو سلام کرے پانچوین جب وہ چھینکے تو اوسکا جواب دیوے چھٹے غایب اور حاضر مین اوسکا خیرخواہ رہے

اَلْاَمْرُ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ جنازون کے ساتھ جانیکا حکم

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ ترجمہ براء بن عازبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو سات باتونکا حکم کیا ہے اور سات باتون سے منع کیا ہے ایک تو بیمار کو پوچھنے کا دوسرے چھینک کا جواب دینے کا تیسرے قسم پورا کرنے کا چوتھے مظلوم کی مدد کرنیکا پانچوین سلام کو جاری کرنیکا چھٹے دعوت قبول کرنیکا ساتوین جنازون کے ساتھ جانیکا

اور منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے اور میاثر اور قسی اور استبرق اور حریر اور دیبا کے
پہننے سے **ف** میاثر جمع میثرہ کی ایک قسم کا ریشمی کپڑا سرخ ہوتا ہے اور قسی ایک کپڑا ہے ریشمی منسوب طرف قس کے جو
ایک موضع کا نام ہے اور استبرق اور حریر اور دیبا سب ریشمی کپڑے ہیں مشہور ہیں **فضل من تبع جنازة** جو شخص جنازے کے
ساتھ جاوے اوسکی فضیلت **عن** البراء بن عازب یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تبع جنازة
حتی یصلی علیها کان له من الاجر قیراط ومن مشی مع الجنازة حتی تدفن کان له من الاجر قیراطان
والقیراط مثل احد **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ رہے
نماز پڑھنے تک اوسکو ایک قیراط کے برابر ثواب ملیگا اور جو شخص جنازے کے ساتھ جاوے دفن ہونے تک اوسکو دو قیراط برابر ثواب
ملیگا اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا (نہ دنیا کے قیراط کی طرح) **عن** عبد الله بن المغفل قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من تبع جنازة حتی یفرغ منها فله قیراطان فان رجع قبل ان یفرغ منها فله قیراط **ترجمہ**
عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ جاوے اور (دفن سے) فارغ ہونے تک ساتھ
رہے اوسکو دو قیراط برابر ثواب ہے اگر اوس سے پہلے چلا آوے تو ایک قیراط برابر ثواب ہے) **مکان الراکب
من الجنازة** جو شخص سوار ہو وہ جنازے سے کہاں رہے **عن** المغیرة بن شعبة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
الراکب خلف الجنازة والماشی حیث شاء منها والطفل یصلی علیه **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے رہے (آگے یا پیچھے یا برابر) اور بچے پر نماز پڑھی جاوے
مکان الماشی من الجنازة پیدل جنازے کے ساتھ کہاں چلے **عن** المغیرة بن شعبة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم الراکب خلف الجنازة والماشی حیث شاء والطفل یصلی علیه **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے رہے اور بچے پر نماز پڑھی جاوے **عن**
ابن عمر انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم وابا بکر وعمر یمشون امام الجنازة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر کو دیکھا جنازے کے آگے چلتے تھے **عن** ابن عمر انه رای
النبی صلی الله علیه وسلم وابا بکر وعمر وعثمان یمشون بین یدی الجنازة **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گزرا
الامر بالصلوة علی المیت مردے پر نماز پڑھنے کا حکم **عن** عمران بن حصین قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم ان اخاکم قد مات فقوموا فصلوا علیه **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی مر گیا اوٹھو نماز پڑھو اوس پر **الصلوة علی الصبیان** بچوں پر نماز پڑھنا **عن** عائشة قالت
اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بصبی من صبیان الانصار یصلی علیه قالت عائشة فقلت طوبی لهذا
عصفور من عصافیر الجنة لم یعمل سوءا ولم یدرکه قال اوغیر ذلک یا عائشة خلق الله عز وجل

الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهُمْ فِي أَصْلَابِ
آبَائِهِمْ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک بچہ انصار کا آیا نماز پڑھنے کو یعنی
جنازہ اوسکا آیا تو حضرت عائشہ نے کہا خوشی ہو اسکو یہ تو ایک چڑیا ہے جنت کی چڑیوں میں سے جسنے کوئی برائی نہیں کی
نہ برائی کے سن کو پہونچا آپنے فرمایا اے عائشہ اور کچھ کہتی ہے اللہ جل جلالہ نے جنت کو پیدا کیا اور اوسکے لوگ پیدا کیے اور وہ
اپنے باپوں کی پشت میں تھے (یعنی دنیا میں آنے سے پہلے ہی اللہ نے مقرر کر دیا ہے کہ یہ جنتی ہے اور یہ دوزخی) اور جہنم کو پیدا
کیا اور اوسکے لیے لوگ پیدا کیے اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے (پس کیا معلوم ہے کہ یہ لڑکا جنت والوں میں سے ہے یا دوزخ
والوں میں سے) **الصَّلٰوةُ عَلَى الْأَطْفَالِ** بچوں پر نماز پڑھنا **عَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ ترجمہ
مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے چلے اور لڑکے
پر نماز پڑھی جاوے **أَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ** مشرکوں کی اولاد **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کا حال (وہ جنت میں جاوینگے یا دوزخ میں) آپنے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ
عمل کرنیوالے تھے (یعنی اگر جیتے رہتے تو کیا کرتے مطلب یہ ہے کہ خداوند کریم کو اختیار ہے اون کو جنت میں لیجاوے یا دوزخ میں
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ
ترجمہ اوپر گزر چکا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ خَلَقَهُمُ
اللّٰهُ حِينَ خَلَقَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کا حال آپنے فرمایا اللہ نے جب اونکو پیدا کیا وہ جانتا تھا جو عمل کرنیوالے تھے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مشرکوں کی اولاد کو آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنیوالے تھے
الصَّلٰوةُ عَلَى الشُّهَدَاءِ شہیدوں پر نماز پڑھنا **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ ثُمَّ قَالَ أُهَاجِرُ مَعَكَ فَأَوْصَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهُ فَأَعْطَى أَصْحَابَهُ
مَا قَسَمَ لَهُ وَكَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوهُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا قِسْمٌ قَسَمَهُ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ قَسَمْتُهُ لَكَ قَالَ مَا عَلَى هٰذَا
اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّي اتَّبَعْتُكَ عَلَى أَنْ أُرْمَى إِلَى هٰهُنَا وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ بِسَهْمٍ فَأَمُوتَ فَأَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ إِنْ تَصْدُقِ

اللّٰهَ يُصَدِّقْكَ فَلَبِثُوا قَلِيلًا ثُمَّ نَهَضُوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهُوَ هُوَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهُ ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُبَّتِهِ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهِ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا أَنَا شَهِيدٌ عَلَى ذٰلِكَ **ترجمہ** شداد بن الہاد سے روایت ہے ایک شخص جنگل کا رہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور ایمان لایا اور آپ کے ساتھ ہوا پھر کہنے لگا مین آپکے ساتھ ہجرت کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے لیے بعض صحابہ کو وصیت کی جب غزوہ غنیمت ہوا (یعنی جس لڑائی مین مسلمانونکو بکریان ملی تھین) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون بکریونکو تقسیم کیا اور اوسکا بھی حصہ لگایا آپکے صحابہ نے اوسکا حصہ اوسکو دیا وہ اونکی جانور سواری کے چرایا کرتا تہا جب اوسکا حصہ دینے کو آئے تو اوس نے پوچھا یہ کیا ہے لوگون نے کہا یہ تیرا حصہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھکو دیا ہے اوسنے لیا اور اوسکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہ تیرا حصہ مین نے دیا ہے اوس نے کہا مین اس لیے آپ کے ساتھ نہین ہوا تہا بلکہ مینے آپ کی پیروی اسلیے کی ہے کہ میری اس جگہہ پر اور حلق کو بتلایا تیر مارا جاوے (یعنی لڑائی مین) پہر مین مرون اور جنت مین جاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اللہ کو سچا کریگا اللہ بہی تجھے سچا کریگا (یعنی پورا کریگا) پھر لوگ تہوڑی دیر تک ٹہرے بعد اوسکے دشمن سے لڑنے کے لیے اٹھے (اور لڑائی شروع ہوئی) لوگ اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اوٹہا کر اوسکو تیر لگا تہا اوسی جگہہ جہان اوسنے بتلایا تہا آپنے فرمایا کیا یہ وہی شخص ہے لوگون نے کہا ہان آپنے فرمایا اللہ کو اس نے سچ کیا (یعنی اللہ تعالی نے جو صفات مجاہدین کو بیان فرمایا ہے مین اون سبکو اس نے سچ کیا) تو اللہ نے بہی اسکو سچا کیا (یعنی اسکی مراد پوری ہوئی یعنی شہید ہوا) پہر آپنے اپنے جبے کا کفن اوسکو دیا اور اوسکو آگے رکہا اور اوس پر نماز پڑہی تو جتنا آپکی نماز مین سے لوگونکو سنائی دیا تہا وہ یہ تہا آپ فرماتی تھے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے تیری راہ مین ہجرت کر کے نکلا اور شہید ہو کر مارا گیا مین اس بات کا گواہ ہون

عن عُقْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ **ترجمہ** عقبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے (مدینے سے) پھر نماز پڑہی احد کے شہیدونپر جیسے مردے پر پڑہتے تھے پہر منبر کیطرف آئے اور فرمایا مین تمہارا پیش خیمہ ہون (یعنی قیامت مین تم سے پہلے اوٹہ کر تمہارے لیے جنت مین جانیکی تیاری کرونگا) اور تمپر گواہ ہون

ترک الصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ شہیدونپر نماز نہ پڑہنا

عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو آدمیونکو احد کے شہیدون مین سے ایک کپڑے مین اکٹہا کرتے پھر فرماتی کون ان دونون مین سے قرآن زیادہ جانتا ہے جب لوگ ایک کیطرف اشارہ کرتی اوسکو قبر مین آگے کرتے (قبلے کیطرف) پھر فرمایا مین گواہ ہون ان لوگون پر

اور حکم کیا اون کو دفن کرنیکا لہو لگے سو ہی نہ او نپر نماز پڑھی نہ اونکو غسل دیا **ف** دوسری روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت صلعم نے احد کے شہیدوں پر نماز پڑہی

باب تَرْكُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَرْجُوْمِ جو شخص زنا کی حد مین سنگسار کیا جاوی اوسپر نماز نہ پڑہنی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ اُحْصِنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلہ اسلم میں سے (ماعز اسلمی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا آپ نے اوسکیطرف سے منہ پھیر لیا پھر زنا کا اقرار کیا آپ نے اوسکیطرف سے منہ پھیر لیا یہانتک کہ چار بار اوس نے اپنے اوپر گواہی دی (یعنی اقرار کیا زنا کا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھکو جنون ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا تو محصن ہے (یعنی تیرا نکاح ہو چکا ہے) وہ بولا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکو پتھرون سے مار ڈالنے کا جب پتھر کی تکلیف اوسکو پہونچی تو لگا بہاگنے لیکن لوگون نے پا لیا اور پتھرون سے مارا وہ مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین نیک باتین کہین اور نماز نہین پڑہی اوسپر

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْمَرْجُوْمِ زنا کی حد مین جو سنگسار کیا جاوے اوسپر نماز پڑہنا **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ زَنَيْتُ وَهِيَ حُبْلٰى فَدَفَعَهَا اِلٰى وَلِيِّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِيْ بِهَا فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا (فَاَمَرَ بِهَا) فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَتُصَلِّيْ عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ عَلٰى سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور بولی مین نے زنا کی وہ پیٹ سے تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ولی (یعنی وارث اور سرپرست) کی سپرد کیا اور فرمایا اسکو اچھی طرح سے رکھ جب جنے تو میرے پاس لیکر آ جب وہ جنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا اوس نے اپنے کپڑے اپنی اوپر لپیٹ لیے (اور کانٹون سے اوسکو باندھ لیا تاکہ رجم کرتے وقت بدن نہ کہلے) آپنے اوسکو پتھرون سے مروا ڈالا پھر اوسپر نماز پڑھی حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ اوسپر نماز پڑھتے ہین اور اوس نے زنا کی تھی آپنے فرمایا اوس نے ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیون پر وہ توبہ بانٹی جاوے البتہ اون سب کو کافی ہو اور کیا اس سے بہتر توبہ ہوگی کہ اوس نے اپنی جان کو دیدیا اللہ جل جلالہ کے لیے (یعنی اوسکی رضامندی کر لی اور اوسکے عذاب سے بچنے کو)

اَلصَّلٰوةُ عَلٰى مَنْ يَّحِيْفُ فِيْ وَصِيَّتِهٖ جو شخص وصیت مین ظلم کرے (یعنی حق جاننے سے زیادہ وصیت کر جاوے تو) اوسپر نماز پڑہنا **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُصَلِّيَ عَلَيْهِ ثُمَّ

وَكَانَ مَمْلُوكِيهِ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً ترجمہ عمران بن حصین رضی سے روایت ہی ایک شخص نے مرتی وقت اپنی چھہون غلامون کو آزاد کردیا اور سوا اون کی اور کچھ مال اوسکی پاس نہ تہا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ غصے ہوئی اور فرمایا مین نے قصد کیا تہا کہ اوسپر نماز نہ پڑھون پھر اوسکی غلامونکو بلایا اور اون کی تین حصے کیے پھر قرعہ ڈالا تو دو غلامونکو آزاد کیا اور چار کو غلام ہی رہنے دیا یعنی تہائی مال مین اوسکی وصیت نافذ کی اور باقی مین باطل

الصلوٰۃ علی من غل جس شخص نے غنیمت کے مال مین چوری کی ہو اوسپر نماز نہ پڑھنا

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ إِنَّهُ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا فِيهِ خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ مَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہی ایک شخص خیبر مین مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ سے تم اسپر نماز پڑھ لو (مین نہین پڑھتا) اس نے اللہ کی راہ مین چوری کی جب ہم نے اوسکا اسباب دیکھا تو ایک نگینہ پایا یہود کی نگینون مین سے جسکی قیمت دو درم کی بھی نہ تھی

الصلوٰۃ علی من علیہ دین جو شخص قرضدار ہو اوسپر نماز نہ پڑھنا

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلَّى عَلَيْهِ ترجمہ ابو قتادہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس انصاری کا ایک جنازہ آیا نماز پڑھنے کی لیے آپ نے (صحابہ سے) فرمایا تم پڑھ لو نماز اپنی صاحب پر (مین نہین پڑھونگا) اس لیے کہ وہ قرضدار ہی ابو قتادہ نے کہا یا رسول اللہ وہ قرض مجھپر ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس اقرار کو پورا کریگا انہون نے کہا ہان پورا کرونگا تب آپ نے نماز پڑھی اوسپر

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ترجمہ سلمہ بن الاکوع رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جنازہ آیا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز پڑھیے اوسپر آپنے فرمایا کیا اوسپر کچھ قرض ہی بولے ہان آپ نے فرمایا کچھ جائداد چھوڑ گیا ہی (جس سے وہ قرض ادا کیا جاوے) لوگون نے کہا نہین آپنے فرمایا تم نماز پڑھ لو اپنی صاحب پر ایک شخص انصاری بولا جسکو ابو قتادہ کہتے تہے آپ نماز پڑھیے اوسپر وہ قرض میری اوپر ہی تب آپ نے نماز پڑھی اوسپر

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَأُتِيَ بِمَيِّتٍ فَسَأَلَ أَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ عَلَيْهِ دِينَارَانِ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ ترجمہ جابر رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو قرضدار ہوتا اوسپر نماز نہ پڑھتے ایک بار ایک جنازہ آیا آپنے پوچھا کیا اسپر قرض ہی لوگون نے کہا ہان اوسپر دو دینار قرض ہین آپنے فرمایا تم نماز پڑھ لو اسپر ابو قتادہ نے کہا یا رسول اللہ وہ دونون دینار مین ادا کرونگا پھر آپ نے اوسپر نماز پڑھی جب اللہ تعالی نے اپنے رسول کو فتحیابی دی

(یعنی مال غنیمت بہت ملا اور تکلیف دور ہوئی) تو آپ نے فرمایا میں ہر ایک مومن پر اوسکے نفس سے زیادہ حق رکھتا ہوں جو شخص قرضدار ہو کر مرجاوے وہ قرضہ مجھپر ہے اور جو شخص مال چھوڑ کر مرجاوے وہ اوسکے وارثوں کا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تُوُفِّيَ الْمُؤْمِنُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ قَالُوا نَعَمْ صَلَّى عَلَيْهِ فَإِنْ قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ

ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے جب کوئی مومن مرجاتا اور قرضدار ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے کیا اپنی قرض کے موافق جائداد چھوڑ گیا ہے اگر لوگ کہتے ہان چھوڑ گیا ہے تو آپ اوسپر نماز پڑھتے اگر کہتے نہیں تو آپ صحابہ سے کہدیتے تم اوس پر نماز پڑھلو جب اللہ تعالی نے اپنے رسول پر کھولدیا (دنیا کو) تو آپ نے فرمایا میں مومنوں پر اونکی جانوں سے زیادہ مہربان ہوں جو شخص مرجاوے قرضدار ہو کر وہ قرضہ میرے اوپر ہے اور جو شخص مال چھوڑ جاوے وہ اوسکے وارثوں کا ہے

ترک الصَّلٰوةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ

جو شخص اپنے تئین آپ مار ڈالے اوسپر نماز نہ پڑھنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا أُصَلِّي عَلَيْهِ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے ایک شخص نے اپنے تئین تیر کے پیکانوں سے مار ڈالا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اوسپر نماز نہیں پڑھونگا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ ثُمَّ انْقَطَعَ عَلَيَّ شَيْءٌ خَالِدٌ يَقُولُ كَانَتْ حَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے تئین پہاڑ سے گرا کر مار ڈالے تو وہ دوزخ میں ہمیشہ اوپر سے نیچے گرتا رہیگا سدا اوسی میں رہیگا اور جو شخص زہر پیکر اپنے تئین مار ڈالے تو زہر اوس کے ہاتھ میں ہوگا دوزخ میں اور وہ ہمیشہ اوسکو پیا کریگا اور جو شخص اپنے تئین لوہے سے مار ڈالے (یعنی تلوار یا چھری یا کٹار یا تیر وغیرہ سے) پھر اسکے بعد مجھے یاد نہیں رہا (یہ راوی کا قول ہے) یعنی تیز چیز سے تو وہ لوہا اوسکے ہاتھ میں ہوگا دوزخ کی آگ میں اور ہمیشہ اوسکو بھونکا کریگا اپنے پیٹ میں سدا اوسی میں رہیگا (یعنی ایک لمبی مدت تک یا مراد وہ شخص ہے جو ان فعلوں کو درست سمجھتا ہو وہ تو کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہیگا)

الصَّلٰوةُ عَلَى الْمُنَافِقِينَ

منافقوں پر نماز پڑھنا

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولٍ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا أُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ

فلما صلیت الا یسیرا حتی نزلت الآیتان من براءۃ ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انھم کفروا
باللہ ورسولہ وماتوا وھم فاسقون فعجبت بعد من جرأتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ
واللہ ورسولہ اعلم ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہے جب عبداللہ بن ابی سلول (منافق) مرگیا تو رسول اللہ صلعم بلائے گئے
اوسپر نماز پڑھنے کے لیے جب آپ کھڑے ہوئے نماز کے لیے اور مستعد ہوگئے تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ابن ابی و قد پر نماز پڑھتے
ہین حالانکہ اوس نے فلانے دن ایسی باتین کہین تھین اور فلانے دن ایسی ایسی مین اوسکی باتین شمار کرتا تھا یعنی جو اوس نے
کفر اور نفاق کی باتین کہین تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا جانے دے اے عمر جب مین نے بہت اصرار کیا
تو آپنے فرمایا مجھے اختیار ہے (کہ منافقین پر نماز پڑھون یا نہ پڑھون) تو مین نے اختیار کیا نماز پڑھنے کو اور اگر مین جانون کہ ستر بار سے زیادہ
بخشش چاہون تو اوسکی بخشش ہوجاویگی البتہ ستر بار سے زیادہ استغفار کرون یعنی اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا ان تستغفر لھم سبعین مرۃ
فلن یغفر اللہ لھم اس سے مقصود ستر کا شمار نہین ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ منافقون کی مغفرت کبھی نہ ہوگی) پھر آپنے نماز پڑھی اور پھر اور
تھوڑی دیر گزری تھی کہ سورہ برات کی یہہ دو آیتین اترین ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انھم
کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فاسقون یعنی مت نماز پڑھ اون مین سے کسی پر جب وہ مرجاوے اور مت کھڑا ہو اوسکی قبر پر
اسلیے کہ اون لوگون نے انکار کیا اللہ کا اور اوسکے رسول کا اور مرے گنہگار رہے تو حضرت عمر کی رائے اللہ جل جلالہ کے نزدیک منظور اور مقبول
ہوئی اپھر مین نے تعجب کیا اپنے اسقدر جرأت سے اللہ کے رسول پر اور اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہین

الصلوۃ علی الجنازۃ في المسجد

مسجد کے اندر جنازے کی نماز پڑھنا عن عائشۃ قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سھیل بن
بیضاء الا في المسجد ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر مسجد کے اندر جنازے کی نماز
پڑھی عن عائشۃ قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سھیل بن بیضاء الا فی جوف المسجد ترجمہ
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر نماز نہین پڑھی مگر خاص مسجد کے اندر ف مسجد کے اندر جنازے
کی نماز پڑھنے مین کوئی قباحت نہین اور اکثر علما جیسے شافعی اور احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے

الصلوۃ علی الجنازۃ باللیل

رات کو جنازے کی نماز پڑھنا عن ابی امامۃ بن سھل بن حنیف انہ قال اشتکت امرأۃ بالعوالی مسکینۃ فکان
النبي صلی اللہ علیہ وسلم یسألھم عنھا وقال ان ماتت فلا تدفنوھا حتی اصلی علیھا فتوفیت فجاءوا بھا
الی المدینۃ بعد العتمۃ فوجدوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نام فکرھوا ان یوقظوہ فصلوا علیھا
ودفنوھا ببقیع الغرقد فلما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءوا فسألھم عنھا فقالوا قد دفنت
یا رسول اللہ وقد جئناک فوجدناک نائما فکرھنا ان نوقظک قال فانطلقوا فانطلق یمشي ومشوا معہ حتی اروہ
قبرھا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصفوا وراءہ فصلی علیھا وکبر اربعا ترجمہ ابو امامہ بن سہل
بن حنیف سے روایت ہے ایک عورت بیمار ہوئی عوالی مین (عوالی اون قریون کا نام ہے جو مدینے کے اطراف مین ہین) جو مسکین تھی تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے اوسکا حال پوچھا کرتے آپنے فرمایا اگر وہ مرجاوے تو اوسکو دفن مت کرنا جبتک مین اوس پر نماز نہ پڑہون وہ
مرگئی تو لوگ اوسکو مدینے مین عشا کے بعد لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سوگئے تہے صحابہ نے آپ کا جگانا مناسب
نہ جانا اور اوس پر نماز پڑہ کے بقیع مین دفن کردیا جب صبح ہوئی اور لوگ آپ پاس آ لئے آپ نے اوسکا حال پوچھا صحابہ نے
کہا وہ دفن ہوگئی یا رسول اللہ اور ہم آپ پاس آئے تہے لیکن آپ سوتے تہے تو ہم نے برا جانا آپکا جگانا یہہ سنکر آپ چلے اور
صحابہ بھی آپکے ساتہہ چلے یہانتک کہ اونہون نے اوسکی قبر آپ کو دکھلائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور
صحابہ نے آپکے پیچہے صف کی آپنے اوسپر نماز پڑہی اور چار تکبیرین کہین

الصُّفُوْفُ عَلَی الْجَنَازَۃِ جنازے پر صفین باندہنا

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخَاکُمُ النَّجَاشِیَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَیْہِ فَقَامَ فَصَفَّ بِنَا کَمَا یُصَفُّ عَلَی الْجَنَازَۃِ وَصَلّٰی عَلَیْہِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بہائی نجاشی (حبشہ کے بادشاہ نے جو مسلمان ہوگیا تہا) نے انتقال کیا تو کہڑے ہو اور نماز پڑہو اوسپر پہر آپ کہڑے ہوئے لوگ ہماری صفین بندہوائین جیسے جنازے پر صفین ہوتی ہین اور نماز پڑہی اوس پر

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَی لِلنَّاسِ النَّجَاشِیَّ الْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ ثُمَّ خَرَجَ بِہِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِہِمْ فَصَلّٰی عَلَیْہِ وَکَبَّرَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنیکی خبر اوسی روز دی جس روز وہ مرا (حالانکہ وہ ایک دور دراز ملک مین تہا معجزے سے) پہر نکلے آپ صحابہ کو لیکر مصلی کیطرف اور صف بندہوائی اونکی اور نماز پڑہی اوسپر اور چار تکبیرین کہین

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ نَعٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِیَّ لِاَصْحَابِہٖ بِالْمَدِیْنَۃِ فَصَفُّوْا خَلْفَہٗ فَصَلّٰی عَلَیْہِ وَکَبَّرَ اَرْبَعًا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو مدینے مین نجاشی کے مرنیکی خبر دی صحابہ نے آپکے پیچہے صف باندہی آپنے اوسپر نماز پڑہی اور چار تکبیرین کہین

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخَاکُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَیْہِ فَصَفَفْنَا عَلَیْہِ صَفَّیْنِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بہائی نجاشی مرگیا کہڑے ہو اوسپر نماز پڑہو ہم نے دو صفین باندہین اوسپر

عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنْتُ فِی الصَّفِّ الثَّانِیْ یَوْمَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی النَّجَاشِیِّ ترجمہ جابر سے روایت ہے مین دوسری صف مین تہا جسروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر نماز پڑہی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاکُمُ النَّجَاشِیَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَیْہِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا عَلَیْہِ کَمَا یُصَفُّ عَلَی الْمَیِّتِ وَصَلَّیْنَا عَلَیْہِ کَمَا نُصَلِّیْ عَلَی الْمَیِّتِ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بہائی نجاشی مرگیا کہڑے ہو اور اوس پر نماز پڑہو ہم کہڑے ہوئے اور صفین باندہین جیسے میت پر باندہتے ہین اور نماز پڑہی اوسپر جیسے میت پر پڑہتے ہین

الصَّلٰوۃُ عَلَی الْجَنَازَۃِ قَائِمًا جنازے پر نماز کہڑے ہوکر پڑہنا

عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ کَعْبٍ مَاتَتْ

فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فِي وَسْطِهَا ترجمہ سمرہ رضی سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام کعب پر نماز پڑھی جو زچگی میں مر گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے
اوسپر نماز پڑھنے کی لئے اوس کی کمر کے سامنے

اِجْتِمَاعُ جَنَازَةِ صَبِيٍّ وَامْرَأَةٍ لڑکے اور عورت کے جنازے کو ساتھ رکھکر نماز پڑھنا

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ حَضَرَتْ جَنَازَةُ صَبِيٍّ وَامْرَأَةٍ فَقُدِّمَ الصَّبِيُّ مِمَّا يَلِي الْقَوْمَ
وَوُضِعَتِ الْمَرْأَةُ وَرَاءَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِمَا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ
فَسَأَلْتُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا السُّنَّةُ ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے عمار کے سامنے ایک جنازہ آیا لڑکے کا اور ایک عورت
کا تو انہوں نے لڑکے کو لوگوں کے قریب کیا اور عورت کو اوسکے پیچھے اور دونوں پر نماز پڑھی اوسوقت لوگوں میں ابو سعید
خدری اور ابن عباس اور ابو قتادہ اور ابو ہریرہ موجود تھے میں نے اون سے پوچھا انہوں نے کہا یہی سنت ہے

اِجْتِمَاعُ جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عورتوں اور مردوں کے جنازے ایک جگہ کرنا

عَنْ نَافِعٍ يَزْعُمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلٰى
تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيعًا فَجَعَلَ الرِّجَالَ يَلُونَ الْإِمَامَ وَالنِّسَاءَ يَلِينَ الْقِبْلَةَ فَصَفَّهُنَّ صَفًّا وَاحِدًا وَوُضِعَتْ جَنَازَةُ
أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ زَيْدٌ وُضِعَا جَمِيعًا وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ
بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو قَتَادَةَ فَوُضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ فَقَالَ
رَجُلٌ فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَنَظَرْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالُوا
هِيَ السُّنَّةُ ترجمہ نافع کہتے تھے عبد اللہ بن عمر نے نو جنازوں پر ایک ساتھ نماز پڑھی تو مردوں کو امام کے نزدیک کیا اور عورتوں کو
قبلے سے نزدیک کیا اور اون سب کی ایک صف کی اور ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی حضرت عمر کی بی بی کا جنازہ اور اون
کے ایک بیٹے کا جنکو زید کہتے تھے ایک ساتھ رکھا گیا اور اون دنوں میں حاکم سعید بن عاص تھے اور لوگوں میں عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ
اور ابو سعید اور ابو قتادہ تھے اور لڑکا امام کے پاس رکھا گیا ایک شخص نے کہا میں نے اسکو برا سمجھا تو میں نے ابن عباس اور ابو ہریرہ
اور ابو سعید اور ابو قتادہ کیطرف دیکھا اور کہا یہ کیا ہے انہوں نے کہا ایسا ہی سنت ہے

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى أُمِّ فُلَانٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ فِي وَسْطِهَا ترجمہ سمرہ بن جندب
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ام فلاں (یعنی ام کعب) پر جو نفاس (اور خون کا نام ہے جو جننے کے بعد
نکلتا ہے) کی حالت میں مر گئی تھی آپ اوسکے بیچ میں کھڑے ہوئے (یعنی سینہ یا کمر کے سامنے)

عَدَدُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ جنازے پر کتنی تکبیریں کہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ
وَخَرَجَ بِهِمْ فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے
مرنے کی خبر سنائی لوگوں کو اور اون کے ساتھ نکلے (مصلی کیطرف) پھر صف باندھی اور چار تکبیریں کہیں

عَنْ أَبِي
أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ مَرِضَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ شَيْءٍ عِيَادَةً

لِلْمَرِيضِ فَقَالَ إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي فَمَاتَتْ لَيْلًا فَدَفَنُوهَا وَلَمْ يُعْلِمُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا كَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا ترجمہ ابو امامہ بن سہل سے روایت ہی ایک عورت بیمار ہوئی عوالی کے رہنے والوں میں سے (عوالی اون گانون کو کہتے ہیں جو مدینہ کے اطراف بلندی پر واقع ہیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ بیمار پرسی کرتے تھے بیمار کی آپنے فرمایا جب یہ مرجاوے تو مجھے خبر کرنا وہ رات کو مرگئی لوگوں نے اوسکو دفن کردیا اور رسول اللہ صلعم کو خبر دی جب صبح ہوئی آپنے اوسکا حال پوچھا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کو برا معلوم ہوا آپکو جگانا رات میں تو آپ اوسکی قبر پر آئے اور نماز پڑھی اوسپر اور چار تکبیریں کہیں عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا وَقَالَ كَبَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہی زید بن ارقم رضہ نے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو پانچ تکبیریں کہیں اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ تکبیریں کہیں

اَلدُّعَاءُ

دعا جنازے کے بیان میں عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ عَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ الْمَيِّتِ ترجمہ عوف بن مالک رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو میں نے سنا آپنے یہ دعا کی۔ اللهم اغفر له وارحمه اخیر تک یا اللہ بخش دے اوسکو اور رحم کر اوسپر اور معاف کر اوسکو اور سلامت رکھ اوسکو عذاب سے اور اچھی کر مہمانی اوسکی اور کشادہ کر جاے اوسکی اور دھو ڈال اوسکو پانی اور برف اور اولے سے (یعنی اپنی رحمت کی ٹھنڈک سے اوسکے گناہوں کی گرمی کو بجھا دے اور صاف کر اوسکو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا صاف کیا جاتا ہی میل سے اور بدل دے اوسکو ایک گھر اوس کے گھر سے (جو دنیا کے تھا) بہتر اور گھر کے لوگ اوس کے گھر کے لوگوں سے بہتر اور بی بی اوسکی بی بی سے بہتر اور بچا اوسکو قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے۔ عوف رض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سنکر میں نے آرزو کی کاش میں میت ہوتا (تاکہ مجھکو اس دعا سے شرف ہوتا) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ فِي دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ أَوْ قَالَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ عوف بن مالک رض سے روایت ہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نماز پڑھتے تھے ایک میت پر تو سنا میں نے آپ فرماتے اللهم اغفر له وارحمه اخیر تک عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهُ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا لَهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهُ بَعْدَ صَلٰوتِهِ وَاَيْنَ عَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ فَلَمَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ترجمہ عبید اللہ بن سعی سلمی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے انہوں نے سنا عبید بن خالد سلمی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا دو شخصوں میں (یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی بنا دیا) تو ایک اون دونوں میں سے قتل کیا گیا اور دوسرا (چند روز) بعد اوسکے مر گیا ہم نے دوسرے پر نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا (یعنی کیا دعا مانگی) ہم نے کہا اوسکے لیے دعا کی یا اللہ بخشدے اوسکو یا اللہ اوسپر رحم کر یا اللہ اوسکو اپنے ساتھی سے ملا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں گئی اوسکی نماز اوسکے بعد اور کہاں گیا اوسکا عمل اوسکے بعد البتہ دونوں میں اتنا فرق ہے جیسے آسمان اور زمین میں (یعنی ایک سے دوسرے کا درجہ بلند ہے پھر دونوں ایک جگہ کیسے رہ سکتے ہیں)

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا ترجمہ ابو ابراہیم انصاری سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جنازے کی نماز میں فرماتے تھے یا اللہ بخشدے ہمارے جیتے کو اور مردے کو اور حاضر اور غائب اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے کو

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَجَهَرَ حَتّٰى اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سُنَّةٌ وَحَقٌّ ترجمہ طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی ابن عباس کے پیچھے ایک جنازے پر انہوں نے سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی پکار کر یہاں تک کہ ہم کو سنائی دیا جب فارغ ہوئے تو میں نے اونکا ہاتھ پکڑا اور پوچھا (یہ کیا ہے) انہوں نے کہا سنت ہے اور حق ہے ف یعنی سورہ فاتحہ نماز جنازہ میں پڑھنا چاہیے

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَاَلْتُهُ فَقُلْتُ تَقْرَاُ فَقَالَ نَعَمْ اِنَّهُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ ترجمہ طلحہ بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس کے پیچھے ایک جنازے کی نماز پڑھی تو اونکو سورہ فاتحہ پڑھتے سنا جب فارغ ہوئے میں نے اونکا ہاتھ پکڑا اور اون سے پوچھا کہ تم سورت پڑھتے ہو انہوں نے کہا ہاں یہ لازم ہے اور سنت ہے

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ السُّنَّةُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يَّقْرَاَ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مُخَافَتَةً ثُمَّ يُكَبِّرَ ثَلٰثًا وَالتَّسْلِيْمُ عِنْدَ الْاٰخِرَةِ ترجمہ ابو امامہ نے کہا سنت ہے کہ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ آہستہ پڑھی جاوے پھر تین تکبیریں کہے اور اخیر میں سلام پھیرے ف پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ اور ایک سورت آہستہ سے یا پکار کر پڑھنا سنت ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک فاتحہ اور سورت نہیں ہے بلکہ پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھے اور دوسرے تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری کے بعد دعا پڑھے اور چوتھی کے بعد سلام

فَضْلُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِائَةٌ

سو آدمی نماز پڑھیں عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت يصلي عليه أمة من المسلمين يبلغون
أن يكونوا مائة يشفعون إلا شفعوا فيه ترجمہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
مردے پر ایک گروہ مسلمانوں کا نماز پڑھے جو سو تک پہونچیں اوسکی سفارش کریں (اللہ کے پاس) تو اللہ اونکی سفارش قبول کریگا
عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يموت أحد من المسلمين فيصلي عليه أمة من الناس
فيبلغوا أن يكونوا مائة فيشفعون إلا شفعوا فيه ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی مسلمان مرے پھر اوسکے جنازہ پر ایک جماعت مسلمانوں کی نماز پڑھے جنکا شمار سو تک ہو اور وہ اوسکی سفارش کریں
اللہ پاس تو اللہ اونکی سفارش قبول کریگا عن الحكم بن فروخ قال صلى بنا أبو المليح على جنازة فظننا أنه قد
كبر فأقبل علينا بوجهه فقال أقيموا صفوفكم ولتحسن شفاعتكم قال أبو المليح حدثني عبد الله
وهو ابن سليط عن إحدى أمهات المؤمنين وهي ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت أخبرني
النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت يصلي عليه أمة من الناس إلا شفعوا فيه فسألت أبا المليح
عن الأمة فقال أربعون ترجمہ حکم بن فروخ سے روایت ہے ابو الملیح نے ہماری ساتھ ایک جنازے پر نماز پڑھی تو ہم کو گمان
ہوا کہ وہ تکبیر کہہ چکے پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا قائم کرو اپنی صفوں کو اور اچھی ہوگی شفاعت تمہاری ابو الملیح نے
کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن سلیط نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے اور وہ میمونہ ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مردے پر ایک امت نماز پڑھے تو اون کی سفارش قبول ہوگی۔ حکم بن فروخ نے کہا میں نے
ابو الملیح سے پوچھا امت کتنے آدمیوں کو کہتے ہیں اونہوں نے کہا چالیس آدمیوں کو باب ثواب من صلى على جنازة
جو شخص جنازے پر نماز پڑھے اوسکے ثواب کا بیان عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى
على جنازة فله قيراط ومن انتظرها حتى توضع في اللحد فله قيراطان والقيراطان مثل الجبلين العظيمين
ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے پر نماز پڑھے اوسکو ایک قیراط برابر ثواب ہے اور جو
شخص انتظار کرے اوسکے دفن ہونے تک اوسکو دو قیراط برابر ثواب ہے اور دو قیراط برابر دو بڑے پہاڑوں کے ہیں عن أبي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد جنازة حتى يصلى عليها فله قيراط ومن شهد حتى تدفن
فله قيراطان قيل وما القيراطان يا رسول الله قال مثل الجبلين العظيمين ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ رہے نماز ہونے تک اوسکو ایک قیراط برابر ثواب ہے اور جو شخص حاضر رہے اوسکے دفن تک
اوسکو دو قیراط کا ثواب ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ قیراط کیا ہے آپ نے فرمایا دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں (دنیا
کی قیراط کی طرح جو کسی شی کا ہوتا ہے) عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من تبع جنازة
رجل مسلم احتسابا فصلى عليها ودفنها فله قيراطان ومن صلى عليها ثم رجع قبل أن تدفن فإنه يرجع بقيراط

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُدْفَنَا حَيْثُ أُصِيبَا وَكَانَ ابْنُ مُعَيَّةَ وُلِدَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ عبید اللہ بن معیہ سے روایت ہے دو مسلمان مارے گئے طایف کی لڑائی مین لوگ اونکو اوٹھا لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آپنے حکم کیا اونکے دفن کرنیکا جہان وہ مارے گئے تھے۔ عبید اللہ بن معیہ راوی اس حدیث کا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوا تہا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُرَدُّوا
إِلَى مَصَارِعِهِمْ وَكَانُوا قَدْ نُقِلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
اُحد کے شہیدون کو اون کے گرنیکی جگہہ پر لیجانے کا اور لوگ میرے باپ کو مدینے مین اوٹھا لائے عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ادْفِنُوا الْقَتْلَى فِي مَصَارِعِهِمْ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دفن
کرو اون لوگون کو جو لڑائی مین مارے جاوین اون کے گرنے کی جگہون مین **بَابُ مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ** مشرک کو دفن کرنا عَنْ
عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ فَمَنْ يُوَارِيهِ قَالَ اذْهَبْ فَوَارِ
أَبَاكَ وَلَا تُحْدِثَنَّ حَدَثًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَوَارَيْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ وَدَعَا لِي وَذَكَرَ دُعَاءً
لَمْ أَحْفَظْهُ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپکا بوڑھا چچا گمراہ (یعنی ابو طالب)
مرگیا اب کون اس کو گاڑیگا آپنے فرمایا جا اور اپنے باپ کو گاڑ کر آ اور کوئی نئی بات نہ کرنا جبتک میرے پاس لوٹ کر نہ آنا مین گیا اور
اونکو زمین مین چہپا آیا پہر لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے حکم دیا مجھے غسل کرنیکا مین نے غسل کیا آپ نے میرے
لیے دعا فرمائی اور ایک دعا ایسی کی کہ جو مجھے یاد نہین رہی (یہ ناجیہ بن کعب کا قول ہے جو حضرت علی سے راوی ہے) **بَابُ
اللَّحْدِ وَالشَّقِّ** بغلی اور صندوقی قبر کا بیان عَنْ سَعْدٍ قَالَ أَلْحِدُوا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ نَصْبًا كَمَا فُعِلَ
بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سعد بن وقاص سے روایت ہے اونہون نے کہا میرے لیے بغلی قبر کہودو اور اینٹین
کھڑی کرو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کی تہی عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ أَلْحِدُوا
لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ نَصْبًا كَمَا فُعِلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عامر بن سعد سے روایت ہے سعد بن وقاص کی
جب وفات ہونے لگی تو اونہون نے کہا میرے لیے بغلی قبر کہودو اور اس پر اینٹین کھڑی کرو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے کیا تہا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغلی قبر ہمارے لیے ہے اور صندوقی اورون کے لیے ہے۔ اس حدیث سے بغلی
قبر کی فضیلت ثابت ہوئی لیکن صندوقی بھی بنانا درست ہے **بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ إِعْمَاقِ الْقَبْرِ** قبر کو گہرا کہودنا
بہتر ہے عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ
الْحَفْرُ عَلَيْنَا لِكُلِّ إِنْسَانٍ شَدِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَعْمِقُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا
الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ قَالُوا فَمَنْ نُقَدِّمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا قَالَ فَكَانَ أَبِي

ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ ترجمہ ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے اُحد کے روز ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہر ایک آدمی کے لیے قبر کھودنا ہم پر دشوار ہے آپ نے فرمایا کھودو اور گہرا کھودو اور اچھی طرح کھودو اور دو دو اور تین تین شخصوں کو ایک قبر میں رکھ دو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کس کو ہم آگے رکھیں (یعنی قبلے کے قریب رکھیں) آپ نے فرمایا جو قرآن زیادہ یاد رکھتا ہو ہشام نے کہا میرا باپ اوس دن تین شخصوں میں تیسرا تھا جو ایک قبر میں رکھے گئے تھے ف قبر گہری کھودنے میں مصلحت یہ ہے کہ مردے کی عفونت باہر نہیں نکلے گی اور درندے سے ہوا کے فساد سے محفوظ رہیں گے

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَوْسِيعِ الْقَبْرِ قبر کو کشادہ رکھنا

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أُصِيبَ مَنْ أُصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَصَابَ النَّاسَ جِرَاحَاتٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا ترجمہ ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے جس دن احد کی لڑائی ہوئی تو کئی ایک مسلمان مارے گئے اور کئی ایک زخمی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھودو اور کشادہ کرو قبر کو اور دو دو اور تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں گاڑو اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اوسکو آگے کرو

بَابُ وَضْعِ الثَّوْبِ فِي اللَّحْدِ قبر میں ایک کپڑا بچھانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دُفِنَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے جب آپ قبر میں رکھے گئے ایک سرخ چادر (یعنی کملی) بچھائی گئی مگر یہ سنت نہیں ہے نہ صحابہ کے اتفاق سے ہوا بلکہ شقران آپ کے غلام نے اوس چادر کو بچھایا اون کو برا معلوم ہوا کہ جس چادر کو آپ اوڑھتے بچھاتے تھے اوسکو کوئی اور اوڑھے یا بچھاوے

بَابُ السَّاعَاتِ الَّتِي نُهِيَ عَنْ إِقْبَارِ الْمَوْتَى فِيهِنَّ جن ساعتوں میں مردوں کا دفن کرنا منع ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ ترجمہ عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا تین ساعتیں ایسی ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہم کو نماز پڑھنے سے یا مردوں کو گاڑنے سے ایک تو جس وقت آفتاب نکلتا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جاوے اور ایک ٹھیک دوپہر کو یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جاوے اور ایک جس وقت آفتاب ڈوبنے لگے

عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا وَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ إِنْسَانٌ لَيْلًا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو ایک شخص کا ذکر کیا اپنے اصحاب میں سے جو مر گیا تھا اور اوسکو رات ہی رات ایک ناقص کفن میں گاڑ دیا تھا آپ نے منع فرمایا رات کو گاڑنے سے مگر جب ایسی ہی لاچاری ہو

بَابُ دَفْنِ الْجَمَاعَةِ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ کئی آدمیوں کو ایک قبر میں گاڑنا

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَصَابَ النَّاسَ جَهْدٌ شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ نُقَدِّمُ قَالَ قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا ترجمہ ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے جب

کا روز ہوا تو لوگوں کو بڑی تکلیف پہونچی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کھودو اور کشادہ کرو اور دو دو تین تین آدمیوں کو دفن کرو ایک قبر میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے کسکو رکھیں آپنے فرمایا جو قرآن زیادہ جانتا ہو **عن** ہشام بن عامر قال اشتد الجراح یوم احد فشکی ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احفروا واوسعوا واحسنوا وادفنوا فی القبر الاثنین والثلاثۃ وقدموا اکثرہم قرانا **ترجمہ** ہشام بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ سخت زخمی ہوئے تھے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت بیان کی آپنے فرمایا کھودو اور کشادہ کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور ایک ایک قبر میں دو دو تین تین آدمیوں کو گاڑ دو اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اوسکو آگے کرو **عن** ہشام بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احفروا واحسنوا وادفنوا الاثنین والثلاثۃ وقدموا اکثرہم قرانا **ترجمہ** ہشام بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور دو دو تین تین آدمیوں کو ملا کر دفن کرو اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اوسکو آگے کرو

من یقدم کون آگے رکھا جاوے قبر میں **عن** ہشام بن عامر قال قتل ابی یوم احد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احفروا واحسنوا وادفنوا الاثنین والثلاثۃ فی القبر وقدموا اکثرہم قرانا وکان ابی ثالث ثلثۃ وکان اکثرہم قرانا فقدم **ترجمہ** ہشام بن عامر سے روایت ہے میرے باپ شہید ہوئے احد کے روز تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور دفن کرو دو دو اور تین تین کو ایک ہی قبر میں اور آگے کرو اوسکو جو قرآن زیادہ جانتا ہو اور میرا باپ تین آدمیوں میں سے ایک قبر میں تیسرا تھا اور ان سب میں قرآن زیادہ جانتا تھا تو اوسکو آگے کیا

اخراج المیت من اللحد بعد ان یوضع فیہ مردے کو قبر سے نکالنا دفن کر دینے کے بعد **عن** جابر یقول اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی بعد ما ادخل فی حفرتہ فامر بہ فاخرج فوضعہ علی رکبتیہ ونفث علیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ واللہ اعلم **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی کے پاس آئے جب قبر میں دفن ہو گیا تھا آپنے حکم کیا وہ نکالا گیا پھر بٹھایا اوسکو اپنے گھٹنوں پر اور تھوک ڈالا اوسپر اور اپنا کرتہ اوسکو پہنایا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ اس سے مقصد کیا تھا اسلیے کہ عبد اللہ بن ابی دل سے مسلمان نہ تھا بلکہ منافق مشہور تھا **عن** جابر یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بعبد اللہ بن ابی فاخرجہ من قبرہ فوضع راسہ علی رکبتیہ فتفل فیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ واللہ اعلم **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد اللہ بن ابی کو لیا اوسکو قبر سے نکالا پھر سر اوسکا اپنے گھٹنوں پر رکھا اور تھوک اپنا اوسپر ڈالا اور کرتہ اپنا اوسے پہنایا **عن** جابر یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بعبد اللہ بن ابی واخرجہ من قبرہ فوضع راسہ علی رکبتیہ فتفل فیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ واللہ اعلم **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد اللہ بن ابی کو لیں وہ اپنی قبر سے نکالا گیا پھر سر اوسکا اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اوسپر تھوکا اور اپنا کرتہ اوسکو پہنایا اور اللہ خوب جانتا ہے

لاخراج المیت من القبر بعد ان یدفن فیہ مردے کو قبر سے نکالنا دفن کے بعد **عن** جابر قال دفن مع ابی رجل فی القبر فلم یطب قلبی حتی اخرجتہ ودفنتہ علی حدۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے میرے باپ کے ساتھ ایک اور شخص قبر میں رکھا گیا میرا دل خوش نہ ہوا

میں نے اوسکو نکالکر الگ دفن کیا **الصلوٰۃ** علی القبر قبر پر نماز پڑھنا **عن** یزید بن ثابت انہم خرجوا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فرأی قبرا جدیدا فقال ما ھذا قالوا ھذہ فلانۃ مولاۃ
بنی فلان فعرفہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتت ظہرا وانت صائم قائل فلم نحب ان نوقظک
بہا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف الناس خلفہ وکبر علیہا اربعا ثم قال لا یموت فیکم
میت ما دمت بین اظہرکم الا یعنی آذنتمونی بہ فان صلوتی لہ رحمۃ ترجمہ یزید بن ثابت سے روایت ہے وہ
رسول اللہ صلعم کے ساتھ نکلے ایک روز انہوں نے ایک قبر تازی دیکھی پوچھا یہ کیا ہے (یعنی کسکی قبر ہے) لوگوں نے عرض کیا یہ فلانی عورت ہے فلان
لوگوں کی لونڈی آپنے اوسکو پہچان لیا۔ یہہ دوپہر کو مر گئی آپ روزہ سے تہے اور سو رہے تھے ہم کو آپکا جگانا اچھا نہ معلوم ہوا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں نے صف باندہی آپنے تکبیر کہی چار بار پھر فرمایا جو کوئی تم میں سے مرے میری زندگی میں تو
مجھے خبر کرنا اسلیئے کہ میری نماز اوسکے لیے رحمت ہے **عن** الشعبی اخبرنی من مر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
قبر منتبذ فامہم وصف خلفہ قلت من ھو یا ابا عمرو قال ابن عباس ترجمہ شعبی سے روایت ہے مجہسے بیان کیا اوس
شخص نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تہا ایک قبر پر جو سب قبروں سے علیحدہ تہے آپنے امامت کی اور لوگوں نے آپکے پیچھے صف باندہی
سلیمان نے کہا میں نے شعبی سے پوچھا وہ شخص کون تھے انہوں نے کہا ابن عباس **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی
علی قبر امرأۃ بعد ما دفنت ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی قبر پر نماز پڑھی دفن ہونے کے بعد
الرکوب بعد الفراغ من الجنازۃ جنازہ سے فارغ ہو کر سوار ہونا **عن** جابر بن سمرۃ قال خرج رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ ابی الدحداح فلما رجع اتی بفرس معرور فرکب ومشینا معہ ترجمہ جابر بن سمرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو الدحداح کے جنازہ کے ساتھ نکلے جب لوٹنے لگے تو ایک گھوڑا آیا ننگی پیٹ کا (یعنی اوسپر زین وغیرہ نہ تہا)
آپ اوس پر سوار ہوئے ہم آپکے ساتھ پیدل چلے **الزیادۃ** علی القبر قبر کو زیادہ کرنا **عن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان یبنی علی القبر او یزاد علیہ او یجصص زاد سلیمان بن موسی او یکتب علیہ ترجمہ جابر سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت بنانے سے (جیسے گنبد وغیرہ) یا قبر کو زیادہ کرنے سے (یعنی اونچا بنانے سے) یا اوسپر گچ کرنے
سے یا اوسپر لکھنے سے کیونکہ ان سب چیزوں میں مال حلال ضایع کرنا ہے اسلیئے کہ مردے کو اسکی احتیاج نہیں ہے اور زندے محتاج ہیں
مال کے پس جسقدر مال موجود ہو زندوں کی صلاح اور تعلیم اور تربیت میں اوسکا صرف کرنا بہتر ہے **البناء** علی القبر قبر پر عمارت
بنانا کیسا ہے **عن** جابر یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تقصیص القبور او یبنی علیہا او یجلس
علیہا احد ترجمہ جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو گچ کرنے سے یا اوس پر عمارت بنانے سے یا اوسپر بیٹھنے
سے **تجصیص** القبور قبروں پر گچ کرنا **عن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تجصیص
القبور ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قبر پر گچ کرنے سے **تسویۃ** القبر اذا رفعت قبر اگر اونچی

ہے تو اوسکو گرا کر برابر کرنا عن ثمامة بن شفي قال كنا مع فضالة بن عبيد بأرض الروم فتوفي صاحب
لنا فأمر فضالة بقبره فسوي ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بتسويتها ترجمہ ثمامہ بن
شفی سے روایت ہے ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ تھے روم کے ملک میں وہاں ہمارا ایک ساتھی مر گیا فضالہ نے حکم دیا اوسکی قبر برابر کی گئی
(یعنی زمین سے بہت اونچی نہیں رکھی) پھر کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم دیتے تھے قبروں کے برابر کرنے کا ف
یعنی زمین سے بہت بلند نہ کریں بلکہ ایک بالشت اونچا رکھنا کافی ہے اب اوسکو مسطح کرنا بہتر ہے امام شافعی کے نزدیک اور کوہان کی طرح بہتر ہے
اور علما کے نزدیک عن أبي الهياج قال قال علي ألا أبعثك على ما بعثني عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تدعن قبرا مشرفا إلا سويته ولا صورة في بيت إلا طمستها ترجمہ ابو الہیاج سے روایت ہے حضرت علی نے اون سے
کہا میں تمکو بھیجوں اوس کام پر جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بھیجا تہا کوئی قبر بلند مت چھوڑ مگر اوسکو برابر کر دے اور کوئی
مورت کسی گھر میں نہ دیکھ مگر اوس کو میٹ دے

زيارة القبور قبروں کی زیارت کا بیان

عن بريدة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ونهيتكم عن لحوم الأضاحي فوق ثلاثة
أيام فأمسكوا ما بدا لكم ونهيتكم عن النبيذ إلا في سقاء فاشربوا في الأسقية كلها ولا تشربوا مسكرا
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تہا قبروں کی زیارت سے اب زیارت کرو قبروں کی
اور میں نے تم کو منع کیا تہا قربانی کے گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے اب جہاں تک جی چاہے رکھو اور میں نے تم کو منع کیا تہا کچھ بھگونے
سے کسی برتن میں سوا مشک کے اب جس برتن میں چاہو بھگوو اور پیو لیکن نشہ لانیوالی چیز نہ پیو عن بريدة أنه كان في
مجلس فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني كنت نهيتكم أن تأكلوا لحوم الأضاحي إلا ثلاثا فكلوا
وأطعموا وادخروا ما بدا لكم وذكرت لكم أن لا تنتبذوا في الظروف الدباء والمزفت والنقير والحنتم
انتبذوا فيما رأيتم واجتنبوا كل مسكر ونهيتكم عن زيارة القبور فمن أراد أن يزور فليزر ولا تقولوا
هجرا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے وہ ایک مجلس میں تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تہا قربانی کے
گوشت کہانے سے تین دن کے بعد اب کہاؤ اور کہلاؤ اور جوڑ رکھو جتنا تم کو مناسب معلوم ہو اور میں نے تم کو منع کیا تہا نبیذ بنانے سے
(نبیذ کہتے ہیں کہجور یا انگور کے پانی کو) چند برتنوں میں تونبے اور مرتبان اور کہجور کے کونڈے میں اور سبز روغنی برتن میں کیونکہ ان
برتنوں میں پہلے شراب بنایا جاتا تہا) اب جس برتن میں چاہو نبیذ بناؤ لیکن بچو ہر چیز سے جو نشہ لاوے اور منع کیا تہا میں نے تم کو قبروں کی
زیارت سے اب جسکا جی چاہے زیارت کرے لیکن زبان سے بری بات نہ کہو

زيارة قبر المشرك مشرک کی قبر کی زیارت

عن أبي هريرة
قال زار رسول الله صلى الله عليه وسلم قبر أمه فبكى وأبكى من حوله وقال استأذنت ربي عز وجل في أن أستغفر
لها فلم يؤذن لي واستأذنت في أن أزور قبرها فأذن لي فزوروا القبور فإنها تذكر الموت ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ماں کی قبر پر گئے تو رونے لگے اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے اون کو رلانے لگے اور فرمایا میں نے

اپنے مالک سے اجازت مانگی اپنی ماں کے لئے دعا کرنیکی تو اجازت نہ ملی (اسلیے کہ مشرک کو اللہ نہیں بخشیگا پھر پیغمبر انکے لئے کیوں دعا کریں) پھر میں
نے اجازت مانگی انکی قبر پر جانیکی تو اجازت ملی تم بھی زیارت کیا کرو قبروں کی کیونکہ زیارت قبروں کی موت کو یاد دلاتی ہے

النهي عن الاستغفار للمشركين
یعنی مشرکوں کے واسطے دعا کرنے کی ممانعت

عن سعيد بن المسيب عن أبيه قال لما حضرت أبا طالب الوفاة دخل عليه النبي صلى الله عليه وسلم وعنده أبو جهل وعبد الله بن أبي أمية فقال أي عم قل لا إله إلا الله كلمة أحاج لك بها عند الله عز وجل فقال له أبو جهل وعبد الله بن أبي أمية يا أبا طالب أترغب عن ملة عبد المطلب فلم يزالا يكلمانه حتى كان آخر شيء كلمهم به على ملة عبد المطلب فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأستغفرن لك ما لم أنه عنك فنزلت ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ونزلت إنك لا تهدي من أحببت

ترجمہ سعید بن المسیب نے اپنے باپ سے سنا جب ابوطالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا مرنے لگے تو آپ ان کے پاس تشریف لیگئے وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا اے چچا میرے کہہ لا الہ الا اللہ بس کلمہ کیوجہ سے میں تمہارے لئے حجت کرونگا اللہ جل جلالہ پاس ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے نفرت کرتے ہو پھر وہ دونوں اون سے باتیں کرتے رہے یہانتک کہ اخیر بات ابوطالب کے زبان سے یہ نکلی کہ عبدالمطلب کے دین پر ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے لئے دعا کرونگا جبتک مجھکو ممانعت نہ ہوگی اوسوقت یہ آیت اوتری ما کان للنبی والذین آمنوا اخیر تک یعنی نبی کو اور جو لوگ ایمان لائے ہو اون کو نہیں چاہیے مشرکوں کے لئے دعا کرنا اور یہ آیت اوتری انک لا تہدی من احببت یعنی تم نہیں ہدایت کرسکتے جسکو چاہو

عن علي قال سمعت رجلا يستغفر لأبويه وهما مشركان فقلت أتستغفر لهما وهما مشركان فقال أولم يستغفر إبراهيم لأبيه فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فنزلت وما كان استغفار إبراهيم لأبيه إلا عن موعدة وعدها إياه

ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے ایک شخص کو سنا وہ دعا کرتا تھا اپنے ماں باپ کے لئے جو مشرک تھے میں نے کہا کیا تو دعا کرتا ہے ان کے لئے حالانکہ وہ مشرک تھے وہ بولا ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی ہے اپنے باپ کے لئے حالانکہ وہ مشرک تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اوتری کہ ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا اپنے باپ کے لئے کی تھی وہ ایک وعدہ کی وجہ سے تھی جو ابراہیم نے کیا تھا اس لئے کہ کہا تھا لاستغفرن لک میں تیرے لئے دعا کرونگا جب انکو معلوم ہوا کہ وہ اللہ کا دشمن تھا تو اوس سے بیزار ہو گئے

الأمر بالاستغفار للمؤمنين
مسلمانوں کے لئے دعا کرنیکا حکم

عن محمد بن قيس بن مخرمة يقول سمعت عائشة تحدث قالت ألا أحدثكم عني وعن النبي صلى الله عليه وسلم قلنا بلى قالت لما كانت ليلتي التي هو عندي تعني النبي صلى الله عليه وسلم انقلب فوضع نعليه عند رجليه وبسط طرف إزاره على فراشه فلم يلبث إلا ريثما ظن أني قد رقدت ثم انتعل رويدا وأخذ رداءه رويدا ثم فتح الباب رويدا وخرج رويدا وجعلت درعي في رأسي واختمرت وتقنعت إزاري وانطلقت في إثره حتى جاء البقيع فرفع يديه ثلاث مرات فأطال ثم انحرف فانحرفت فأسرع فأسرعت فهرول فهرولت فأحضر

فَأَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّتِي رَأَيْتُ أَمَامِي قَالَتْ نَعَمْ فَلَهَزَنِي فِي صَدْرِي لَهْزَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قُلْتُ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ فَظَنَنْتُ أَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ وَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْبَقِيعَ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ

ترجمہ محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہ سے سنا انہوں نے کہا میں تم سے اپنا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کروں ہم نے کہا ہاں ضرور بیان کرو انہوں نے کہا ایک بار میری باری کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے اتنے میں آپ نے کروٹ لی اور دونوں جوتیاں اپنے پاؤں کے پاس رکھ لیں اور چادر کا کونا بچھونے پر بچھایا پھر نہیں ٹھہرے مگر اتنا کہ آپ سمجھے میں سو گئی پھر آپ نے چپکے سے جوتیاں پہنیں اور چپکے سے چادر اٹھائی پھر چپکے سے دروازہ کھولا اور چپکے سے نکل گئے میں نے بھی یہ حال دیکھ کر کرتہ اپنے سر میں ڈالا اور اوڑھنی سر پر باندھی اور تہبند پہنی اور آپ کے پیچھے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ بقیع میں پہنچے وہاں جا کر تین بار دونوں ہاتھ اٹھائے اور بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر لوٹے میں بھی لوٹی آپ جلد چلے میں بھی جلد چلی پھر آپ دوڑے میں بھی دوڑی پھر آپ اور زور سے دوڑے میں بھی زور سے دوڑی اور میں آپ سے آگے گھر میں پہنچی اور لیٹ رہی تھی اتنے میں آپ آئے اور پوچھا اے عائشہ تیری سانس پھول گئی ہے اور پیٹ اوپر اٹھا ہے جیسے دوڑنے والے کا حال معلوم ہوتا ہے میں نے کہا کچھ نہیں آپ نے فرمایا تو مجھ سے کہہ دے نہیں تو وہ جو سب بھیدوں کو جانتا ہے اور ہر ایک چیز کی خبر رکھتا ہے (یعنی اللہ جل جلالہ) مجھ سے کہہ دیگا میں نے کہا یا رسول اللہ فدا ہوں آپ پر ماں باپ میرے پھر میں نے سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا تو ہی تھی وہ سیاہی جو میں اپنے سامنے دیکھتا تھا میں نے کہا ہاں آپ نے ایک گھونسا میرے سینے میں مارا جس سے مجھے صدمہ پہنچا پھر فرمایا کیا تو یہ سمجھی کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کریگا (یعنی حضرت عائشہ نے دل میں خیال کیا تھا کہ آپ چھپ کر کسی اور بی بی کے پاس جاتے ہیں اس واسطے ساتھ ہوئی تھیں) میں نے کہا لوگ آپ سے کیا چھپاویں گے اللہ نے آپ کو بتلا دیا کہ میرے دل میں یہ تھا آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے جب تو نے دیکھا لیکن تیرے پاس نہیں آئے اس لیے کہ تو کپڑے اتار چکی تھی انہوں نے مجھ کو پکارا تجھ سے چھپا کر میں نے بھی ان کو جواب دیا تجھ سے چھپا کر پھر میں یہ سمجھا کہ تو سو گئی اور مجھ کو جگانا تیرا برا معلوم ہوا اور میں ڈرا کہ تو اکیلی پریشان ہو خیر جبرئیل نے مجھ کو حکم کیا بقیع میں جانے کا اور وہاں کے لوگوں کے لیے دعا کرنے کا (بقیع قبرستان ہے مدینہ منورہ کا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کیونکر کہوں (جب بقیع میں جاؤں) آپ نے فرمایا کہو السلام علی اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین یرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون یعنی سلام ہے ان گھروں کے رہنے والے مسلمانوں اور مومنوں پر رحم کرے اللہ ہم میں سے اگلوں اور پچھلوں پر اور ہم تم سے اگر خدا چاہے تو ملنے والے ہیں **ف** اس حدیث سے عورتوں کے

کہ ایسی قبرون کی زیارت سے نکلی اور اس باب مین علما کے تین قول مین۔ ایک تو یہ کہ عورتون کو قبرون کی زیارت حرام ہے کیونکہ آپ نے زیارت کی لعنت اون عورتون پر جو قبرونکی زیارت کو جاوین دوسرے یہ کہ مکروہ ہے تیسری یہ کہ جائز ہے عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَبِسَ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ قَالَتْ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي بَرِيرَةَ تَتْبَعُهُ فَتَبِعَتْهُ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَوَقَفَ فِي أَدْنَاهُ مَا شَاءَ اللّٰہُ أَنْ يَقِفَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَبَقَتْهُ بَرِيرَةُ فَأَخْبَرَتْنِي فَلَمْ أَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا حَتَّى أَصْبَحْتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أَهْلِ الْبَقِيعِ لِأُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کھڑے ہوے اور کپڑے پہنے پھر باہر نکلے مین نے اپنی لونڈی بریرہ سے کہا تو پیچھے پیچھے جا وہ گئی یہانتک کہ آپ بقیع مین پہونچے اور وہان جتنی دیر تک اللہ کو منظور تھا کھڑے رہے پھر لوٹے تو بریرہ آگے آگئی آپ سے اور مجھ سے بیان کیا مین نے کچھ نہین کہا جب صبح ہوئی تو مین نے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا مین بقیع والونکی طرف بھیجا گیا تھا دعا کرنیکو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَتْ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا وَإِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُونَ غَدًا أَوْ مُوَاكِلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جب اونکی یہان ہوتی تو آپ پچھلی رات کو بقیع کیطرف نکلتے اور فرماتے السلام علیکم دار قوم مومنین یعنی سلام ہے تم پر اے گھر مسلمانونکے اور ہم اور تم وعدہ کیے گئے مین کل اور اگر خدا چاہے تو ہم تم سے ملنیوالے ہین یا اللہ بخشدے بقیع الغرقد والونکو ف بقیع ایک جگہ کا نام ہے متصل مدینہ کے وہ قبرستان ہے وہین پہلے غرقد (ایک درخت ہے کانٹے دار) کے درخت بہت تھے اسلیے اوسکو بقیع الغرقد کہتے تھے عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى عَلَى الْمَقَابِرِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ أَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبرستان پر تشریف لیجاتے تو فرماتے السلام علیکم اہل الدیار یعنی سلام ہے تم پر اے گھر والے مومن اور مسلمان گھر والو ایسے [illegible] اور ہم تمہارے پیچھے ہین مین اللہ سے سلامتی چاہتا ہون تمہارے لیے اور اپنے لیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرُوا لَهُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے جب نجاشی گذرا (بادشاہ حبش کا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کرو اوسکی بخشش کے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنیکی خبر دی اسی روز جس دن وہ مرا اور فرمایا دعا کرو اپنے بھائی کے لیے

التَّغْلِيظُ فِي اتِّخَاذِ السُّرُجِ عَلَى الْقُبُورِ

قبرون پر چراغ جلانے کی برائی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اون عورتون پر جو قبرون کی زیارت کرین اور اون لوگون پر جو قبرون پر مسجدین بنادین اور وہان چراغ جلادین

التَّشْدِيدُ فِي الْجُلُوسِ

عَلَی الْقُبُوْرِ قبروں پر بیٹھنے کی برائی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ
عَلٰی جَمْرَةٍ حَتّٰی تُحْرِقَ ثِیَابَهٗ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر تم میں سے کوئی انگار پر بیٹھے یہانتک کہ اوس کے کپڑے جل جاویں تو اس سے بہتر ہے کہ قبر پر بیٹھے عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْعُدُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ ترجمہ عمرو بن حزم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مت بیٹھو قبروں پر اِتِّخَاذُ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ قبروں کو مسجد بنانا عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لعنت کی اللہ نے اوس قوم پر جسنے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا ف یعنے قبروں کو قبلہ بنایا یا مسجد کیطرح قبر پر جمع ہونے لگے اور
وہاں روشنی کرنے لگے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی
اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ نے یہود
اور نصاریٰ پر اونہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا کَرَاهِیَةُ الْمَشْیِ بَیْنَ الْقُبُوْرِ فِی النِّعَالِ السِّبْتِیَّةِ
سبتی جوتیاں پہنکر قبروں میں جانا مکروہ ہے ف سبت بالکسر گائے کے چمڑے کو کہتے ہیں جو دباغت کر کے صاف کیا جاوے
اور بال اوسکے دور کیے جاویں ایسی جوتیاں پہنکر قبروں میں جانیسے منع کیا اس خیال سے کہ ان میں نجاست نہ ہو یا قبروں کی حرمت
رکھنے کے خیال سے یا اسوجہ سے کہ اس قسم کی جوتیاں میں ایک قسم کا تکبر اور غرور ہے کیونکہ عرب کی عادت یہ تھی کہ وہ بال سمیت چمڑے
کی جوتیاں پہنتے عَنْ بَشِیْرِ بْنِ الْخَصَاصِیَّةِ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰی قُبُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ
فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ شَرًّا کَثِیْرًا ثُمَّ مَرَّ عَلٰی قُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَیْرًا کَثِیْرًا فَحَانَتْ
مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ فَرَاٰی رَجُلًا یَّمْشِیْ بَیْنَ الْقُبُوْرِ فِیْ نَعْلَیْهِ فَقَالَ یَا صَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ اَلْقِهِمَا ترجمہ بشیر بن خصاصیہ سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ مسلمانوں کی قبر پر گذرے تو فرمایا یہ لوگ بڑے شر سے بچ گئے اور آگے نکل گئے
پھر مشرکوں کی قبر پر گذرے تو فرمایا یہ لوگ بڑی خیر سے محروم ہیں اور آگے نکل گئے پھر آپنے خیال کیا دیکھا تو ایک شخص قبروں میں جوتیاں
پہنے جا رہا ہے آپنے فرمایا اے سبتی جوتیاں والے اونکو نکال ڈال اَلتَّسْهِیْلُ فِیْ غَیْرِ السِّبْتِیَّةِ سبتی کے سوا اور جوتوں
کی اجازت عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ
لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ ترجمہ انس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی لوٹتے ہیں
تو وہ اونکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے ف تو معلوم ہوا کہ جوتیاں پہنکر جانا درست ہے اَلْمَسْئَلَةُ فِی الْقَبْرِ قبر کے سوال کا بیان
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ
لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ فَیَاْتِیْهِ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ
فَیَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَیُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ

الجنة قال النبي صلى الله عليه وسلم فيريهما جميعا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی لوٹتے ہیں تو وہ اونکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے پھر اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اوسکو بٹھاتے ہیں اور اوس سے پوچھتے ہیں تو کیا کہتا تھا اس شخص کے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) بارے میں مومن کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ وہ اللہ کے بندے اور اوسکے بھیجے ہوئے ہیں پھر اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ اپنا ٹھکانا جہنم میں اللہ تعالیٰ نے اوس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ دونو ٹھکانے اپنے دیکھتا ہے

عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان العبد اذا وضع في قبره وتولى عنه اصحابه انه ليسمع قرع نعالهم اتاه ملكان فيقعدانه فيقولان ما كنت تقول في هذا الرجل فاما المؤمن فيقول اشهد انه عبد الله ورسوله فيقال له انظر الى مقعدك من النار قد ابدلك الله مقعدا خيرا منه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيريهما جميعا واما الكافر او المنافق فيقال له ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول لا ادري كنت اقول كما يقول الناس فيقال له لا دريت ولا تليت ثم يضرب ضربة بين اذنيه فيصيح صيحة يسمعها من يليه غير الثقلين ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوس کے ساتھی لوٹ کر جاتے ہیں تو وہ اونکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے پھر اوس کے دو فرشتے آتے ہیں اور اوس سے پوچھتے ہیں تو کیا کہتا تھا اس شخص کے بارے میں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں) جو مومن ہوتا ہے وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ آپ اللہ کے بندے اور اوس کے بھیجے ہوئے ہیں پھر اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ اپنی جگہہ جہنم میں اللہ نے تجھے اوس کے بدلے وہ جگہہ دی جو اوس سے بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ اپنی دونو جگہوں دیکھتا ہے لیکن کافر و منافق جسکو دل میں یقین نہ ہو لیکن ظاہر میں مسلمان ہو اوس سے جب کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تھا اس شخص کے بارے میں تو وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا جیسا لوگ کہتے تھے میں بھی کہتا تھا (یعنی میں لوگوں کا تابع تھا) تو اوس سے کہا جاتا ہے نہ تو نے اپنی عقل سے دریافت کیا نہ قرآن پڑھا پھر اوسے ایک مار پڑتی ہے اوس کے دونو کانوں کے بیچ میں اور وہ ایک چیخ مارتا ہے جسکو سب نزدیک والی سنتی ہیں سوا آدمی اور جن کے

من قتله بطنه

جو شخص پیٹ کے عارضے سے مر جاوے

عن عبد الله بن يسار قال كنت جالسا وسليمان بن صرد وخالد بن عرفطة فذكروا ان رجلا توفي مات ببطنه فاذا هما يشتهيان ان يكونا شهدا جنازته فقال احدهما للآخر الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم من يقتله بطنه لم يعذب في قبره فقال الآخر بلى الشهيد ترجمہ عبد اللہ بن یسار سے روایت ہے میں بیٹھا تھا اور سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ لوگوں نے ذکر کیا کہ فلانا شخص پیٹ کے عارضے سے مر گیا ان دونوں نے آرزو کی کاش ہم بھی جنازے میں شریک ہوتے پھر ایک نے دوسرے سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا جس شخص کو پیٹ مار ڈالے (یعنی پیٹ کے عارضے سے مرے) اوسکو قبر کا عذاب نہ ہوگا دوسرے نے کہا ہاں بیشک

عن راشد بن سعد عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا قال يا رسول الله ما بال المؤمنين يفتنون في قبورهم الا الشهيد قال كفى ببارقة

السُّيُوفِ عَلَى رَأْسِهِ فِتْنَةً ترجمہ راشد بن سعد سے روایت ہے اونہون نے سنا ایک صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ کیا حال ہے کہ سب مسلمان قبر مین آزمائے جاتے ہین یعنے اونکو عذاب ہوتا ہے مگر شہید کا امتحان نہین ہوتا آپنے فرمایا کافی ہے اونکے سرون پر تلوار کی چمک کی آزمایش یعنے اونکا امتحان دنیا مین لے لیا گیا کہ تلوارین سرون پر کہائین اور خدا کی راہ مین جان نثار کی پھر اب دوبارہ امتحان کی کیا ضرورت ہے

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ الطَّاعُونُ وَالْبَطْنُ وَالْغَرَقُ وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ مِرَارًا وَرَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ صفوان بن امیہ نے کہا طاعون (وبا) اور پیٹ کی عارضے سے مرنا اور ڈوب کر مرنا اور زچگی سے مرنا عورت کا شہادت ہے تیمی جو اس حدیث کا راوی ہے اوس نے کہا یہ حدیث ہم سے ابو عثمان نے کئی بار بیان کی اور ایک بار اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا

ضَمَّةُ الْقَبْرِ وضغطتہ قبر کا دبانا اور دبوچنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ عَذَابُ الْقَبْرِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سعد بن معاذ انصاری کی حق مین) یہ وہ شخص ہے جسکو مرنے سے عرش ہل گیا اور آسمان کے دروازے کھلگئے اور ستر ہزار فرشتے اسکی جنازے مین آئے البتہ قبر مین ایک دباو اسکو ہوا پھر وہ عذاب جاتا رہا

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے یہ آیت یثبت اللہ الذین آمنوا اخیر تک یعنے اللہ قایم رکھیگا ایمان والونکو ٹھیک بات پر دنیا مین اور آخرت مین قبر کی عذاب مین اتری ہے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ قبر کے عذاب مین اتری ہے مردہ سے پوچھا جاویگا تیرا رب کون ہے اور تیرا پیغمبر کون ہے وہ کہیگا رب میرا اللہ ہے اور پیغمبر میرے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین یہی مراد ہے اس آیت سے کہ اللہ تعالی ثابت رکھیگا ایمان والون کو ٹھیک بات پر دنیا مین اور آخرت مین یعنے وہ برابر جواب دینگے اللہ تعالی اونکے دلونکو مضبوط کر دیگا اور کافر گھبرا جاوینگے غلط سلط بکینگے اونکو عذاب ہوگا

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ فَقَالَ مَتَى مَاتَ هَذَا قَالُوا مَاتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسُرَّ بِذَلِكَ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر سے ایک آواز سنی تو پوچھا یہ شخص کب مرا ہے لوگون نے کہا جاہلیت کی زمانہ مین آپ خوش ہوئے یہ سنکر کہ مسلمان نہین ہے پھر آپنے فرمایا اگر تم گھبرا نہ جاتے تو مین اللہ سے دعا کرتا کہ قبر کا عذاب تم کو سناوے

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آفتاب ڈوبنے کی بعد ایک آواز سنی آپنے فرمایا یہود کو عذاب ہوتا ہے اونکی قبرون مین

قبر کے عذاب سے) **التعوذ من عذاب القبر** قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انہ کان یقول اللھم انی اعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من عذاب النار واعوذ بك من فتنۃ المحیا
والممات واعوذ بك من فتنۃ المسیح الدجال ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم انی
اعوذ بك من عذاب القبر اخیر تک یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے
اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی و موت کے فساد سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری مسیح دجال کے فساد سے **عن** ابی ھریرۃ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلك یستعیذ من عذاب القبر ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے سنی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے **عن** اسماء بنت ابی بکر تقول قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فذکر الفتنۃ التی یفتن بہا المرء فی قبرہ فلما ذکر ذلك ضج المسلمون ضجۃ حالت بینی وبین ان افہم کلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سکنت ضجتہم قلت لرجل قریب منی ای بارك اللہ لك ماذا قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر قولہ قال قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال ترجمہ اسماء بنت ابی بکر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور بیان کیا اوس فتنے کا جو آدمی کو قبر میں ہوتا ہے جب آپنے اسکا بیان کیا تو مسلمانوں
نے ایک چیخ ماری جسکی وجہ سے میں حضرت کی بات سمجھ نہ سکی جب اونکی چیخ موقوف ہوئی تو میں نے ایک شخص سے کہا جو میرے نزدیک تھا اللہ تجھکو
برکت دیوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخیر میں کیا فرمایا اوس نے کہا آپنے فرمایا مجھپر وحی آئی ہے کہ تم قبر میں آزمائے جاؤ گے قریب
اوس بلا کے جو دجال کے سامنے ہوگی **عن** عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمہم ھذا الدعاء
کما یعلمہم السورۃ من القرآن قولوا اللھم انا نعوذ بك من عذاب جہنم واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك
من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بك من فتنۃ المحیا والممات ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لوگونکو یہ دعا اسطرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے تھے اللھم انا نعوذ بك من عذاب جہنم اخیر تک **عن** عائشۃ
قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی امرأۃ من الیہود وھی تقول انکم تفتنون فی القبور
فارتاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال انما تفتن یہود قالت عائشۃ فلبثنا لیالی ثم قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قالت عائشۃ فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعد یستعیذ من عذاب القبر ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اوس وقت ایک یہودی
عورت میرے پاس بیٹھی تھی وہ کہتی تھی تم کو قبر میں آزمایا جاویگا یہ سنکر آپ گھبرا گئے اور فرمایا یہودیوں کی آزمائش ہوگی حضرت عائشہ نے
کہا پھر کئی راتیں ہم ٹھیرے بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھپر وحی ہوئی ہے کہ تم کو قبر میں آزمایا جاویگا پھر میں سنتی آپ پناہ
مانگتے تھے قبر کے عذاب سے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستعیذ من عذاب القبر ومن فتنۃ الدجال
وقال انکم تفتنون فی قبورکم ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے اور دجال کے

فتنہ سے اور آپ نے فرمایا تم کو قبروں میں آزمائش ہوگی **عن** عائشۃ دخلت یہودیۃ علیہا فاستوھبتھا شیئا فوھبت لھا
عائشۃ فقالت اجارک اللہ من عذاب القبر قالت عائشۃ فوقع فی نفسی من ذلک حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فذکرت ذلک لہ فقال انھم لیعذبون فی قبورھم عذابا تسمعہ البھائم **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ
یہودی عورت انکے پاس آئی اور ان سے کچھ مانگا انہوں نے دیا یہودی عورت نے کہا اللہ تجھے قبر کے عذاب سے بچاوے حضرت عائشہؓ نے کہا یہ
سنکر میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اون کو قبروں
میں عذاب ہوتا ہے جسکو جانور سنتے ہیں **عن** عائشۃ قالت دخل علی عجوزتان من عجز یہود المدینۃ فقالتا ان اھل القبور
یعذبون فی قبورھم فکذبتھما ولم انعم ان اصدقھما فخرجتا ودخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت یا رسول اللہ ان عجوزتین من عجز یہود المدینۃ قالتا ان اھل القبور یعذبون فی قبورھم قال صدقتا
انھم یعذبون عذابا تسمعہ البھائم کلھا فما رایتہ صلی صلوۃ الا تعوذ من عذاب القبر **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ
سے روایت ہے میرے پاس مدینے کی دو بڑھیاں یہود میں آئیں اور انہوں نے کہا قبر والوں کو عذاب ہوتا ہے قبروں میں میں نے اون کو
جھٹلایا اور مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا اونکو سچا کہنا پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
دو بڑھیاں یہود میں آئیں تھیں وہ کہتی تھیں قبر والوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے آپ نے فرمایا انہوں نے سچ کہا بیشک اونکو
عذاب ہوتا ہے ایسا کہ سب جانور سنتے ہیں پھر میں نے دیکھا آپ ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے **وضع الجریدۃ**
علی القبر قبر پر شاخ درخت کی لگانا **عن** ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحائط من حیطان
مکۃ او المدینۃ سمع صوت انسانین یعذبان فی قبورھما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعذبان
وما یعذبان فی کبیر ثم قال بلی کان احدھما لا یستتر من بولہ وکان الاخر یمشی بالنمیمۃ ثم دعا
بجریدۃ فکسرھا کسرتین فوضع علی کل قبر منھا کسرۃ فقیل لہ یا رسول اللہ لم فعلت ھذا قال لعلہ ان یخفف
عنھما ما لم ییبسا او الی ان ییبسا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ یا مدینہ کی ایک باغ پر
گزرے وہاں دو آدمیوں کی آواز سنی جنکو قبر میں عذاب ہوتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو عذاب ہوتا ہے اور کچھ بڑی
قصور میں نہیں ہوتا بلکہ ایک اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک شاخ منگوائی
اور اوسکو دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا لگا دیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا آپ نے فرمایا شاید انکے عذاب
میں تخفیف ہو جبتک خشک نہوں **عن** ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انھما لیعذبان
وما یعذبان فی کبیر اما احدھما فکان لا یستتر من بولہ واما الاخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ
جریدۃ رطبۃ فشقھا بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدۃ فقالوا یا رسول اللہ لم صنعت ھذا فقال لعلھما
لن یخفف عنھما ما لم ییبسا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے اور کہا انکو عذاب ہوتا ہے

کچھ بڑی قصور مین عذاب نہین ہوتا ایک تو پیشاب سے پاکی نہین کرتا تہا دوسرا چغل خوری کرتا تہا پہر آپنے ایک تر و تازہ شاخ لی اور اوسکا
کو چیر کر دو ٹکڑے کیئے پہر ایک قبر پر ایک ایک ٹکڑا لگا یا لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیون کیا آپنے فرمایا شاید اون کا
عذاب ہلکا ہو وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتہہ کی برکت سے یا یہ کہ ہر تر و تازہ شاخ اور سبز درخت قبر کے عذاب کو کم کرتی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَیْہِ مَقْعَدُہٗ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ
اِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَمِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَمِنْ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی یَبْعَثَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مرجاتا ہے تو صبح و شام اوسکا ٹہکانا اوس کو
دکہلایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت مین سے اور جو دوزخی ہے تو دوزخ مین سے یہانتک کہ اللہ اوسکو اوٹہاوے قیامت کے روز

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُعْرَضُ عَلٰی اَحَدِکُمْ اِذَا مَاتَ مَقْعَدُہٗ مِنَ الْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ فَاِنْ
کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَمِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَمِنْ اَھْلِ النَّارِ قِیْلَ ھٰذَا مَقْعَدُکَ حَتّٰی یَبْعَثَکَ اللّٰہُ
عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے ہر ایک کو جب مرجاتا ہے تو اوسکا ٹہکانا
دکہلایا جاتا ہے صبح و شام اگر وہ جنتی ہے تو جنت مین سے اور جو دوزخی ہے تو دوزخ مین سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹہکانا ہے یہانتک کہ اللہ تجہے اوس
کو اوٹہاوے قیامت کے روز

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَیْہِ
مَقْعَدُہٗ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ اِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَمِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَمِنْ اَھْلِ النَّارِ یُقَالُ ھٰذَا
مَقْعَدُکَ حَتّٰی یَبْعَثَکَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِیْنَ مومنون کی روحون کا بیان

عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ کَانَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَۃُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ فِیْ
شَجَرِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی یَبْعَثَہُ اللّٰہُ اِلٰی جَسَدِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن
کی جان جنت کے درختون پر اوڑتی رہیگی یہانتک کہ اللہ تعالی اوسکو قیامت کے روز اوسکے بدن کی طرف بہیجے گا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا مَعَ عُمَرَ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ اَحَدٌ یُحَدِّثُنَا عَنْ اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُرِیْنَا مَصَارِعَھُمْ
بِالْاَمْسِ قَالَ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غَدًا قَالَ عُمَرُ وَالَّذِیْ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاُوْا تِیْکَ فَجُعِلُوْا فِیْ بِئْرٍ
فَاَتَاھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَادٰی یَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ یَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ ھَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا
فَاِنِّیْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِیْ رَبِّیْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ تُکَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِیْھَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْھُمْ ترجمہ
انس سے روایت ہے ہم حضرت عمر کے ساتہہ تہے مکے اور مدینے کے بیچ مین وہ ذکر کرنے لگے بدر والون کا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن
پہلے ہم کو کافرون کے مارے جانیکی جگہین دکہلائین اور فرمایا یہ فلان کے گرنیکی جگہہ ہے اور یہ فلانے کے گرنیکی جگہہ ہے اگر خدا چاہے کل حضرت
عمر نے کہا قسم اوس کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کر کے بہیجا اون جگہون مین فرق نہین ہوا (یعنی ہر ایک کافر اپنی جگہہ مارا گیا) اون سبکو
ایک کنوین مین ڈالدیا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان تشریف لائے اور پکارا اے فلان فلان کے بیٹے اے فلان فلانے کے بیٹے

تمہارے رب نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اوسکو تمنے پایا (یعنی عذاب میں تم پہنچے یا نہیں) اور میں نے تو اپنے رب کا وعدہ پالیا یعنی
فتح اور نصرت کو۔ حضرت عمرؓ نے کہا آپ ان مردوں سے باتیں کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے آپ نے فرمایا تم میری بات کو ان
سے زیادہ نہیں سنتے **ف** اس حدیث سے اسیطرح اور احادیث سے سماع موتے یعنی مردوں کا سننا زندوں کی باتوں کو ثابت ہوتا ہے اور
بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایک امر مخصوص تھا اللہ نے اونکو اوسوقت آپکا کلام سننے کے لیے جلا دیا تھا **عن** اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ
مِنَ اللَّيْلِ بِبِئْرِ بَدْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُّنَادِيْ يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَيَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ
وَيَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَيَا اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ حَقًّا
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَتُنَادِيْ قَوْمًا قَدْ جَيَّفُوْا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ
يُّجِيْبُوْا **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے مسلمانوں نے رات کو بدر کے کنوئیں پر سنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آواز دیتے تھے
اے ابا جہل بن ہشام اور اے شیبہ بن ربیعہ اور اے عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف کیا تم نے پایا جو تمہارے رب نے وعدہ کیا کیونکہ میں نے
پایا جو میرے رب نے وعدہ کیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ان لوگوں کو پکارتے ہیں جو مر گئے آپ نے فرمایا تم میری
بات ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ
عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ اِنَّهُمْ لَيَسْمَعُوْنَ الْاٰنَ مَا اَقُوْلُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ
وَهِلَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ الَّذِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ
قَوْلَهُ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى حَتّٰى قَرَأَتِ الْاٰيَةَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوئیں پر
کھڑے ہوئے اور فرمایا بھلا تمنے سچ پایا جو تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا فرمایا یہ اس وقت سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں حضرت عائشہؓ
سے اسکا ذکر ہوا انہوں نے کہا ابن عمرؓ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا وہ اب جانتے ہیں کہ جو میں نے ان سے
کہا تھا وہ سچ تھا پھر اس آیت کو پڑھا انک لا تسمع الموتے اخیر تک **ف** یعنی تو نہیں سنا سکتا مردوں کو مراد کافروں کا دل ہیں جو
مثل مردوں کے ہیں کوئی بات نہیں سنتے اس آیت سے اور حضرت عائشہؓ کے قول سے مردوں کا نہ سننا معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم **عن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ وَفِيْ حَدِيْثِ مُغِيْرَةَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ
اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام آدمی کے
بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوا ریڑھ (ڈھڈی) کی ہڈی کے اوسی سے آدمی بنایا گیا اور اوسی میں پھر جوڑا جاویگا **ف** عربی میں
عجب الذنب اوس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن میں اوسکو ڈھڈی کہتے ہیں سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام
مٹی میں گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہیں گلتی آدمی کی پیدائش پیٹ میں اول وہیں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اوسی سے
ترکیب ہوگی سب بدن کی خاک وہاں جمکر جیسا بدن تھا ویسا مہیا ہو جاویگا یہ جو فرمایا ڈھڈی نہیں گلتی یا تو سب گلتی ہوگی یا اوسکا ایک
یا ہر ایک اجزا اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ اجتماع اونکا بگڑ جاوے واللہ اعلم بمراد رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صلى الله عليه وسلم قال الله عز وجل كذبني ابن آدم ولم يكن ينبغي له أن يكذبني وشتمني ابن آدم ولم يكن ينبغي له أن يشتمني
أما تكذيبه إياي فقوله إني لا أعيده كما بدأته وليس آخر الخلق بأعز علي من أوله وأما شتمه إياي فقوله اتخذ الله
ولدا وأنا الله الأحد الصمد لم ألد ولم أولد ولم يكن لي كفوا أحد ۔ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے جھٹلایا مجھکو آدمی نے اور اسکو ایسا لازم نہ تھا اور گالی دی مجھکو آدمی نے اور اسکو ایسا لازم نہ تھا سو میرا جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں اسکو
دوبارہ پیدا نہ کرونگا جیسے پہلی بار اسکو پیدا کیا اور دوبارہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے مجھپر دشوار نہیں ہے اور گالی دینا اسکا یہ ہے وہ کہتا ہے اللہ کا
ایک بیٹا ہے (یعنی جیسے نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو کہتے ہیں) حالانکہ میں اکیلا ہوں کسی کا محتاج نہیں نہ جنا ہوں نہ جنا گیا ہوں اور میرے جوڑ کا کوئی نہیں ۔

عن أبي هريرة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أسرف عبد على نفسه حتى حضرته الوفاة قال لأهله إذا
أنا مت فأحرقوني ثم اسحقوني ثم اذروني في الريح في البحر فوالله لئن قدر الله علي ليعذبني عذابا لا يعذبه أحدا من خلقه
قال ففعل أهله ذلك قال الله عز وجل لكل شيء أخذ منه شيئا أد ما أخذت فإذا هو قائم قال الله عز وجل ما حملك
على ما صنعت قال خشيتك فغفر الله له ۔ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک شخص نے بہت گناہ
کیے تھے جب مرنے لگا تو اس نے اپنے لوگوں سے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلانا پھر پیسنا پھر میری خاک کچھ ہوا میں اڑا دینا کچھ دریا میں ڈالدینا اللہ کی قسم اگر
اللہ مجھپر قادر ہوگا تو ایسا عذاب کریگا کہ ویسا کسی مخلوق کو نہ کریگا ۔ لوگوں نے ویسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو جس نے اسکا کچھ حصہ لیا تھا یعنی پانی اور
زمین اور ہوا کو حکم کیا جو تم نے لیا ہے حاضر کرو یہاں تک کہ وہ شخص پورا ہو کر سامنے کھڑا ہوا اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے
ڈر سے اس نے اسکو بخشدیا سبحان اللہ وبحمدہ ہمارا پروردگار ایسا غفور رحیم ہے ۔

عن حذيفة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
كان رجل ممن كان قبلكم يسيء الظن بعمله فلما حضرته الوفاة قال لأهله إذا أنا مت فأحرقوني ثم اطحنوني ثم اذروني في البحر
فإن الله إن يقدر علي لم يغفر لي قال فأمر الله عز وجل الملائكة فتلقت روحه قال له ما حملك على ما فعلت قال يا رب ما فعلت
إلا من مخافتك فغفر الله له ۔ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص تم سے پہلے اپنے کاموں کو برا جانتا تھا جب مرنے لگا تو اپنے
لوگوں سے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھکو جلا دینا پھر پیس کر راکھ دریا میں ڈالدینا اسلئے کہ اگر اللہ نے مجھکو پکڑ پایا تو کبھی نہیں بخشیگا وہ مرگیا اسکے لوگوں نے ایسا ہی کیا
اللہ جل جلالہ نے فرشتوں کو حکم کیا انہوں نے اسکی روح کو پکڑا پھر اللہ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے پروردگار میں نے
ایسا کیا اللہ نے اسکو بخشدیا ۔

البعث قیامت میں اٹھنے کا بیان

عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب على
المنبر يقول إنكم ملاقو الله عز وجل حفاة عراة غرلا ۔ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر
خطبہ پڑھتے تھے فرماتے تم ملو گے اللہ سے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ ۔

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يحشر الناس يوم القيامة
حفاة عراة غرلا فأول من يكسى إبراهيم عليه السلام ثم قرأ كما بدأنا أول خلق نعيده ۔ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدمی اٹھیں گے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ پھر سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے پھر آپ نے یہ پڑھا
آیت کما بدأنا اول خلق نعیدہ جیسے پہلی بار ہم نے پیدا کیا ویسا ہی پھر پیدا کریں گے ۔

عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَكَيْفَ بِالْعَوْرَاتِ قَالَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز لوگ اٹھینگے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ لوگوں کے سترگاہ کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا ہر ایک اپنی فکر میں ہوگا تو کوئی کسی کی شرمگاہ کو نہ دیکھیگا عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً قُلْتُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ قَالَ إِنَّ الْأَمْرَ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُّهِمَّهُمْ ذٰلِكَ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حشر کیے جاؤ گے ننگے پیر ننگے بدن میں نے کہا مرد عورت ایک دوسرے کو دیکھینگے آپ نے فرمایا اس کا خیال کہاں ہوگا حشر کی مصیبت ایسی سخت ہوگی عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ اثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز لوگ تین طرح اٹھیں گے بعضے ان میں سے شوق میں بھرے ہوں گے (جنت کی) اور بعضے ڈر رہے ہوں گے (دوزخ سے) دو ایک اونٹ پر ہوں گے اور تین ایک اونٹ پر ہونگے اور چار ایک اونٹ پر ہونگے اور دس ایک اونٹ پر ہونگے اور باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کر لیگی (یعنی گھیر لے گی) جہاں وہ دوپہر کو ٹھہر رہیں گے آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہر جائیگی اور جہاں وہ رات کو ٹھہریں گے آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہریگی اور جہاں وہ صبح کریں گے آگ بھی ان کے ساتھ صبح کریگی اور جہاں وہ شام کرینگے آگ بھی ان کے ساتھ شام کریگی ف جنت کے شوقین اعلے درجے کے مومن ہونگے جیسے انبیا اور شہدا اور صالحین جنکو جہنم سے مطلق ڈر نہ ہوگا اور دوزخ سے ڈرنیوالے گنہگار مسلمان ہونگے اور آگ میں گھرے ہوئے کافر ہوں گے۔ بعضوں نے کہا یہ واقعہ قیامت سے پہلے کا ہے یعنی اوس آگ کا جو یمن سے نکلکر لوگوں کو شام کیطرف لیجاویگی لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ حشر کا ذکر ہے عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ إِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلَاثَةَ أَفْوَاجٍ فَوْجٌ رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ وَفَوْجٌ تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجٌ يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ يُلْقِي اللّٰهُ الْآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا ترجمہ ابوذرؓ سے روایت ہے سچے اور سچے کہے گئے نے اللہ ان پر رحمت بھیجے اور سلام مجھ سے فرمایا لوگ تین طرح سے اٹھینگے ایک گروہ تو سوار ہوگا کھاتے اور پہنتے جاوینگے اور دوسرے گروہ کو فرشتے اونکے منہ کے بل گھسیٹیں گے اور آگ کیطرف لیجاوینگے اور تیسرا گروہ پاؤں سے چلیگا اور دوڑیگا اللہ سواریوں پر آفت ڈالدیگا سو کوئی نہ بچیگی یہانتک کہ ایک شخص کے پاس باغ ہوگا وہ ایک اونٹ کے بدلے میں دیگا لیکن اونٹ نہ ملیگا ف بعضوں نے کہا اس کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا کا حشر ہے جو شام کیطرف ہوگا لیکن صحیح یہ ہے کہ قیامت کا حشر مراد ہے اور باغ کا ذکر بسبیل تمثیل ہے یعنی سواریاں ایسی مفقود ہونگی کہ اگر کوئی باغ بھی ایک اونٹ کے بدلے دینا چاہیگا تو اونٹ نہ ملیگا واللہ اعلم

ذِكْرُ أَوَّلِ مَنْ يُّكْسٰى

سب سے پہلے قیامت میں کون کپڑے پہنایا جاویگا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عُرَاةً قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَ وَكِيْعٌ وَوَهْبٌ عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيْمُ وَإِنَّهُ سَيُؤْتٰى قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ أَلَا وَإِنَّهُ قَالَ وَهْبٌ وَوَكِيْعٌ سَيُؤْتٰى بِرِجَالٍ مِّنْ أُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُوْلُ رَبِّ أَصْحَابِيْ فَيُقَالُ

إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك فأقول كما قال العبد الصالح كنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتني إلى قوله وإن تغفر لهم الآية فيقال إن هؤلاء لا يزالوا مرتدين على أعقابهم منذ فارقتهم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نصیحت کرنیکو تو فرمایا اے لوگو تم اکٹھا کیے جاؤگے اللہ کے پاس ننگے بدن ننگے پاؤں بے ختنہ پھر اس آیت کو پڑھا کما بدأنا أول خلق نعيده یعنی شروع کیا ہمنے پیدائش کو ویسا ہی بارہ کرینگے اور سب سے پہلے قیامت میں ابراہیم کو کپڑے پہنائے جاوینگے اور کچھ لوگ میری امت کے لائے جاوینگے اور انکو پکڑ کر بائیں طرف لیجاوینگے میں کہونگا اے پروردگار میرے اصحاب ہیں کہا جاویگا تم نہیں جانتے جو ان لوگوں نے تمہارے پیچھے نئی باتیں کیں میں اسوقت کہونگا جیسے نیکبخت بندے (یعنی حضرت عیسیٰ) نے کہا اللہ تعالیٰ کے سامنے میں ان پر گواہ تھا جبتک ان میں موجود تھا پھر جب تونے مجھکو اٹھا لیا تو نگہبان تھا انکا اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور جو تو بخشدیوے تو تو غالب ہے حکمت والا۔ کہا جاویگا یہ لوگ پھر گئے ایڑیوں سے (یعنی مرتد ہو گئے) جب سے تم ان سے جدا ہوئے ف مراد وہ لوگ ہیں جو آنحضرت کی وفات کے بعد دین اسلام سے پھر گئے اور مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے شریک ہوگئے حضرت ابوبکر صدیق نے ان سے لڑکر قتل کیا)

فی التعزیة باب تعزیت کا بیان

عن معاوية بن قرة عن أبيه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا جلس يجلس إليه نفر من أصحابه فيهم رجل له ابن صغير يأتيه من خلف ظهره فيقعده بين يديه فهلك فامتنع الرجل أن يحضر الحلقة لذكر ابنه ففقده النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما لي لا أرى فلانا قالوا يا رسول الله بنيه الذي رأيته هلك فلقيه النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن بنيه فأخبره أنه هلك فعزاه عليه ثم قال يا فلان أيما كان أحب إليك أن تمتع به عمرك أو لا تأتي غدا إلى باب من أبواب الجنة إلا وجدته قد سبقك إليه يفتحه لك قال يا نبي الله بل يسبقني إلى باب الجنة فيفتحها لي لهو أحب إلي قال فذاك لك ترجمہ معاویہ بن قرہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلعم جب بیٹھتے تو کئی صحابہ آپکے پاس بیٹھتے ان میں ایک شخص تھا جسکا ایک چھوٹا بچہ اسکے پیچھے سے آتا اور وہ اسکو اپنے سامنے بٹھاتا اتفاقا وہ بچہ مر گیا اس شخص نے جلسے میں بیٹھنا چھوڑ دیا اس خیال سے کہ بچہ یاد آویگا رسول اللہ نے اسکو نہ پایا پوچھا کیا سبب ہے جو فلانے شخص کو میں نہیں دیکھتا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اسکا چھوٹا بچہ جسکو آپنے دیکھا تھا مرگیا رسول اللہ اس شخص سے ملے اور اسکے بچہ کا حال پوچھا اس نے بیان کیا کہ وہ مرگیا آپنے اسکو تعزیت دی یعنی ایسی باتیں کہیں جس سے اسکو تشفی اور تسلی ہو اور رنج کم ہو پھر آپنے فرمایا اے شخص تجھکو کونسی بات پسند ہے یہ کہ تو اس سے فائدہ اٹھاتا اپنی عمر بھر یا یہ کہ جب تو قیامت کے دن جنت کے کسی دروازے پر جاویگا تو اسکو اپنے سے پہلے وہاں پاویگا اور وہ تیرے لیے دروازہ کھولیگا وہ بولا یا رسول اللہ یہ بات کہ وہ جنت کے دروازے پر مجھسے پہلے پہونچے اور میرے لیے دروازہ کھولے مجھکو زیادہ پسند ہے (اور اسکو جیسی پسند ہے) آپنے فرمایا ایسا ہی ہوگا تیرے لیے

نوع آخر ایک اور قسم کی تعزیت

عن أبي هريرة قال أرسل ملك الموت إلى موسى عليه السلام فلما جاءه صكه ففقأ عينه فرجع إلى ربه فقال أرسلتني إلى عبد لا يريد الموت فرد الله عز وجل إليه عينه وقال ارجع إليه وقل له يضع يده على متن ثور فله بكل ما غطت يده بكل شعرة سنة قال أي رب ثم مه قال الموت قال فالآن فسأل الله أن يدنيه من الأرض المقدسة رمية بحجر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلو كنت ثم لأريتكم قبره إلى جانب الطريق تحت الكثيب الأحمر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے موت کا فرشتہ (عزرائیل) حضرت موسیٰ کے پاس بھیجا گیا جب وہ انکے پاس آیا تو حضرت موسیٰ نے ایک طمانچہ اسکو مارا اور اسکی آنکھ پھوٹ گئی وہ اپنے پروردگار کے پاس لوٹ گیا اور عرض کیا تونے مجھکو ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا اللہ جل جلالہ نے اسکی آنکھ پھر درست کردی اور فرمایا پھر جا اور ان سے کہہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھیں جتنے بال انکے ہاتھ تلے آویں اتنے برس انکی عمر ہوگی ... حضرت موسیٰ نے عرض کیا

الربع الثانی من ترجمہ کتاب النسائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الصیام

کتاب روزے کے بیان میں عن طلحۃ بن عبید اللہ ان اعرابیا جاء الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثائر الرأس فقال یا رسول اللہ اخبرنی ماذا فرض اللہ علی من الصلوۃ قال الصلوات
الخمس الا ان تطوع شیئا قال اخبرنی بما افترض اللہ علی من الصیام قال صیام شہر رمضان الا ان
تطوع شیئا قال اخبرنی بما افترض اللہ علی من الزکوۃ فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرائع
الاسلام فقال والذی اکرمک لا اتطوع شیئا ولا انقص مما فرض اللہ علی شیئا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق او دخل الجنۃ ان صدق

ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ایک
گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا جسکے بال پریشان تھے (یعنے سر بکھرا ہوا تھا) اوس نے کہا یا رسول اللہ مجھے بتلائیے اللہ نے
کتنی نماز مجھپر فرض کی ہے آپنے فرمایا پانچ نمازیں اور اس سے زیادہ نفل ہیں پھر اوس نے کہا مجھے بتلائیے اللہ نے کتنے روزے مجھپر
فرض کئے ہیں آپنے فرمایا رمضان کے روزے اور اس کے سوا نفل ہیں پھر اوس نے کہا مجھے بتلائیے زکوۃ اللہ نے کتنی فرض کی ہے
آپ نے اوسکو اسلام کے احکام بتلائیے وہ بولا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو بزرگی دی میں اس سے زیادہ نہیں کرونگا نہ اس سے
کم جتنا اللہ نے فرض کیا ہے آپنے فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو نجات پائی یا جنت میں جاویگا **ف** اس حدیث سے روزے کی فرضیت
ثابت ہوئی اور کلام اللہ کی آیت بھی فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ یعنے جو شخص تم میں سے رمضان کو پاوے تو وہ روزہ رکھے
فرضیت پر دال ہے اور اس سے منسوخ ہو گیا وہ حکم جو ابتداء اسلام میں تھا کہ جو شخص چاہتا ہو وہ روزہ رکھے یا فدیہ دیوے کیونکہ
اللہ تعالی نے یہاں اختیار نہیں دیا اور جو فدیے کا اختیار باقی ہوتا تو مریض اور مسافر فدیے کے زیادہ حقدار تھے اونکو قضا کرنے کا
کیوں حکم ہوا اب بعض ملحدوں نے جو روزے کو فرض اختیاری قرار دیا ہے یہ باطل ہے آیات اور احادیث متواترہ کا اور خرق ہے اجماع
اور صحابہ اور تابعین کا

عن انس قال نہینا فی القرآن ان نسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شیء فکان یعجبنا
ان یجیء الرجل العاقل من اہل البادیۃ فیسألہ فجاء رجل من اہل البادیۃ فقال یا محمد اتانا رسولک فاخبرنا
انک تزعم ان اللہ عز وجل ارسلک قال صدق قال فمن خلق السماء قال اللہ قال فمن خلق الارض قال اللہ قال
فمن نصب فیہا الجبال قال اللہ قال فمن جعل فیہا المنافع قال اللہ قال فبالذی خلق السماء والارض ونصب فیہا
الجبال وجعل فیہا المنافع آللہ ارسلک قال نعم وزعم رسولک ان علینا خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ قال
صدق قال فبالذی ارسلک آللہ امرک بہذا قال نعم قال وزعم رسولک ان علینا زکوۃ اموالنا قال صدق
قال فبالذی ارسلک آللہ امرک بہذا قال نعم فقال وزعم رسولک ان علینا صوم شہر فی کل سنۃ قال

صدق قال فبالذی ارسلک آللہ امرک بھذا قال نعم فقال وزعم رسولک ان علینا الحج من استطاع الیہ
سبیلا قال صدق قال فبالذی ارسلک آللہ امرک بھذا قال نعم قال فوالذی بعثک بالحق لا ازیدن علیھن
شیئا ولا انقص منھن فلما ولی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لئن صدق لیدخلن الجنۃ ترجمہ انس سے روایت ہے ہم کو ممانعت
تھی قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھنے کی (یعنی بلا ضرورت سوال کرنیکی) اللہ تعالی نے فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لا تسألوا
عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم یعنی اے ایمان والو مت پوچھو وہ باتیں کہ اگر کھولی جاویں تمپر برا لگے تم کو) تو ہم کو بھلا معلوم ہوتا اگر کوئی
شخص عقلمند گانوں سے آوے اور آپ سے کچھ پوچھے اتفاقاً ایک شخص جنگل کا رہنے والا آیا اور بولا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارا پیام
پہونچانیوالا ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا تم کہتے ہو اللہ جل جلالہ نے مجھکو بھیجا ہے آپ نے فرمایا اوس نے سچ کہا وہ شخص بولا آسمان کو کس نے
پیدا کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے پھر وہ بولا زمین کو کس نے پیدا کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے پھر وہ بولا پہاڑوں کو زمین میں کس نے
جمایا آپنے فرمایا اللہ تعالی نے پھر وہ بولا اون میں فایدے (یعنی طرح طرح کے پھل اور میوے) کس نے پیدا کیے آپ نے فرمایا اللہ نے پھر وہ بولا
قسم ہے اوس شخص کی جسنے آسمان اور زمین کو پیدا کیا پھر زمین میں پہاڑ کھڑے کیے پھر اون میں طرح طرح کے فایدے رکھے کیا اللہ تعالی نے
تم کو بھیجا ہے آپنے فرمایا ہاں پھر وہ بولا تمہارے پیام پہونچانیوالے نے ہم سے کہا کہ ہم پر پانچ نمازیں ہیں ہر دن رات میں آپ نے فرمایا
سچ کہا وہ بولا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو بھیجا کیا اللہ نے آپکو حکم کیا ہے ان نمازوں کا آپنے فرمایا ہاں وہ بولا آپ کے پیام پہونچانیوالے
نے کہا ہم پر سال میں ایک مہینے کے روزے ہیں آپنے فرمایا سچ کہا وہ بولا قسم ہے اوس شخص کی جسنے آپکو بھیجا کیا اللہ نے آپکو حکم کیا ہے
روزوں کا آپ نے فرمایا ہاں پھر وہ بولا آپ کے پیام پہونچانیوالے نے ہم سے کہا ہم پر حج ہے بیت اللہ کا جو جانیکا رستہ پاوے آپ نے فرمایا سچ
کہا وہ بولا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو بھیجا کیا اللہ نے آپکو حج کا حکم کیا ہے آپ نے فرمایا ہاں وہ بولا قسم اوس شخص کی جسنے آپ کو
سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں ان باتوں کو پورا کرونگا نہ زیادہ نہ کم جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا آپنے فرمایا اگر سچ بولا تو جنت میں جاویگا ف
یہ پوچھنے والا ضمام بن ثعلبہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف فرائض کے ادا کرنا جنت کی استحقاق کے لیے کافی ہے اگرچہ سنت اور نوافل
ادا نہ کرے عن انس بن مالک یقول بینما نحن جلوس فی المسجد جاء رجل علی جمل فاناخہ فی المسجد ثم عقلہ
فقال لھم ایکم محمد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئ بین ظھرانیھم قلنا لہ ھذا الرجل الابیض
المتکئ فقال لہ الرجل یا ابن عبد المطلب فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اجبتک قال الرجل یا محمد
انی سائلک فمشتد علیک فی المسألۃ فلا تجدن فی نفسک قال سل عما بدا لک قال انشدک بربک ورب من
قبلک آللہ ارسلک الی الناس کلھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم نعم قال فانشدک اللہ آللہ امرک
ان تصلی الصلوات الخمس فی الیوم واللیلۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم نعم قال فانشدک اللہ آللہ
امرک ان تاخذ ھذہ الصدقۃ من اغنیائنا فتقسمھا علی فقرائنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم
نعم فقال الرجل آمنت بما جئت بہ وانا رسول من ورائی من قومی وانا ضمام بن ثعلبۃ اخو بنی سعد بن

بکی۔ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین ایک شخص اونٹ پر سوار آیا اور مسجد مین اونٹ کو بٹھایا پھر اسکو باندھا پھر لوگون سے بولا محمد تم مین سے کون ہین اور آپ صحابہ کے بیچ مین تکیہ لگائے بیٹھے تھے ہم نے کہا یہ شخص ہین گورے رنگ کے تکیہ لگائے ہوئے وہ شخص بولا اے عبد المطلب کے بیٹے آپ نے فرمایا مین نے تجھے جواب دیا (یعنی مین موجود ہون پکارنا کیا ضرور ہے) وہ شخص بولا اے محمد مین تم سے کچھ پوچھنے والا ہون اور زور سے پوچھونگا تو تم برا نہ ماننا آپنے فرمایا پوچھ تو جو چاہتا ہے وہ بولا مین تم کو قسم دیتا ہون تمھارے پروردگار کی اور تم سے پہلے جو لوگ گزرے اونکے پروردگار کی کیا اللہ نے تم کو سب آدمیون کیطرف بھیجا ہے آپنے فرمایا اے خدا (یعنی خدا کو گواہ کیا اپنے اس کہنے پر) پھر وہ بولا مین تم کو قسم دیتا ہون اللہ کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے پانچ نمازین پڑھنے کا دن رات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان اے خدا پھر وہ بولا مین تم کو قسم دیتا ہون کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے ہر سال اس مہینے مین (یعنی رمضان مین) روزے رکھنے کا آپنے فرمایا یا اللہ ہان پھر وہ بولا مین تم کو قسم دیتا ہون اللہ کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے امیرون اور مالدارون سے زکوۃ لیکر فقیرون کو بانٹنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ ہان تب وہ شخص بولا مین نے یقین کیا اوس پر جسکو تم لائے اور مین قاصد ہون اپنی قوم کے لوگون کا جو میرے پیچھے ہین اور مین ضمام ہون ثعلبہ کا بیٹا بنی سعد بن بکر کی قوم مین سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَصْحَابِهِ جَاءَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ قَالَ أَيُّكُمُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالُوا هَذَا الْأَمْغَرُ الْمُرْتَفِقُ قَالَ حَمْزَةُ الْأَمْغَرُ الْأَبْيَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَةً فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشْتَدٌّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ وَرَبِّ مَنْ بَعْدَكَ آللهُ أَرْسَلَكَ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْ أَمْوَالِ أَغْنِيَائِنَا فَتَرُدَّهُ عَلَى فُقَرَائِنَا قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللهُ أَمَرَكَ أَنْ يَحُجَّ هَذَا الْبَيْتَ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي آمَنْتُ وَصَدَّقْتُ وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اصحاب کے ساتھ بیٹھے تو اتنے مین ایک شخص جنگل کا رہنے والا آیا اور پوچھا تم مین سے کون عبد المطلب کا بیٹا ہے لوگون نے کہا یہ شخص جو گورے رنگ کے سرخی لئے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہین وہ بولا مین تم سے کچھ پوچھنے والا ہون اور ذرا سختی سے پوچھونگا آپنے فرمایا پوچھ جو تیرا جی چاہے وہ بولا مین آپسے پوچھتا ہون اوس شخص کی قسم دیکر جو آپکا پروردگار ہے اور آپ سے پہلے لوگونکا بھی پروردگار ہے اور آپکے بعد کے لوگونکا بھی پروردگار ہے کیا اللہ نے آپ کو بھیجا آپنے فرمایا اے اللہ ہان پھر وہ بولا مین آپ کو قسم دیتا ہون اوسی کی کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے ہر دن رات مین پانچ نمازین پڑھنے کا آپنے فرمایا اے اللہ ہان پھر وہ بولا مین آپکو قسم دیتا ہون اوسی کی کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے صدقہ لینے کا مالدارون کے مال مین سے اور فقیرون کو بانٹنے کا آپنے فرمایا یا اللہ ہان پھر وہ بولا مین آپکو قسم دیتا ہون اوسی کی کیا اللہ نے آپکو حکم کیا ہے کہ بیت اللہ کا حج کرے جو شخص وہان تک جا سکے آپنے فرمایا ہان وہ بولا مین ایمان لایا اور سچ جانا اور مین ضمام ثعلبہ کا بیٹا ہون

باب الفضل والجود

فی شہر رمضان رمضان میں زیادہ سخاوت کرنے کا بیان عن عبد اللہ بن عباس کان یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی رمضان حین یلقاہ جبریل وکان جبریل یلقاہ فی کل لیلۃ من شہر رمضان فیدارسہ القرآن قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین یلقاہ جبریل علیہ السلام اجود بالخیر من الریح المرسلۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور سب وقتوں سے زیادہ آپ رمضان میں سخاوت کرتے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملتے اور حضرت جبرئیل رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملا کرتے اور قرآن کا دور کرتے۔ راوی نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل ملتے تو آپ سخاوت کرنے میں ہوا سے بھی زیادہ **ف** یعنی جیسی بے روک ہوا نکل جاتی ہے اسطرح مال آپ کے ہاتھ سے نکلتا رہتا جو آتا بانٹ دیتے عن عائشۃ قالت ما لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعنۃ تذکر وکان اذا کان قریب عہد بجبریل یدارسہ کان اجود بالخیر من الریح المرسلۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی لعنت ایسی نہیں کی جو بیان کیجاوے اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے دور کا زمانہ آتا تو آپ چھٹی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔ ابو عبد الرحمن نسائی نے کہا یہ روایت غلط ہے اور صحیح یونس بن یزید کی روایت ہے جو اوپر گزری اور اس روایت میں ایک حدیث دوسری حدیث میں ملا دی گئی ہے

فضل شہر رمضان رمضان کی فضیلت کا بیان عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل شہر رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب النار وصفدت الشیاطین ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان باندھے جاتے ہیں عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب النار وصفدت الشیاطین ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

ذکر الاختلاف علی الزہری فیہ اس حدیث میں راویوں نے جو زہری پر اختلاف کیا اس کا بیان عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء رمضان فتحت ابواب الرحمۃ وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن بجائے جنت کے اس میں رحمت کا لفظ ہے یعنی رمضان آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل شہر رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب النار وسلسلت الشیاطین ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ہذا رمضان قد جاء کم تفتح فیہ ابواب الجنۃ وتغلق فیہ ابواب النار وتسلسل فیہ الشیاطین ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رمضان کا مہینہ آن پہونچا تمہارے اور اسمین جنت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون سے باندھے جانے مین

ذِكْرُ الاِخْتِلَافِ عَلَى مَعْمَرٍ فِيهِ

اس حدیث مین معمر پر راویون کی اختلاف کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَزِيمَةٍ وَقَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَسُلْسِلَتْ فِيهِ الشَّيَاطِينُ

ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے رمضان مین تراویح پڑھنے کی مگر واجب نہین کرتے تھے اور فرماتے تھے جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون سے باندھے جاتے ہین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ

ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس رمضان آیا مبارک مہینہ ہے اللہ نے اوسکے روزے تمپر فرض کیے ہین اس مہینے مین جنت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شریر شیطان باندھے جاتے ہین اوسمین ایک رات ہے جو ہزار راتون سے بہتر ہے جو شخص محروم رہا اوسکی ثواب سے وہ محروم رہا

عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ عُدْنَا عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ فَتَذَاكَرْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ

ترجمہ عرفجہ سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کی عیادت (بیمار پرسی) کو گئے وہان رمضان کا ذکر کرنے لگے انہون نے کہا کس مہینہ کا ذکر کرتے ہو ہم نے کہا رمضان کے مہینہ کا اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے رمضان مین جنت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان باندھے جاتے ہین اور ہر رات ایک پکارنیوالا پکارتا ہے نیکی کے چاہنے والے آ اور بدی کے چاہنے والے بدی کم کر۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث مین خطا ہوئی ہے

عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتٍ فِيهِ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوْلَى بِالْحَدِيثِ فَحَدَّثَ الرَّجُلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي رَمَضَانَ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَيُصَفَّدُ فِيهِ كُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا طَالِبَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا طَالِبَ الشَّرِّ أَمْسِكْ

ترجمہ عرفجہ سے روایت ہے مین ایک گھر مین تہا جسمین عتبہ بن فرقد تھے تو مین چاہتا ایک حدیث بیان کرنا اور ایک شخص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے وہ زیادہ مستحق تہا حدیث بیان کرنیکا اوس نے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا رمضان کے بارے مین کہ اوس مین آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہین اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور ہر ایک شیطان سرکش قید کیا جاتا ہے اور ہر رات ایک پکارنیوالا پکارتا ہے اے نیکی چاہنے والے آ اور اے بدی کے چاہنے والے بدی کم کر

الرخصة

فِي اَنْ يُقَالَ لِشَهْرِ رَمَضَانَ رَمَضَانُ رمضان کے مہینہ کو صرف رمضان کہنے کی اجازت **ف** اس مسئلہ میں تین قول ہیں
ایک یہ فقط رمضان نہیں کہنا چاہیے بلکہ ماہ رمضان کہنا چاہیے اس لیے کہ رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے دوسرا
یہ کہ جہاں پر قرینہ ہو کہ مراد ماہ رمضان ہے وہاں صرف رمضان بھی کہنا درست ہے جیسے ہم نے رمضان کے روزے رکھے اور نہیں کہنا
چاہیے کہ رمضان آیا یا گیا تیسری یہ کہ صرف رمضان کہنے میں کچھ قباحت نہیں اور یہی مذہب ہے بخاریؒ اور محققین علما کا **عن**
اَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ وَلَا قُمْتُهُ كُلَّهُ وَلَا اَدْرِي كَرِهَ
التَّزْكِيَةَ اَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ غَفْلَةٍ وَيَقْظَةٍ ترجمہ ابوبکرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں
نہ کہے میں ساری رمضان روزے رکھے اور عبادت کی راوی نے کہا میں نہیں جانتا آپ نے یہ کہنا کیوں برا جانا شاید اس وجہ سے کہ اپنی تعریف
کرنا برا سمجھا یا ضرور کچھ نہ کچھ غفلت ہوئی ہو گی پھر ساری رمضان میں عبادت کہاں ہوئی) **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فِيهِ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت سے فرمایا جب رمضان آوے تو اس میں عمرہ کر
لے کہ رمضان میں ایک عمرہ حج کے برابر ہے **ف** تو ان دونوں حدیثوں میں آپ نے صرف رمضان کہا اور شہر رمضان نہیں فرمایا

اِخْتِلَافُ اَهْلِ الْآفَاقِ فِي الرُّؤْيَةِ اگر چاند کے دیکھنے میں ملکوں میں اختلاف ہو **عن** كُرَيْبٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ
اِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْتُ الْهِلَالَ
لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَاَيْتُمْ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ
لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ فَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لَكِنْ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ
فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَوَلَا نَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَاَصْحَابِهِ قَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ کریب سے روایت ہے ام الفضل نے ان کو معاویہ بن ابی سفیان پاس بھیجا شام میں انہوں نے کہا
میں شام میں گیا اور ان کا کام پورا کیا اتنے میں رمضان کا چاند آیا اور میں شام ہی میں تھا تو میں نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا پھر میں
مدینہ میں پہنچا رمضان کے اخیر میں عبداللہ بن عباس نے مجھ سے پوچھا اور چاند کا ذکر کیا تم نے کب چاند دیکھا میں نے کہا ہم نے
دیکھا جمعہ کی رات کو انہوں نے کہا تم نے جمعہ کی رات کو دیکھا میں نے کہا ہاں اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا سب نے اور معاویہ
نے انہوں نے کہا ہم نے تو ہفتہ کی رات کو دیکھا اور ہم برابر روزے رکھے جاویں گے یہاں تک کہ تیس دن پورے ہوں یا چاند دکھلائی دیوے
میں نے کہا تم معاویہ اور ان کے لوگوں کے چاند دیکھنے میں خیال نہ کرو گے انہوں نے کہا نہیں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی
حکم کیا ہے **ف** کہ چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر موقوف کرو اگر چاند نہ دکھلائی دیوے تو تیس دن پورے کرو۔ مدینہ سے
شام کا ملک دو سو کوس ہے اور اتنی دور میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اور ملکوں کی رویت کا اعتبار نہیں جو فاصلے
پر واقع ہوں البتہ اگر نزدیک ہوں تو اعتبار ہو سکتا ہے **بَابُ** قَبُولِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ عَلَى هِلَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ایک شخص کی گواہی رمضان کا چاند دیکھنے پر مقبول ہے عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رأیت الہلال
فقال أتشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله قال نعم فنادى النبي صلى الله عليه وسلم أن صوموا ترجمہ
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میں نے چاند دیکھا آپنے فرمایا تو گواہی دیتا ہے اسبات کی
کہ نہیں کوئی معبود سچا سوا اللہ کے اور محمد اسکے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں وہ بولا ہاں آپنے منادی کروادی کہ روزہ رکھو عن ابن عباس
قال جاء أعرابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبصرت الهلال الليلة فقال أتشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا
عبده ورسوله قال نعم قال يا بلال أذن في الناس فليصوموا غدا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میں نے رات کو چاند دیکھا آپنے فرمایا تو گواہی دیتا ہے اسبات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ کے اور
حضرت محمد اسکے بندے ہیں اور بھیجے ہوئے ہیں وہ بولا ہاں آپنے فرمایا اے بلال پکار دے لوگوں میں کل روزہ رکھیں عن عبد الرحمن بن
زيد بن الخطاب أنه خطب الناس في اليوم الذي يشك فيه فقال ألا إني جالست أصحاب رسول الله صلى الله عليه و
سلم وسألتهم وإنهم حدثوني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته وانسكوا
لها فإن غم عليكم فأتموا ثلاثين وإن شهد شاهدان فصوموا وأفطروا ترجمہ عبد الرحمن بن زید بن خطاب نے خطبہ پڑھا
شک کے روز یعنی جس دن شبہ تھا کہ پہلی تاریخ ہے یا سلخ ہے تو کہا میں صحبت میں رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے اور ان سے
پوچھا انہوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے رکھو چاند دیکھکر اور روزے چھوڑو چاند دیکھکر اور اسی طرح
حج میں عمل کرو اگر آسمان پر ابر ہو تو تیس دن پورے کرلو البتہ اگر دو گواہ گواہی دیں (چاند دیکھنے کی جب آسمان پر ابر ہو) تو روزے رکھو اور روزے
چھوڑو

کمال شعبان ثلاثين إذا كان غيم وذكر اختلاف الناقلين عن أبي هريرة

جب ابر ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرنا اور بیان اس حدیث میں اختلاف کا ابوہریرہ سے

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموا
لرؤيته وأفطروا لرؤيته فإن غم عليكم فعدوا ثلاثين ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا روزے رکھو چاند دیکھکر اور روزے موقوف کرو چاند دیکھکر اگر ابر ہو تو تیس دن پورے کرلو عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم صوموا لرؤية الهلال وأفطروا لرؤيته فإن غم عليكم فاقدروا ثلاثين ترجمہ وہی جو گذرا عن
أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا فإن غم
عليكم فصوموا ثلاثين يوما ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو پھر جب
چاند دیکھو تو روزے موقوف کرو اگر ابر آ جاوے تو تیس روزے رکھو عن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه و
سلم يقول إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا فإن غم عليكم فاقدروا له ترجمہ عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر
ابر آ جاوے تو اندازہ کرلو یعنی تیس دن پورے کرلو عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر رمضان فقال لا تصوموا

حتی تروا الهلال ولا تفطروا حتی تروه فان غم علیکم فاقدروا له ترجمه ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے رمضان کا بیان کیا تو فرمایا مت روزے رکھو جبتک چاند نہ دیکھو اور مت روزے سے موقوف کرو جبتک چاند نہ دیکھو اگر ابر آجاوے تو اندازہ
کرلو ذکر الاختلاف علی عبید اللہ بن عمر فی هذا الحدیث بیان راویوں کے اختلاف کا عبید اللہ بن عمر سے حدیث
مین عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا حتی تروه ولا تفطروا حتی تروه فان غم علیکم
فاقدروا له ترجمه ابن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزے رکھو یہانتک کہ چاند دیکھو اور مت روزے کو موقوف
کرو یہانتک کہ چاند دیکھو اگر ابر آجاوے تو اوسکا اندازہ کرلو عن ابی هریرة قال ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم الهلال
فقال اذا رأیتموه فصوموا واذا رأیتموه فافطروا فان غم علیکم فعدوا ثلاثین ترجمه ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا ذکر کیا تو فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب پھر چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر چاند چھپ جاوے تو تیس دن
پورے کرو ذکر الاختلاف علی عمرو بن دینار فی حدیث ابن عباس راویوں کے خلاف کا بیان ابن عباس کی حدیث
مین عمرو بن دینار پر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صوموا الهلال لرؤیته وافطروا لرؤیته
فان غم علیکم فاکملوا العدة ثلاثین ترجمه ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھکر
اور موقوف کرو چاند دیکھکر اگر ابر آجاوے تو تیس دن کا شمار پورا کرلو عن ابن عباس قال عجبت ممن یتقدم الشهر وقد قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم اذا رأیتم الهلال فصوموا واذا رأیتموه فافطروا فان غم علیکم فاکملوا العدة ثلاثین
ترجمه ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا میں تعجب کرتا ہوں اوس شخص سے جو مہینا ہونے سے آگے روزے رکھتا ہے حالانکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر ابر آجاوے تو تیس دن کا شمار پورا کرو ذکر
الاختلاف علی منصور فی حدیث ربعی فیه راویوں کا اختلاف منصور پر ربعی کی روایت مین عن حذیفة بن الیمان
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقدموا الشهر حتی تروا الهلال قبله او تکملوا العدة ثم صوموا حتی
تروا الهلال او تکملوا العدة قبله ترجمه حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزے رکھو رمضان
کے آگے جبتک چاند نہ دیکھو یا شعبان کے تیس دن پورے نہ کرلو پھر روزے رکھو یہانتک کہ چاند دیکھو یا تیس روزے پورے کرلو عن بعض
اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقدموا الشهر حتی تکملوا العدة
او تروا الهلال ثم صوموا ولا تفطروا حتی تروا الهلال او تکملوا العدة ثلاثین ترجمه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ
سے روایت ہے فرمایا مت روزے رکھو رمضان کے آگے جبتک شمار پورا نہ کرو یا چاند نہ دیکھو پھر روزے رکھو اور روزے موقوف مت کرو جبتک
چاند نہ دیکھو یا شمار پورا کرلو عن ربعی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رأیتم الهلال فصوموا واذا رأیتموه
فافطروا فان غم علیکم فاتموا شعبان ثلاثین الا ان تروا الهلال قبل ذلك ثم صوموا رمضان ثلاثین الا
ان تروا الهلال قبل ذلك ترجمه ربعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب پھر چاند دیکھو تو

موقوف کرو اگر چاند چھپ جاوے تو شعبان کے تیس دن پورے کرلو مگر جب چاند اوس سے پہلے دیکھو پھر رمضان کے تیس روزے رکھو مگر جب چاند
اوس سے پہلے دیکھو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ
فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے رکھو چاند دیکھکر اور موقوف کرو چاند دیکھکر اگر تمھارے اور چاند کے بیچ میں ابر آجاوے
تو تیس دن کا شمار پورا کرلو اور مہینے کے آگے مت روزے رکھو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ صُومُوا لِلرُّؤْيَةِ وَأَفْطِرُوا لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ حَالَتْ دُونَهُ غَيَايَةٌ فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ ترجمہ
ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزے رکھو رمضان سے پہلے (ایک دو روز رمضان کے استقبال کے
لیے) بلکہ روزے رکھو چاند دیکھکر اور موقوف کرو چاند دیکھکر اگر ابر حائل ہو جاوے تو تیس دن پورے کرلو

كَمِ الشَّهْرُ مہینا کتنے روز کا ہوتا ہے وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي الْخَبَرِ عَنْ عَائِشَةَ بیان اختلاف کا راویوں کے زہری پر حضرت
عائشہؓ کی حدیث میں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَبِثَ
تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ أَلَيْسَ قَدْ كُنْتَ آلَيْتَ شَهْرًا فَعَدَدْتُ الْأَيَّامَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کہائی کہ اپنی عورتوں پاس نہ
جاویں گے ایک مہینے تک پھر آپ انتیس روز تک ٹھہرے رہے میں نے کہا آپ نے قسم کہائی تھی ایک مہینے کی لیے اور شمار سے ابھی انتیس روز ہوے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے **ف** ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بھید کی بات
حضرت ام المومنین حفصہؓ سے کہی اور اون سے کہا کسی سے ظاہر نہ کرنا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہدی اور حضرت حفصہؓ وہ بات فاش
ہو گئی اللہ تعالی نے انکو بتلا دیا کہ ام المومنین حفصہؓ نے اس بات کو ظاہر کر دیا آپ بہت ناخوش ہوے اور ام المومنین عائشہؓ اور حفصہؓ
دونوں کو توبہ کا حکم ہوا۔ وہ بات یہ تھی کہ حضرت نے اپنی لونڈی کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ یا خلافت کی بات تھی کہ بعد میرے
ابوبکر کو خلافت ہوگی پھر عمر کو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ
فَاعْتَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ
لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ حَدَّثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَدِيثَهُنَّ
فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ إِنَّكَ قَدْ كُنْتَ آلَيْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّا أَصْبَحْنَا مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً نَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے میں نہایت مشتاق تہا کہ حضرت عمرؓ سے پوچھوں اون بیبیوں
کو جنکا ذکر اللہ تعالی نے اس آیت میں کیا ہے ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما یعنی اگر تم توبہ کرو اللہ کی طرف تو تمہارے دل جھک گئے ہیں

اور بیان کیا حدیث کو آخر تک اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا اپنی عورتوں کو اوس بات کی وجہ سے جو حضرت حفصہ نے ظاہر کر دی
حضرت عائشہ سے اونتیس راتوں تک حضرت عائشہ نے کہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان عورتوں پاس نہیں جاؤنگا ایک مہینے
تک اس لیے کہ آپ کو بہت غصہ تہا اون پر جب اللہ نے اونکا حال آپکو بتلا دیا جب اونتیس راتیں گذریں تو رسول اللہ صلعم سب سے پہلے حضرت عائشہ
پاس گئے اونہوں نے کہا یا رسول اللہ آپنے قسم کہائی تہی ایک مہینے تک نہ آنے کی اور ابہی اونتیسویں رات کی صبح ہوئی ہے ہم گنتے جاتے تہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اونتیس روز کا ہوتا ہے **ذکر** خبر ابن عباس فیہ ابن عباس کے حدیث کا بیان
جیسا بیان **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل علیہ السلام فقال الشهر تسع وعشرون
یوما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اونہوں نے
کہا مہینہ اونتیس روز کا ہوتا ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشهر تسع وعشرون یوما ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اونتیس روز کا ہوتا ہے **عن** سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انه ضرب بیده علی الاخری وقال الشهر هكذا وهكذا وهكذا ونقص في الثالثة اصبعا ترجمہ
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھہ دوسرے ہاتھہ پر مارا اور فرمایا مہینہ یہہ ہے اور یہہ ہے اور یہہ ہے اور تیسری
میں ایک اونگلی کم کرلی **ف** یعنی اونتیس روز کا **عن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشهر
هكذا وهكذا وهكذا یعنی تسعة وعشرون ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مہینہ یہہ ہے اور یہہ ہے اور یہہ ہے دسوں انگلیوں سے بتلایا اور تیسری بار میں ایک اونگلی کو کم کر لیا یعنی اونتیس روز کا **عن** محمد بن
سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشهر هكذا وهكذا وصفق محمد بن عبيد بيديه
ينعتها ثلاثا ثم قبض في الثالثة الابهام في اليسرى ترجمہ محمد بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مہینہ یہہ ہے اور یہہ ہے محمد بن عبید جو اس حدیث کے راوی ہیں دونوں ہاتھوں کو ملا کر تین بار بتلایا پہر تیسری بار میں بائیں ہاتھہ کا
انگوٹھا [illegible] **عن** ابی هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشهر يكون تسعة وعشرين ويكون ثلاثين
فاذا رأيتموه فصوموا واذا رأيتموه فافطروا فان غم عليكم فاكملوا العدة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اونتیس روز کا ہوتا ہے اور تیس روز کا ہوتا ہے جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو افطار کرو
اگر ابر ہو تو شمار پورا کرو **عن** عبد اللہ بن عمر يقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول الشهر تسع وعشرون
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے مہینہ اونتیس روز کا ہوتا ہے **عن** ابن عمر عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال انا امة امية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا وهكذا ثلاثا حتى ذكر تسعا وعشرين
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم امی ہیں (یعنی ان پڑھ) نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں مہینہ
یہہ ہے اور یہہ ہے اور یہہ ہے اونتیس دن کو فرمایا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا امة امية لا نكتب

ولا نکتب والشھر ھکذا وھکذا وھکذا وعقد الابھام فی الثالثۃ والشھر ھکذا وھکذا وھکذا تمام الثلثین
ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگ امی ہیں امی قوم ہیں نہ حساب کرتے ہیں نہ لکھتے ہیں مہینہ یہ ہے اور یہ ہے
اور تیسری بار میں انگوٹھے کو بند کر لیا اور مہینہ یہ ہے اور یہ اور یہ پورے تیس تبلائے یعنی کبھی انتیس روز کا ہوتا ہے اور کبھی تیس روز کا ہوتا ہے

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشھر ھکذا ووصف شعبۃ عن صفۃ جبلۃ عن صفۃ ابن
عمر انہ تسع وعشرون فیما حکی من صنیعہ مرتین باصابع یدیہ ونقص فی الثالثۃ اصبعا من اصابع یدیہ ترجمہ
ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہینہ یہ ہے اور شعبہ نے جبلہ بن سحیم سے نقل کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے مہینہ
انتیس روز کا ہے اس طرح کہ دو بار انہوں نے اپنے دونوں کی انگلیوں سے اشارہ کیا اور تیسری بار میں ایک انگلی بند کر لی عن
ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر تسع وعشرون ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے **الحث علی السحور** سحری کھانے کی فضیلت عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا سحری کرو اس لیے کہ سحری میں برکت ہے عن عبد اللہ قال تسحروا ترجمہ اس روایت میں یہ عبد اللہ بن مسعود کا قول بیان
کیا ہے کہ انہوں نے کہا سحری کرو عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ ترجمہ وہی جو
اوپر گزرا عن ابی ہریرۃ قال تسحروا فان فی السحور برکۃ ترجمہ اس روایت میں یہ قول ابوہریرہؓ کا بیان کیا کہ سحری کرو اس لیے کہ
سحری میں برکت ہے ف کیونکہ سحری کھانے سے طاقت ہوتی ہے اور سنت پر عمل ہوتا ہے اور سحری کا وقت عبادت [illegible]
سوتے ہیں عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **تاخیر
السحور** سحری میں دیر کرنے کی فضیلت عن زر قال قلنا لحذیفۃ ای ساعۃ تسحرت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال ھو النھار الا ان الشمس لم تطلع ترجمہ زرؓ سے روایت ہے ہم نے حذیفہ سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت
سحری کی انہوں نے کہا دن ہو گیا تھا مگر آفتاب نہیں نکلا تھا مطلب یہ ہے کہ فجر بہت قریب تھی گویا ہو گئی تھی اور بعضوں کے نزدیک طلوع
آفتاب تک کھانا درست ہے لیکن یہ قول مردود ہے اور مخالف ہے کتاب اللہ کا عن زر بن حبیش قال تسحرت مع حذیفۃ ثم خرجنا
الی الصلوۃ فلما اتینا المسجد صلینا رکعتین واقیمت الصلوۃ ولیس بینہما الا ھنیہۃ ترجمہ زر بن حبیش سے روایت
ہے میں نے سحری کھائی حذیفہؓ کے ساتھ پھر ہم نکلے نماز کو جب مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھیں اور نماز کی تکبیر ہوئی تھوڑی دیر بعد عن
صلۃ بن زفر قال تسحرت مع حذیفۃ ثم خرجنا الی المسجد فصلینا رکعتی الفجر ثم اقیمت الصلوۃ فصلینا ترجمہ
صلہ بن زفر سے روایت ہے میں نے سحری کھائی حذیفہ کے ساتھ پھر ہم نکلے نماز کے لیے تو فجر کی سنتیں پڑھیں پھر نماز کی تکبیر ہوئی ہم نے
نماز پڑھی **قدر ما بین السحور وبین صلوۃ الصبح** فجر کی نماز اور سحری میں کتنا فاصلہ ہو عن زید بن ثابت قال

تسحرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قمنا الی الصلوة قلت کم کان بینهما قال قدر ما یقرأ الرجل
خمسین اٰیة ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے ہم نے سحری کھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر نماز کو کھڑے ہوئے
انس نے کہا میں نے زید بن ثابت سے پوچھا نماز میں اور سحری میں کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے

عن زید بن ثابت قال تسحرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قمنا الی الصلوة قلت زعم ان انسا القائل
ما کان بین ذلک قال قدر ما یقرأ الرجل خمسین اٰیة ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ سحری کی پھر ہم نماز کو اٹھے شاید انس نے کہا کتنا فاصلہ دونوں میں تھا انہوں نے کہا اتنا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے

عن انس قال تسحر رسول الله صلی الله علیه وسلم وزید بن ثابت ثم قاما فدخلا فی صلوة الصبح فقلت لانس
کم کان بین فراغهما ودخولهما فی الصلوة قال قدر ما یقرأ الانسان خمسین اٰیة ترجمہ انس سے روایت ہے زید بن ثابت
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی پھر دونوں کھڑے ہوئے اور صبح کی نماز پڑھنے لگے قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا کتنا فاصلہ
تھا کھانے سے فراغت اور نماز میں انہوں نے کہا اتنا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے

عن ابی عطیة قال قلت لعائشة فینا
رجلان من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم احدهما یعجل الافطار ویؤخر السحور والاخر یؤخر الافطار ویعجل
السحور قالت ایهما الذی یعجل الافطار ویؤخر السحور قلت عبد الله قالت هکذا کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم یصنع ترجمہ ابو عطیہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا ہم میں دو آدمی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں
سے ایک تو روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے (یعنی قریب فجر کے) اور دوسرا افطار دیر میں کرتا ہے اور سحری جلد کھاتا
ہے انہوں نے کہا وہ کون شخص ہے جو افطار جلدی کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے میں نے کہا عبد اللہ بن مسعودؓ انہوں نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے

عن ابی عطیة قال قلت لعائشة فینا رجلان احدهما یعجل الافطار
ویؤخر السحور والاخر یؤخر الافطار ویعجل السحور قالت ایهما الذی یعجل الافطار ویؤخر السحور قلت عبد الله
بن مسعود قالت هکذا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عن ابی عطیة قال دخلت
انا ومسروق علی عائشة فقال لها مسروق رجلان من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم کلاهما لا یألو عن الخیر
احدهما یؤخر الصلوة والفطر والاخر یعجل الصلوة والفطر فقالت عائشة ایهما الذی یعجل الصلوة والفطر
قال مسروق عبد الله فقالت عائشة هکذا کان یصنع رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابو عطیہ سے روایت ہے
میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہؓ پاس گئے مسروق نے کہا دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں اور دونوں نیک
کام میں کوتاہی نہیں کرتے لیکن ایک نماز بھی دیر سے پڑھتا ہے اور روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے اور دوسرا نماز بھی جلدی پڑھتا ہے اور روزہ
بھی جلد افطار کرتا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا وہ کون شخص ہے جو نماز بھی جلد پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے مسروق نے کہا
عبد اللہ بن مسعود حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے

عن ابی عطیة قال دخلت انا

ومسروق على عائشة فقلت لها يا أم المؤمنين رجلان من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم أحدهما يعجل
الإفطار ويعجل الصلوة والآخر يؤخر الإفطار ويؤخر الصلوة فقالت أيهما يعجل الإفطار ويعجل الصلوة
قلنا عبد الله بن مسعود قالت هكذا كان يصنع رسول الله صلى الله عليه وسلم والآخر ابو موسیٰ
ترجمہ یہی جو دیر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ دوسری صحابی ابو موسی اشعری ؓ تھے **فضل السحور** سحری کھانے کی فضیلت عن
رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتسحر فقال إنها بركة
أعطاكم الله إياها فلا تدعوه ترجمہ ایک صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس گیا آپ سحری کھا رہے تھے آپنے فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تم کو دی ہے تو مت چھوڑو اوسکو **دعوة السحور**
سحری کھانے کے لیے بلانا عن العرباض بن سارية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يدعو إلى السحور
في شهر رمضان قال هلموا إلى الغداء المبارك ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ بلاتے تھے سحری کے لیے رمضان کے مہینے میں تو فرماتے آؤ صبح کے مبارک کھانے کے لیے **تسمية السحور غداء** سحری
کو صبح کا کھانا کہنا عن المقدام بن معديكرب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عليكم بغداء السحور فإنه هو الغداء
المبارك ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کرو اپنے اوپر صبح کا کھانا یعنی سحری کیونکہ وہ
مبارک کھانا ہے صبح کا عن خالد بن معدان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل هلم إلى الغداء المبارك
يعني السحور ترجمہ خالد بن معدان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے آ صبح کے کھانے کے لیے
جو مبارک ہے یعنی سحری کے لیے **فضل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب** ہماری اور اہل کتاب یعنی یہود و نصاری
کے روزے میں کیا فرق ہے عن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن فصل ما بين صيامنا وصيام
أهل الكتاب أكلة السحور ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزے
میں فرق یہی ہے سحری کھانا وہ سحری نہیں کھاتے **السحور بالسويق والتمر** ستو اور کھجور کھا کر سحری کرنا عن
أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذلك عند السحور يا أنس إني أريد الصيام أطعمني شيئا فأتيته
بتمر وإناء فيه ماء وذلك بعد ما أذن بلال فقال يا أنس انظر رجلا يأكل معي فدعوت زيد بن ثابت فجاء
فقال إني قد شربت شربة سويق وأنا أريد الصيام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أريد الصيام فتسحر
معه ثم قام فصلى ركعتين ثم خرج إلى الصلوة ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے وقت انس سے
کہا میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں مجھے کچھ کھلا میں کھجور لایا اور ایک برتن پانی کا اوس وقت بلال اذان دے چکے تھے آپنے فرمایا اے انس
کسی شخص کو ڈھونڈھ جو میرے ساتھ کھاوے میں نے زید بن ثابت کو بلایا وہ آگئے اونہوں نے کہا میں نے ایک گھونٹ ستو کا پی لیا ہے اور میری نیت
روزے کی ہے آپنے فرمایا میری بھی نیت روزے کی ہے پھر زید نے آپکے ساتھ سحری کھائی بعد اوسکے آپ اٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر

نماز کو نہ نکلے **تاویل** قول اللہ تعالیٰ کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر
اس آیت کی تفسیر کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض خیر تک **عن** البراء بن عازب ان احدھم کان اذا نام قبل ان
یتعشی لم یحل لہ ان یاکل شیئا ولا یشرب لیلتہ ویومہ من الغد حتی تغرب الشمس حتی نزلت ھذہ الآیۃ
کلوا واشربوا الی الخیط الاسود وقال ونزلت فی ابی قیس بن عمرو اتی اھلہ وھو صائم بعد المغرب فقال ھل من شیء
فقالت امرأتہ ما عندنا شیء ولکن اخرج التمس لک عشاء فخرجت ووضع راسہ فنام فرجعت الیہ فوجدہ
نائما وایقظتہ فلم یطعم شیئا وبات واصبح صائما حتی انتصف النہار فغشی علیہ وذلک قبل ان تنزل ھذہ
الآیۃ فانزل اللہ فیہ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے پہلے یہ دستور تھا کہ اگر روزہ دار شام کو کھانا کھانے سے پہلے سو جاوے
پھر اسکو رات بھر کھانا اور پینا درست نہ ہوتا دوسرے دن آفتاب کے ڈوبنے تک یہانتک کہ یہ آیت اتری کلوا واشربوا حتی یتبین
لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یعنی کھاؤ اور پیو یہانتک کہ دکھلائی دیوے تم کو سفید دھاری فجر کی سیاہ دھاری سے اور
نیز کہا یہ آیت ابو قیس بن عمرو کے باب میں اتری وہ اپنی بی بی پاس آئے مغرب کے بعد اور وہ روزہ سے تھے پوچھا کچھ کھانے کو ہے
بی بی نے کہا ہمارے پاس کچھ نہیں ہے لیکن میں جاتی ہوں تیرے لیے کچھ کھانا ڈھونڈھ لاتی ہوں وہ باہر گئی اور یہ لیٹ کر سو گئے جب
وہ لوٹ کر آئی تو انکو دیکھا سوے ہیں اس نے جگایا لیکن انہوں نے کچھ نہ کھایا اس وجہ سے کہ سونے کے بعد کھانا پینا درست نہ تھا اللہ
بغیر اون ہی پھر صبح کو روزہ رکھا جب دوپہر ہوئی تو انکو غش آگیا (اور بھوک اور پیاس کے) اس وقت تک یہ آیت نہیں اتری تھی
تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری **عن** عدی بن حاتم انہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ حتی یتبین
لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود قال ھو سواد اللیل وبیاض النہار **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پوچھا سفید دھاری اور سیاہ دھاری سے کیا مراد ہے اس آیت میں حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود
آپ نے فرمایا سیاہ دھاری رات کی سیاہی ہے اور سفید دھاری دن کی سفیدی **کیف الفجر** فجر کیونکر نکلتی ہے **عن** ابن مسعود
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا یؤذن باللیل لینبہ نائمکم ویرجع قائمکم ولیس الفجر ان یقول ھکذا
واشار بکفہ ولکن الفجر ان یقول ھکذا واشار بالسبابتین **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بلال رات کو اذان دیتے ہیں جب تھوڑی رات باقی رہتی ہے تاکہ تم میں سے جو سوتا ہو وہ ہوشیار ہو (تہجد پڑھے یا سحری کھاوے) اور جو جاگتا
ہو وہ لوٹ جاوے (تھوڑی دیر سو رہے یا کھانا کھانے کے لیے یا وتر پڑھ لے) اور فجر اس طرح نہیں ہے اور اشارہ کیا ہتھیلی
سے اور فجر اس طرح ہے اور اشارہ کیا دونوں کلمہ کی انگلیوں سے **ف** پہلی ایک روشنی لمبی ہوتی ہے بھیڑیے کے دم کی طرح وہ فجر نہیں ہے کیونکہ
صبح کاذب ہے اس وقت روزہ دار کو کھانا پینا درست ہے دوسری روشنی آسمان کے کنارے میں پورب کی طرف پھیلی ہوئی نکلتی ہے وہ صبح
صادق ہے اس وقت روزہ دار کو کھانا پینا منع ہے **عن** سمرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعنکم
اذان بلال ولا ھذا البیاض لعمود الفجر حتی یستطیر ھکذا وھکذا یعنی معترضا قال ابو داود وبسط بیدیہ یمینا وشمالا

مَا ذَا أَبِيْنَ ترجمہ سمرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت دھوکا دیوے تم کو بلال کی اذان اور نہ یہ سفیدی جبتک
فجر کی روشنی ہووے اسطرح یعنی چوڑان میں ابوداؤد نے کہا شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھ بچھائے اور بائیں پھیلائے کھینچ کر اَلتَّقَدُّمُ
قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ رمضان کا استقبال کرنا کیسا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا
قَبْلَ الشَّهْرِ بِصِيَامٍ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا أَتَى ذٰلِكَ الْيَوْمُ عَلَى صِيَامِهِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزے رکھو مہینے سے پہلے مگر وہ شخص رکھے جسکا دن روزے کا آجاوے یعنی کوئی شخص کے عادت تھی ایکدن
روزہ رکھنے کی اب وہ دن رمضان سے پہلے آن پہونچا تو روزہ رکھ لے اسلیے کہ اوسکی نیت استقبال کی نہیں ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدٌ الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَحَدٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا قَبْلَهُ
فَلْيَصُمْهُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو کوئی رمضان سے ایک روز یا دو روز آگے
مگر وہ شخص جو پہلے سے اوسدن روزہ رکھا کرتا تھا وہ رکھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصِيَامِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ يَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے مگر جب وہ دن آجاوے جسدن تم میں سے کوئی
روزہ رکھا کرتا تھا تو روزہ رکھے۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث خطا ہے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ ترجمہ ام سلمہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو پے در پے دو مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا مگر آپ شعبان کو رمضان سے ملا دیتے یعنی شعبان میں برابر روزے رکھتے تھے
کہ وہ رمضان کے روزوں سے مل جاتا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ
ترجمہ ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان سے ملا دیتے عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ
عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ
لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَكَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ أَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت
عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کو انہوں نے کہا آپ روزے رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نہ کریں گے پھر افطار
کرتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے روزے نہ رکھینگے اور آپ ساری شعبان یا اکثر شعبان میں روزے رکھتے تھے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ
كَانَتْ إِحْدَانَا تُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَمَا تَقْدِرُ أَنْ تَقْضِيَ حَتّٰى يَدْخُلَ شَعْبَانُ وَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُومُ فِي شَهْرٍ مَا يَصُومُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے
ہم میں سے ایک یعنی حضرت کی بیبیوں میں سے رمضان میں کبھی افطار کرتے (یعنی روزے نہ رکھتی) پھر اوسکو قضا کرنے کی مہلت نہ تھی یہانتک
کہ شعبان آتا اور جتنے روزے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں رکھتے تھے کسی مہینے میں نہ رکھتے آپ اکثر شعبان بلکہ ساری شعبان میں
روزے رکھتے عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرِينِي عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ

يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ شَهْرًا اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ
اِلَّا قَلِيْلًا كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ ترجمہ ابوسلمہؓ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
روزے دیکھو انہوں نے کہا آپ روزہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب روزے ہی رکھے جاویں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار
ہی کریں گے اور کسی مہینے میں آپ شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ شعبان میں کل شعبان میں روزے رکھتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرٍ مِّنَ السَّنَةِ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ
كُلَّهٗ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال کے کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ شعبان کے
سارے مہینے میں روزے رکھتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزے رکھتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلًا ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے میں نہیں
جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک رات میں سارا قرآن پڑھا ہو یا کسی رات میں ساری رات عبادت کی ہو یا کسی مہینے کے پورے
روزے رکھے ہوں سوا رمضان کے ف پہلی اور کی حدیثوں میں جو آیا ہے کہ آپ سارے شعبان کے روزے رکھتے مراد اس سے یہ ہے کہ اکثر دنوں میں رکھتے
اور بہت کم افطار کرتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ
قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًّا مُنْذُ اَتَى الْمَدِيْنَةَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَمَضَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب روزے رکھے جاویں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار کیے جاویں گے اور آپ نے کسی مہینے کے
پورے روزے نہیں رکھے جب سے مدینے میں آئے مگر رمضان میں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَّجِيْءَ مِنْ مَّغِيْبِهٖ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهٗ قَالَتْ لَا مَا عَلِمْتُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ ترجمہ عبداللہ
بن شقیق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھا کرتے انہوں نے کہا نہیں مگر
جب باہر سے آتے (یعنی سفر سے) میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے انہوں نے کہا نہیں مگر رمضان کے
اور نہ کسی مہینے میں بالکل افطار کرتے (یعنی ایک روزہ بھی نہ رکھیں) یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ کی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ
قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَّجِيْءَ مِنْ مَّغِيْبِهٖ قُلْتُ
هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ صَوْمٌ مَعْلُوْمٌ سِوٰى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللّٰهِ اِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰى
رَمَضَانَ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهٖ وَلَا اَفْطَرَ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن شقیقؓ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے
کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا نہیں مگر جب سفر سے آتے میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا کوئی روزہ معین تھا سوا رمضان کے انہوں نے کہا قسم اللہ کی آپ نے کسی معین مہینے میں روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے

یہانتک کہ وفات ہوئی اور نہ افطار کیا کسی مہینے میں (بالکل) بلکہ روزہ رکھا ہر ایک مہینے میں عن جبير بن نفير ان رجلا سأل
عائشة عن الصيام فقالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصوم شعبان كله ويتحرى صوم الاثنين
والخميس ترجمہ جبیر بن نفیر سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عائشہ سے پوچھا روزوں کو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے
شعبان میں روزے رکھتے اور خیال رکھتے پیر اور جمعرات کے روزے کا عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم
شعبان ورمضان ويتحرى الاثنين والخميس ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے
رکھتے تھے شعبان و رمضان میں اور خیال رکھتے تھے پیر اور جمعرات کا **صيام يوم الشك** شک کے دن روزہ رکھنا
کیسا ہے (یعنی جس دن شبہ ہو کہ یہ رمضان کا پہلا دن ہے یا شعبان کا اخیر) عن صلة قال كنا عند عمار فاتي بشاة مصلية
فقال كلوا فتنحى بعض القوم قال اني صائم فقال عمار من صام اليوم الذي يشك فيه فقد عصى ابا القاسم
ترجمہ صلہ سے روایت ہے ہم عمار کے پاس بیٹھے تھے میں ایک بکری بھنی ہوئی آئی انہوں نے کہا کھاؤ بعض لوگوں نے کنارہ کیا اور
کہنے لگے ہم روزہ دار ہیں عمار نے کہا جس نے شک کے دن روزہ رکھا اوس نے نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی عن
سماك قال دخلت على عكرمة في يوم يشك فيه من رمضان وهو يأكل خبزا وبقلا و
لبنا فقال لي هلم فقلت اني صائم قال وحلف بالله لتفطرن قلت سبحان الله مرتين فلما رأيته يحلف لا يستثني
تقدمت قلت هات الآن ما عندك قال سمعت ابن عباس يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموا
لرؤيته وافطروا لرؤيته فان حال بينكم وبينه سحابة او ظلمة فاكملوا العدة عدة شعبان ولا تستقبلوا
الشهر استقبالا ولا تصلوا رمضان بيوم من شعبان ترجمہ سماک سے روایت ہے میں عکرمہ کے پاس گیا ایک دن جس میں شک تھا رمضان
کا ہے یا شعبان کا وہ روٹی اور ترکاری اور دودھ کھا رہے تھے انہوں نے کہا آؤ میں نے کہا میں روزے سے ہوں انہوں نے اللہ کی
قسم کھائی تم روزہ توڑ دو گے میں نے دوبارہ کہا سبحان اللہ جب میں نے دیکھا وہ قسم کھائے جاتے ہیں اور انشاءاللہ بھی نہیں کہتے میں آگے
کہا لاؤ جو تمہارے پاس ہے اونہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے روزہ رکھو چاند دیکھ کر
اور افطار کرو چاند دیکھ کر اگر تمہارے اور چاند کے بیچ میں ابر آ جاوے یا تاریکی تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو اور رمضان سے پہلے روزے رکھ کر
نہ رمضان کو ملاؤ شعبان سے **التسهيل في صيام يوم الشك** شک کے دن روزہ رکھنا کس کو جائز ہے عن ابي هريرة عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يقول الا لا تقدموا الشهر بيوم او اثنين الا رجل كان يصوم صياما فليصمه
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مت روزے رکھو رمضان سے ایک یا دو دن پہلے مگر وہ شخص جو ہمیشہ اوس دن روزہ رکھا
کرتا ہو وہ رکھے **ثواب من قام رمضان وصامه ايمانا واحتسابا** جو شخص رمضان میں دن کو روزے رکھے اور رات کو عبادت
کرے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکو کیا ثواب ملیگا عن سعيد بن المسيب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قام
رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

رمضان میں رات کو عبادت کرے (یعنی تراویح پڑھے) ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةِ أَمْرٍ فِيهِ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو رغبت دیتے تھے رمضان میں عبادت کرنے کی لیکن زور سے کسی بات کا حکم نہیں کرتے تھے (ورنہ واجب ہو جاتی) آپ فرماتے تھے جو شخص کھڑا ہو رمضان کی راتوں میں یعنی تراویح پڑھے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَتْ وَكَانَ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ وَيَقُولُ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو باہر نکلے مسجد میں نماز پڑھنے کو لیے پھر نماز پڑھائی اور بیان کیا حدیث کو یہانتک کہ کہا حضرت عائشہ نے آپ لوگوں کو رغبت دیتے تھے رمضان کی راتوں میں کھڑے ہونے کی (نماز تراویح میں) مگر زور سے حکم نہیں دیتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص شب قدر میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشے جاوینگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حکم ایسا ہی تہا **ف** یعنی رمضان کا قیام مستحب اور سنت تہا کچھ واجب اور ضرور نہ تہا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان کے باب میں فرماتے تھے جو شخص اس مہینے میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةِ أَمْرٍ فِيهِ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نکلے مسجد میں نماز پڑھنے کو لیے پھر بیان کیا حدیث کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دیتے تھے لوگوں کو رمضان میں عبادت کرنے کی زور سے حکم نہیں دیتے تھے آپ فرماتے تھے جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان کے حق میں فرماتے تھے جو شخص اس مہینے میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے گناہ اگلے بخشے جاوینگے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ فَقَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دیتے تھے رمضان میں کھڑے ہونے کی
مگر زور سے حکم نہ کرتے تھے آپ نے فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ
بخشے جاوینگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں میں کھڑا ہو ایمان
کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشے جاوینگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ
إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
صَامَ رَمَضَانَ وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ
ہے جو شخص قدر کی رات کو کھڑا ہو (عبادت کرے) ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشے جاوینگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من صام یعنی جو شخص روزے رکھے یا من قام یعنی جو شخص کھڑا ہو کر عبادت کرے رمضان میں
اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ لَهُ حَدِّثْنِي بِأَفْضَلِ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ
يُذْكَرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ
رَمَضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الشُّهُورِ وَقَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ترجمہ
نضر بن شیبان سے روایت ہے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے ملے اور اون سے کہا بیان کر مجھ سے سب سے عمدہ فضیلت رمضان کی جو تم
نے سنی ہو ابوسلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرحمان بن عوف نے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے
رمضان کا ذکر کیا تو سب مہینوں پر اوسکو فضیلت دی پھر فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے وہ گناہوں
سے ایسا نکلیگا جیسے اوس روز جس دن ماں نے اوسکو جنا تھا (اوس دن وہ گناہوں سے صاف اور پاک تھا) ۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث
غلط ہے صحیح یوں ہے کہ ابوسلمہ نے ابوہریرہ سے سنا ۔ دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے لیکن اوس میں یوں ہے مَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا
وَاحْتِسَابًا جو شخص روزے رکھے اور کھڑا ہو رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ

بن عبد الرحمن حدثنی بشیء سمعته من ابیک سمعه ابوک من رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس بین ابیک
وبین رسول الله صلی الله علیه وسلم احد فی شهر رمضان قال نعم حدثنی ابی قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان الله تبارک وتعالی فرض صیام رمضان وسننت لکم قیامه فمن صامه وقامه ایمانا واحتسابا خرج من
ذنوبه کیوم ولدته امه ترجمہ نضر بن شیبان سے روایت ہے کہا ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہا مجھ کو کوئی حدیث ایسی بیان کر جو تم
نے اپنے باپ سے سنی ہو اور تمہارے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو بیچ میں اور کوئی واسطہ نہ ہو انہوں نے کہا اچھا حدیث
بیان کی مجھ سے میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے فرض کیے روزے رمضان کے اور سنت ہے کھڑا ہونا اوس
میں جو شخص رمضان میں روزے رکھے اور راتوں کو کھڑا ہو وہ گناہوں سے ایسا نکل جاویگا جیسے اوس روز تھا جس دن اوسکی ماں نے اوسے جنا تھا

فضل الصیام روزے کی فضیلت کا بیان عن علی بن ابی طالب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله تبارک وتعالی
یقول الصوم لی وانا اجزی به وللصائم فرحتان حین یفطر وحین یلقی ربه والذی نفسی بیده لخلوف
فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسک ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے
روزہ خاص میرے لیے ہے یعنی ایسی عبادت ہے جو سوا خدا کے اور کسی کے لیے نہیں ہوتی اگرچہ مسلمان کی سب عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں
مگر روزہ مشرکوں نے بھی ہمیشہ اللہ ہی کے لیے رکھا ہے یا روزہ ایسی عبادت ہے جس میں ریا نہیں ہو سکتی اس لیے وہ خاص خدا کے لیے ہے اور میں
ہی اوسکا بدلہ دونگا اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی جس وقت روزہ کھولتا ہے اور دوسری خوشی اوس وقت ہوگی جب اپنے پروردگار
سے ملیگا قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک زیادہ پسند ہے مشک کی خوشبو سے عن عبد الله
قال الله عز وجل الصوم لی وانا اجزی به وللصائم فرحتان فرحة حین یلقی ربه وفرحة عند فطره و
لخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسک ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے ایسی ہی روایت ہے عن ابی سعید قال
قال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله تبارک وتعالی یقول الصوم لی وانا اجزی به وللصائم فرحتان اذا
افطر فرح واذا لقی الله فجزاه فرح والذی نفس محمد بیده لخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح
المسک ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الصیام لی وانا اجزی به ول
الصائم یفرح مرتین عند فطره ویوم یلقی الله وخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسک ترجمہ ویسی
ہی روایت ہے عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من حسنة عملها ابن آدم الا کتب له
عشر حسنات الی سبعمائة ضعف قال الله عز وجل الا الصیام فانه لی وانا اجزی به یدع شهوته وطعامه من
اجلی الصیام جنة للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم اطیب عند الله
من ریح المسک ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیکی آدمی کرتا ہے اوس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں
سات سو نیکیوں تک اللہ جل جلالہ نے فرمایا مگر روزہ خاص میرے لیے ہے میں اوسکا بدلہ دونگا اپنی خواہش کو وہ کھانے کو چھوڑتا ہے

میرے لیے روزہ ڈھال ہے (جیسے ڈھال لڑائی مین زخمون سے بچاتی ہے اسیطرح روزہ شیطان کے حملونکو روکتا ہے) روزہ دار کو دو خوشیان ہین
ایک روزہ کھولتے وقت دوسری پروردگار سے ملتے وقت البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو زیادہ پسند ہے مشک کی خوشبو سے عن
ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام ھو لی وانا اجزی بہ والصیام
جنۃ اذا کان یوم صیام احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان شاتمہ احد او قاتلہ فلیقل انی صائم والذی
نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ یوم القیامۃ من ریح المسک للصائم فرحتان یفرحھما اذا
افطر فرح بفطرہ واذا لقی ربہ عزوجل فرح بصومہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سب کام آدمی کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ وہ میرا ہے مین اوسکا بدلہ دونگا روزہ ڈھال ہے جب تم مین سے کسی کے روزے کا دن ہو تو بیہودہ
بکے (یعنی جھوٹ بولے غیبت نکرے) نہ چلاوے اگر کوئی اوسکو گالی دیوے یا اوس سے لڑے تو کہدیوے مین روزہ دار ہون قسم ہے اوس شخص کی
جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے البتہ روزہ دار کو دوہری خوشی ہے ایک جسوقت روزہ کھولتا ہے خوش ہوتا ہے روزہ کھولنے سے دوسرے جب
اللہ سے ملیگا خوش ہوگا اپنے روزے سے عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عزوجل کل
عمل ابن آدم لہ الا الصیام ھو لی وانا اجزی بہ الصیام جنۃ فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا
یصخب فان شاتمہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرء صائم والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب
عند اللہ من ریح المسک ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
قال اللہ عزوجل کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام ھو لی وانا اجزی بہ والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم
الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے
اللہ نے فرمایا ہر کام آدمی کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ وہ میرے لیے ہے مین اوسکا بدلہ دونگا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان
ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک بہتر ہے مشک کے خوشبو سے عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل
حسنۃ یعملھا ابن آدم فلہ عشر امثالھا الا الصیام لی وانا اجزی بہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا (اللہ تعالی فرماتا ہے) ہر نیکی کے بدلے آدمی کو دس نیکیون کا ثواب ملیگا مگر روزہ وہ میرے لیے ہے مین ہی اوسکا بدلہ دونگا عن
ابی امامۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت مرنی بامر آخذہ عنک قال علیک بالصوم فانہ
لا مثل لہ ترجمہ ابو امامہ رض سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا مجھکو ایک کام بتلایئے جسکو مین حاصل
کرون آپ سے آپنے فرمایا تو روزے کو اختیار کر اس کے برابر کوئی (عبادت) نہین ہے عن ابی امامۃ الباھلی قال قلت یا رسول
اللہ مرنی بامر ینفعنی اللہ بہ قال علیک بالصوم فانہ لا مثل لہ ترجمہ ابو امامہ باہلی سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مجھکو
ایسا کام بتلایئے جس سے اللہ مجھکو نفع دیوے آپنے فرمایا روزہ لازم کر لے اسکے برابر کوئی کام نہین ہے عن ابی امامۃ انہ سال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل افضل قال علیک بالصوم فانہ لا عدل لہ ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے اونہون نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کونسا کام افضل ہے آپنے فرمایا روزہ اسکی برابر دوسرا کام نہیں ہے عن ابی امامۃ قال قلت یا رسول اللہ مرنی بعمل قال علیک با
لصوم فانہ لا عدل لہ ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھکو کسی کام کا حکم دیجیے آپنے فرمایا روزہ رکھا کر اسکے برابر
دوسرا کام نہیں ہے عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصوم جنۃ ترجمہ معاذ بن جبل سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصوم جنۃ
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصیام جنۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے (جو گناہوں سے باز رکھتا ہے اور شیطان کے حملوں سے بچاتا ہے) عن ابی ہریرۃ
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصیام جنۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
روزہ سپر ہے عن مطرف رجل من بنی عامر بن صعصعۃ ان عثمان بن ابی العاص دعا لہ بلبن یسقیہ فقال مطرف
انی صائم فقال عثمان سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الصیام جنۃ کجنۃ احدکم من القتال
ترجمہ مطرف سے روایت ہے جو بنی عامر بن صعصعہ کی اولاد میں سے ایک شخص تھے عثمان بن ابی العاص نے انکو پلانے کیلیے دودھ منگوایا
انھوں نے کہا میں روزے سے ہوں عثمان نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ سپر ہے جیسے تم میں کسی کے پاس
لڑائی کی سپر ہوتی ہے عن مطرف قال دخلت علی عثمان بن ابی العاص فدعا بلبن فقلت انی صائم فقال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الصوم جنۃ من النار کجنۃ احدکم من القتال ترجمہ مطرف سے روایت ہے میں عثمان بن
ابی العاص پاس گیا انہوں نے دودہ منگوایا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے روزہ سپر ہے جہنم کی آگ سے جیسے تم میں سے کسی کے پاس لڑائی کی سپر ہو عن ابی عبیدۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول الصوم جنۃ ما لم یخرقھا ترجمہ ابو عبیدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ سپر ہے جبتک
اسکو پھاڑے نہیں (یعنی جبتک غیبت کرے یا جھوٹ نہ بولے کیونکہ اس سے روزہ بگڑجاتا ہے جیسے ڈھال پھٹ جاتی ہے) عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال الصیام جنۃ من النار فمن اصبح صائما فلا یجہل یومئذ وان امرؤ جہل علیہ فلا یشتمہ ولا
یسبہ ولیقل انی صائم والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک ترجمہ ام المومنین
عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے آگ کی (یعنی جہنم کی آگ سے بچا دیگا) جو شخص صبح کو روزہ دار ہو
وہ جہالت نہ کرے اگر کوئی شخص اوس سے جہالت کرے تو اوسکو گالی نہ دے برا نہ کہے بلکہ یوں کہدے کہ میں روزہ دار ہوں قسم اوس شخص کی جسکے
ہاتھ میں محمد کی جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ پاکیزہ ہے عن ابی عبیدۃ قال الصیام جنۃ
ما لم یخرقھا ترجمہ ابو عبیدہ نے کہا روزہ ڈھال ہے جبتک اوسکو پھاڑے نہیں عن سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال للصائمین باب فی الجنۃ یقال لہ الریان لا یدخل فیہ احد غیرھم فاذا دخل آخرھم اغلق من دخل
فیہ شرب ومن شرب لم یظمأ ابدا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا روزہ داروں کے

یعنی جنت میں ایک دروازہ ہے جسکو ریان کہتے ہیں اس میں کوئی نجاوے گا سوا روزہ داروں کے جب سب روزہ دار پہنچ جاوینگے (یہاں تک کہ
اخیر شخص اوسکے اندر جاویگا تو وہ دروازہ بند ہوجاویگا جو شخص اوسکے اندر جاویگا وہ پیوے گا وہاں کے پانی کو اور جو پیوے گا وہ
پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا عن سہل قال ان فی الجنۃ بابا یقال لہ الریان یقال یوم القیامۃ این الصائمون هل لكم
الی الریان من دخله لم یظمأ ابدا فاذا دخلوا اغلق علیهم فلم یدخل فیه احد غیرهم ترجمہ سہل نے کہا جنت میں
ایک دروازہ ہے جسکو ریان کہتے ہیں قیامت کے روز پکارا جاویگا روزہ دار کہاں ہیں آتے ہو ریان کیطرف جو شخص اوسکے اندر جاویگا
وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا جب وہ سب اوسکے اندر چلے جاوینگے تو وہ دروازہ بند ہوجاویگا پھر کوئی اوسمیں نجاویگا عن ابی هريرة
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من انفق زوجين في سبيل الله عز وجل نودي في الجنة يا عبد الله هذا
خير فمن كان من اهل الصلوة يدعى من باب الصلوة ومن كان من اهل الجهاد دعي من باب الجهاد ومن كان
من اهل الصدقة يدعى من باب الصدقة ومن كان من اهل الصيام دعي من باب الريان قال ابو بكر
الصديق يا رسول الله ما على احد يدعى من تلك الابواب من ضرورة فهل يدعى احد من تلك الابواب كلها
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم وارجو ان تكون منهم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص جوڑا (دو اشرفیاں یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں یا دو غلام یا دو لونڈیاں) دیوے
اللہ کی راہ میں جنت میں پکارا جاویگا اے اللہ کے بندے یہ تیری نیکی ہے تو جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جاویگا اور
جو شخص جہادی ہوگا (غازی) وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو شخص صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے بلایا جاویگا
اور جو شخص روزہ دار ہوگا وہ روزے کے دروازے سے بلایا جاویگا - ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ جو شخص سب دروازوں سے بلایا جاوے
اوسکو کیا تکلیف ہوگی کوئی ایسا بھی ہوگا جو سب دروازوں سے بلایا جاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور مجھ کو امید ہے کہ تم
ایسے ہی لوگوں میں سے ہوگے ف جو سب دروازوں سے بلائے جاوینگے اس حدیث سے فضیلت اور بزرگی حضرت ابوبکر صدیق
کی معلوم ہوئی روزہ اور نماز اور صدقہ اور جہاد سب باتوں میں ابوبکر صدیق کامل تھے پھر اون کے جنتی ہونے میں کیا شک ہے عن
عبد الله قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن شباب لا نقدر على شيء قال يا معشر الشباب عليكم
بالباءة فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہم جوان تھے تاب نرکھتے تھے آپ نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے تم نکاح کرو اس لیے کہ نکاح کر لینے
سے نگاہ نیچی رہتی ہے (یعنی عورتوں کے گھورنے سے بچتا ہے) اور شرمگاہ بچی رہتی ہے (زنا سے) اور جو شخص نکاح کا مقدور نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ
اوسکو خصی بنا دیگا ف یعنی جیسے خصی کر ڈالنے سے شہوت جاتی رہتی ہے اوسیطرح روزہ رکھنے سے شہوت کم ہو جاویگی عن علقمة ان
ابن مسعود لقی عثمان بعرفات فخلا به فحدثه وان عثمان قال لابن مسعود هل لك في فتاة ازوجكها
فدعا عبد الله علقمة فحدث ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من استطاع منكم الباءة فليتزوج فانه اغض

لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهٗ وِجَاءٌ ترجمہ علقمہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عثمانؓ سے ملے عرفات مین اور تنہائی مین اونسے باتین کین حضرت عثمان نے عبداللہ بن مسعود سے کہا مین تمہارا نکاح ایک جوان عورت سے کر دون عبداللہ بن مسعود نے علقمہ کو بلا بھیجا اور یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے نکاح کا مقدور رکھے وہ نکاح کرے یہ اوسکی نگاہ کو روکے گا اور شرمگاہ کو بچا رکھیگا اور جو شخص نکاح کا مقدور نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ ترجمہ عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح کرے جسکو اتنا مقدور ہو وہ روزہ رکھے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَمَعَنَا عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ وَجَمَاعَةٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيْثٍ مَا رَاَيْتُهٗ حَدَّثَ بِهِ الْقَوْمَ اِلَّا مِنْ اَجْلِيْ لِاَنِّيْ كُنْتُ اَحْدَثَهُمْ سِنًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ترجمہ عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس گئے ہمارے ساتھ علقمہ تھے اور اسود اور کئی ایک لوگ انہون نے ایک حدیث بیان کی مین سمجھتا ہون میرے لیے بیان کی کیونکہ مین ان سب مین کمسن تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ جوانون کے جو شخص تم مین سے مقدور رکھے نکاح کا وہ نکاح کرلے اسلیے کہ نکاح روکتا ہے نگاہ کو اور بچا رکھتا ہے فرج کو یعنی شرمگاہ کو عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فِتْيَةٍ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهٗ وِجَاءٌ ترجمہ علقمہ سے روایت ہے مین عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس تھا اور وہ حضرت عثمانؓ کے پاس بیٹھے تھے حضرت عثمانؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان عورت پر گزرے آپنے فرمایا جو شخص تم مین سے طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نگاہ کو روکتا ہے اور شرمگاہ کو بچا رکھتا ہے اور جو شخص اتنا مقدور نہ رکھے وہ روزہ رکھے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث میں ابو معشر راوی ہے اوسکا نام زیاد بن کلیب ہے اور وہ ثقہ ہے مصاحب تھا ابراہیم نخعی کا اور سے منصور اور مغیرہ اور شعبہ نے روایت کیا اور ایک ابو معشر مدینہ کا رہنے والا ہے اوسکا نام نجیح ہے وہ ضعیف ہے اور ضعف کے ساتھ منکر حدیثین اوسنے لائین اوسکی منکر حدیثون میں سے ایک وہ ہے جو اوسنے روایت کی محمد بن عمرو سے اونہون نے ابو سلمہ سے اونہون نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ یعنی درمیان پورب اور پچھم کے قبلہ ہے اور ایک وہ ہے جو ہشام بن عروہ سے روایت کی انہون نے اپنے باپ سے اونہون نے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کاٹو گوشت کو چھری سے لیکن اوسکو نوچ کر کھاؤ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ وَلٰكِنِ انْهَشُوْهُ نَهْشًا

بَابُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ جو شخص اللہ کی راہ مین ایک روزہ رکھے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ زَحْزَحَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن روزہ رکھے اللہ کی راہ مین وہ میدان

(یعنی جہاد کے سفر میں یا حج کے سفر میں) اللہ تعالیٰ اسکو جہنم سے اس روزے کی وجہ سے ستر برس کی راہ دور کر دیگا عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ باعد اللہ بینہ وبین النار بذلک الیوم
سبعین خریفا ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صام یوما فی سبیل اللہ باعد اللہ عز وجل وجہہ عن النار سبعین خریفا عن ابی سعید عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ باعد اللہ وجہہ من جہنم سبعین عاما عن ابی سعید انہ سمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد یصوم یوما فی سبیل اللہ عز وجل الا باعد اللہ عز وجل بذلک الیوم وجہہ
من النار سبعین خریفا عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ عز وجل باعد
اللہ من النار سبعین خریفا عن ابی سعید الخدری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صام
یوما فی سبیل اللہ تبارک وتعالیٰ باعد اللہ وجہہ من النار سبعین خریفا عن ابی سعید الخدری قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم عبد یوما فی سبیل اللہ الا باعد اللہ تعالیٰ بذلک الیوم من النار
عن وجہہ سبعین خریفا عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام یوما فی سبیل
اللہ باعد اللہ بذلک حر جہنم عن وجہہ سبعین خریفا عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال من صام یوما فی سبیل اللہ باعد اللہ بذلک الیوم النار عن وجہہ سبعین خریفا عن عقبۃ
بن عامر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام یوما فی سبیل اللہ عز وجل باعد اللہ منہ جہنم مسیرۃ
مائۃ عام (ف) ان سب احادیث کے لفظوں میں کچھ کچھ اختلاف ہے لیکن مطلب ایک ہے ما یکرہ
من الصیام فی السفر سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے عن کعب بن عاصم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لیس من البر الصیام فی السفر ترجمہ کعب بن عاصم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے ف علما نے اختلاف کیا ہے سفر میں رمضان کے روزے رکھنا کیسا ہے بعض ظاہریہ کے نزدیک
جائز ہی نہیں بلکہ اگر رکھے تو روزہ درست نہ ہوگا اور قضا لازم ہوگی اور جمہور علما کے نزدیک جائز ہے لیکن مالک اور ابو حنیفہ اور
شافعی کے نزدیک روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تکلیف نہ ہو نہیں تو افطار بہتر ہے اور سعید بن المسیب اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق کے
نزدیک روزہ نہ رکھنا بہتر ہے اور یہ حدیث محمول ہے اس صورت پر جب روزے سے ضرر کا احتمال ہو عن سعید بن المسیب قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من البر الصیام فی السفر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت
خطا ہے درست سعید بن المسیب سے مرسلاً ہے شاید یہ روایت ہے اس روایت میں ابن کثیر کا کسی نے ساتھ نہیں دیا عن جابر بن
عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای ناسا مجتمعین علی رجل فسال فقالوا رجل اجہدہ الصوم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من البر الصیام فی السفر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لوگون کو دیکھا ایک شخص پر جمع ہین آپنے پوچھا کیا ہی لوگون نے کہا روزہ سے پریشان ہو گیا ہے (اور یہ واقعہ سفر مین تھا) آپنے
فرمایا سفر مین روزہ رکھنا نیکی نہین ہے عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر برجل في ظل شجرة
يرش عليه الماء فقال ما بال صاحبكم هذا قالوا يا رسول الله صائم قال انه ليس من البر ان تصوموا في السفر
وعليكم برخصة الله التي رخص لكم فاقبلوها ترجمه جابر بن عبد الله سے روایت ہی رسول الله صلى الله عليه وسلم ایک شخص پر
گزرے جو درخت کی سایہ مین تھا اسپر پانی ڈال رہے تھے آپنے فرمایا اسکو کیا ہوا ہے لوگون نے کہا یا رسول الله روزہ دار ہے آپنے فرمایا سفر مین روزہ
رکھنا کوئی نیکی نہین ہے تم قبول کرو الله کی رخصت کو جو اوس نے تم کو دی ہے عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال ليس من البر الصيام في السفر عليكم برخصة الله عز وجل فاقبلوها عن جابر ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس من البر الصيام في السفر ترجمه اوپر گزر چکا عن جابر بن عبد الله ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا قد ظلل عليه في السفر فقال ليس من البر الصيام في السفر ترجمه جابر سے روایت
ہی رسول الله صلى الله عليه وسلم نے ایک شخص کو دیکھا سفر مین اوسپر سایہ کیا گیا تھا آپنے فرمایا سفر مین روزہ رکھنا نیکی نہین ہی عن
جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى مكة عام الفتح في رمضان فصام حتى بلغ كراع الغميم فصام الناس
فبلغه ان الناس قد شق عليهم الصيام فدعا بقدح من ماء بعد العصر فشرب والناس ينظرون فافطر بعض الناس وصام
بعضهم فبلغه ان ناسا صاموا فقال اولئك العصاة ترجمه جابر سے روایت ہی رسول الله صلى الله عليه وسلم جس سال کہ فتح ہوا
مکہ کی طرف چلے رمضان مین تو روزہ رکھتے رہے یہانتک کہ پہونچے کراع الغمیم مین (کراع الغمیم دو لفظ ہین ایک کراع یعنی ندی دوسری غمیم جو ایک
وادی کا نام ہے اور دونون ملکر ایک موضع کا نام ہے جو مدینہ سے سات منزل پر ہے اور مکہ سے دو منزل پر) اور لوگ بھی جو آپ کے ساتھ تھے
روزہ رکھتے تھے آپکو خبر پہونچی کہ روزہ لوگون پر بھاری ہو گیا ہے آپنے ایک پیالہ پانی کا منگوایا عصر کے بعد اور پی لیا لوگ دیکھ رہے تھے
اسپر بعض لوگون نے روزہ کھول ڈالا (آپ کو دیکھکر) اور بعضون نے روزہ رکھا جب آپکو یہ خبر پہونچی کہ بعض لوگون نے روزہ
رکھا ہے آپنے فرمایا وہ گنہگار ہین ف اسلیے کہ جب روزہ سفر مین شاق ہو تو افطار بہتر ہے خصوصا جہاد کے سفر مین جہان روزہ سے
ضعیف ہو جانیکا احتمال ہے عن ابي هريرة قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بطعام بمر الظهران فقال لابي بكر و
عمر ادنيا فكلا فقالا انا صائمان فقال ارحلوا لصاحبيكم اعملوا لصاحبيكم ترجمه ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
الله صلى الله عليه وسلم پاس کہانا لایا گیا مر الظہران (ایک مقام کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) مین آپنے ابو بکر اور عمر رضی الله عنہما سے
فرمایا نزدیک آؤ اور کہاؤ اون دونون نے کہا ہم روزے سے ہین آپنے فرمایا لوگو تم اپنے دونو یارون کی سواری طیار کرو اور کام کرو
انکے حصہ کا اسلیے کہ وہ روزہ دار ہین عن ابي سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رسول الله صلى الله عليه
وسلم يتغدى بمر الظهران ومعه ابو بكر وعمر فقال الغداء مرسل ترجمه ابو سلمہ سے یہی حدیث مرسلا روایت کی گئی ہے
کہ آپ صبح کا کہانا کہا رہے تھے مر الظہران مین آپکے ساتھ ابو بکر اور عمر تھے اخیر تک عن ابي سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

وابا بکر و عمر کانوا من الظھر ان موصل ترجمہ پر گزرا

ذکر وضع الصیام عن المسافر مسافر کو روزہ معاف ہونا

عن عمرو بن امیۃ الضمری قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر فقال انتظر الغداء یا ابا امیۃ فقلت انی صائم فقال تعال ادن منی حتی اخبرک عن المسافر ان اللہ عز وجل وضع عنہ الصیام ونصف الصلوۃ ترجمہ عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سفر سے آیا اور آپ نے فرمایا صبح کو کھانے کے لیے ٹھہرو میں نے کہا میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا ادھر آ میرے پاس میں تجھکو مسافر کا حکم بتلا دوں اللہ جل جلالہ نے روزہ اور آدھی نماز کو معاف کر دیا ہے مسافر پر عن عمرو بن امیۃ الضمری قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تنتظر الغداء یا ابا امیۃ قلت انی صائم فقال تعال اخبرک عن المسافر ان اللہ وضع عنہ یعنی الصیام ونصف الصلوۃ عن ابی امیۃ الضمری قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر فسلمت علیہ فلما ذھبت لاخرج قال انتظر الغداء یا ابا امیۃ قلت انی صائم یا نبی اللہ قال تعال اخبرک عن المسافر ان اللہ تعالی وضع عنہ الصیام ونصف الصلوۃ ترجمہ ابی امیہ سے میں آیا نیا زیادہ ہے کہ میں سفر سے آیا میں نے آپ کو سلام کیا جب میں جانے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو کھانا کھاتے جاؤ عن ابی امیۃ یعنی الضمری انہ قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحوہ عن ابی امیۃ الضمری انہ قدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر قال انتظر الغداء ابا امیۃ قلت انی صائم قال ادن اخبرک عن المسافر ان اللہ وضع عنہ الصیام ونصف الصلوۃ عن ابی امیۃ الضمری انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر وھو صائم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعال اخبرک عن الصیام ان اللہ عز وجل وضع عن المسافر الصیام ونصف الصلوۃ عن ابی امیۃ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سفر نحوہ ترجمہ وہی ہے جو گزرا عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ وضع عن المسافر یعنی نصف الصلوۃ والصوم وعن الحبلی والمرضع ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے معاف کر دیا مسافر کو روزہ اور آدھی نماز اور پیٹ والی اور دودھ پلانے والی عورت کو

ف اگر روزے سے ان کو ضرر یا نقصان کا خوف ہو لیکن پیچھے قضا کر لیں عن ایوب عن یحیی بن ابی کثیر عن عمہ حدثنا

شیخ من قشیر عن عمہ حدثنا ثم الفیناہ فی ابل لہ فقال لہ ابو قلابۃ حدثہ فقال الشیخ حدثنی عمی انہ ذھب فی ابل لہ فانتھی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یاکل او قال یطعم فقال ادن فکل او قال ادن فاطعم فقلت انی صائم فقال ان اللہ عز وجل وضع عن المسافر شطر الصلوۃ والصیام وعن الحامل والمرضع ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک شیخ سے قشیر کے (قشیر ایک قبیلے کا نام ہے) انہوں نے سنا اپنے چچا سے۔ ایوب نے کہا پہلے ابن شیخ نے ہم سے حدیث بیان کی تھی پھر ہم نے ان کو اونٹوں میں دیکھا تو ابو قلابہ نے کہا حدیث بیان کر ان سے اوس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے چچا نے وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ گیا تو رسول اللہ صلعم تک پہنچا آپ کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا نزدیک آ اور کھا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے معاف کر دیا ہے مسافر سے آدھی نماز کو اور روزے کو اسی طرح پیٹ والی عورت اور دودھ پلانے والی کو روزہ معاف کر دیا ہے عن

أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي صَاحِبِ الْحَدِيثِ فَدَلَّنِي عَلَيْهِ فَلَقِيتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي قَرِيبٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلٍ كَانَتْ لِي أُخِذَتْ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ يَأْكُلُ فَدَعَانِي إِلَى طَعَامِهِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ ذٰلِكَ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ ترجمہ ایوب رض سے روایت ہے ابوقلابہ نے مجھ سے حدیث بیان کی پھر کہا تم اس حدیث کے بیان کرنیوالے سے ملو گے پھر مجھ کو اسکا نشان بتلایا میں اس سے ملا اوس نے کہا مجھ سے میرے ایک عزیز نے بیان کیا جسکو انس بن مالک کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے اونٹ لیکر گیا جب میں آپ پاس پہونچا تو آپ کھانا کھا رہے تھے آپنے مجھ کو بلایا کھانے کے لیے میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپنے فرمایا نزدیک آ میں تجھ سے بیان کروں اللہ تعالی نے مسافر کو آدھی نماز اور روزہ معاف کر دیا ہے

عَنْ رَجُلٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ فَإِذَا هُوَ يَتَغَدَّى قَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ هَلُمَّ أُخْبِرْكَ عَنِ الصَّوْمِ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ وَرَخَّصَ لِلْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک کام کو آیا آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے آپنے فرمایا کھانا (کھا) میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپنے فرمایا ادھر آ میں تجھ کو روزہ کا حکم بتلاؤں اللہ تعالی نے مسافر کو آدھی نماز معاف کر دی ہے اور روزہ معاف کر دیا ہے اور حاملہ اور دودھ پلانیوالی کو رخصت دی ہے

عَنْ هَانِئِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيشِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا صَائِمٌ وَهُوَ يَأْكُلُ قَالَ هَلُمَّ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ تَعَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ ترجمہ ہانی بن شخیر سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک شخص سے جو بلحریش میں سے تھا اوس نے سنا اپنے باپ سے کہا میں مسافر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میں روزہ دار تھا آپ کھانا کھا رہے تھے آپنے فرمایا آ میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپنے فرمایا تو نہیں جانتا جو اللہ تعالی نے معاف کیا ہے مسافر کو میں نے کہا کیا معاف کیا ہے آپنے فرمایا روزہ اور آدھی نماز

عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيشِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ ترجمہ ہانی بن عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے اونہوں نے سنا ایک شخص سے جو بلحریش میں سے تھا اوس نے سنا اپنے باپ سے کہا میں مسافر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میں روزہ سے تھا آپ کھانا کھا رہے تھے آپنے فرمایا آ میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپنے فرمایا تو نہیں جانتا جو اللہ تعالی نے معاف کیا ہے مسافر کو میں نے کہا کیا معاف کیا ہے آپنے فرمایا روزہ اور آدھی نماز

عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيشِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ ترجمہ ہانی بن عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے اوس نے سنا بلحریش کے ایک شخص سے اوس نے سنا اپنے باپ سے کہا ہم سفر میں کرتے تھے جب تک اللہ چاہتا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپ کھانا کھا رہے تھے آپنے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپنے فرمایا میں تم کو روزہ

بتلاتا ہوں اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ معاف کر دیا ہے اور آدھی نماز معاف کر دی ہے عن هانئ بن عبد الله بن الشخير قال كنت مسافرا فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يأكل وانا صائم فقال هلم قلت اني صائم قال تدري ما وضع الله عن المسافر قلت وما وضع الله عن المسافر قال الصوم وشطر الصلوة ترجمہ اوپر گزر چکا عن غيلان قال خرجت مع ابي قلابة في سفر فقرب طعاما فقلت اني صائم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج في سفر فقرب طعاما فقال لرجل ادن فاطعم قال اني صائم قال ان الله وضع عن المسافر نصف الصلوة والصوم في السفر فادن فاطعم فدنوت فطعمت ترجمہ غیلان سے روایت ہے میں ابو قلابہ کے ساتھ نکلا سفر میں انہوں نے کھانا سامنے کیا میں نے کہا میں روزہ سے ہوں ابو قلابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نکلے آپ کے سامنے کھانا آیا آپ نے ایک شخص سے کہا آ اور کھا وہ بولا میں روزہ سے ہوں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر کو آدھی نماز اور روزہ سفر میں معاف کر دیا ہے تو آ اور کھا میں گیا اور کھایا

فضل الافطار في السفر على الصوم سفر میں روزہ نہ رکھنے کی فضیلت عن انس بن مالك قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا في يوم حار واتخذنا ظلالا فسقط الصوام وقام المفطرون فسقوا الركاب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب المفطرون اليوم بالاجر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا تو بعضوں نے افطار کیا ایک دن بہت گرمی تھی ہم اترے اور سایہ لگائے روزہ دار تھک کر گر پڑے اور بے روزہ اٹھے اور اونٹوں کو پانی پلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کا ثواب بے روزہ لوگ لے گئے

ذكر قوله الصائم في السفر كالمفطر في الحضر روزہ رکھنا سفر میں ایسا ہے جیسے بے روزہ ہونا گھر میں عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف قال يقال الصائم في السفر كالمفطر في الحضر ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف نے کہا لوگ کہتے ہیں سفر میں روزہ رکھنا ایسا ہے جیسے حضر میں افطار کرنا **ف** یعنی سفر میں روزہ رکھنے کا کچھ ثواب نہیں ہے یا روزہ رکھنا گناہ ہے یعنی جس صورت میں ضرر کا احتمال ہو۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے عبد الرحمن بن عوف سے مرفوعاً روایت کی ہے عن عبد الرحمن بن عوف قال الصيام في السفر كالافطار في الحضر ترجمہ عبد الرحمن بن عوف نے کہا سفر میں روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جیسے حضر (یعنی گھر) میں افطار کرنا عن عبد الرحمن بن عوف قال الصائم في السفر كالمفطر في الحضر ترجمہ عبد الرحمن بن عوف نے کہا سفر میں روزہ رکھنے والا ایسا ہی ہے جیسے حضر میں افطار کرنے والا

الصيام في السفر سفر میں روزہ رکھنے کا بیان عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج في رمضان فصام حتى اتى قديدا ثم اتي بقدح من لبن فشرب وافطر هو واصحابه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نکلے (سفر میں) تو روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ قدید (ایک مقام ہے مدینہ سے سات منزل پر مکہ کی طرف) میں پہنچے پھر ایک پیالہ دودھ کا آپ کے سامنے آیا آپ نے پی لیا اور آپ کے اصحاب نے بھی پیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں اگر کسی نے روزہ رکھا ہو پھر تکلیف معلوم ہو تو توڑ سکتا ہے عن ابن عباس قال صام رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة حتى اتى قديدا ثم افطر حتى اتى مكة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا جب ... ہو گئے

یہاں تک کہ قدید میں پہنچے پھر افطار کیا یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صام في السفر
حتى أتى قديدا ثم دعا بقدح من لبن فشرب فأفطر هو وأصحابه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سفر میں روزہ رکھا یہاں تک کہ قدید میں آئے پھر ایک پیالہ دودھ کا منگوایا آپ نے پیا اور آپ کے اصحاب نے بھی پیا عن ابن عباس قال خرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى مكة فصام حتى أتى عسفان فدعا بقدح فشرب قال شعبة في رمضان فكان ابن عباس
يقول من شاء صام ومن شاء أفطر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف نکلے تو روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ عسفان میں پہنچے
تو ایک پیالہ منگوایا اور پیا رمضان میں ابن عباس کہتے تھے جو چاہے سفر میں روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے عن ابن عباس قال سافر
رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان فصام حتى بلغ عسفان ثم دعا بإناء فشرب نهارا ليراه الناس ثم أفطر ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا رمضان میں تو روزے رکھتے رہے یہاں تک کہ عسفان میں پہنچے پھر ایک برتن
منگوایا اور دن کو پانی پیا لوگ دیکھتے تھے پھر روزہ نہیں رکھا عن العوام بن حوشب قال قلت لمجاهد الصوم في السفر قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم ويفطر ترجمہ عوام بن حوشب سے روایت ہے میں نے مجاہد سے کہا سفر میں روزہ کیسا ہے
انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے اور افطار کرتے تھے عن مجاهد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صام في شهر رمضان
وأفطر في السفر ترجمہ مجاہد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں روزے رکھے پھر افطار کیا سفر میں عن حمزة بن عمرو الأسلمي
أنه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصوم في السفر قال إن ذكر كلمة معناها إن شئت فصم وإن شئت فأفطر عن
ترجمہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ جی چاہے افطار کر
حمزة بن عمرو قال يا رسول الله مثله مرسل عن حمزة قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصوم في السفر
قال إن شئت أن تصوم فصم وإن شئت أن تفطر فأفطر عن حمزة بن عمرو قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن الصوم في السفر فقال إن شئت أن تصوم فصم وإن شئت أن تفطر فأفطر عن حمزة بن عمرو الأسلمي قال يا رسول
الله أجد قوة على الصيام في السفر قال إن شئت فصم وإن شئت فأفطر عن حمزة بن عمرو أنه سأل رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن الصوم في السفر فقال إن شئت أن تصوم فصم وإن شئت أن تفطر فأفطر ترجمہ
ان سب حدیثوں کے معنے ایک ہیں لیکن لفظوں میں کچھ کچھ اختلاف ہے عن حمزة بن عمرو قال كنت أسرد الصيام على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إني أسرد الصيام في السفر فقال إن شئت فصم وإن شئت فأفطر ترجمہ
حمزہ بن عمرو سے روایت ہے میں پے در پے روزے رکھا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میں نے کہا یا رسول اللہ میں سفر میں
پے در پے روزے رکھتا ہوں [illegible] جی چاہے تو افطار کر عن حمزة قال قلت يا نبي الله إني رجل أسرد الصيام أفأصوم
في السفر قال إن شئت فصم وإن شئت فأفطر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن حمزة بن عمرو أنه سأل رسول الله صلى الله عليه
وسلم وكان رجلا يصوم في السفر فقال إن شئت فصم وإن شئت فأفطر ترجمہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے سفر میں [illegible]

اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ جی چاہے نہ رکھ عن حمزۃ بن عمرو انہ قال لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اجد فی قوۃ علی الصیام فی السفر فہل علی جناح قال ہی رخصۃ من اللہ عز وجل فمن اخذ بہا فحسن
ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ ترجمہ حمزہ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں اپنے روزے کی طاقت رکھتا
ہوں سفر میں کیا مجھ پر کچھ گناہ ہے روزہ رکھنے سے آپ نے فرمایا یہ ایک رخصت ہے اللہ جل جلالہ کی جو شخص اس رخصت کو لیوے تو اچھا
ہے اور جو روزہ رکھنا چاہے تو اوس پر کچھ گناہ نہیں ہے عن حمزۃ بن عمرو الاسلمی انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اصوم فی السفر قال ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا سفر میں روزہ رکھوں آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے اور رکھ جی چاہے نہ رکھ عن حمزۃ بن عمرو انہ قال یا رسول
اللہ انی رجل اصوم افاصوم فی السفر قال ان شئت فصم وان شئت فافطر عن عائشۃ قالت ان حمزۃ قال
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے حمزہ نے کہا یا رسول اللہ میں سفر میں روزہ رکھوں اور
وہ بہت روزے رکھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور جی چاہے تو نہ رکھ عن عائشۃ
قالت ان حمزۃ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اصوم فی السفر فقال ان شئت فصم وان شئت
فافطر عن عائشۃ ان حمزۃ الاسلمی سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصوم فی السفر وکان رجلا یسرد
الصوم فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی سعید قال کنا نسافر فی رمضان فمنا الصائم
ومنا المفطر لا یعیب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ہم رمضان میں سفر کرتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی ہم میں سے روزہ رکھتا کوئی نہ رکھتا اور کوئی دوسرے کو عیب نہ لگاتا عن ابی سعید
قال کنا نسافر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمنا الصائم ومنا المفطر ولا یعیب الصائم علی المفطر ولا یعیب المفطر
علی الصائم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن جابر قال سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصام بعضنا و
افطر بعضنا ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تو بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا اور
بعضوں نے نہیں رکھا عن ابی سعید وجابر بن عبد اللہ انہما سافرا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصوم الصائم
ویفطر المفطر ولا یعیب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم ترجمہ ابو سعید و جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے دونوں
دونوں نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو کوئی روزہ رکھتا تھا کوئی افطار کرتا اور کوئی دوسرے پر عیب نہ لگاتا

الرخصۃ للمسافر ان یصوم بعضا ویفطر بعضا مسافر کو اختیار ہے کہ رمضان میں کچھ دن روزے رکھے کچھ دن افطار کرے عن ابن عباس قال
خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح صائما فی رمضان حتی اذا کان بالکدید افطر ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا رمضان میں نکلے روزہ رکھے ہوئے جب کدید میں پہنچے تو افطار کیا

الرخصة في الإفطار لمن حضر شهر رمضان فصام ثم سافر جو شخص رمضان مین روزہ رکھے پھر سفر کو جاوے تو روزہ کہول سکتا ہے عن ابن عباس قال سافر رسول الله صلى الله عليه وسلم فصام حتى بلغ عسفان ثم دعا باناء فشرب نهارا ليراه الناس ثم افطر حتى دخل مكة في رمضان قال ابن عباس فصام رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا تو روزہ رکھا عسفان تک (ایک مقام ہے مکے سے دوسری منزل پر) مین پہونچے تو ایک برتن پانی کا منگوایا اور دن کو پانی پیا اسلیے کہ لوگ دیکھین پھر روزہ نہ رکھا یہانتک کہ مکہ مین پہونچے رمضان مین ابن عباس نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا سفر مین اور افطار بھی کیا اب جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے افطار کرے

وضع الصيام عن الحبلى والمرضع حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزے معاف ہونا

عن انس بن مالك انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتغدى فقال له النبي صلى الله عليه وسلم هلم الى الغداء فقال اني صائم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوة وعن الحبلى والمرضع ترجمہ انسؓ بن مالک سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ کھانا کھا رہے تھے تو ان کو آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ انس نے کہا مین روزہ دار ہون آپ نے فرمایا اللہ نے معاف کردیا ہے مسافر کو روزہ اور آدھی نماز اسیطرح پیٹ والی اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ معاف ہے جب ضرر کا احتمال ہو لیکن پھر قضا کرنا ضرور ہے

تاویل قول الله عز وجل وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين اس آیت کی تفسیر

عن سلمة بن الاكوع قال لما نزلت هذه الاية وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين كان من اراد ان يفطر ويفتدي حتى نزلت الاية التي بعدها فنسختها ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے جب یہ آیت اتری وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين یعنی جو شخص طاقت رکھتا ہو روزے کی وہ ایک مسکین کا کھانا دیوے (اگر روزہ نہ رکھنا چاہے) تو جو شخص چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا فدیہ دیتا یہانتک کہ اسکے بعد کی آیت اتری (فمن شهد منكم الشهر فليصمه) اور پہلی آیت منسوخ ہوگئی ف اب سب کو روزہ رکھنا ضرور ہے مگر مسافر اور مریض کو رخصت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھین پھر قضا کرلیوین اور بعضون نے کہا پہلی آیت منسوخ نہین ہے بلکہ معنے اسکے یہ ہین کہ جو لوگ پہلے روزے کی طاقت رکھتے تھے لیکن پیچھے بے طاقت ہوگئے مین بڑ [illegible] وہ روزہ نہ رکھین بلکہ فدیہ دین

عن ابن عباس في قوله وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين يطيقونه يكلفونه فدية طعام مسكين واحد فمن تطوع خيرا طعام مسكين آخر ليست بمنسوخة فهو خير له وان تصوموا خير لكم لا يرخص في هذا الا للذي لا يطيق الصيام او مريض لا يشفى ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے وعلى الذين يطيقونه کے معنی یہ ہین کہ جن لوگون کو تکلیف سے ہوتی ہے روزہ اون پر فرض ہے ایک مسکین کا کھانا دینا چاہیے اگر کوئی ایک اور مسکین کو دیوے تو وہ اسکے لیے بہتر ہے لیکن روزہ رکھنا بہتر ہے اور یہ آیت منسوخ نہین ہے بلکہ رخصت ہے اوس شخص کے لیے جو روزے کی طاقت نہین رکھتا (جیسے ضعیف ناتوان جسکو روزہ ضرر کرتا ہے) یا بیماری جو چنگا نہین ہوتا) ف اور بعضے کہتے ہین کہ يطيقونه مین لا مقدر ہے یعنی لا يطيقونه جیسے اس آیت مین ہے يبين الله لكم ان تضلوا یعنی ان لا تضلوا اور بعضے کہتے ہین کہ يطيقونه اطاقہ سے ہے جسکے معنی سلب طاقت کے ہین

تو معنی یہ ہین جو لوگ طاقت نہین رکہتی روزے کی وہ فدیہ دیوین یا روزہ رکہین بہر حال یہ حکم پہلے تہی جو منسوخ ہو گئی اب سے طاقت دار
شخص کو کسینو رخصت نہین ہے فدیے کی بلکہ باتفاق اہل اسلام شرقاً و غرباً اوسپر روزہ رکہنا فرض ہے **وضع الصیام**
عن الحائض حائضہ عورت کو روزے معاف ہونا **عن** معاذۃ العدویۃ ان امرأۃ سألت عائشۃ اتقضی الحائض
الصلوۃ اذا طہرت قالت احروریۃ انت کنا نحیض علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نطہر
فیامرنا بقضاء الصوم ولا یامرنا بقضاء الصلوۃ **ترجمہ** معاذہ عدویہ سے روایت ہے ایک عورت نے حضرت عائشہ سے
پوچھا کیا حائضہ عورت جب حیض سے پاک ہو تو نماز کی قضا کرے اونہون نے کہا تو حروری ہے تو نہین **ف** حروری نسبت ہے
حروراء کیطرف جو ایک مقام کا نام تہا قریب کوفے کے خارجی یہین اکٹھا ہوئے تہے اور حضرت علی مرتضی نے اونکو قتل کیا تہا یہ لوگ
تشدد کرتے تہے دین کے مسائل مین حد سے زیادہ تو حضرت عائشہ نے اوس عورت سے کہا کیا تو بہی حروریہ ہے یعنی خارجی ہے ت
ہم کو حیض آتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پہر ہم پاک ہوتی تہین تو آپ ہم کو حکم کرتے روزے کی قضا رکہنے کی اور
نماز کے قضا پڑہنے کا حکم نہ کرتے **عن** عائشۃ قالت ان کان لیکون علی الصیام من رمضان فما اقضیہ حتی یجیئ شعبان
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے مجہپر رمضان کے روزے ہوتے پہر مین اونکی قضا نہین کرتی یہانتک کہ شعبان آجاتا **اذا**
طہرت الحائض او قدم المسافر فی رمضان ہل یصوم بقیۃ یومہ جب عورت حیض سے پاک ہو یا مسافر سفر سے آوے
رمضان مین اور دن باقی ہو تو کیا کرے **عن** محمد بن صیفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء
منکم احد اکل الیوم فقالوا منا من صام ومنا من لم یصم قال فاتموا بقیۃ یومکم وابعثوا الی اہل العروض فلیتموا
بقیۃ یومہم **ترجمہ** محمد بن صیفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاشورہ کے روز کسی نے تم مین سے کچھ کہایا ہے آج کے
روز لوگون نے کہا بعضون نے ہم مین سے روزہ رکہا ہے اور بعضون نے نہین رکہا آپ نے فرمایا تو باقی دن پورا کرو یعنی اب باقی
دن کچھ کہاؤ پیو نہین) اور کہلا بہیجو ان لوگون کو جو شہر کے کنارے رہتے ہین یعنی قریب قریب گانون والون کو پورا کرین باقی دن کو
ف اس حدیث سے مولف نے یہہ بات نکالی کہ جب عاشورا مین امساک کا حکم ہوا تو رمضان مین بہی امساک کرنا لازم ہوگا **اذا**
لم یجمع من اللیل ہل یصوم ذلک الیوم من التطوع اگر رات سے روزے کی نیت نکی ہو تو دن کو نفلی روزہ رکہہ سکتا ہے
عن سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل اذن یوم عاشوراء من کان اکل فلیتم بقیۃ یومہ
ومن لم یکن اکل فلیصم **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا پکار دے روز عاشورا
کے روز) جس شخص نے کہانا کہا لیا ہے وہ باقی دن کچھ کہاوے پیوے نہین اور جس شخص نے نہین کہایا ہے وہ روزہ رکہہ لیوے **النیۃ**
فی الصیام روزے کی نیت کا بیان **عن** عائشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال ہل عندکم
من شیء فقلت لا قال فانی صائم ثم مر بی بعد ذلک الیوم وقد اہدی الی حیس فخبات لہ منہ وکان
یحب الحیس قالت یا رسول اللہ انہ اہدی لنا حیس فخبات لک منہ قال ادنیہ اما انی قد اصبحت وانا صائم

فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَوْمِ التَّطَوُّعِ مَثَلُ الرَّجُلِ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ الصَّدَقَةَ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ حَبَسَهَا

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا کچھ ہے کھانے کو میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں روزہ سے ہوں پھر دوسرے دن آئے اور میرے پاس حصہ آیا تھا حیس کا (حیس ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور پنیر اور گھی اور آٹے سے بنتا ہے) میں نے آپ کے لیے چھپا رکھا تھا اس لیے کہ حیس کو چاہتے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس حیس کا حصہ آیا تھا تو میں نے آپ کے لیے چھپا رکھا ہے آپ نے فرمایا لاؤ اسکو میں نے روزہ رکھا تھا پھر آپ نے کھایا اسکو بعد اسکے فرمایا نفل روزہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اپنے مال میں سے (نفل) صدقہ نکالے اب اسکو اختیار ہے چاہے دیوے چاہے نہ دیوے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَارَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوْرَةً قَالَ أَعِنْدَكِ شَيْءٌ قُلْتُ لَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَأَنَا صَائِمٌ قَالَتْ ثُمَّ دَارَ عَلَيَّ الثَّانِيَةَ وَقَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ فَعَجِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَخَلْتَ عَلَيَّ وَأَنْتَ صَائِمٌ ثُمَّ أَكَلْتَ حَيْسًا قَالَ نَعَمْ يَا عَائِشَةُ إِنَّمَا مَنْزِلَةُ مَنْ صَامَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ أَوْ غَيْرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ أَوْ فِي التَّطَوُّعِ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ أَخْرَجَ صَدَقَةَ مَالِهِ فَجَادَ مِنْهَا بِمَا شَاءَ فَأَمْضَاهُ وَبَخِلَ مِنْهَا بِمَا بَقِيَ فَأَمْسَكَهُ

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پھیرا کیا میرے پاس پوچھا کچھ کھانے کو ہے میں نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا تو میں روزہ سے ہوں پھر دوسرا پھیرا کیا آپ نے اوس وقت میرے پاس حصہ آیا تھا حیس کا میں اوسکو لیکر آئی آپ نے کھایا میں نے تعجب کیا اور کہا یا رسول اللہ پہلے آپ آئے تھے تو آپ روزہ سے تھے اب آپنے حیس کھایا آپنے فرمایا ہاں اے عائشہ جو شخص روزہ رکھے لیکن رمضان کا نہ ہو نہ رمضان کی قضا کا۔ یا نفل روزہ ہو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اپنے مال میں سے صدقہ نکالا پھر جتنا چاہا سخاوت کر کے اوس میں سے دیدیا اور جتنا چاہا بخیلی کر کے اوس میں سے رکھ لیا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ وَيَقُولُ هَلْ عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ فَنَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ فَأَتَانَا يَوْمًا وَقَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ أُرِيدُ الصَّوْمَ فَأَكَلَ

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے تھے اور پوچھتے تھے تمہارے پاس کھانا ہے ہم کہتے نہیں آپ فرماتے میں روزہ سے ہوں پھر ایک روز آئے تو ہمارے پاس حیس آیا تھا آپ نے پوچھا کچھ ہے ہم نے کہا ہاں حیس تحفہ آیا ہے آپنے فرمایا میں نے صبح کو روزہ کی نیت کی تھی پھر کھایا

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُلْنَا أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَدْ جَعَلْنَا لَكَ مِنْهُ نَصِيبًا فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَأَفْطَرَ

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایکدن تشریف لائے ہم نے کہا ہمارے پاس حیس کا حصہ آیا تھا ہم نے آپکا حصہ رکھ چھوڑا ہے آپنے فرمایا میں روزہ سے ہوں پھر روزہ توڑ ڈالا

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ أَصْبَحَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُطْعِمِينِيهِ فَنَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ جَاءَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ مَا هِيَ قَالَتْ حَيْسٌ قَالَ قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آتے روزہ رکھکر اور پوچھتے کچھ کھانا ہے ہم کہتے نہیں فرماتے میں روزہ سے

سے ہون ایک روز بعد اسکے آئی مین نے کہا ہمارے پاس حصہ آیا ہی آپنے فرمایا کیا چیز ہے مین نے کہا حیس ہے آپ نے فرمایا مین نے تو روزہ

رکھا تہا پھر کہایا عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ

عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز

میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ ہے ہمنے کہا نہین آپنے فرمایا مین تو روزہ سے ہون عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا اٰخَرَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فقلت

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَدْ اُهْدِيَ لَنَا هَدِيَّةٌ حَيْسٌ فَدَعَا بِهِ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ قَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ ترجمہ ام المومنین عائشہ کے پاس رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کہانے کو ہے اونہون نے کہا نہین آپنے فرمایا مین تو روزہ سے ہون پھر

ایک اور دن آپ تشریف لائے حضرت عائشہ نے کہا ہمارے پاس ہدیہ آیا ہے حیس کا وہ منگوایا گیا آپنے فرمایا مین نے تو صبح کو روزہ کی

نیت کی تہی پھر کہایا آپنے عَنْ مُجَاهِدٍ وَاُمِّ كُلْثُوْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ

هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ نَحْوَهُ ترجمہ مجاہد اور ام کلثوم نے بھی حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت کی عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

قَالَتْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ قُلْتُ لَا قَالَ اِذًا اَصُوْمُ قَالَتْ وَدَخَلَ

عَلَيَّ مَرَّةً اُخْرٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اِذًا اُفْطِرُ الْيَوْمَ وَقَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ ترجمہ

ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کہانا ہی مین نے کہا نہین

آپ نے فرمایا تو مین روزہ رکھ لیتا ہون پھر ایکبار اور آئے تو مین نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس حصہ آیا ہے حیس کا آپنے فرمایا تو مین

افطار کرتا ہون آج اور مین روزہ کو فرض کر چکا تہا عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ

قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ کی نیت نہ کرے

فجر نکلنے سے پہلے اوسکا روزہ نہ ہوگا ف ظاہرا یہ حدیث مخالف ہی حضرت عائشہ کی حدیث کی جو اوپر گزری مگر شاید یہ فرض

روزہ مین ہو یا قضا اور کفارے کے روزون مین اور امام مالک کے نزدیک ہر طرح کے روزہ مین رات سے نیت کرنا ضرور ہی عَنْ

حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَلَا يَصُوْمُ ترجمہ

ام المومنین حفصہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ کی نیت نہ کرے فجر نکلنے سے پہلے وہ روزہ نہ رکھے

عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا صِيَامَ لَهُ ترجمہ اوپر گزر چکا

عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَصُوْمُ ترجمہ ام المومنین حفصہ نے کہا جو شخص روزہ

کی نیت رات سے نکرے وہ روزہ نہ رکھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ ام المومنین حفصہ نے کہا جو شخص نیت نکرے فجر سے پہلے اوسکا روزہ نہین ہے عَنْ حَفْصَةَ

ف یہ حدیث اور اگلی روزہ مین سے نفلی مین نہین جیسا کہ ثابت ہو چکا ہی اور آگے بہی آویگا۔ حدیث عائشہ رض مین آنحضرت کا نفلی روزہ رکہنا بعد طلوع آفتاب کا ١٢

عن حفصة قالت لا صيام لمن لم يجمع الصيام قبل الفجر عن حفصة قالت لا صيام لمن لم يجمع قبل الفجر

قالت لا صيام لمن لم يجمع الصيام قبل الفجر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عائشة وحفصة مثله لا يصوم الا

من اجمع الصيام قبل الفجر ترجمہ ام المومنین عائشہ اور حفصہ سے روایت ہے ان دونوں نے کہا روزہ نہ رکھے مگر وہ شخص جس نے

نیت کی ہو روزہ کی فجر سے پہلے عن ابن عمر قال اذا لم يجمع الرجل الصوم من الليل فلا يصم عن ابن عمر انه

كان يقول لا يصوم الا من اجمع الصيام قبل الفجر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے بھی ایسا ہی کہا

صوم نبي الله داود عليه السلام حضرت داود علیہ السلام کے روزے کا بیان

عن عبد الله بن عمرو بن العاص يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الصيام الى الله عز وجل صيام داود عليه السلام كان يصوم يوما ويفطر يوما واحب الصلوة الى الله عز وجل صلوة داود عليه السلام كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب روزوں سے زیادہ اللہ کو حضرت داود کا روزہ پسند ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور سب نمازوں میں سے اللہ کو حضرت داود کی نماز پسند ہے وہ آدھی رات تک سوتے تھے اور تہائی رات تک جاگتے پھر چھٹے حصے میں رات کے سوتے (یعنی رات کو بارہ گھنٹوں میں سے چھ گھنٹے تک سوتے پھر تین گھنٹے جاگتے پھر دو گھنٹے سوتے)

صوم النبي صلى الله عليه وسلم بابي هو وامي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کا بیان فدا ہوں آپ پر ماں باپ میرے

عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يفطر ايام البيض في حضر ولا سفر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں یعنی ہر مہینہ کی ۱۳-۱۴-۱۵ میں افطار نہیں کرتے تھے نہ سفر میں نہ حضر میں

عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول ما يريد ان يصوم وما صام شهرا متتابعا غير رمضان منذ قدم المدينة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تو یہاں تک کہ ہم کہتے تھے افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے روزے نہ رکھیں گے اور کبھی آپ نے ایک مہینے تک پے در پے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے جب سے مدینہ میں آئے ف یعنی کسی مہینہ کے پورے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے

عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول ما يريد ان يفطر ويفطر حتى نقول ما يريد ان يصوم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب روزہ نہ رکھیں گے

عن عائشة قالت لا اعلم نبي الله صلى الله عليه وسلم قرأ القرآن كله في ليلة ولا قام ليلة حتى الصباح ولا صام شهرا قط كاملا غير رمضان ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات میں ختم کیا ہو یا ساری رات صبح تک عبادت کی ہو یا کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں سوا رمضان کے

عن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن صيام النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان يصوم حتى نقول قد صام ويفطر حتى نقول

قد افطر وما صام رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا كاملا منذ قدم المدينة الا رمضان ترجمہ عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کو انہوں نے کہا آپ روزے رکھتے یہانتک کہ ہم کہتے اب روزے ہی رکھیں گے پھر افطار کرتے یہانتک کہ ہم کہتے اب افطار ہی کریں گے اور کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے جب سے مدینے میں تشریف لائے

عن عائشة تقول كان احب الشهور الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصومه شعبان بل كان يصله برمضان ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب مہینوں میں روزہ رکھنے کو لئے شعبان کا مہینہ پسند تھا بلکہ آپ اسکو ملا دیتے تھے رمضان کے ساتھ

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول ما يفطر ويفطر حتى نقول ما يصوم وما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في شهر اكثر صياما منه في شعبان ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہانتک کہ ہم کہتے افطار نہ کرینگے اور افطار کرتے یہانتک کہ ہم کہتے روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا

عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصوم شهرين متتابعين الا شهر شعبان ورمضان ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی دو مہینے پے در پے روزے نہ رکھتے مگر شعبان اور رمضان کے

عن ام سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه لم يكن يصوم من السنة شهرا تاما الا شعبان ويصل به رمضان ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال بھر میں کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھتے تھے مگر شعبان کے اسکو رمضان سے ملا دیتے

عن عائشة قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم لشهر اكثر صياما منه لشعبان كان يصومه او عامته ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے ایسا ہی شعبان میں روزے رکھتے یا اکثر شعبان میں

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم شعبان الا قليلا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزے رکھتے مگر کچھ تھوڑے دن

عن عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصوم شعبان كله ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان میں روزے رکھتے

عن اسامة بن زيد قال قلت يا رسول الله لم ارك تصوم شهرا من الشهور ما تصوم من شعبان قال ذلك شهر يغفل الناس عنه بين رجب ورمضان وهو شهر ترفع فيه الاعمال الى رب العالمين فاحب ان يرفع عملي وانا صائم ترجمہ اسامہ بن زید نے کہا یا رسول اللہ میں آپکو سب مہینوں سے زیادہ شعبان میں روزے رکھتا دیکھتا ہوں آپنے فرمایا یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں رجب رمضان کے بیچ میں یہ وہ مہینہ ہے جسمیں آدمی کے اعمال پروردگار پاس اٹھائے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں میرا عمل اوس وقت جاوے جب میں روزے سے ہوں

عن اسامة بن زيد قال قلت يا رسول الله انك تصوم حتى لا تكاد تفطر وتفطر حتى لا تكاد ان تصوم الا يومين ان دخلا في صيامك والا صمتهما قال اي يومين قلت يوم الاثنين ويوم الخميس قال

ذٰلِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت
ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ روزے رکھتے ہیں اسقدر کہ افطار نہیں کرتے پھر افطار کرتے ہیں اسقدر کہ روزے نہیں رکھتے مگر دو دن اگر آپ
کے روزے میں بیچ میں آجاتے ہیں تو بہتر ورنہ آپ ان دونوں میں ضرور روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا وہ کون سے دن ہیں میں نے کہا پیر اور
جمعرات آپ نے فرمایا یہ وہ دو دن ہیں جنمیں اعمال پیش کیے جاتے ہیں پروردگار پاس تو میں چاہتا ہوں میرا عمل اوسوقت پیش کیا
جاوے جب میں روزے سے ہوں عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَيُقَالُ لَا يُفْطِرُ
وَيُفْطِرُ فَيُقَالُ لَا يَصُومُ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر روزے رکھتے تھے لوگ کہتے تھے اب افطار نہ
کریں گے پھر افطار کرتے تو لوگ کہتے اب روزہ نہ رکھیں گے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَتَحَرَّى صِيَامَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیال کرتے تھے پیر اور
جمعرات کے روزے کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خیال کرتے تھے پیر اور جمعرات کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ مِنْ هَذِهِ الْجُمُعَةِ وَالِاثْنَيْنِ مِنَ الْمُقْبِلَةِ
ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے دو ایک ہفتے میں پیر اور جمعرات کو اور
ایک دوسرے ہفتے کے پیر کو عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ
الْخَمِيسِ وَيَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَمِنَ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہر مہینے میں پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے پھر دوسرے ہفتے کی پیر کو رکھتے عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَكَانَ يَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ترجمہ ام المومنین
حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو اپنی داہنی ہتھیلی کو داہنی گال کے تلے رکھتے اور پیر اور جمعرات کو روزہ
رکھتے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ وَقَلَّمَا
يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں غرہ سے (یعنی پہلی تاریخ سے) تین
روزے رکھتے تھے اور جمعہ کے دن کم افطار کرتے تھے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ
الضُّحَى وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت
کی دو رکعتیں پڑھنے کا مجھ کو حکم کیا اور فرمایا مت سو جب تک وتر نہ پڑھ لو اور حکم دیا تین روزے رکھنے کا ہر مہینے میں عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ عَاشُورَاءَ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرَّى فَضْلَهُ عَلَى
الْأَيَّامِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ ترجمہ عبید اللہ سے روایت ہے ابن عباس سے کسی نے پوچھا عاشوراء
کے روزے کو یعنی محرم کی دسوین تاریخ کو، اونہون نے کہا مین نہین جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دن کا روزہ
اور دنون سے بہتر جان کر رکہا ہو مگر رمضان کا اور عاشوراء کا عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ
يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ فِي هَذَا الْيَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ ترجمہ حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے مین نے
معاویہ بن ابی سفیان سے سنا عاشوراء کے روز وہ منبر پر تہے اور کہتے تہے اے مدینے والو کہان ہین علما تمہارے مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اسی دن فرماتے تہے مین روزے سے ہون جسکا جی چاہے روزہ رکہے عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ
عَنِ امْرَأَتِهِ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي بَعْضُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ
يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَتِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيسَيْنِ ترجمہ
ہنیدہ بن خالد نے اپنی بی بی سے سنا اونہون نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی نے بیان کیا کہ
آپ روزہ رکہتے تہے عاشوراء کے روز اور ذی الحجہ کے نو دنون مین اور ہر مہینے کے تین دنون مین ایک پہلی پیر کو اور دو جمعرات کو
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ہمیشہ روزہ رکہا اوس نے روزہ نہین رکہا ف بلکہ وہ عادی
ہو گیا دن کو بہوکے رہنے کا اور روزے سے جو غرض تھی فوت ہو گئی۔ ہر ایک خواہش توڑنے اور چہوڑنے کا ثواب جبہی ہے جب
خواہش استعمال بھی جاری ہو ورنہ نفس پر دشواری نہ ہوگی عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ روزہ
رکہے اوس نے نہ روزہ رکہا نہ افطار کیا عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ ترجمہ اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو
بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن
العاص سے بھی ایسا ہی روایت ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَصُومُ
الصَّوْمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ ترجمہ عبد اللہ بن
عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی مین ہمیشہ روزے رکہتا ہون پہر بیان کیا حدیث کو عطا نے کہا
مجھے نہین معلوم کیونکر بیان کیا ہمیشہ کے روزے رکہنے کو مگر اتنا یاد ہے کہ یون کہا جسنے ہمیشہ روزے رکہے اوس نے روزے نہین رکہے
النہی عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ ہمیشہ روزے رکہنے کی ممانعت عَنْ عُمَرَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارًا الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ

وَلَا أَفْطَرَ ترجمہ عمران سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فلاں شخص کبھی افطار نہیں کرتا ہے آپنے فرمایا اوس نے نہ روزہ رکہا نہ افطار کیا

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذُکِرَ عِنْدَہٗ رَجُلٌ یَصُوْمُ الدَّھْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ ترجمہ عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ پاس ایک شخص کا ذکر ہوا جو ہمیشہ روزے رکہتا تہا آپنے فرمایا نہ اوس نے روزہ رکہا نہ افطار کیا

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ صَوْمِ الدَّھْرِ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ ترجمہ عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ روزہ رکہنے کی باب میں نہ وہ روزہ ہے نہ افطار ہے

عَنْ عُمَرَ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ فَقَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ھٰذَا لَا یُفْطِرُ مُنْذُ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے ایک شخص پر سے گزرے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص افطار نہیں کرتا اتنی مدت سے آپنے فرمایا نہ اوس نے روزہ رکہا نہ افطار کیا

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِہٖ فَغَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّسُئِلَ عَنْ صَامَ الدَّھْرَ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ مَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کتنے روزے رکہتے ہیں آپ غصے ہوئے (اس لیے کہ یہ سوال بیجا تہا پوچہنا یہ چاہیے تہا کہ میں کتنے روزے رکہوں تا کہ اوسکی طاقت کیموافق آپ جواب دیتے) حضرت عمر نے (آپکا غصہ کم کرنے کے لیے) کہا ہم راضی ہیں اللہ جل جلالہ کے پروردگار ہونے پر اور اسلام کو دین کرنے پر اور محمد کے رسول ہونے پر پہر آپ سے پوچہا گیا ہمیشہ روزے رکہنا کیسا ہے آپنے فرمایا جو کوئی ایسا کرے اوس نے روزہ نہیں رکہا نہ افطار کیا

سَرْدُ الصِّیَامِ

پے در پے روزے رکہنا

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ حَمْزَۃَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ اَفَاَصُوْمُ فِی السَّفَرِ قَالَ صُمْ اِنْ شِئْتَ اَوْ اَفْطِرْ اِنْ شِئْتَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں ہمیشہ روزے رکہتا ہوں کیا سفر میں بہی رکہوں آپنے فرمایا تیرا جی چاہے تو رکہ ورنہ افطار کر

صَوْمُ ثُلُثَیِ الدَّھْرِ

دو دن روزہ رکہنا اور ایک دن افطار کرنا

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ یَصُوْمُ الدَّھْرَ قَالَ وَدِدْتُ اَنَّہٗ لَمْ یَطْعَمِ الدَّھْرَ قَالُوْا فَثُلُثَیْہِ قَالَ اَکْثَرَ قَالُوْا فَنِصْفَہٗ قَالَ اَکْثَرَ قَالَ اَفَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا یُذْھِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ صَوْمُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ ترجمہ عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر آیا ایک شخص کا جو ہمیشہ روزہ رکہتا تہا آپنے فرمایا اگر وہ کبہی کچہ نہ کہاتا تو بہتر تہا (یعنی جب ہمیشہ روزہ رکہتا ہے تو رات کو بہی کہانا کہانا ضرور ہے) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر دو دن روزہ رکہے اور ایک دن افطار کرے آپنے فرمایا یہ بہی زیادہ ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ایک دن روزہ رکہے اور ایک دن افطار کرے آپنے فرمایا یہ بہی زیادہ ہے پہر آپنے فرمایا میں تم کو بتلاؤں اون روزوں کو جن سے سینے کی جلن جاتی ہے (یعنی دل کی بیماریاں کم ہوں جیسے حسد بغض اور شہوت) ہر مہینے میں تین روزے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ قَالَ اَتَی رَسُوْلَ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِي رَجُلٍ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَدِدْتُ اَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ شَيْئًا قَالَ فَثُلُثَيْهِ قَالَ اَكْثَرَ قَالَ فَنِصْفَهُ قَالَ اَكْثَرَ قَالَ اَفَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا

يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص آیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اوس شخص کے باب میں جو ہمیشہ روزہ رکھے اخیر تک **عن**

اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ

يُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّيْ

اُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ هٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت

ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا نہ روزہ ہے نہ افطار ہے پھر اونہوں نے کہا یا رسول اللہ

جو شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا اس کے کوئی طاقت رکھتا ہے پھر اونہوں نے کہا جو شخص ایکدن روزہ

رکھے اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہ روزہ ہے حضرت داؤد پیغمبر کا پھر اونہوں نے کہا جو شخص ایکدن روزہ رکھے اور دو دن

افطار کرے آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں اتنی طاقت رکھوں پھر آپ نے فرمایا تین روزے ہر مہینے میں رکھنا اور رمضان کے روزے

رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہیں **صَوْمُ يَوْمٍ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ** ایکدن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ

بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْكَحَنِيْ اَبِيْ امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَاْتِيْهَا فَيَسْاَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَاْ لَنَا

فِرَاشًا وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ اَتَيْنَاهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِهِ فَاَتَيْتُهُ مَعَهُ

فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ قُلْتُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ

وَاَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصِّيَامِ صِيَامَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَوْمَ يَوْمٍ وَفِطْرَ

يَوْمٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے میرے باپ نے میرا نکاح ایک عالی خاندان کی عورت سے کر دیا تو وہ اوس عورت کے پاس

آتے اور اوس کے خاوند کا حال یعنی میرا حال پوچھتے وہ بولی بہت اچھا آدمی ہے آج تک ہمارے بچھونے کو نہیں روندا اور ہمارے پاخانے

کو نہیں ڈھونڈھا **ف** یعنی کبھی ہمارے ساتھ سویا بیٹھا نہیں تاکہ بچھونا روندا جاتا اور کبھی کھایا نہیں کہ پاخانے کی حاجت

پڑتی **ف** جب ہم اوس کے پاس گئے ہیں میرے باپ نے اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا اوسکو میرے

پاس لے آؤ میں اپنے باپ کے ساتھ آپ پاس گیا آپ نے فرمایا تو کس طرح روزے رکھتا ہے میں نے کہا ہر روز آپ نے فرمایا ہر ہفتہ میں

تین روزہ رکھا کر میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو دو دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر میں نے کہا مجھ کو

اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا سب دنوں سے زیادہ افضل روزے رکھ داؤد علیہ السلام کے روزے ایکدن روزہ اور ایک دن افطار کر

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ زَوَّجَنِيْ اَبِيْ امْرَاَةً فَجَاءَ يَزُوْرُهَا فَقَالَ كَيْفَ تَرَيْنَ بَعْلَكِ فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ

لا ينام الليل ولا يفطر النهار فوقع في وقال زوجتك امرأة من المسلمين فعضلتها قال فجعلت لا ألتفت إلى
قوله مما أرى عندي من القوة والاجتهاد فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال لكني أنا أقوم وأنام و
أصوم وأفطر فقم ونم وصم وأفطر قال صم من كل شهر ثلاثة أيام فقلت أنا أقوى من ذلك قال صم صوم
داود عليه السلام صم يوما وأفطر يوما قلت إني أقوى من ذلك قال اقرأ القرآن في كل شهر ثم انتهى إلى خمس عشرة
وأنا أقول أنا أقوى من ذلك ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے میرے باپ نے میرا نکاح ایک عورت سے کر دیا پھر وہ اس کو دیکھنے کو آئے
اور اس سے پوچھا تیرا خاوند کیسا ہے وہ بولی واہ کیا اچھا آدمی ہے رات کو سوتا نہیں دن کو افطار نہیں کرتا وہ مجھ پر غصے ہونے لگے اور
کہنے لگے ایک مسلمان عورت کو تو نے تکلیف میں ڈال رکھا ہے میں نے ان کی بات کا خیال نہیں کیا۔ اس لیے کہ میں اپنے آپ میں بہت
قوت اور طاقت پاتا تھا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا میں تو رات کو عبادت بھی کرتا ہوں سوتا بھی ہوں روزہ
بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں تو بھی عبادت کر اور سو اور روزہ رکھ اور افطار کر آپ نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھ میں نے کہا
مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار میں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ
طاقت ہے آپ نے فرمایا ایک مہینے میں قرآن ختم کر پھر آپ (کم کرتے کرتے) پندرہ دن تک پہنچے اور میں یہی کہتا جاتا تھا مجھ کو اس سے زیادہ
طاقت ہے عن عبد الله بن عمرو قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم حجرتي فقال ألم أخبر أنك تقوم الليل و
تصوم النهار قال بلى قال فلا تفعلن نم وقم وصم وأفطر فإن لعينيك عليك حقا وإن لجسدك عليك حقا
وإن لزوجك عليك حقا وإن لضيفك عليك حقا وإن لصديقك عليك حقا وإنه عسى أن يطول بك عمر و
إنه حسبك أن تصوم من كل شهر ثلاثا فذلك صيام الدهر كله والحسنة بعشر أمثالها قلت إني أجد قوة فشددت
فشدد علي وقال صم من كل جمعة ثلاثة أيام قلت إني أطيق أكثر من ذلك فشددت فشدد علي قال صم
صوم نبي الله داود عليه السلام قلت وما كان صوم داود قال نصف الدهر ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں آئے اور فرمایا مجھ کو خبر پہنچی ہے تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو
میں نے کہا ہاں سچ ہے آپ نے فرمایا ایسا مت کرو سو اور عبادت کرو اور روزہ رکھو اور افطار کرو اس لیے کہ تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے (وہ
سونا چاہتی ہیں) اور تمہارے بدن کا تم پر حق ہے (وہ آرام چاہتا ہے) اور تمہاری بی بی کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے اور
تمہاری عمر شاید بہت ہوگی (ایسا ہی ہوا عبداللہ بن عمرو بہت بوڑھے ہو کر مرے) تم کو کافی ہے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا (جب
عمر بڑی ہے تو اتنے ہی روزے بہت ہو جاویں گے) اور یہ برابر ہیں ہمیشہ روزہ رکھنے کی (یعنی ثواب اتنا ہی ہے) اس لیے کہ ہر ایک
نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے (تو تین روزے تیس دن کے ہو گئے) میں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے اور میں نے اپنے اوپر سختی کی
آپ نے بھی سختی کی اور فرمایا ہر جمعہ میں تین روزے رکھ میں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے اور میں نے اپنے اوپر سختی کی آپ نے
بھی سختی کی اور فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ میں نے کہا وہ کیسا ہے آپ نے فرمایا آدھا زمانہ (یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن

افطار عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال ذكر لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه يقول لأقومن الليل ولأ
صومن النهار ما عشت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم آنت الذي تقول ذلك فقلت له قد قلته يا
رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإنك لا تستطيع ذلك فصم وأفطر ونم وقم وصم من الشهر
ثلاثة أيام فإن الحسنة بعشر أمثالها وذلك مثل صيام الدهر قلت فإني أطيق أفضل من ذلك قال صم يوما
وأفطر يومين قلت فإني أطيق أفضل من ذلك قال فصم يوما وأفطر يوما وذلك صيام داود وهو أعدل
الصيام قلت فإني أطيق أفضل من ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا أفضل من ذلك قال عبد الله
بن عمرو لأن أكون قبلت الثلاثة الأيام التي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحب إلي من أهلي ومالي

ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسے نے بیان کیا۔ میں کہتا ہوں کہ رات بھر
عبادت کرونگا اور ہمیشہ روزہ رکھونگا جبتک جیونگا آپ نے مجھسے فرمایا تو یہہ کہتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ بیشک میں نے یہہ
کہا آپ نے فرمایا تو اتنی طاقت نہیں رکھتا روزہ رکھہ اور افطار کر اور سو اور عبادت کر اور ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر اس لیے کہ
نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے اور یہہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے میں نے کہا مجھ اس سے بہتر کی طاقت ہے آپنے فرمایا اچھا ایک دن
روزہ رکھہ اور دو دن افطار کر مینے کہا مجھے اس سے بہتر کی طاقت ہے آپنے فرمایا اچھا ایکدن روزہ رکھہ اور ایک دن افطار کر
حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ یہہ بہت معتدل ہے مینے کہا مجھ اس سے بہتر کی طاقت ہے آپنے فرمایا اس سے بہتر کچھ نہیں ہے
عبداللہ بن عمرو نے کہا اگر میں پہلی بات آپ کی قبول کر لیتا یعنے تین دن ہر مہینے میں روزے رکھنا تو وہ بہت پسند ہوتا مجھے
اپنے گھر بار اور مال سے **ف** یعنی پہلے تو جوانی اور زور کے جوش میں مینے آپکا کہنا نہ مانا اور اپنے نفس پر سختی کی اب قدر معلوم ہوئی
اور ایک دن روزہ ایک دن افطار بھی شاق ہو گیا اب افسوس آتا ہے کہ میں نے پہلی بات کیوں قبول نہ کی عن عبد الرحمن قال

دخلت على عبد الله بن عمرو فقلت أي عم حدثني عما قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا ابن أخي إني كنت
قد أجمعت على أن أجتهد اجتهادا شديدا حتى قلت لأصومن الدهر ولأقرأن القرآن في كل يوم وليلة فسمع
بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتاني حتى دخل علي في داري فقال بلغني أنك قلت لأصومن الدهر
ولأقرأن القرآن فقلت قد قلت ذلك يا رسول الله قال فلا تفعل صم من كل شهر ثلاثة أيام قلت إني أقوى
على أكثر من ذلك قال فصم صيام داود عليه السلام فإنه أعدل الصيام عند الله يوما صائما ويوما مفطرا
وإنه كان إذا وعد لم يخلف وإذا لاقى لم يفر ترجمہ عبدالرحمن سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمرو کے پاس گیا اور کہا اے
چچا بیان کرو مجھ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا انہوں نے کہا اے بھتیجے میرے میں نے قصد کیا بہت کوشش کا
(عبادت میں) یہانتک کہ میں نے کہا میں ساری عمر روزہ رکھونگا اور قرآن ہر ایک رات دن میں پڑھا کرونگا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہہ خبر سنی تو میرے پاس آئے اور میرے گھر کے اندر آئے اور فرمایا میں نے سنا ہے تم نے کہا ہے میں ساری عمر روزہ رکھونگا اور قرآن

پڑھونگا میں نے کہا بیشک یا رسول اللہ میں نے ایسا کہا ہے آپنے فرمایا ایسا مت کر ہر مہینے میں تین روزے رکھ میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا تو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ وہ سب روزوں سے زیادہ معتدل ہے اسکو یا ایکدن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب وعدہ کرتے تو خلاف نہ کرتے اور جب لڑائی شروع کرتی تو میدان سے نہ بھاگتے

ذکر الزیادۃ فی الصیام والنقصان روزونکی کمی اور زیادتی کا نقصان

عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال له صم یوما ولك اجر ما بقی قال انی اطیق اکثر من ذلك قال صم یومین ولك اجر ما بقی قال انی اطیق اکثر من ذلك قال صم ثلاثة ایام ولك اجر ما بقی قال انی اطیق اکثر من ذلك قال صم اربعة ایام ولك اجر ما بقی قال انی اطیق اکثر من ذلك قال صم افضل الصیام عند اللہ صوم داود علیه السلام کان یصوم یوما ویفطر یوما

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور تجھے ثواب ملیگا باقی نو دن کے روزوں کا (یعنی دس دن میں ایکدن روزہ رکھ) انہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا دو دن روزہ رکھ اور باقی دنوں کا تجھے ثواب ملیگا انہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا تین دن روزہ رکھ اور تجھے باقی دنوں کا ثواب ملیگا انہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا سب روزوں میں افضل روزہ رکھ داؤد علیہ السلام کا وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے

عن عبد اللہ بن عمرو قال ذكرت للنبی صلی اللہ علیه وسلم الصوم فقال صم من كل عشرة ایام یوما ولك اجر تلك التسعة فقلت انی اقوی من ذلك قال فصم من كل تسعة ایام یوما ولك اجر تلك الثمانیة قلت انی اقوی من ذلك قال فصم من كل ثمانیة ایام یوما ولك اجر تلك السبعة قلت انی اقوی من ذلك قال فلم یزل حتی قال صم یوما وافطر یوما

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزونکا بیان کیا آپ نے فرمایا ہر دس دن میں ایکدن روزہ رکھ اور تجھے باقی نو روزونکا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا اچھا ہر نو دن میں ایکدن روزہ رکھ اور تجھے ثواب باقی آٹھ روزونکا ملیگا میں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپنے فرمایا اچھا آٹھ دن میں ایکدن روزہ رکھ اور تجھے باقی سات دن کے بھی روزوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے پھر آپ اسی طرح فرماتے رہے یہانتک کہ فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صم یوما ولك اجر عشرة فقلت زدنی قال صم یومین ولك اجر تسعة قلت زدنی قال صم ثلاثة ایام ولك اجر ثمانیة قال ثابت فذكرت ذلك لمطرف فقال ما اراه الا یزداد فی العمل وینقص من الاجر

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن روزہ رکھ تجھکو دس دن روزونکا ثواب ملے گا میں نے کہا اور زیادہ کیجیے آپنے فرمایا دو دن روزہ رکھ تجھے نو روزونکا ثواب ملیگا میں نے کہا اور زیادہ کیجیے آپنے فرمایا تین دن روزہ رکھ تجھکو آٹھ روزونکا ثواب ملیگا ثابت نے کہا میں نے مطرف سے یہ حدیث بیان کی انہوں نے کہا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جتنا عمل

بڑھتا جاویگا اوتنا ثواب گھٹتا جاویگا **ف** اور مقصود اس سے یہہ ہے کہ لوگ روزے کم رکھیں اور افطار زیادہ کریں اس لیے
کہ جب بہت روزے رکھینگے تو نفس کو بھوک اور پیاس کے عادت ہو جاوے گی علاوہ اسکے خوف ہے اسبات کا کہ کہیں بہت روزون
سے ضعف ہو جاوے اور پھر دوسری عبادتون میں خصوصًا کافرون سے جہاد کرنے میں خلل پڑے ہے **صَوْمُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ**
مِنَ الشَّهْرِ مہینے میں دس دن روزہ رکہنا **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ بَلَغَنِي
أَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا أَرَدْتُّ بِذَالِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ
وَلٰكِنْ أَدُلُّكَ عَلَى صَوْمِ الدَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ خَمْسَةَ
أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ عَشْرًا فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا میں نے سنا ہے
تو رات بھر عبادت کرتا ہے اور ہر دن روزہ رکہتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میری نیت نہ تھی مگر ثواب کی (یعنی میں یہہ جان کر
یہہ کرتا ہوں) آپنے فرمایا جسنے ہمیشہ روزہ رکھا اوس نے روزہ نہیں رکھا لیکن میں تجھکو ہمیشہ روزے کا ثواب بتلاتا ہوں ہر مہینے میں تین
دن روزہ رکھ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا ہر مہینے میں پانچ دن روزہ رکھہ میں نے کہا یا رسول اللہ
مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر مہینے میں دس دن روزہ رکھہ میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا تو
داود علیہ السلام کا روزہ رکھ وہ ایک دن روزہ رکہتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ **ترجمہ** دوسری روایت بھی عبد اللہ بن عمرو سے ایسی ہی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ
بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو إِنَّكَ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ وَإِنَّكَ
إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ صَوْمُ الدَّهْرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ
صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ
إِذَا لَاقَى **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا اے عبد اللہ تو ہمیشہ روزے رکھتا ہے اور رات
بھر عبادت کرتا ہے جب تو ایسا کریگا تو آنکھیں اندر بیٹھ جاوینگی اور طبیعت تھک جاویگی جسنے ہمیشہ روزہ رکھا اوس نے روزہ نہیں رکھا
ہر مہینے میں تین روزہ رکھنا ہمیشہ کے روزے کے برابر ہے میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار
کر جیسے داود علیہ السلام کرتے تھے اور وہ لڑائی سے نہ بھاگتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي الشَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلَيْهِ حَتَّى قَالَ فِي خَمْسَةِ أَيَّامٍ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلَيْهِ قَالَ صُمْ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ
يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا قرآن کو ایک مہینے میں
پڑھ میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے پھر میں ایسے ہی کہتا رہا یہانتک کہ آپنے فرمایا پڑھ پانچ دن میں آپنے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے

رکھے میں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ کی طاقت ہے پھر میں یہی کہتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا سب دنوں میں اللہ کو حضرت داؤد علیہ السلام کا
روزہ پسند ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انی اصوم اسرد الصوم واصلی اللیل فارسل الیه واما لقیه قال الم اخبر انک تصوم ولا تفطر وتصلی اللیل
فلا تفعل فان لعینک حظا ولنفسک حظا ولاھلک حظا صم وافطر وصل ونم وصم من کل عشرة ایام یوما ولک اجر
تسعة قال انی اقوی لذلک یا رسول اللہ قال صم صیام داود علیه السلام اذا قال وکیف صیام داود یا نبی اللہ قال ن: کان صیام
کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا لاقی قال ومن لی بھذا یا نبی اللہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں اور رات کو نماز پڑھتا ہوں آپ نے مجھ کو بلا بھیجا یا آپ خود مجھ سے ملے
آپ نے فرمایا مجھ کو خبر پہونچی ہے تم روزے رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے اور رات بھر نماز پڑھتے ہو تو ایسا مت کرو اس لیے کہ تمہاری آنکھوں کا
بھی حصہ ہے اور تمہارے نفس کا بھی حصہ ہے اور تمہاری بی بی کا بھی حصہ ہے روزہ رکھو اور افطار کرو اور سو ہر دس دن میں ایک روزہ
رکھو اور تجھ کو باقی نو دنوں کا بھی روزوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تو حضرت داؤد
علیہ السلام کا روزہ رکھو میں نے کہا انکا روزہ کیسا تھا اے نبی اللہ کے آپ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جب
لڑائی میں مقابلہ ہوتا تو نہ بھاگتے میں نے کہا کون ایسا کر سکتا ہے اے نبی اللہ کے

صیام خمسة ایام من الشھر مہینے میں پانچ روزے رکھنے کا بیان

عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ذکر له صومی فدخل علی فالقیت له
وسادة من ادم حشوھا لیف فجلس علی الارض وصارت الوسادة فیما بینی وبینه قال اما یکفیک من کل شھر
ثلاثة ایام قلت یا رسول اللہ قال خمسا قلت یا رسول اللہ قال سبعا قلت یا رسول اللہ قال تسعا قلت یا رسول
اللہ قال احدی عشرة قلت یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم لا صوم فوق صوم داود شطر الدھر
صیام یوم وفطر یوم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر آیا میرے روزوں کا آپ تشریف
لائے میرے پاس میں نے آپ کے لیے ایک تکیہ بچھایا چمڑے کا جس میں اندر خرما کی چھال بھری تھی آپ زمین پر بیٹھے اور تکیہ میرے اور آپ
کے بیچ میں ہو گیا آپ نے فرمایا کیا تجھے ہر مہینے میں تین روزے کافی نہیں ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پانچ میں نے کہا یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا سات میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا گیارہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں ہے وہ آدھے زمانہ میں روزہ رکھتے تھے اس طرح کہ ایک دن روزہ رکھتے
اور ایک دن افطار کرتے

صیام اربعة ایام من الشھر مہینے میں چار روزے رکھنا

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال
لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صم من الشھر یوما ولک اجر ما بقی قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال فصم
یومین ولک اجر ما بقی قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال فصم ثلاثة ایام ولک اجر ما بقی قلت انی اطیق
اکثر من ذلک قال صم اربعة ایام ولک اجر ما بقی قلت انی اطیق اکثر من ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مہینے میں ایک روزہ رکھ اور تجھے باقی نو دنونکا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھ اس سے زیادہ طاقت
ہے آپنے فرمایا تو دو دن روزہ رکھ اور تجھے باقی دنونکے روزے کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا تین
دن روزے رکھ اور تجھے باقی دنونکا روزونکا ثواب ملے گا میں نے کہا مجھ اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا چار دن روزے رکھ
اور تجھے باقی دنونکے روزے کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھ اس سے زیادہ کی طاقت ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
سب روزوں میں بہتر داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایکدن افطار کرتے صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنَ
الشَّهْرِ ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةٍ لَا أَدَعُهُنَّ
أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحَى وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے مجھے وصیت کی میرے
حبیب نے اللہ اون پر رحمت بھیجے اور سلام تین باتوں کی میں اونکو نہیں چھوڑتا وصیت کی مجکو چاشت کی نماز پڑھنے کی اور سونے سے پہلے
وتر پڑھ لینے کی اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةٍ
بِنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کا حکم کیا ایک تو وتر پڑھ کر سونا دوسرے جمعہ کے دن غسل کرنا تیسری ہر مہینے میں تین روزے رکھنا عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ
مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا دو رکعتیں چاشت کی پڑھنے کا اور بغیر وتر
پڑھے نہ سونیکا اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ
وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھکو حکم کیا وتر پڑھ کر سونے کا اور جمعہ کے دن غسل کرنیکا اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ شَهْرُ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک رمضان کے مہینے میں اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا ہمیشہ
روزے رکھنے کے برابر ہے عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَدْ صَامَ
الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللهُ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مہینے میں تین روزے رکھے اوس نے ہمیشہ روزے رکھے پھر کہا سچ فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں جو
کوئی ایک نیکی لاوے اسے دس گنا ثواب ہوگا عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ تَمَّ صَوْمُ الشَّهْرِ أَوْ فَلَهُ صَوْمُ الشَّهْرِ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مہینے میں تین روزے رکھے اوسکو پورے مہینے کے روزوں کا ثواب ہے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول صیام حسن ثلثۃ ایام من الشہر ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت
ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اچھی روزے ہر مہینے میں تین روزے ہیں عن ابن عمر یقول کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ثلثۃ ایام من کل شہر ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے **کیف** یصوم ثلثۃ ایام من کل شہر ہر مہینے میں تین روزے کس طرح رکھے
عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم ثلثۃ ایام من کل شہر یوم الاثنین من اول
الشہر والخمیس الذی یلیہ ثم الخمیس الذی یلیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں
تین روزے رکھتے ایک پہلی پیر کو دوسری اوس کے بعد کی جمعرات کو تیسری اوسکی بعد کی جمعرات کو عن ھنیدۃ الخزاعی قال
دخلت علی ام المؤمنین تقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شہر ثلاثۃ ایام اول
اثنین من الشہر ثم الخمیس ثم الخمیس الذی یلیہ ترجمہ ہنیدہ خزاعی سے روایت ہے میں ام المؤمنین حفصہؓ پاس
گیا وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے ایک پہلے پیر کو دوسری جمعرات کو پھر ایک دوسری
جمعرات کو عن حفصۃ قالت اربع لم یکن یدعھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صیام عاشوراء والعشر
وثلاثۃ ایام من کل شہر ورکعتین قبل الغداۃ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے چار باتوں کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کبھی نہیں چھوڑتے تھے ایک تو عاشورا کے روزے کو دوسرے ذی الحجہ کے دس روز کو تیسری ہر مہینے میں تین روزوں کو
چوتھی فجر سے پہلے دو رکعتوں کو عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یصوم تسعا من ذی الحجۃ ویوم عاشوراء وثلاثۃ ایام من کل شہر اثنین من الشہر وخمیسین
ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے روایت ہے آپ ذی الحجہ میں نو روزے رکھتے پہلی تاریخ سے لیکر نوین تاریخ تک
اور عاشورا کے روزے (یعنی دسوین محرم کو) روزہ رکھتے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھتے ایک پیر کو اور دو جمعراتوں کو عن
بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم العشر وثلث ایام من
کل شہر الاثنین والخمیسین ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے روایت ہے آپ ذی الحجہ کے دس دن
میں روزہ رکھتے اور ہر مہینے میں تین دن ایک پیر کو اور دو جمعراتوں کو عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یامر بصیام ثلثۃ ایام اول خمیس والاثنین والاثنین ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین
دن روزہ رکھنے کا حکم کرتے ایک پہلی جمعرات کو دوسری پیر کو تیسری پیر کو عن جریر بن عبد اللہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال صیام ثلثۃ ایام من کل شہر صیام الدہر وایام البیض صبیحۃ ثلاث عشرۃ واربع
عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن ہر مہینے میں روزے
رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے اور ایام بیض تیرھوین (۱۳) شب کی فجر سے چودھوین (۱۴) پندرھوین (۱۵) تک ہیں یہ ان کو ایام بیض اسلیے

کہتے ہیں کہ ان کی راتیں چاندنی سے سفید اور روشن ہوتی ہیں) عن ابی ہریرۃ قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بارنب قد شواھا فوضعھا بین یدیہ فامسک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یاکل وامر القوم
ان یاکلوا وامسک الاعرابی فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یمنعک ان تاکل قال انی اصوم ثلثۃ ایام من
الشھر قال ان کنت صائما فصم الغر ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور
ایک خرگوش بھونکر لایا اوس کو آپکے سامنے رکھا آپ اوس کے کھانے سے رکے اور نہیں کھایا لیکن لوگوں کو حکم کیا انہوں نے
کھایا اور گنوار بھی کھانے سے رکا آپنے فرمایا تو کیوں نہیں کھاتا وہ بولا میں ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتا ہوں آپنے فرمایا
اگر تو روزے رکھتا ہے تو چاندنی کے دنوں میں رکھ (یعنی ۱۳-۱۴-۱۵- کو) عن ابی ذر قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان نصوم من الشھر ثلاثۃ ایام البیض ثلاث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ ابوذر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا مہینے میں تین روزے رکھنے کا ایام بیض میں یعنی ۱۳-۱۴-۱۵- کو عن
ابی ذر قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نصوم من الشھر ثلثۃ ایام من البیض ثلاث عشرۃ
واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ وہی جو گزرا عن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صمت
شیئا من الشھر فصم ثلاث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تو مہینے میں روزہ رکھے تو تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کو رکھ عن ابی ذر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لرجل علیک بصیام ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا تو لازم کر لے اپنے اوپر روزہ تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کو عن ابی ذر ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر رجلا بصیام ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ ابوذر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کے روزے کا عن ابن الحوتکیۃ
قال قال ابی جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ارنب قد شواھا وخبز فوضعھا بین
یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال انی وجدتھا تدمی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ
لا یضر کلوا وقال للاعرابی کل قال انی صائم قال صوم ماذا قال .... قال صوم ثلاثۃ ایام من الشھر
قال ان کنت صائما فعلیک بالغر البیض ثلاث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ یزید بن حوتکیہ سے روایت ہے
میرے باپ نے کہا ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک خرگوش لیے ہوئے جسکو اوس نے بھونا تھا اور روٹی بھی تھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا اور کہا میں نے دیکھا ہے خون بہہ رہا تھا (یعنی حیض کا خون اسمیں سے نکلتا تھا اس لیے کہ خرگوش
کو حیض آتا ہے) آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کچھ نقصان نہیں کھاؤ اور گنوار سے فرمایا تو بھی کھا اوس نے کہا میں روزے سے ہوں
آپ نے فرمایا کیسے روزہ اوس نے کہا مہینے کے تین روزے آپنے فرمایا اگر تجھے روزہ رکھنا ہے تو سفید راتوں میں رکھ یعنی تیرہویں چودہویں

اور پندرہوین کو۔ امام نسائی نے کہا صحیح یہہ ہے کہ ابن حوتکیہ نے ابی ذر سے سنا لیکن کہنے مین شاید بہول ہو گئی ہو کہ بجائے ابی ذر کے ابے کہا گیا ہو

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ الَّذِي جَاءَ بِهَا إِنِّي رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَكَفَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوا وَكَانَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا ثَلَاثَ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ موسی بن طلحہ سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس خرگوش لایا آپنے اپنا ہاتہہ اوسکیطرف لنبا کیا (کہانے کو) وہ شخص بولا مین نے دیکہا ہے اسکو خون آتا تہا آپنے ہاتہہ روک لیا اور لوگون کو حکم دیا اوس کے کہانے کو ایک شخص دور علیحدہ بیٹہا تہا آپ نے اوس سے پوچہا تجہے کیا ہوا ہے وہ بولا مین روزہ سے ہون آپنے فرمایا ایام بیض مین کیون روزہ نہین رکہتا تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا رَجُلٌ فَلَمَّا قَدَّمَهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَتَرَكَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْكُلْهَا وَقَالَ لِمَنْ عِنْدَهُ كُلُوا فَإِنِّي لَوِ اشْتَهَيْتُهَا أَكَلْتُهَا وَرَجُلٌ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْنُ فَكُلْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ فَهَلَّا صُمْتَ الْبِيضَ قَالَ وَمَا هُنَّ قَالَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ موسی بن طلحہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک خرگوش آیا جسکو ایک شخص بہونکر لایا تہا جب آپکے سامنے رکہا تو بولا یا رسول اللہ مینے دیکہا اوس کو خون آتا تہا آپنے یہہ سنکر اوسی چہوڑ دیا اور نہ کہایا اور جو لوگ آپکے پاس بیٹہے تہے اون سے کہا کہاؤ اسلیے اگر میرا جی چاہتا تو مین بہی کہاتا ایک شخص اور بیٹہا تہا آپنے اوس سے فرمایا نزدیک آ اور لوگون کے ساتہہ شریک ہو کہانے مین وہ بولا یا رسول اللہ مین روزہ سے ہون آپنے فرمایا تو نے بیض کے روزے کیون نہ رکہے پوچہا بیض کے روزے کیا آپنے فرمایا تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِهَذِهِ الْأَيَّامِ الثَّلَاثِ الْبِيضِ وَيَقُولُ هُوَ صِيَامُ الشَّهْرِ ترجمہ عبد الملک سے روایت ہی اوس نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین ایام بیض مین روزے رکہنے کا حکم کرتے اور فرماتے یہہ مہینے کے روزے کے برابر ہین

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الْمِنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِصِيَامِ ثَلَاثِ أَيَّامِ الْبِيضِ ترجمہ عبد الملک بن ابی المنہال نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لوگون کو ایام بیض کے تین روزون کا

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُدَامَةَ بْنِ مِلْحَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ اللَّيَالِي الْغُرِّ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ عبد الملک بن قدامہ بن ملحان سے روایت ہی اوس نے سنا اپنے باپ قدامہ بن ملحان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے چاندنی سفید راتون مین روزے رکہنے کا تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو

صَوْمُ يَوْمَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ

مہینے مین دو دن روزہ رکہنا

عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي زِدْنِي

زِدْنِي زِدْنِي إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيَرُدُّنِي فَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

قُولُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ زِدْنِی زِدْنِی یَوْمَیْنِ مِنْ کُلِّ شَہْرٍ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ زِدْنِی زِدْنِی اِنِّی اَجِدُنِی قَوِیًّا فَسَکَتَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہُ لَیْسَ یَرُدُّنِی قَالَ صُمْ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَہْرٍ **ترجمہ** ابو عقرب سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزے کو آپنے فرمایا ہر مہینے مین ایک روزہ رکھ مین نے کہا یارسول اللہ بڑہا ئیے۔ بڑہائیے کہا یارسول اللہ بڑہائیے دو دن ہر مہینے مین۔ مینے کہا یارسول اللہ بڑہائیے بڑہائیے مین اپنے تئین قوی پاتا ہون آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ مین سمجہا آپ مجھے جواب دین گے یعنے نہین بڑہا وینگے آپ نے فرمایا تین روزے رکھہ ہر مہینے مین عَنْ اَبِی عَقْرَبٍ اَنَّہُ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ یَوْمًا مِنْ کُلِّ شَہْرٍ وَاسْتَزَادَہُ قَالَ بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی اَجِدُنِی قَوِیًّا فَزَادَہُ قَالَ صُمْ یَوْمَیْنِ مِنْ کُلِّ شَہْرٍ فَقَالَ بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنِّی اَجِدُنِی قَوِیًّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّی اَجِدُنِی قَوِیًّا اِنِّی اَجِدُنِی قَوِیًّا فَمَا کَادَ اَنْ یَزِیدَہُ فَلَمَّا اَلَحَّ عَلَیْہِ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَہْرٍ **ترجمہ** ابو عقرب سے روایت ہے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزے کو آپ نے فرمایا ایک روزہ رکھہ ہر مہینے مین اور زیادہ چاہا ابو عقرب نے تو کہا فدا آپ پر مان باپ میرے مین اپنے تئین طاقت وار پاتا ہون آپ نے زیادہ کیا اور فرمایا مہینے مین دو روزے رکھ اوس نے کہا فدا ہون آپ پر مان باپ میرے مین اپنے تئین طاقت وار پاتا ہون یارسول اللہ آپ نے فرمایا مین بہی اپنے تئین طاقت وار پاتا ہون طاقتدار پاتا ہون پھر آپنے اوسی زیادہ نکیا جب اوس نے بہت خواہش کی تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہر مہینے مین تین روزے رکھہ

کتاب الزکوٰۃ

کتاب زکوٰۃ کے بیان مین **ف** جو ایک رکن اسلام ہے جیسے نماز **باب** وُجُوبِ الزَّکٰوۃِ زکوٰۃ فرض ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ حِیْنَ بَعَثَہُ اِلَی الْیَمَنِ اِنَّکَ تَاْتِی قَوْمًا اَہْلَ کِتَابٍ فَاِذَا جِئْتَہُمْ فَادْعُہُمْ اِلٰی اَنْ یَشْہَدُوا اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ فَاِنْ ہُمْ اَطَاعُوکَ بِذٰلِکَ فَاَخْبِرْہُمْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَیْہِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ فَاِنْ ہُمْ یَعْنِی اَطَاعُوکَ بِذٰلِکَ فَاَخْبِرْہُمْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَیْہِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِہِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِہِمْ فَاِنْ ہُمْ اَطَاعُوکَ بِذٰلِکَ فَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُومِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بہیجا تو اون سے کہا تم گزر ہو گا ایک قوم پر جو اہل کتاب ہین (یعنی یہود اور نصاریٰ) پھر جب تو اون کے پاس پہونچے تو بلا اون کو گواہی دینے اس بات کی کہ سوا خدا کے کوئی عبادت کی لائق نہین اور محمد ؐ اوسکے بندے ہین اور بہیجے ہوے ہین اگر وہ تیرا کہنا مان لین پہر تو اون سے کہہ اللہ نے اونپر پانچ نمازین فرض کین ہین ایکدن رات مین اگر وہ اوسکو مان لین پہر اون سے کہہ اللہ نے اون پر صدقہ زکوٰۃ فرض کیا ہے جو مالدارون سے لیا جاتا ہے اور اونہی مین کے مفلسون اور محتاجون کو دیا جاتا ہے اگر وہ اسکو بہی مان لین تو بچا رہ مظلوم کی بد دعا سے **ف** صحیحین کی روایت مین ہے اگر وہ اسکو بہی یعنی صدقہ دینے کو بہی مان لین تو بچا رہ اون کے عمدہ اور بہتر مالون

لیس یدید فی

یعنے زکوۃ میں متوسط بیچ کا مال لے نہ عمدہ اور نہ خراب اور بیچارہ مظلوم کی بد دعا سے بچیو کہ مظلوم کی دعا میں اور اللہ تعالی میں کوئی روک نہیں ہے یعنے وہ برابر حق سبحانہ تعالی تک پہونچتی ہے کہیں نہیں رکتی ایسا نہ ہو کہ تو اون پر ظلم کرے اور زکوۃ میں عمدہ عمدہ مال لیوے اور وہ تیرے لیے بد دعا کریں

عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قلت يا نبي الله ما اتيتك حتى حلفت اكثر من عدد هن لاصابع يديه ان لا اتيك ولا اتي دينك واني كنت امرأ لا اعقل شيئا الا ما علمني الله عز وجل ورسوله واني اسألك بوحي الله بما بعثك ربك الينا قال بالاسلام قلت وما آيات الاسلام قال ان تقول اسلمت وجهي الى الله وتخليت وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة

ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے اونہوں نے اوسکے دادا سے اونہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پاس نہیں آیا یہاں تک کہ میں نے قسمیں کہائیں تہیں اپنی اونگلیوں سے زیادہ کہ آپ پاس نہ آونگا اور کبھی آپکا دین قبول نہ کرونگا اور میں ایک آدمی تہا جسکو کچہ عقل نہ تھی مگر جو اللہ نے اور اوس کے رسول نے سکہلایا اور میں آپسے پوچہتا ہوں اللہ کی وحی کی قسم دیکر اللہ نے کس چیز کے ساتہ آپکو بہیجا ہماری طرف آپنے فرمایا اسلام کے ساتھ میں نے کہا اسلام کی نشانیاں کیا ہیں آپنے فرمایا تو کہہ میں نے اپنا منہ رکہدیا اللہ کیطرف (یعنی جو اوسکا حکم ہوگا سو بجا لاونگا) اور اوسی کا ہوگیا اور نماز ادا کرے اور زکوۃ دیوے

عن ابي مالك الاشعري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اسباغ الوضوء شطر الايمان والحمد لله ملاء الميزان والتسبيح والتكبير ملاء السموات والارض والصلوة نور والزكوة برهان والصبر ضياء والقران حجة لك او عليك

ترجمہ ابو مالک اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرنا وضو کا آدہا ایمان ہے (کیونکہ ایمان سے گناہ بخشے جاتے ہیں اور وضو سے صغایر یعنی چہوٹے بخشے جاتی ہیں) اور الحمد للہ کہنا بہر دیگا ترازو کو اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر بہر دیتے ہیں آسمان اور زمین کو (اپنے ثواب سے) اور نماز نور ہے (قیامت میں) اور زکوۃ دلیل ہے (اللہ پاس خلوص کی اور نجات کی) اور صبر روشنی ہے (یعنی عقل کی روشنی ہے جسکو عقل ہے وہ صبر کرتا ہے اور جو اس روشنی سے محروم ہے وہ صبر نہیں کرتا) اور قرآن دلیل ہے تیرے لیے (اگر تو حق پر ہے) یا دلیل ہے تجہ پر (اگر تو باطل پر ہے)

عن ابي هريرة وابي سعيد يقولان خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما قال والذي نفسي بيده ثلاث مرات ثم اكب فاكب كل رجل منا يبكي لا ندري ماذا حلف ثم رفع راسه فى وجهه البشرى فكانت احب الينا من حمر النعم ثم قال ما من عبد يصلي الصلوات الخمس ويصوم رمضان ويخرج الزكوة ويجتنب الكبائر السبع الا فتحت له ابواب الجنة فقيل له ادخل بسلام

ترجمہ ابوہریرہ اور ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ سنایا ہم کو تو فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تین بار پھر آپ جہک گئے اور ہر شخص ہم میں سے جہک کر روتی لگا لیکن ہمکو معلوم نہیں آپنے کیا قسم کہائی پھر آپنے سر اوٹہایا اور آپ کے چہرے پر خوشی تہی ہم کو بہلا معلوم ہوا لال اونٹ ملنے سے زیادہ (لال اونٹ بہت قیمتی ہوتے ہیں) پھر آپنے فرمایا جو بندہ پانچوں نمازیں پڑہے اور رمضان کے روزے رکہے اور زکوۃ نکالے اور ساتوں بڑے گناہوں سے بچے (یعنے شرک اور جادو اور خون ناحق اور سود خواری اور یتیم کے مال کہاجانے اور

جہاد سے بہاگنے اور پاکدامن عورتون پر تہمت لگانے سے اوسکو بھی جنت کے دروازے کہیجا وینگے اور کہاجاویگا جا اندر سلامتی کے ساتھ

عن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من انفق زوجين من شيء من الاشياء في سبيل الله دعي من ابواب الجنة يا عبد الله هذا خير وللجنة ابواب فمن كان من اهل الصلوة دعي من باب الصلوة ومن كان من اهل الجهاد دعي من باب الجهاد ومن كان من اهل الصدقة دعي من باب الصدقة ومن كان من اهل الصيام دعي من باب الريان قال ابو بكر هل على من يدعى من تلك الابواب من ضرورة فهل يدعى منها كلها احد يا رسول الله قال نعم واني ارجو ان تكون منهم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا صرف کرے اللہ کی راہ مین وہ جنت کے دروازون سے بلایا جاویگا اے بندے اللہ کے یہ دروازہ بہتر ہے اور جنت کے کئی دروازے ہین جو نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو غازی ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقے کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو روزہ دار ہوگا وہ باب الریان سے بلایا جاویگا ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ جو شخص اندر دروازون سے بلایا جاوے اوسکو کچھ فکر نہین لیکن کوئی ایسا بھی ہوگا جو سب دروازون سے بلایا جاوے آپ نے فرمایا ہان اور مجھے امید ہے کہ تم اونہی مین سے ہوگے

باب التغليظ في حبس الزكوة زکوۃ نہ دینے کا عذاب

عن ابي ذر قال جئت الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس في ظل الكعبة فلما رآني مقبلا قال هم الاخسرون ورب الكعبة فقلت ما لي لعلي انزل في شيء قلت من هم فداك ابي وامي قال الاكثرون اموالا الا من قال هكذا وهكذا وهكذا حتى بين يديه وعن يمينه وعن شماله ثم قال والذي نفسي بيده لا يموت رجل فيدع ابلا او بقرا لم يؤد زكوتها الا جاءت يوم القيمة اعظم ما كانت واسمنه تطؤه باخفافها وتنطحه بقرونها كلما نفدت اخراها عادت اولاها حتى يقضى بين الناس **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کعبے کے سایے مین بیٹھے تھے جب مجھے آتے دیکھا تو فرمایا وہی لوگ ٹوٹے والے ہین قسم ہے کعبے کے پروردگار کی مین نے کہا کیا ہے شاید میری باب مین کچھ اترا مین نے عرض کیا وہ کون لوگ ہین قربان ہون آپ پر مان باپ میرے آپنے فرمایا جو بہت مال رکھتے ہین مگر جو ایسے ہین اور اشارہ کیا اسطرف اسطرف یہانتک کہ سامنے اور داہنے اور بائین بھی (یعنی ہر طرف سے محتاجون کے خیر لیتے ہین) پہر فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے جو شخص مرے اونٹ اور بیل چھوڑکر جنکی زکوۃ نہ دی ہو تو وہ اونٹ اور بیل قیامت مین موٹے ہوکر آوینگے اور موٹے اور روندینگے اوسکو کہرون سے اور ماریں گے اوسکو سینگون سے جب اخیر جانور اوسکا اسطرح کریگا تو پہر پہلے سے لاوینگے - یہی ہوتا رہیگا یہانتک کہ حکم ہوگا آدمیون مین (یعنی اونکا فیصلہ ہو کہ جنتی ہین اور یہ دوزخی)

عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من رجل له مال لا يؤدي حق ماله الا جعل له طوقا في عنقه شجاع اقرع وهو يفر منه وهو يتبعه ثم قرأ مصداقه من كتاب الله عز وجل ولا يحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله من فضله هو خيرا لهم بل هو شر لهم سيطوقون ما بخلوا به يوم

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مالدار ہو اور اپنے مال کی زکوۃ ادا نکرے تو وہ مال اوسکی گردن کا طوق ہوگا ایک گنجا سانپ بنکر وہ اوس سے بھاگے گا اور وہ اوس کے ساتھ ہوگا پھر اسکی تصدیق کے لیئے کلام اللہ سے یہ آیت پڑہی مت سمجھیں ان لوگونکو جو بخیلی کرتے ہیں اوس مال کے ساتھ جو اللہ نے اونکو اپنے فضل سے دیا ہے یہ نہ سمجھیں کہ وہ بخیلی بہتر ہے بلکہ وہ بُرا ہے اون کے لئے نزدیک ہے جسکی ساتھ وہ بخیلی کرتے ہیں وہ اونکا طوق بنایا جاویگا قیامت کے روز عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ لَا يُعْطِيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَجْدَتُهَا وَرِسْلُهَا قَالَ فِيْ عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا فَاِنَّهَا تَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغَذِّ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنِهٖ وَاٰشَرِهٖ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَاُهُ بِاَخْفَافِهَا اِذَا جَاءَتْ اُخْرٰهَا اُعِيْدَتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا يَوْمَ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ بَقَرٌ لَا يُعْطِيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَاِنَّهَا تَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَغَذَّ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ وَاٰشَرَهٗ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُهٗ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا وَتَطَاُهُ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا اِذَا جَاوَزَتْهُ اُخْرٰهَا اُعِيْدَتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ لَا يُعْطِيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَاِنَّهَا تَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغَذِّ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ وَاٰشَرَهٗ ثُمَّ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَاُهُ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهٗ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ اِذَا جَاوَزَتْهُ اُخْرٰهَا اُعِيْدَتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ اونکی زکوۃ نہ دیوے تنگی اور کشادگی میں (یعنی جب اونٹ موٹے تازے ہوں تو زکوۃ نہ دیوے اون میں سے کیونکہ اچھے موٹے اونٹ کا خدا کی راہ میں دینا دشوار ہوا اور جب دبلے ہوں تو برا سمجھ کر زکوۃ میں نہ دیوے یا جب قحط اور تنگی کا زمانہ ہو تو زکوۃ نہ نکالے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ تنگی اور کشادگی کیا ہے آپ نے فرمایا دشواری اور آسانی کے زمانے میں تو وہ اونٹ قیامت کے روز خوب تیز اور موٹے اور چالاک بنکر آوینگے اور اونکا مالک اون اونٹوں کے سامنے ایک صاف برابر میدان میں اوندھا لٹایا جاویگا وہ اونٹ اوسکو روندتے ہوئے اپنے کھروں سے جب اخیر کا اونٹ روند چلیگا تو پھر سے پہلا اونٹ کو لاوینگے دن بھر اسی طرح جو پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا یہاں تک کہ فیصلہ ہو لوگوں کا اور وہ اپنی راہ دیکھ لیوے (کہ جنت کی طرف ہے یا دوزخ کی طرف) اور جس شخص کے پاس بیل ہوں وہ اونکی زکوۃ ادا نکرے تنگی اور آسانی کے زمانے میں تو قیامت کے روز وہ بیل تیز اور موٹے اور چالاک بنکر آوینگے اور اون کے مالک کو اوندھا لٹایا جاویگا ایک صاف برابر میدان میں پھر ہر ایک سینگوں والا بیل اوسکو اپنے سینگوں سے مار دیگا اور ہر ایک کھر والا اپنے کھروں سے اوسکو کچلیگا جب اخیر کا بیل گزر جاویگا تو پھر سے پہلی بیل کو لاوینگے دن بھر اسی طرح جو پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا یہاں تک کہ فیصلہ ہو لوگوں کا اور وہ اپنی راہ دیکھ لیوے اور جس شخص کے پاس بکریاں ہوں اور وہ اون کی زکوۃ تنگی اور آسانی کے وقت ادا نکرے تو قیامت

کے رو وہ بکریاں تیز اور موٹی اور چالاک بنکر آوینگی پہر اوسکے مالک کو اوندہا لٹایا جاویگا ایک برابر کہلے میدان مین اور ہر ایک کہُر والی بکری اوسکو اپنے کہُرونسے روندیگی اور سینگونوالی سینگونسے مارینگی اور کوئی اونمین ٹوٹے ہوے سینگ کی یا ٹوٹے ہوے سینگ کی نہوگی (بلکہ سب کے سینگ سیدہے اور مضبوط ہونگے تاکہ مالک کو تکلیف پہونچاوین) جب اخیر کی بکری نکل جاویگی تو پہر سری سے پہلی کو لاوینگے دن بہر جو پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو لوگونکا اور وہ اپنی راہ دیکہے

باب مانع الزکوٰۃ

جو شخص زکوٰۃ نہ دیوے اوسکا بیان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ قَالَ عُمَرُ رض فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر خلیفہ ہوے اور جو لوگ عربون مین سے کافر ہوئے وہ کافر ہوئے تو حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا تم کیسے لڑوگے لوگون سے (جو زکوٰۃ نہین دیتے) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنے کا یہانتک کہ وہ کہین کوئی معبود سچا نہین ہے سوا خدا کے تو جسنے یہ کہا اوس نے اپنے مال اور جان کو مجھسے بچا لیا مگر کسی حق کے بدلے مین (یعنی اگر کسیکو ماریگا تو وہ بھی مارا جاویگا یا کسی کا مال لیگا تو اوسکا بہی مال لیا جاویگا) اور اوسکا حساب اللہ پر ہے حضرت ابوبکرؓ نے کہا مین لڑونگا اوس شخص سے جو فرق کریگا نماز اور زکوٰۃ مین (یعنی نماز پڑہے اور زکوٰۃ نہ دے) اوسکی فرضیت کا انکار کرے کیونکہ زکوٰۃ حق ہے مال کا (جیسے نماز حق ہے نفس کا) قسم خدا کی اگر ایک بکری کا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تہے اور مجھکو نہ دین گے تو مین اون سے لڑونگا اوس کے نہ دینے پر حضرت عمرؓ نے کہا قسم ہے اللہ کی کچھ نہ تہا مگر مین جانتا ہون اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کا سینہ کہول دیا لڑنے کے لیے پہر مین جانا کہ یہی حق ہے **ف** اس لیے کہ اسلام مین صرف لا الہ الا اللہ کہنا کافی نہین بلکہ اسلام کی ارکان مین سے پہلا رکن توحید ہے پہر نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج یہ بھی ارکان ہین جو کوئی ان کے فرض ہونے سے انکار کرے وہ مسلمان نہین اُس سے لڑنا چاہیے

باب عقوبة مانع الزكوٰة

جو شخص زکوٰۃ نہ دے اوس کی سزا کیا ہے عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ لَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ أَبَى فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةً مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے اوس نے اوسکے دادا سے اوس نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے ہر چالیس اونٹ مین جو جنگل سے چر کر جاتے ہون ایک دو برس کے اونٹنی ہے اونٹ جدا نہ کیے جاوین گے اپنے حساب سے (زکوٰۃ سے بچنے کے لیے) جو شخص زکوٰۃ دیگا ثواب کے لیے

اُسکو ثواب ملیگا اور جو شخص انکار کریگا ہم زکوٰۃ بھی لینگے اور آدھی اونٹ اوسکے لینگے یہہ ایک سزا ہی ہماری رب کے سزاؤن مین سی۔ آل

ال مین سے محمد کی آل کو کچھہ درست نہین ہے۔ **باب زکوٰۃ الابل** اونٹونکی زکوٰۃ کا بیان **عن** ابی سعید الخدری

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ ولا فیما دون خمس ذود صدقۃ

ولا فیما دون خمسۃ اواق صدقۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سی کم غلے

مین (جو زمین سی پیدا ہو) زکوٰۃ نہین ہے اور پانچ اونٹون سی کم مین زکوٰۃ نہین ہے، اور پانچ اوقیے سی کم چاندی مین زکوٰۃ نہین ہے

ف وسق ساٹھہ صاع کا اور ایک صاع آٹھہ رطل یا پانچ رطل کا ہوتا ہی اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہی اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہی پانچ اوقیے

سی دو سو درم ہوئے اور درم تین ماشے اور ایک رتی اور پانچوین حصے رتی کے برابر ہوتا ہے اگر تولہ پورا بارہ ماشہ کا ہو تو دو سو درم مین ساڑھے باون

تولے چاندی ہوتی ہی اور جو کم دیش ہو تو اسی باب سی لگا سکتے ہین **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

لیس فیما دون خمسۃ ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اواق صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ

ترجمہ ابو سعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹون سے کم مین زکوٰۃ نہین ہے، اور پانچ اوقیے سی کم چاندی

مین زکوٰۃ نہین ہی اور پانچ وسق غلے سے کم مین زکوٰۃ نہین ہے **عن** انس بن مالک ان ابا بکر کتب لھم ان ھذہ فرائض الصدقۃ

التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین التی امر اللہ عز وجل بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن

سئلھا من المسلمین علی وجھھا فلیعطھا ومن سئل فوق ذلک فلا یعط فیما دون خمس وعشرین من الابل فی کل

خمس ذود شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین ففیھا بنت مخاض الی خمس وثلاثین فان لم تکن بنت مخاض فابن

لبون ذکر فاذا بلغت ستا وثلاثین ففیھا بنت لبون الی خمس واربعین فاذا بلغت ستۃ واربعین ففیھا حقۃ

طروقۃ الفحل الی ستین فاذا بلغت احدی وستین ففیھا جذعۃ الی خمس وسبعین فاذا بلغت ستۃ و

سبعین ففیھا بنتا لبون الی تسعین فاذا بلغت احدی وتسعین ففیھا حقتان طروقتا الفحل الی عشرین و

مائۃ فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ فاذا تباین اسنان الابل

فی فرائض الصدقات فمن بلغت عندہ صدقۃ الجذعۃ ولیست عندہ جذعۃ وعندہ حقۃ فانھا تقبل

منہ الحقۃ ویجعل معھا شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درھما ومن بلغت عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست

عندہ الا جذعۃ فانھا تقبل منہ ویعطیہ المصدق عشرین درھما او شاتین ان استیسرتا لہ ومن بلغت

عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ وعندہ بنت لبون فانھا تقبل منہ ویجعل معھا شاتین ان استیسرتا لہ

او عشرین درھما ومن بلغت عندہ صدقۃ بنت لبون ولیست عندہ الا حقۃ فانھا تقبل منہ ویعطیہ

المصدق عشرین درھما او شاتین ومن بلغت عندہ صدقۃ بنت لبون ولیست عندہ بنت لبون وعندہ

بنت مخاض فانھا تقبل منہ ویجعل معھا شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درھما ومن بلغت عندہ صدقۃ

ابْنَةُ مَخَاضٍ فَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ يَعْنِي وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةَ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق رض نے اون کے لیے یہ لکھا کہ یہ فرض مین زکوۃ کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے مسلمانون پر جنکا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو حکم دیا جس مسلمان سے مانگا جاوے اونکے موافق وہ دیوے اور جس سے مانگا جاوے اس سے زیادہ نہ دیوے۔ پچیس اونٹون سے کم مین ہر پانچ اونٹ مین ایک بکری ہے جب پچیس اونٹ ہو جاوین تو اوسمین ایک برس کی اونٹنی ہے پینتیس تک اگر ایک برس کی اونٹنی نہ ہو تو دو برس کا اونٹ جب چھتیس اونٹ ہون تو اون مین دو برس کی اونٹنی ہے پینتالیس اونٹون تک جب چھیالیس اونٹ ہون تو اون مین تین برس کے اونٹنی ہے (جو لائق ہو نر کو دینے کی یعنی جوان ہو گئی ہو) ساٹھ اونٹون تک جب اکسٹھ اونٹ ہو جاوین تو اون مین چار برس کے اونٹنی ہے (جو پانچوین مین لگی ہو) پچھتر اونٹون تک جب چھہتر ہون تو اون مین دو اونٹنیان ہین دو دو برس کے نوے اونٹون تک جب اکانوے اونٹ ہون تو اون مین دو اونٹنیان ہین تین تین برس کے جنپر نر کود سکے ایکسو بیس اونٹ تک جب ایکسو بیس سے زیادہ اونٹ ہون تو ہر چالیس اونٹ مین ایک اونٹنی ہے دو برس کے اور ہر پچاس مین ایک اونٹنی ہے تین برس کے۔ اگر اونٹونکے دانتون مین اختلاف ہو یعنی زکوۃ کے لائق اونٹ نہ ہو بلکہ اوس سے بڑا یا چھوٹا ہو (مثلا) جس شخص پر چار برس کی اونٹنی لازم آوے اور اوس کے پاس نہ ہو لیکن تین برس کی اونٹنی ہو تو وہ اوسکو دیدے اور دو بکریان دیدے اگر اوس سے ہو سکین نہین تو بیس درم دیدے اور جس شخصکو تین برس کے اونٹنی دینا ہو اور اوسکے پاس چار برس کے اونٹنی ہو تو لے لین گے اور زکوۃ لینے والا (یعنی مصدق جو امام کیطرف سے مقرر ہوتا ہے زکوۃ کی تحصیل کے لیے) اوس کو بیس درم پھیر دیگا یا دو بکریان دیدیگا اور جس شخص کو تین برس کے اونٹنی دینا ہو اور اوس کے پاس نہ ہو تو دو برس کی اونٹنی دیدے اور دو بکریان اوسکے ساتھ دیوے یا بیس درم دیوے اور جسکو دو برس کے اونٹنی دینا ہو اور اوس کے پاس تین برس کے اونٹنی ہو تو لے لینگے اور مصدق اوسکو بیس درم یا دو بکریان دیدیگا اور جسکو دو برس کی اونٹنی دینا ہو اور اوس کے پاس نہ ہو لیکن ایک برس کے اونٹنی ہو تو لے لین گے اور دو بکریان لین گے اگر اوس سے ہو سکین نہین تو بیس درم لینگے اور جس شخص کے اوپر ایک برس کی اونٹنی ہو لیکن اوس کے پاس دو برس کا اونٹ ہو تو لے لینگے اور کچھ نہ دین گے نہ لین گے (اس لیے کہ اونٹ کی قیمت مادہ سے نصف ہے) اور جسکے پاس صرف چار اونٹ ہون اوسمین کچھ زکوۃ نہین ہے مگر جب مالک اپنی خوشی سے کچھ دینا چاہے تو دے

بکریان جو جنگل سے چرائی جاتی ہون جب چالیس ہون تو اون مین ایک بکری ہی زیادہ ہو تو دو سو تک اوس مین دو بکریان ہین جب دو سو سے ایک بکری بھی زیادہ ہو تو تین بکریان ہین تین سو تک پھر ہر ایک سیکڑے مین ایک بکری ہی لیکن زکوۃ مین بوڑھی اور کانی اور عیب دار نہ لیجاوےگی اور نہ نر مگر جب مصدق لینا چاہیے (کسی مصلحت سی مثلا اوسکی پاس سب عیب دار یا بوڑھی جانور ہون یا سب نر ہون یا زکوۃ کے جانورون کے لیے نر کی ضرورت ہو) اور زکوۃ کے ڈر سے دو جدا مالون کو ایک جگہہ نہ کرین (مثلا چالیس چالیس بکریان دو شخصونکی ہون تو ہر ایک سے ایک ایک بکری لینا چاہیے وہ دونو ملا دیں تاکہ ایک ہی بکری دینا پڑے) اور ملے ہوئے مالون کو جدا نہ کرین (مثلا کسی کے پاس چالیس بکریان ہون وہ بیس بیس الگ کر دیوے تاکہ مصدق نصاب سے کم سمجھے اور زکوۃ نہ لیوے یا دو شخصونکا مال سمجھکر **ف** اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ نہی مصدق کے لیے ہے یعنے وہ ظلم نہ کری زکوۃ لینے مین اور متفرق مالون کو ایک جگہہ نہ کرے زکوۃ وصول کرنیکو **ت** اور جب مال دو شریکون کا ہو تو وہ آپس مین ایکدوسرے سی حساب برابر کرلین **ف** مثلا دو سو بکریان دو شخصونکی ہون ایک تہائی کا شریک ہو اور ایک تین ربع کا تو مصدق دو بکریان لیلیوے پھر جو تہائی والا آدہی بکری کے دام دوسرے شریک سے مجرا لیوے **ت** اور جب بکریان چالیس سے کم ہون تو اون مین کچھ نہین ہی مگر جب اونکا مالک خوشی سے کچھ دینا چاہی اور چاندی مین چالیسوان حصہ زکوۃ کا ہی (جب سو درم کے برابر ہو) اگر ایک سو نوی درم ہون تو اون مین کچھ نہین ہے مگر جب مالک خوشی سی کچھ دینا چاہی **باب**

سَابِعُ زَكَوةِ الْإِبِلِ اونٹون کی زکوۃ نہ دینے کا عذاب **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْإِبِلُ عَلٰى رَبِّهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَأُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلٰى رَبِّهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَأُهُ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ أَلَا لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِبَعِيْرٍ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ أَلَا لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلٰى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ قَالَ وَيَكُوْنُ كَنْزُ أَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ أَنَا كَنْزُكَ فَلَا يَزَالُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ إِصْبَعَهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ اپنے مالک کے پاس آوینگے اچھے حال مین ہوکر (یعنی دنیا مین جس وقت موٹی تازی تہی) جب اوس نے اون کا حق ادا نہ کیا ہوگا (یعنے اون کی زکوۃ نہ دی ہوگی) سو روندینگی اوسکو اپنے پاؤن سے۔ اسی طرح بکریان اپنے مالک کے پاس آوینگی اچھے حال مین ہوکر جب اوس نے اونکا حق ادا نہ کیا ہوگا روندینگے اوسکو اپنے کہرون سے اور مارینگے اوسکو اپنی سینگون سی ایک حق اونکا یہہ بہی ہے سوا زکوۃ کے مگر زکوۃ فرض ہے اور یہہ مستحب ہے کہ دوہی جاوین جب پانی پینے آوین **ف** عرب مین دستور تھا کہ لوگ اپنے جانورونکو جب پانی پلانے لاتے تو وہان جو لوگ جمع ہوتی اون کو دودھ پلاتے اگرچہ یہہ مستحب ہے مگر مروت اور احسان کے لحاظ سی ضرور ہی اسواسطے اسکو بہی حق قرار دیا **ت** خبردار ہو جاؤ کوئی تم مین سی قیامت کے دن اپنی اونٹ کو گردن پر سوار کرکے نہ لاوے وہ آواز کرتا ہوگا پہر وہ کہیگا اے محمد (بچاؤ) مجھکو) مین کہونگا مین تیرے لیے کچھ نہین کرسکتا مین کہہ چکا تہا۔ تم مین سی ایک کا خزانہ (جسکی وہ زکوۃ ادا نہ کرتا تہا) قیامت کے

روز ایک گنجا اژدہا بنکر آویگا اور مالک اوسکو دیکھکر بہاگیگا وہ اوسکے پیچھے ہوگا اور کہیگا مین تیرا خزانہ ہون یہانتک کہ مالک اپنی
انگلی اوس کے منہ مین دیدیگا **باب** سُقُوطِ الزَّكٰوةِ عَنِ الْاِبِلِ اِذَا كَانَتْ رُسُلًا لِاَهْلِهَا وَلِحُمُولَتِهِمْ جب اونٹ اپنے
پیشے ہوون کام کاج کے لیئے اور بوجہا لادنے کی لیے تو اون مین زکوۃ نہین ہے **عَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ
جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ اِبِلٍ سَائِمَةٍ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ اِبْنَةُ لَبُوْنٍ لَا يُفَرَّقُ
اِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا لَهٗ اَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَاِنَّا اٰخِذُوْهَا وَشَطْرَ اِبِلِهٖ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا
لَا يَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ **ترجمہ** بہز بن حکیم سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے اوس نے
دادا سے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب جنگل سے چرنیوالے اونٹ ہون تو ہر چالیس اونٹ مین ایک دو برس
کی اونٹنی ہے۔ اونٹ جدا نکیے جاوین گے اپنے حساب سے جو شخص زکوۃ دیگا ثواب کے لیے اوسکو ثواب ملیگا اور جو شخص نہ دیگا تو ہم
زبردستی لین گے اور آدہے اونٹ اور لین گے (سزا کے لیئے) یہ ایک حکم ہے ہماری پروردگار کے حکمون سے محمد کی آل کو اوس مین سے کچھ
درست نہین ہے **باب** زَكٰوةِ الْبَقَرِ گائی بیل کی زکوۃ کا بیان **عَنْ** مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ وَمِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً
وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یمن کیطرف بہیجا اور حکم کیا ہر بالغ سے
ایک دینار لینے کا (جزیے مین) یا اوس قیمت کا کپڑا اور تیس گائی بیلون سے ایک بیل برس روز کا یا گائی برس روز کی اور ہر چالیس گائی
بیلون سے ایک گائی دو برس کی **عَنْ** مُعَاذٍ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ
كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً ثَنِيَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو یمن کیطرف بہیجا اور حکم کیا ہر چالیس بیلون مین سے ایک گائی دو برس کے لینے کا اور ہر تیس مین
سے ایک برس کی گائی لینے کا اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اوس قیمت کے کپڑے لینے کا **عَنْ** مُعَاذٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ
كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ **ترجمہ** اوپر گذر چکا **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ بَعَثَنِيْ اِلَى الْيَمَنِ اَنْ لَا اٰخُذَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْئًا حَتّٰى تَبْلُغَ ثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا عِجْلٌ تَابِعٌ جَذَعٌ اَوْ جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ
فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجہکو یمن کی
طرف بہیجا تو حکم دیا گائی بیلون سے کچہ نہ لینے کا جبتک وہ تیس کو نہ پہنچین جب تیس کو پہنچین تو اون مین ایک گائی کا بچہ ہے
ایک سال کا نر یا مادہ چالیس تک پہر جب چالیس ہون تو اون مین ایک گائی ہے دو برس کی **باب** مَانِعِ زَكٰوةِ الْبَقَرِ گائی بیل
کی زکوۃ نہ دیوے تو کیا سزا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ
لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا وُقِفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهٗ ذَاتُ الْاَظْلَافِ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ ذَاتُ الْقُرُوْنِ بِقُرُوْنِهَا

لتنزهبا یومئذٍ جمّاء ولا مکسورة القرن قلنا یا رسول الله وما ذا حقها قال اطراق فحلها واعارة دلوها وحمل علیها
فی سبیل الله ولا صاحب مالٍ لا یؤدی حقه الا یخیل له یوم القیمة شجاع اقرع یفر منه صاحبه وهو یتبعه یقول
له هذا کنزک الذی کنت تبخل به فاذا رأی انه لا بد له منه ادخل یده فی فیه فجعل یقضمها کما یقضم الفحل ترجمہ
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اونٹ یا بیل یا بکریاں رکھتا ہو اور انکا حق نہ دیوے تو قیامت کے
روز وہ کھڑا کیا جاویگا ایک صاف ہموار میدان میں کھروالی اپنے کھروں سے اوسکو روندین گے اور سینگ والی اپنے سینگوں سے اوسکو ماریں
گی کوئی اون میں منڈی اور سینگ ٹوٹی نہیں ہوگی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ انکا حق کیا ہے آپنے فرمایا نر کو جفتی کے لیے دینا (اور
اسپر حرمت نہ لینا) اور پانی پلانے کا ڈول مانگے کو دینا اور خدا کی راہ میں یعنی جہاد میں سواری اور بوجہہ لادنے کو دینا) اور جو مال والا
اوسکا حق ادا نہ کریگا قیامت کے روز وہ مال اوسکا ایک گنجا سانپ بنکر آدیگا اور مالک اوسکو دیکھکر بھاگیگا وہ ساتھ ہوگا اور کہیگا یہ
تیرا خزانہ ہے جسپر تو بخیلی کرتا تھا جب دیکھیگا کوئی علاج نہیں یعنی بھاگنے سے بچاؤ نہیں ہوسکتا تو لاچار ہوکر اپنا ہاتھ اوس کے منہ میں ڈالدیگا
اور وہ اوس کو چبا ڈالیگا اونٹ کیطرح **باب** زکوة الغنم بکریوں کی زکوة کا بیان **عن** انس بن مالک ان ابا بکرؓ
کتب له ان هذه فرائض الصدقة التی فرض رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المسلمین التی امر الله بها رسوله صلی
الله علیه وسلم الحدیث ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق نے اون کو یہ لکھا یہ فرض ہیں زکوة کے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے مسلمانوں پر جنکا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو حکم دیا اخیر حدیث تک **ف** جو اوپر گزری جسمیں بیان
ہے اونٹوں اور بکریوں کی زکوة کا۔ مؤلف نے اس حدیث کو دوبارہ ذکر کیا اور ہم نے طول کے ڈر سے چھوڑ دیا **باب** مانع زکوة
الغنم بکریوں کی زکوة نہ دینے والے کا بیان **عن** ابی ذرؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من صاحب ابل ولا
بقر ولا غنم لا یؤدی زکوتها الا جاءت یوم القیمة اعظم ما کانت واسمنه تنطحه بقرونها وتطاؤه
باخفافها کلما نفدت اخریها اعیدت علیه اولیها حتی یقضی بین الناس ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ اور گائے اور بکریاں رکھتا ہو اور اون کی زکوة نہ دیوے تو قیامت کے روز وہی جانور خوب بڑے اور موٹے
ہوکر آوین گے اور سینگوں سے مارین گے اور کھروں سے روندین گے جب اخیر جانور نکل جاویگا تو پھر پہلا آویگا اسیطرح لوگوں کا فیصلہ ہونے
تک **باب** الجمع بین المتفرق والتفریق بین المجتمع جدا مال کو ملانا اور ملے ہوئے مال کو جدا کرنا منع ہے **عن** سوید
بن غفلة قال اتانا مصدق النبی صلی الله علیه وسلم فاتیته فجلست الیه فسمعته یقول ان فی عهدی ان لا
ناخذ راضع لبن ولا نجمع بین متفرق ولا نفرق بین مجتمع فاتاه رجل بناقة کوماء فقال خذها فابی ترجمہ
سوید بن غفلہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق (زکوة تحصیل کرنیوالا) ہمارے پاس آیا میں اوس کے پاس جاکر بیٹھا اور
سنا وہ کہتا تھا ہم سے قرار لیا گیا ہے کہ ہم دودھ پلانی والے جانور کو نہ لینگے اور جدا مال کو اکٹھا نہ کرینگے اور ملے ہوئے مال کو جدا نہ کرینگے
(زکوة بڑھانے کے لیے) **ف** مثلاً دو اونٹ ایک کے تھے اور تین ایک کے کسی پر زکوة نہ تھی دونوں کو ملا دیا اور ایک بکری زکوة کی لی

یا اسّی بکریان ایک شخص یا دو شخص کے ملی ہوئی تہین اون مین ایک بکری تہی اب چالیس چالیس الگ کرکے دو بکریان مین ف
ایک شخص اون کو پاس اوچی کوہان کے اونٹنی زبردست لیکر آیا اور کہنے لگا لے اوس نے انکار کیا **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَاعِيًا فَاَتٰى رَجُلًا فَاَتَاهُ فَصِيلًا مَخْلُولًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثْنَا
مُصَدِّقَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاِنَّ فُلَانًا اَعْطَاهُ فَصِيلًا مَخْلُولًا اَللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيْهِ وَلَا فِيْ اِبِلِهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَجَاءَ
بِنَاقَةٍ حَسْنَاءَ فَقَالَ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ فِيْهِ وَفِيْ اِبِلِهٖ **ترجمہ** وائل بن حجرؓ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ایک شخصکو بہیجا زکوۃ وصول کرنیکے لیے
وہ گیا ایک شخص کے پاس اوس نے ایک دُبلا اونٹ کا بچہ دیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اسد اور اوس کے رسول
کے مصدق کو بہیجا فلانے نے اوسکو ایک اونٹ کا دُبلا بچہ دیا یا اسد مت برکت دی اوس مین اور اوس کے اونٹ مین یہہ خبر اوسکو
پہونچی وہ ایک اچہی اونٹنی لیکر آیا اور کہنے لگا مین نے توبہ کی اسد اور اوس کے رسول کیطرف آپ نے فرمایا یا اسد برکت دی اوس
مین اور اوس کے اونٹون مین **بَابُ** صَلٰوةِ الْاِمَامِ عَلٰى صَاحِبِ الصَّدَقَةِ زکوۃ دینے والی کے لیے دُعا کرنا **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ
فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى **ترجمہ** عبداسد بن ابی اوفی سی روایت ہی رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم پاس جب کوئی قوم زکوۃ لیکر آتی آپ فرماتے یا اسد رحمت بہیج فلانے کی آل پر میرا باپ زکوۃ لیکر آیا تو آپ نے فرمایا
یا اسد رحمت بہیج ابی اوفی کی آل پر **اِذَا جَاوَزَ فِي الصَّدَقَةِ** جب صدقہ مین مصدق زیادتی کرے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ جَرِيْرٌ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَاْتِيْنَا نَاسٌ مِّنْ
مُصَدِّقِيْكَ يَظْلِمُوْنَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا وَاِنْ ظَلَمَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالَ ثُمَّ قَالُوْا وَاِنْ ظَلَمَ
قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالَ جَرِيْرٌ فَمَا صَدَرَ عَنِّيْ مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا
وَهُوَ رَاضٍ **ترجمہ** عبدالرحمن بن ہلال سے روایت ہی جریر نے کہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس عرب کے چند لوگ آئے اور
کہنے لگے یا رسول اسد آپ کیطرف سی مصدق لوگ ہماری پاس آتے ہین اور ہمپر ظلم کرتے ہین آپنے فرمایا راضی کرو اپنے مصدقونکو
لوگون نے عرض کیا اگرچہ وہ ظلم کریں آپ نے فرمایا راضی کرو اپنی مصدقون کو پھر لوگون نے کہا اگرچہ وہ ظلم کریں آپ نے فرمایا
راضی کرو اپنی مصدقون کو جریر نے کہا اوس وقت سے کوئی مصدق میری پاس سے نہین گیا مگر راضی ہوکر جب سی مین نے رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم سی یہہ سنا **بَابُ** اِعْطَاءِ السَّيِّدِ الْمَالَ بِغَيْرِ اخْتِيَارِ الْمُصَدِّقِ مالک مال خود زکوۃ نکال کر دے سکتا ہی
اگر مصدق نہ نکالے **عَنْ** مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ قَالَ اسْتَعْمَلَ ابْنُ عَلْقَمَةَ اَبِيْ عَلٰى عِرَافَةِ قَوْمِهٖ وَاَمَرَهٗ اَنْ يُّصَدِّقَهُمْ
فَبَعَثَنِيْ اَبِيْ اِلٰى طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ لِاٰتِيَهٗ بِصَدَقَتِهِمْ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ يُقَالُ لَهٗ سَعْرٌ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِيْ
اِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ ابْنَ اَخِيْ وَاَيَّ نَحْوٍ تَاْخُذُوْنَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتّٰى اِنَّا نَتَبَيَّنُ ضُرُوْعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنَ

أخي فإني أحدثك أني كنت في شعب من هذه الشعاب على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في غنم لي فجاءني
رجلان على بعير فقالا إنا رسولا رسول الله صلى الله عليه وسلم لتؤدي صدقة غنمك قال قلت وما علي
فيها قالا شاة فأعمد إلى شاة قد عرفت مكانها ممتلئة محضا وشحما فأخرجتها إليهما فقالا هذه
الشافع والشافع الحائل وقد نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نأخذ شافعا فأعمد إلى عناق معتاط
والمعتاط التي لم تلد ولدا وقد حان ولادها فأخرجتها إليهما فقالا ناولناها فرفعتها إليهما فجعلاها
معهما على بعيرهما ثم انطلقا ترجمہ مسلم بن ثفنہ سے روایت ہے ابن علقمہ نے میرے باپ کو اپنی قوم کی عرافت پر مقرر کیا (عرافت
ایک خدمت ہے جو ہر ایک قوم میں ایک شخص کو دی جاتی ہے وہ اون کے برے بھلے کی خبر رکھتا ہے اور حاکم سے ہر ایک کا حال کہتا
ہے یہاں اوسکو خیاری اور پرچہ نویس کہتے ہیں) اور حکم کیا اونکو صدقہ وصول کرنیکا میرے باپ نے مجھکو ایک گروہ کیطرف
بھیجا اونکی زکوۃ لانے کو میں نکلا اور ایک بوڑھے شخص کے پاس گیا جسکو سعر کہتے تھے میں نے کہا میرے باپ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے
تاکہ تم اپنی بکریوں کا صدقہ ادا کرو وہ بولا اے میرے بھتیجے تم کس طرح صدقہ لیتے ہو میں نے کہا ہم ٹٹولتے ہیں بکریوں کے تھنوں کو (یعنی
عمدہ مال ڈھونڈھ کر لیتے ہیں) اوس نے کہا اے بھتیجے میرے میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں ایکبار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں انہی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں اپنی بکریاں لیے رہتا تھا اتنے میں دو شخص ایک اونٹ پر سوار آئے اور کہنے لگے ہم بھیجے ہوئے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیری طرف اس لیے کہ تو اپنی بکریوں کی زکوۃ ادا کرے میں نے کہا میرے اوپر ان بکریوں میں کتنی
زکوۃ ہے انہوں نے کہا ایک بکری میں نے قصد کیا ایک بکری کیطرف جسکا مرتبہ میں جانتا تھا بھری ہوئی تھی دودھ سے (بہت یعنی دودھ
دیتی تھی) اور چربی سے اور اوسکو نکال لایا اون کیطرف انہوں نے کہا یہ بچے والی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع کیا ہے
بچے والی بکری لینے سے پھر میں نے قصد کیا ایک اور بکری کیطرف جو ایک برس کی تھی گابھن اوس نے کبھی بچہ نہ جنا تھا لیکن جننے والی
تھی میں اوسکو نکال کر لایا وہ انہوں نے کہا ہمیں دیدو میں نے اوٹھا کر اون کو دی انہوں نے اونٹ پر اپنے ساتھ رکھ لی اور چل گئے

عن مسلم بن ثفنة أن ابن علقمة استعمل أباه على صدقة قومه وساق الحديث ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن
أبي هريرة قال أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بصدقة فقيل منع ابن جميل وخالد بن الوليد
وعباس بن عبد المطلب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ينقم ابن جميل إلا أنه كان فقيرا فأغناه الله
وأما خالد بن الوليد فإنكم تظلمون خالدا قد احتبس أدراعه وأعتده في سبيل الله وأما العباس بن عبد المطلب
عم رسول الله صلى الله عليه وسلم فهي عليه صدقة ومثلها معها ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم کیا تو آپ سے کہا گیا تین آدمی صدقہ نہیں دیتے ابن جمیل اور خالد بن الولید اور عباس
بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل ناشکری کرتا ہے وہ محتاج تھا پھر اللہ نے اوسکو مالدار کر دیا (تو زکوۃ
دینا تھا) اور خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو اس لیے کہ انہوں نے اپنی زرہیں اور اسباب اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں (پھر اون میں

زکوٰۃ کہاں ہے اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اُن کی زکوٰۃ رسول اللہ پر ہے اور اتنی اور **ف**
اس لیے کہ آپ اُن سے دو سال پیشگی زکوٰۃ لیچکے تھے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ
مِّثْلَهُ سَوَاءً **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے ایسی ہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِلَالٍ الثَّقَفِیِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِدْتُ اُقْتَلُ بَعْدَكَ فِیْ عَنَاقٍ اَوْ شَاةٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّهَا تُعْطٰی فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِیْنَ مَا
اَخَذْتُهَا **ترجمہ** عبد اللہ بن ہلال ثقفی سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قریب تھا کہ
میں مارا جاؤں بعد آپ کے ایک بکری کے بچے یا ایک بکری میں (یعنی اُس کے لینے میں زکوٰۃ کے) آپ نے فرمایا اگر زکوٰۃ مہاجرین کے فقیروں
کو نہ دی جاتی تو میں نہ لیتا (یعنی جو زکوٰۃ میں اپنے لیے نہیں لیتا بلکہ اُنہی کے فقیروں کو دیتا ہوں تو خوشی سے دینا چاہیے) **بَابُ**
زَكٰوةِ الْخَیْلِ گھوڑوں کی زکوٰۃ کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ
وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اُس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ
نہیں ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا زَكٰوةَ عَلَی الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ **عَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَرْفَعُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فِیْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمَرْءِ فِیْ فَرَسِهٖ وَلَا مَمْلُوْكِهٖ صَدَقَةٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **بَابُ زَكٰوةِ**
الرَّقِیْقِ غلاموں کی زکوٰۃ کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ
صَدَقَةٌ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِیْ غُلَامِهٖ وَلَا فِیْ فَرَسِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گزرا یعنے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے **ف** یہ جب ہے کہ خدمت کے لیے ہوں اور جو تجارت کے لیے ہوں تو اُن میں
زکوٰۃ ہے مگر بعض لوگوں کے نزدیک سوا اونٹ اور گائے اور بکری اور چاندی سونے کے کسی مال میں زکوٰۃ نہیں ہے اگرچہ تجارت
کے لیے ہو اور یہ قول شاذ ہے **بَابُ** زَكٰوةِ الْوَرِقِ چاندی کی زکوٰۃ کا بیان **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِیْ دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکوٰۃ نہیں
ہے **ف** اوقیے اور وسق کے معنے اوپر گزرے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ
فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ
مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے اُنہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے پانچ وسق سے
کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے **عَنْ** اَبِیْ
سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَدَقَةَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِّنَ التَّمْرِ وَلَا فِیْمَا
دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ **ترجمہ** اوپر گزر چکا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس فيما دون خمس اواق من الورق صدقة ولا فيما دون خمس من الابل صدقة وليس فيما دون خمسة اوسق صدقة **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

عن علی رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عفوت عن الخيل والرقيق فادوا زكوة اموالكم من كل مائتين خمسة **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے معاف کردی زکوۃ گہوڑون اور غلامون کی تو ادا کرو زکوۃ اپنے مالون کی دوسوین سے پانچ (یعنی چالیسوان حصہ)

عن علی رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عفوت عن الخيل والرقيق وليس فيما دون مائتين زكوة **ترجمہ** امیر المومنین علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے معاف کردی زکوۃ گہوڑون اور غلامون کی اور دو سو درم سے کم مین زکوۃ نہین ہے

باب زكوة الحلي زیور کی زکوۃ کا بیان

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان امراة من اهل اليمن اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم وبنت لها في يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال اتؤدين زكوة هذا قالت لا قال ايسرك ان يسورك الله عز وجل بهما يوم القيامة سوارين من نار قال فخلعتهما فالقتهما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت هما لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک عورت یمن کی رہنے والی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اوس کے ساتھ اوسکی بیٹی تھی اوس کے ہاتھ مین دو کنگن تھے موٹے موٹے سونے کے آپ نے فرمایا کیا تم زکوۃ دیتی ہو اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا تم کو بھلا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے روز تم کو دو کنگن آگ کے پہناوے اوس عورت نے یہ سنکر کنگنون کو اوتارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈالدیا اور کہا یہ اللہ اور اوس کے رسول کے لیے ہین

عن عمرو بن شعيب قال جاءت امراة ومعها بنت لها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي يد ابنتها مسكتان نحوه مرسل **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے

باب مانع زكوة ماله جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دیوی

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الذي لا يؤدي زكوة ماله يخيل اليه ماله يوم القيامة شجاعا اقرع له زبيبتان قال فيلتزمه او يطوقه قال يقول انا كنزك انا كنزك **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرے قیامت کو روز اوسکا مال ایک گنجا سانپ بنکر آویگا اوسکی آنکھون پر دو نقطے سیاہ ہون گے (اس قسم کا سانپ بہت زہردار ہوتا ہے) وہ اوس سے چمٹ جاویگا یا اوسکو لپیٹ لیگا اور کہیگا مین تیرا خزانہ ہون تیرا خزانہ ہون

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اتاه الله عز وجل مالا فلم يؤد زكوته مثل له ماله يوم القيامة شجاعا اقرع له زبيبتان ياخذ بلهزمتيه يوم القيامة فيقول انا مالك انا كنزك ثم تلا هذه الاية ولا يحسبن الذين يبخلون بما اتاهم الله من فضله الاية **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالی مال دیوے پھر وہ اوسکی زکوۃ نہ ادا کرے تو قیامت کے روز اوسکا مال ایک گنجا سانپ بنکر آویگا جسکی آنکھون پر دو کالے ٹیکے ہونگے اور اوس کے دونون جبڑے پکڑ کر کہیگا مین تیرا مال ہون تیرا خزانہ ہون پھر

آپنے یہ آیت پڑہی ولا یحسبن الذین یبخلون الآیۃ (یعنی بخیل نہ سمجہیں کہ بخیلی اونکے لیے بہتر ہے بلکہ بری ہے اون کے لیے قیامت کو
روز جس مال سے بخیلی کرتے تہے وہی اونکا طوق ہوگا عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیس فیما دون خمسۃ اوساق من حب او تمر صدقۃ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پانچ وسق غلے سے کم میں یا پانچ وسق کہجور سے کم میں زکوۃ نہیں ہے

باب زکوۃ الحنطۃ گیہون کی زکوۃ کا بیان

عن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل فی البر والتمر زکوۃ حتی یبلغ خمسۃ
اوسق ولا یحل فی الورق زکوۃ حتی یبلغ خمسۃ اواق ولا یحل فی ابل زکوۃ حتی تبلغ خمس ذود ترجمہ
ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گیہون اور کہجور میں زکوۃ نہیں ہوتی جبتک پانچ وسق نہ ہون اور
چاندی میں زکوۃ نہیں ہوتی جبتک پانچ اوقیے نہ ہوں اور اونٹون میں زکوۃ نہیں ہوتی جبتک پانچ اونٹ نہ ہون

زکوۃ الحبوب غلون کی زکوۃ کا بیان

عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی حب ولا
تمر صدقۃ حتی یبلغ خمسۃ اوسق ولا فیما دون خمس ذود ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کسی دانے اور کہجور میں صدقہ (زکوۃ) نہیں جبتک پانچ وسق نہون اور پانچ اونٹون سے کم میں اور پانچ اوقیے سے
کم چاندی میں زکوۃ نہیں ہے

العدد الذی یجب فیہ الصدقۃ کتنے مال میں زکوۃ واجب ہے

عن ابی سعید قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم (چاندی) میں زکوۃ نہیں ہے عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ولا فیما دون خمس ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ
ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم میں زکوۃ نہیں ہے (یعنی چاندی میں)
اور پانچ اونٹون سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکوۃ نہیں ہے

ما یوجب العشر وما یوجب نصف العشر دسوان حصہ کس میں ہے اور بیسوان حصہ کس میں ہے

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
فیما سقت السماء والانہار والعیون او کان بعلا العشر وما سقی بالسوانی والنضح نصف العشر ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلہ بارش اور نہر اور چشمون کے پانی سے پیدا ہو یا زمین کے
تری سے پیدا ہو اوسمین سے دسوان حصہ لیا جاویگا اور جو اونٹون سے سینچا جاوے یا ڈولون سے اوس میں سے بیسوان حصہ
لیا جاویگا عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت السماء والانہار والعیون
العشر وما سقی بالسانیۃ نصف العشر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پیداوار
آسمان یا نہر یا چشمون کے پانی سے ہو اوس میں سے دسوان حصہ لیا جاوے اور جو پیداوار جانورون پر پانی لاد کر سینچا ہو اوس میں بیسوان
حصہ عن معاذ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فامرنی ان اخذ مما سقت السماء العشر

وَقِیْمَا سَقَی بِالدَّالِیَۃِ نِصْفُ الْعُشْرِ ترجمہ معاذ سے روایت ہے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کیطرف بھیجا اور حکم کیا جو بارش کے پانی سے پیدا ہوا اوسمین سے دسوان حصہ لینے کا اور جو ڈولون کے پانی سے پیدا ہوا اوس مین سے بیسوان حصہ لینے کا حکم

باب الخرص (پھلون کا اندازہ کرنیوالا کتنا چھوڑدے) عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَاْخُذُوْا اَوْ تَدَعُوا الثُّلُثَ شَكَّ شُعْبَةُ فَدَعُوا الرُّبُعَ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اندازہ کرو (پہلون کا درختون پر معمول ہے کہ جب پہل درخت پر ہوتے ہیں تو انکا اندازہ کرلیتے ہیں وصول کرتے وقت) تو تیسرا حصہ چھوڑدو اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑو تو چوتہا حصہ چھوڑدو (رعایت کے طور پر تاکہ مالک کو گنجایش رہے ہمسایون اور دوستون کو کہلانے کی)

باب قوله عز وجل وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ اس آیت کی تفسیر عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فِیْ الْاٰيَةِ الَّتِیْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ قَالَ هُوَ الْجُعْرُوْرُ وَلَوْنُ حُبَيْقٍ فَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُؤْخَذَ فِی الصَّدَقَةِ الرُّذَالَةُ ترجمہ ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے اس آیت مین ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون یعنی مت قصد کرو بری مال کے دینے کا اوس کو خرچ کرتے ہو لیکن لیتے نہیں خبیث تک انہون نے کہا خبیث سے مراد جعرور اور لون حبیق ہین (یہ دو قسمین ہین کہجور کی جو بہت خراب ہوتی ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زکوۃ مین برے مال کے لینے سے عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهٖ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنْوَ حَشَفٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُ فِیْ ذٰلِكَ الْقِنْوِ فَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِاَطْيَبَ مِنْ هٰذَا اِنَّ رَبَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ يَاْكُلُ حَشَفًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آپ کے ہاتھ مین لکڑی تھی ایک شخص سوکھی بری کہجور کا خوشہ لٹکا گیا تھا (مسجد مین دستور تھا کہ صدقے کی کہجور کو مسجد مین لٹکا دیتے مسکین لوگ کھانے کو) آپ اوس کو چھڑی مارتے تھے اور فرماتے اگر اسکا مالک چاہتا تو اچھی کہجور دے سکتا تھا بیشک اسکا مالک قیامت کے روز ایسی ہی خراب کہجور کھاویگا

باب المعدن کان کا بیان عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ فِیْ طَرِيْقٍ مَاْتِیٍّ اَوْ فِیْ قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَلَكَ وَمَا لَمْ يَكُنْ فِیْ طَرِيْقٍ مَاْتِیٍّ وَلَا فِیْ قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَفِيْهِ وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا پڑی ہوئی چیز کو آپ نے فرمایا جو آمد رفت کی راہ مین پایا جاوے یا گانون مین ملی تو ایک برس تک اوسکو بتلا اگر اوس کا مالک آوے دیدے نہین تو تیری ہے اور جو رستہ آباد نہ ہو یا گانون آباد نہ ہو تو اوس مین سے اور کان مین سے پانچوان حصہ لیا جاویگا (باقی سب پانے والیکا ہے) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کے زخم کا بدلہ نہین اور کنوان کھودنے مین اگر مزدور مرجاوے تو بدلہ نہین اور اگر کان کھودنی مین مزدور مرے تو بدلہ نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین (یا کان مین) پانچوان حصہ ہے بیت المال کا ف یعنی اگر کسیکا جانور بلا تعدی مالک کے کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اوس کے مالک پر بدلا نہین اور اگر مزدور

معدن کان اور گنج ۱۲

کنوان کہودتے یا کان کہودتے مین اگر کنوان یا کہان پہٹ پڑی یا گر پڑی اور مزدور دب کر مر جاوی یا گر کر مر جاوی تو کہدنیوالی پر کچھ تاوان نہین ہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِثْلَه عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

زکوٰۃ النحل شہد کی مکھیون کی زکوٰۃ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعُشُوْرِ نَحْلٍ لَهٗ وَسَاَلَهٗ اَنْ یَحْمِیَ لَهٗ وَادِیًا یُقَالُ لَهٗ سَلَبَةُ فَحَمٰی لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ الْوَادِیَ فَلَمَّا وَلِیَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ کَتَبَ سُفْیَانُ بْنُ وَهْبٍ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَسْاَلُهٗ فَکَتَبَ عُمَرُ اِنْ اَدّٰی اِلَیْکَ مَا کَانَ یُؤَدِّیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُشْرِ نَحْلِهٖ فَاحْمِ لَهٗ سَلَبَةَ ذٰلِکَ وَاِلَّا فَاِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَیْثٍ یَاْکُلُهٗ مَنْ شَاءَ ترجمہ عبداللہ بن عمرو ابن العاص سے روایت ہی بلال آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شہد کا دسوان حصہ لیکر اور درخواست کی آپ ایک جنگل مقرر کر دینے کی جسکا نام سلبہ تہا اپنے لیے (یعنی اور کوئی وہان کی چہتے نہ لے سکے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جنگل اوس کے لیے مقرر کر دیا جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو سفیان بن وہب نے اونکو لکہا پوچہتے تہے (اسی بات کو کہ وہ جنگل اوسی پر مقرر رہے یا نہ رہے) حضرت عمر نے جواب لکہا اگر وہ تجہکو دیتا ہی دسوان حصہ شہد کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا تہا تو وہ جنگل اوسی کی حفاظت مین رہنے دو اور جو نہ دیوی تو مکہیان بارش کی شہد دیتی ہین جسکا جی چاہی اوسی کہاوے (بارش کی مکہیان اس لیے کہ وہ بارش سے جو پہول اور گہانس اور درخت اگتے ہین اونکو کہاتی مین پہر اونکی منہ سے شہد نکلتا ہی)

فرض زکوٰۃ رمضان

رمضان کی زکوٰۃ (یعنی صدقہ فطر) کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَکٰوةَ رَمَضَانَ عَلَی الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی زکوٰۃ فرض کے آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر ایک صاع کہجور کا یا ایک صاع جو کا پہر لوگون نے آدہا صاع گیہون کا ٹہرا لیا (کیونکہ وہ قیمت مین جو کے ایک صاع کے برابر ہی یہ ابن عمر کا مذہب ہے اور ایک روایت مین گیہون کا آدہا صاع حضرت سے بہی منقول ہی)

باب فرض زکوٰۃ رمضان علی المملوک

غلام لونڈی پر زکوٰۃ رمضان کی فرض ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَی الذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْکِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰی نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

زکوٰۃ رمضان علی الصغیر

چہوٹے نابالغ پر رمضان کی زکوٰۃ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَکٰوةَ رَمَضَانَ عَلٰی کُلِّ صَغِیْرٍ وَکَبِیْرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ وَذَکَرٍ وَاُنْثٰی صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کی رمضان کی زکوٰۃ ہر چہوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر ایک صاع کہجور سے یا ایک صاع جو سے (لیکن نابالغ اگر مالدار ہو تو اوس کے مال مین سے زکوٰۃ دیجاوے اور جو مفلس ہو تو اوسکا ولی دیوے اسیطرح لونڈی غلام کیطرف

اوسکا مالک دیوے **فرض** زکوٰۃ رمضان علی المسلمین دون المعاھدین رمضان کی زکوٰۃ مسلمانون پر ہو ذمیون کافرون پر نہیں

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوۃ الفطر من رمضان علی الناس صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر فرض کیا لوگون پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر آزاد اور غلام مرد اور عورت پر مسلمانون مین سے **ف** تو اگر غلام لونڈی کافر ہون اونکی طرف سے صدقہ دینا ضرور نہین

عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی الحر والعبد والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بھا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوۃ مقرر کی ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا آزاد اور غلام اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے پر مسلمانون مین سے اور حکم کیا اوس کو ادا کرنیکا عید کی نماز کو جانے سے پہلے

عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ الفطر علی الصغیر والکبیر والذکر والانثی والحر والعبد صاعا من تمر او صاعا من شعیر **ترجمہ** اوپر گزر چکا **فرض** صدقۃ الفطر قبل نزول الزکوۃ زکوۃ فرض ہونے سے پہلے صدقہ فطر فرض تہا

عن قیس بن سعد بن عبادۃ قال کنا نصوم عاشوراء ونؤدی زکوۃ الفطر فلما نزل رمضان ونزلت الزکوۃ لم نؤمر بہ ولم ننہ عنہ وکنا نفعلہ **ترجمہ** قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے ہم عاشوری کا روزہ رکہتے اور عید الفطر کا صدقہ ادا کرتے یہانتک کہ رمضان کے روزے فرض ہوے اور زکوۃ فرض ہوئی اور روزے سے نہ ہم کو حکم ہوا عاشوری کے روزے اور صدقہ فطر کا نہ ممانعت ہوئی **ف** بلکہ دونون چیزین سنت رہ گئین جیسے بعض علما کا مذہب ہے لیکن جمہور علما کے نزدیک صدقہ فطر کی فرضیت باقی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے

عن قیس بن سعد قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ الفطر قبل ان تنزل الزکوۃ فلما نزلت الزکوۃ لم یامرنا ولم ینھنا ونحن نفعلہ **ترجمہ** قیس بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا صدقہ فطر کا زکوۃ فرض ہونے سے پہلے پھر جب زکوۃ فرض ہوئی تو نہ ہم کو حکم کیا نہ منع کیا ہم اوسی کو کرتے ہے

مکیلۃ زکوۃ الفطر صدقہ فطر مین کتنا اناج دینا چاہیے

عن الحسن قال قال ابن عباس وھو امیر البصرۃ فی اخر الشھر اخرجوا زکوۃ صومکم فنظر الناس بعضھم الی بعض فقال من ھھنا من اھل المدینۃ قوموا فعلموا اخوانکم فانھم لا یعلمون ان ھذہ الزکوۃ فرضھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کل ذکر وانثی حر ومملوک صاعا من شعیر او تمر او نصف صاع من قمح فقاموا **ترجمہ** حسن بصری سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس جب امیر تہے بصرے کے تو اونہون نے رمضان کے اخیر مہینے مین کہا اپنے روزون کی زکوۃ نکالو لوگون نے دیکھنا شروع کیا ایک کو ایک نے اونہون نے کہا یہان مدینے والون مین سے کون ہے اوٹہو اور اپنے بھائیون کو سکھلاؤ وہ نہین جانتے اس زکوۃ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا ہے ہر مرد اور عورت آزاد اور غلام پر ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور سے یا آدہا صاع گیہون سے پھر وہ لوگ اوٹہے (سب لوگون کو سمجھانے کے لیے) **عن**

ابن سیرین عن ابن عباس قال ذکر فی صدقۃ الفطر قال صاعا من بر او صاعا من تمر او صاعا من شعیر
او صاعا من سلت ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے ابن عباس نے صدقہ فطر مین بیان کیا ایک صاع گیہونکا یا ایک صاع کھجور کا
یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع سلت کا (ایک قسم ہے جو کی) عن ابی رجاء قال سمعت ابن عباس یخطب علی منبرکم یعنی
منبر البصرۃ یقول صدقۃ الفطر صاع من طعام ترجمہ ابو رجاء سے روایت ہے ابن عباس سے مین نے سنا وہ خطبہ
پڑہتے تہے تمہارے منبر پر یعنی بصرہ کے منبر پر کہتے تہے صدقہ فطر ایک صاع ہے غلہ کا باب التمر فی زکوۃ الفطر صدقہ
فطر مین کھجور دینا عن ابی سعید الخدری قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ الفطر صاعا من
شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ
فطر مقرر کیا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے الزبیب انگور صدقہ فطر مین دینا عن ابی سعید
قال کنا نخرج زکوۃ الفطر اذ کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من طعام او صاعا من شعیر
او صاعا من تمر او صاعا من زبیب او صاعا من اقط ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ہم صدقہ فطر نکالتے تہے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین موجود تہے ایک صاع گیہونکا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع انگور کا یا ایک صاع پنیر کا ف طعام کا
ترجمہ گیہون صحیح ہے اس لیے کہ اہل حجاز کی عرف مین طعام گیہونکو کہتے ہین اور جمہور علما جیسے شافعی اور مالک وغیرہم کا یہی قول ہے
کہ صدقہ فطر ایک صاع سے کم نہین ہے اگرچہ گیہون یا انگور ہون اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک گیہون اور انگور مین نصف صاع
باقی چیزون مین ایک صاع ہے عن ابی سعید قال کنا نخرج صدقۃ الفطر اذ کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صاعا من طعام او صاعا من تمر او صاعا من شعیر او صاعا من اقط فلم نزل کذلک حتی قدم
معاویۃ من الشام فکان فیما علم الناس انہ قال ما اری مدین من سمراء الشام الا تعدل صاعا من
ھذا قال فاخذ الناس بذلک ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زکوۃ نکالتے تہے
ایک صاع گیہون سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع پنیر سے پہر ہمیشہ ایسی ہی کرتے رہے یہانتک کہ معاویہ
شام سے آئے اور اونھون نے لوگونکو جو سکہلایا اوس مین یہہ بھی ایک تہا کہ شام کے گیہون کے دو مد (یعنی نصف صاع کیونکہ صاع
کے چار مد ہوتے ہین) اس کے ایک صاع کے برابر ہین) جسکو تم نکالتے ہو قیمت مین ہم اوس روز سے لوگون نے اسپر عمل شروع کیا
(گیہونکا آدہا صاع دینے لگے) الدقیق آٹا صدقہ فطر مین دینا عن ابی سعید الخدری قال لم نخرج علی
عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا صاعا من تمر او صاعا من شعیر او صاعا من زبیب او صاعا من
دقیق او صاعا من اقط او صاعا من سلت ثم شک سفیان فقال دقیق او سلت ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت
ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نہین نکالتے تہے صدقہ فطر مین مگر ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع
خشک انگور کا یا ایک صاع آٹے کا یا ایک صاع پنیر کا یا ایک صاع جو کا الحنطۃ صدقہ فطر مین گیہون دینا عن

ابن عباس خطب بالبصرة فقال ادّوا زكوة صومكم فجعل الناس ينظر بعضهم الى بعض فقال من ههنا من اهل المدينة قوموا الى اخوانكم فعلّموهم فانهم لا يعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض صدقة الفطر على الصغير والكبير والحر والعبد والذكر والانثى نصف صاع من بر او صاعا من تمر او شعير فقال الحسن فقال علي اما اذا اوسع الله فاوسعوا اعطوا صاعا من بر او غيره ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے خطبہ پڑھا بصرہ میں تو کہا ادا کرو زکوۃ اپنے روزہ کی لوگ یہ سنکر ایک دوسرے کیطرف دیکھنے لگے (حیران ہوکر کہ روزے کی زکوۃ کیسی) انہوں نے کہا یہاں مدینے والوں میں کون کون ہے اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ نہیں جانتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا صدقہ فطر کو چھوٹی اور بڑی اور آزاد اور غلام پر اور مرد اور عورت پر آدھا صاع گیہوں کا یا ایک صاع کھجور کا یا جو کا حسن نے کہا حضرت علی نے کہا جب اللہ نے تم کو گنجایش دی تو تم بھی گنجایش کرو ایک صاع دو گیہوں کا یا اور چیزوں کا

السلت

سلت (ایک قسم کا جو ہے سفید اور سکو پوست نہیں ہوتا) صدقہ فطر میں دینا عن ابن عمر قال كان الناس يخرجون عن صدقة الفطر في عهد النبي صلى الله عليه وسلم صاعا من شعير او تمر او سلت او زبيب ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے لوگ صدقہ فطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نکالتے تھے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع خشک انگور

الشعير

جو صدقہ فطر میں دینا عن ابي سعيد الخدري قال كنا نخرج في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم صاعا من شعير او تمر او زبيب او اقط فلم نزل كذلك حتى كان في عهد معاوية قال ما ارى مدين من سمراء الشام الا تعدل صاعا من شعير ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاع جو یا کھجور یا انگور یا پنیر کا نکالتے پھر ایسا ہی کرتے رہے یہانتک کہ معاویہ کا زمانہ ہوا انہوں نے کہا میرے نزدیک شام کے گیہوں کے دو مد (یعنی نصف صاع) جو کے ایک صاع کے برابر ہے

الاقط

صدقہ فطر میں پنیر دینا عن ابي سعيد الخدري قال كنا نخرج في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم صاعا من تمر او صاعا من شعير او صاعا من اقط لا نخرج غيره ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاع کھجور کا نکالتے یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع پنیر کا (صدقہ فطر میں) ان کے سوا اور چیز نہ دیتے

كم الصاع

صاع کتنا ہوتا ہے عن السائب بن يزيد قال كان الصاع على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مدا وثلثا بمدكم اليوم وقد زيد فيه ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے صاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمہارے ایک مد اور تہائی مد کا تھا اب مد زیادہ ہوگیا ہے ف صاع دو ہیں ایک حجازی ایک عراقی ہر ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے لیکن ابوحنیفہ کے نزدیک عراقی مد کا اعتبار ہے اور جمہور علما کے نزدیک وہی مد معتبر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا۔ آپ کے زمانے میں مد ایک رطل اور تہائی رطل کا تھا جسکی تخمیناً اٹھاون تولے چھ ماشے ہوئے اس حساب سے صاع دو سو چونتیس تولہ کا ہوا یعنی اسی تولہ کے سیر سے چھ تولے کم تین سیر خیر تین سیر رکھو اسلئے کہ کبھی تولہ ۱۱ ماشہ کا ہوتا ہے اور کبھی سیر اسی روپیہ کا ۔ روپیہ تولے سے کم ہوتا ہے۔ ابوحنیفہ

کے نزدیک مد ایک رطل کا ہوتا ہے تو صاع کے آٹھ رطل ہوئے یعنی چار سیر حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ مد اب بڑھ گیا ہے تمہارے نبی
میں تمہارا صاع بھی ایک مد اور تہائی مد کا ہو گیا عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المکیال مکیال
اہل المدینۃ والوزن وزن اہل مکۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپ مدینہ کا معتبر
ہے اور تول مکے والوں کے **باب الوقت الذی یستحب ان تؤدی صدقۃ الفطر فیہ** کونسے وقت صدقہ فطر
ادا کرنا بہتر ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بصدقۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس
الی الصلوۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر ادا کرنے کا نماز کو جانے سے
پہلے **باب اخراج الزکوۃ من بلد الی بلد** ایک شہر کی زکوۃ دوسرے شہر میں بھیجنا کیسا ہے عن ابن عباس ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بعث معاذ بن جبل الی الیمن فقال انک تاتی قوما اہل کتاب فادعہم الی شہادۃ ان لا الہ الا
اللہ وانی رسول اللہ فان ہم اطاعوک فاعلمہم ان اللہ عز وجل افترض علیہم خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ
فان ہم اطاعوک فاعلمہم ان اللہ عز وجل افترض علیہم صدقۃ فی اموالہم تؤخذ من اغنیائہم فتوضع
فی فقرائہم فان ہم اطاعوک لذلک فایاک وکرائم اموالہم واتق دعوۃ المظلوم فانہا لیس بینہا وبین اللہ عز
وجل حجاب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا تم جاتے
ہو ایک قوم کے پاس جو اہل کتاب ہیں تو بلانا انکو گواہی دینے اس بات کی کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا اللہ کے اور میں اسکا رسول
ہوں اگر وہ تیرا کہنا مان لیں پھر انکو بتلا کہ اللہ نے دن بھر میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں ہر دن اور رات میں اگر وہ مان لیں پھر انکو
بتا کہ اللہ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے ان کے مالوں میں جو لیا جاوے گا ان کے مالدار لوگوں سے اور دیا جاویگا ان کے
محتاجوں کو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ہر ملک اور شہر کی زکوۃ وہیں کے محتاجوں کو دینا بہتر ہے البتہ دوسرے شہر میں بھی اگر وہاں
محتاج نہ ہوں یا ان سے بھی زیادہ مستحق ہوں **ف** اگر وہ مان لیں اسکو تو بچا ان کے عمدہ مالوں سے اور بچ مظلوم کی
بد دعا سے اسلیے کہ مظلوم کی دعا اور اللہ تعالی کے بیچ میں کوئی آڑ نہیں ہے **باب اذا اعطاہا غنیا وہو لا یشعر**
جب زکوۃ مالدار کو دیدے اور معلوم نہ ہو کہ یہ مالدار ہے عن ابی ہریرۃ یحدث بہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال قال رجل لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق
علی سارق فقال اللہم لک الحمد علی سارق لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید زانیۃ فاصبحوا
یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ
فوضعہا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق علی غنی فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ وعلی سارق وعلی
غنی فاتی فقیل لہ اما صدقتک فقد تقبلت اما الزانیۃ فلعلہا ان تستعف بہ من زناہا ولعل السارق
ان یستعف بہ عن سرقتہ ولعل الغنی ان یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ عز وجل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا میں صدقہ دونگا پھر وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں رکھ آیا پھر کو لوگ کہنے لگے چور کو صدقہ ملا وہ شخص بولا یا اللہ تیرا شکر ہے چور کے صدقے پر (یعنی اگرچہ چور کو پہونچا پر میں تیرا شکر کرتا ہوں تو نے مجھکو صدقے کی توفیق دی) میں اور صدقہ دونگا پھر وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا اور ایک بدکار عورت کے ہاتھ پر رکھ آیا صبح کو لوگ کہنے لگے رات کو ایک بدکار عورت کو صدقہ ملا وہ شخص بولا یا اللہ تیرا شکر ہے بدکار عورت کو صدقہ پہونچنے پر میں اور ایک صدقہ دونگا پھر وہ صدقہ لیکر نکلا اور ایک مالدار کے ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ کہنے لگے ایک مالدار کو صدقہ ملا اوس شخص نے کہا یا اللہ تیرا شکر ہے بدکار اور چور اور مالدار کی خیرات پر پھر خواب میں اوس سے کہا گیا تیرا صدقہ قبول ہو گیا بدکار کو اس لیے کہ شاید وہ سوچے اور شرما وے اور چوری اوس مال میں سے جو اللہ نے اوسکو دیا ہے **ف** معلوم ہوا کہ صدقہ اور خیرات کا ثواب کسیطرح ضائع نہیں ہوتا اگرچہ نادانستگی سے غیر مستحق کو دیدیوے بشرطیکہ نیت خالص ہو **باب** الصَّدَقَةُ مِنَ الْغُلُوْلِ چوری کے مال میں سے صدقہ دینا

عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ **ترجمہ** ابو الملیح سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نہیں قبول کرتا نماز بغیر طہارت کے اور نہ صدقہ چوری کے مال میں سے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِّنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُوْ فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ فَصِيْلَهٗ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صدقہ دیوے حلال میں سے اور اللہ نہیں قبول کرتا مگر حلال مال کو تو پروردگار اوسکو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے اگرچہ ایک ہی کھجور ہو پھر وہ بڑہتا ہے اوسکی ہتھیلی میں یہانتک کہ پہاڑ سے زیادہ ہو جاتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے کو پالتا ہے **ف** یعنی اگر حلال مال تہوڑا سا بھی خدا کی راہ میں دیوے تو اوسکا ثواب بہت ہے **جُهْدُ الْمُقِلِّ** کم مال والا کوشش کر کے صدقہ دیوے تو اوسکا ثواب

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ لَّا شَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَّا غُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَّبْرُوْرَةٌ قِيْلَ وَاَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيْلَ فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قِيْلَ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ قِيْلَ فَاَيُّ الْقَتْلِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ اُهَرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ **ترجمہ** عبد اللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا کام افضل ہے آپنے فرمایا ایمان جس میں کسی طرح کا شک نہ ہو اور جہاد جس میں چوری نہ ہو غنیمت کے مال کی اور حج مبرور (یعنی جسمیں گناہ نہ ہو) پھر پوچھا گیا کونسی نماز افضل ہے آپنے فرمایا جس میں قیام دیر تک ہو پھر پوچھا گیا کونسا صدقہ افضل ہے آپنے فرمایا جو کم مال والا (غریب) محنت اوٹھا کر دیوے پھر پوچھا گیا کونسی ہجرت افضل ہے آپنے فرمایا جو چہوڑ دے حرام کاموں کو پھر پوچھا گیا کونسا جہاد افضل ہے فرمایا جو شخص جہاد کرے مشرکوں سے اپنے مال اور جان کو صرف کر کے

پوچھا گیا کونسا مارا جانا افضل ہے فرمایا جسکا خون بہایا گیا اور اوسکا گھوڑا مارا گیا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سبق درہم مائۃ الف درہم قالوا کیف قال کان لرجل درہمان تصدق باحدہما و انطلق رجل الی عرض مالہ فاخذ منہ مائۃ الف درہم فتصدق بہا **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درم لاکھ درم سے زیادہ ہے لوگون نے کہا کیسے آپنے فرمایا ایک شخص کے دو درم ہون اور وہ ایک درم صدقہ دیوے (تو یہ ایک درم بہتر ہے) اور ایک شخص اپنے مال کی ایکطرف جاوے اور لاکھ درم نکالے اور صدقہ دیوے یعنے مالدار آدمی کے لاکھ درم کے برابر محتاج کا ایک درم ہے)

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبق درہم مائۃ الف قالوا یا رسول اللہ وکیف قال رجل لہ درہمان فاخذ احدہما فتصدق بہ و رجل لہ مال کثیر فاخذ من عرض مالہ مائۃ الف فتصدق بہا **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درم لاکھ درم سے بڑھ گیا لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ کیونکر آپنے فرمایا ایک شخص کے پاس دو درم تھے اوسنے ایکدرم لیکر صدقہ دیا اور ایک شخص کے پاس بہت مال تھا اوسنے اپنی مال کے ایک حصہ مین سے لاکھ درم اوٹھائے اور صدقہ دیئے (تو اسکے لاکھ درم سے اوسکا ایک درم بہتر ہے)

عن ابی مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بالصدقۃ فما یجد احدنا شیئا یتصدق بہ حتی ینطلق الی السوق فیحمل علی ظہرہ فیجیئ بالمد فیعطیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف الیوم رجلا لہ مائۃ الف ماکان لہ یومئذ درہم **ترجمہ** ابومسعود رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو صدقے کا حکم کرتے اور ہمارے پاس کچھ نہوتا جو صدقہ دین تو ہم مین سے کوئی بازار مین جاتا اور بوجھ اوٹھاتا پھر ایکمد کہانا لاتا (مزدوری کرکے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا۔ ابومسعود نے کہا مین ایک شخص کو جانتا ہون جسکے پاس اب ایک لاکھ درم ہین اور اوسوقت ایک درم نہ تہا)

عن ابی مسعود قال لما امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصدقۃ فتصدق ابوعقیل بنصف صاع وجاء انسان بشیئ اکثر منہ فقال المنافقون ان اللہ عز وجل لغنی عن صدقۃ ہذا وما فعل ہذا الاخر الا ریاء فنزلت الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات والذین لا یجدون الا جہدہم الآیۃ **ترجمہ** ابومسعود رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمکو صدقے کا حکم کیا تو ابوعقیل نصف صاع لیکر آئے اور ایک شخص زیادہ لیکر آیا منافقون نے کہا اس کے (یعنے ابوعقیل) کے صدقے سے تو اللہ غنی ہے یعنی تہوڑے صدقے کی اوسکو کیا پرواہ ہے) اور دوسرے نے لوگون کو دکہلانے کے لئے صدقہ دیا ہے تب یہ آیت اوتری الذین یلمزون المطوعین اخیر تک یعنی جو لوگ طعن کرتے ہین دل کہول کر خیرات دینے والے مسلمانون پر اور اون پر جو نہین رکہتے مگر اپنی محنت اور مزدوری پھر اون پر ٹھٹھے کرتے ہین اللہ نے اون سے ٹھٹھا کیا اور اونکو دکہہ کی مار کی **ف** وہ دوسرے شخص عبدالرحمن بن عوف تھے جو چار ہزار درم لیکر آئے تھے کافرون نے کہا اونہون نے ریا کے لئے دیا ہے

الید العلیا اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) کیسا ہے

عن حکیم بن حزام یقول سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی ثم سألتہ

فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِیْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِیْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَكْ لَهٗ فِیْهِ وَكَانَ كَالَّذِیْ یَاْكُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ نے مجھے دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر فرمایا مال سبز اور شیریں ہے جو شخص اسکو خوشی سے لیگا اوسکو برکت ہوگی اور جو شخص حرص سے لیگا (یعنی اوسکا انتظار کرکے طمع سے) اوسکو برکت نہ ہوگی وہ اوسکی طرح ہوگا جو کہاتا ہے لیکن اوسکا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے **ف** بخاری میں ہے حضرت نے جب یہ حدیث فرمائی تو میں نے کہا قسم ہے اوسکی جسنے آپ کو پیغمبر کیا میں زندگی بہر کسی سے کچھ نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی نہ لیا ابوبکر اور عمر اپنی اپنی خلافت میں انکو بلاتے تھے حصہ لینے کو اور وہ نہ لیتے

باب اَیَّتُهُمَا الْیَدُ الْعُلْیَا اوپر والا ہاتھ کونسا ہے

عَنْ طَارِقِ الْمُحَارِبِیِّ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَی الْمِنْبَرِ یَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ یَقُوْلُ یَدُ الْمُعْطِیْ الْعُلْیَا وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ اُمَّكَ وَاَبَاكَ وَاُخْتَكَ وَاَخَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ مُخْتَصَرٌ **ترجمہ** طارق محاربی سے روایت ہے ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے آپ فرماتے تھے دینے والیکا ہاتھ اوپر ہے اور شروع کر صدقہ اون لوگوں سے جنکی روٹی تجھ پر ہے ان کی ماں باپ کی اور بہن کی اور بھائی کی پھر سب سے نزدیک والیکی اور نزدیک والے کی یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے

الْیَدُ السُّفْلٰی نیچے والا ہاتھ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ یَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْاَلَةِ الْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَالْیَدُ الْعُلْیَا الْمُنْفِقَةُ وَالْیَدُ السُّفْلٰی السَّائِلَةُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقے کا ذکر کرتے تھے اور سوال سے بچنے کا تو فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ وہ ہے جو خرچ کرے اور نیچا ہاتھ وہ ہے جو مانگے

الصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًی ایسا صدقہ دینا کہ آدمی مالدار رہے بہتر ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جو آدمی اوس کے بعد مالدار رہے (یعنی سب مال نہ دیدے بلکہ بقدر اپنی حاجت کے رکھ لیوے تا خود اوسکو مانگنا نہ پڑے) اور بلند ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع کر اوس سے جسکی پرورش تجھ پر ہے

تَفْسِیْرُ ذٰلِكَ اس حدیث کی تفسیر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِیْ دِیْنَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی زَوْجَتِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَبْصَرُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دو ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک اشرفی ہے آپ نے فرمایا صدقہ کر اپنے اوپر (یعنی اپنی ضرورت میں صرف کر) وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا صدقہ کر اپنی بی بی پر وہ بولا ایک اور ہے فرمایا صدقہ کر اپنے بچوں پر وہ بولا ایک اور ہے فرمایا صدقہ کر اپنے غلام پر وہ بولا ایک اور بھی ہے آپ نے فرمایا اب تو خود سمجھ لے (یعنی جو مستحق ہو اوسکو دے)

باب اِذَا تَصَدَّقَ

وَهُوَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ هَلْ يُرَدُّ عَلَيْهِ اگر کوئی شخص صدقہ دیوے اور خود محتاج ہو تو صدقہ اوسکا پھیر دیا جاوے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ**

رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ

الثَّانِيَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوا فَتَصَدَّقُوا فَأَعْطَاهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ

قَالَ تَصَدَّقُوا فَطَرَحَ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى هٰذَا إِنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ

بَذَّةٍ فَرَجَوْتُ أَنْ تَفْطِنُوا لَهُ فَتَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَلَمْ تَفْعَلُوا فَقُلْتُ تَصَدَّقُوا فَتَصَدَّقْتُمْ فَأَعْطَيْتُهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ

تَصَدَّقُوا فَطَرَحَ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ خُذْ ثَوْبَكَ وَانْتَهَرَهُ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں آیا جمعہ کے روز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھ پھر وہ دوسرے جمعہ میں آیا اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھ پھر تیسرے جمعہ میں آیا آپ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھ پھر فرمایا صدقہ دو لوگوں نے صدقہ دیا آپ نے اوس شخص کو دو کپڑے دیے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا صدقہ دو اوس شخص نے ایک کپڑا نکال کر ڈالدیا اون دو کپڑوں میں سے جو ابھی آپ نے اوسکو دیے تھے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہیں دیکھتے اس شخص کو یہ مسجد میں آیا بہت بری حال سے تو میں نے چاہا تم اوسکا حال دیکھکر پہچان لوگے اور اوسکو صدقہ دوگے لیکن تم نے نہ دیا تو میں ہی نے کہا صدقہ دو جب تم نے صدقہ دیا تو میں نے اوسکو دو کپڑے دیے پہننے کو پھر میں نے کہا صدقہ دو تو اوس نے ایک کپڑا نکال کر ڈالا اپنا کپڑا اوٹھا او رجھڑکا آپ نے اوس کو **ف** اسوجہ سے کہ وہ خود محتاج تھا اوس کے پاس کپڑے نہ تھے پھر اوسکو صدقہ دینا بیجا تھا کیونکہ پہلے اپنی ضرورت رفع کرنا ضرور ہے **صَدَقَةُ الْعَبْدِ** غلام صدقہ دیوے **عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ**

أَنْ أُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَنِي مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ قَالَ يُطْعِمُ طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ وَقَالَ مَرَّةً أُعْطِيَ طَعَامِي بِغَيْرِ أَمْرِي قَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا **ترجمہ** عمیر سے روایت ہے جو غلام تھا ابی اللحم کا مجھکو میرے مالک نے حکم کیا گوشت بھونے کا اتنے میں ایک مسکین آیا میں نے اوسکو تھوڑا گوشت کھلایا جب مالک کو یہ خبر ہوئی تو اوس نے مجھکو مارا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ نے میرے مالک کو بلا بھیجا اور پوچھا تو نے کیوں مارا اسکو وہ بولا میرا کھانا لوگوں کو کھلا دیتا ہے بغیر میری حکم کے آپ نے فرمایا ثواب اوسکا تم دونوں کو ملیگا یعنی جب غلام مالک کے مال میں سے یا جورو خاوند کے مال میں سے صدقہ دیوے تو ثواب غلام اور مالک اور جورو اور خاوند دونوں کو ملیگا **عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ**

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْهَا قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ

قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ

يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر نہ پاوے (یعنی مقدور نہ ہو) آپ نے فرمایا اپنے ہاتھوں سے محنت کرے پھر اپنی تئیں فایدہ پہونچاوے یہ بھی صدقہ ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ایسا بھی نہ کرسکے آپ نے فرمایا مدد کرے محتاج پریشان کی لوگوں نے کہا اگر ایسا بھی نہ کرے آپ نے فرمایا حکم کرے نیک بات کا لوگوں نے کہا اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا باز رہے برائیوں سے یہ بھی ایک صدقہ ہے **صَدَقَةُ الْمَرْأَةِ**

من بیت زوجها عورت اپنے خاوند کے مال سے صدقہ دیوے عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تصدقت المرأۃ من بیت زوجها کان لها اجر وللزوج مثل ذلک وللخازن مثل ذلک ولا ینقص کل واحد منهم من اجر صاحبه شیئا للزوج بما کسب ولها بما انفقت ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت خاوند کے مال میں سے صدقہ دیوے تو اوسکو ثواب ملیگا اور اتنا ہی ثواب اوسکے خاوند کو ملیگا اور اتنا ہی ثواب تحویلدار کو ملیگا اور کوئی انمیں سے دوسرے کا ثواب کم نہ کریگا خاوند کو کمانیکی وجہ سے اور عورت کو خرچ کی وجہ سے ثواب ملیگا

عطیۃ المرأۃ بغیر اذن زوجها عورت بغیر اجازت خاوند کے نہ دیوے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قام خطیبا فقال فی خطبته لا یجوز لامرأۃ عطیۃ الا باذن زوجها **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو خطبے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا خطبے میں عورت کو صدقہ دینا جائز نہیں ہے مگر اپنے خاوند کی اجازت سے

فضل الصدقۃ صدقے کی فضیلت **عن** عائشۃ رض قالت ان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجتمعن عنده فقلنا اینا بک اسرع لحوقا فقال اطولکن یدا فاخذن قصبۃ فجعلن یذرعنها فکانت سودۃ اسرعهن به لحوقا فکانت اطولهن یدا فکان ذلک من کثرۃ الصدقۃ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں آپکے پاس اکٹھی ہوئیں ہم نے کہا کون بی بی آپ سے جلد ملیگی آپنے فرمایا جو تم سے لنبی ہاتھ والی ہے (یعنی بہت سخی ہے) اونہوں نے ایک لکڑی لی اور ہاتھ ناپنے لگیں (وہ سمجھیں کہ مراد اوسکی یہی ہے جسکا ہاتھ لنبا ہو) تو سب سے جلدی (حضرت کی بی بیوں میں) سودہ آپ سے ملیں (یعنی اونکی وفات سب بیبیوں سے پہلی ہوئی) وہ سب میں لنبی ہاتھ والی تھیں (یعنی صدقہ بہت دیتی تھیں لیکن دوسری روایتوں میں ہے کہ سب بیبیوں میں پہلے آنحضرت کے حضرت زینب کا انتقال ہوا اور وہ سب میں زیادہ سخی تھیں اور یہی صحیح ہے

باب ای الصدقۃ افضل کونسا صدقہ افضل ہے **عن** ابی هریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ ای الصدقۃ افضل قال ان تصدق وانت صحیح شحیح تامل العیش وتخشی الفقر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہتر ہے آپ نے فرمایا تیرا صدقہ دینا اوس وقت جب تندرست ہو مال کی حرص رکھتا ہو عیش کی آرزو رکھتا ہو محتاجی سے ڈرتا ہو **ف** اور نہیں تو بیماری میں یا مرتے وقت جب سب آرزوئیں پوری ہو جاتی ہیں سب ہی صدقہ دیتے ہیں

عن حکیم بن حزام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقۃ ما کان عن ظهر غنی والید العلیا خیر من الید السفلی وابدأ بمن تعول **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جسکے بعد آدمی مالدار رہے اور دینے والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے اور شروع کر صدقہ اون سے جنکی پرورش تجھ پر ہے

عن ابی مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انفق الرجل علی اهله وهو یحتسبها کانت له صدقۃ **ترجمہ** ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد خرچ کرے اپنی بی بی پر ثواب کے واسطے (یعنی خدا کے حکم کو بجا لانے کی نیت سے) تو اوسکو صدقے کا ثواب حاصل ہوگا **عن**

اَبِی هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جسکے بعد آدمی مالدار رہے اور شروع کر صدقہ اوس سے جسکی پرورش تجہپر ہے

عن جَابِرٍ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ عُذْرَةَ عَبْدًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ غَیْرُهٗ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّشْتَرِیْہِ مِنِّیْ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْعَدَوِیُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَیْہِ ثُمَّ قَالَ ابْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ عَنْ اَهْلِكَ فَلِذِیْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِیْ قَرَابَتِكَ شَیْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا یَقُوْلُ بَیْنَ یَدَیْكَ وَعَنْ یَّمِیْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے ایک شخص نے بنی عذرہ میں سے اپنے غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یہہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا تیرے پاس اور کچہہ مال ہی سوا اس غلام کے وہ بولا نہین آپنے فرمایا کون خریدتا ہی اس غلام کو نعیم بن عبد اللہ نے آٹہہ سو درہمون کو وہ غلام خریدا آپ اون درہمون کو اوس شخص پاس لائے دینے کو (جسکا غلام تہا) پہر فرمایا شروع کر اپنی ذات سے پہلے اوس پر صدقہ کر (یعنی اپنے نفس کو آرام دے) اگر اوس سے کچہہ بچے تو اپنی بی بی کو دے اگر اوس سے کچہہ بچے تو اپنے ناتے والے کو دے اگر اوس سے کچہہ بچے تو اسطرح اور اسطرح یعنے سامنے سے اور داہنی طرف سے اور بائین طرف سے (فقیرون کو دے)

صَدَقَةُ الْبَخِیْلِ بخیل کے صدقے کا بیان

عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الْمُنْفِقِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِیْلِ کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ مِّنْ لَّدُنْ ثُدِیِّهِمَا اِلٰی تَرَاقِیْهِمَا فَاِذَا اَرَادَ الْمُنْفِقُ اَنْ یُّنْفِقَ اتَّسَعَتْ عَلَیْہِ الدِّرْعُ اَوْ مَرَّتْ حَتّٰی تُجِنَّ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَاِذَا اَرَادَ الْبَخِیْلُ اَنْ یُّنْفِقَ قَلَصَتْ وَلَزِمَتْ کُلُّ حَلْقَةٍ مَّوْضِعَهَا حَتّٰی اَخَذَتْهُ بِتَرْقُوَتِہٖ اَوْ بِرَقَبَتِہٖ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ قَالَ طَاؤُسٌ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یُشِیْرُ بِیَدَیْہِ وَهُوَ یُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچنے والے خیرات کرنیوالے کی اور بخیل کی مثال ایسی ہے جیسے دو مردون کی جن پر دو کرتے یا دو زرہین ہون لوہے کی چہاتی سے لیکر ہنسلی تک اب خرچنے والا (سخی) جب خرچنا چاہے تو اوسکی زرہ کشادہ ہو جاتی ہے اور چلی جاتی ہے یہانتک کہ اوسکے پورون کو ڈہانپ لیتی ہے پہر اوسکے چلنے کا نشان مٹ جاتا ہے (بوجہ اوسکے ڈہیلے ہونیکے یعنی زمین پر اوسکے قدم کا نشان نہین رہتا) اور بخیل جب خرچنے کا قصد کرتا ہے تو وہ زرہ سمٹ جاتی ہے اور ہر ایک چہلہ اوسکا دوسرے چہلے کو پکڑ لیتا ہے یہانتک کہ اوسکی ہنسلی یا گردن پکڑ لیتی ہے۔ ابوہریرہؓ نے کہا مین گواہ ہون مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ اوسکو کشادہ کرتے تہے وہ کشادہ نہوتی تہی طاؤس نے کہا مین نے ابوہریرہ سے سنا دونون ہاتہہ سے اشارہ کرتے تہے کشادہ کرنیکے لئے وہ کشادہ نہوتی تہی **ف** اس حدیث کے الفاظ اور معانی مین اور ترتیب مین راویون کا بہت اختلاف ہوا ہے یہانتک کہ بعضی روایتون مین بوجہ تقدیم اور تاخیر اور تحریف الفاظ کے مطلب بگڑ گیا ہے مگر جو روایت اوپر مذکور ہوئی قریب

ہی صواب ہے اور حاصل اوسکا یہہ ہی کہ سخی خرچ کرنیمین خوش رہتا ہی اور دل اوسکا کشادہ ہوتا ہے اور نشان مٹنی سی یہہ غرض ہے کہ مال کا نقصان صدقی سی مٹ جاتا ہی اور وہ مال بڑہ کر دیسا ہی یا اوس سی بھی زیادہ ہو جاتا ہے برخلاف بخیل کے وہ خرچ کرنیمین دل تنگ ہوتا ہی تقول شخصی کہدڑی جاتی ہی دمڑی نہ جای **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطَرَّتْ أَيْدِيَهُمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِصَدَقَةٍ تَقَبَّضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال بخیل کی اور صدقہ دینے والے کی (یعنی سخی کی) اون دو شخصونکی سی ہی جو لوہی کی دو جبی پہنے ہون اور اون کے ہاتھ چہاتی کی ہنسلی سے چپٹ گئی ہون تو جب صدقہ دینے والا قصد کرتا ہی صدقہ دینے کا وہ جبہ کشادہ ہو جاتا ہی یہانتک کہ اوسکے پاؤنکا نشان مٹتا ہی (بوجہ کشادہ ہونے کے اور زمین پر گھسٹنے کے) اور جب بخیل قصد کرتا ہی صدقے کا تو ہر ایک حلقہ اوس کا دوسری سی پیوستہ ہو جاتا ہی اور جبہ سمٹ جاتا ہی اور دونون ہاتھو نکو ہنسلی پر جوڑ دیتا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتی تہی وہ کوشش کرتا ہی کشادہ کرنے کی لیکن کشادہ نہین ہوتا **عَنْ أَبِي أُمَامَةَ** بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسًا وَنَفَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى عَائِشَةَ لِيَسْتَأْذِنَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ سَائِلٌ مَرَّةً وَعِنْدِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْتُ لَهُ بِشَيْءٍ ثُمَّ دَعَوْتُ بِهِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُرِيدِينَ أَنْ لَا يَدْخُلَ بَيْتَكِ شَيْءٌ وَلَا يَخْرُجَ إِلَّا بِعِلْمِكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكِ **ترجمہ** ابوامامہ بن سہل بن حنیف سی روایت ہی ہم ایک روز مسجد مین بیٹھے تھے اور کئی مہاجر اور انصار بیٹھے تھے ایک شخص کو ہم نے بہیجا حضرت عائشہ کے پاس اجازت چاہنے کو پھر ہم گئے اون کے پاس انہون نے کہا ایک بار ایک فقیر میرے پاس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے مین نے حکم کیا اوسکو کچھ دینے کا پھر مین نے منگوا کر اوسکو دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو چاہتی ہی کہ تیرے گھر مین کچھ نہ آوے اور نہ جاوے بغیر تیرے جانے ہوے مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا چھوڑ اے عائشہ مت گن پھر اللہ بھی گن کر تجھکو دیگا (یعنی بہت آپ کی کم ہو جاویگی) **عَنْ أَسْمَاءَ** بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكِ **ترجمہ** اسما بنت ابی بکر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا مت گن نہین تو اللہ بھی گن کر تجھے دیگا **عَنْ أَسْمَاءَ** بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فِي أَنْ أَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ فَقَالَ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ وَلَا تُوكِي فَيُوكِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكِ **ترجمہ** اسما بنت ابی بکر سی روایت ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور کہنے لگین اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کچھ نہین ہی مگر جو زبیر (اون کے خاوند) مجھے دیتے ہین کہا تو کیا مجھکو گناہ ہوگا اگر مین اوس سی کچھ دیا کرون (فقیرون اور محتاجون کو) آپ نے فرمایا دیا کر جہانتک تجھسی ہو سکے اور مت باندھ رکھ (یعنی بہت روک کے نہین تو اللہ بھی روکے گا تجھسے

تھوڑے صدقہ کا بیان **القليل في الصدقة**

عَنْ عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو

تم جہنم سے صدقہ دیکر اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہو **وَعَنْ** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَاَشَاحَ

بِوَجْہِہٖ وَتَعَوَّذَ مِنْہَا ثُمَّ ذَکَرَ النَّارَ فَاَشَاحَ بِوَجْہِہٖ وَتَعَوَّذَ مِنْہَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَبِکَلِمَۃٍ

طَیِّبَۃٍ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا تو اپنے منہ کو پھیر لیا یا ہم سمجھے کہ آپ جہنم

کو دیکھ رہے ہیں اور پناہ مانگی جہنم سے شعبہ نے کہا تین بار آپ نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا بچو تم انگار سے اگرچہ کھجور کا ٹکڑا دیکر اگر یہ بھی نہ ہو

تو اچھی بات کہکر **ف** یعنی سائل جب سوال کرے اگر کچھ میسر ہو تو دیدے تھوڑا ہو یا بہت جو کچھ نہ ہو سکے تو جواب دیوے نرمی سے کہ سائل

کا جی خوش ہو اس میں بھی صدقے کا ثواب ہے **بَابُ التَّحْرِیْضِ عَلَی الصَّدَقَۃِ** صدقے کی فضیلت **عَنْ جَرِیْرٍ**

تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَدْرِ النَّہَارِ فَجَاءَہٗ قَوْمٌ عُرَاۃٌ حُفَاۃٌ مُتَقَلِّدِی السُّیُوْفِ

عَامَّتُہُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ کُلُّہُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰی بِہِمْ مِنَ الْفَاقَۃِ

فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ فَصَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ یٰاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ

خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْہَا زَوْجَہَا وَبَثَّ مِنْہُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ

تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ

رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ مِنْ دِرْہَمِہٖ مِنْ ثَوْبِہٖ مِنْ صَاعِ بُرِّہٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِہٖ حَتّٰی قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ

الْاَنْصَارِ بِصُرَّۃٍ کَادَتْ کَفُّہٗ تَعْجِزُ عَنْہَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰی رَاَیْتُ کَوْمَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِیَابٍ حَتّٰی

رَاَیْتُ وَجْہَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَہَلَّلُ کَاَنَّہٗ مُذْہَبَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ

سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُہَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِہَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِہِمْ شَیْئًا وَّمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ

سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُہَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِہَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِہِمْ شَیْئًا **ترجمہ** جریر بن عبداللہ سے

روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ابھی دن شروع تھا اتنے میں کچھ لوگ آئے ننگے بدن ننگے پاؤں تلواریں

لٹکائے ہوئے اکثر اون میں مضر کے قبیلے سے تھے بلکہ سب مضر ہی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدل گیا اون کی محتاجی دیکھ

کر پہلے آپ اندر گئے پھر نکلے پھر بلال کو حکم دیا اون نے کہا اونہوں نے اذان دی نماز تیار ہوئی آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا اور فرمایا

یاایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم اخیر تک ای ایمان والو ڈرو اپنے مالک سے جسنے تم کو پیدا کیا ایک جان سے پھر وہی سے بی بی

اوسی میں سے پیدا کی پھر پھیلایا اون دونوں سے بہت مردوں اور عورتوں کو مطلب یہ ہے کہ انسانی ہمدردی پر لوگ مستعد ہوں

یہ خیال کر کے کہ آدمی سب ایک جد سے ہیں گویا بھائی ہیں اور ڈرو اللہ سے جسکے نام کے ذریعہ تم مانگتے ہو ایک دوسرے سے اور ناتوں

کے ذریعہ سے بیشک اللہ تم کو دیکھ رہا ہے ڈرو اللہ سے اور دیکھے ہر آدمی جو اوس نے بھیجا ہے کل کے روز کے لیے یعنی قیامت کیلیے

کیا سامان کیا ہے صدقہ دے آدمی اشرفی اپنی روپیہ اپنا کپڑا اپنا ایک صاع گیہوں سے ایک صاع جو سے یہانتک کہ کچھ

گئے تکڑے سے پھر ایک شخص انصاری ایک تھیلی روپیون کی لایا جو اوسکی تھیلی مین نہین سماتی تھی پھر اور لوگون کا تار بندھ گیا یہانتک کہ دو ڈھیر اونچے اونچے کھانے اور کپڑے کے ہوگئے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو دیکھا چمکتا تھا جیسے سونا خوشی سے اور فرحت سے اسلیئے کہ آپ کی نصیحت کی تاثیر ہوئی اور غریبون کا کام نکلا واہ کیسی فصاحت اور بلاغت اسی کا نام ہے جو آپ مین تھی) تب آپنے فرمایا جو شخص اسلام مین نیک راہ نکالے (جس سے مسلمانون کا فائدہ ہو اسلام کی ترقی ہو) اوسکو اوسکے نکالنے کا ثواب ہے اور اون لوگون کا ثواب بھی ملیگا جو اوسپر عمل کرتے جاوینگے مگر عمل کرنیوالےکا ثواب کچھہ کم نہوگا اور جو شخص اسلام مین بری بات نکالے (جس سے مسلمانون کو نقصان ہو یا اسلام کو ضعف ہو) تو اوسپر اوسکے نکالنے کا عذاب ہے اور اون لوگون کا عذاب بھی اوسی پر ہوگا جو اوسپر عمل کرینگے مگر عمل کرنیوالونکا عذاب کم نہوگا **ف** یہان بھی انصاری نے راہ نکالی کہ سب سے پہلے صدقہ لایا پھر اور لوگ بھی اوسکے دیکھا دیکھی لائے چونکہ یہہ بات نیک تھی اوس انصاری کو اپنے صدقے کا ثواب بھی ملا اورون کا بھی ثواب ہوا

عن حارثة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تصدقوا فانه سيأتي عليكم زمان يمشي الرجل بصدقته فيقول الذي يعطاها لو جئت بها بالامس قبلتها فاما اليوم فلا **ترجمہ** حارثہ بن وہب سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے صدقہ کرو اس لیئے کہ ایک زمانہ ایسا آویگا جب آدمی اپنا صدقہ ایک شخص کو دینے جاویگا وہ کہیگا کل لاتا تو مین لے لیتا آج نہین لونگا اس لیے کہ آج مالدار ہوگیا ہون مطلب یہہ ہے کہ روپیہ اخیر زمانی مین بہت چلیے ہاتھہ آویگا بوجہ بے انتظامی اور لوٹ پوٹ اور فساد کی بادشاہ مین کے خزانے کھلجاوینگے اور دولت کو بہت ترقی ہوگی لینیوالے کم ہون گے

عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم اشفعوا تشفعوا ويقضي الله على لسان نبيه ما شاء **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفارش کرو اور سفارش قبول کرو (کسی مسلمان کے فائدے کے لئے) اللہ اپنے پیغمبر کی زبان سے جو چاہے گا حکم کریگا (یعنی ہوگا وہی جو خدا کا حکم ہے پھر سفارش مین کیا نقصان ہے)

عن معاوية بن ابي سفيان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الرجل يسألني الشيء فامنعه حتى تشفعوا فيه فتؤجروا وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اشفعوا تؤجروا **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھہ سے کوئی شخص مانگتا ہے مین نہین دیتا جبتک تم سفارش نہین کرتے جب تم سفارش کرتے ہو تم کو ثواب ہوتا ہے تو سفارش کرو ثواب پاؤگے

الاختيال في الصدقة صدقے مین فخر کرنا

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغيرة ما يحب الله عز وجل ومنها ما يبغض الله عز وجل ومن الخيلاء ما يحب الله عز وجل ومنها ما يبغض الله عز وجل فاما الغيرة التي يحب الله عز وجل فالغيرة في الريبة واما الغيرة التي يبغض الله عز وجل فالغيرة في غير ريبة والاختيال الذي يحب الله عز وجل اختيال الرجل بنفسه عند القتال وعند الصدقة والاختيال الذي يبغض الله عز وجل الخيلاء في الباطل **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غیرت ہے وہ جسکو اللہ تعالی پسند کرتا ہے اور ایک غیرت وہ ہے جسکو اللہ تعالی نہین پسند کرتا ہے اسی طرح ایک فخر وہ ہے جسکو اللہ تعالی پسند کرتا ہے دوسرا فخر وہ ہے

جسکو اللہ تعالی ناپسند کرتا ہے ۔ وہ غیرت جو اللہ کو پسند ہے یہ ہے کہ انسان غیرت کرے تہمت کی جگہ مین ۔ یعنی اوس جگہ جہان بدنامی کا خوف ہو
جیسے شراب خانہ مین بیٹھنا غیر محرم عورت کے ساتھ تنہا رہنا جب غیرت کریگا تو گناہون سے بچیگا) اور جو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان
غیرت کرے اوس مقام مین جہان تہمت کا خوف نہین ہے اور جو فخر اللہ کو پسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان فخر کرے اپنے ساتھ لڑائی کے وقت
(تاکہ شجاعت زیادہ ہو اور دوسرے لوگون کو بھی رغبت ہو لڑنے پر) یا صدقہ دینے وقت اور جو فخر اللہ کو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان
لغو یا گناہ کے کامون مین فخر کرے **ف** یہ حدیث حکمت کے مضمون مین ایک بڑا چشمہ ہے جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پیغمبر حکمت
مین بڑے اعلی درجے پر ہوتے ہین نیک باتون مین فخر اور ناموری سب کو جائز کر دیا تاکہ نیکی کی ترقی ہو اور لوگ رغبت کرین اور
دین پھیلے اور بری کامون مین فخر کرنے سے منع کر دیا **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور صدقہ دو اور کپڑا پہنو لیکن اسراف (یعنی بے فائدہ خرچ کرنا) اور غرور نہ ہو **باب**
أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِإِذْنِ مَوْلَاهُ ثواب نوکر یا غلام اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دیوے **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَقَالَ الْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطِي
مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبًا بِهَا نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان
دوسرے مسلمان کے لیے مثل عمارت کے ہے جیسے اوس مین ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کیے رہتی ہے اسیطرح ہر ایک مسلمان کو چاہیے
دوسرے مسلمان کو سنبھالے رہے اور مضبوط کیے رہے) اور فرمایا تحویلدار امانت دار جو اپنے مالک کے حکم سے خوش ہو کر دیتا ہے (خدا کی راہ
مین) صدقہ دینے والے کے برابر ہے **باب** الْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ چھپکے سے صدقہ دینے والا **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ **ترجمہ**
عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پکار کر پڑھنے والا ایسا ہے جیسے سب کے سامنے صدقہ دینے والا
(یعنی اوسکا ثواب کم ہے) اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوثُ
وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون کیطرف اللہ نہین دیکھیگا قیامت کے روز ایک وہ جو نافرمانی کرے (دنیا کے
کامون مین) والدین کی (ماں باپ کی) دوسری وہ عورت جو مرد ونکا بھیس بناوے تیسری دیوث (جو اپنی عورت کو دوسرے
کے پاس لیجاوے) اور تین آدمی جنت مین نہ جاوینگے ایک تو نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کی اور دوسرے ہمیشہ شراب پینے والا اور تیسرے
احسان کرکے جتانے والا **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا

قَالَ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کریگا قیامت کے روز نہ ان کیطرف دیکھیگا نہ ان کو پاک کریگا اور ان کو دکھ کا عذاب ہوگا پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ ابوذر نے کہا وہ لوگ تو ٹوٹے میں پڑے اور ان کو نقصان ہوا آپ نے فرمایا ازار لٹکانے والا (غرور
سے یعنی غرور سے) اور اپنی اسباب کو خرچ کرنے والا جھوٹی قسم کہا کر اور دیکر احسان رکھنے والا **عن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ
وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا۔ **باب**
رَدِّ السَّائِلِ مانگنے والیکو جواب دینا **عن** ابْنِ بُجَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ وَفِي حَدِيثِ هَارُونَ مُحْرَقٍ **ترجمہ** ابن بجید انصاری نے اپنی دادی سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا رخصت کرو مانگنے والی کو (کچھ دیکر) اگرچہ کھر ہو جلا ہوا **عن** بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَأْتِي رَجُلٌ مَوْلَاهُ يَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلٍ عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِيَّاهُ إِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
شُجَاعٌ أَقْرَعُ يَتَلَمَّظُ فَضْلَهُ الَّذِي مَنَعَ **ترجمہ** بہز بن حکیم سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے اونہوں نے دادا سے
اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے مالک کے پاس آوے اور فاضل (یعنی حاجت سے زیادہ
بیکار) چیز مانگے پھر وہ نہ دے تو قیامت کے روز ایک گنجا سانپ بلاوا دیگا جو اپنی زبان سے اوس چیز کو چباتا ہوگا **مَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ**
عَزَّ وَجَلَّ جو شخص اللہ کے نام پر مانگے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعِيذُوهُ
وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنِ اسْتَجَارَ بِاللَّهِ فَأَجِيرُوهُ وَمَنْ آتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا
فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
پناہ مانگے اللہ کی اوسکو پناہ دو اور جو شخص تم سے اللہ کے نام پر مانگے اوسکو دو اور جو شخص امان چاہے اللہ کے نام پر اوس کو امان دو اور جو شخص
تمہارے ساتھ سلوک کرے تو اوسکا بدلہ دو اگر بدلہ نہ دے سکو تو اوس کے لیے دعا کرو یہانتک کہ تم سمجھو بدلہ ہو چکا **مَنْ سَأَلَ بِوَجْهِ**
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اللہ کی ذات کا وسیلہ دیکر سوال کرنا **عن** بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا
أَتَيْتُكَ حَتَّى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِهِنَّ لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ أَلَّا آتِيَكَ وَلَا آتِيَ دِينَكَ وَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً لَا أَعْقِلُ شَيْئًا
إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا قَالَ بِالْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ
الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَقُولَ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ كُلُّ مُسْلِمٍ عَلَى مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ
أَخَوَانِ نَصِيرَانِ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ مُشْرِكٍ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ عَمَلًا أَوْ يُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ **ترجمہ** بہز بن حکیم سے
روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے اوس نے دادا سے کہا میں نے عرض کیا اے نبی اللہ کے میں آپ پاس نہیں آیا یہانتک کہ میں نے
اپنے ہاتھوں کی انگلیاں سے زیادہ قسمیں کہا میں تھیں کہ آپ پاس نہ آونگا نہ آپ کا دین قبول کرونگا اور میں ایک ایسا آدمی تھا بے عقل

اب بہی کچہہ نہین جانتا مگر جو اللہ اور اوسکے رسول نے سکہلایا مین اللہ تعالی کے منہ مبارک کا وسیلہ دیکر آپ سے پوچہتا ہون اللہ نے
کیا حکم دیکر آپ کو بہیجا ہے آپ نے فرمایا اسلام کا مین نے کہا اسلام کی نشانیان کیا ہین آپ نے فرمایا تو کہے مینے اپنا منہ کہہ دیا اللہ جل جلالہ
کے سامنے (جو فرمادیگا اوسکو مانون گا) اور خالی ہوا مین اللہ کے سوا اور کسی کے خیال سے (یعنی شرک سے بیزار ہوا) اور ادا کرے تو
نماز کو اور زکوۃ دیوے۔ ہر مسلمان دوسری مسلمان پر حرام ہے دو مسلمان آپس مین ایکدوسرے کے بہائی ہین اور ایک دوسری کے مددگار
اللہ نہین قبول کریگا مشرک کا کوئی کام اگرچہ وہ مسلمان ہوجاوے جبتک وہ مشرکون کو چہوڑ کر مسلمانون مین نہ چلا آوے **ف**
اس حدیث سے ہجرت کا فرض ہوجانا پایا جاتا ہے بعضون نے کہا کہ یہ حکم ابتدای اسلام مین تہا جب مسلمانون کی تعداد کم تہی
اور اونکا ایک جگہہ ہونا ضرور تہا تاکہ سب ملکر کافرونکا مقابلہ کرین **من یسأل** باللہ عز وجل ولا یعطی بہ جو شخص اللہ
کے نام پر نہ دیوے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الناس منزلا قلنا بلی
یا رسول اللہ قال رجل آخذ برأس فرسہ فی سبیل اللہ عز وجل حتی یموت او یقتل واخبرکم بالذی یلیہ
قلنا نعم یا رسول اللہ قال رجل معتزل فی شعب یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعتزل شرور الناس و
اخبرکم بشر الناس قلنا نعم یا رسول اللہ قال الذی یسأل باللہ عز وجل ولا یعطی بہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تم کو نہ بتلاؤن وہ شخص جو اللہ کے نزدیک سب لوگون سے زیادہ بہتر ہے ہمنے
کہا کیون نہین بتلایئے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے گہوڑے کو لیے ہوئے اللہ کی راہ مین جاوے (یعنی کافرون سے
جہاد کے لیے) یہانتک کہ مارا جاوے یا مرجاوے پہر مین اوس شخص کو بتلاؤن جو اوس کے قریب ہے ہم نے کہا ہان یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا جو شخص لوگون سے جدا ہوکر ایک گہاٹی مین رہا کرے اور نماز ادا کرے اور زکوۃ دیوے اور لوگون کی برائیون سے بچے
پہر مین تم کو بتاؤن جو سب سے بدتر ہے ہم نے کہا ہان یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہ شخص جو اللہ کے نام پر اوس سے مانگا جاوے
اور وہ نہ دیوے **ثواب** من یعطی دینے والے کا ثواب **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ یحبہم
اللہ عز وجل وثلاثۃ یبغضہم اللہ عز وجل اما الذین یحبہم اللہ عز وجل فرجل اتی قوما فسألہم باللہ عز
وجل ولم یسألہم بقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلفہ رجل باعقابہم فاعطاہ سرا لا یعلم بعطیتہ
الا اللہ عز وجل والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل بہ نزلوا فوضعوا
رؤوسہم فقام یتملقنی ویتلو آیاتی ورجل کان فی سریۃ فلقوا العدو فہزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او
یفتح اللہ لہ والثلاثۃ الذین یبغضہم اللہ عز وجل الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم **ترجمہ**
ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیونکو اللہ چاہتا ہے اور تین سے دشمنی رکہتا ہے جنکو چاہتا ہے
وہ یہ ہین ایک شخص لوگون پاس آیا اور اللہ کے نام پر اون سے کچہہ مانگا کچہہ رشتہ ناتا نذر کہتا تہا اون سے اون لوگون نے نہ دیا ایک
شخص اونہین سے چپکے سے اوٹہا اور لوگون کو پیچہے چہوڑ کر چپکے سے اوس کو کچہہ دے آیا جسکو کوئی نہین جانتا مگر اللہ یا وہ دینے والا

کچھ لوگ ساری رات چلے جب نیند سب پر پیاری ہوئی ان چیزوں سے جو اون کو پہلے معلوم ہوئیں تو اوتر کر سو رہے ایک شخص اون میں سے اوٹھا اور میرے سامنے گڑگڑانے لگا اور آیتیں پڑھا کیا۔ ایک وہ شخص جو لشکر کے ایک ٹکڑے میں تھا جب دشمن سے لڑائی ہوئی تو سب بھاگے مگر وہ سینہ سامنے کر کے آیا یہانتک کہ مارا گیا یا اللہ نے اوسکو فتح دی۔ وہ تین لوگ جن سے اللہ تعالی کو دشمنی ہے یہ ہیں۔ ایک بوڑھا بدکار دوسرا مفلس غرور کرنیوالا تیسرا مالدار ظلم کرنیوالا

تفسیر المسکین مسکین کسے کہتے ہیں عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین الذی تردہ التمرۃ والتمرتان واللقمۃ واللقمتان ان المسکین المتعفف اقرؤا ان شئتم لا یسئلون الناس الحافا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک نوالہ دو نوالے یا ایک کھجور یا دو کھجور اوسکو پھیرتے ہیں بلکہ مسکین وہ ہے جو سوال نہیں کرتا ہے اگر تم چاہو اس آیت کو لا یسئلون الناس الحافا پڑھو یعنی نہیں مانگتے لوگوں سے گڑگڑا کر عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین بہذا الطواف الذی علی الناس تردہ اللقمۃ واللقمتان والتمرۃ والتمرتان قالوا فما المسکین قال الذی لا یجد غنی یغنیہ ولا یفطن لہ فیتصدق علیہ ولا یقوم فیسأل الناس ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں پاس مانگتا پھرتا ہے ایک نوالہ دو نوالے ایک کھجور دو کھجور اوسکو پھیرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا پھر مسکین کون ہے آپ نے فرمایا مسکین وہ ہے جسکے پاس دولت نہیں جو اوسکو بے پرواہ کرے نہ اوسکا حال کسیکو معلوم ہے تاکہ لوگ اوسکو صدقہ دیں نہ وہ کھڑا ہوتا ہے لوگوں سے مانگنے لیے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین الذی تردہ الاکلۃ والاکلتان والتمرۃ والتمرتان قالوا فما المسکین یا رسول اللہ قال الذی لا یجد غنی ولا یعلم الناس حاجتہ فیتصدق علیہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ام بجید وکانت ممن بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسکین لیقوم علی بابی فما اجد لہ شیئا اعطیہ ایاہ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لم تجدی شیئا تعطینہ ایاہ الا ظلفا محرقا فادفعیہ الیہ ترجمہ ام بجید سے روایت ہے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں کے ساتھ بیعت کی تھی عرض کیا یا رسول اللہ مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس کچھ نہیں ہوتا اوسکو دینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرے پاس کچھ نہو اوسکو دینے کو سوا ایک جلے کھر کے تو وہی دیدے اوسکو یعنی حتی المقدور سائل کو محروم نہ کر جو کچھ ہو سکے دے

الفقیر المختال متکبر فقیر کا بیان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یکلمہم اللہ عز وجل یوم القیامۃ الشیخ الزانی والعائل المزہو والامام الکذاب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کریگا قیامت کے روز ایک بوڑھا بدکار (زنا کرنیوالا) دوسرے محتاج مغرور (کہ باوجود محتاجی کے نوکری اور محنت نہ کرے گھمنڈ سے) تیسرے بادشاہ جھوٹا عن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اربعۃ یبغضہم اللہ عز وجل البیاع الحلاف والفقیر المختال والشیخ الزانی والامام الجائر ترجمہ ابوہریرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں کو اللہ دشمن رکھتا ہے ایک تو بیچنے والا قسمیں کھا کر دوسری محتاج مغرور تیسری بوڑھا بدکار چوتھی حاکم ظلم کرنیوالا

فضل الساعی علی الارملۃ بیوہ عورتوں کے لیے محنت کرنیوالے کی فضیلت

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاھد فی سبیل اللہ عز وجل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محنت کرنیوالا بیوہ عورتوں کے لیے (جو محتاج ہوں اور کمانیوالا کوئی نہ ہو) مثل اوس شخص کے ہے ثواب میں) جو جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ میں

المؤلفۃ قلوبھم

اون کافروں کا بیان جنکو ملانے کے لیے روپیہ دیا جاتا تھا **ف** ابتدائے اسلام میں کافر مسلمانوں کے دشمن تھے اور مسلمان شمار میں بہت کم تھے بعضے کافر ایسے تھے کہ اگر اونکو روپیہ دیا جاوے تو وہ مسلمانوں کو تکلیف نہ دیں اور بعضے ایسے بھی تھے کہ روپیہ کے طمع سے مسلمان ہو جاویں اور بعضے ایسے تھے کہ مسلمان برائے نام ہو چکے تھے لیکن ڈگمگاتے تھے اگر روپیہ اون کو نہ ملتا تو وہ پھر کافروں میں شریک ہو جاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے ان سب قسم کے کافروں کو روپیہ دیکر ملایا اور مال غنیمت اور صدقات میں سے ایک حصہ اون کے لیے بھی مقرر کیا

عن ابی سعید الخدری قال بعث علی وھو بالیمن بذھبۃ بتربتھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقسمھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اربعۃ نفر الاقرع بن حابس الحنظلی وعیینۃ بن بدر الفزاری وعلقمۃ بن علاثۃ العامری ثم احد بنی کلاب وزید الطائی ثم احد بنی نبھان فغضبت قریش وقال مرۃ اخری صنادید قریش فقالوا تعطی صنادید نجد وتدعنا قال انما فعلت ذلک لاتالفھم فجاء رجل کث اللحیۃ مشرف الوجنتین غائر العینین ناتی الجبین محلوق الراس فقال اتق اللہ یا محمد قال فمن یطع اللہ عز وجل اذا عصیتہ ایامننی علی اھل الارض ولا تامنونی ثم ادبر الرجل فاستاذن رجل من القوم فی قتلہ یرون انہ خالد بن الولید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ضئضئ ھذا قوما یقرءون القران لا یجاوز حناجرھم یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک سونے کا ٹکڑا بھیجا مٹی کے ساتھ (یعنی کچا سونا مٹی ملا ہوا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بانٹ دیا چار آدمیوں میں اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری کو جو بنی کلاب میں سے تھا اور زید طائی کو جو بنی نبہان میں سے تھا یہ دیکھکر قریش کے لوگ غصے ہوئے یا قریش کے سردار غصے ہوئے اور کہنے لگے تم نجد کے سرداروں کو دیتے ہو اور ہم کو چھوڑ دیتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے انکو دیا دل ملانے کے لیے (کیونکہ یہ ابھی نئے مسلمان ہیں انکا اعتبار نہیں شاید مال کے طمع سے اسلام پر جمے رہیں) اتنے میں ایک شخص آیا گھنی داڑھی والا گال ابھری ہوئی آنکھیں بیٹھی ہوئیں پیشانی بلند سر گھٹا ہوا اور کہنے لگا خدا سے ڈرو اے محمد آپنے فرمایا پھر کون اللہ کی تابعداری کریگا اگر میں دین کے نافرمانی کروں اللہ نے مجھکو امین بنایا ہے زمین والوں پر اور تم مجھکو امین نہیں سمجھتے (یعنی اعتبار نہیں کرتے) پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا ایک شخص نے آپ سے

اجازت مانگی اوس کے مارڈالنی کی لوگ جانتے ہیں کہ وہ خالد بن الولید تھے (یا عمر بن الخطاب اونہون نی کہا یا رسول اللہ منافق معلوم ہوتا ہے فرمائی تو اسکو قتل کرین آپ نے فرمایا نہین لوگ کہین گے محمد اپنے لوگون کو قتل کرتے ہین) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہون گے جو قرآن پڑہین گے مگر حلق کے نیچے نہ اتریگا (یعنی دل مین اون کے قرآن کی کچھ تاثیر نہوگی) قتل کرینگے مسلمانون کو اور چھوڑ دین گے بت پرستون کو نکل جاوین گے وہ لوگ اسلام سے جیسے تیر شکار سے نکلجاتا ہے (یعنی جانور کے لگ کر اوس مین سے پار ہوجاتا ہے اور تیر مین کچھ نہین لگتا وہ صاف کا صاف رہتا ہے اسیطرح یہ لوگ بھی اسلام مین آیئے اور پھر نکلے مگر اسلام کا ذرا نشان بھی اون پر نہ پڑا) اگر مین ان لوگون کو پاؤنگا تو ایسا قتل کرونگا جیسے عاد کی قوم قتل ہوئی (کہ اونکا نام نشان تک نہ رہا) **ف** مراد اون لوگون سے خارجی تھے جو حضرت علی مرتضیٰ رضی کی خلافت مین ظاہر ہوئے ظاہر مین بڑے متقی پرہیزگار بھی قرآن پر عمل کرنیکا دعوی کرتے مگر دلون مین ایمان کا نور نہ تھا مسلمانون سے لڑنیکو مستعد ہوئے اون کو کافر کہتے **الصدقة لمن تحمل بحمالة** جو شخص ضامن ہوجاوے کسی قرض کا (پھر اوس سے نہ ہوسکے) تو اوسکو صدقہ دینا درست ہے

عن قبيصة بن مخارق قال تحملت حمالة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فسالته فيها فقال ان المسالة لا تحل الا لثلاثة رجل تحمل بحمالة بين قوم فسال فيها حتى يؤديها ثم يمسك ترجمہ قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے مین نے ایک قرض اپنے ذمے پر لیا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے سوال کیا اوس کے ادا ہونے کے لیے آپ نے فرمایا سوال درست نہین ہے مگر تین آدمیون کے لیے ایک وہ شخص ہے جسنی ضمانت کی کسی قوم کے قرض کی پھر مانگ کر اوسکو ادا کیا پھر باز رہا سوال سے جب قرضہ ادا ہو گیا

عن قبيصة بن مخارق قال تحملت حمالة فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اساله فيها فقال اقم يا قبيصة حتى تاتينا الصدقة فنامر لك ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا قبيصة ان الصدقة لا تحل الا لاحد ثلاثة رجل تحمل حمالة فحلت له الصدقة حتى يصيب قواما من عيش او سدادا من عيش ورجل اصابته جائحة فاجتاحت ماله فحلت له المسالة حتى يصيبها ثم يمسك ورجل اصابته فاقة حتى يشهد ثلاثة من ذوي الحجى من قومه قد اصابت فلانا فاقة فحلت له المسالة حتى يصيب قواما من عيش او سدادا من عيش فما سوى هذا من المسالة يا قبيصة سحت ياكلها صاحبها سحتا ترجمہ قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے ضامن ہوا مین ایک قرض کا تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا مانگنے کو آپ نے فرمایا ٹھہر جا اے قبیصہ جبتک ہمارے پاس صدقہ آوے تو ہم تجھے دلوا دین گے بعد اوس کے آپ نے فرمایا اے قبیصہ صدقہ کسی کے لیے درست نہین مگر تین مین سے ایک کے لیے ایک تو وہ شخص جو ضامن ہوا قرض کا (مثلاً دیت اپنے ذمے کر لی لوگون کو قتل اور خون سے بچانے کے لیے) اوسکو صدقہ درست ہے یہانتک کہ حاجت اوسکی نکلجاوے اور ایک وہ شخص جسپر آفت آئی اور اوسکا مال تباہ کر دیا اوسکو سوال کرنا درست ہے یہانتک کہ اوسکی مصیبت رفع ہو ایک وہ شخص جسکو کوئی احتیاج پیش آئی اور تین عقلمند آدمیون نے اوس کی قوم مین سے گواہی دی کہ بیشک یہ محتاج ہے اوسکو بھی سوال درست ہے یہانتک کہ حاجت رفع ہو اوسکی اور گذران کا ایک ذریعہ حاصل کرے سوا اسکے سوال کرنا حرام ہے اور جو کوئی سوال کرتا ہے وہ

حرام کھاتا ہے **الصدقة علی الیتیم** یتیم کو صدقہ دینے کا بیان **عن** ابی سعید الخدری قال جلس رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی المنبر وجلسنا حولہ فقال انما اخاف علیکم من بعدی ما یفتح لکم من زھرۃ
الدنیا وزینتھا فقال رجل او یاتی الخیر بالشر فسکت عنہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقیل لہ ما شانک
تکلم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولا یکلمک ورأینا انہ ینزل علیہ فافاق یمسح الرحضاء وقال اشاھد
السائل انہ یعنی لا یاتی الخیر بالشر ان مما ینبت الربیع یقتل او یلم الا آکلۃ الخضر فانھا اکلت حتی اذا
امتلأت خاصرتاھا استقبلت عین الشمس فثلطت ثم بالت ثم رتعت وان ھذا المال خضرۃ حلوۃ ونعم
صاحب المسلم ھو ان اعطی منہ الیتیم والمسکین وابن السبیل وان الذی یاخذہ بغیر حقہ کالذی یاکل
ولا یشبع ویکون علیہ شھیدا یوم القیامۃ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے
اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھے آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں جو تم پر کھولی جاوے گی دنیا کی خوبی اور زینت سے (یعنی بعد میرے فتوحات تم کو حاصل
ہوں گے اور مال دولت ملیگا) ایک شخص بولا کیا نیکی برائی لاوے گی (یعنے ہم مال پیدا کریں گے تو نیک ذریعوں سے جہاد سے
یا تجارت سے پھر اوس سے برائی کیونکر پیدا ہوگی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے لوگوں نے اوس شخص سے
کہا تجھ کو کیا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرتا ہے اور آپ بات نہیں کرتے ہم دیکھ رہے تھے کہ اوسوقت آپ پر وحی اتر
رہی تھی جب وحی موقوف ہوئی تو آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا وہ پوچھنے والا حاضر ہے بیشک نیکی سے برائی نہیں ہوتی (یعنے
حلال مال برا نہیں) مگر دیکھو فصل جن گھاس کو اوگاتی ہے وہ مار ڈالتی ہیں یا قریب مار ڈالنے کی کر دیتی ہیں (حالانکہ گھاس بہتر
چیز ہے مگر جب جانور بہت کھا جاتا ہے تو بدہضمی ہو کر مرنے لگتا ہے یا مر جاتا ہے) مگر دوب (یعنے نرم گھاس) کھانیوالا جانور کھاتا ہے
جب اوس کے کوکھیں بھر جاتی ہیں تو آفتاب کے سامنے جاتا ہے اور ہگتا موتتا ہے پھر چرتا ہے (اسی طرح مال حلال ہے جب اوسکو اعتدال
سے موقع دیکھکر حاصل کریگا تو کام آویگا اور جو حرص کریگا تو ضرور بدہضمی کی آفت لاویگا) کیا اچھا ساتھی ہے مسلمان کا مال حلال
اگر اوس میں سے دیا جاوے یتیم اور مسکین اور مسافر کو اور جو شخص ناحق مال حاصل کرے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کھانا کھاتا ہے
مگر اوسکا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ مال قیامت کو روز اوس پر گواہی دیگا۔ **الصدقة علی الاقارب** عزیزوں کو صدقہ
دینا **عن** سلمان بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصدقۃ علی المسکین صدقۃ وعلی ذی الرحم
اثنتان صدقۃ وصلۃ **ترجمہ** سلیمان بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنیکا ایک
ثواب اور ناتے والی پر صدقہ کرنا جو مسکین ہو دو ثواب رکھتا ہے ایک صدقے کا دوسرا ناتے ملانیکا **عن** زینب امرأۃ عبد اللّٰہ
قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم للنساء تصدقن ولو من حلیکن قالت وکان عبد اللّٰہ خفیف ذات
الید ایسعنی ان اضع صدقتی فیک وفی بنی اخ لی یتامی فقال عبد اللّٰہ سلی عن ذلک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
وسلم قالت فاتیت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاذا علی بابہ امرأۃ من الانصار یقال لھا زینب تسأل عما اسأل

عنه فخرج إلينا بلال فقلنا له انطلق إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسله عن ذلك ولا تخبره من نحن فانطلق إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من هما قال زينب قال أي الزيانب قال زينب امرأة عبد الله وزينب الأنصارية قال نعم لهما أجران أجر القرابة وأجر الصدقة ترجمہ زینب سے روایت ہے جو بیوی تہین عبد اللہ بن مسعود کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دو اے عورتو اگرچہ اپنے زیوروں میں سے ہو زینب نے کہا عبد اللہ سے ہے خاوند مفلس تہی میں اوس سے کہا کیا ہو سکتا ہے کہ میں اپنا صدقہ تم کو اور اپنے بہائی کے یتیم لڑکوں کو دوں عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھہ میں آپ پاس آئی دیکھا تو ایک عورت جسکا نام بہی زینب تہا آپ کے دروازہ پر یہی مسئلہ پوچھنے کو کھڑی ہے اتنے میں بلال اندر سے نکلے میں نے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور آپ سے یہہ مسئلہ پوچھو لیکن ہمارا نام مت کہو وہ گئے اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ عورتیں کون ہیں بلال نے کہا زینب ہیں آپ نے فرمایا کون سی زینبیں ہیں اونہوں نے کہا ایک زینب تو عبد اللہ کی جورو اور دوسرے ایک زینب انصار کی قوم میں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک یہہ صدقہ درست ہے اور اون کو دوہرا ثواب ہے ایک رشتہ کا اور دوسرے صدقے کا

المسألة سوال کرنا کیسا ہے عن أبي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأن يحتزم أحدكم حزمة حطب على ظهره فيبيعها خير من أن يسأل رجلا فيعطيه أو يمنعه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی ایک گٹھڑ لکڑیوں کا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر بیچے تو بہتر ہے اس سے کہ سوال کرے پھر کوئی دیوے کہ نہ دیوے عن عبد الله بن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزال الرجل يسأل حتى يأتي يوم القيامة ليس في وجهه مزعة من لحم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ آدمی مانگتا رہتا ہے یہانتک کہ قیامت کے روز آویگا اور اوس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بہی نہ ہوگا (یعنی قیامت کے روز ذلیل اور خوار ہو کر آویگا) عن عائذ بن عمرو أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله فأعطاه فلما وضع رجله على أسكفة الباب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تعلمون ما في المسألة ما مشى أحد إلى أحد يسأله ترجمہ عائذ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے کچھ مانگا آپ نے دیا جب پاؤں چوکہٹ پر رکہا یعنی لوٹ کر چلا تو آپ نے فرمایا اگر تم جانتے جو مانگنے میں خرابی ہے البتہ کوئی کسی کے پاس مانگنے نہ جاتا

سؤال الصالحين نیک لوگوں سے مانگنا چاہیے عن ابن الفراسي أن الفراسي قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم أأسأل يا رسول الله قال لا وإن كنت سائلا لا بد فاسأل الصالحين ترجمہ ابن فراسی سے روایت ہے فراسی نے کہا یا رسول اللہ میں مانگوں آپ نے فرمایا نہیں اگر بے مانگے نہ ہو سکے تو نیک لوگوں سے مانگ **ف** کیونکہ وہ رحم کرینگے اور تیرا راز فاش نہ کرینگے اور احسان نہ جتاوینگے مثل مشہور ہے خدا بہوکے کے احسان سے بچاوے ۔ فراسی جو راوی ہے اس حدیث کا صحابی ہے اوسکا نام معلوم نہیں ہوا اوسکے بیٹے کا

الاستعفاف عن المسألة سوال سے بچنا کیسا ہے عن أبي سعيد الخدري أن ناسا من الأنصار سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاهم ثم سألوه فأعطاهم حتى إذا نفد ما عنده قال ما يكون عندي من خير فلن أدخره عنكم ومن يستعفف يعفه

اللہ وَمَنْ یَتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ اللہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً ھُوَ خَیْرٌ وَاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے انصار کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے اونکو دیا پھر سوال کیا پھر دیا جب آپ پاس کچھ نہ رہا تو آپ نے فرمایا کہ جو مال میرے پاس ہوگا میں تمسے اوٹھا نہ رکھونگا اور جو شخص سوال سے بچے اللہ اوس کو بچا دیگا اور جو شخص صبر کرے اللہ اوس کو صبر دیگا اور کوئی دین بہتر اور بڑی صبر سے زیادہ نہیں ہے

عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَھْرِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْتِیَ رَجُلًا اَعْطَاہُ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِہٖ فَیَسْاَلَہٗ اَعْطَاہُ اَوْ مَنَعَہٗ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں سے اپنی رسی لیکر لکڑیوں کا گھٹا اپنی پیٹھ پر لادے تو بہتر ہے اس سے کہ ایک شخص پاس جاوے جسکو اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے اور اوس سے مانگے پھر وہ دیوے یا نہ دیوے

فضل مَنْ لَّا یَسْاَلُ النَّاسَ شَیْئًا

جو شخص لوگوں سے کچھ نہ مانگے اوس کی فضیلت

عن ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّضْمَنُ لِیْ وَاحِدَۃً فَلَہُ الْجَنَّۃُ قَالَ یَحْیٰی ھٰھُنَا کَلِمَۃٌ مَعْنَاھَا اَنْ لَّا یَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ضامن ہو میرے لئے ایک بات کا اوسی جنت ملیگی وہ یہ ہے کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے

عن قَبِیْصَۃَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَصْلُحُ الْمَسْاَلَۃُ اِلَّا لِثَلَاثَۃٍ رَجُلٍ اَصَابَتْہُ جَائِحَۃٌ فَیَسْاَلُ حَتّٰی یُصِیْبَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ ثُمَّ یُمْسِکُ وَرَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَۃً فَیَسْاَلُ حَتّٰی یُؤَدِّیَ اِلَیْھِمْ حَمَالَتَھُمْ ثُمَّ یُمْسِکُ عَنِ الْمَسْاَلَۃِ وَرَجُلٍ یَحْلِفُ ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِہٖ مِنْ ذَوِی الْحِجٰی بِاللہِ لَقَدْ حَلَّتِ الْمَسْاَلَۃُ لِفُلَانٍ فَیَسْاَلُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ مَعِیْشَۃٍ ثُمَّ یُمْسِکُ عَنِ الْمَسْاَلَۃِ فَمَا سِوٰی ذٰلِکَ سُحْتٌ **ترجمہ** قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سوال درست نہیں مگر تین آدمیوں کو ایک تو وہ شخص جسکے مال پر آفت آئی وہ مانگے یہاں تک کہ گزران کا ایک مضبوط ذریعہ حاصل کرے پھر باز رہے اور ایک وہ شخص جسکی قوم کے تین عقلمند گواہی دیں اللہ کا نام لیکر بیشک اسکو مانگنا درست ہے وہ مانگے یہاں تک کہ گزران چلنے لگے اوس کے پھر باز رہے سوال سے اس کے سوا مانگنا حرام ہے

حَدُّ الْغِنٰی

مالدار کس کو کہتے ہیں

عن عَبْدِ اللہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ وَلَہٗ مَا یُغْنِیْہِ جَاءَتْ خُمُوْشًا اَوْ کُدُوْحًا فِیْ وَجْھِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللہِ مَاذَا یُغْنِیْہِ اَوْ مَاذَا اَغْنَاہُ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْھَمًا اَوْ حِسَابُھَا مِنَ الذَّھَبِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے اور اوس کے پاس اتنا مال ہو جسکی وجہ سے وہ غنی ہو تو اوسکا منہ چھلا ہوا ہوگا قیامت کے روز لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کتنا مال اوسکو غنی کرتا ہے آپ نے فرمایا پچاس درہم یا اوسکی قیمت کا سونا **ف** پچاس درہم کے پندرہ روپیہ کے قریب ہوئے جسکی پاس اتنا مال ہو اوسے سوال حرام ہے اگرچہ بے سوال کے اوس کو زکوۃ لینا درست ہے دوسری حدیث میں ہے کہ اگر صبح شام کا کھانا بھی اوس کے پاس موجود ہے تو سوال جائز نہیں

باب الْاِلْحَافِ فِی الْمَسْاَلَۃِ

چمٹ کر مانگنا

عن مُعَاوِیَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُلْحِفُوْا فِی الْمَسْاَلَۃِ وَلَا یَسْاَلُنِیْ اَحَدٌ مِّنْکُمْ شَیْئًا وَّاَنَا لَہٗ کَارِہٌ

فيبارك الله له فيما اعطيت من الملحف ترجمہ معاویہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت گڑگڑا کر (نسخہ: فيبارك له)
اور ہٹ کر مانگو جو کوئی تم میں سے مجھ سے مانگتا ہے اور میں دل میں ناراض ہوتا ہوں تو اللہ برکت نہ دیگا اوسمیں جو میں اوس کو دیتا ہوں
اوسکی چمٹنے کی وجہ سے عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل وله
اربعون درهما فهو الملحف ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے اور
اوسکے پاس چالیس درہم ہوں تو وہ الحاف سے سوال کرتا ہے جسکا ذکر اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا الحاف کے معنے مبالغہ کرنا اور گڑگڑا کر
پیچھے پڑ کر مانگنا عن ابي سعيد الخدري قال سرحتني امي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيته فقعدت
فاستقبلني وقال من استغنى اغناه الله عز وجل ومن استعف اعفه الله عز وجل ومن استكفى كفاه الله (نسخہ: اعفه)
عز وجل ومن سأل وله قيمة اوقية فقد الحف فقلت ناقتي الياقوتة خير من اوقية فرجعت ولم اسأله (مثل سال)
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے میری ماں نے مجھکو روانہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میں آیا اور بیٹھا آپ میری سامنے منہ
کرکے بیٹھے اور فرمایا جو شخص بے پرواہی کریگا لوگوں سے اللہ اوس کو بے پرواہ کریگا اور جو شخص سوال سے بچیگا اللہ اوسکو بچا دیگا اور جو شخص
تھوڑی ہی پر کفایت کریگا اللہ اوسکو کفایت دیگا اور جو شخص سوال کریگا اور اوس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) برابر مال ہوگا تو اوس نے
الحاف کیا میں نے دل میں کہا میری اونٹنی یاقوتہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے میں لوٹ کر آیا اور آپ سے سوال نہیں کیا اذا لم يكن
له دراهم وكان له عدلها جس شخص کے پاس روپئے نہوں لیکن مال ہو عن رجل من بني اسد قال نزلت انا واهلي ببقيع الغرقد
فقالت لي اهلي اذهب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسأله لنا شيئا نأكله فذهبت الى رسول الله صلى الله (نسخہ: فقالت)
عليه وسلم فوجدت عنده رجلا يسأله ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا اجد ما اعطيك فولى الرجل
عنه وهو مغضب وهو يقول لعمري انك لتعطي من شئت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ليغضب
على ان لا اجد ما اعطيه من سأل منكم وله اوقية او عدلها فقد سأل الحافا قال الاسدي فقلت للقحة
لنا خير من اوقية والاوقية اربعون درهما فرجعت ولم اسأله فقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد
ذلك شعير وزبيب فقسم لنا منه حتى اغنانا الله عز وجل ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جو بنی اسد میں سے تھا میں
اور میرے گھر کے لوگ بقیع الغرقد (مدینہ منورہ کے مقبرہ کا نام ہے) میں اترے میری بی بی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا اور
کچھ مانگ کر لا جس کو ہم کھاویں میں گیا آپ کے پاس ایک شخص کو دیکھا جو مانگ رہا تھا آپ فرماتے تھے میرے پاس نہیں ہے جو تجھکو دوں وہ
شخص منہ پھیر کر غصہ سے چلا اور کہتا تھا قسم اپنی عمر کی تم اوسی کو دیتے ہو جسکو چاہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ غصہ ہوتا ہے
اس بات پر کہ میرے پاس نہیں ہے جو اوس کو دوں جو شخص تم میں سے سوال کرے اور اوسکے پاس چالیس درہم ہوں یا اتنا مال ہو تو اوس نے
ناحق سوال کیا میں نے کہا میرے پاس تو ایک اونٹ چالیس درہم سے بہتر ہے پھر میں لوٹا اور آپ سے کچھ نہ مانگا بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس جو اور منقی کچھ آئے آپ نے ہم کو بھی اوس میں سے ایک حصہ دیا یہاں تک کہ اللہ نے مالدار کر دیا ہم کو عن ابي هريرة قال

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ درست نہیں ہے مالدار کو اور نہ اچھے ہٹے کٹے تندرست کو (جو محنت اور مزدوری کر سکے)

مسألة

مَسْأَلَةُ الْقَوِيِّ الْمُكْتَسِبِ جو شخص طاقتدار کما سکتا ہو اس کو سوال کرنا کیسا ہے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّ رَجُلَيْنِ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلَانِهِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَلَّبَ فِيهِمَا الْبَصَرَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ بَصَرَهُ فَرَآهُمَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ ترجمہ عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے دو شخصوں نے اون سے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے صدقے مین سے کچھ مانگنے آپ نے اونکو گھور کر دیکھا معلوم کیا کہ وہ طاقتدار ہین فرمایا اگر تم چاہو تو لو لیکن صدقے مین کوئی حصہ نہین ہے مالدار کا اور نہ طاقتدار کمانیوالے کا

النظر

مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ ذَا سُلْطَانٍ حاکم سے مانگنا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسَائِلَ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ كَدَحَ وَجْهَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ شَيْئًا لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگنے والا زخمی کرتا ہے اپنے منہ کو جس شخص کا جی چاہے زخمی کرے اور جسکا جی چاہے چھوڑ دیوے مگر وہ جو حاکم سے کوئی چیز مانگے یا ایسی چیز مانگے جسکے بغیر علاج نہو (یعنی ضروری ہو)

م الرجل

مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ ضروری چیز کیلیے سوال کرنا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةُ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگنا ایک زخم ہے مانگنے والا اپنے منہ کو زخمی کرتا ہے مانگ کر مگر جو شخص حاکم سے مانگے یا ایسی چیز کو مانگے جس کے بغیر چارہ نہ ہو

ن كد يكد

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ فَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپنے دیا پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حکیم یہ مال سبز ہے (دیکھنے مین بھلا معلوم ہوتا ہے) شیرین ہے جو شخص اسکو خوشی سے لیگا اوس کو برکت دیجاویگی اور جو شخص طمع سے لیگا اوس کو برکت نہ ہوگی وہ ایسا ہوگا جیسے کوئی کھاوے لیکن اوسکا پیٹ نہ بھرے

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى اوپر والا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا اخیر تک وہی حدیث ہے جو اوپر گذری تھی

کر اور دلا ہاتھ (یعنی دینے والا) بہتر ہی نیچے والے ہاتھ (یعنی مانگنے والے) سے **عن حكيم بن حزام** قال سألت رسول الله صلى الله عليه
وسلم فأعطاني ثم سألته فأعطاني ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا حكيم إن هذا المال خضرة حلوة فمن
أخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن أخذه بإشراف نفس لم يبارك له فيه وكان كالذي يأكل ولا يشبع
واليد العليا خير من اليد السفلى قال حكيم فقلت يا رسول الله والذي بعثك بالحق لا أرزأ أحدا بعدك حتى
أفارق الدنيا شيئا **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ حکیم نے کہا یا رسول اللہ قسم اوس شخص کی جسنے آپ کو بھیجا سچائی کے ساتھ
مین اب کسی سے آپ کے بعد نہ لونگا کوئی چیز یہانتک کہ دنیا سے اوٹھ جاؤن ایسا ہی ہوا حکیم بن حزام نے پھر زندگی بھر کسی سے کچھ نہ لیا
...... یہانتک کہ حضرت ابوبکر و عمر اون کو بلاتے مال
غنیمت مین سے اونکا حصہ دینے کو لیکن وہ نہ لیتے **من آتاه الله مالا من غير مسألة** جس شخص کو اللہ تعالی کوئی چیز دیوے
بغیر سوال کے **عن ابن الساعدي** المالكي قال استعملني عمر بن الخطاب على الصدقة فلما فرغت منها فأديتها إليه
أمر لي بعمالة فقلت له إنما عملت لله عز وجل وأجري على الله عز وجل فقال خذ ما أعطيتك فإني قد عملت على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له مثل قولك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أعطيت شيئا من
غير أن تسأل فكل وتصدق **ترجمہ** عبد اللہ بن الساعدی سے روایت ہے حضرت عمر نے مجھکو مقرر کیا صدقہ تحصیل کرنے کے کام پر جب
مین فارغ ہوا صدقہ اونکو دیدیا اونہون نے حکم کیا مجھکو لینے اجرت دینے کا مین نے کہا کہ یہ کام مین نے خدا کے لیے کیا تھا میرا اجر اللہ دیگا اونہون
نے کہا جو مین دیتا ہون لے لو اس لیے کہ مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک کام کیا تھا پھر یہی کہا تھا جو تو نے کہا آپ نے فرمایا جب
تجھکو کوئی چیز ملے بن مانگی تو کہا اوس مین سے اور صدقہ دے **عن عبد الله بن السعدي** أنه قدم على عمر بن الخطاب من الشام
فقال ألم أخبر أنك تعمل على عمل من أعمال المسلمين فتعطى عليه عمالة فلا تقبلها قال أجل إن لي أفراسا وأعبدا
وأنا بخير وأريد أن يكون عملي صدقة على المسلمين فقال عمر رض إني أردت الذي أردت وكان النبي صلى الله
المسلمین
عليه وسلم يعطيني المال فأقول أعطه من هو أفقر إليه مني وإنه أعطاني مرة مالا فقلت له أعطه من هو
أحوج إليه مني فقال ما آتاك الله عز وجل من هذا المال من غير مسألة ولا إشراف فخذه فتموله أو تصدق
به وما لا فلا تتبعه نفسك **ترجمہ** عبد اللہ بن سعدی سے روایت ہے وہ حضرت عمر کے پاس آئے شام سے اونہون نے کہا مین نے
سنا ہے تم کام کرتے ہو مسلمانون کا اور جو اجرت ملتی ہے وہ نہین لیتے عبد اللہ نے کہا ہان صحیح ہے میرے پاس گھوڑے ہین اور غلام ہین
اور مین اچھا ہون مین چاہتا ہون کہ جو مال مجھکو اجرت مین ملتا ہے وہ مسکینون کو صدقے مین صرف ہو حضرت عمر نے کہا مین نے بھی
یہی چاہا تھا جو تو چاہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو مال دیتے مین کہتا اوسکو دیجیے جو مال کی حاجت مجھ سے زیادہ رکھتا ہے ایک بار
آپنے مجھکو مال دیا مین نے کہا جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے اوس کو دیجیے آپنے فرمایا جو اللہ تعالی تجھے دیوے دنیا کے مال مین سے بغیر سوال کے
اور طمع کے تو اوس کو لے لے اور کام مین لا اور صدقہ دے اور جو مال تجھ کو نہ دیوے اوسکے پیچھے اپنی جان مت لگا (یعنی اوسکے حاصل کرنے کے لیے بیتاب نہ ہو)

رہے اور نصیحت کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ اَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَلَمْ اُحَدَّثْ
اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ رَدَدْتَهَا فَقُلْتُ بَلٰى فَقَالَ عُمَرُ فَمَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِيْ اَفْرَاسٌ
وَاَعْبُدٌ وَاَنَا بِخَيْرٍ وَاُرِيْدُ اَنْ يَّكُوْنَ عَمَلِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمَسَاكِيْنِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُ مِثْلَ
الَّذِيْ اَرَدْتَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ اَوْ تَصَدَّقْ بِهِ مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ
وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ترجمہ عبد اللہ بن سعدی سے روایت ہے یہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ اَنَّهُ قَدِمَ
عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ خِلَافَتِهِ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا
قَالَ فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ فَمَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ فَقُلْتُ اِنَّ لِيْ اَفْرَاسًا وَّاَعْبُدًا وَّاَنَا بِخَيْرٍ وَّاُرِيْدُ اَنْ يَّكُوْنَ عَمَلِيْ صَدَقَةً عَلَى
الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُ الَّذِيْ اَرَدْتَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ
اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ
وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ترجمہ یہی جو
اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ
اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا
الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے حضرت
عمر سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو دیتے تھے میں کہتا تھا اوس کو دیجیے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے ایکبار آپ نے
مجھکو مال دیا میں نے کہا یہ اسکو دیجیے جو مجھ سے زیادہ اس کی حاجت رکھتا ہے آپ نے فرمایا لے اس کو اور کام میں لا اور صدقہ دے اور جو
مال تیرے پاس آوے اور تجھکو اوس کی طمع نہو نہ سوال کرے تو لے لے اوسکو اور جو نہ آوے اوس کے پیچھے مت پڑ

بَابُ اسْتِعْمَالِ اٰلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر کرنا

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِئْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقُوْلَا لَهُ اسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَاَتَانَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَعْمِلُ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَلَى الصَّدَقَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ حَتّٰى اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ ربیعہ بن الحارث سے روایت ہے انہوں نے عبد المطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا کر
کہو ہمکو عامل مقرر کیجیے صدقوں پر اتنے میں حضرت علی تشریف لائے اور ہم اسی حال میں تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تم دونوں میں سے کسی کو عامل نہیں کرینگے صدقوں پر پھر میں (یہ عبد المطلب بن ربیعہ کہتے ہیں) اور فضل دونوں ملکر چلے

ت المسلمين
معه
ت فأتى كذلك
ت قال عبد الم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچے آپنے فرمایا صدقہ لوگوں کا میل ہے (یعنی مالوں کا میل) وہ درست نہیں محمد کے لیئے اور محمد کی آل کے لیئے **ف** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں پانچ شخصوں کی اولاد داخل ہے ایک علی کی دوسری جعفر کی تیسری عقیل کی چوتھی عباس کی پانچویں حارث بن عبد المطلب کے ان کو زکوۃ لینا آپنے منع کردیا اس لیئے کہ صدقے اور زکوۃ لینے میں نہایت ذلت ہے اور محتاجی ہے لوگوں کی چین کہ یہ لوگ بزرگ ہیں اسلیے ضرور ہے کہ اپنی محنت سے مال پیدا کریں اور عزت کو قایم رکھیں

باب ابن اخت القوم منھم

ایکقوم کا بھانجا بھی اوسی قوم میں داخل ہے

عن شعبۃ قال قلت لابی ایاس معاویۃ بن قرۃ أسمعت انس بن مالک یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابن اخت القوم من انفسھم قال نعم **ترجمہ** شعبہ نے ابو ایاس سے پوچھا تم نے انس سے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھانجا کسی قوم کا اون قسم میں سے ہوتا ہے کہا ہاں

مولی القوم منھم

ایک قوم کا مولی (آزاد کیا ہوا غلام) اوسی قوم میں شریک ہوگا

عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعمل رجلا من بنی مخزوم علی الصدقۃ فاراد ابو رافع ان یتبعہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصدقۃ لا تحل لنا وان مولی القوم منھم **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم میں سے ایک شخص کو مقرر کیا صدقہ وصول کرنے پر ابو رافع نے (جو مولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اوس کے ساتھ جانا چاہا آپنے فرمایا صدقہ ہم کو درست نہیں اور مولی ہر قوم کا اوسی قوم میں سے ہے)

الصدقۃ لا تحل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقہ درست نہ تھا

عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بشیء سأل عنہ اھدیۃ ام صدقۃ فان قیل صدقۃ لم یأکل وان قیل ھدیۃ بسط یدہ **ترجمہ** بہز بن حکیم سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے اونہوں نے دادا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی چیز آتی (کھانے کی) تو پوچھتے کہ تحفہ ہے یا صدقہ اگر کہتے صدقہ تو آپ نہ کھاتے اور جو کہتے ہدیہ تو آپ ہاتھ پھیلاتے کھانے کو

اذا تحولت الصدقۃ

جب صدقہ ایک کے پاس ہو کر آوے

عن عائشۃ انھا ارادت ان تشتری بریرۃ فتعتقھا وانھم اشترطوا ولاءھا فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اشتریھا فاعتقیھا فان الولاء لمن اعتق وخیرت حین اعتقت واتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فقیل ھذا مما تصدق بہ علی بریرۃ فقال ھو لھا صدقۃ ولنا ھدیۃ وکان زوجھا حرا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے اونہوں نے چاہا بریرہ کو خرید کر آزاد کریں لیکن اوس کے مالکوں نے شرط کی کہ ترکہ اوسکا ہم لینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا آپنے فرمایا خرید لے اوسکو اور آزاد کر ترکہ اوسی کو ملیگا جو آزاد کریگا (اور اون کی شرط لغو ہے) جب وہ آزاد ہوئی تو اوس کو اختیار ملا کہ اپنے خاوند پاس رہے یا نہ رہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت آیا لوگوں نے کہا یہ بریرہ کو صدقے میں ملا تھا آپنے فرمایا وہ اوس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور بریرہ کا خاوند آزاد تھا **ف** معلوم ہوا کہ اگر صدقہ کا مال کسی مالدار کو ہدیے کے طور پر پہنچے تو مالدار کو اوسکا استعمال کرنا درست ہے

شر الصدقۃ

سب سے برا صدقہ کیا ہے

عن عمر بن سعد

علی فرسٍ فی سبیل اللّٰہ عزوجل فاضاعہ الذی کان عندہ فاردت ان ابتاعہ منہ وظننت انہ بائعہ برخصٍ

فسألت عن ذلک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال لا تشترہ وان اعطاکہ بدرہمٍ فان العائد فی صدقتہ اعطاک

کالکلب یعود فی قیئہٖ **ترجمہ** حضرت عمرؓ سے روایت ہے مین نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ مین سواری کو جسکو دیا تھا اوس نے گھوڑا خراب کر دیا مین نے چاہا اوس کو خرید کرلون وہ سستا بیچدیگا لیکن مین نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا مت خرید اوس کو اگرچہ ایک درم کو وہ دیدیوے اس لیے کہ صدقہ دیکر پھر اوس کو لینے والا کتے کیطرح ہے قے کرتا ہے پھر اوسی کو کہانے جاتا ہے **عن** عمر انہ حمل علی فرسٍ فی سبیل اللّٰہ فرآھا تباع فاراد شراءھا فقال لہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

لا تعرض فی صدقتک **ترجمہ** حضرت عمرؓ سے روایت ہے اونہوں نے ایک گھوڑا سواری کو دیا خدا کی راہ مین پھر دیکھا تو وہ گھوڑا بک رہا ہے اوسکو خریدنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لوٹ اپنے صدقے مین **عن** عبد اللّٰہ بن عمر ان عمر

تصدق بفرسٍ فی سبیل اللّٰہ فوجدھا تباع بعد ذلک فاراد ان یشتریہ ثم اتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

فاستامرہ فی ذلک فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تعد فی صدقتک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک گھوڑا صدقہ دیا اللہ کی راہ مین پھر پایا اوسکو بکتا ہوا تو قصد کیا خریدنیکا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ سے اجازت چاہی آپ نے فرمایا مت لوٹ اپنے صدقے مین **عن** سعید بن المسیب ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

امر عتاب بن اسید ان یخرص العنب فتؤدی زکوتہ زبیبًا کما تؤدی زکوۃ النخل تمرًا **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عتاب بن اسید کو انگور کا اندازہ کرنے کے لیے (جب درخت پر ہون) پھر اوسکی زکوۃ لینے کا جب وہ خشک ہوکر ادرین جیسے کھجور کی زکوۃ خشک ہونے کیوقت لیجاتی ہے **ف** پھلونکا اندازہ پہلے ہی کرلیتے ہین جب وہ درخت پر ہوتے ہین تاکہ بعد اوترنیکے اوسمین غبن اور خیانت نہ ہو پھر اوسی حساب سے دسوان حصہ پھل اوترنے کے بعد لیتے ہین

تمام ہوئی کتاب زکوۃ کی اللہ جل جلالہ کے فضل سے آخر کتاب الزکوۃ

کتاب مناسک الحج

کتاب حج کے بیان مین **ف** حج فرض ہے ہر مسلمان آزاد پر جو قدرت رکھتا ہو یعنی راہ مین امن ہو اور اوس کے پاس اتنا روپیہ ہو جو خوراک اور سواری کو کافی ہو حج سے لوٹنے تک اور گھربار کے خرچ کے لیے کافی ہو

باب وجوب الحج حج کے فرض ہونیکا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال خطب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الناس فقال ان اللّٰہ عز

وجل قد فرض علیکم الحج فقال رجل فی کل عامٍ فسکت عنہ حتی اعادہ ثلثًا فقال لو قلت نعم لوجبت

ولو وجبت ما قمتم بھا ذرونی ما ترکتکم فانما ھلک من کان قبلکم بکثرۃ سؤالھم واختلافھم علی انبیاءھم بالشیء

فاذا امرتکم بشیءٍ فخذوا بہ ما استطعتم واذا نھیتکم عن شیءٍ فاجتنبوہ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے فرض کیا ہے تمپر حج تو ایک شخص بولا کیا ہر سال آپ نے کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ اوس نے تین بار یہی پوچھا پھر آپ نے فرمایا اگر مین ہان کہتا تو ہر سال حج واجب ہو جاتا تم اوسکو ادا نہ کرسکتے چھوڑ دو مجھے جبتک

مین تم کو چہوڑون دیئے رہو مین جبتک کوئی حکم نہ دون تم بھی مجھسے نہ پوچھا کرو تم سے پہلے جو لوگ تہے وہ تباہ ہوگئے بہت پوچھنے سے اور بہت اختلاف
کرنیسے اپنے پیغمبرون سے پہر جب مین تم کو کسی بات کا حکم دون جہانتک ہوسکے اوسپر عمل کرو اور جب مین تم کو کسی بات سے منع کرون اوس سے
پرہیز کرو عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فقال ان اللہ کتب علیکم الحج فقال الاقرع بن حابس
التمیمی کل عام یا رسول اللہ فسکت فقال لو قلت نعم لوجبت ثم اذا لا تسمعون ولا تطیعون ولکنہ حجۃ
واحدۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے تمپر حج فرض کیا ہے اقرع بن حابس بولا ہر سال
اے رسول اللہ آپ چپ ہو رہے اور فرمایا اگر مین ہان کہتا تو ہر سال واجب ہو جاتا پہر تم نہ سنتے نہ عمل کرتے نہین حج ایک ہی بار فرض
ہے وجوب العمرۃ عمرہ کے واجب ہونیکا بیان عن ابی رزین انہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرۃ ولا الظعن قال حج عن ابیک واعتمر ترجمہ ابو رزین سے روایت ہے
بولا یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑہا ہے وہ نہ حج کرسکتا ہے نہ عمرہ نہ اونٹ پر چڑہ سکتا ہے آپ نے فرمایا تو حج کر اپنے باپ کیطرف سے اور عمرہ
کر باب الحج المبرور حج مبرور کا بیان ف مبرور وہ حج ہے کہ جسمین کوئی گناہ نہ ہوا اوس کے بعد پہر گناہ سرزد نہو
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحجۃ المبرورۃ لیس لہا جزاء الا الجنۃ والعمرۃ الی العمرۃ
کفارۃ لما بینہما ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مبرور کا کوئی بدلہ نہین ہے سوا جنت کے
اور ایک عمرہ کفارہ ہو جاتا ہے اون گناہون کا جو دوسرے عمرہ تک ہوتے رہین عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
الحجۃ المبرورۃ لیس لہا ثواب الا الجنۃ مثلہ سواء الا انہ قال یکفر ما بینہما ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی جو اوپر گزرا باب الحج حج کی فضیلت کا بیان عن ابی ہریرۃ قال سال رجل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الاعمال افضل قال الایمان باللہ قال ثم ماذا قال الجہاد فی سبیل اللہ
قال ثم ماذا قال ثم الحج المبرور ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کو
عمل افضل ہے فرمایا یقین کرنا اللہ پر اوس نے پوچھا پہر کونسا آپنے فرمایا جہاد اللہ کی راہ مین یعنی سچا دین پہیلانے کو لئے تعالی اللہ
اوس کے ظلم سے اوس نے کہا پہر کونسا آپنے فرمایا پہر حج مبرور عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وفد اللہ ثلاثۃ الغازی والحاج والمعتمر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی
مہمان تین شخص ہین ایک جہاد کرنیوالا (غازی) دوسرے حاجی تیسرے عمرہ کرنیوالا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال جہاد الکبیر والصغیر والضعیف والمراۃ الحج والعمرۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد بوڑہے اور بچے اور ناتوان اور عورت کا حج اور عمرہ ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج ہذا البیت فلم یرفث ولم یفسق رجع کما ولدتہ امہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اس گہر کا اور بیہودہ نہ بکا اور گناہ نہ کیا وہ ایسا ہوگا جیسے کہ اوس دن

اوسی جہاد یعنی گناہون سے صاف ایک) عن عائشة قالت قلت يا رسول الله الا نخرج فنجاهد معك فانى لا
اری عملا فی القرآن افضل من الجهاد قال لا ولكن احسن الجهاد واجمله حج البيت حج مبرور ترجمہ ام المومنین (حاشیہ: احسن نسخہ)
عائشہ سے روایت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ساتھ نکلین آپ کے جہاد کرین سلیئے کہ مین قرآن مین کوئی عمل جہاد سے زیادہ بہتر
نہین پاتی آپ نے فرمایا نہین بہتر جہاد اور افضل حج ہی جو مبرور ہو (یہ حکم عورتون کے لیئے ہی) **فضل العمرة** عمرہ کی فضیلت

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور ليس
له جزاء الا الجنة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہوتا ہے بیچ
کے گناہون کا اور حج مبرور کا بدلہ کچھ نہین ہی مگر جنت **المتابعة بين الحج والعمرة** حج کے ساتھ ہی عمرہ کرنا عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تابعوا بين الحج والعمرة فانهما ينفيان الذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد (حاشیہ: الفقر و)
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک کے بعد ایک کرو کیونکہ وہ دونون دور کرتے ہین گناہون
کو جیسے دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تابعوا بين الحج والعمرة فانهما
ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة وليس للحج ثواب دون الجنة ترجمہ عبد اللہ (حاشیہ: المبرور)
بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک کے بعد ایک کرو اس لیئے کہ وہ دونون دور کرتی ہین محتاجی
اور گناہونکو جیسی بھٹی لوہے کی اور سونے اور چاندی کی میل کو دفع کرتی ہی اور حج کا ثواب نہین ہے مگر جنت **الحج عن الميت
الذي نذر ان يحج** اوس مردے کیطرف سے حج کرنا جس نے حج کی نذر کی ہو عن ابن عباس ان امرأة نذرت ان تحج فماتت
فاتى اخوها النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن ذلك فقال ارأيت لو كان على اختك دين اكنت قاضيه
قال نعم قال فاقضوا الله فهو احق بالوفاء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک عورت نے نذر کی حج کی پھر مرگئی اوس کا
بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ مسئلہ پوچھا آپنے فرمایا اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا ہان آپنے
فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کرو اوسکا ادا کرنا زیادہ ضرور ہی **الحج عن الميت الذي لم يحج** اوس مردے کیطرف سے حج کرنا جسنے
حج نہین کیا عن ابن عباس قال امرت امرأة سنان بن سلمة الجهني ان يسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
امها ماتت ولم تحج افيجزئ عن امها ان تحج عنها قال نعم لو كان على امها دين فقضته عنها الم يكن يجزئ عنها
فلتحج عن امها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک عورت نے سنان بن سلمہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو میری
ماں مرگئی ہے اور اوس نے حج نہین کیا تھا کیا مین اوسکیطرف سے حج کرون تو کافی ہوگا (انہون نے پوچھا) آپنے فرمایا ہان
اگر اوسکی ماں پر قرض ہوتا اور وہ ادا کرتی تو کافی نہوتا اوسکو حج کرنا چاہیے اپنی ماں کیطرف سے عن ابن عباس ان امرأة سألت
النبي صلى الله عليه وسلم عن ابيها مات ولم يحج قال حجي عن ابيك ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک عورت نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرا باپ مرگیا اوس نے حج نہین کیا تھا آپنے فرمایا تو حج کر لی اپنے باپ کیطرف سے **الحج عن الحي الذي لا**

(حاشیہ: عن ابيها مات)

يستمسك على الرحل ایک شخص بوڑھا ہے مگر ناتواں سے اونٹ پر تھم نہیں سکتا اوسکی طرف سے حج درست ہے عن ابن عباس ان امرأة
من خثعم سألت النبي صلى الله عليه وسلم غداة جمع فقالت يا رسول الله فريضة الله في الحج على عباده ادركت
ابي شيخا كبيرا لا يستمسك على الرحل افاحج عنه قال نعم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت نے قبیلۂ خثعم سے
کہا مزدلفہ کی صبح کو یعنی دسویں تاریخ کو یا رسول اللہ حج اللہ کا اوس وقت فرض کیا اپنے بندوں پر جب میرا باپ ایک بوڑھا ضعیف
جو اونٹ پر تھم نہیں سکتا کیا میں اوسکیطرف سے حج کروں آپنے فرمایا ہاں عن ابن عباس مثله ابن عباس سے دوسری روایت بھی
ایسی ہی العمرة عن الرجل الذي لا يستطيع جو شخص طاقت نہ رکھے اوسکیطرف سے عمرہ کرنا عن ابي رزين العقيلي
انه قال يا رسول الله ان ابي شيخ كبير لا يستطيع الحج ولا العمرة والظعن قال حج عن ابيك واعتمر ترجمہ ابو رزین
عقیلی سے روایت ہے اونسے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑھا ضعیف ہے نہ حج کر سکتا ہے نہ عمرہ اور نہ اونٹ پر چڑھ سکتا ہے آپنے فرمایا حج کر اپنے باپ
کیطرف سے اور عمرہ کر تشبيه قضاء الحج بقضاء الدين حج کا ادا کرنا ایسا ہے جیسے قرض کا ادا کرنا عن عبد الله بن الزبير
قال جاء رجل من خثعم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان ابي شيخ كبير لا يستطيع الركوب ادركته
فريضة الله في الحج فهل يجزئ ان احج عنه قال انت اكبر ولده قال نعم قال ارأيت لو كان عليه دين اكنت
تقضيه قال نعم قال فحج عنه ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے ایک شخص آیا خثعم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور عرض کیا میرا باپ بوڑھا ضعیف ہے سوار نہیں ہو سکتا اوسپر حج فرض ہے اللہ کا کیا میں اوسکیطرف سے حج کروں آپنے فرمایا تو اوس کا بڑا
لڑکا ہے وہ بولا ہاں آپنے فرمایا تو دیکھ اگر اوس پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا بیشک آپ نے فرمایا تو حج کر اوسکیطرف سے عن ابن عباس
قال قال رجل يا رسول الله ان ابي مات ولم يحج افاحج عنه قال ارأيت لو كان على ابيك دين اكنت تقضيه قال
نعم قال فدين الله احق ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ مر گیا اور حج نہیں کیا کیا میں اوسکی
طرف سے حج کروں آپنے فرمایا اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو تو اوس کو ادا کرتا یا نہیں بولا ہاں آپنے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کرنا اوس سے بھی ضروری
ہے عن عبد الله بن عباس ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم ان ابي ادركه الحج وهو شيخ كبير لا يثبت
على راحلته وان شددته خشيت ان يموت افاحج عنه قال ارأيت لو كان عليه دين فقضيته اكان مجزيا
قال نعم قال فحج عن ابيك ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا میرے
باپ پر حج فرض ہوا اور وہ بوڑھا ہے اونٹ پر تھم نہیں سکتا اور اگر میں اوس کو باندھ دوں تو ڈرتا ہوں کہیں جان دے کیا میں اوسکی طرف سے
حج کروں آپنے فرمایا تو دیکھ اگر اوس پر قرض ہوتا اور تو ادا کرتا تو ادا ہوتا کہ نہیں وہ بولا ہاں ادا ہوتا آپنے فرمایا پھر حج کر اپنے باپ کیطرف سے
حج المرأة عن الرجل عورت مرد کی طرف سے حج کرے عن ابن عباس قال كان الفضل بن عباس رديف رسول الله
صلى الله عليه وسلم فجاءته امرأة من خثعم تستفتيه وجعل الفضل ينظر اليها وتنظر اليه وجعل رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصرف وجه الفضل الى الشق الآخر فقالت يا رسول الله ان فريضة الله في الحج على عباده ادركت

شیخ کبیر

والظعن معًا

أبي شيخا كبيرا لا يستطيع أن يثبت على الراحلة أفأحج عنه قال نعم وذلك في حجة الوداع ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے اتنے میں ایک عورت آئی خثعم کی آپ سے مسئلہ پوچھنے کو فضل
اوسکی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی اور وہ بہت خوبصورت تھی اور یہ بھی ویسے ہی آپ کو ڈر ہوا کہیں فضل فتنہ میں نہ پڑ جاوے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے وہ عورت بولی یا رسول اللہ میرے باپ پر اللہ کا فرض حج کا
تو وہ بوڑھا ضعیف تھا اونٹ پر بیٹھنے کی طاقت نہ رکھتا تھا کیا میں اوسکی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں اور یہ قصہ حجۃ الوداع کا ہے

عن ابن عباس أن امرأة من خثعم استفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع والفضل بن عباس
رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن فريضة الله في الحج أدركت أبي شيخا كبيرا لا يستوي
على الراحلة فهل يقضي عنه أن أحج عنه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم فأخذ الفضل بن عباس يلتفت
إليها وكانت امرأة حسناء وأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم الفضل فحول وجهه من الشق الآخر ترجمہ
وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ وہ عورت خوبصورت تھی عن الفضل بن عباس أنه كان رديف رسول الله صلى الله عليه
وسلم فجاءه رجل فقال يا رسول الله إن أمي عجوز كبيرة وإن حملتها لم تستمسك وإن ربطتها خشيت
أن أقتلها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرأيت لو كان على أمك دين أكنت قاضيه قال نعم قال فحج
عن أمك ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا
میری ماں ضعیف بوڑھی ہے اگر میں اوس کو اونٹ پر چڑھاؤں تو تھم نہیں سکتی اور جو باندھ دوں تو ڈرتا ہوں مر نہ جاوے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا بیشک آپ نے فرمایا پھر حج کر اپنی ماں کیطرف سے

ما يستحب أن يحج عن الرجل أكبر ولده باپ کیطرف سے بڑا لڑکا حج کرے تو بہتر ہے

عن ابن الزبير أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل أنت أكبر ولد أبيك فحج عنه ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک شخص سے تو اپنے باپ کا بڑا لڑکا ہے اس لیے اوسکیطرف سے حج کر

الحج بالصغير چھوٹے لڑکے کو حج کرانا

عن ابن عباس أن امرأة رفعت صبيا لها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ألهذا حج قال نعم ولك أجر
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت نے بچے کو اوٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ اسکا بھی حج ہوگا
آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھکو ہوگا عن ابن عباس قال رفعت امرأة صبيا لها من هودج فقالت يا رسول الله
ألهذا حج قال نعم ولك أجر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ لڑکے کو ہودج میں سے اوٹھایا عن ابن عباس أن
امرأة أتت النبي صلى الله عليه وسلم بصبي فقالت ألهذا حج قال نعم ولك أجر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے
ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک لڑکے کو لیکر آئی اور بولی کیا اسکا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور تجھے ثواب ہوگا

عن ابن عباس قال صدر رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما كان بالروحاء لقي قوما فقال ما أنتم فقالوا

الْمُسْلِمُونَ قَالُوا مَنْ أَنْتُمْ قَالُوا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَأَخْرَجَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا مِنَ الْمِحَفَّةِ فَقَالَتْ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ
أَجْرٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جب روحا (ایک مقام کا نام ہے مدینے سے چھتیس میل کے فاصلے پر) میں
پہنچے وہاں پر کچھ لوگ ملے آپ نے فرمایا تم کون لوگ ہو وہ بولے ہم مسلمان ہیں پھر انہوں نے پوچھا تم کون ہو لوگوں نے کہا رسول اللہ صلعم
ہیں یہ سنکر ایک عورت نے ایک لڑکے کو نکالا کجاوے سے اور پوچھا کیا اسکا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ہوگا عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ فِي خِدْرِهَا مَعَهَا صَبِيٌّ فَقَالَتْ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ
وَلَكِ أَجْرٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر سے گزرے وہ پردے میں تھی ایک لڑکا اسکے ساتھ
تھا وہ بولی کیا اس لڑکے کا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور تجھ کو ثواب ہوگا

الْوَقْتُ الَّذِي خَرَجَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْحَجِّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے حج کو کب نکلے

عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا يَعْنِي مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَحِلَّ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ نکلے جب ذیقعدہ کے پانچ دن باقی تھے حج کے ارادے سے جب مکے کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اون لوگوں کو جنکے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ تھی حکم کیا طواف کرکے احرام کھولڈالنے کا ف اس لیے کہ حج میں دیر تھی
آپ نے خیال کیا کہ اگر حج سے فارغ ہونے تک احرام باندھے رہیں گے تو لوگوں کو تکلیف ہوگی

الْمَوَاقِيتُ

میقاتوں کا بیان

ف میقات اوس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے احرام باندھنا ضرور ہے اوس شخص کے لیے جو حج یا عمرے کا قصد رکھتا ہے

مِيقَاتُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ

مدینے والوں کا میقات

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ
مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام باندھیں
مدینے والے ذوالحلیفہ سے (جو مدینے سے چھ میل پر ہے اور مکے سے دس منزل ہے) اور شام والے جحفے سے (جو مکے سے تین منزل پر ہے) اور نجد والے قرن
سے (جو مکے سے دو منزل پر ہے) عبد اللہ نے کہا مجھکو پہونچی یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یمن والے یلملم سے (جو ایک
پہاڑ ہے مکے سے دو منزل پر) احرام باندھیں

مِيقَاتُ أَهْلِ الشَّامِ

شام والوں کا میقات

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا
قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ
مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَفْقَهْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کہاں سے ہم کو حکم کرتے ہیں احرام
باندھنے کا آپ نے فرمایا مدینے والے احرام باندھیں ذوالحلیفہ سے اور شام والے احرام باندھیں جحفے سے اور نجد والے قرن سے ابن عمر نے کہا لوگ

کہتے ہیں آپ نے فرمایا یمن والے یلملم سے احرام باندھیں لیکن میں نہیں سمجھا یہ کہنا آپ کا **میقات اهل مصر** مصر والوں کا میقات

عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام ومصر الجحفة ولاهل العراق ذات عرق ولاهل اليمن يلملم ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے اور مصر والوں کے لیے جحفہ اور عراق والوں کے لیے ذات عرق اور یمن والوں کے لیے یلملم

میقات اهل اليمن یمن والوں کا میقات

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرنا ولاهل اليمن يلملم وقال هن لهن ولكل آت اتى عليهن من غيرهن ممن كان اهله دون الميقات حيث ينشئ حتى ياتي ذلك على اهل مكة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن اور یمن والوں کے لیے یلملم اور فرمایا یہ میقات ہیں ان لوگوں کے لیے جو یہیں رہتے ہیں یا جو اور مقاموں سے یہاں آویں اور جو لوگ میقاتوں سے ادھر (یعنی مکے سے نزدیک) رہتے ہیں وہ جہاں سے چلیں وہی ان کا میقات ہے یہاں تک کہ مکے والوں کا میقات مکہ ہے

میقات اهل نجد نجد والوں کا میقات

عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يهل اهل المدينة من ذي الحليفة واهل الشام من الجحفة واهل نجد من قرن وذكر لي ولم اسمع انه قال ويهل اهل اليمن من يلملم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے اور میں نے نہیں سنا لیکن لوگوں نے بیان کیا آپ نے فرمایا یمن والے یلملم احرام باندھیں

میقات اهل العراق عراق والوں کا میقات

عن عائشة قالت وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام ومصر الجحفة ولاهل العراق ذات عرق ولاهل نجد قرنا ولاهل اليمن يلملم ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے میقات مقرر کیا ذوالحلیفہ کو اور شام اور مصر والوں کے لیے جحفہ کو اور عراق والوں کے لیے ذات عرق کو اور نجد والوں کے لیے قرن کو اور یمن والوں کے لیے یلملم کو

من كان اهله دون الميقات جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہوں

عن ابن عباس قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرنا ولاهل اليمن يلملم قال هن لهم ولمن اتى عليهن من سواهن لمن كان اراد الحج والعمرة من حيث بدا حتى يبلغ ذلك اهل مكة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن اور یمن والوں کے لیے یلملم اور فرمایا یہ ان لوگوں کے لیے ہیں جو وہیں رہتے ہیں اور جو اور مقاموں سے وہاں آویں جو قصد رکھتے ہوں حج یا عمرے کا اور جو ان کے ادھر رہتے ہوں وہ جہاں سے قصد کریں وہیں سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکے والوں کو بھی یہی حکم ہے (وہ مکے ہی میں حج کا احرام باندھیں

عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم وقت لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل

اليمن يلملم ولأهل نجد قرنا هن لهن ولمن أتى عليهن من غير أهلهن ممن كان يريد الحج والعمرة فمن كان دونهن فمن
أهله حتى إن أهل مكة يهلون منها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے والوں کے
لیے میقات مقرر کیا ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ اور یمن والوں کے لیے یلملم اور نجد والوں کے لیے قرن جو یہاں رہتے ہوں یا آویں
یہاں اور مقاموں سے مگر قصد رکھتے ہوں حج یا عمرے کا ف اور جو حج یا عمرے کا قصد نہ رکھے اور کام کے لیے مکے میں آوے تو احرام باندھنا
ضرور نہیں لیکن ابوحنیفہ کے نزدیک ضرور ہے ت اور جو لوگ ان مقاموں کے اس طرف رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں یہاں تک
کہ مکے والے مکے سے احرام باندھیں

التعريس بذي الحليفة ذوالحلیفہ میں رات کو اترنا **عن** عبد الله بن عمر قال بات
رسول الله صلى الله عليه وسلم بذي الحليفة ببيداء وصلى في مسجدها ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رات کو ذوالحلیفہ میں رہے بیدا میں (ایک میدان ہے ذوالحلیفہ کے پاس) اور نماز پڑھی وہاں کی مسجد میں **عن** عبد الله بن
عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه وهو في المعرس وهو ذو الحليفة أتي فقيل له إنك ببطحاء مباركة
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معرس میں تھے یعنی اوس مقام میں جہاں مسافر رات کو ٹھہرتے ہیں یعنے
ذوالحلیفہ میں آپ سے کہا گیا تم مبارک میدان میں ہو **عن** ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أناخ بالبطحاء التي بذي
الحليفة وصلى بها البيداء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھایا اوس برابر صاف میدان میں
جو ذوالحلیفہ میں ہے اور نماز پڑھی بیدا میں **عن** أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر بالبيداء
ثم ركب وصعد جبل البيداء فأهل بالحج والعمرة حين صلى الظهر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی بیدا میں پھر سوار ہوئے اور بیدا کے پہاڑ پر چڑھے اور لبیک پکاری حج اور عمرے کی ساتھ جب ظہر کی نماز
پڑھی

الغسل للإهلال احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا **عن** أسماء بنت عميس أنها ولدت محمد بن أبي بكر الصديق
بالبيداء فذكر أبو بكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مرها فلتغتسل ثم لتهل ترجمہ اسماء بنت عمیس
سے روایت ہے انہوں نے جنا محمد بن ابی بکر کو بیدا میں ابوبکر نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا ان سے کہو غسل
کریں پھر لبیک پکاریں (کیونکہ حیض یا نفاس احرام کو نہیں روکتا تمام حج کے ارکان کرے البتہ طواف میں توقف کرے جب تک پاک نہ ہو)
عن أبي بكر أنه خرج حاجا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة الوداع ومعه امرأته أسماء بنت عميس
الخثعمية فلما كانت بذي الحليفة ولدت أسماء محمد بن أبي بكر فأتى أبو بكر النبي صلى الله عليه وسلم
فأخبره فأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يأمرها أن تغتسل ثم تهل بالحج وتصنع ما يصنع الناس إلا أنها
لا تطوف بالبيت ترجمہ ابوبکر صدیق سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کرنے کو حجۃ الوداع میں اون کے
ساتھ اونکی بی بی تھیں اسماء بنت عمیس جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو وہ جنیں محمد بن ابی بکر کو ابوبکر یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اوس سے کہو غسل کرے پھر حج کا احرام باندھے اور سب کام کرے جو اور لوگ کریں مگر طواف نہ کرے بیت اللہ کا

غسل المحرم جو شخص احرام باندھ چکا ہو وہ غسل کرے تو کسطرح کرے **عن** عبد الله بن عباس والمسور بن مخرمة
انهما اختلفا بالابواء فقال ابن عباس يغسل المحرم رأسه وقال المسور لا يغسل رأسه فارسلني ابن عباس الى ابي
ايوب الانصاري اسأله عن ذلك فوجدته يغتسل بين قرني البئر وهو مستتر بثوب فسلمت عليه وقلت
ارسلني اليك عبد الله بن عباس اسألك كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسل رأسه وهو محرم فوضع
ابو ايوب يده على الثوب فطأطاه حتى بدا لي رأسه ثم قال لانسان يصب على رأسه ثم حرك رأسه بيديه
فاقبل بهما وادبر وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل **ترجمہ** عبد اللہ بن حنین سے روایت ہے
کہ عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابوا (ایک مقام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) مین ابن عباس نے کہا
محرم (یعنی جو شخص احرام باندھ چکا ہو) اپنا سر دہوئے اور مسور نے کہا نہ دہووے - ابن عباس نے مجھکو ابو ایوب انصاری پاس بھیجا
یہ مسئلہ پوچھنے کو مین آیا تو وہ غسل کر رہے تھے کنوئے کے دو لکڑیون کے بیچ مین ایک کپڑا آڑ کیے ہوئے تھے مین نے سلام کیا اور کہا مجھ
عبد اللہ بن عباس نے بھیجا ہے تمہارے پاس یہ پوچھنے کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب محرم ہوتے تھے تو کیونکر سر دہوتے تھے
اونہون نے اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھکر سر سے ہٹایا یہان تک کہ سر کھل گیا پھر ایک آدمی سے کہا جو پانی ڈالتا تہا پانی ڈال پھر اپنا سر دونو
ہاتہون سے ملا آگے لائے ہاتہون کو پھر پیچھے لیگئے اور کہا مین نے اسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا **النهي عن**
الثياب المصبوغة بالورس والزعفران في الاحرام احرام مین زعفران اور ورس مین رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت **عن**
ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يلبس المحرم ثوبا مصبوغا بزعفران او ورس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا ورس (ایک گھانس ہے خوشبودار) مین رنگا ہوا کپڑا پہننے سے
عن ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يلبس المحرم من الثياب قال لا يلبس القميص ولا البرنس ولا
السراويل ولا العمامة ولا ثوبا مسه ورس ولا زعفران ولا خفين الا لمن لا يجد نعلين فان لم يجد نعلين فليقطعهما
حتى يكونا اسفل من الكعبين **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا محرم کیسے کپڑے پہنے آپنے فرمایا نہ پہنے
قمیص (کرتہ) اور ٹوپی اور پائجامہ اور عمامہ اور نہ وہ کپڑا جس مین ورس (ایک قسم گھانس ہے خوشبودار) یا زعفران لگی ہو اور نہ موزے مگر جس کو
جوتہ نہ ملے وہ اون کو کاٹ ڈالے ٹخنون کے نیچے کر لے **الجبة في الاحرام** احرام مین جبہ پہننا **عن** يعلى بن امية انه قال
ليتني ارى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ينزل عليه فبينا نحن بالجعرانة والنبي صلى الله عليه وسلم في قبة
فاتاه الوحي فاشار الي عمر ان تعال فادخلت رأسي القبة فاتاه رجل قد احرم في جبة بعمرة متضمخ بطيب فقال
يا رسول الله ما تقول في رجل قد احرم في جبة اذ انزل عليه الوحي فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يغط لذلك فسري
عنه فقال اين الرجل الذي سألني آنفا فاتي بالرجل فقال اما الجبة فاخلعها واما الطيب فاغسله ثم احدث
احراما **ترجمہ** یعلی بن امیہ سے روایت ہے مین نے کہا کاش مین دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آتی ہوئی ایک بار ہم جعرانہ (جو ایک

موضع ہی طایف کی راہ مین اب اوسکو بڑا اعمرہ کہتے ہین) مین تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم اپنے ڈیرے مین تہے مین آپ پر وحی آئی
مجہکو عمران نے اشارہ کیا اومین نے سر ڈیرے مین ڈالا ایک شخص آیا جسنے احرام باندہا تہا جبہ پہنے ہوئے خوشبو لتہڑی ہوئے وہ بولا
یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اوس شخص کے باب مین جسنے جبہ پہنی ہوئی احرام باندہا ہو آپ پر وحی اوتر رہی تہی آپ آواز کر رہے
تہے جیسے سونے مین خراٹی کی آواز ہوتی ہی اتنے مین وحی موقوف ہوئی آپنے فرمایا وہ شخص کہان ہی جسنے مجھسے ابہی پوچہا تہا
لوگ اوس کو لیکر آئے آپ نے فرمایا جبہ کو اوتار ڈال اور خوشبو دہو ڈال پہر نئے سرے سے احرام باندہ۔ امام نسائی نے کہا نئے سرے سی احرام
باندہ یہ فقرہ کسی نے نقل نہین کیا سوا نوح بن حبیب کے اور مین اسکو محفوظ نہین سمجہتا **النھی** عن لبس القمیص للمحرم محرم
کو قمیص پہننے کی ممانعت **عن** عبد اللہ بن عمر ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلبس القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد
لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعهما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا شیئا مسه الزعفران ولا الورس **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم سے پوچہا محرم کون سے کپڑے پہنے آپنے فرمایا کرتہ نہ پہنے نہ عمامہ نہ پایجامہ نہ ٹوپی نہ موزے
مگر جسکو جوتے نہ ملین وہ موزے پہنے اور اونکو کاٹ کر ٹخنون سے نیچا کر لے اور نہ پہنو وہ کپڑا جس مین زعفران یا ورس لگی ہو **النھی** عن لبس
السراویل فی الاحرام احرام مین پایجامہ پہننے کی ممانعت **عن** ابن عمر ان رجلا قال یا رسول اللہ ما نلبس من الثیاب
اذا احرمنا قال لا تلبسوا القمیص قال عمرو مرة اخری القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا الخفین الا ان لا یکون
لاحد نعلان فلیقطعهما اسفل من الکعبین ولا ثوبا مسه ورس ولا زعفران **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی ایک
شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کونسے کپڑے پہنین جب احرام باندہین آپ نے فرمایا مت پہنو کرتہ اور عمرو نے کہا کرتے اور عمامے اور
پایجامے اور موزے مگر جسکے پاس جوتی نہ ہون تو وہ موزون کو کاٹ کر ٹخنون سے نیچا کر لیوے اور نہ وہ کپڑا پہنو جس مین ورس یا
زعفران لگی ہو **الرخصة** فی لبس السراویل لمن لا یجد الازار اگر کسی کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ پایجامہ پہن لیوے **عن**
ابن عباس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب وهو یقول السراویل لمن لا یجد الازار والخفین لمن لا
یجد النعلین للمحرم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑہتے ہوئے آپ فرماتے تہے
پایجامہ اوس شخص کے لیے ہے جسکو تہبند نہ ملی اور موزے اوس شخص کے لیے ہین جسکو جوتی نہ ملین احرام مین **عن** ابن عباس قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من لم یجد ازارا فلیلبس سراویل ومن لم یجد نعلین فلیلبس خفین
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص تہبند نہ پاوے وہ پایجامہ پہنے اور جو شخص
جوتے نہ پاوے وہ موزے پہن لے (احرام مین) **النھی** عن ان تنتقب المراة الحرام جو عورت احرام باندہے وہ منہ پر نقاب نہ ڈالے
عن ابن عمر قال قام رجل فقال یا رسول اللہ ماذا تامرنا ان نلبس من الثیاب فی الاحرام فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تلبسوا القمیص ولا السراویلات ولا العمائم ولا البرانس ولا الخفاف الا ان یکون احد لیست له

نعلان فلیلبس الخفین ما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا شیئا من الثیاب مسہ الزعفران ولا الورس ولا تنتقب
المرأۃ المحرمۃ ولا تلبس القفازین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کون سے
کپڑے پہننے کا حکم کرتے ہیں احرام میں آپ نے فرمایا مت پہنو کرتا اور پائجامہ اور عمامہ اور ٹوپیاں اور موزے مگر جب کسی کے پاس جوتیاں نہ ہوں
تو وہ موزے پہن لے اون کو نیچا کر لے ٹخنوں سے اور مت پہنو وہ کپڑے جن میں زعفران یا ورس لگی ہو اور نہ نقاب ڈالے وہ عورت جو احرام
باندھی ہو نہ دستانے پہنے

النہی عن لبس البرانس فی الاحرام

احرام میں ٹوپی پہننے کی ممانعت **عن** عبد اللہ بن عمر ان رجلا
سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلبسوا
القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعھما
اسفل من الکعبین ولا تلبسوا شیئا مسہ الزعفران والورس **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری **عن**
ابن عمر ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نلبس من الثیاب اذا احرمنا قال لا تلبسوا القمص ولا
السراویلات ولا العمائم ولا البرانس ولا الخفاف الا ان یکون احد لیست لہ نعلان فلیلبس الخفین اسفل من
الکعبین ولا تلبسوا من الثیاب شیئا مسہ ورس ولا زعفران **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

النہی عن لبس العمامۃ فی الاحرام

احرام میں عمامہ باندھنے کی ممانعت **عن** ابن عمر قال نادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال ما نلبس
اذا احرمنا قال لا تلبس القمیص ولا العمامۃ ولا البرانس ولا السراویل ولا الخفین الا ان لا یجد نعلین فان لم
یجد النعلین فما دون الکعبین **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور پوچھا ہم احرام
میں کیا پہنیں آپ نے فرمایا مت پہن کرتا اور عمامہ اور پائجامہ اور ٹوپیاں اور موزے مگر جب جوتی نہ ملیں تو نیچا کر لے اونکو ٹخنوں سے **عن**
ابن عمر قال نادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال ما نلبس اذا احرمنا قال لا تلبس القمیص ولا العمائم ولا البرانس
ولا السراویلات ولا الخفاف الا ان لا یکون نعال فان لم یکن نعال فخفین دون الکعبین ولا ثوبا مصبوغا
بورس او زعفران او مسہ ورس او زعفران **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ وہ کپڑا مت پہن جس میں ورس یا زعفران
کا رنگ ہو

النہی عن لبس الخفین فی الاحرام

احرام میں موزے پہننے کی ممانعت **عن** ابن عمر قال سمعت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لا تلبسوا فی الاحرام القمص ولا السراویلات ولا العمائم ولا البرانس ولا الخفاف **ترجمہ** کئی
بار گزر چکا

الرخصۃ فی لبس الخفین فی الاحرام لمن لا یجد نعلین

جسکو جوتیاں نہ ملیں اوسکو موزے پہننے کی اجازت
عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا لم یجد ازارا فلیلبس السراویل واذا لم یجد النعلین
فلیلبس الخفین ولیقطعھما اسفل من الکعبین
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کسی کو تہبند نہ ملے تو وہ پائجامہ پہنے اور جب جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہنے
اور کاٹ ڈالے ٹخنوں سے نیچا کر لے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اذا لم یجد المحرم نعلین فلیلبس الخفین ولیقطعھما اسفل من الکعبین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ن القمیص

علیہ وسلم نے فرمایا جب محرم کو جوتی نہ ملین تو وہ موزی پہن لیوی اور ان کو کاٹ کر ٹخنون سے نیچا کرلیوی **النهي عن أن تلبس المحرمة**
القفازين جو عورت احرام باندھے ہو وہ دستانے نہ پہنے **عن** ابن عمر أن رجلا قام فقال يا رسول الله ماذا تأمرنا أن نلبس
من الثياب في الإحرام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلبسوا القمص ولا السراويلات ولا الخفاف إلا أن يكون
رجل ليس له نعلان فليلبس الخفين أسفل من الكعبين ولا تلبس شيئا من الثياب مسه الزعفران ولا الورس
ولا تنتقب المرأة الحرام ولا تلبس القفازين **ترجمہ** اوپر گزر چکا **التلبيد عند الإحرام** احرام کیوقت بالون کو جما لینا
گوند وغیرہ سے تاکہ بال پریشان نہ ہون **عن** حفصة قالت قلت للنبي صلى الله عليه وسلم ما شأن الناس حلوا ولم تحلل یا رسول اللہ
من عمرتك قال إني لبدت رأسي وقلدت هديي فلا أحل حتى أحل من الحج **ترجمہ** حفصہؓ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا لوگون کو کیا ہوا ان سبنے احرام کہولڈالا اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہین کہولا آپ نے فرمایا مین نے بالون
کو جمایا اور قربانی کی تقلید کی **ف** تقلید کہتے ہین گلے مین لٹکانے کو ہدی یعنی قربانی کی تقلید یہ ہے کہ اوسکے گلے مین ہار لٹکا دیتے
ہین تاکہ پہچان ہو کہ یہ ہدی کا جانور ہے اور منا مین کاٹنے کے لیے جاتا ہے پھر کوئی اوس سے تعرض نہ کرے **ت** مین احرام نہین کہولونگا
جبتک نحر نہ کرونگا **عن** ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل ملبدا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ ای یرفع صوتہ بالتلبیۃ
سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا لبیک پکارتے تھے اور بالون کو جما لیا تھا **إباحة الطيب عند الإحرام**
احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا درست ہے **عن** عائشة قالت طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم عند إحرامه حين
أراد أن يحرم وعند إحلاله قبل أن يحل بيدي **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے مین نے خوشبو لگائی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے وقت اور احرام کہولتے وقت اپنے ہاتھ سے **عن** عائشة قالت طيبت رسول الله صلى الله عليه
وسلم لإحرامه قبل أن يحرم ولحله قبل أن يطوف بالبيت **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے مین نے خوشبو لگائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لیے احرام سے پہلے اور احرام کہولتے وقت طواف سے پہلے **عن** عائشة قالت طيبت رسول الله
صلى الله عليه وسلم لإحرامه قبل أن يحرم ولحله حين حل **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** عائشة قالت طيبت احل
رسول الله صلى الله عليه وسلم لحرمه حين أحرم ولحله بعد ما رمى جمرة العقبة قبل أن يطوف بالبيت **ترجمہ**
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے مین نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کو جب احرام باندھا اور احرام کہولتے وقت جب
جمرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہوئے طواف سے پہلے **ف** منا مین تین مقام ہین جہان کنکریان مارتے ہین اون مین سے ایک جمرہ عقبہ بھی ہے
عن عائشة قالت طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم لإحلاله وطيبته لإحرامه طيبا لا يشبه طيبكم هذا
تعني ليس له بقاء **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے مین نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کہولتے وقت اور
باندھتے وقت مگر وہ ایسی خوشبو تھی جیسی تمہارے خوشبو ہے بلکہ جلد فنا ہو جاتی ہے **عن** عروة قال قلت لعائشة بأي شيء طيبت
رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت بأطيب الطيب عند حرمه وحله **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہؓ

پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کونسے خوشبو لگائی انہوں نے کہا عمدہ خوشبو احرام باندھتے وقت اور کھولتے وقت **عن**
عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند احرامہ باطیب ما اجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے
میں خوشبو لگاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھتے وقت وہ جو عمدہ سے عمدہ مجھکو ملتی **عن** عائشۃ قالت کنت اطیب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالطیب ما اجد لحرمہ وحلہ وحین یرید ان یزور بالبیت **ترجمہ** حضرت عائشہ البیت
سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی عمدہ خوشبو جو مجھکو ملتی احرام باندھتے وقت اور احرام کھولتے وقت اور جب آپ
طواف کا قصد کرتے **عن** عائشۃ طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یحرم ویوم النحر قبل ان یطوف
بالبیت بطیب فیہ مسک **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے
سے پہلے اور دسویں تاریخ کو ذی الحجہ کے طواف سے پہلے جسمیں مشک تھی **عن** عائشۃ قالت کانی انظر الی وبیص الطیب فی راس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم قال احمد بن نصر فی حدیثہ وبیص طیب المسک فی مفرق رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے گویا میں خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہوں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سر میں احمد بن نصر کی روایت میں ہے مشک کی خوشبو کی چمک کو آپکے مانگ میں **عن** عائشۃ قالت لقد کان
یری وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے خوشبو کی
چمک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں معلوم ہوتی اور آپ احرام سے ہوتے **موضع الطیب** خوشبو کا مقام **عن**
عائشۃ قالت کانی انظر الی وبیص الطیب فی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم **عن** عائشۃ قالت
کنت انظر الی وبیص الطیب فی اصول شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم **عن** عائشۃ قالت کانی
انظر الی وبیص الطیب فی مفرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم **عن** عائشۃ قالت لقد رایت وبیص
الطیب فی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم **عن** عائشۃ قالت کانی انظر الی
وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یھل **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے گویا میں دیکھ رہی ہوں
یا میں نے دیکھی خوشبو کی چمک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں یا بالوں کی جڑوں میں یا مانگ میں یا مانگوں میں اور آپ احرام باندھے
تھے یا لبیک پکار رہے تھے **ف** یہ ایک ہی حدیث ہے مؤلف نے الفاظ کی اختلاف سے اسکو جدا جدا روایت کیا ترجمہ سب کا قریب قریب تھا
اسوجہ سے ہم نے ایک ہی جگہہ ترجمہ کر دیا **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم ادھن
باطیب ما یجد حتی اری وبیصہ فی راسہ ولحیتہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب احرام کا قصد کرتے تو خوشبو دار عطر لگاتے یہانتک کہ میں اسکی چمک آپ کے سر اور داڑھی میں دیکھتی **عن** عائشۃ قالت کنت
اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باطیب ما کنت اجد من الطیب حتی اری وبیص الطیب فی راسہ ولحیتہ قبل
ان یحرم **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی عمدہ خوشبو جو مجھکو ملتی یہانتک کہ میں چمک

عن عائشة قالت لقد رأيت وبيص الطيب في مفارق رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ثلاث ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے خوشبو کی چمک دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں تین دن کے بعد

عن عائشة قالت كنت أرى وبيص الطيب في مفرق رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ثلاث ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عن محمد بن المنتشر قال سألت ابن عمر عن الطيب عند الاحرام فقال لأن أطلى بالقطران أحب إلي من ذلك فذكرت ذلك لعائشة فقالت يرحم الله أبا عبد الرحمن لقد كنت أطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيطوف في نسائه ثم يصبح ينضخ طيبا ترجمہ محمد بن المنتشر سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے انہوں نے کہا اگر میں قطران (ایک تیل ہوتا ہے سیاہ بدبودار جو اونٹوں کو لگاتے ہیں) لگاؤں تو بہتر ہے خوشبو لگانے سے میں نے یہ حضرت عائشہ سے بیان کیا انہوں نے کہا رحم کرے اللہ ابا عبد الرحمن پر (یعنی ابن عمر سے چوک ہوئی) میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی تھی آپ سب عورتوں پاس پھر آتے پھر صبح ہوتی اور خوشبو بہت بہت کر نکلتی آپ میں سے (اور آپ احرام باندھتے صبح کو)

عن محمد بن المنتشر قال سمعت ابن عمر يقول لأن أصبح مطليا بقطران أحب إلي من أن أصبح محرما أنضح طيبا فدخلت على عائشة فأخبرتها بقوله فقالت طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فطاف في نسائه ثم أصبح محرما ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

الزعفران للمحرم محرم کو زعفران لگانا کیسا ہے

عن أنس قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن يتزعفر الرجل ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو زعفران لگانے سے (یعنی احرام میں)

عن أنس بن مالك قال نهى رسول الله عن التزعفر

عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن التزعفر قال حماد يعني للرجال ترجمہ اوپر گزرا

الخلوق للمحرم محرم کو اگر خوشبو لگی ہو تو کیا کرے

عن يعلى بن منية أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم قد أهل بعمرة وعليه مقطعات وهو متضمخ بخلوق قال فقال أهللت بعمرة فما أصنع فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما كنت صانعا في حجك فاصنعه في عمرتك ترجمہ یعلی بن منیہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا لیکن سلے ہوئے کپڑے پہنے تھا اور خوشبو لگائے تھا وہ بولا میں نے عمرہ کی نیت کی ہے اب میں کیا کروں آپ نے فرمایا جو حج میں کرتا ہے سو عمرہ میں کر (یعنی عمرہ کے احرام میں بھی ان چیزوں سے بچ جن سے حج میں بچتا ہے)

عن يعلى بن أمية قال أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل وهو بالجعرانة وعليه جبة وهو مصفر لحيته ورأسه فقال يا رسول الله إني أحرمت بعمرة وأنا كما ترى فقال انزع عنك الجبة واغسل عنك الصفرة وما كنت صانعا في حجك فاصنعه في عمرتك ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ جعرانہ میں تھے وہ جبہ پہنے تھا اور داڑھی اور سر دونوں کا زرد تھا (زعفران سے) وہ بولا یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور میرا حال ایسا ہے جو آپ دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا جبہ اتار اور زردی دھو ڈال اور جو حج میں کرتا ہے سو عمرہ میں کر

الكحل للمحرم محرم کو سرمہ لگانا کیسا ہے

عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في المحرم إذا اشتكى رأسه وعينيه

ان تضمدهما بالصبر ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم کے سر یا آنکھون مین بیماری ہو تو ایلوے کا لیپ کرے ف اور ہر ایک دوا لگا دے جسمین خوشبو نہو **الکراھیة فی الثیاب المصبغة للمحرم** محرم کو رنگین کپڑے پہننا مکروہ ہے

(نسخہ: بالصبر ان یضمدهما)

عن جعفر بن محمد قال حدثنی ابی قال اتینا جابرا فسألناه عن حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الهدی وجعلتها عمرة فمن لم یکن معه هدی فلیحلل ولیجعلها عمرة وقدم علی رض من الیمن بهدی وساق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینة هدیا واذا فاطمة قد لبست ثیابا صبیغا واکتحلت قال فانطلقت محرشا استفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ ان فاطمة لبست ثیابا صبیغا واکتحلت وقالت امرنی به ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صدقت صدقت صدقت انا امرتها

(نسخہ: ابی)

ترجمہ حضرت امام جعفر صادق رض سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ امام محمد باقر سے اونہون نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ انصاری پاس آئے اور اون سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حج کے بیچ مین پہونچکر) اگر معلوم ہوتا مجھے پہلے جو اب ہوا تو مین ہدی اپنے ساتھ نہ لاتا اور عمرہ کر دیتا (یعنی حج کو بدلکر عمرہ کر دیتا اور طواف اور سعی کرکے احرام کھولڈالتا) اب بھی جس شخص کے ساتھ ہدی نہو وہ احرام کھول ڈالے اور حج کو عمرہ کر دیوے (پھر حج کے دنون مین حج کا احرام باندھے) اور حضرت علی رض یمن سے آئے تھے ہدی لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے ہدی لیکر گئے تھے ایک ہی ایکا حضرت فاطمہ زہرا رض نے رنگین کپڑے پہنے اور سرمہ لگایا حضرت علی نے کہا مین یہ دیکھکر بھڑکانے کی نیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ دیکھیے فاطمہ نے رنگین کپڑے پہنے ہین اور سرمہ لگایا اور کہتی ہین مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم دیا آپ نے فرمایا اونہون نے سچ کہا سچ کہا سچ کہا مین نے اونکو حکم دیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو رنگین کپڑے پہننا منع ہے ورنہ حضرت علی رض کیون شکایت کرنے جاتے بعضون نے کہا وہ رنگ منع ہے جسمین خوشبو ہو **تخمیر المحرم وجهه ورأسه** محرم کو سر یا منہ ڈھانپنا درست نہین ہے

عن ابن عباس ان رجلا وقص عن راحلته فاقعصته فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوه بماء وسدر ویکفن فی ثوبین خارجا رأسه ووجهه فانه یبعث یوم القیامة ملبیا

(نسخہ: ملبدا)

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص اپنے اونٹ پر سے گرا اوس نے اوسکو مار ڈالا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری کے پتے سے اور کفن دو دو کپڑون مین سر اور منہ اوسکا باہر رکھو وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا ف اوسکا سر اور منہ کھولنے کا حکم دیا کس لیے کہ وہ احرام مین مرا تھا

عن ابن عباس قال مات رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوه بماء وسدر وکفنوه فی ثیابه ولا تخمروا وجهه ورأسه فانه یبعث یوم القیامة ملبیا

(نسخہ: ملبیا)

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری سے اور کفن دو اوسکی کپڑون کا اور مت چھپاؤ منہ اور سر اوسکا کیونکہ وہ قیامت کو لبیک پکارتا ہوا اوٹھیگا

الافراد افراد کا بیان ف افراد یہ ہے کہ حج کی نیت سے احرام باندھے اور جو حج اور عمرے دونون کی ایک ساتھ نیت کرے تو وہ قران ہے اور جو صرف عمرے کی نیت سے

احرام باندہی پہر مکے مین جاکر عمرہ کرکے احرام کہولڈالے اور حج کے دنون مین حج کرے تو وہ تمتع ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اَهَلَّ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری صرف

حج کی نیت سے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ شَاءَ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ذی الحجہ کے چاند پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا جی چاہے حج کا احرام باندہے

اور جسکا جی چاہے عمرہ کا احرام باندہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ **ترجمہ**

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم نہین سمجہتے مگر یہ کہ نکلے ہین آپ حج کو

اَلْقِرَانُ

قران کا بیان **عَنْ** اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ كُنْتُ اَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمْتُ فَكُنْتُ حَرِيْصًا عَلَى الْجِهَادِ فَوَجَدْتُ

الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَاَتَيْتُ رَجُلًا مِّنْ عَشِيْرَتِيْ يُقَالُ لَهُ هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ

اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا اَتَيْنَا الْعُذَيْبَ لَقِيَنِيْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَاَنَا

اُهِلُّ بِهِمَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ مَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَاَنَا حَرِيْصٌ عَلَى

الْجِهَادِ وَاِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَاَتَيْتُ هُرَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ فَقُلْتُ يَا هَنْتَاهُ اِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ

وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا اَتَيْتُ الْعُذَيْبَ لَقِيَنِيْ سَلْمَانُ

بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ مَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ فَقَالَ عُمَرُ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہے صبی بن معبد نے کہا مین ایک گنوار نصرانی تہا سو مسلمان ہوگیا اور مجہے جہاد کی بڑی خواہش

تہی لیکن حج اور عمرہ دونون مجہپر فرض نکلے مین ایک شخص پاس آیا اپنے کنبے مین سے جسکا نام ہریم بن عبد اللہ تہا اوس سے مین نے پوچہا

اوس نے کہا دونون ایک ساتھ کرلے اور جو قربانی میسر ہو کاٹ مین نے دونون کا احرام ساتھ باندہا (یعنی قران کیا) جب ہم عذیب میں

آئے (عذیب ایک مقام ہے) تو وہان سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے اور مین دونون کی ساتھ لبیک پکارتا تہا (یعنی لبیک بحجۃ و

عمرۃ کہتا تہا) ایک نے دوسرے سے کہا یہ اپنے اونٹ سے زیادہ سمجہ نہین رکہتا ہے یہ سنکر مین حضرت عمرؓ پاس آیا اور عرض کیا اے امیر المومنین

مین مسلمان ہوا اور مجہے جہاد کی بڑی آرزو تہی لیکن مینے دیکہا تو حج اور عمرہ مجہپر فرض ہے مین ہریم بن عبد اللہ پاس گیا اور اون سے کہا مجہپر

حج اور عمرہ دونون فرض ہین اونہون نے کہا دونون کو ایک ساتھ کرلے اور کاٹ جو قربانی میسر ہو مین نے دونون کا احرام باندہا جب عذیب مین

پہونچا تو وہان سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے ایک نے اون مین دوسرے سے کہا اس کو اپنے اونٹ سے زیادہ سمجہ نہین ہے حضرت

عمر نے کہا تجہے بتلائی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (یعنی قران بہتر ہے جو تو نے کیا اور سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) **عَنْ**

رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ يُقَالُ لَهُ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ اَبُوْ وَائِلٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَكَانَ

ن بن معبد

نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ فَأَقْبَلَ فِي أَوَّلِ مَا حَجَّ فَلَبَّى بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ جَمِيعًا فَهُوَ كَذٰلِكَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَمَرَّ عَلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ
وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لَأَنْتَ أَضَلُّ مِنْ جَمَلِكَ هٰذَا قَالَ الصُّبَيُّ فَلَمْ يَزَلْ فِي نَفْسِي حَتّٰى لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَقِيقٌ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ أَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ إِلَى
الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ نَسْتَذْكِرُهُ فَلَقَدِ اخْتَلَفْنَا عَلَيْهِ مِرَارًا أَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذر ا اتنا زیادہ ہی کہ شقیق نے کہا
جو راوی ہیں اس حدیث کا میں اور مسروق بن الاجدع صبی بن معبد کے پاس جایا کرتے اور اس قصہ کو بیان کرنا چاہتے میں اور مسروق کئی بار
اوسکے پاس گئے ہیں **عَنْ** مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُثْمَانَ فَسَمِعَ عَلِيًّا يُلَبِّي بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَقَالَ أَلَمْ نَكُنْ نُنْهٰى
عَنْ هٰذَا قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَلَمْ أَدَعْ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِقَوْلِكَ **ترجمہ** مروان بن الحکم سے روایت ہے میں حضرت عثمان پاس بیٹھا تھا اونہوں نے سنا حضرت علی رض کو لبیک کہتے ہوئے عمرے اور حج
کی (یعنی قران کیا تھا) عثمان نے کہا کیا ہم نہیں منع کرتے ہیں اس سے علی رض نے کہا بیشک تم منع کرتے ہو اس سے لیکن میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا لبیک کہتے ہوئے حج اور عمرہ کی ایک ساتھ تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو تمہاری بات سے نہ چھوڑونگا
ف حضرت عثمان خلفائے راشدین میں سے ہیں اور اوسوقت امیر المومنین تھے جنکے طریقے پر خود حضرت پیغمبر نے چلنے کا حکم دیا ہے مگر چونکہ قران
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی اور حضرت عثمان بغیر ناواقفی سے اوس سے منع کیا تھا اس لیے حضرت علی رض نے عثمان کا کہنا نہ سنا
اور حضرت رسول اللہ صلعم کی سنت پر عمل کیا۔ جب حدیث کے خلاف حضرت عثمان کا حکم جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور اوس زمانے میں خلیفہ
وقت تھے قبول کرنے کے لائق نہ ہو تو اور مجتہد یا فقیہ یا امام یا عالم کس شمار اور قطار میں ہیں **عَنْ** مَرْوَانَ أَنَّ عُثْمَانَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَأَنْ
يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ عُثْمَانُ أَتَفْعَلُهَا وَأَنَا أَنْهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَمْ أَكُنْ
لِأَدَعَ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ **ترجمہ** مروان سے روایت ہے حضرت عثمان رض نے متعہ سے اور قران سے
منع کیا تو حضرت علی رض نے اوسی وقت پکارا لبیک بحجۃ وعمرۃ معًا یعنی حاضر ہوتا ہوں میں تیری خدمت میں حج اور عمرے کو ایک ساتھ
حضرت عثمان نے کہا تم اس کو کرتے ہو اور میں منع کرتا ہوں حضرت علی رض نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی کی
کہنے سے چھوڑنیوالا نہیں **عَنْ** الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِينَ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
الْيَمَنِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِكَ قَالَ فَإِنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ قَالَ وَقَالَ لِأَصْحَابِهِ لَوِ
اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ وَلٰكِنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ **ترجمہ** براء سے روایت ہے میں حضرت
علی رض کے ساتھ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یمن کا حاکم بنایا تھا جب حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو
اونہوں نے کہا مجھ سے آپنے پوچھا تو نے کیا کیا ہے (یعنی کاہے کا احرام باندھا ہے) میں نے کہا میں نے احرام باندھا ہے آپ کے احرام پر
(یعنی جس نیت کی ہو کہ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے) آپنے فرمایا میں تو ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ لایا اور

قران کیا آپ نے فرمایا اپنے اصحاب سے اگر مین پہلے جانتا جو اب ہوا یعنی تم کو احرام کہونا شاق ہوا اسوجہ سے کہ مینے احرام نہین کہولا البتہ مین بہی ویسا ہی کرتا جیسا تم نے کیا ہے یعنی ہدی ساتھ نہ لاتا اور عمرہ کر ڈالتا حج کی نیت سے کرتا لیکن مین ہدی ساتھ لایا ہون اور مینے قران کیا ہے تو مین احرام نہین کہول سکتا جبتک حج سے فراغت نہو

عن عمران بن حصين جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين حج وعمرة ثم توفي قبل ان ينهى عنها وقبل ان نزل القرآن بتحريمه ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا حج اور عمرے کو پھر وفات پائی اور منع نکیا اوس سے اور قرآن مین اوسکی حرمت اوتری

عن عمران ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع بين حج وعمرة ثم لم ينزل فيها كتاب ولم ينه عنهما النبي صلى الله عليه وسلم قال فيهما رجل برأيه ما شاء ترجمہ عمران سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا حج اور عمرے کو اور قرآن مین اوسکا حکم نہین اوترا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے منع کیا بلکہ ایک شخص نے اپنی عقل سے اوسمین کچھ کہا ف مراد حضرت عمران کی یہ کہ وہ منع کرتے تہے قران سے یا تمتع سے جیسے حضرت عثمان منع کرتے تہے پر اون کے منع کرنے کیطرف صحابہ نے التفات نہین کیا اور اونکو بہی جب حدیث معلوم ہوئی تو وہ اپنی بات سے پہر گئے جیسے اوپر گزرا کہ حضرت عمر نے قران کو سنت بتلایا صبی بن معبد کو

عن عمران بن حصين تمتعنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ عمران بن حصین نے کہا ہم نے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

عن انس يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لبيك عمرة وحجا ترجمہ انس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے لبیک عمرۃ وحجا

عن انس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي بهما ترجمہ انس سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ لبیک پکارتے تہے دونون کے ساتھ یعنی حج اور عمرے کے

عن بكر بن عبد الله المزني قال سمعت انسا قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يلبي بالعمرة والحج جميعا فحدثت بذلك ابن عمر فقال لبى بالحج وحده فلقيت انسا فحدثته بقول ابن عمر فقال انس ما تعدونا الا صبيانا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لبيك عمرة وحجا معا ترجمہ بکر بن عبد اللہ سے روایت ہے مینے انس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے تہے عمرے اور حج دونون کے ساتھ پہر مینے ابن عمر سے بیان کیا اونہون نے کہا آپنے فقط حج کے ساتھ لبیک کہی مین نے انس سے کہا ابن عمر ایسا کہتے ہین وہ بولے ہم کو تم بچہ سمجہتے ہو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے لبیک عمرۃ وحجا معا یعنی لبیک عمرہ اور حج کے ساتھ ایک ساتھ

التمتع

تمتع کا بیان

عن عبد الله بن عمر قال تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع بالعمرة الى الحج واهدى وساق معه الهدي بذي الحليفة وبدأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهل بالعمرة ثم اهل بالحج وتمتع الناس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة الى الحج فكان من الناس من اهدى فساق الهدي ومنهم من لم يهد فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة قال للناس من كان منكم اهدى فانه لا يحل من شيء حرم منه حتى يقضي حجه ومن لم يكن اهدى فليطف بالبيت وبالصفا والمروة وليقصر وليحلل ثم ليهل بالحج وليهد و

وَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ فَصَلَّى عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا حجۃ الوداع مین یعنی پہلی عمرہ کیا پہر حج لیکن ہدی (قربانی) بہیجی بلکہ اپنے ساتہہ لیگئی ذوالحلیفہ کو اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندہا پہر حج کا احرام باندہا اور آپ کے ساتہ لوگون نے بھی تمتع کیا یعنے پہلے عمرہ کا احرام باندہا پہر حج کا لیکن بعض لوگ اپنے ساتہہ ہدی لیگئی اور بعضے نہین لیگئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین تشریف لائی تو لوگون سے فرمایا جو تم مین سے ہدی لایا ہی وہ احرام نہ کہولے جبتک حج نہ کرلے اور جو ہدی نہین لایا وہ طواف کری خانہ کعبہ کا اور صفا مروہ دوڑے اور بال کتراوے اور احرام کہول ڈالے پہر حج کا احرام باندہی اور ہدی دیوے (یعنی قربانی کرے) اور جسکو ہدی نہ ملے وہ تین روزے حج کے دنون مین رکھے اور سات اپنے گہر مین پہونچکر رکھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین تشریف لائی تو طواف کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا سب سے پہلے پہر دوڑ کر چلے پہلے تین پہیرون مین (یعنی مونڈہے ہلاتے ہوئے تیز چال سے اسکو رمل کہتے ہین) جب طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتین پڑہین پہر سلام پہیرا اور نماز سے فارغ ہوکر صفا مروے کے بیچ مین سات پہیرے کیے اور کسی چیز کو استعمال نہین کیا جسکا استعمال احرام مین درست نہین (یعنی احرام نہین کہولا) یہانتک کہ حج ادا کیا اور یوم النحر کو (یعنی دسوین تاریخ ذیحجہ کی) ہدی کو نحر کیا اور منا سے لوٹ کر مکے مین آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا پہر سب چیزین درست کرلین جن سے احرام مین پرہیز کرتے تہے (یعنی خوشبو صحبت وغیرہ) اور جو لوگ اپنے ساتہہ ہدی لے گئے تہے اونہون نے بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح کیا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَجَّ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ نَهَى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ قَدِ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوا فَلَبَّى عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَنْهَهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَنْهَى عَنِ التَّمَتُّعِ قَالَ بَلَى قَالَ لَهُ عَلِيٌّ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلَى **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہی حضرت علی اور عثمان نے حج کیا جب ہم راستے مین تہے تو حضرت عثمان نے منع کیا تمتع سے حضرت علی نے کہا اپنے لوگون سے جب عثمان کوچ کرجاوین تب تم چلو اور حضرت علی اور اون کے ساتہیون نے عمرہ کی لبیک کہی (یعنی تمتع کیا) حضرت عثمان نے اونکو منع نہین کیا حضرت علی نے کہا کیا تم نے نہین سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اونہون نے کہا ہان **ف** پہر منع کرنا حضرت عمر اور عثمان کا تمتع سے کسی خاص وجہ سے ہوگا ورنہ قرآن مین خود تمتع کا جواز موجود ہے بعضون نے کہا کہ یہ نہی تنزیہی تہی نہ تحریمی اسلیے کہ افراد افضل ہے اور حج کے دنون مین حج کرنا بہتر ہے اور بعضون نے کہا کہ مقصود ممانعت سے اوس تمتع کی ہے جسمین حج کا احرام فسخ کرکے عمرہ کیا جاوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رخصت دی صحابہ کو اس امر

کی وہ اون کے ساتھ خاص تھی جیسے حضرت ابوذر سے مروی ہے کہ متعہ حج اور متعہ نسا دونوں ہمارے ساتھ خاص تھی واللہ اعلم **عن** مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ
حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ
أَمْرَ اللّٰهِ تَعَالَى فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ الضَّحَّاكُ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ **ترجمہ** محمد بن عبد اللہ بن الحارث سے روایت ہے اونہوں نے سنا سعد بن ابی وقاص اور
ضحاک بن قیس کو جس سال معاویہ بن ابی سفیان نے حج کیا ذکر کرتے تھے تمتع کا یعنی عمرے کے بعد حج کرنے کا ضحاک نے کہا یہ وہ کریگا جس کو
اللہ کا حکم معلوم نہیں سعد نے کہا تو برا بولا اے میرے بھتیجے ضحاک نے کہا حضرت عمر منع کرتے تھے تمتع سے سعد نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے آپ کے ساتھ تمتع کیا **عن** أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ
فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتَّى لَقِيَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَلٰكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا مُعْرِسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُوا بِالْحَجِّ تَقْطُرُ
رُؤُوسُهُمْ **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے وہ فتوی دیتے تھے تمتع کا ایک شخص نے کہا ذرا ٹھہرو اس لیے کہ تم کو معلوم نہیں امیر المومنین
نے کیا نیا حکم دیا ہے تمہارے بعد جب تک تم ان سے نہ ملو ابوموسے نے کہا میں عمر رض سے ملا اور ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں
جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے لیکن مجھے برا معلوم ہوا کہ لوگ رات کو اراک کے تلے (ایک درخت کا نام ہے) اپنی عورتوں کے ساتھ رہیں
اور صبح کو حج کو جاویں سر میں سے پانی ٹپکتا ہوا (یعنی غسل جنابت کرکے) **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللّٰهِ إِنِّي
لَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُتْعَةِ وَإِنَّهَا لَفِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَقَدْ فَعَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ **ترجمہ** ابن
عباس سے روایت ہے میں نے سنا حضرت عمر سے وہ کہتے تھے قسم خدا کی میں تم کو منع کرتا ہوں تمتع سے حالانکہ تمتع اللہ کی کتاب میں موجود ہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے (پھر منع کرنا حضرت عمر کا بیفائدہ ٹھہرا اور صحابہ نے اوس طرف التفات نکیا) **عن**
طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَعَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ قَالَ
لَا يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا مُعَاوِيَةُ يَنْهَى النَّاسَ عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ تَمَتَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** طاوس سے روایت
ہے معاویہ نے ابن عباس سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے مروہ کے پاس اونہوں نے کہا ابن عباس
یہ نہ کہیں کہ معاویہ لوگوں کو منع کرتا ہے تمتع سے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے **ف** مگر یہ دلیل معاویہ کی ٹھیک نہیں
اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا لیکن آپ قربانی ساتھ لائے تھے اسی وجہ سے آپ نے عمرہ کرکے احرام نہ کھولا اور بال کترائے
پر جو لوگ قربانی ساتھ نہیں لائے تھے اونکو آپ نے احرام کھولنے کا حکم دیدیا اور فرمایا اگر مجھکو پیشتر ایسا معلوم ہوتا تو ہدی ساتھ نہ لاتا جیسے
روایتوں میں ہے **عن** أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ
بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ

فطفت بالبيت وبالصفا والمروة ثم أتيت امرأة من قومي فمشطتني وغسلت رأسي فكنت أفتي الناس بذلك في
إمارة أبي بكر وإمارة عمر وإني لقائم بالموسم إذ جاءني رجل فقال إنك لا تدري ما أحدث أمير المؤمنين في شأن النسك
قلت يا أيها الناس من كنا أفتيناه بشيء فليتئد فإن أمير المؤمنين قادم عليكم فأتموا به فلما قدم قلت ن فائتموا
يا أمير المؤمنين ما هذا الذي أحدثت في شأن النسك قال أن نأخذ بكتاب الله فإن الله عز وجل قال وأتموا ن تأخذ
الحج والعمرة لله وأن نأخذ بسنة نبينا صلى الله عليه وسلم فإن نبينا صلى الله عليه وسلم لم يحل حتى نحر الهدي

ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا بطحا میں آپنے فرمایا تو نے کاہے کا احرام باندھا میں نے کہا جس چیز کا آپ نے احرام باندھا آپ نے فرمایا تو ہدی ساتھ لایا میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا طواف کرلے اور صفا مروہ دوڑ لے پھر احرام کھول ڈال میں نے طواف کیا اور صفا مروہ دوڑا پھر اپنی قوم کی ایک عورت پاس آیا اوس نے میرے سر میں کنگھی کی اور میرا سر دھویا میں لوگوں کو ایسا ہی حکم دیتا رہا حضرت ابو بکر اور عمر کی خلافت تک پھر ایکبار میں حج کے موسم میں تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا تم نہیں جانتے جو امیر المومنین نے نیا حکم دیا ہے حج کے باب میں میں نے کہا اے لوگو تم میں سے جس شخص کو میں نے کچھ حکم دیا ہو وہ تامل کرے اس لیے کہ امیر المومنین خود آنیوالے ہیں انکی پیروی کرو جب وہ آئے تو میں نے کہا اے امیر المومنین تم نے کون سی بات نئی نکالی ہے حج میں اونہوں نے کہا یہ بات ہے کہ عمل کرو اللہ کی کتاب پر اللہ فرماتا ہے پورا کرو حج اور عمرہ کو اللہ کے لیے اور عمل کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر اسلیے کہ ہمارے پیغمبر نے احرام نہیں کھولا جبتک ہدی کو نحر نہیں کیا **ف** مگر ان دونوں باتوں سے تمتع کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی اور خود اللہ کی کتاب میں ہے فمن تمتع بالعمرة إلى الحج فما استيسر من الهدي اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا ہدی کی ساتھ ہونے کی سبب سے لیکن اور صحابہ کو حکم دیا احرام کھولنے کا

عن عمران بن حصين أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد تمتع وتمتعنا معه قال فيها قائل برأيه **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا لیکن ایک شخص نے اپنی عقل سے اس باب میں کچھ کہا اوسپر عمل کرنا ضرور نہیں وہ شخص حضرت عمر رض ہیں

ترک التسمية عند الإهلال احرام کیوقت حج یا عمرہ کا نام نہ لینا

عن جعفر بن محمد قال حدثني أبي قال أتينا جابر بن عبد الله فسألناه عن
حجة النبي صلى الله عليه وسلم فحدثنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مكث بالمدينة تسع حجج ثم أذن في الناس
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حاج في هذا العام فنزل المدينة بشر كثير كلهم يلتمس أن يأتم برسول الله
صلى الله عليه وسلم ويفعل ما يفعل فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم لخمس بقين من ذي القعدة وخرجنا معه ن
جابر ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين أظهرنا عليه ينزل القرآن وهو يعرف تأويله وما عمل به من شيء عملنا بتاویله
خرجنا لا ننوي إلا الحج

ترجمہ امام جعفر صادق سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے والد بزرگوار امام محمد باقر سے فرمایا کہ میں جابر بن عبد اللہ انصاری پاس گیا اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو اونہوں نے کہا آپ نو سال تک مدینے میں رہے حج کو نہ گئے پھر لوگوں کو اطلاع کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج کو تشریف لیجاوینگے تو بہت لوگ مدینے میں آئے اس خیال سے کہ آپ

کی پیروی کرین حج کے کامون مین پھر آپ نکلے جب ذیقعدہ کی پانچ روز باقی ہین ہم بھی آپ کے ساتھہ نکلے جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے بیچ مین تہے قرآن اوترتا آپ اوسکا مطلب سمجھتے لیکن ہم تو جو آپ کرتے وہی کرتے اور جب ہم نکلے تو حج کی نیت سے نکلے عن

عائشۃ قالت خرجنا لا نری الا الحج فلما کنا بسرف حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی
فقال احضت قلت نعم قال ان ھذا شیء کتبہ اللہ عز وجل علی بنات ادم فاقضی ما یقضی المحرم غیر ان لا تطوفی
بالبیت ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے ہم نکلے حج ہی کی نیت سے جب سرف (ایک مقام ہے مکی سے چھہ کوس پر) مین پہنچے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے مین رو رہی تہی آپنے فرمایا شاید تجھکو حیض آیا مین نے کہا جی ہان آپنے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ نے
لکھدی آدم کی بیٹیون کے حصے مین تو کر سب کام جو احرام والے کرتے ہین مگر طواف نہ کر بیت اللہ کا (جبتک پاک نہ ہولے) الحج بغیر

النیۃ بقصدہ المحرم دوسرے کی نیت پر حج کا احرام باندہنا عن ابی موسی قال اقبلت من الیمن والنبی صلی اللہ علیہ
وسلم منیخ بالبطحاء حیث حج فقال احججت قلت نعم قال کیف قلت قال قلت لبیک باھلال کاھلال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال فطف بالبیت وبالصفا والمروۃ واحل ففعلت ثم اتیت امراۃ ففلت راسی فجعلت افتی
الناس بذلک حتی کان فی خلافۃ عمر فقال لہ رجل یا ابا موسی رویدک بعض فتیاک فانک لا تدری ما احدث
امیر المؤمنین فی النسک بعدک قال ابو موسی یا ایھا الناس من کنا افتیناہ فلیتئد فان امیر المؤمنین فائتمو
قادم علیکم فاتموا بہ وقال عمر ان تاخذ بکتاب اللہ فانہ یامرنا بالتمام وان تاخذ بسنۃ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یحل حتی بلغ الھدی محلہ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے مین یمن سے آیا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ ٹہاے ہوے تھے بطحا مین جہان حج کیا تہا مجھسے پوچھا تو نے حج کیا مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا مین نے
کہا لبیک باہلال کاہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے مین وہی احرام باندہتا ہون جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندہا ہے آپنے فرمایا
طواف کر بیت اللہ کا اور دوڑ صفا اور مروہ مین پھر احرام کہولڈال مین نے ایسا ہی کیا بعد اوسکے مین ایک عورت پاس گیا اوس نے
میرے سر کی جوئین نکالین مین لوگون کو ایسا ہی حکم دیتا رہا یہانتک کہ عمر کی خلافت ہوئی ایک شخص نے ابو موسی سے کہا تم اپنا فتوی چھوڑ دو
تم کو معلوم نہین امیر المؤمنین رض نے کیا حکم دیا ہے حج کے کامون مین ابو موسی نے کہا اے لوگو جسکو مین نے کچھہ فتوی دیا ہو وہ توقف کرے اس لیے
کہ امیر المؤمنین خود آنیوالے ہین اونکی پیروی کرو حضرت عمر رض نے کہا ہم کو اللہ کی کتاب پر عمل کرنا چاہیے اللہ حکم کرتا ہے پورا کرنے کا (حج یا عمرہ کا)
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہین کہولا جبتک ہدی اپنی ٹہکانے نہین پہنچی (یعنی ذبح
نہین کیگئی منا مین) ف اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رض نے تمتع سے منع کیا جس مین حج کو فسخ کرکے عمرہ بنایا جاوے
اور یہ ممانعت بہی تنزیہا ہے نہ تحریما عن جعفر بن محمد قال حدثنا ابی قال اتینا جابر بن عبد اللہ فسالناہ عن حجۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثنا ان علیا قدم من الیمن بھدی وساق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ
ھدیا قال لعلی بما اھللت قال قلت اللھم انی اھل بما اھل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعی الھدی قال

فَلَا تَحِلَّ **ترجمہ** امام جعفر صادق رضہ سے روایت ہے مجھسے بیان کیا میرے والد امام محمد باقر رضہ نے کہا کہ ہم جابر بن عبد اللہ پاس آئے اور اون سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو اونہوں نے کہا حضرت علی تشریف لائے یمن سے ہدی لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ہدی لیکر چلے تھے آپ نے فرمایا علی سے تم نے کاہیکا احرام باندہا اونہوں نے کہا میں نے کہا یا اللہ میں احرام باندہتا ہون اوس چیز کا جسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندہا اور میرے ساتھ ہدی ہے آپنے فرمایا تو احرام نہ کہول جبتک حج سے فارغ نہو

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَأَهْدَى عَلِيٌّ لَهُ هَدْيًا **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے حضرت علی صدقے کا کام کر کے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے کاہیکا احرام باندہا ہے علی اونہوں نے کہا جو آپنے باندہا آپنے فرمایا تو ہدی دے اور احرام باندہے رہ جیسے تو باندہے ہے جابر نے کہا علی بھی اپنے لیے ہدی لائے تھے

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَبْتُ مَعَهُ أَوَاقِيَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَدَ فَاطِمَةَ قَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ قَالَ فَتَخَطَّيْتُهُ فَقَالَتْ لِي مَا لَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَحَلُّوا قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے میں حضرت علی رضہ کے ساتھ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو مقرر کیا یمن پر میں نے اون کے ساتھ کئی اوقیے کمائے (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (مکہ میں) تو فاطمہ زہرا کو دیکھا اونہوں نے گہر میں خوشبو پہیلائی ہے علی نے کہا تم اون سے کہا تم نے برا کیا اونہوں نے کہا تمہیں کیا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا اونہوں نے احرام کہول ڈالا علی نے کہا میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سا احرام باندہا ہے پہر میں آپ پاس آیا آپ نے فرمایا تو نے کیا کیا ہے میں نے کہا آپکا احرام باندہا ہے آپنے فرمایا میں نے تو قران کیا ہے اور ہدی ساتھ لایا ہون

إِذَا أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ هَلْ يَجْعَلُ مَعَهَا حَجًّا

اگر عمرے کا احرام باندہے تو اوسکے ساتھ حج بھی کر سکتا ہے

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نُزُولِ الْحَجَّاجِ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَأَنَا أَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ قَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ فَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر نے حج کا ارادہ کیا جس سال حجاج بن یوسف نے لڑائی کی تہی عبد اللہ بن زبیر سے لوگون نے کہا وہان لڑائی ہونیوالی ہے ایسا نہو لوگ تم کو روکیں اونہوں نے کہا اللہ فرماتا ہے تم کو رسول

عَلِيٌّ عَلَى الْيَمَنِ

نخاف

اسد کی پیروی کرنا بہتر ہے اوس وقت مین وہی کرونگا جیسا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے کیا تہا صلح حدیبیہ کے زمانے مین جب
کافرون نے آپ کو مکے مین آنے سے روکا تہا آپنے مجبور ہوکر قربانی کاٹ ڈالی اور بال منڈائی احرام کہولڈالا پہر دوسری سال آپنے
عمرے کی قضا کی امین نے تم کو گواہ کیا کہ مین نے اپنے اوپر عمرہ واجب کیا پہر نکلے جب بیدا مین پہونچے تو کہا حج اور عمرہ ایک ہی ہین مین
تم کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے حج واجب کیا عمرے کے ساتہہ اور ہدی لی گئی جسکو قدید (ایک مقام کا نام ہے) مین خریدا تہا پہر دونون کو
پکارتے ہوے مکے مین آئے اور طواف کیا بیت اسد کا اور صفا مروہ دوڑے بس اس سے زیادہ نہ کیا نہ قربانی کو نحر کیا نہ سر منڈایا نہ
بال کترائے نہ کسی چیز کا استعمال کیا جو احرام مین درست نہین جب دسوین تاریخ ہوئی تو نحر کیا سر منڈایا اور خیال کیا کہ پہلے طواف سے
حج اور عمرہ دونون کا طواف ادا ہوگیا **ف** شافعی کا یہ مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک قارن کو دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیے
ف ابن عمر نے کہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تہا

كيف التلبية لبیک کیونکر کہے

عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل يقول لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة
لك والملك لا شريك لك وان عبد الله بن عمر كان يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يركع بذي الحليفة
ركعتين ثم اذا استوت به الناقة قائمة عند مسجد ذي الحليفة اهل بهؤلاء الكلمات **ترجمہ** ابن عمر سے
روایت ہے مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو پکارتے سنا آپ فرماتے تہے لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد
والنعمة لک والملک لا شریک لک یعنی حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین یا اسد حاضر ہون حاضر تیرا کوئی ساتہی نہین شکر اور احسان تیرا
ہے سلطنت تیری ہے کوئی تیرا ساجہی نہین عبد اسد بن عمر نے کہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم ذو الحلیفہ مین دو رکعتین پڑہتے پہر جب
اونٹ آپ کو لیکر کہڑا ہوتا مسجد کے پاس تو آپ ان کلمون کو پکار کر کہتے **عن** عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه كان يقول لبيك اللهم لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك **ترجمہ** عبد اسد
بن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم فرماتے تہے لبیک اللہم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک
لک **عن** عبد الله بن عمر قال تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك
ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك **ترجمہ** عبد اسد بن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم لبیک یون
کہتے لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک **عن** عبد الله بن عمر قال كانت
تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك
لك وزاد فيها ابن عمر لبيك لبيك وسعديك والخير في يديك والرغباء اليك والعمل **ترجمہ** عبد اسد بن عمر سے روایت ہے
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم لبیک یون کہتے لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک ابن عمر نے
اتنا زیادہ کیا اس مین لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والرغباء الیک والعمل یعنی حاضر ہون تیری خدمت مین میری سعادت ہے
تجہہ پاس آنے مین بہلائی تیری ہاتہہ مین ہے رغبت تیری طرف ہے اور عمل بہی تیرے لیے ہے **عن** عبد الله بن مسعود قال كان

مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ **ترجمہ**
عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک یوں کہتے لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد
والنعمۃ لک **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

ت
الخلق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے لبیک الہ الخلق یعنی حاضر ہوں تیری خدمت میں اے اللہ تمام مخلوق کے **رَفْعُ الصَّوْتِ**
بِالْاِهْلَالِ بلند آواز سے لبیک کہنا **عن** خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِيْ
جِبْرِيْلُ وَقَالَ لِيْ يَا مُحَمَّدُ مُرْ اَصْحَابَكَ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ **ترجمہ** خلاد بن السائب سے روایت ہے انہوں
نے سنا اپنے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرو اپنے صحابہ کو پکار
کر لبیک کہنے کا **الْعَمَلُ فِي الْاِهْلَالِ** احرام کب باندہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِيْ دُبُرِ
الصَّلٰوةِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہا نماز پڑہکر **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ وَاَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ **ترجمہ**
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ظہر کی بیدا میں (ایک میدان ہے ذو الحلیفہ کے پاس جو مدینے سے چھ
میل ہے) پھر سوار ہوئے اور بیدا کے پہاڑ پر چڑہے اور حج اور عمرے کی لبیک پکاری ظہر پڑہکر **عن** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلّٰى وَهُوَ صَامِتٌ حَتّٰى اَتَى الْبَيْدَاءَ **ترجمہ**
امام جعفر صادق نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے جابر رضی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بیان میں آپ ذو الحلیفہ میں آئے
اور نماز پڑہی پھر چپ رہے یہاں تک کہ بیدا میں آئے **عن** سَالِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ
فِيْهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ
ترجمہ سالم نے سنا اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رضی سے وہ کہتے تھے یہ تمہارا بیدا ہے جس میں تم جھوٹ بولتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے پر آپ نے احرام نہیں باندہا مگر ذو الحلیفہ کی مسجد سے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهٗ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِيْ بِهٖ قَائِمَةً **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سوار ہوتے تھے اپنی اونٹنی پر ذو الحلیفہ میں پھر لبیک پکارتے جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدہے
کھڑی ہوتی **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدہی ہوتی **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ
جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ تُهِلُّ اِذَا اسْتَوَتْ بِكَ نَاقَتُكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهِلُّ
اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ وَانْبَعَثَتْ **ترجمہ** عبید اللہ بن جریج سے روایت ہے میں نے ابن عمر سے کہا تم لبیک پکارتے ہو جب
اونٹنی تم کو اوٹہاتی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے تھے جب اونٹنی آپ کو لیکر کہڑی ہوتی **اِهْلَالُ**

النفساء نفاس والی عورت کیا کرے عن جابر بن عبد اللہ قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسع
سنین لم یحج ثم اذن فی الناس بالحج فلم یبق احد یقدر ان یاتی راکبا او راجلا الا قدم فتدارک الناس
لیخرجوا معہ حتی جاء ذا الحلیفۃ فولدت اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ صنعہ
علیہ وسلم فقال اغتسلی واستثفری بثوب ثم اہلی ففعلت مختصر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینے میں رہے حج نہیں کیا پھر لوگوں کو خبر دی گئی حج کی لیے کوئی شخص باقی نہ رہا
جس کو طاقت تھی سوار یا پیدل آنے کی مگر آیا لوگ آگے پیچھے ہوئے نکلنے کے لیے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ
میں تشریف لائے وہاں اسما بنت عمیس جنین محمد بن ابی بکر کو اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا آپ نے فرمایا
غسل کر پھر لنگوٹ باندھ اور لبیک پکار اونھوں نے ایسا ہی کیا یہ حدیث مختصر ہے ایک شخص حدیث سے عن جابر قال
نفست اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسالہ کیف
تفعل فامرہا ان تغتسل وتستثفر بثوبہا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے اسما بنت عمیس جنین محمد بن ابی بکر کو اونھوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوا بھیجا میں کیا کروں آپ نے فرمایا غسل کرے اور ایک کپڑے کا لنگوٹ کس لے

فی المہلۃ بالعمرۃ تحیض وتخاف فوت الحج ایک عورت نے عمرے کا احرام باندھا ہو پھر اوسکو حیض آجاوے اور حج کے جاتے رہنے کا ڈر ہو
تو کیا کرے عن جابر بن عبد اللہ قال اقبلنا مہلین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحج مفرد واقبلت
عائشۃ مہلۃ بعمرۃ حتی اذا کنا بسرف عرکت حتی اذا قدمنا طفنا بالکعبۃ وبالصفا والمروۃ فامرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحل منا من لم یکن معہ ہدی قال فقلنا حل ماذا قال الحل کلہ فواقعنا
النساء وتطیبنا بالطیب ولبسنا ثیابنا ولیس بیننا وبین عرفۃ الا اربع لیال ثم اہللنا یوم الترویۃ ثم
دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ فوجدہا تبکی فقال ما شانک فقالت شانی انی قد حضت
وقد حل الناس ولم احلل ولم اطف بالبیت والناس یذہبون الی الحج الآن فقال ان ہذا امر کتبہ اللہ علی
بنات آدم فاغتسلی ثم اہلی بالحج ففعلت ووقفت المواقف حتی اذا طہرت طافت بالکعبۃ وبالصفا و بالموافق
المروۃ ثم قال قد حللت من حجتک وعمرتک جمیعا فقالت یا رسول اللہ انی اجد فی نفسی انی لم اطف با
لبیت حتی حججت قال فاذہب بہا یا عبد الرحمن فاعمرہا من التنعیم وذلک لیلۃ الحصبۃ ترجمہ جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم لبیک پکارتی ہوئے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حج کی اور عائشہ نے لبیک پکاری
ہوئیں عمرے کی جب ہم سرف میں پہنچے تو اون کو حیض آگیا یہانتک کہ ہم لوگ مکے میں پہونچے اور طواف کیا کعبے کا اور صفا مروہ دوڑے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا احرام کھولنے کا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو ہم نے کہا کیا چیزیں ہم کو حلال ہوگئے
(جو اصطلاح میں تمتع نہیں) آپ نے فرمایا ہر چیز پھر ہم نے عورتوں سے جماع کیا اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے اور نویں تاریخ میں صرف

چار راتین باقی تہین پھر آٹھوین تاریخ ہمنے احرام باندہا حج کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پاس آئے دیکہا تو وہ رو رہی ہین آپنے فرمایا تجھے کیا ہوا وہ بولین مجھکو حیض آگیا اور لوگون نے احرام کہولا مین نے نہین کہولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا (تو ابھی تک مین عمرے سے فارغ نہین ہوئی) اور لوگ اب حج کو جاتے ہین (میرا حج بھی گیا) آپ نے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ نے لکھدی ہے آدم کے بیٹیون کے لیے اب تو غسل کر اور حج کا لبیک پکار۔ انھون نے ایسا ہی کیا اور سب جگہون مین ٹھہرین (یعنی منا اور عرفات اور مزدلفہ مین) جب حیض سے پاک ہوئین تو طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا پھر فرمایا اب تو حلال ہوگئی حج اور عمرہ دونون سے انھون نے کہا میرے دل مین کہٹکتا ہے مینے طواف نہین کیا کعبے کا حج سے پہلے (تو عمرہ کیسے ادا ہوا) آپ نے فرمایا اچھا عبدالرحمن (حضرت عائشہ کے بہائی تھے) انکو لیجا اور عمرہ کرالا تنعیم سے (جو ایک مقام ہے مکے سے تین کوس پر اب عمرہ کا احرام اکثر وہین سے باندھتے ہین) اور یہ واقعہ لیلۃ الحصبہ مین ہوا یعنی جس رات محصب مین اوترتے ہین (محصب ایک مقام ہے مکے سے ایک میل پر وہان منا سے لوٹتے ہوئے ٹھہرتے ہین بارہوین یا تیرہوین تاریخ کو)

عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع فاھللنا بعمرۃ ثم قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی فلیھلل بالحج مع العمرۃ ثم لا یحل حتی یحل منھما جمیعا فقدمت مکۃ وانا حائض فلم اطف بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ فشکوت ذلک الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال انقضی رأسک وامتشطی واھلی بالحج ودعی العمرۃ ففعلت فلما قضیت الحج ارسلنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مع عبد الرحمن بن ابی بکر الی التنعیم فاعتمرت قال ھذہ مکان عمرتک فطاف الذین اھلوا بالعمرۃ بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد ان رجعوا من منی لحجھم واما الذین جمعوا الحج والعمرۃ فانما طافوا طوافا واحدا

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع مین تو ہم نے عمرے کا احرام باندہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتھ ہدی ہو تو وہ حج اور عمرے کا احرام دونون باندھے پھر احرام نہ کہولے جبتک دونون سے فارغ نہ ہو مین جب مکے مین پہونچی تو مجھکو حیض آگیا تھا طواف نہین کیا کعبے کا نہ صفا مروہ دوڑے پھر مینے شکایت کی اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سر کہول ڈال اور کنگہی کر اور حج کا احرام باندھ اور عمرہ چہوڑدے مین نے ایسا ہی کیا جب حج کر چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کو بہیجا مینے عمرہ کیا آپنے فرمایا یہ تیرے عمرے کا مقام ہے تو جن لوگون نے عمرے کا احرام باندہا تہا انہون نے طواف کیا اور سعی کی پھر احرام کہول ڈالا پھر جب (حج کر کے) منا سے لوٹے تو دوسرا طواف کیا حج کا اور جن لوگون نے جمع کیا تہا حج اور عمرے کو (یعنی قران کیا تہا) انہون نے ایک ہی طواف کیا۔

الاشتراط فی الحج حج مین شرط کرلینا

ف یعنی احرام کے وقت اسی طرح کہنا کہ اگر مجھے مکے تک پہونچنا نہ ہوگا تو جہان تک پہونچ سکونگا وہین احرام کہول ڈالونگا اس شرط کا فائدہ یہ ہے کہ اسکو احرام کہول ڈالنا درست ہوگا جہان وہ بیماری کیوجہ سے مجبور ہو جاوے اور آگے نہ جاسکے اور ہدی کی (ذبح) کرنے کا منا مین انتظار نہ کرنا پڑیگا جیسے اور احصار مین ہوتا ہے

عن ابن عباس ان ضباعۃ ارادت الحج فامرھا النبی صلی

اللہ علیہ وسلم ان تشترط ففعلت عن امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ضباعہ نے ارادہ کیا حج کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم کیا شرط کرنیکا اور اوس نے ایسا ہی کیا آپکے حکم سے

کیف یقول اذا اشترط شرط کرتے وقت کیا کہے

عن هلال بن خباب قال سألت سعيد بن جبير عن الرجل يحج يشترط قال الشرط بين الناس فحدثته حديثه يعني عكرمة فحدثني عن ابن عباس ان ضباعة بنت الزبير بن عبد المطلب اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني اريد الحج فكيف اقول قال قولي لبيك اللهم لبيك ومحلي من الارض حيث تحبسني فان لك على ربك ما استثنيت ترجمہ ہلال بن خباب سے روایت ہے میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا آدمی حج میں شرط کرے اونہوں نے کہا شرط لوگوں میں ہوتی ہے میں نے اون سے حدیث بیان کی عکرمہ کی اونہوں نے حدیث بیان کی ابن عباس سے کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا قصد ہے حج کرون تو کیا کہوں آپنے فرمایا کہہ لبیک اللہم لبیک اور میری جگہہ احرام کہولنے کی وہی ہے جہاں تو مجھے روک دیوے کیونکہ جو تو نے شرط کی وہ تیری پروردگار کیطرف ہے

عن ابن عباس قال جاءت ضباعة بنت الزبير الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني امرأة ثقيلة واني اريد الحج فكيف تأمرني ان اهل قال اهلي واشترطي ان محلي حيث حبستني ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ضباعہ بنت زبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں بیمار ہوں اور میری نیت حج کی ہے تو کیا حکم فرماتے ہیں آپ مجھکو احرام باندھنے میں آپنے فرمایا احرام باندھ اور شرط کرلے کہ میرا احرام کہولنے کی جگہہ وہی ہے جہاں تو مجھکو روک دیوے

عن عائشة قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ضباعة فقالت يا رسول الله اني شاكية واني اريد الحج فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم حجي واشترطي ان محلي حيث تحبسني ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ پاس آئے وہ بولی یا رسول اللہ میں بیمار ہوں اور حج کرنا چاہتی ہوں آپنے فرمایا حج کر اور شرط کرلے کہ میرے احرام کہولنے کی وہی جگہہ ہے جہاں تو روک دیوے

ما يفعل من حبس عن الحج ولم يكن اشترط جو شخص حج سے رک جاوے لیکن اوسنے شرط نہ کی ہو تو کیا کرے

عن سالم قال كان ابن عمر ينكر الاشتراط في الحج ويقول اليس حسبكم سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن حبس احدكم عن الحج طاف بالبيت وبالصفا والمروة ثم حل من كل شيء حتى يحج عاما قابلا ويهدي ويصوم ان لم يجد هديا ترجمہ سالم سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر انکار کرتے تھے حج میں شرط کرنیسے اور کہتے تھے کیا بس نہیں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اگر کوئی تم میں سے روکدیا جاوے حج سے تو طواف کرے کعبہ کا اور صفا مروہ کا اسکے بعد پھر ہر چیز اوس کو درست ہو جاوے گی یہانتک کہ حج کرے دوسرے سال اور قربانی دے اور جو نہ ہو تو روزے رکھے

عن سالم عن ابيه انه كان ينكر الاشتراط في الحج ويقول ما حسبكم سنة نبيكم صلى الله عليه وسلم انه لم يشترط فان حبس احدكم حابس فليات البيت فليطف به وبين الصفا والمروة ثم ليحلق او ليقصر ثم ليحلل وعليه الحج من قابل ترجمہ سالم سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ انکار کرتے تھے حج میں شرط

کرینگا اور کہتی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط نہیں کی اگر تم میں سے کسیکو روکنے والا روک دیوے تو بیت اللہ تک آوے
اور طواف کرے اور صفا مروہ دوڑے پھر سر منڈا دوے یا بال کترا دے پھر احرام کھول ڈالے اور دوسرے سال حج کرے **اشعار الھدی**
ہدی کو اشعار کرنا **ف** یعنی ایکطرف سے کوہان کے ایک زخم کردینا اور یہ نشانی ہے اس بات کی کہ وہ جانور ہدی کا ہے عرب لوگ جب
یہ نشانی دیکھتے تو اوس جانور کو نہ لوٹتے **عن** المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم قالا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم زمن الحدیبیۃ فی بضع عشرۃ مائۃ من اصحابہ حتی اذا کانوا بذی الحلیفۃ قلد الھدی واشعر واحرم
بالعمرۃ مختصر ترجمہ مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ
کے سال کئی سو اصحاب لیکر نکلے جب ذو الحلیفہ میں پہنچے تو ہدی کی تقلید (گلے میں ڈالنا کسی چیز کا جیسے جوتی یا پوست وغیرہ
نشانی کے لیے) کی اور اشعار کیا اور احرام باندھا عمرے کا **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشعر بدنہ
ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا اپنی اونٹنی کا **ای** الشقین یشعر کس طرف
الف جف نہ — سے اشعار کرے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشعر بدنتہ من الجانب الایمن وسلت الدم عنہا
واشعرھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا اپنی اونٹنی کا داہنی طرف سے اور پونچھ ڈالا
خون اوس سے **باب** سلت الدم عن البدن بدن سے خون پونچھ ڈالنا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لما کان بذی الحلیفۃ امر ببدنتہ فاشعر فی سنامہا من الشق الایمن ثم سلت عنہا وقلدھا نعلین فلما استوت
بہ علی البیداء اھل ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ذو الحلیفہ میں تھے تو حکم کیا اپنی اونٹ کو کوہان
چیرنے کا داہنی طرف سے پھر خون پونچھا وہاں سے اور گلے میں اوس کے دو جوتیاں لٹکائیں جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی ہوئی
بیدا پر تو لبیک پکاری **فتل** القلائد اونکے گلے کے ہار بٹنا **عن** عائشۃ انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یھدی من المدینۃ فافتل قلائد ھدیہ ثم لا یجتنب شیئا مما یجتنبہ المحرم ترجمہ ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی بھیجتے مدینے سے تو میں ہار گوندھا آپکی ہدی کا پھر پرہیز نہ کیا کسی چیز سے
تقلھا — (اسلیے کہ ہار بٹنے سے احرام نہیں ہوتا جبتک ہدی کے ساتھ روانہ نہ ہو) جن چیزون سے محرم پرہیز کرتا ہے **عن** عائشۃ قالت کنت
افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیبعث بہا ثم یاتی ما یاتی الحلال قبل ان یبلغ الھدی محلہ
ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے ہار بٹتی پھر آپ ہدی کو روانہ کر دیتے اور جو
کام حلال (یعنی جو احرام) لوگ کرتے ہیں وہ کرتے یہانتک کہ ہدی اپنی جگہہ پہونچے **عن** عائشۃ قالت ان کنت لافتل قلائد ھدی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یقیم ولا یحرم ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہدی کے ہار بٹتی تھی پھر آپ ٹھہری رہتے اور احرام نہ باندھتے **عن** عائشۃ قالت کنت افتل القلائد لھدی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فیقلد ھدیہ ثم یبعث بہا ثم یقیم لا یجتنب شیئا مما یجتنبہ المحرم **عن** عائشۃ قالت لقد رایتنی

أَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **مَا يُفْتَلُ**
مِنْهُ الْقَلَائِدُ ہار کس چیز کے بٹنا چاہیے عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا
ثُمَّ أَصْبَحَ فِينَا فَيَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ وَمَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے ان
ہاروں کو بٹا تھا اون سے جو ہمارے پاس تھی پھر صبح ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کام کرتے رہے جو بن احرام لوگ کرتے ہیں اور
جو لوگ اپنی بی بیوں سے کرتے ہیں **تَقْلِيدُ الْهَدْيِ** ہدی کے گلے میں کچھ لٹکانا عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ فَقَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ
رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ ترجمہ ام المومنین حفصہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہوا انہوں
نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ کیا احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے سر کے بالوں کو جمایا اور ہدی کے گلے میں ہار لٹکایا میں
احرام نہیں کھولوں گا جب تک نحر (قربانی) نہ کروں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَشْعَرَ
الْهَدْيَ فِي جَانِبِ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ أَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَقَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ
لَبَّى وَأَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَأَهَلَّ بِالْحَجِّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذو الحلیفہ میں تشریف لائے اور ہدی
کا اشعار کیا داہنی طرف کوہان میں اور دو جوتیاں اوسکے گلے میں لٹکائیں پھر سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر جب بیدا میں اونٹنی آپ کو
لیکر سیدھی ہوئی اوس وقت آپ نے لبیک کہی اور ظہر کے وقت احرام باندھا اور حج کا لبیک پکارا **تَقْلِيدُ الْإِبِلِ** اونٹ کے گلے میں ہار
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَوَجَّهَهَا
إِلَى الْبَيْتِ وَبَعَثَ بِهَا وَأَقَامَ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حَلَالًا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹے پھر آپ نے ان کے گلے میں لٹکائے اور ان کا اشعار کیا اور روانہ کر دیا بیت اللہ کی طرف اور آپ
ٹھیرے رہے اور کوئی چیز آپ پر حرام نہیں ہوئی جو حلال تھی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں
کے ہار بٹے پھر آپ محرم نہیں ہوئے نہ کپڑے پہننا چھوڑے **تَقْلِيدُ الْغَنَمِ** بکریوں کے ہار لٹکانا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ
قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں
کی جو ہدی ہوتی تھیں (یعنی کعبہ کو بھیجی جاتی تھیں قربانی کو لیے) ہار بٹتی تھی عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُهْدِي الْغَنَمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی بھیجتے تھے بکریوں کی عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى مَرَّةً غَنَمًا وَقَلَّدَهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بکریاں ہدی کیا
اور ان کے گلے میں ہار لٹکائے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کے ہار بٹتی تھی جو ہدی کی جاتی تھیں پھر آپ

محرم نہ ہوتے عن عائشۃ قالت کنا نقلد الشاۃ فیرسل بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلالا لم یحرم
منہ شیئ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ہم ہار لٹکاتے تھے بکری کو گلے مین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو بہیجتے
تھے اور حلال ہی رہتے کسی چیز سے پرہیز نہین کرتے تھے **تقلید الھدی نعلین** ہدی کے گلے مین دو جوتیان لٹکانا عن

ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اتی ذا الحلیفۃ اشعر الھدی من جانب السنام الایمن ثم اماط
عنہ الدم ثم قلدہ نعلین ثم رکب ناقتہ فلما استوت بہ البیداء لبی واحرم عند الظھر واھل
بالحج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ذو الحلیفہ مین آئے تو اشعار کیا ہدی کا داہنی طرف سے
پہر خون صاف کیا پہر دو جوتیان لٹکائین پہر سوار ہوئے اونٹنی پر جب وہ سیدہی ہوئی بیدا مین لبیک تو حج کا احرام باندہا
ظہر کے وقت اور لبیک پکاری حج کی **ھل یحرم اذا قلد** جب ہدی کے گلے مین ہار لٹکا وے تو احرام باندہے یا نہین عن جابر انھم

کانوا اذا کانوا حاضرین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ بعث بالھدی فمن شاء احرم ومن شاء
ترک ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی بہیجی تو سب لوگ مدینہ مین موجود تھے جس نے چاہا احرام
باندہا اور جس نے چاہا نہ باندہا **ھل یوجب تقلید الھدی احراما** کیا ہدی کو تقلید کرنے سے احرام بندہ جاتا ہے عن عائشۃ

قالت کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم یقلدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بیدہ ثم یبعث بھا مع ابی فلا یدع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا احلہ اللہ عز وجل لہ حتی ینحر
الھدی ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کی ہار بٹتی اپنے ہاتہ سے پہر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتہ سے وہ ہار اون کے گلے مین ڈالتے اور روانہ کر دیتے اون کو میرے باپ کے ساتہ اور آپ کوئی چیز نہ چہوڑتے
جسکو اللہ نے حلال کیا آپ کے لیے یہانتک کہ ہدی کٹ جاتی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا اگر کوئی شخص ہدی کے جانورون کو
قربانی کے لیے کعبہ کو روانہ کر دے لیکن خود اون کے ساتہ نہ جاوے یا احرام کی نیت نہ کرے تو محرم نہین ہوتا عن عائشۃ قالت
کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم لا یجتنب شیئا مما یجتنبہ المحرم ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کی ہار بٹتی تہی پہر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے محرم پرہیز کرتا ہے عن
عائشۃ کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا یجتنب شیئا قالت ولا نعلم الحاج یحلہ الا
الطواف بالبیت ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کی ہار بٹتی تہی پہر آپ کسی چیز
سے پرہیز نہ کرتے اور ہم نہین جانتے کہ حج کرنیوالا حلال ہوتا ہو سوا طواف کے اور کسی چیز سے **ف** یعنی جب طواف الزیارت کر لے تو احرام کہل
جاتا ہے اور سب چیزین جنکا استعمال احرام مین منع تہا درست ہو جاتی ہین عن عائشۃ قالت کنت لافتل القلائد لھدی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویخرج بالھدی مقلدا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقیم ما یمتنع من نسائہ
ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹتی تہی پہر ہدی روانہ ہو جاتی ہار پہنکر

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں رہتے اپنی عورتوں سے پرہیز نہیں کرتے عن عائشة قالت لقد رأيتني افتل قلائد هدي
رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغنم فيبعث بها ثم يقيم فينا حلالا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے ہار بٹتی پھر آپ اوس کو روانہ کردیتے اور گھر میں رہتے حلال یعنی بغیر احرام کے **سوق**
الهدي ہدی کو اپنے ساتھ لیجانا عن جابر يحدث ان النبي صلى الله عليه وسلم ساق هديا في حجته ترجمہ جابر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی اپنے ساتھ لے گئے حج میں **ركوب البدنة** ہدی کے جانور پر سوار ہونا عن
ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدنة قال اركبها قال يا رسول الله انها
بدنة قال اركبها ويلك في الثانية او في الثالثة ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص
کو دیکھا ہدی کا اونٹ ہانک رہا تھا (اور چلتے چلتے تھک گیا تھا) آپ نے فرمایا سوار ہو جا اوس پر وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار
ہو جا خرابی ہو تیری یہ دوسری یا تیسری بار آپ نے فرمایا عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق
بدنة فقال اركبها قال انها بدنة قال اركبها قال انها بدنة قال في الرابعة اركبها ويلك ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا ہدی کا اونٹ ہانکتے ہوئے فرمایا سوار ہو جا اوس پر وہ بولا ہدی ہے آپ نے فرمایا
سوار ہو جا وہ بولا ہدی ہے آپ نے چوتھی بار میں فرمایا سوار ہو جا خرابی ہو تیری **ركوب البدنة لمن جهده المشي** چلتے
چلتے تھک جاوے وہ ہدی کے جانور پر چڑھ لیوے عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدنة وقد جهده
المشي فقال اركبها قال انها بدنة قال اركبها وان كانت بدنة ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو دیکھا اونٹ ہانک رہا تھا ہدی کا اور چلتے چلتے تھک گیا تھا آپ نے فرمایا سوار ہو جا اوس پر وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا
سوار ہو جا اگرچہ ہدی کا ہے **ركوب البدنة بالمعروف** ہدی کے جانور پر ضرورت کے وقت چڑھنا عن ابي الزبير قال سمعت
جابر بن عبد الله يسأل عن ركوب البدنة فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اركبها بالمعروف اذا
الجئت اليها حتى تجد ظهرا ترجمہ ابو الزبیر سے روایت ہے جابر سے پوچھا گیا ہدی کے جانور پر چڑھنا کیسا ہے انہوں نے کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے چڑھ اوس پر دستور کے موافق (یعنی زیادتی مت کر اور معمول سے زیادہ اوس کو مت ستا)
جب تو لاچار ہو یہاں تک کہ دوسری سواری پاوے **اباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدي** جو شخص ہدی ساتھ نہ لیجاوے
وہ حج کا احرام فسخ کرکے عمرہ کر کے احرام کھول سکتا ہے عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نرى
الا الحج فلما قدمنا مكة طفنا بالبيت امر رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يكن ساق الهدي ان يحل فحل من لم يكن
ساق الهدي ونساؤه لم يسقن فاحللن قالت عائشة فحضت فلم اطف بالبيت فلما كانت ليلة الحصبة قلت
يا رسول الله يرجع الناس بعمرة وحجة وارجع انا بحجة قال وما كنت طفت ليالي قدمنا مكة قلت لا قال فاذهبي
مع اخيك الى التنعيم فاهلي بعمرة ثم موعدك مكان كذا وكذا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور نیت نہین تھی مگر حج کی جب مکے مین ائے تو طواف کیا بیت اللہ کا اور آپ نے حکم دیا اوس شخص کو جو ہدی نہ
لایا ہو احرام کھول ڈالنے کا تو احرام کھول ڈالا اون لوگون نے جو ہدی نہ لائے تھے اور آپ کی بیبیان بھی ہدی نہین لائین تہین اونھون
نے بھی احرام کھول ڈالا حضرت عائشہ نے کہا مجھکو حیض آگیا اسوجہ سے مین نے طواف نہین کیا بیت اللہ کا جب محصب کی
رات ہوئی (یعنی تیرہوین یا بارہوین شب) مین نے عرض کیا یارسول اللہ لوگ عمرہ اور حج کرکے اپنے گھرونکو جاوین گے اور مین صرف
حج کرکے جاؤن آپ نے فرمایا کیا تو نے طواف نہین کیا اون راتون مین جب ہم مکے مین آئے مین نے کہا نہین (اسوجہ سے کہ مین حائضہ
ہوگئی تھی) آپ نے فرمایا تو جا اپنی بھائی کے ساتھ تنعیم تک اور عمرہ کا احرام باندھ پھر فلان مقام پر ہم سے ملنا **عن** عائشۃ
قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نری الا انہ الحج فلما دنونا من مکۃ امر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی ان یقیم علی احرامہ ومن لم یکن معہ ھدی ان یحل **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ
سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج ہی کی نیت سے جب مکے کے قریب پہونچے تو آپ نے حکم دیا جس کے ساتھ ہدی
تھی وہ احرام باندھے رہے اور جس کے ساتھ ہدی نہین ہے وہ احرام کھول ڈالے **عن** جابر قال اھللنا اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بالحج خالصا لیس معہ غیرہ خالصا وحدہ فقدمنا مکۃ صبیحۃ اربع مضت من ذی الحجۃ
فامرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلوا واجعلوھا عمرۃ فبلغہ عنا انا نقول لما لم یکن بیننا وبین عرفۃ الا خمس
امرنا ان نحل فنروح الی منی ومذاکیرنا تقطر من المنی فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخطبنا فقال قد بلغنی
الذی قلتم وانی لابرکم واتقاکم ولولا الھدی لحللت ولو استقبلت من امری ما استدبرت ما اھدیت قال
وقدم علی من الیمن فقال بما اھللت قال بما اھل بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاھد وامکث حراما کما
انت قال وقال سراقۃ بن مالک بن جعشم قال یا رسول اللہ ارایت عمرتنا ھذہ لعامنا ھذا او للابد قال ھی
للابد **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ہم نے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے احرام باندھا صرف حج کی نیت سے فقط حج ہی کے
واسطے پھر ہم مکے مین پہونچے ذی الحجہ کے چوتھی تاریخ صبح کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام کھول ڈالو اور عمرہ کرلو (یعنی حج کو موقوف
رکھو اور عمرہ کرکے احرام کھول ڈالو) آپ کو ہماری یہ بات پہونچی ہم کہتے تھے جب عرفے کے پانچ دن باقی ہین اور ہم نے احرام کھول ڈالا تو ہم ناگہ ہم
جاوینگے اپنے اعضای تناسل سے منی بہاتے ہوے (یعنی جماع سے فارغ ہوئے ہون گے کہ حج کا احرام باندھا تو گویا منی ذکر سے بہہ رہی ہے) آپ
خطبے کو کھڑے ہوے اور فرمایا مین نے تمھاری بات سنی مین تم سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہون اگر مین ہدی نہ لاتا تو احرام کھول ڈالتا اگر
پہلے مجھے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا تو مین ہدی نہ لاتا حضرت علی یمین سے آئے آپ نے فرمایا تم نے کاہیکا احرام باندھا انھون نے کہا جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا آپ نے فرمایا تو ہدی بھیج اور احرام باندھے رہ جیسے باندھے ہے۔ سراقہ بن مالک نے کہا یارسول اللہ یہ عمرہ
ہمارا اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے **عن** سراقۃ بن مالک بن جعشم انہ قال یا رسول اللہ ارایت
عمرتنا ھذہ لعامنا ام لابد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی للابد **ترجمہ** سراقہ نے کہا یارسول اللہ یہ عمرہ اسی سال کے

لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے عن سراقة تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم وتمتعنا معه فقلنا ألنا
خاصة أم لأبد قال بل لأبد ترجمہ سراقہ سے روایت ہے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی تمتع کیا آپ کے ساتھ پھر ہم نے
کہا کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں ہمیشہ کے لیے ہے عن بلال قال قلت يا رسول الله أفسخ
الحج لنا خاصة أم للناس عامة قال بل لنا خاصة ترجمہ بلال سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا حج کا فسخ کرنا
خاص ہمارے لیے ہے یا سب لوگوں کے لیے آپ نے فرمایا نہیں خاص ہم لوگوں کے لیے عن أبي ذر في متعة الحج قال كانت لنا
خاصة ترجمہ ابوذر سے روایت ہے تمتع حج میں خاص ہمارے لیے تھا عن أبي ذر قال في متعة الحج ليست لكم ولستم منها رخصة
في شيء إنما كانت رخصة لنا أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے انہوں نے کہا حج کا تمتع
تمہارے واسطے نہیں ہے نہ تم کو اوس سے علاقہ ہے وہ خاص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے رخصت تھی عن أبي ذر
قال كانت المتعة رخصة لنا ترجمہ ابوذر سے روایت ہے متعہ خاص رخصت تھی ہمارے لیے عن عبد الرحمن بن أبي الشعثاء
قال كنت مع إبراهيم النخعي وإبراهيم التيمي فقلت لقد هممت أن أجمع العام الحج والعمرة فقال إبراهيم لو كان
أبوك لم يهم بذلك قال وقال إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي ذر قال إنما كانت المتعة لنا خاصة ترجمہ عبد الرحمن
بن شعثا سے روایت ہے میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے ساتھ تھا میں نے کہا میرا قصد ہے اس سال حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کا ابراہیم نے
کہا کہ اگر تیرا باپ ہوتا تو ایسا قصد نہ کرتا ابراہیم تیمی نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے ابوذر سے سنا کہ متعہ خاص ہمارے لیے تھا عن
ابن عباس قال كانوا يرون أن العمرة في أشهر الحج من أفجر الفجور في الأرض ويجعلون المحرم صفرا ويقولون إذا برأ
الدبر وعفا الوبر وانسلخ صفر أو قال دخل صفر فقد حلت العمرة لمن اعتمر فقدم النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه الصفر
صبيحة رابعة مهلين بالحج فأمرهم أن يجعلوها عمرة فتعاظم ذلك عندهم فقالوا يا رسول الله أي الحل قال
الحل كله ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے لوگ سمجھتے تھے (جاہلیت میں) کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بڑا گناہ ہے اور محرم کو صفر کہتے تھے
اور کہتے تھے جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو اور بال اوسکے بڑھ جاویں اور صفر گزر جاوے یا صفر آ جاوے تو عمرہ حلال ہوا عمرہ کرنیوالے کو تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چوتھی تاریخ ذی الحجہ کی صبح کو مکے میں آئے حج کی لبیک پکارتے ہوئے پھر آپ نے صحابہ
کو حکم دیا حج کو عمرہ کرنے کا یا اون لوگوں کو ایک بڑا کام معلوم ہوا (اس لیے کہ جاہلیت سے اونکا عقیدہ یہ تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ
درست نہیں ہے) اونہوں نے کہا یا رسول اللہ عمرہ کرلینے سے کون کون سی چیزیں درست ہونگی آپ نے فرمایا سب چیزیں جو احرام میں
درست نہیں عن ابن عباس يقول أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة وأهل أصحابه بالحج وأمر من
لم يكن معه الهدي أن يحل وكان فيمن لم يكن معه الهدي طلحة بن عبيد الله ورجل آخر فأحلا ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ کے اصحاب نے حج کا پھر جن لوگوں کے ساتھ ہدی نہ تھی
اونکو آپ نے حکم دیا احرام کھولنے کا اور طلحہ بن عبید اللہ ایک شخص اور ان لوگوں میں سے تھے جنکے پاس ہدی نہ تھی انہوں نے احرام کھول ڈالا

احرام کہولڈالا عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هذه عمرة استمتعنا بها فمن لم يكن عنده
هدي فليحل الحل كله فقد دخلت العمرة في الحج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ
ہے جس سے فائدہ اوٹھایا ہمنے جسکے پاس ہدی نہو وہ حلال ہوجاوے سب طرح سے اور عمرہ حج میں داخل ہوگیا ما يجوز للمحرم
أكله من الصيد محرم کو کونسا شکار کہانا درست ہے عن أبي قتادة أنه كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى إذا كان ببعض طريق مكة تخلف مع أصحاب له محرمين وهو غير محرم فرأى حمارا وحشيا فاستوى
على فرسه ثم سأل أصحابه أن يناولوه سوطه فأبوا فسألهم رمحه فأبوا فأخذه ثم شد على الحمار
فقتله فأكل منه بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وأبى بعضهم فأدركوا رسول الله صلى الله عليه
وسلم فسألوه عن ذلك فقال إنما هي طعمة أطعمكموها الله عز وجل ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایکبار مکے کے راستے میں پیچھے رہ گئے اپنے یاروں کے ساتھ جو احرام باندھے تھے لیکن ابوقتادہ
کا احرام نہ تہا اونہوں نے ایک گورخر دیکھا اپنے گھوڑے پر چڑھے اور یاروں سے کوڑا مانگا اونہوں نے نہ دیا پھر نیزہ مانگا اونہوں نے
نہ دیا اونہوں نے آپ لیا اور گورخر کا پیچھا کیا آخر اوسکو مارا تو بعضے صحابہ نے (جو احرام باندھے تھے) اوسکا گوشت کہایا اور
بعضوں نے نہ کہایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آپ سے پوچھا آپنے فرمایا یہ ایک لقمہ تھا جو اللہ نے تم کو کہلایا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم اگر مدد نہ کرے شکار کرنے میں نہ بتلاوے نہ دکہاوے اور کوئی شکار کر لاوے تو اوسکو کہانا درست ہے
عن عبد الرحمن التيمي قال كنا مع طلحة بن عبيد الله ونحن محرمون فأهدي له طير وهو راقد فأكل
بعضنا وتورع بعضنا فاستيقظ طلحة فوفق من أكله وقال أكلناه مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ن فوفق
ترجمہ عبد الرحمن تیمی سے روایت ہے ہم طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے اونکو تحفہ آیا پرندی کا گوشت اور وہ سوتے تھے
تو بعضوں نے ہم میں سے کہایا اور بعضوں نے پرہیز کیا جب طلحہ جاگے تو وہ موافق ہوئے اون لوگوں کے جنہوں نے کہایا تہا
اور کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسکو کہایا ہے عن البهزي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
خرج يريد مكة وهو محرم حتى إذا كانوا بالروحاء إذا حمار وحش عقير فذكر ذلك لرسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال دعوه فإنه يوشك أن يأتي صاحبه فجاء البهزي وهو صاحبه إلى رسول الله صلى ن دعوه
الله عليه وسلم فقال يا رسول الله شأنكم بهذا الحمار فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر
فقسمه بين الرفاق ثم مضى حتى إذا كان بالأثاية بين الرويثة والعرج إذا ظبي حاقف في ظل فيه سهم
فزعم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر رجلا يقف عنده لا يريبه أحد من الناس حتى يجاوزه ترجمہ
زید بن کعب بہزی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے مکے کے قصد سے احرام باندھے ہوئے جب روحا میں پہنچے (وہ
ایک مقام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) تو ایک گورخر زخمی دیکھا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا

اوسکو پڑا رہنی دو اوسکا مالک آجاویگا اتنی مین بہزی آیا وہی اوسکا مالک تہا وہ بولا ای رسول اللہ اس گورخر کو آپ کے اختیار مین ہے
آپ نی ابو بکر کو حکم دیا اونہون نے اوسکا گوشت تقسیم کیا سب ساتہیون کو پہر آپ آگے بڑہے جب اثابہ مین پہونچے درمیان رویثہ اور عرج
(اثابہ اور رویثہ اور عرج سب مقامون کے نام ہین) تو دیکہا کہ ایک ہرن اپنا سر جہکائی ہوی سایہ مین کہڑی ہی اور ایک تیر اوسکو
لگا ہوا ہے تو کہا بہزی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ کہڑا رہی اوس کے پاس تاکوئی اوسکو نہ چہیڑے
یہانتک کہ آپ آگے بڑہ جاوین **ف** شکار گوشت یعنی جنگل کے شکار کا محرم کے لیے حرام ہی مطلقا بعضون کے نزدیک اس لیے
کہ اللہ نے فرمایا وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما یعنی حرام ہی تمپر شکار خشکی کا جبتک تم احرام باندہی ہو اور شافعی و مالک
و احمد و امام داود ظاہری کے نزدیک حرام ہی اگر محرم خود شکار کرے یا مدد کری شکار کرنے مین یا اوسکی لیی شکار کیا جاوے
اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر محرم کے لیے شکار کیا جاوی لیکن اوس نے مدد نہ کی ہو تو درست ہی واللہ اعلم **مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ**
أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ جس شکار کا کہانا محرم کو درست نہین **عَنِ** الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِي قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہے
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورخر بہیجا اور آپ ابوا یا ودان مین تہے (دونون مقامون کے نام ہین) آپ نے
پہیر دیا جب آپ نے دیکہا جو میری منہ پر نمود ہوا (یعنی رنج) تو فرمایا ہم نے اسلیے پہیرا کہ ہم احرام باندہی ہین **ف** شاید صعب نے
حضرت ہی کے لیے شکار کیا ہوگا اسوسطے آپنے پہیر دیا ورنہ اوپر گزرا کہ بہزی کا گورخر آپنے قبول کیا **عَنِ** الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَدَّانَ رَأَى حِمَارَ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّا حُرُمٌ وَلَا نَأْكُلُ
الصَّيْدَ **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی جب ودان مین پہونچے تو ایک گورخر دیکہا
آپنے پہیر دیا اور فرمایا ہم احرام باندہی ہین شکار نہین کہاتے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ عُضْوُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** ابن عباس نے زید بن ارقم سے
کہا تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ بہیجا گیا شکار کی جانور کا ایک ٹکڑا آپنے قبول نہ کیا اونہون نے کہا ہان
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُهْدِيَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ نَعَمْ أَهْدَى لَهُ رَجُلٌ عُضْوًا مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ إِنَّا
لَا نَأْكُلُ إِنَّا حُرُمٌ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی زید بن ارقم آئے تو ابن عباس نے اونکو یاد دلانے کی لیے پوچہا تم نے کیا بیان
کیا تہا شکار کے گوشت مین جو ہدیہ دیا گیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ احرام باندہی تہے زید نے کہا ہان ایک شخص نے
آپکو ایک پارچہ شکار کے گوشت کا بہیجا آپنے پہیر دیا اور فرمایا ہم نہین کہاتے ہم احرام باندہی ہین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَى
الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارِ وَحْشٍ تَقْطُرُ دَمًا وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ بِقُدَيْدٍ

فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گورخر کی ران بھیجی جس سے خون
ٹپک رہا تھا قدید میں (ایک مقام ہے) آپ احرام باندہے تہے آپ نے پھیر دیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ ن عَلَيْهِ
وسلم کو گورخر بھیجا آپ احرام باندہے تہے آپ نے پھیر دیا باب إِذَا ضَحِكَ الْمُحْرِمُ فَفَطِنَ الْحَلَالُ لِلصَّيْدِ فَقَتَلَهُ أَيَأْكُلُهُ أَمْ لَا
محرم شکار کو دیکھکر ہنسے اور حلال سمجھ جاوے اور شکار مارے تو اوسکا کہانا درست ہے یا نہیں عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ
انْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي ن أَصْحَابِهِ
يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَطَعَنْتُهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ
وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا ن أُرَفِّعُ
مِنْ غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا فَلَحِقْتُهُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ وَبَرَكَاتِهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا ن يقطعوا
دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ
مُحْرِمُونَ ترجمہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جس سال صلح حدیبیہ ہوئی
(یعنی چھٹے سال ہجرت کے) تو اونکے ساتھیوں نے احرام باندھا اور میرے باپ نے احرام نہیں باندھا میرے باپ نے کہا میں یاروں کے ساتھ
تہا اتنے میں ایک دوسرے کو دیکھکر ہنسنے لگے میں نے دیکھا تو ایک گورخر ہے میں نے اوسکو برچھہ مارا اور اپنے یاروں سے مدد چاہی
اونہوں نے مدد نہ دی پھر ہم سب نے اوسکا گوشت کہایا اور ہم کو ڈر ہوا کہیں ہم لوٹے نہ جاویں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ڈہونڈہنا شروع کیا میں اپنے گہوڑے کا ایک قدم رکہتا تہا اور ایک قدم اوٹہاتا تہا یہانتک کہ ایک شخص قبیلہ غفار کے
سے رات کو مجھے ملا میں نے کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا ہے وہ بولا میں نے آپکو چھوڑا جب آپکا ارادہ سقیا
(ایک گانوں کا نام ہے) میں ٹہرنے اور سونے کا تہا میں آپ سے جاکر ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکے اصحاب نے آپکو سلام
عرض کیا ہے اور اللہ کی رحمت اور برکت اوسکی اور وہ ڈرتے ہیں کہیں لٹ نہ جاویں بغیر آپکے تو اونکا انتظار کیجیے پہر آپ نے انتظار
کی میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے ایک گورخر مارا اور میرے پاس اوسکا گوشت موجود ہے آپ نے لوگوں سے فرمایا کہاؤ اور وہ سب
احرام باندہے تہے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ فَأَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ
غَيْرِي قَالَ فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي مِنْهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے اونہوں
نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں تو سب لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا سوا میرے۔ ابوقتادہ نے کہا میں
نے ایک گورخر شکار کیا اور اپنے ساتھیوں کو کہلایا اور وہ احرام باندہے ہوئے تہے پہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا

میرے پاس تہا گوشت اوسکا بچا ہوا ہے آپنے فرمایا کہاؤ اوسکو حالانکہ وہ احرام باندہے ہوئے تہی **اذا اشار المحرم الی الصید فقتله الحلال** جب محرم شکار کیطرف اشارہ کرے پہر غیر محرم اوسکو مارے تو کیا حکم ہے **عن** عبد الله بن ابی قتادة یحدث عن ابیه انهم کانوا فی مسیر لهم بعضهم محرم و بعضهم لیس بمحرم قال فرایت حمار وحش فرکبت فرسی واخذت الرمح واستعنتهم فابوا ان یعینونی فاختلست سوطا من بعضهم فشددت علی الحمار فاصبته فاکلوا منه فاشفقوا قال فسئل عن ذلک النبی صلی الله علیه وسلم فقال هل اشرتم او اعنتم قالوا لا قال فکلوا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ ابو قتادہ سے سنا لوگ سفر میں تہے بعضوں نے احرام باندہا تہا اور بعضوں نے نہیں باندہا تہا میں نے ایک گورخر دیکہا اور برچہی لیکر اپنے ساتہیوں سے مدد چاہی لیکن اونہوں نے انکار کیا مدد دینے سے میں نے ایک کا کوڑا لے لیا اور گورخر کے پیچہے لگا آخر اوسکو مارا اونہوں نے اوسکا گوشت کہایا پہر ڈرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپنے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا یا مدد کی اونہوں نے کہا نہیں آپنے فرمایا کہاؤ **عن** جابر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول صید البر لکم حلال ما لم تصیدوه او یصاد لکم **ترجمہ** جابر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے خشکی کا شکار حلال ہے تمہارے لیے جب تک تم خود شکار نہ کرو یا تمہارے لیے شکار کیا جاوے - امام نسائی نے کہا اس حدیث کی اسناد میں عمرو بن ابی عمرو ہے جو قوی نہیں ہے اگرچہ روایت کیا ہے اوس سے امام مالک نے **ما یقتل المحرم من الدواب** محرم کو کون کون سے جانور مارنا درست ہے **قتل الکلب العقور** کٹہنے کتے کا مارنا درست ہے **عن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خمس لیس علی المحرم فی قتلهن جناح الغراب والحداة والعقرب والفارة والکلب العقور **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں جنکو مار ڈالنے میں محرم پر کچہ گناہ نہیں ایک کوا دوسری چیل تیسری بچہو چوتہی چوہا پانچویں کاٹنے والا کتا **قتل الحیة** سانپ کا مارنا درست ہے **عن** عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال خمس یقتلهن المحرم الحیة والفارة والحداة والغراب الابقع والکلب العقور **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانوروں کو مارنے کی محرم کو اجازت ہے سانپ اور چوہا اور چیل اور کوا جیت کبلا اور کاٹنے والا کتا **قتل الفارة** چوہے کا مارنا درست ہے **عن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذن فی قتل خمس من الدواب للمحرم الغراب والحداة والفارة والکلب العقور والعقرب **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی پانچ جانوروں کی محرم کے لیے کوا اور چیل اور چوہا اور کاٹنے والا کتا اور بچہو **قتل الوزغ** گرگٹ کا مارنا درست ہے **عن** سعید بن المسیب ان امراة دخلت علی عائشة وبیدها عکاز فقالت ما هذا فقالت لهذه الوزغ لان نبی الله صلی الله علیه وسلم حدثنا انه لم یکن شیء الا یطفئ علی ابراهیم علیه السلام الا هذه الدابة فامرنا بقتلها ونهی عن قتل الجنان الا ذا الطفیتین والابتر فانهما یطمسان البصر ویسقطان ما فی بطون النساء

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے ایک عورت حضرت عائشہ رض پاس آئی اوسکے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی حضرت عائشہ نے
پوچھا یہ کیا ہے وہ بولی یہ گرگٹ مارنے کے لیے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب جانور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
آگ کو بجھاتے تھے مگر یہ جانور تو حکم کیا ہم کو اوس کے مار ڈالنے کا اور منع کیا آپ نے سفید سانپ کے مارنے سے (اس لیے کہ اوس
مین ضرر نہین ہوتا) اور حکم کیا دو لکیر والے اور دم کٹی ہوئے سانپ کو مارنے کا کیونکہ وہ دونون آنکھ پھوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورت
کے پیٹ گرا دیتے ہین

قتل العقرب بچھو کا مارنا درست ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
خمس من الدواب لا جناح علی من قتلهن او فی قتلهن وهو حرام الحدأة والفأرة والكلب العقور و
العقرب والغراب ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہین جنکو مار ڈالنے مین گناہ نہین
احرام کی حالت مین چیل اور چوہا اور کٹنا کتا اور بچھو اور کوا

قتل الحدأة چیل کا مارنا درست ہے **عن** ابن عمر قال
قال رجل یا رسول اللہ ما نقتل من الدواب اذا احرمنا قال خمس لا جناح علی من قتلهن الحدأة و
الغراب والفأرة والعقرب والكلب العقور ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ہم کون سے
جانور ونکو مارین جب احرام باندھے ہون آپ نے فرمایا پانچ جانور ونکو مارنے مین گناہ نہین چیل اور کوّے اور چوہے اور بچھو اور کٹنے
کتے مین

قتل الغراب کوّے کا مارنا درست ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ما یقتل
المحرم قال یقتل العقرب والفويسقة والحدأة والغراب والكلب العقور ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے جانور ونکو محرم مارے آپ نے فرمایا مارے بچھو اور چوہا اور چیل اور کوا اور کٹنا کتا

عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب لا جناح فی قتلهن فی الحرم والاحرام
الفأرة والحدأة والغراب والعقرب والكلب العقور ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پانچ جانورون کے مارنے مین گناہ نہین اگرچہ حرم مین ہو یا احرام کی حالت مین چوہا چیل کوا بچھو کاٹنے والا کتا

ما لا یقتله المحرم جس جانور کا مارنا محرم کو درست نہین **عن** ابن ابی عمار قال سألت جابر بن عبد اللہ
عن الضبع فامرنی باکلها قلت اصید هی قال نعم قلت اسمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال نعم ترجمہ ابن ابی عمار سے روایت ہے مین نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا ضبع (کفتار ہندی مین ہنڈار) کو اونہون نے حکم دیا
اوسکے کھانے کا مین نے کہا کیا وہ شکار ہے اونہون نے کہا ہان مین نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اونہون نے
کہا ہان

الرخصة فی النكاح للمحرم محرم کو نکاح کرنے کی اجازت **عن** ابن عباس قال تزوج النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وهو محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ احرام باندھے تھے **عن** ابن عباس
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نكح حرامًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور
آپ احرام باندھے تھے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونة وهما محرمان ترجمہ ابن عباس

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور دونوں احرام باندھے تھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ
سے اور آپ احرام باندھے تھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ وہی جو اوپر
گزرا اَلنَّھْیُ عَنْ ذٰلِکَ محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یَخْطُبُ وَلَا یُنْکِحُ ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کرے
محرم نہ پیام بھیجے نکاح کا نہ نکاح کر دے دوسرے کا عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یَّنْکِحَ الْمُحْرِمُ اَوْ
یُنْکِحَ اَوْ یَخْطُبَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ نُبَیْہِ بْنِ وَھْبٍ قَالَ اَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مَعْمَرٍ اِلٰی اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ
یَسْاَلُہٗ اَیَنْکِحُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ اَبَانُ اِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ حَدَّثَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ
وَلَا یَخْطُبُ ترجمہ نبیہ بن وہب سے روایت ہے عمر بن عبید اللہ نے ابان کے پاس بھیجا کسی کو دریافت کرنے کو کہ محرم نکاح کرسکتا ہے
ابان نے کہا عثمان بن عفان نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ پیام بھیجے نکاح کا اَلْحِجَامَۃُ
لِلْمُحْرِمِ محرم کو پچھنے لگانا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی اور آپ احرام باندھے تھے عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ احْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ اَخْبَرَنِیْ طَاؤُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا حِجَامَۃُ الْمُحْرِمِ مِنْ عِلَّۃٍ تَکُوْنُ بِہٖ محرم کا کسی بیماری کی
وجہ سے پچھنے لگانا عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَثْیٍ کَانَ بِہٖ ترجمہ جابر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی احرام میں ایک درد کی وجہ سے حِجَامَۃُ الْمُحْرِمِ عَلٰی ظَھْرِ الْقَدَمِ پاؤں پر پچھنے لگانا
عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ عَلٰی ظَھْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَثْیٍ کَانَ بِہٖ ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی پاؤں پر ایک درد کی وجہ سے حِجَامَۃُ الْمُحْرِمِ وَسْطَ رَاْسِہٖ محرم کو بیچ
چندیا پر پچھنے لگانا کیسا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ بُحَیْنَۃَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَسْطَ
رَاْسِہٖ وَھُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْیِ جَمَلٍ مِنْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے
احرام میں لحی جمل (ایک مقام کا نام ہے) میں مکہ کی راہ میں سر کے بیچ میں ف یہ سبب ضرورت کے ہوگا اس لیے کہ سر پر پچھنے لگانے
میں بال نکلیں گے اور بال نکالنا احرام میں جائز نہیں ہے مگر جب ضرورت ہو تو نکالے اور فدیہ دے فِی الْمُحْرِمِ یُؤْذِیْہِ الْقَمْلُ
فِیْ رَاْسِہٖ محرم کو اگر جوؤں سے تکلیف ہو عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّہٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا
فَآذَاہُ الْقَمْلُ فِیْ رَاْسِہٖ فَاَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّحْلِقَ رَاْسَہٗ وَقَالَ صُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ
سِتَّۃَ مَسَاکِیْنَ مُدَّیْنِ مُدَّیْنِ اَوِ انْسُکْ شَاۃً اَیَّ ذٰلِکَ فَعَلْتَ اَجْزَاَ عَنْکَ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے اونکے سر میں جوئیں پڑ گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا
سر منڈانے کا اور فرمایا تین روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو مد ایک مد دو رطل کا یا سوا رطل کا ہے یا ایک بکری کاٹ
جو تو اس میں سے کرے تجھکو کافی ہوگا عن کعب بن عجرة قال احرمت فكثر قمل راسي فبلغ النبي صلى الله عليه
وسلم فاتاني وانا اطبخ قدرا لاصحابي فمس راسي باصبعه فقال انطلق فاحلقه وتصدق على ستة
مساكين ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے میں نے احرام باندھا تو سر میں جوئیں پڑ گئیں بہت یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہونچی آپ میرے پاس آئے میں اپنے ساتھیوں کی ہانڈی پکا رہا تھا آپنے میرے سر اپنی انگلی سے چھوا پھر فرمایا جا اور منڈا سر کو اور
صدقہ دے چھ مسکینوں کو غسل المحرم بالسدر اذا مات اگر محرم مر جاوے تو اوسکو بیری کے پانی سے غسل دینا
عن ابن عباس ان رجلا كان مع النبي صلى الله عليه وسلم فوقصته ناقته وهو محرم فمات فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تمسوه بطيب ولا تخمروا راسه فانه يبعث
يوم القيامة ملبيا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اوسکی اونٹنی نے
اوسکی گردن توڑ ڈالی اور وہ احرام باندھے تھا وہ مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو غسل دو پانی اور بیری سے
اور کفن دو اوسی دو کپڑوں میں (جو پہنے ہے) اور مت خوشبو لگاؤ اوسکے اور مت ڈھانپو سر اوسکا اس لیے کہ وہ قیامت کے روز
لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا في كم يكفن المحرم اذا مات محرم جب مر جاوے تو کتنے کپڑوں میں دفن کیا جاوے عن
ابن عباس ان رجلا محرما صرع عن ناقته فاوقص ذكر انه قد مات فقال النبي صلى الله عليه وسلم اغسلوه
بماء وسدر وكفنوه في ثوبين قال على اثره خارجا راسه قال ولا تمسوه طيبا فانه يبعث يوم القيامة
ملبيا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص محرم گرا اپنی اونٹنی پر سے اوسکی گردن ٹوٹ گئی وہ مر گیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری سے اور کفن دو دو کپڑوں میں پھر اوسکے بعد کہا اوسکا سر باہر رہے
اور مت خوشبو لگاؤ اوسکے اسلیے کہ وہ قیامت میں لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا رشعبہ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے
یہ حدیث ابو بشر سے دس برس کے بعد پھر پوچھی اونہوں نے اوسی طرح بیان کیا جیسے بیان کرتے تھے اتنا زیادہ کیا کہ چھپاؤ
اوسکا منہ اور سر النهي عن ان يحنط المحرم اذا مات محرم جب مر جاوے تو اوسکی خوشبو نہ لگانا عن ابن عباس
فاقعصه [ن] قال بينا رجل واقف بعرفة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ وقع عن راحلته فاقعصته فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تحنطوه ولا تخمروا راسه فان الله
عز وجل يبعثه يوم القيامة ملبيا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ کھڑا تھا اتنے میں اپنے اونٹ پر سے گرا اوسکی گردن ٹوٹ گئی تب آپنے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو
اور انہی دو کپڑوں میں جو پہنے ہے دفن کرو اور خوشبو مت لگاؤ اور سر مت ڈھانپو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے روز

اوسکو اوٹھاویگا لبیک کہتا ہوا **عن** ابن عباس قال وقصت رجلا محرما ناقته فقتلته فاتی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال اغسلوہ وکفنوہ ولا تغطوا راسه ولا تقربوہ طیبا فانه یبعث یهل ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص محرم کی اوسکی اونٹنی نے گردن توڑ ڈالی وہ مرگیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے
آپنے فرمایا اوسکو غسل دو اور کفن دو اور اوسکا سر مت ڈھانپو اور اوسکی خوشبو مت لگاؤ وہ لبیک پکارتا ہوا اوٹھیگا۔
النھی عن تخمیر وجه المحرم ورأسه اذا مات محرم جب مر جاوے تو اوسکا منہ اور سر نہ ڈھانپیں **عن**
ابن عباس ان رجلا کان حاجا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانه لفظه بعیرہ فمات فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل ویکفن فی ثوبین ولا یغطی راسه ووجهه فانه یقوم یوم
القیامة ملبیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص حج مین ساتھ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسکے
اونٹ نے اوسے گرا دیا وہ مرگیا تب آپنے فرمایا اوسکو غسل دیا جاوے اور کفن دو کپڑون مین اور اوسکا سر اور منہ نہ ڈھانپا
جاوے وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا **النھی** عن تخمیر راس المحرم اذا مات محرم جب مر جاوے
تو اوسکا سر نہ ڈھانپا جاوے **عن** ابن عباس قال اقبل رجل حرام مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخر
من فوق بعیرہ فوقص وقصا فمات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر و
البسوہ ثوبیه ولا تخمروا راسه فانه یاتی یوم القیامة یلبی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص
احرام باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا وہ اونٹ پر سے گرا اوسکی گردن ٹوٹ گئی اور مرگیا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری کے پتے اور پہنا دو اوسکو دونو کپڑے اور مت ڈھانپو سر اوسکا
اسلیے کہ وہ قیامت کے روز اوٹھیگا لبیک کہتا ہوا **فیمن** احصر بعدو جو شخص روکا جاوے جوسی سبب دشمن کے
عن نافع ان عبد اللہ بن عبد اللہ وسالم بن عبد اللہ اخبراہ انهما کلما عبد اللہ بن عمر لیالی
نزل الحجاج بابن الزبیر قبل ان یقتل فقالا لا یضرک ان لا تحج العام انا نخاف ان یحال بیننا وبین
البیت قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحال کفار قریش دون البیت فنحر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم هدیه وحلق راسه واشهدکم انی قد اوجبت عمرة ان شاء اللہ انطلق فان
خلی بینی وبین البیت طفت وان حیل بینی وبین البیت فعلت ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وانا معه ثم سار ساعة ثم قال انما شانهما واحد اشهدکم انی قد اوجبت حجة
مع عمرتی فلم یحلل منهما حتی احل یوم النحر واهدی ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عبد اللہ
سالم بن عبد اللہ نے اون سے بیان کیا اون دونون نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے گفتگو کی جب لشکر حجاج بن یوسف
ظالم کا عبد اللہ بن الزبیر پر آیا (جو مکے کے حاکم تھے) اون کے مارے جانے سے پہلے تو دونون نے کہا اگر اس سال

لبطه

بتک

آپ حج نہ کریں تو کچھ نقصان نہیں کیونکہ ہم کو ڈر ہے بیت اللہ سے روکے جائینگے عبداللہ بن عمر رض نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ نکلے (حج کرنے کو) تو قریش کے کافروں نے آپ کو روکا بیت اللہ سے آپ نے اپنی ہدی کا نحر کیا اور سر منڈایا اور میں
تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج کے ساتھ عمرے کو بھی واجب کیا اگر خدا چاہے میں چلتا ہوں اگر مجھ کو رستہ ملا بیت اللہ جانے کا
تو طواف کرونگا اور جو روک ہوگی تو جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ویسا ہی کرونگا میں بھی آپ کے ساتھ تھا پھر آپ
تھوڑی دیر چلے بعد اوسکے فرمایا حج اور عمرہ دونوں یکساں ہیں میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی واجب
کرلیا پھر آپ نے احرام نہیں کھولا یہانتک کہ دسوین تاریخ ہوئی اسروز احرام کھولا اور ہدی کو نحر کیا **عن الحجاج بن عمرو الانصاری**
انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من عرج او كسر فقد حل وعليه حجة اخرى فسالت ابن عباس و
ابا هريرة عن ذلك فقالا صدق **ترجمہ** حجاج بن عمرو انصاری سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے جو شخص لنگڑا ہو جاوے یا اوسکی ہڈی ٹوٹ جاوے تو اوسکا احرام کھل جاویگا اب دوسرے سال حج کرے۔ عکرمہ نے
کہا میں نے عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ سے پوچھا اونہوں نے کہا سچ کہا حجاج نے **عن الحجاج بن عمرو عن النبی صلی**
الله عليه وسلم قال من كسر او عرج فقد حل وعليه حجة اخرى وسالت ابن عباس وابا هريرة فقالا صدق وقال
معتيب في حديثه وعليه الحج من قابل **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

دخول مكة

مکے میں داخل ہونیکا بیان **عن**
عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينزل بذي طوى يبيت به حتى يصلي صلوة الصبح
حين يقدم الى مكة ومصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك على اكمة غليظة ليس في المسجد الذي بني
ثم ولكن اسفل من ذلك على اكمة خشنة غليظة **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے
کے قریب پہونچے ذی طوی (ایک مقام کا نام ہے حرم کے حد کے اندر) میں رات کو ٹھہرتے پھر صبح کی نماز پڑھ کر مکے میں آتے اور آپ
کی نماز کی جگہہ وہ مسجد نہیں ہے جو اب بن گئی ہے وہاں بلکہ اوس سے نیچے ایک سخت ٹیلی پر

دخول مكة ليلا

رات کو مکہ میں داخل ہونا **عن محرش الكعبي** ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج ليلا من الجعرانة حين مشى معتمرا
فاصبح بالجعرانة كبائت حتى اذا زالت الشمس خرج عن الجعرانة في بطن سرف حتى جامع الطريق طريق المدينة
من سرف **ترجمہ** محرش کعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نکلے جعرانہ جو ایک مقام ہے عرفات کے پاس اس میں
سے عمرہ کی نیت (یعنی مکے میں رات کو آئے اور عمرہ ادا کیا اور رات ہی کو چلے گئے) اور صبح کی جعرانہ میں جیسے رات کو وہیں ہو جب
دوپہر ڈھلی تو جعرانے سے نکلکر بطن سرف میں پہونچے اور وہاں مدینے کی راہ میں ملگئے **عن محرش الكعبي** ان النبي صلى الله
عليه وسلم خرج من الجعرانة ليلا كانه سبيكة فضة فاعتمر ثم اصبح بها كبائت **ترجمہ** محرش کعبی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جعرانے میں سے نکلے جیسے کھری چاندی (دوہیا یعنی ایسا ایک رنگ چمکتا تھا) اور عمرہ کیا پھر صبح کو
وہیں گئے جیسے رات کو وہیں رہے

من این یدخل مكة

مکے میں کدھر سے آوے **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے گھاٹی کیطرف سے (یعنی جنۃ المعلی کیطرف سے) اور نکلے گھاٹی سے

دُخُولُ مَكَّةَ بِاللِّوَاءِ مکے میں جھنڈا لیکر جانا

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے اور نشان آپکا سفید تھا

دُخُولُ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ مکے میں بغیر احرام کے جانا

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَقِيلَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے اور آپکے سر پر خود تھا (اس سے معلوم ہوا احرام نہ تھا) لوگوں نے کہا ابن خطل کعبے کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے آپنے فرمایا مار ڈالو اوس کو (اور قصور اوسکا یہ تھا کہ مسلمان ہوکر پھر اسلام سے پھر گیا تھا اور زکوٰۃ کا مال لیکر بھاگ گیا اور اپنے خادم کو ناحق قتل کیا)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپکے سر پر خود تھا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے جسدن مکہ فتح ہوا اور آپکے سر پر عمامہ تھا سیاہ بغیر احرام کے

الْوَقْتُ الَّذِي وَافَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں کب داخل ہوئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ وَهُمْ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلُّوا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحاب ذیحجہ کی چوتھی تاریخ صبح کو مکے میں آئے اور وہ لبیک پکارتے تھے حج کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا (عمرہ کرکے) احرام کھولڈالنے کا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقَدْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ وَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیحجہ کے چار دن گذر گئے تھے جب مکے میں آئے اور فجر کی نماز بطحا میں پڑھی اور حج کا احرام باندھا تھا پھر فرمایا جسکا جی چاہے وہ حج کو عمرہ کردیوے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں چوتھی ذیحجہ کی صبح کو آئے

إِنْشَادُ الشِّعْرِ فِي الْحَرَمِ وَالْمَشْيُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ حرم میں شعر پڑھنا اور امام کے آگے چلنا

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ — خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ + الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ + ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ + وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ + فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَرَمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَقُولُ الشِّعْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ فَلَهُوَ أَسْرَعُ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے عمرۃ القضا کے سال میں (جو سنہ ۷ ہجری میں ہوا) اور عبداللہ بن رواحہ

آپ کے آگے چلتی تھی اور کہتی جاتی تھے یہہ شعر (جنکی معنے یہہ ہین) کافرون کے لڑکو ہٹ کر راہ سے ÷ ہم تمھین مارین گے اوس کے حکم سے
جس سے سر گردن سے ہو دیگا جدا ÷ دوست اپنے دوست کو بھولے سدا ÷ حضرت عمرؓ نے کہا ای ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے اللہ کے حرم مین تم شعر پڑہتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑدو اوسکو ای عمر یہہ شعر کافرون کو دل
مین تیر مارنے سے زیادہ جلد اثر کرتی ہین **حرمۃ مکۃ** مکے کی تعظیم کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح ھذا البلد حرمہ اللہ یوم خلق السموات والارض فھو حرام بحرمۃ اللہ الی
یوم القیامۃ لا یعضد شوکہ ولا ینفر صیدہ ولا یلتقط لقطتہ الا من عرفھا ولا یختلی خلاہ قال العباس
یا رسول اللہ الا الاذخر فذکر کلمۃ معناھا الا الاذخر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا یہہ شہر وہ ہے جسکو اللہ نے حرام کیا جسدن آسمان اور زمین پیدا کیا تو یہہ حرام ہے اللہ کے
حرمت سے قیامت تک یہان کا کانٹا نہ کاٹا جاوے یہان کا شکار نہ بھگایا جاوے یہان کی پڑی ہوئی چیز نہ اوٹھائی جاوے
مگر جو اپنی چیز پہچانے اور یہان کی گھانس نہ کاٹی جاوے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنے کی اجازت دیجیے
(جو ایک خوشبودار گھانس ہے کام مین آتی ہے) آپنے کچھہ ایسا فرمایا جسکا مطلب یہی تھا یعنی اذخر کاٹنے کی اجازت دی **تحریم**
القتال فیہ مکے مین لڑائی حرام ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ
ان ھذا البلد حرام حرمہ اللہ عز وجل لم یحل فیہ القتال لاحد قبلی واحل لی ساعۃ فھو حرام بحرمۃ
اللہ عز وجل **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا یہہ شہر حرام ہے
اللہ نے اسکو حرام کیا اس مین لڑائی کسیکو درست نہین ہوئی مجھہ سے پہلے اور میرے لیے صرف ایک گھڑی لڑنا درست ہوا
پھر بھی حرام ہے اللہ کی حرمت سے قیامت تک **عن** ابی شریح انہ قال لعمرو بن سعید وھو یبعث البعوث الی مکۃ
ائذن لی ایھا الامیر احدثک قولا قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح سمعتہ
اذنای ووعاہ قلبی وابصرتہ عیناى حین تکلم بہ حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان مکۃ حرمھا
اللہ ولم یحرمھا الناس ولا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یسفک بھا دما ولا یعضد
بھا شجرا فان ترخص احد لقتال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا فقولوا ان اللہ اذن لرسولہ و
لم یاذن لکم وانما اذن لی فیھا ساعۃ من نھار وقد عادت حرمتھا الیوم کحرمتھا بالامس ولیبلغ
الشاھد الغائب **ترجمہ** ابو شریح سے روایت ہے اونہون نے عمرو بن سعید بن العاص سے کہا (جو امیر تھا مدینے کا معاویہ کی
طرف سے) جب وہ لشکر بھیج رہا تھا مکے کو ای امیر مجھکو اجازت دی مین تجھہ سے وہ بات کہتا ہون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مکے کے فتح کے دوسرے روز فرمائی تھی مین نے کانون سے سنا اور دل سے یاد رکھا اور آنکھون سے دیکھا جب آپنے
فرمایا آپنے اللہ کی تعریف اور ثنا کی پھر فرمایا مکے کو اللہ نے حرام کیا اور لوگون نے اوس کی حرمت نہ کی جو شخص یقین کرے

اللہ پر اور قیامت پر اوسکو درست نہیں کہ یہاں خون کرے یا وہان کا درخت کاٹنا اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہان لڑنے کی اجازت ہوئی تہی تو تم کہو اللہ نے اپنے رسول کو اجازت دی اور تم کو اجازت نہیں دی اور مجہکو بہی صرف دن مین ایک گہری کے لیے اجازت ہوئی پہر اوسکی حرمت ایسی ہوئی جیسی کل تہی یہ بات جو حاضر ہے وہ غایب کو پہونچا دیوے

عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو ہذا البیت جیش فیخسف بہم بالبیداء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ سے لڑنے ایک لشکر آویگا پہر وہ دہنس جاویگا بیدا مین

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنتہی البعوث عن غزو ہذا البیت حتی یخسف بجیش منہم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبہی باز نہ آوینگے لشکر اس گہر لڑنے سے یہانتک کہ ایک لشکر اون مین سے دہنس جاویگا)

عن حفصۃ بنت عمر قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعث جند الی ہذا الحرم فاذا کانوا ببیداء من الارض خسف باولہم واخرہم ولم ینج اوسطہم قلت ارایت ان کان فیہم مؤمنون قال یکون لہم قبورا ترجمہ حفصہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک لشکر بہیجا جاویگا اس حرم کیطرف جب بیدا مین پہونچینگے تو لشکر کا پہلا اور پچہلا حصہ دہنس جاویگا اور بیچ کا حصہ نہ بچیگا مین نے کہا یا رسول اللہ اوس لشکر مین مسلمان بہی ہونگے آپنے فرمایا اون کے لیے قبرین ہو جاوینگی (اور کافرون کے لیے عذاب)

عن حفصۃ انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم لیؤمن ہذا البیت جیش حتی اذا کانوا ببیداء من الارض خسف باوسطہم فینادی اولہم واخرہم فیخسف بہم ولا یبقی الا الشرید الذی یخبر عنہم ترجمہ ام المؤمنین حفصہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گہر کا قصد کریگا ایک لشکر جب بیدا مین پہونچیگا تو بیچ کا حصہ دہنس جاویگا وہ پہلی اور پچہلی کو پکارینگے وہ بہی دہنس جاوینگے کوئی اون مین سے نہ بچیگا مگر ایک جو بہاگ کر خبر لاویگا ف ایک شخص نے اس حدیث کے راوی امیہ صفوان سے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تم نے اپنے دادا پر جہوٹ نہیں بولا اور اونہون نے حفصہ پر جہوٹ نہیں بولا اور اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جہوٹ نہیں بولا

عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس فواسق یقتلن فی الحل والحرم الغراب والحداۃ والکلب العقور والعقرب والفارۃ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ بری جانور قتل کیے جاوین حل اور حرم مین ایک کوا دوسری چیل تیسری کاٹنے والا کتا چوتہی بچہو پانچوین چوہا

قتل الحیۃ فی الحرم
حرم مین سانپ کو مارنا

عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس فواسق یقتلن فی الحل والحرم الحیۃ والکلب العقور والغراب الابقع والحداۃ والفارۃ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ بری جانور ماری جاوین حل اور حرم مین سانپ اور کاٹنے والا کتا اور کوا جیت کیلا اور چیل اور چوہا

عن عبد اللہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالخیف من منی حتی نزلت والمرسلات عرفا فانخرج

حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَدَخَلَتْ فِي جُحْرِهَا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے
روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفے کی رات کو جو عرفے کے روز سے پہلے ہوتی ہی ایک ہی ایکا سانپ کی
آہٹ معلوم ہوئی آپنے فرمایا مار ڈالو اوسکو وہ سوراخ مین گھس گیا ہم نے لکڑی ڈالکر کچھہ سوراخ کریدا پھر لکڑیان لیکر سوراخ مین
بھرین) اور مین آگ لگادی آپنے فرمایا اللہ نے اوس کو تم سے بچایا اور تم کو اوس سے بچایا **قَتْلُ الْوَزَغِ** گرگٹ کو مارنا **عَنْ**
أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ ترجمہ ام شریک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا گرگٹ کے مارنیکا **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَزَغُ الْفُوَيْسِقُ
ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرگٹ جانور ہی **قَتْلُ الْعَقْرَبِ** بچھو کا مارنا
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ
الْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پانچ بد جانور ہین جو مارے جاوین حل اور حرم مین کتا کاٹنے والا اور کوا اور چیل اور بچھو اور چوہا **قَتْلُ**
الْفَأْرَةِ فِي الْحَرَمِ چوہے کو حرم مین مارنا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ
كُلُّهَا فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور اون مین سب کے سب بری ہین ماری جاوین حرم مین کوا اور چیل اور کاٹنے والا
کتا اور چوہا اور بچھو **عَنْ** حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ
لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ رض سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہین جنکو مار ڈالنے مین کچھہ حرج نہین ایک بچھو دوسری کوا تیسری چیل چوتھے
چوہا پانچوین کاٹنے والا کتا **قَتْلُ الْحِدَأَةِ فِي الْحَرَمِ** چیل کو حرم مین مارنا **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ترجمہ وہی جو اوپر
گزرا **قَتْلُ الْغُرَابِ فِي الْحَرَمِ** کوے کو مارنا حرم مین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ
فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَأَةُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **النَّهْيُ**
أَنْ يُنَفَّرَ صَيْدُ الْحَرَمِ حرم کے شکار کو بھگانے کی ممانعت **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهِ
مَكَّةُ حَرَّمَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي
سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَهِيَ سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا
وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا مُجَرِّبًا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِبُيُوتِنَا
وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مکہ ہی حرام کیا اسکو اللہ جل

نے جسدن پیدا کیا آسمان اور زمین کو نہین حلال ہوا کسی کے لیے مجھ سے پہلے اور نہ کبھی بعد حلال ہوگا کسی کے لئیے میرے لیے بھی ایک گھڑی کو
حلال ہوا اسی گھڑی پھر حرام ہے اسکی حرمت سے قیامت تک یہان کی گھاس نہ کاٹا جاوے درخت نہ کاٹا جاوے شکار نہ بھگایا جاوے
یہان کی پڑی ہوئی چیز کسی کو لینا درست نہین مگر اوسکو ڈہونڈہنے والے کو یہ سنکر عباس کھڑے ہوے اور وہ تجربہ کار آدمی تھے انہون
نے کہا مگر اذخر (اوسکی کاٹنے کی اجازت دیجیے) کیونکہ وہ ہماری گھرون اور قبرون مین کام آتی ہے آپ نے فرمایا مگر اذخر باب استقبال

الحجیج حج مین امام کو آگے چلنا عن انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ فی عمرۃ القضاء وابن رواحۃ بین یدیہ
یقول خلوا بنی الکفار عن سبیلہ + الیوم نضربکم علی تاویلہ + ضربا یزیل الھام عن مقیلہ + ویذھل
الخلیل عن خلیلہ + قال عمر یا ابن رواحۃ فی حرم اللہ وبین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقول الشعر
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خل عنہ فوالذی نفسی بیدہ لکلامہ اشد علیہم من وقع النبل ترجمہ انس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین داخل ہوے عمرۃ القضا مین اور عبد اللہ بن رواحہ آپکے سامنے چلتے تھے شعر پڑھتے
ہوئے۔ کافرون کے لڑکو سرکو راہ سے ہم تمہین مارین گے اوسکی حکم سے۔ جس سے گردن سے ہووے گا جدا۔ دوست اپنے دوست کو بھولے
سدا۔ حضرت عمرؓ نے کہا ای ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کے حرم مین تم شعرین پڑھتے ہو آپنے فرمایا پڑھنے دے
اوس کو ای عمر قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اسکا کلام تیر مارنے سے زیادہ کافرون پر سخت ہے عن ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم مکۃ استقبلہ اغیلمۃ بنی ہاشم قال فحمل واحدا بین یدیہ وآخر خلفہ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے مین آئے تو بنی ہاشم کے بچے آپکے سامنے آئے آپنے ایک کو اپنے
سامنے بٹھا لیا اور دوسرے کو اپنے پیچھے

رفع الیدین عند رؤیۃ البیت کعبے کو دیکھکر ہاتھ اوٹھانا عن المہاجر المکی قال
سئل جابر بن عبد اللہ عن الرجل یری البیت ایرفع یدیہ قال ما کنت اظن احدا یفعل ھذا الا الیہود حججنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نکن نفعلہ ترجمہ مہاجر مکی سے روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے سوال ہوا ایک شخص
کعبے کو دیکھ کر ہاتھ اوٹھاوے جابر نے کہا مین تو نہین سمجھتا ایسا کوئی کرتا ہو سوا یہودیون کے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ حج کیا لیکن ہاتھ نہین اوٹھاتے تھے

الدعاء عند رؤیۃ البیت کعبے کو دیکھتے وقت دعا کرنا عن ام عبد الرحمن
بن طارق بن علقمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جاء مکانا فی دار یعلی استقبل القبلۃ ودعا ترجمہ
ام عبد الرحمن بن طارق سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یعلی کے مکان مین آتے (یعنی مکے کے قریب جہان سے بیت اللہ
دکھائی دیتا ہے) تو قبلے کیطرف منہ کرتے اور دعا کرتے

فضل الصلوۃ فی المسجد الحرام مسجد حرام مین نماز پڑھنے کی فضیلت
عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول صلوۃ فی مسجدی افضل من الف
صلوۃ فیما سواہ من المساجد الا المسجد الحرام ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری
مسجد (یعنی مدینے کی مسجد) مین نماز پڑھنا اور مسجدون کے ہزار نماز کے برابر ہے سوا مسجد حرام کے عن میمونۃ زوج النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ **ترجمہ** ام المومنین میمونہ رضہ سے روایت ہی مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میری اس مسجد مین نماز پڑھنا اور مسجدون کی ہزار نماز سے بہتر ہے مگر کعبہ کی مسجد وہان نماز پڑھنا میری مسجد سے بہی بہتر ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْكَعْبَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

بِنَاءِ الْكَعْبَةِ کعبے کے بنانے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری قوم نے جب کعبے کو بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی پایون سے کم بنایا مین نے کہا یا رسول اللہ آپ ان کے پایون پر بنا دیجیے آپنے فرمایا مین بناتا اگر تیری قوم کا کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا (اب اگر بناؤن توڑ کے ہے فساد کا لوگ کہین محمد نے کعبے کو توڑا اور جاہل گمراہ ہو جاوین) عبد اللہ بن عمر نے کہا اگر حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی تو مین خیال کرتا ہون اسی وجہ سے آنحضرت نہین چہتے تھے اون دو رکنون کو جو نزدیک ہین حجر اسود کے (یعنی رکن شامی اور عراقی کو) اس لیے کہ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پایون پر نہ تہا رکن عراقی اور شامی کیطرف سے کیونکہ حطیم کعبے مین داخل تہا حضرت ابراہیم کی بنا کیموافق اور اب خارج ہی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُوْا عَهْدٍ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ فَبَنَيْتُهُ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلْتُ لَهٗ خَلْفًا فَاِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو مین بیت اللہ کو توڑتا اور بناتا ابراہیم علیہ السلام کے پایے پر اور مین اوس مین پیچھے ایک دروازہ رکھتا سامنے کے دروازے کے مقابل (اب ایک ہی دروازہ ہی دو دروازون مین یہ آرام تہا کہ ایک دروازے سے آوین اور دوسرے دروازے سے نکلین اور ہوا آتی اور نکلتی رہے) اسلیے کہ قریش نے جب کعبے کو بنایا تو اوس مین کمی کی

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ وَفِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری یا تیری قوم کے جاہلیت کا زمانہ قریب ہوتا تو مین کعبے کو گراتا اور اوس مین دو دروازے کرتا پھر عبد اللہ بن زبیر نے اپنی حکومت مین کعبے کے دو دروازے کر دیے (جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا تہا لیکن حجاج بن یوسف نے جب عبد اللہ بن زبیر کو شہید کیا تو کعبے کو بہی تعصب سے اوسی طرح کر دیا جیسے جاہلیت مین تہا)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

لم يتمم ن

صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا یا عائشۃ لولا ان قومک حدیث عہد بجاہلیۃ لامرت بالبیت فہدم فادخلت
فیہ ما اخرج منہ والزقتہ بالارض وجعلت لہ بابین بابا شرقیا وبابا غربیا فانہم عجزوا عن بنائہ فبلغت
بہ اماس ابراہیم علیہ السلام قال فذلک الذی حمل ابن الزبیر علی ہدمہ قال یزید وقد شہدت ابن الزبیر
حین ہدمہ وبناہ وادخل فیہ من الحجر وقد رأیت اساس ابراہیم حجارۃ کاسنمۃ الابل متلاحکۃ ترجمہ ام المومنین اساس
عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اگر تیری قوم کی جاہلیت کا زمانہ نزدیک ہوتا تو مین حکم
دیتا کعبے کے گرانیکا پھر جو اسمین سے نکالا گیا ہے اوسکو شریک کرتا اور زمین کے برابر اوسکو کردیتا اور اوسکے دو دروازے رکھتا
ایک شرقی رویہ دوسرا غربی رویہ قریش اوس کے بنانے سے عاجز ہو گئے (اونکو مال حلال نہ ملا) مین ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر تک
پہونچا دیتا راوی نے کہا اسی جہت سے عبد اللہ بن زبیر نے کعبے کو گرایا یزید نے کہا مین اوسوقت موجود تھا جب عبد اللہ ابن الزبیر
نے اوسکو گرایا اور بنایا اور حطیم کو اوسمین شریک کیا مین نے ابراہیم علیہ السلام کی بنا کی پتھر دیکھے اونٹوں کی کوہان کی طرح تھے باہم
اور ملائم ایکدوسرے سے ملی ہوئی) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرب الکعبۃ ذو
السویقتین من الحبشۃ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراب کریگا کعبے کو دو چھوٹی
پنڈلیوں والا حبشی ف یعنی اخیر زمانے مین قیامت کے قریب مکہ تباہ ہو جاویگا اور کعبے کو حبش کے کافر لوگ خراب کرین گے

دخول البیت کعبے کے اندر جانا عن عبد اللہ بن عمر انہ انتہی الی الکعبۃ وقد دخلہا النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وبلال واسامۃ بن زید واجاف علیہم عثمان بن طلحۃ الباب فمکثوا فیہا ملیا ثم فتح الباب فخرج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورکبت الدرجۃ ودخلت البیت فقلت این صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قالوا ہہنا ونسیت ان اسألہم کم صلی فی البیت ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے وہ کعبے کے پاس گئے اور رسول اللہ فقالوا
صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے اندر تشریف لیگئے تھے اور بلال اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ نے دروازہ بند کر لیا تھا دیر تک
یہ لوگ اندر رہے پھر دروازہ کھولا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور مین سیڑھی پر چڑھا اور بیت اللہ مین داخل ہوا مین نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہان نماز پڑھی لوگون نے کہا یہان لیکن مین بھول گیا پوچھنا کتنی رکعتین پڑھین عن
ابن عمر قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت ومعہ الفضل بن عباس واسامۃ بن زید وعثمان
بن طلحۃ وبلال فاجافوا علیہ الباب فمکث فیہ ما شاء اللہ ثم خرج قال ابن عمر کان اول من لقیت بلالا
قلت این صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بین الاسطوانتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بیت اللہ مین داخل ہوئے اور آپکے ساتھ فضل بن عباس اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ اور بلال تھے اونہون نے دروازہ
بند کر لیا آپ اندر رہے جبتک اللہ کو منظور تھا پھر نکلے سب سے پہلے مجھکو بلال ملا مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
کہان پڑھی اونہون نے کہا دو ستونکے بیچ مین **موضع الصلوۃ فی البیت** بیت اللہ مین کس جگہ نماز پڑھنا عن ابن عمر

قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ ودنا خروجہ وجدت شیئا فذھبت فجئت سریعا
فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خارجا فسألت بلالا أصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ
قال نعم رکعتین بین الساریتین ترجمہ عبد اسد بن عمر سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لیگئے
جب آپ نزدیک ہوئے نکلنے کے مجھے خیال آیا میں گیا اور جلدی گیا تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو پایا اندر سے نکلتا ہوا میں نے
بلال سے پوچھا کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی انہون نے کہا ہان درمیان دو ستونونکی **عن**
مجاھد یقول اتی ابن عمر فی منزلہ فقیل ھذا رسول اللہ قد دخل الکعبۃ فاقبلت فاجد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قد خرج واجد بلالا علی الباب قائما فقلت یا بلال اصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ
قال نعم قلت این قال ما بین ھاتین الاسطوانتین رکعتین ثم خرج فصلی رکعتین فی وجہ الکعبۃ ترجمہ مجاہد
سے روایت ہی عبد اسد بن عمر اپنی مکان میں آئی لوگون نے کہا دیکھو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم یہ گئے یہ کعبے کے اندر میں آیا تو آپ
کو نکلتے ہوئے پایا اور بلال دروازے پر کھڑے تھے میں نے کہا اے بلال کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی انہون
نے کہا ہان میں نے کہا کہان انہون نے کہا ان دو ستونون کے بیچ میں دو رکعتیں باہر نکلکر کعبے کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں **عن**
اسامۃ بن زید قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ فسبح فی نواحیھا وکبر ولم یصل ثم خرج فصلی
خلف المقام رکعتین ثم قال ھذہ القبلۃ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لے
گئے اوس کے کونون میں تسبیح کہی اور تکبیر اور نماز نہیں پڑھی پہر باہر نکلے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پہر فرمایا
یہ قبلہ ہے **الحجر** حطیم کا بیان **عن** عائشۃ تقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان الناس حدیث عہدھم
بکفر ولیس عندی من النفقۃ ما یقوینی علی بنائہ لکنت ادخلت فیہ من الحجر خمسۃ اذرع وجعلت لہ بابا یدخل منہ الناس
وبابا یخرجون منہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگون کے کفر کا زمانہ
نزدیک نہ ہوتا اور میری پاس خرچ زیادہ ہوتا اوس سے جو مجھکو قوت دی البتہ میں حطیم پانچ گز کعبے کے اندر داخل کرتا اور ایک دروازہ
اندر جانے کو لیتی اور ایک دروازہ نکلنے کے لیے بناتا **عن** عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ الا ادخل البیت قال ادخلی
الحجر فانہ من البیت ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی میں نے عرض کیا یا رسول اسد میں بیت اسد میں داخل ہون آپنے فرمایا
حطیم میں جا۔ وہ بیت اسد ہی میں ہی حطیم اوس جگہہ کا نام ہی جو بیت اسد کے مغربی جانب میزاب رحمت کی تلی واقع ہی وہان ایک دیوار سی
دی ہی درحقیقت حطیم میں نماز پڑھنا گویا بیت اسد میں پڑھنا ہے **الصلوۃ فی الحجر** حطیم میں نماز پڑھنا **عن** عائشۃ
قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فادخلنی الحجر فقال
اذا اردت دخول البیت فصلی ھھنا فانما ھو قطعۃ من البیت ولکن قومک اقتصروا حین بنوہ ترجمہ ام المومنین
عائشہ سے روایت ہی میں بیت اسد کے اندر جانا پسند کرتی تہی اور وہان نماز پڑھنا چاہتی تہی تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے میرا

پکڑا اور مجھے حطیم میں لیگئی فرمایا جب تو بیت اللہ کے اندر جانا چاہے تو یہاں کھڑی ہو کر نماز پڑھ لی یہہ بھی ایک بیت اللہ کا ٹکڑا ہے لیکن تیری
قوم نے بناتے وقت کمی کی کہ اسکو بیت اللہ سے باہر چھوڑ دیا ورنہ شریک کرنیکا تہا) **اَلتَّكْبِيْرُ فِيْ نَوَاحِي الْكَعْبَةِ** کعبے کے
کونوں میں تکبیر کہنا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يُصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ فِيْ نَوَاحِيْهِ
ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز نہیں پڑھی لیکن تکبیر کہی اوسکے کونوں میں
اَلذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ فِي الْبَيْتِ بیت اللہ کے اندر اللہ کا ذکر کرنا اور دعا کرنا **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ دَخَلَ هُوَ وَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتُ اِذْ ذَاكَ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ فَمَضٰى حَتّٰى
اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهٗ وَاسْتَغْفَرَهٗ ثُمَّ قَامَ
حَتّٰى اَتٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهٗ وَخَدَّهٗ عَلَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهٗ وَاسْتَغْفَرَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ
اِلٰى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ اَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهٗ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالْمَسْاَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ
خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ ترجمہ اسامہ بن زید
سے روایت ہے وہ اور رسول اللہ صلعم خانہ کعبہ کے اندر گئے آپنے بلال کو حکم کیا انہوں نے دروازہ بند کر لیا اوس وقت خانہ کعبہ میں چھہ ستون
تہے آپ چلے گئے جب ان دو ستونوں کے بیچ میں پہونچے جو دروازے کے نزدیک ہیں تو بیٹھے اور اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی اور اوس سے
مانگا اور استغفار کیا پھر کھڑے ہوئے اور کعبہ کی پشت پر جو سامنے تہی منہ کہا اور رخسارہ اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور سوال و استغفار کیا
پھر کعبے کے ایک کونے کی طرف گئے اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح کہی اور ثنا کی اللہ کی اور سوال کیا اور استغفار پھر نکلے اور دو رکعتیں پڑہیں کعبے کیطرف
منہ کر کے پھر فارغ ہو کر چلے اور فرمایا قبلہ یہی ہے قبلہ یہی **وَضْعُ الْوَجْهِ وَالصَّدْرِ عَلٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ** کعبے کی دیوار
پر منہ اور سینہ رکہنا **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَجَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى
عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ مَالَ اِلٰى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهٗ عَلَيْهِ وَخَدَّهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا
فَعَلَ ذٰلِكَ بِالْاَرْكَانِ كُلِّهَا ثُمَّ خَرَجَ فَاَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ ترجمہ اسامہ بن زید
سے روایت ہے میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ کعبے کے اندر گیا آپ بیٹھے اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور تکبیر و تہلیل کے پھر جو سامنے دیوار
تہی کعبے کی اوسطرف جہکے اور اپنا سینہ اوس پر رکہا اور گال اور دونوں ہاتھہ پہر اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ اور دعا کی چاروں کونوں
میں ایسا ہی کیا پھر نکلے دروازے پر آکر کعبے کیطرف منہ کیا اور فرمایا قبلہ یہی ہے قبلہ ہے یعنی نماز میں اسطرف منہ کرنا چاہیے **مَوْضِعُ
الصَّلٰوةِ مِنَ الْكَعْبَةِ** کعبے میں نماز کس جگہہ پڑھے **عَنْ** اُسَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ ترجمہ اسامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ سے نکلے اور دو رکعتیں کعبے کے سامنے
پڑہیں پھر فرمایا یہہ قبلہ ہے **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا
وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کعبے کے اندر گئے اور چاروں کونوں میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ باہر نکلے جب نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں کعبے کے سامنے

عن عبد الله بن السائب انه كان يقود ابن عباس فيقيمه عند الشقة الثالثة مما يلي الركن الذي يلي الحجر مما يلي الباب فقال ابن عباس أما أنبئت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ههنا فيقول نعم فيتقدم فيصلي ترجمہ عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے وہ ابن عباس کو کھینچ کر لاتے تھے (جب بوڑھے ہو گئے تھے اور ان کی بینائی جاتی رہی تھی) اور کھڑا کر دیتے تھے تیسرے کنارے پر حجر اسود کے پاس سے دروازہ کعبہ کے قریب ابن عباس نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں نماز پڑھتے تھے وہ کہتے تھے ہاں پھر آگے بڑھتے اور نماز پڑھتے

ذكر الفضل في الطواف بالبيت
خانہ کعبہ کے طواف کی فضیلت

عن عبد الله بن عبيد بن عمير أن رجلا قال يا أبا عبد الرحمن ما أراك تستلم إلا هذين الركنين قال إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن مسحهما يحطان الخطيئة وسمعته يقول من طاف سبعا فهو كعدل رقبة ترجمہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے ایک شخص نے کہا اے ابو عبد الرحمن (کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) میں دیکھتا ہوں تم نہیں چھوتے مگر ان دو رکنوں کو (یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کو) انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ان کا چھونا مٹاتا ہے گناہ کو اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص سات بار طواف کرے گویا اس نے ایک بردہ آزاد کیا

الكلام في الطواف
طواف میں باتیں کرنا

عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم مر وهو يطوف بالكعبة بإنسان يقوده إنسان بخزامة في أنفه فقطعه النبي صلى الله عليه وسلم بيده ثم أمره أن يقوده بيده ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف کر رہے تھے ایک آدمی کو دیکھا وہ دوسرے آدمی کو کھینچ رہا ہے اس کی ناک میں نکیل ڈال کر آپ نے اپنے ہاتھ سے نکیل کاٹ دی اور فرمایا ہاتھ پکڑ کر کھینچ

عن ابن عباس قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل يقوده رجل بشيء ذكره في نذر فتناوله النبي صلى الله عليه وسلم فقطعه قال إنه نذر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کھینچ رہا ہے ایک شخص کو کسی چیز سے اس نے نذر کی تھی اس کی آپ نے اس کو کاٹ دیا اور فرمایا یہ نذر ہے (یعنی نذر اس طرح بھی ادا ہو جاوے گی)

إباحة الكلام في الطواف
طواف میں باتیں کرنا درست ہے

عن رجل أدرك النبي صلى الله عليه وسلم قال الطواف بالبيت صلاة فأقلوا من الكلام ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا طواف بیت اللہ کا نماز ہے (یعنی مثل نماز کی ہے) تو اس میں باتیں کم کرو

عن عبد الله بن عمر قال أقلوا الكلام في الطواف فإنما أنتم في الصلاة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہا کم باتیں کرو تم طواف میں تم نماز میں ہو (یعنی طواف بھی نماز ہے)

إباحة الطواف في كل الأوقات
ہر وقت طواف درست ہے

عن جبير بن مطعم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يا بني عبد مناف لا تمنعن أحدا طاف بهذا البيت وصلى أية ساعة شاء من ليل أو نهار ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد مناف کے

ہے تو مت منع کرو کسی کو اس گھر کے طواف کرنے یا یہاں نماز پڑھنے سے جس وقت چاہے رات اور دن میں **كَيْفَ طَوَافُ الْمَرِيضِ** بیمار کیونکر طواف کرے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی میں بیمار ہوں آپنے فرمایا طواف کر لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر میں نے طواف کیا اور آپ بیت اللہ پاس نماز پڑھ رہے تھے سورہ والطور پڑھتے تھے

طَوَافُ الرِّجَالِ مَعَ النِّسَاءِ مردوں کا طواف کرنا عورتوں کے ساتھ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا طُفْتُ طَوَافَ الْخُرُوجِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكِ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا میں نے طواف نہیں کیا رخصت کا آپنے فرمایا جب نماز ہونے لگے تو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ مَرِيضَةٌ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ الْمُصَلِّينَ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ يَقْرَأُ وَالطُّورِ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی مکہ میں آئیں اور وہ بیمار تھیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا نمازیوں کے پیچھے سے طواف کر لے سوار ہو کر انہوں نے کہا میں نے سنا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے پاس والطور پڑھ رہے تھے

اَلطَّوَافُ بِالْبَيْتِ عَلَى الرَّاحِلَةِ اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا کعبے کے گرد اونٹ پر سوار ہو کر چومتے تھے آپ حجر اسود کو خمدار چھڑی سے

طَوَافُ مَنْ أَفْرَدَ الْحَجَّ جو شخص تنہا حج کرے اوسکا طواف عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ قَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ وَأَنْتَ أَعْجَبُ إِلَيْنَا مِنْهُ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے ایک شخص نے پوچھا کیا میں بیت اللہ کا طواف کروں میں نے صرف حج کا احرام باندھا ہے انہوں نے کہا کیوں نہیں کرتا وہ بولا میں نے عبد اللہ بن عباس کو اس سے منع کرتے دیکھا لیکن تم ہم کو ان سے زیادہ پسند ہو انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے حج کا احرام باندھا پھر طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ میں

طَوَافُ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ جو شخص عمرہ کا احرام باندھے اوسکا طواف عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي أَهْلَهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمہ عمرو سے روایت ہے یعنی عبد اللہ بن عمر رضی سے پوچھا

صفا اور مروہ کے بیچ میں کیا وہ اپنی عورت سے جماع کرے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے تو سات پھیرے کیے بیت اللہ
کے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروہ کے بیچ میں دوڑے اور تم کو رسول اللہ کی پیروی کرنا چاہیے (یعنی
جب تک سعی نہ کرے صفا اور مروہ کی اپنی بی بی سے صحبت نہ کرے) **كيف** يفعل من أهل بالحج والعمرة و
لم يسق الهدي جو شخص قران کرے لیکن ہدی ساتھ نہ لاوے وہ کیا کرے **عن** أنس قال خرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم وخرجنا معه فلما بلغ ذا الحليفة صلى الظهر ثم ركب راحلته فلما استوت به على البيداء أهل بالحج
والعمرة جميعا فأهللنا معه فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة وطفنا أمر الناس أن يحلوا
فهاب القوم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا أن معي الهدي لأحللت فحل القوم حتى حلوا إلى النساء
ولم يحل رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يقصر إلى يوم النحر **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے
اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے جب ذو الحلیفہ میں پہنچے تو آپ نے ظہر پڑھی اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب بیدا میں پہنچے تو حج
اور عمرے دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا ہم نے بھی احرام باندھا آپ کے ساتھ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے
اور ہم نے طواف کیا آپ نے حکم کیا لوگوں کو احرام کھول ڈالنے کا سب لوگ ڈرے آپ نے فرمایا اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی
احرام کھول ڈالتا پھر سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور اپنی عورتوں تک کے پاس گئے اور رسول اللہ صلعم نے احرام نہ کھولا نہ بال
کترے دسویں تاریخ تک ذی الحجہ کے **طواف القارن** قران کرنیوالا کے طواف کرے **عن** نافع عن ابن عمر أنه قرن
الحج والعمرة فطاف طوافا واحدا وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله ترجمہ
عبد اللہ بن عمر رض نے قران کیا حج اور عمرہ میں تو ایک ہی طواف کیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی دیکھا کرتے
ہوئے **ف** یعنی قران میں ایک ہی طواف اور سعی کافی ہے حج اور عمرے دونوں کے لیے لیکن ابو حنیفہ رح کے نزدیک دو طواف اور دو سعی
کرنا چاہیے **عن** نافع قال خرج عبد الله بن عمر فلما أتى ذا الحليفة أهل بالعمرة فسار قليلا فخشي أن يصد عن البيت فقال
إن صددت صنعت كما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فوالله ما سبيل الحج إلا سبيل العمرة أشهدكم
أني قد أوجبت مع عمرتي حجا فسار حتى أتى قديدا فاشترى منها هديا ثم قدم مكة فطاف بالبيت سبعا وبين
الصفا والمروة وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نکلے
جب ذو الحلیفہ میں آئے تو عمرہ کا احرام باندھا تھوڑی دور چلے پھر ان کو ڈر ہوا کعبے سے روکے جانے کا (بسبب فساد حجاج اور عبد اللہ
بن الزبیر کے) انہوں نے کہا اگر میں روکا جاؤنگا تو وہی طرح کرونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا پھر کہا کہ حج کی
بھی یہی راہ ہے جو عمرہ کی ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے حج واجب کر لیا اپنے عمرہ کے ساتھ پھر چلے یہاں تک کہ قدید
ایک مقام کا نام ہے میں آئے اور ہدی خریدی پھر مکے میں آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور صفا مروہ دوڑے
اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی دیکھا کرتے ہوئے **عن** جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طواف کیا۔

ذِكْرُ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حجر اسود کا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حجر اسود یعنی وہ پتھر جو کعبہ کے مشرقی جانب مین نصب ہی جنت کا پتھر ہی

اِسْتِلَامُ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حجر اسود کا چومنا **عَنْ** سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہی حضرت عمر رضی نے بوسہ دیا حجر اسود کو اور چمٹ گئی اس سے اور فرمایا مین نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھپر مہربان دیکھا

تَقْبِيلُ الْحَجَرِ حجر اسود کو چومنا **عَنْ** عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ دَنَا مِنْهُ فَقَبَّلَهُ ترجمہ عابس بن ربیعہ سے روایت ہی مینی دیکھا حضرت عمر رضی کو حجر اسود پاس آئے اور کہا مین جانتا ہون تو پتھر ہے اور اگر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھی بوسہ دیتی ہوئے مین بھی بوسہ دیتا پھر نزدیک ہوئے اوس سے اور چوما اوس کو

كَيْفَ يُقَبَّلُ کسطرح بوسہ دیوی **عَنْ** حَنْظَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ طَاوُسًا يَمُرُّ بِالرُّكْنِ فَإِنْ وَجَدَ عَلَيْهِ زِحَامًا مَرَّ وَلَمْ يُزَاحِمْ وَإِنْ رَآهُ خَالِيًا قَبَّلَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ترجمہ حنظلہ سے روایت ہی مین نی طاؤس کو دیکھا وہ حجر اسود کے سامنے سی جاتی اگر ہجوم ہوتا تو چلی جاتے اور جو ہجوم نہ ہوتا تو تین بار اوسکو بوسہ دیتی پھر کہتے مین نے ابن عباس کو ایسا ہی کرتی دیکھا ابن عباس نے کہا مین نے حضرت عمر کو دیکھا اونہون نے ایسا ہی کیا پھر کہا تو پتھر ہی نہ فایدہ دیسکتا ہی نہ نقصان اور جو مین نی رسول اللہ صلعم کو نہ دیکھا ہوتا تجھکو چومتی ہوئے مین بھی نہ چومتا پھر حضرت عمر رضی نے کہا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایسا ہی کرتی ہوئے

كَيْفَ يُطَافُ وَكَمْ مَا يَقْدُمُ وَعَلَى أَيِّ شِقَّيْهِ يَأْخُذُ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ طواف کیونکر شروع کری اور حجر اسود کو بوسہ دیکر کدہر چلے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے مین آئے تو مسجد مین گئے اور حجر اسود کو چوما پھر داہنی طرف چلی (یعنی باب کعبہ کیطرف) تین پھیرون مین ذرا دوڑ کر چلی مونڈہی ہلاتے ہوئے (یعنی رمل کیا) پھر اپنی چال سی چلی چار پھیرون مین پھر مقام ابراہیم پاس آئے اور فرمایا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى پھر دو رکعتین پڑہین اور مقام ابراہیم آپکے اور کعبے کی بیچ مین تہا پہر خانہ کعبہ پاس آئے دو رکعتین پڑہ کر اور حجر اسود کو چوما پہر صفا کیطرف نکلی

كَمْ يَسْعَى کتنی پھیرون مین دوڑی **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

بن عمر كان يرمل الثلث ويمشي الاربع ويزعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك ترجمہ نافع
سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضہ پہلے تین پھیروں میں رمل کرتے اور چار پھیروں میں اپنی چال چلتے (رسبات پھیر کرتے)
اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے **کم یمشی** کتنے پھیروں میں چلے **عن** ابن عمر ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان اذا طاف في الحج والعمرة اول ما يقدم فانه يسعى ثلثة اطواف ويمشي اربعا
ثم يصلي سجدتين ثم يطوف بين الصفا والمروة ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب طواف کرتے حج یا عمرے میں آتے ہی تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلتے پھر دو
رکعتیں پڑھتے پھر صفا مروہ دوڑتے **الخبب** في الثلثة من السبع پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلنا **عن** ابن
عمر ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم حين يقدم مكة يستلم الركن الاسود اول ما يطوف يخب
ثلثة اطواف من السبع ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے میں آتے تو حجر اسود کو بوسہ دیتے
طواف کے شروع میں پھر تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے **الرمل** في الحج والعمرة حج اور عمرے میں رمل کرنا ف رمل
کہتے ہیں جلدی جلدی چلنے کو مونڈھے ہلا کر جیسے سپاہی میدان جنگ میں اکڑ کر چلتا ہے **عن** نافع ان عبد الله
بن عمر كان يخب في طوافه حين يقدم في حج او عمرة ثلثا ويمشي اربعا قال وكان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يفعل ذلك ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر جب حج یا عمرے میں پہلا طواف کرتے تو تین پھیروں میں
دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے **الرمل** من الحجر
الى الحجر حجر اسود سے لیکر حجر اسود تک رمل کرنا **عن** جابر بن عبد الله قال رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم رمل من الحجر الى الحجر حتى انتهى اليه ثلثة اطواف ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو رمل کرتے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پھیروں میں **العلة التي** من اجلها سعى النبي
صلى الله عليه وسلم بالبيت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیوں کیا **عن** ابن عباس قال لما قدم النبي
صلى الله عليه وسلم واصحابه قال المشركون وهنتهم حمى يثرب ولقوا منها شرا فاطلع الله نبيه صلى
الله عليه وسلم على ذلك فامر اصحابه ان يرملوا وان يمشوا ما بين الركنين وكان المشركون من ناحية
الحجر فقالوا لهؤلاء اجلد من كذا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب
مدینے میں آئے تو مشرکوں نے کہا ناتوان کر دیا ان لوگوں کو بخار نے اور انہوں نے مدینے جاکر بڑی خرابی اٹھائی پھر اللہ جل جلالہ
نے اپنے پیغمبر کو خبر دی آپ نے حکم کیا اپنے اصحاب کو رمل کرنے کا اور دونوں رکنوں (یعنی رکن یمانی اور حجر اسود) کے بیچ میں اپنی چال چلنے کا مشرک
اس وقت حطیم کی طرف تھے (تو وہ نہیں دیکھتے تھے مسلمانوں کو رکن یمانی اور حجر اسود کے بیچ میں) انہوں نے کہا یہ تو زور آور ہیں
اس سے بھی **عن** الزبير بن عربي قال سأل رجل ابن عمر عن استلام الحجر فقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم

يستلمه ويقبله فقال الرجل أرأيت إن زحمت عليه أو غلبت عليه فقال ابن عمر رضي الله عنه اجعل أرأيت باليمن رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يستلمه ويقبله ترجمہ زبیر بن عربی سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا
حجر اسود کے چومنے کو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود کو چھوتے اور چومتے وہ بولا اگر لوگ بھیڑ
ہجوم کریں اور میں مغلوب ہو جاؤں ابن عمر نے کہا اگر مگر وہیں یمن میں رکھو (یہ شخص یمن کا رہنے والا تھا) میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود کو چھوتے ہوئے اور چومتے ہوئے **استلام الرکنین فی کل طواف** رکن یمانی
اور حجر اسود کو ہر پھیری میں چھونا **عن** ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يستلم الركن اليماني والحجر في
كل طواف ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر پھیرے میں چومتے **عن** ابن
عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يستلم إلا الحجر والركن اليماني ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوتے تھے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو **مسح الرکنین الیمانیین** حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا
عن ابن عمر قال لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح من البيت إلا الركنين اليمانيين ترجمہ عبداللہ
بن عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا چھوتے ہوئے مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو **ترک استلام الرکنین
الآخرین** اور دو رکنوں کا نہ چھونا **عن** عبيد بن جريج قال قلت لابن عمر رأيتك لا تستلم من الأركان إلا هذين
الركنين اليمانيين قال لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يستلم إلا هذين الركنين مختصر ترجمہ عبید
بن جریج نے کہا میں نے ابن عمر سے کہا تم نہیں چھوتے ہو مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی
نہیں چھوتے تھے مگر ان کو (یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے) **عن** ابن عمر قال لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم
يستلم من أركان البيت إلا الركن الأسود والذي يليه من نحو دور الجمحيين ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوتے تھے کعبے کے رکنوں دیوار کے کناروں میں سے کسی رکن کو مگر حجر اسود کو اور جو رکن اس کے پاس ہے جمحی
لوگوں کے گھر کی طرف **عن** نافع قال قال عبد الله ما تركت استلام هذين الركنين منذ رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يستلمهما اليماني والحجر في شدة ولا رخاء ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے ان
دونوں رکنوں کا یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کا چومنا نہیں چھوڑا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ان کو چومتے نہ سختی
میں نہ آسانی میں (یعنی ہجوم میں بھی سختی اٹھا کر چوما) **عن** ابن عمر قال ما تركت استلام الحجر في رخاء ولا شدة منذ رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يستلمه ترجمہ ابن عمر نے کہا میں نے حجر اسود کا چومنا نہیں چھوڑا آسانی اور سختی میں جب سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس کو چومتے ہوئے **استلام الرکن بالمحجن** لکڑی سے حجر اسود کو چھونا **عن** عبد الله بن عباس
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف في حجة الوداع على بعير يستلم الركن بمحجن ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر چومتے تھے حجر اسود کو ایک لکڑی سے (یعنی لکڑی چھڑی سے

لگاکر اسکو چوم لیتے تھے

الاشارة الى الركن

حجر اسود پر پہونچکر اشارہ کرنا

عن عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يطوف بالبيت على راحلته فاذا انتهى الى الركن اشار اليه ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کا طواف اونٹ پر چڑھ کر کرتے جب حجر اسود کے سامنے پہونچتے تو اشارہ کرتے –

قوله عز وجل خذوا زينتكم عند كل مسجد

اللہ جل جلالہ نے فرمایا اپنے کپڑے پہنے رہو ہر مسجد کے پاس

عن ابن عباس قال كانت المرأة تطوف بالبيت وهي عريانة تقول. اليوم يبدو بعضه او كله + وما بدا منه فلا احله قال فنزلت يا بني آدم خذوا زينتكم عند كل مسجد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت بیت اللہ کا طواف کرتی تھی ننگی اور کہتی تھی یہ شعر اليوم يبدو بعضه او كله وما بدا منه فلا احله جسکے معنی یہ ہیں آج کے دن ظاہر ہو گا اسکا کل یا بعض اسکا پھر جو ظاہر ہے اوسکا میں نہیں حلال کرتے اسکو یعنی اکثر دیکھنا اسکا جب یہ آیت اوتری یا بنی آدم خذوا زينتكم عند كل مسجد یعنی اے آدم کے بیٹو اپنے کپڑے پہنو ہر مسجد کے پاس

عن ابي هريرة ان ابا بكر بعثه في الحجة التي امره عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل حجة الوداع في رهط يؤذنون في الناس الا لا يحج بعد هذا العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے حضرت ابو بکر نے اونکو بھیجا جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو امیر کیا تھا حاجیوں کا حجة الوداع سے پہلے چند آدمیوں کے ساتھ تاکہ لوگوں کو خبر کریں اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نکرے اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے

عن ابي هريرة قال جئت مع علي بن ابي طالب حين بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهل مكة ببراءة قال ما كنتم تنادون قال كنا ننادي انه لا يدخل الجنة الا نفس مؤمنة ولا يطوف بالبيت عريان ومن كان بينه وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد فاجله او امده الى اربعة اشهر فاذا مضت اربعة اشهر فان الله بريء من المشركين ورسوله ولا يحج بعد هذا العام مشرك فكنت انادي حتى صحل صوتي ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے میں حضرت علی رضی کے ساتھ آیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو سورہ برات سنانے کے لیئے مکے کو بھیجا تھا راوی نے کہا ابن نے ابو ہریرہ سے کہا تم کیا پکارتے تھے انہوں نے کہا ہم پکارتے تھے کہ نہیں جاویگا جنت میں مگر مومن اور نہ طواف کرے بیت اللہ کا ننگا اور جس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا ہو تو اوسکی مدت اور مہلت چار مہینے تک ہے جب چار مہینے گذر جاوینگے تو اللہ اور اوسکا رسول بیزار ہے مشرکوں سے بعد اس سال کے کوئی مشرک حج کو نہ آوے میں پکارتا ہوں یہاں تک کہ میری آواز پڑ گئی

اين يصلي ركعتي الطواف

طواف کی دو رکعتیں کہاں پڑھے

عن المطلب بن ابي وداعة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم حين فرغ من سبعه جاء حاشية المطاف فصلى ركعتين وليس بينه وبين الطائفين احد ترجمہ مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سات پھیرے سے فارغ ہوئے تو مطاف (وہ جگہ جہاں طواف کرتے ہیں) کے کنارے آئے اور دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے اور طواف کرنیوالوں کے بیچ میں کوئی آڑ نہ تھی (سامنے سے طواف

کرنیوالے جارہی تہی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتین پڑہین اور صفا مروہ دوڑے پہر کہا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی پیروی کرنا چاہیے

اَلْقَوْلُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

طواف کا دوگانہ پڑہ کر کیا کہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتّٰى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فَكَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتّٰى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ فَسَعٰى حَتّٰى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيْهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا بیت اللہ کا سات بار تین پہیرون مین رمل کیا اور چار پہیرون مین اپنی چال کے چلے پہر مقام ابراہیم کے پاس کہڑے ہوے اور دو رکعتین پڑہین پہر اس آیت کو پڑہا۔ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی یعنے مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ بناؤ اور بلند آواز سے پڑہا لوگون کو سنایا پہر فارغ ہوکر حجر اسود کو چوما اور چلے کہتے ہوے ہم شروع کرتے ہین اُس سے جس سے اللہ نے شروع کیا (یعنے قرآن مین اللہ نے پہلے صفا کو بیان فرمایا ان الصفا والمروۃ من شعایر اللہ تو ہم بہی صفا سے شروع کرتے ہین) صفا پر آپ چڑہے یہانتک کہ بیت اللہ دکہائی دیا تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک وله الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر پہر تکبیر کہی اور اللہ کی تعریف کی اور دُعا مانگی جو اسکے تقدیر مین لکہی تہی پہر پیدل اُترے یہانتک کہ آپکے دونون پانون جہک گئے نالے کی بیچ مین (وہ جو میلین کے پاس ہی نیچی جگہہ ہے) دوڑے یہان تک کہ پانون بلندی پر چڑہے پہر اپنی چال سے چلے یہانتک کہ مروہ کے پاس گئے اور اس پر چڑہے یہان تک کہ بیت اللہ دکہلائی دیا تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له له الملک وله الحمد وہو علی کل شیء قدیر پہر اللہ کا ذکر کیا اور تسبیح کہی اور تعریف کی اور دعا کی جو اسکے منظور تہی ہر بار ایسا ہی کیا یہانتک کہ فارغ ہوئے سعی سے **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ قَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ ثُمَّ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَابْدَءُوْا بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات پہیرے کئے خانہ کعبہ کے ان مین سے تین مین رمل کی اور چار مین اپنی

چال سے چلے پھر یہ آیت پڑہی۔ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی بعد اوسکے دو رکعتین پڑہین اور مقام آپکے اور کعبے کے بیچ مین تہا پھر حجر اسود کو چوما اور نکلے یہہ آیت پڑہتے ہوئے ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یعنی صفا اور مروہ دونون اللہ کے نشانیان ہین تو شروع کرو اوس سے جس سے اللہ نے شروع کیا

اَلْقِرَاءَةُ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

طواف کے دوگانے مین کون سی سورتین پڑہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهٰى اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ قَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ عَادَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام ابراہیم مین پہونچے تو یہ آیت پڑہی۔ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی پھر دو رکعتین پڑہین ان مین الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑہا پھر حجر اسود پاس آئے اوسکو بوسہ دیا پھر صفا کیطرف نکلے

اَلشُّرْبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ

زمزم کا پانی پینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کہڑے ہو کر پیا

اَلشُّرْبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ قَائِمًا

زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپنے کھڑے ہو کر پیا

ذِكْرُ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ يُخْرَجُ مِنْهُ

صفا کیطرف اوسی دروازے سے نکلنا جہان سے حرم سے نکلتے ہین

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ يُخْرَجُ مِنْهُ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ سُنَّةٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین آئے تو سات بار طواف کیا بیت اللہ کا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتین پڑہین پھر صفا کیطرف نکلے اوس دروازے سے جہان سے نکلا کرتی تہی اور دوڑے درمیان صفا اور مروے کے عبد اللہ بن عمر نے کہا یہ سنت ہے

ذِكْرُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا اور مروہ کا بیان

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قُلْتُ مَا اُبَالِيْ اَنْ لَا اَطُوْفَ بِهِمَا فَقَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ اِنَّمَا كَانَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطُفْنَا مَعَهُ فَكَانَتْ سُنَّةً **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ کو سامنے یہ آیت پڑہی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما یعنی صفا اور مروہ دونون نشانیان ہین اللہ کی سو جو کوئی حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے تو اوسپر گناہ نہین پہرنا ان دونون کے بیچ مین مینے کہا مجھے پروا نہین چاہے سعی نہ کرون صفا اور مروے مین دیکھو کہ اللہ جل جلالہ نے صفا مروہ پہرنے کو واجب نہین کیا بلکہ نہ پہرنے کا گناہ نہین

حضرت عائشہؓ نے کہا برا کہا تم نے کچھ لوگ جاہلیت میں صفا اور مروے میں نہیں پھرتے تھے (بلکہ صفا اور مروہ دوڑنا گناہ سمجھتے تھے)
جب دین اسلام آیا اور قرآن اوترا اوس وقت یہ آیت اوتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ دوڑے ہم بھی آپ کے ساتھ
دوڑے اور یہ سنت ہو گیا **ف** اکثر علما کے نزدیک صفا اور مروہ دوڑنا حج کا ایک رکن ہے جسکے بغیر حج صحیح نہیں ہوتا اور بعض ائمہ
سلف کے نزدیک مستحب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے **عن** عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا
ابْنَ أُخْتِيْ إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا نَزَلَتْ
فِي الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوْا كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ وَكَانَ مَنْ
أَهَلَّ لَهَا يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ أَنْزَلَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ثُمَّ قَدْ
سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا **ترجمہ** عروہ سے
روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا اس آیت کو فلا جناح علیہ ان یطوف بہما میں نے کہا قسم خدا کی اگر کوئی صفا مروہ نہ
دوڑے تو اوسپر کچھ گناہ نہیں ہے حضرت عائشہ نے کہا بری بات کہی تو نے اے بھانجے میری اس آیت کا اگر یہ مطلب ہوتا تو یوں
اوترتی فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما یعنی اگر کوئی صفا مروہ نہ پھرے تو اوسپر کچھ گناہ نہیں یہ آیت انصار کی بابت اوتری ہے اسلام
لانے سے پہلے وہ احرام باندھتے تھے مناۃ (بت کا نام ہے) کے لیے جسکو پوجتے تھے مشلل (ایک مقام کا نام ہے قریب قدید کے) کے پاس
سو جو کوئی احرام باندھتا تھا مناۃ کے لیے وہ صفا مروہ دوڑنا برا جانتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو پوچھا تو یہ
آیت اوتاری ان الصفا والمروۃ اخیر تک (پس یہ سعی انصار کے خیال کا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت کیا صفا
مروہ پھرنے کو اب کسی شخص کو اوسکا چھوڑنا جایز نہیں **عن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ
خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّفَا وَهُوَ يَقُوْلُ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلے صفا پر جانے کی نیت سے آپ فرماتے تھے شروع کرتے ہیں ہم اوس سے جس سے اللہ نے شروع کیا **عن**
جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّفَا وَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَ
الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ کیطرف نکلے اور فرمایا شروع کرتے
ہیں ہم اوس سے جس سے اللہ نے شروع کیا پھر یہ آیت پڑھی ان الصفا والمروۃ اخیر تک **مَوْضِعُ** الْقِيَامِ عَلَى الصَّفَا
صفا پر کہاں کھڑا ہو **عن** جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ
ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے جب خانہ کعبہ دکھلائی دیا تو تکبیر کہی (اور مسلمان کھڑے
ہو گئے) **التَّكْبِيْرُ** عَلَى الصَّفَا صفا پر تکبیر کہنا **عن** جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

إذا وقف على الصفا يكبر ثلثا ويقول لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء
قدير يصنع ذلك ثلث مرات ويدعو ويصنع على المروة مثل ذلك ترجمہ جابر رضی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب صفا پر کھڑے ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء
قدیر تین بار اور دعا مانگتے پھر مروہ پر ایسا ہی کرتے

التهليل على الصفا

صفا پر لا الہ الا اللہ کہنا عن جعفر بن
محمد انه سمع ابا يحدث انه سمع جابرا عن حجة النبي صلى الله عليه وسلم ثم وقف النبي صلى الله عليه
وسلم على الصفا يهلل الله عز وجل ويدعو بين ذلك ترجمہ امام جعفر صادق رض نے سنا اپنے والد امام محمد باقر رض سے
انہوں نے جابر رض سے حج کی حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے صفا پر لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور دعا کرتے
تھے

الذكر والدعاء على الصفا

صفا پر اللہ کا ذکر اور دعا کرنا عن جابر قال طاف رسول الله صلى
الله عليه وسلم بالبيت سبعا رمل منها ثلثا ومشى اربعا ثم قام عند المقام فصلى ركعتين وقرأ واتخذوا
من مقام ابراهيم مصلى ورفع صوته يسمع الناس ثم انصرف فاستلم ثم ذهب فقال نبدأ بما بدأ
الله به فبدأ بالصفا فرقي عليها حتى بدا له البيت وقال ثلث مرات لا إله إلا الله وحده لا شريك
له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير وكبر الله وحمده ثم دعا بما قدر له ثم
نزل ماشيا حتى تصوبت قدماه في بطن المسيل فسعى حتى صعدت قدماه ثم مشى حتى اتى المروة فصعد
فيها ثم بدا له البيت فقال لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير
قال ذلك ثلث مرات ثم ذكر الله وسبحه ثم دعا عليها بما شاء الله فعل هذا حتى فرغ من الطواف ترجمہ
اس حدیث کا ابھی گزر چکا

باب الطواف بين الصفا والمروة

القول بعد ركعتي الطواف
على الراحلة اونٹ پر چڑھ کے صفا مروہ دوڑنا عن جابر بن عبد الله يقول طاف النبي صلى الله عليه وسلم
في حجة الوداع على راحلته بالبيت وبين الصفا والمروة ليراه الناس وليشرف وليسئلوه ان الناس
غشوه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر چڑھ کے سعے کی صفا مروہ
میں اور طواف کیا بیت اللہ کا سوار ہو کر تاکہ لوگ آپکو دیکھیں اور آپ لوگوں پر اونچے رہیں اور لوگ آپ سے پوچھیں اسلیے لوگوں
نے آپکو ڈھانپ لیا تھا

المشي بينهما

صفا اور مروہ کے بیچ میں چلنا عن كثير بن جمهان قال رأيت ابن
عمر يمشي بين الصفا والمروة فقال ان امش فقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي وان اسع فقد
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسعى ترجمہ کثیر بن جمہان سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا چلتے
ہوئے اپنی چال سے صفا اور مروہ کے بیچ میں انہوں نے کہا اگر میں چلوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی چلتے تھے
اور جو دوڑوں تو آپ بھی دوڑتے تھے عن سعيد بن جبير قال رأيت ابن عمر ... انه قال ان انا

شيئًا كثيرًا ترجمہ اس روایت مین اتنا زیادہ ہی اُنہون نے کہا مین تو دوڑتا ہون (تو میری لیے چلنا ہی بہتر ہے) **الرَّمَلُ**
بَيْنَهُمَا صفا اور مروی کے بیچ مین رمل کرنا **عَنْ** الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلُوا ابْنَ عُمَرَ هَلْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَمَلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَ فِي جَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ فَرَمَلُوا فَلَا أُرَاهُمْ رَمَلُوا إِلَّا بِرَمَلِهِ ترجمہ زہری سے روایت
ہی لوگون نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کیا تم نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا صفا اور مروی کے بیچ مین
اونہون نے کہا آپ لوگون کے ساتھ تھے مگر لوگون نے رمل کیا تھا مین سمجھتا ہون آپ کو دیکھکر کیا ہوگا **السَّعْيُ** بَيْنَ الصَّفَا وَ
الْمَرْوَةِ صفا اور مروی کے بیچ مین دوڑنا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّفَا وَ
الْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروی کے درمیان دوڑے
مشرکون کو اپنا زور بتلانے کے لئے (کہ ہم بھلے چنگے طاقت ور ہین) **السَّعْيُ** فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ نالے کے اندر دوڑنا **عَنْ**
امْرَأَةٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ وَيَقُولُ لَا يُقْطَعُ الْوَادِي إِلَّا شَدًّا ترجمہ
ایک عورت سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نالے کے اندر دوڑتے ہوئے اور فرماتے تھے نالے کو دوڑ کر طے
کرنا چاہیے (اب نالہ کا نشان کر دیے ہین دو سبز تھیر لگے ہین اون کے بیچ مین دوڑتے ہین) **مَوْضِعُ** الْمَشْيِ کس مقام پر آہستہ
اپنی چال سے چلے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا مَشَى حَتَّى إِذَا
انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب صفا سے اوترتے تو چلتے یہان تک کہ پاؤن آپ کے جب نالے مین جھکتے دوڑتے نالے سے نکلنے تک **مَوْضِعُ** الرَّمَلِ رمل کس جگہ کرے **عَنْ**
جَابِرٍ قَالَ لَمَّا تَصَوَّبَتْ قَدَمَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَطْنِ الْوَادِي رَمَلَ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ ترجمہ جابر رضی سے روایت
ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم نالے کے اندر جھکے تو آپ دوڑے اوس مین سے نکلنے تک **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ يَعْنِي عَنِ الصَّفَا حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِي رَمَلَ حَتَّى إِذَا صَعِدَ مَشَى ترجمہ جابر رض سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا سے اوترے جب آپ کے پاؤن نالے مین جھکے تو دوڑے جب چڑھنے لگے تو پھر اپنی چال سے چلنے لگے
مَوْضِعُ الْقِيَامِ عَلَى الْمَرْوَةِ مروہ پر کس مقام پر کھڑا ہو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ
هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا شَاءَ اللهُ فَعَلَ هَذَا حَتَّى فَرَغَ
مِنَ الطَّوَافِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروہ پر آئے اور اوس پر چڑھے یہان تک کہ بیت اللہ
دکھلائی دینے لگا پھر فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر تین بار پھر اللہ کا ذکر کیا اوس کی
تسبیح اور تحمید کی (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ کہا) پھر دعا کی جو اللہ نے چاہا ہر بار ایسا ہی کیا یہان تک کہ سعی سے فارغ ہوئے
التَّكْبِيرُ عَلَيْهَا مروہ پر تکبیر کہنا **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى الصَّفَا

فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ ثُمَّ وَحَّدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ مَشَى حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ سَعَى حَتَّى إِذَا

صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَيْهَا كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى قَضَى طَوَافَهُ **ترجمہ** جابر رضی سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر گئے او سپر چڑہے یہان تک کہ کعبہ کھلائی دیا پہر اللہ کی توحید بیان کی اور تکبیر کہی اور فرمایا

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر پہر چلے جب نالے مین آپکے پانون جہکے تو دوڑے

جب پانون اوپر چڑہی تو اپنی چال سے چلنے لگے یہان تک کہ مروہ پر آئے وہان بھی ایسا ہی کیا جیسا صفا پر کیا تہا یہان تک کہ طواف

سے فارغ ہوے **کَمْ** طَوَافُ الْقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قران اور تمتع مین کتنی بار سعی کرے **عَنْ**

جَابِرٍ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا **ترجمہ** جابر رضی سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے صفا اور مروہ مین سعی نہین کی مگر ایکبار **ف** جیسے طواف بیت اللہ

کا قران مین ایک ہی کافی ہے ویسے ہی سعی بھی مگر ابو حنیفہ کے نزدیک قران والی کو دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیے۔

أَيْنَ يُقَصِّرُ الْمُعْتَمِرُ عمرہ کرنیوالا بال کہان کترواے **عَنْ** مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ قَصَّرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ

فِي عُمْرَتِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ **ترجمہ** معاویہ سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے تیر کے پیکان سے مروہ

پر جب آپ عمرہ کر چکے **عَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصِ أَعْرَابِيٍّ **ترجمہ**

معاویہ رضی نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے ایک اعرابی کے تیر سے **كَيْفَ يُقَصِّرُ** کس طرح بال

کترے **عَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ أَخَذْتُ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ كَانَ مَعِي بَعْدَ مَا

طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ قَالَ قَيْسٌ وَالنَّاسُ يُنْكِرُونَ هٰذَا عَلَى مُعَاوِيَةَ **ترجمہ** معاویہ رضی سے

روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کنارون سے لیے ایک تیر سے جو میری ساتھ تہا جب آپ طواف و سعی

کر چکے حج کے دس دنون مین قیس نے کہا لوگ انکار کرتے تہے معاویہ پر اس حدیث کی روایت مین **ف** کیونکہ وہ حج کے دنون

مین عمرہ کرنا برا جانتے تہے) **مَا يَفْعَلُ** مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهْدَى جو شخص حج کا احرام باندہے اور ہدی ساتھ لیجاوے وہ کیا

کرے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ قَالَتْ فَلَمَّا أَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ

وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ **ترجمہ** ام

المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کی نیت سے جب آپنے طواف کیا بیت اللہ اور سعی

کی تو فرمایا جسکے ساتھ ہدی ہو وہ احرام پر قایم رہے اور جسکے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کہول ڈالے **مَا يَفْعَلُ** مَنْ أَهَلَّ

بِالْعُمْرَةِ وَأَهْدَى جس شخص نے عمرہ کا احرام باندہا ہو اور ہدی لایا ہو وہ کیا کرے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

من اهل بعمرة ولم يهد فليحلل ومن اهل بعمرة فاهدى فلا يحل ومن اهل بحجة فليتم حجه قالت عائشة
وكنت ممن اهل بعمرة ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع میں بعضوں
نے ہم میں سے حج کا احرام باندھا اور بعضوں نے عمرہ کا اور ہدی ساتھ لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے
عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی نہیں لایا وہ تو احرام کھولڈالے اور جسنے عمرہ کا احرام باندھا لیکن ہدی لایا ہے وہ احرام نہ کھولے اور جس
نے حج کا احرام باندھا وہ اپنا حج پورا کرے عائشہ رض نے کہا میں نے عمرہ کا احرام باندھا تہا **عن** اسماء بنت ابي بكر قالت
قدمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مهلين بالحج فلما دنونا من مكة قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم من لم يكن معه هدى فليحلل ومن كان معه هدى فليقم على احرامه قالت فكان مع الزبير هدى
فاقام على احرامه ولم يكن معي هدى فاحللت فلبست ثيابي وتطيبت من طيبي ثم جلست الى الزبير
فقال استاخري عني فقلت اتخشى ان اثب عليك ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ آئے حج کا لبیک پکارتے ہوئے جب نزدیک پہونچے مکہ کے تو آپ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے
اور جسکے ساتھ ہدی ہو وہ احرام باندہے رہے۔ اسماء نے کہا زبیر (میرے خاوند) کے ساتھ ہدی تہی وہ احرام باندہے رہے اور میرے ساتھ
ہدی نہ تہی تو میں نے احرام کھولڈالا اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی پہر زبیر کے پاس بیٹہی انہون نے کہا مجہسے الگ رہ میں نے کہا تم ڈرتے
ہو کہ میں تمپر کود پڑونگی **ف** اور تمہارا احرام خراب کرونگی یہ خیال نہ کرو

الخطبة قبل يوم التروية

آٹھوین تاریخ سے پہلی (ساتوین تاریخ خطبہ پڑہنا) **عن** جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم حين رجع من عمرة الجعرانة بعث
ابا بكر على الحج فاقبلنا معه حتى اذا كان بالعرج ثوب بالصبح ثم استوى ليكبر فسمع الرغوة خلف ظهره
فوقف على التكبير فقال هذه رغوة ناقة رسول الله صلى الله عليه وسلم الجدعاء لقد بدا لرسول
الله صلى الله عليه وسلم في الحج فلعله ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم فنصلي معه فاذا علي
فيها فقال له ابو بكر امير ام رسول قال لا بل رسول ارسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم ببراءة اقرؤها علیہا
على الناس في مواقف الحج فقدمنا مكة فلما كان قبل يوم التروية بيوم قام ابو بكر رض فخطب الناس
فحدثهم عن مناسكهم حتى اذا فرغ قام علي رض فقرا على الناس براءة حتى ختمها ثم خرجنا معه حتى اذا
كان يوم عرفة قام ابو بكر فخطب الناس فحدثهم عن مناسكهم حتى اذا فرغ قام علي فقرا على الناس براءة
حتى ختمها ثم كان يوم النحر فافضنا فلما رجع ابو بكر خطب الناس فحدثهم عن افاضتهم وعن نحرهم
وعن مناسكهم فلما فرغ قام علي فقرا على الناس براءة حتى ختمها فلما كان يوم النفر الاول قام ابو بكر
فخطب الناس فحدثهم كيف ينفرون وكيف يرمون فعلمهم مناسكهم فلما فرغ قام علي فقرا براءة
على الناس حتى ختمها ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جعرانہ کے عمرہ سے لوٹے تو ابوبکر کو لوگوں کا

سردار کر گئے (حج پر مقرر کیا) ہم لوگ اون کے ساتھ آئے جب عرج (ایک مقام کا نام ہے) مین پہونچے تو صبح کی اذان ہوئے
پھر ابو بکر کھڑے ہوئے نماز کی تکبیر کہنے کو اتنے مین اونٹ کی آواز پیچھے سے سنی اونہون نے توقف کیا اور کہا یہ تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی آواز ہے جسکا نام جدعا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہلا معلوم ہوا حج مین آنا۔ تو
شاید آپ ہی ہون ہم آپکے ساتھ نماز پڑہین گے اتنے مین علی رض اوس اونٹنی پر نمودار ہوئے ابو بکر صدیق نے کہا تم امیر
ہو کے آئے ہو یا کچھ پیغام لیکر اونہون نے کہا پیغام لیکر مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے سورہ برات سنانے
کو حج کے مجمع مین **ف** اگرچہ پہلے آپنے سورہ برات سنانا بھی ابو بکر صدیق کے سپرد کیا تہا لیکن بعد کو خیال آیا کہ
عہد توڑنے کے لئے کوئی شخص عزیز چاہیے کیونکہ عرب ایسی امور مین اقارب ہی کی بات قبول کرتے ہین اس لیے پیچھے سے حضرت
علی رض کو روانہ کیا **ف** پھر ہم مکے مین آئے یوم الترویہ سے ایکدن پہلے (یعنی ساتوین تاریخ) تو ابو بکر کھڑے ہوئے اور
خطبہ سنایا لوگونکو اور حج کے ارکان بیان کئے جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی رض کھڑے ہوئے اور لوگون کو سورہ برات
سنانی شروع کی یہانتک کہ ختم کیا دس کو پھر ہم ابو بکر صدیق کے ساتھ نکلے جب عرفے کا دن ہوا (نوین تاریخ) تو ابو بکر کھڑے
ہوئے اور خطبہ سنایا لوگونکو اور بیان کیے حج کے طریقے جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی کھڑے ہوئے اور سورہ برات سنائی
یہانتک کہ ختم کیا اوسکو پھر جب یوم النحر ہوا (دسوین تاریخ) تو ہم لوٹے منا کو (عرفات سے) جب ابو بکر لوٹ کر آئے تو اونہون نے
خطبہ سنایا لوگونکو اور لوٹنے کے اور قربانی کرنے کے احکام بتلائے اور ارکان پھر جب فارغ ہوئے تو حضرت علی کھڑے ہوئے اور
سورہ برات سنائی یہانتک کہ ختم کیا اوسکو پھر جب پہلا دن کوچ کا ہوا (یعنی بارہوین تاریخ) تو ابو بکر کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا
اور بیان کیا کیونکر کوچ کرنا چاہیے اور کسطرح کنکریان مارنا چاہیے پھر سب ارکان سکھلائے جب فارغ ہوئے تو حضرت علی رض
کھڑے ہوئے اور سورہ برات لوگونکو سنائی یہانتک کہ ختم کیا اوسکو **المتمتع متى يهل بالحج** تمتع کرنیوالا حج کا احرام
کب باندہے

عن جابر قال قدمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لاربع مضين من ذي الحجة فقال النبي
صلى الله عليه وسلم احلوا واجعلوها عمرة فضاقت بذلك صدورنا وكبر علينا فبلغ ذلك النبي صلى
الله عليه وسلم فقال يا ايها الناس احلوا فلولا الهدى الذي معي لفعلت مثل الذي تفعلون فاحللنا
حتى وطئنا النساء وفعلنا ما يفعل الحلال حتى اذا كان يوم التروية وجعلنا مكة بظهر لبينا بالحج ترجمہ جابر

سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے (مکے کو) جب ذیحجے کے چار دن اوتر چکے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا احرام کہول ڈالو اور حج کو عمرہ کر دو یہ سنکر ہمارے دل تنگ ہوئے اور ہم پر شاق گذرا تب یہ خبر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا اے لوگو احرام کہولڈالو اگر میرے ساتھ ہدی نہوتی تو مین بھی احرام کہولڈالتا اور جیسا تم نے
کیا کرتا پھر ہم نے احرام کہولڈالا یہانتک کہ جماع کیا اپنی عورتون سے اور جو کام غیر محرم والا کرتا ہے وہ کیا جب یوم الترویہ
(آٹھوین تاریخ) ہوا تو مکے سے نکلکر ہم نے لبیک پکاری حج کی **ما ذكر في منى** منا کا بیان **عن** محمد بن عمرو

الأنصاري عن أبيه قال عدل إلي عبد الله بن عمر وأنا نازل تحت سرحة بطريق مكة فقال ما أنزلك تحت
هذه الشجرة فقلت أنزلني ظلها فقال عبد الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كنت بين الأخشبين
من منى ونفخ بيده نحو المشرق فإن هناك واديا يقال له السربة وفي حديث الحارث يقال له السرر
به سرحة سر تحتها سبعون نبيا **ترجمہ** محمد بن عمرو انصاری سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے میں طریق
ملے عبد اللہ بن عمر اور میں ایکدرخت کے تلے اوترا تھا مکہ کے راہ میں اونہوں نے کہا تم اس درخت کے تلے کیون ٹھہرے ہو مین
نے کہا سایہ کے لیے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو دو پہاڑون کے بیچمین ہو منا کے اور اشارہ کیا
شرق کیطرف تو وہان ایک وادی (راہ دو پہاڑون کے بیچ مین) ہے جس کو سربہ یا سرر کہتے ہین وہان ایکدرخت ہے اوسکے
تلے ستر پیغمبرون کی آنول کاٹی گئی ہے **عن** عبد الرحمن بن معاذ قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى
ففتح الله أسماعنا حتى إن كنا لنسمع ما يقول ونحن في منازلنا فطفق النبي صلى الله عليه وسلم يعلمهم
مناسكهم حتى بلغ الجمار فقال بحصى الخذف وأمر المهاجرين أن ينزلوا في مقدم المسجد وأمر الأنصار أن
ينزلوا في مؤخر المسجد **ترجمہ** عبد الرحمن بن معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا منا میں تو اللہ نے
ہمارے کان کھولدیے جو آپ فرماتے تھے وہ ہم سنتے تھے اپنے ٹھکانون سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا انکو
بتلانا حج کا طریقہ یہانتک کہ جمرون کے پاس پہنچے تو چھوٹی چھوٹی کنکریان مارین انگلیون سے اور حکم کیا مہاجرین کو مسجد مین آگے
اوترنیکا اور انصار کو پیچھے اوترنے کا

أين يصلي الإمام الظهر يوم التروية

آٹھوین تاریخ کو امام ظہر کی نماز کہان پڑھے

عن عبد العزيز بن رفيع قال سألت أنس بن مالك فقلت أخبرني بشيء عقلته عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم أين صلى الظهر يوم التروية قال بمنى قلت أين صلى العصر يوم النفر قال بالأبطح
ترجمہ عبد العزیز بن رفیع سے روایت ہے مین نے انس بن مالک سے پوچھا تم مجھ سے وہ بات بیان کرو جو تم کو یاد ہو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ایسی ظہر کہان پڑھی آٹھوین تاریخ اونہون نے کہا منا مین پھر کہا کوچ کے دن عصر کہان پڑھی اونہون نے
کہا ابطح مین (یعنی محصب مین جو ایک مقام ہے مکہ سے ایک میل کے فاصلہ پر)

الغدو من منى إلى عرفة

منا سے عرفات کو جانا

عن ابن عمر قال غدونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من منى إلى عرفة فمنا الملبي ومنا
المكبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے منا سے عرفے کو کوئی ہم مین سے
تکبیر کہتا اور کوئی لبیک کہتا **عن** ابن عمر قال غدونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى عرفات فمنا الملبي
ومنا المكبر **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

التكبير في المسير إلى عرفة

عرفات کو جاتی ہوی تکبیر کہنا

عن محمد بن أبي بكر الثقفي قال قلت لأنس ونحن غاديان من منى إلى عرفات ما كنتم تصنعون في التلبية مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا اليوم قال كان الملبي يلبي فلا ينكر عليه ويكبر المكبر

فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ ترجمہ محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہی مین نے انس سے کہا اور ہم دونون چلے آتے تہے عرفات کو
منا سے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آج کے دن لبیک مین کیا کرتے تہے انہون نے کہا کوئی لبیک کہتا تو برا
نہ جانتے اور جو تکبیر کہتا تو برا نہ جانتے (کیونکہ مقصود اللہ کا ذکر ہی) **اَلتَّلْبِيَةُ مُفِيْدَةٌ** عرفات کو جاتی ہوئی لبیک
کہنا **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ الثَّقَفِيُّ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُوْلُ فِي التَّلْبِيَةِ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ
قَالَ سِرْتُ هٰذَا الْمَسِيْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ وَكَانَ مِنْهُمُ الْمُهِلُّ وَمِنْهُمُ الْمُكَبِّرُ
فَلَا يُنْكِرُ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَلٰى صَاحِبِهٖ ترجمہ محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہی مین نے انس سے کہا نوین تاریخ صبح کو تم
لبیک مین کیا کہتے ہو آج کے روز انہون نے کہا مین آج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کے ساتھ
چلا ہون کوئی ان مین سے لبیک پکارتا کوئی تکبیر کہتا اور دونون مین کوئی دوسرے پر اعتراض نہ کرتا **مَا ذُكِرَ**
فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ عرفے کے دن کی فضیلت **عَنْ** طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا اُنْزِلَتْ
هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَاتَّخَذْنَاهُ عِيْدًا - اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ - قَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ
وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ اُنْزِلَتْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ ترجمہ طارق بن شہاب سے
روایت ہی ایک یہودی نے حضرت عمر سے کہا اگر ہمارے اوپر یہہ آیت اترتی - الیوم اکملت لکم دینکم - یعنے آج مین نے تمہارا
دین پورا کیا تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) حضرت عمر نے کہا مین جانتا ہون جس دن یہہ آیت اتری اور جس رات
اتری وہ جمعے کی رات تھی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے عرفات مین **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ عَبْدًا اَوْ اَمَةً مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ
عَرَفَةَ وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةَ وَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن اتنے غلام اور لونڈی اللہ آزاد نہین کرتا جہنم سے جتنے عرفے کے دن (یعنی نوین
تاریخ ذیحجہ کی) آزاد کرتا ہے مقرر حق تعالے اس دن نزدیک ہوتا ہی اپنی بندون سی پھر فخر کرتا ہے اپنے بندون سے فرشتون
پر اور فرماتا ہے (عنایت سے) یہہ لوگ کیا چاہتے ہین (مین نے انکو بخشدیا مراد وہ بندے ہین جو حج کو جاتے ہین اور عرفات
مین جمع ہوتے ہین **اَلنَّهْيُ** عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ عرفے کے دن روزہ رکہنے کی ممانعت **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَاَيَّامَ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ
وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک عرفے کا دن اور بقر
عید کا دن اور ایام تشریق (یعنی ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ذیحجہ کے) یہہ ہماری مسلمانون کے عید کے دن ہین اور یہہ دن کہانے پینے
کے ہین (لیکن غیر حاجی کو عرفے کے دن روزہ رکہنا حرام نہین ہی اور باقی دنون مین حرام ہی اور بعضون کے نزدیک حاجی کو عرفے
کے دن روزہ رکہنا مکروہ ہی تاکہ ارکان حج مین خلل نہ پڑے اور جو حاجی ہو اس کو درست ہی) **اَلرُّخْصَةُ** يَوْمَ عَرَفَةَ

عرفے کے دن جلدی عرفات پر پہنچنا عن سالم بن عبد الله قال كتب عبد الملك بن مروان الى الحجاج بن يوسف يأمره ان لا يخالف ابن عمر في امر الحج فلما كان يوم عرفة جاءه ابن عمر حين زالت الشمس وانا معه فصاح عند سرادقه اين هذا فخرج اليه الحجاج وعليه ملحفة معصفرة فقال له ما لك يا ابا عبد الرحمن قال الرواح ان كنت تريد السنة فقال له هذه الساعة فقال له نعم قال افيض على ماء ثم اخرج اليك فانتظره حتى خرج فسار بيني وبين ابي فقلت ان كنت تريد ان تصيب السنة فاقصر الخطبة وعجل الوقوف فجعل ينظر الى ابن عمر كيما يسمع ذلك منه فلما راى ذلك ابن عمر قال صدق

ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے عبد الملک بن مروان نے (جو خلفاء بنی امیہ میں سے تھا) حجاج بن یوسف کو لکھا (جو حاکم تھا مکہ کا عبد الملک کی طرف سے) کہ مخالفت نہ کرے عبد اللہ بن عمر کی حج کے کاموں میں جب عرفے کا دن ہوا تو عبد اللہ بن عمر دوپہر ڈھلتے ہی اوس کے پاس آئے میں بھی اون کے ساتھ تھا اوسکے پردے کے پاس آکر پکارا کہاں ہے یہ حجاج نکلا ایک قسم کے رنگ کا تہبند باندھے ہوئے اور کہنے لگا کیا کہتے ہو اے ابا عبد الرحمن اونہوں نے کہا چلو اگر سنت کی پیروی چاہتے ہو حجاج نے کہا ابھی سے اونہوں نے کہا ہاں کہا پانی ڈال لوں اپنے اوپر پھر نکلتا ہوں عبد اللہ بن عمر اوسکا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ نکلا اور میرے اور باپ کے بیچ میں چلا میں نے کہا اگر تو سنت کی پیروی چاہتا ہے تو خطبہ چھوٹا پڑھ اور عرفات میں جلدی کر ٹھہرنے کے لیے وہ ابن عمر کی طرف دیکھنے لگا اون سے سننے کے لیے اونہوں نے کہا یہ کہتا ہے

التلبية بعرفة عرفات میں لبیک کہنا عن سعيد بن جبير قال كنت مع ابن عباس بعرفات فقال ما لي لا اسمع الناس يلبون قلت يخافون من معاوية فخرج ابن عباس من فسطاطه فقال لبيك اللهم لبيك لبيك فانهم قد تركوا السنة من بغض علي ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عباس کے ساتھ تھا عرفات میں اونہوں نے کہا کیا سبب ہے جو لبیک کی آواز نہیں آتی میں نے کہا لوگ معاویہ سے ڈرتے ہیں (اونہوں نے لبیک کہنے سے منع کیا ہے) یہ سنکر عبد اللہ بن عباس اپنے ڈیرے سے نکلے اور کہا لبیک اللھم لبیک لبیک لوگوں نے سنت کو چھوڑ دیا حضرت علی کی عداوت میں (اور معاویہ کی محبت میں)

الخطبة بعرفة قبل الصلوة عرفات میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا عن سلمة بن نبيط عن ابيه قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب على جمل احمر بعرفة قبل الصلوة ترجمہ سلمہ بن نبیط سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے عرفات میں ایک لال اونٹ پر نماز سے پہلے

الخطبة يوم عرفة على الناقة عرفات کے دن اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ پڑھنا عن سلمة بن نبيط عن ابيه قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب يوم عرفة على جمل احمر ترجمہ اوپر گزر چکا

قصر الخطبة بعرفة عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا عن سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر جاء الى الحجاج بن يوسف يوم عرفة حين زالت الشمس وانا معه فقال

الرواح ان كنت تريد السنة فقال هذه الساعة قال نعم قال سالم فقلت للحجاج ان كنت تريد ان تصيب
اليوم السنة فاقصر الخطبة وعجل الصلوة فقال عبد الله بن عمر صدق ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت
ہے عبد اللہ بن عمر حجاج بن یوسف کے پاس آئے اور کہا چل اگر سنت کی پیروی چاہتا ہے اوس نے کہا ابھی عبد اللہ بن عمر
نے کہا ہان سالم نے کہا مین حجاج سے بولا اگر تو آجکے دن سنت پر چلنا چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھ اور نماز جلدی پڑھ
عبد اللہ بن عمر نے کہا سچ کہتا ہے **باب الجمع** بين الظهر والعصر بعرفة عرفات مین ظہر اور عصر ملا کر پڑھنا **عن**
عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الصلوة لوقتها الا بجمع وعرفات ترجمہ عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو اپنے وقت پر پڑھتے مگر مزدلفہ اور عرفات مین (عرفات
مین ظہر اور عصر دونون ظہر کیوقت پڑھ لیتے اور مزدلفہ مین مغرب اور عشا دونون عشا کیوقت پڑھتے) **باب** رفع
اليدين في الدعاء بعرفة عرفات مین ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا **عن** اسامة بن زيد كنت رديف النبي صلى الله
عليه وسلم بعرفات فرفع يديه يدعو فمالت به ناقته فسقط خطامها فتناول الخطام باحدى يديه وهو
رافع يده الاخرى ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا عرفات مین اپنے دونون
ہاتھ اوٹھائے دعا کو اتنے مین اونٹنی مڑے تو اوسکی نکیل چھوٹ پڑی اپنے ایک ہاتھ سے نکیل تہامی اور ایک ہاتھ اوٹھائے
رہے **عن** عائشة قالت كانت قريش تقف بالمزدلفة ويسمون الحمس وسائر العرب تقف بعرفة فامر الله
تبارك وتعالى نبيه صلى الله عليه وسلم ان يقف بعرفة ثم يدفع منها فانزل الله عز وجل ثم افيضوا
من حيث افاض الناس ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے قریش کے لوگ مزدلفہ مین ٹھرتے اور باقی عرب کے لوگ عرفات
مین ٹھرتے اور قریش کو حمس کہتے کیونکہ حمس احمس کی جمع ہے اور احمس قریشی کو کہتے ہین اسلیے کہ وہ اپنے دین مین سخت تہے
اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا عرفات مین ٹہرنیکا پھر عرفات سے لوٹنے کا اور فرمایا لوٹو جہان سے لوٹتے ہین لوگ **عن**
جبير بن مطعم قال اضللت بعيرا لي فذهبت اطلبه بعرفة يوم عرفة فرايت النبي صلى الله عليه وسلم واقفا
فقلت ما شان هذا انما هذا من الحمس ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے میرا ایک اونٹ کہو گیا مین اسکو ڈھونڈھنے چلا گیا
عرفات پر عرفے کے دن مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا وہان ٹھیرے ہوئے مینے کہا ان کو یہ کیا ہوا یہ تو حمس مین
سے ہین (یعنی قریش کے لوگون مین سے انکو تو مزدلفہ مین ٹہرنا تہا جو حرم کے اندر ہے نہ عرفات مین قریش کہتے ہم اللہ کے لوگ
مین تو اللہ کے حرم سے باہر نہ ٹہرینگے) **عن** يزيد بن شيبان قال كنا وقوفا بعرفة مكانا بعيدا من الموقف فاتانا
ابن مربع الانصاري فقال اني رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم اليكم يقول كونوا على مشاعركم
فانكم على ارث من ارث ابيكم ابراهيم عليه السلام ترجمہ یزید بن شیبان سے روایت ہے ہم عرفات مین ٹہرنے کی
جگہ سے دور تہے اتنے مین ابن مربع ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہون آپ فرماتے ہین

اپنی اپنی ٹھکانوں پر (جو اگلے زمانے سے مقرر ہیں) رہو اس لیے کہ تم وارث ہو اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے عن جعفر بن محمد قال حدثني ابي قال اتينا جابر بن عبد الله فسألناه عن حجة النبي صلى الله عليه وسلم فحدثنا ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال عرفة كلها موقف ترجمہ امام جعفر صادق سے روایت ہے میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے میں جابر بن عبد اللہ انصاری پاس گیا اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے

فرض الوقوف بعرفة عرفات میں ٹھہرنا فرض ہے

عن عبد الرحمن بن يعمر قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتاه ناس فسألوه عن الحج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحج عرفة فمن ادرك ليلة عرفة قبل طلوع الفجر من ليلة جمع فقد تم حجه ترجمہ عبد الرحمن بن یعمر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھا اتنے میں کچھ لوگ آئے اور حج کو پوچھنے لگے آپ نے فرمایا حج عرفات میں ٹھہرنا ہے جس شخص نے عرفے کی رات پالی مزدلفہ کی رات کی صبح ہونے سے پہلے (یعنی دسویں تاریخ کی صبح سے پہلے) اوسکا حج پورا ہو گیا (اگرچہ ایک ساعت ہی اسوقت کی اندر عرفات میں ٹھہرا)

عن الفضل بن عباس قال افاض رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفات وردفه اسامة بن زيد فجالت به الناقة وهو رافع يديه لا تجاوزان رأسه فما زال يسير على هينته حتى انتهى الى جمع ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور آپ کے ساتھ اسامہ بن زید سوار تھے تو اونٹنی آپ کو لیکر چلی اور آپ اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے تھے (دعا کے لیے) لیکن سر سے اونچے نہ تھے پھر اسی حالت سے آپ چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفہ میں پہونچے

عن ابن عباس ان اسامة بن زيد قال افاض رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفة وانا رديفه فجعل يكبح راحلته حتى ان ذفراها ليكاد يصيب قادمة الرحل وهو يقول يا ايها الناس عليكم بالسكينة فان البر ليس في ايضاع الابل ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اسامہ بن زید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے عرفات سے اور میں آپ کے ساتھ سوار تھا آپ اپنی اونٹنی کی نکیل کھینچنے لگے (آہستہ چلانے کے لیے) یہاں تک کہ اوسکے کانوں کی جڑیں پالان کے برابر آنے لگیں آپ فرماتے تھے اے لوگو لازم کر لو اپنے اوپر آہستگی اور نرمی کو (یعنی سہولت سے چلو) کیونکہ اونٹ دوڑانا کچھ نیکی نہیں ہے (بلکہ دوڑانے میں خود بھی لوگوں کو ایذا پہونچتی کا اس لیے کہ ہجوم بہت ہوتا ہے)

الامر بالسكينة في الافاضة من عرفة عرفات سے لوٹتے وقت آہستہ چلنے کا حکم

عن ابن عباس يقول لما دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم شنق ناقته حتى ان رأسها ليمس واسطة رحله وهو يقول للناس السكينة السكينة عشية عرفة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے تو آپ نے اپنی اونٹنی کی مہار کھینچی یہاں تک کہ سر اوسکا پالان کی لکڑی سے چھونے لگا اور آپ فرماتے تھے لوگوں سے آہستہ آہستہ چلو عرفے کی شام کو

عن الفضل بن عباس وكان رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في عشية عرفة وغداة جمع للناس حين دفعوا

عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپنے فرمایا عرفے کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو جب لوگ چلے تھے لوگو آرام پکڑو اور آپ کے تھے اپنی اونٹنی کو یہانتک کہ بطن محسر میں آئے جو منا میں ہے فرمایا لازم پکڑو چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھر آپ لبیک کہتے رہے یہانتک کہ جمرہ عقبہ کو مارا اوسوقت سے لبیک موقوف کی

عن جَابِرٍ قَالَ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَاَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوا الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اطمینان سے اور جلدی چلایا اونٹ کو بطن محسر میں (جو ایک وادی ہے درمیان منا اور مزدلفہ کے) اور حکم کیا لوگون کو چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنیکا

عن جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ جَعَلَ يَقُوْلُ السَّكِيْنَةَ عِبَادَ اللّٰهِ يَقُوْلُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ اَيُّوْبُ بِبَاطِنِ كَفِّهٖ اِلَى السَّمَاءِ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹی فرماتے تھے اطمینان سے چلو اے بندو اللہ کے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے - ایوب نے جو راوی ہے اس حدیث کا اپنی ہتیلی سے اشارہ کیا آسمان کیطرف

كَيْفَ السَّيْرُ مِنْ عَرَفَةَ عرفات سے کیونکر چلنا چاہیے

عن اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کیونکر چلتے تھے اونہون نے کہا عنق سے (جو ایک متوسط چال ہے نہ جلدی نہ دیر) جب جگہ پاتے تو نص کرتے اور نص عنق سے زیادہ ہے

عن اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ اِلَى الشِّعْبِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَتُصَلِّي الْمَغْرِبَ قَالَ الْمُصَلّٰى اَمَامَكَ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے لوٹے تو پہاڑ کی گھاٹی کیطرف چلے مینے کہا میں مغرب کی نماز پڑھ لون آپنے فرمایا نماز کی جگہ آگے ہے

عن اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الشِّعْبَ الَّذِيْ يَنْزِلُهُ الْاُمَرَاءُ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلٰوةَ قَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ لَمْ يَحُلَّ اٰخِرُ النَّاسِ حَتّٰى صَلّٰى **ترجمہ** اسامہ بن زید رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم اوس گھاٹی میں اترے جہان سردار اترتے ہین اور پیشاب کیا پھر ایک ہلکا وضو کیا میں نے کہا یا رسول اللہ نماز آپ نے فرمایا نماز آگے ہے جب ہم مزدلفہ میں آئے تو ابھی اخیر کے لوگ اترے بھی نہ تھے آپنے نماز پڑھ لی

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ مزدلفہ میں دو نمازیں ملا کر پڑھنا

عن اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مغرب اور عشا کو مزدلفہ میں (یعنی دونو نمازیں عشا کے وقت پڑھیں)

عن ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم جمع بين المغرب والعشاء بجمع ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے مزدلفہ میں عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم جمع بين المغرب والعشاء بجمع باقامة واحدة لم يسبح بينهما ولا على اثر كل واحدة منهما
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مغرب اور عشا کو ایک تکبیر سے مزدلفہ میں اون کے بیچ میں
نفل نہیں پڑھا اور نہ ہر ایک کے بعد نفل پڑھا عن عبيد الله بن عبد الله ان اباه قال جمع رسول الله صلى الله
عليه وسلم بين المغرب والعشاء ليس بينهما سجدة صلى المغرب ثلث ركعات وصلى العشاء ركعتين و
كان عبد الله بن عمر يجمع كذلك حتى لحق بالله عز وجل ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
اونکے باپ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مغرب اور عشا کو اون دونوں کے بیچ میں کوئی نماز نہ پڑھی مغرب کی
تین رکعتیں پڑھیں پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں اور عبد اللہ بن عمر بھی اسیطرح جمع کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ سے
ملے عن ابن عمر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم المغرب والعشاء بجمع باقامة واحدة ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کو مزدلفہ میں پڑھی ایک تکبیر سے عن كريب قال سألت اسامة بن زيد
وكان ردف رسول الله صلى الله عليه وسلم عشية عرفة فقلت كيف فعلتم قال اقبلنا نسير حتى بلغنا المزدلفة
فاناخ فصلى المغرب ثم بعث الى القوم فاناخوا في منازلهم فلم يحلوا حتى صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء
الآخرة ثم حل الناس فنزلوا فلما اصبحنا انطلقت على رجلي في سباق قريش وردفه الفضل ترجمہ کریب سے
روایت ہے میں نے اسامہ بن زید سے پوچھا اور وہ سوار تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفے کی شام کو میں نے کہا تم نے کیا کیا انہوں
نے کہا ہم چلتے رہے (عرفات سے) یہاں تک کہ مزدلفہ میں پہنچے وہاں آپ نے اونٹ بٹھایا پھر مغرب کی نماز پڑھی اور لوگوں کو کہلا بھیجا
اون سب نے اپنے اپنے ٹھکانوں میں اونٹ بٹھائے تھے وہ سب اوترے نہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑھ لی
پھر لوگ اوترے جب صبح ہوئی تو میں پیدل چلا قریش کے آگے چلنے والوں کے ساتھ اور فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سوار ہوئے **تقديم النساء والصبيان الى منازلهم بمزدلفة** عورتوں اور بچوں کو آگے ہی اپنے ٹھکانے بھیج دینا
مزدلفہ میں تاکہ ہجوم میں انکو تکلیف نہو عن ابن عباس يقول انا ممن قدم النبي صلى الله عليه وسلم ليلة
المزدلفة في ضعفة اهله ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں ان لوگوں میں تھا جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے لوگوں میں سے ضعیف سمجھ کر آگے بھیج دیا تھا مزدلفہ کی رات کو عن ابن عباس قال كنت فيمن قدم النبي صلى الله
عليه وسلم ليلة المزدلفة في ضعفة اهله ترجمہ وہی جو گزرا عن الفضل ان النبي صلى الله عليه وسلم امر ضعفة
بني هاشم ان ينفروا من جمع بليل ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم کے ضعیف
لوگوں کو یعنی عورتوں بچوں کو حکم کیا مزدلفہ سے رات ہی کو چلنے کا منا کو تاکہ دن میں بھیڑ سے تکلیف نہ ہو عن ام
حبيبة ان النبي صلى الله عليه وسلم امرها ان تغلس من جمع الى منى ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا مزدلفہ چلے جانیکا اندہیرے منہ منا کو **عن** ام حبیبۃ قالت کنا نغلس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من المزدلفۃ الی منی **ترجمہ** ام المومنین ام حبیبہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مزدلفہ سے
اندہیرے منہ منا کو چلے آتے تہے

الرخصۃ للنساء فی الافاضۃ من جمع قبل الصبح

عورتون کو مزدلفہ سے لوٹنے کی اجازت
فجر ہونے سے پہلے **عن** عائشۃ قالت انما اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لسودۃ فی الافاضۃ قبل الصبح من جمع
لانہا کانت امرأۃ ثبطۃ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سودہ کو
مزدلفہ سے لوٹنے کی فجر ہونے سے پہلے اس لیے کہ وہ موٹی عورت تہین

الوقت الذی یصلی فیہ الصبح بالمزدلفۃ

مزدلفہ مین فجر کی نماز کسوقت پڑہی **عن** عبد اللہ قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوۃ قط الا
لمیقاتہا الا صلوۃ المغرب والعشاء صلاہما بجمع وصلوۃ الفجر یومئذ قبل میقاتہا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود
سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبہی نہین دیکہا کسی نماز کو بے وقت پڑہتے ہوے مگر مغرب اور عشا کی نماز
مزدلفہ مین اور فجر کی نماز بہی اوسدن وقت سے پہلی پڑہی **ف** یعنی جو وقت مقرر تہا اوس سے پہلے پڑہی نہ یہ کہ طلوع فجر سے
پہلے پڑہی اور حنفیہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے فجر کو دیر سے پڑہنے کا حالانکہ یہ استدلال اس حدیث سے تمام نہین ہوتا کیونکہ
حدیث مین تصریح نہین ہے کہ ہمیشہ آپ فجر کی نماز روشنی مین پڑہا کرتے

فیمن لم یدرک صلوۃ الصبح مع الامام بالمزدلفۃ

جس شخص کو مزدلفہ مین فجر کی نماز امام کے ساتہ نہ ملے **عن** عروۃ بن مضرس قال رأیت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم واقفا بالمزدلفۃ فقال من صلی معنا صلاتنا ہذہ ہہنا ثم اقام معنا وقد وقف قبل ذلک
بعرفۃ لیلا او نہارا فقد تم حجہ **ترجمہ** عروہ بن مضرس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا مزدلفہ
مین ٹہرے ہوئے پہر فرمایا جس نے ہماری ساتہ یہ نماز (فجر کی) اس جگہہ پڑہی پہر ہماری ساتہ ٹہرا رہا اور اوس سے پہلے رات یا
دن مین (نوین تاریخ کو) عرفات مین ٹہرا اوسکا حج پورا ہوگیا **عن** عروۃ بن مضرس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من ادرک جمعا مع الامام والناس حتی یفیض منہا فقد ادرک الحج ومن لم یدرک مع الناس والامام
فلم یدرک **ترجمہ** عروہ بن مضرس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مزدلفہ امام اور لوگون کے ساتہ
پایا وہان سے لوٹنے تک اوس نے حج پایا اور جسنے امام اور لوگون کے ساتہ نہ پایا اوس نے حج نہ پایا **عن** عروۃ بن مضرس قال اتیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجمع فقلت یا رسول اللہ انی اقبلت من جبلی طی لم ادع حبلا الا وقفت علیہ فہل
لی من حج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی ہذہ الصلوۃ معنا وقد وقف قبل ذلک بعرفۃ لیلا
او نہارا فقد تم حجہ وقضی تفثہ **ترجمہ** عروہ بن مضرس رض سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مزدلفہ مین
آیا اور مین نے کہا یا رسول اللہ مین طے کے پہاڑون سے آتا ہون مین نے کوئی ٹیلہ نہین چہوڑا جسپر نہ ٹہرا ہون تو کیا حج میرا ہوگیا
آپنے فرمایا جس شخص نے ہماری ساتہ یہ نماز (یعنی فجر کی نماز) پڑہی اور اس سے پہلے وہ عرفات مین (دسوین) یا نوین *

دن پہلے آتا اوسکا حج پورا ہوگیا اور اوس نے اپنا میل کچیل صاف کیا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ أَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ هَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى هٰذِهِ الصَّلٰوةَ مَعَنَا وَوَقَفَ هٰذَا الْمَوْقِفَ
حَتّٰى يُفِيضَ وَأَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ الطَّائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ أَكْلَلْتُ
مَطِيَّتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي مَا بَقِيَ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الْغَدَاةِ هٰهُنَا مَعَنَا
وَقَدْ أَتٰى عَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضٰى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں طے کے پہاڑوں سے آیا
ہوں میں نے اپنی اونٹنی کو تھکایا اور اپنی جان کو تھکایا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ نَجْدٍ فَأَمَرُوا رَجُلًا فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ
فَقَدْ أَدْرَكَ حَجَّهُ أَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ مَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا
فَجَعَلَ يُنَادِي بِهَا فِي النَّاسِ ترجمہ عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا عرفہ میں کچھ
لوگ نجد کے آئے تھے انہوں نے ایک شخص سے کہا آپ سے پوچھے حج کو آپ نے فرمایا حج کیا ہے عرفات میں ٹھہرنا جو شخص دسویں رات تک
بھی فجر نکلنے سے پہلے عرفات میں آجاوے اوس نے حج پالیا اور منا میں رہنے کے تین دن ہیں جو جلدی کرے دو دن میں چلا جاوے
اوسپر گناہ نہیں اور جو دیر کرکے جاوے اوسپر بھی گناہ نہیں پھر آپ نے ایک شخص کو اپنی ساتھ سوار کر لیا کہ لوگوں میں اوسکو پکار دیوے
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدلفہ تمام ٹھہرنے کی جگہ ہے **التَّلْبِيَةُ** بِمُزْدَلِفَةَ مزدلفہ میں لبیک کہنا
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ
فِي هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا اور ہم مزدلفہ میں تھے
میں نے سنا اوس شخص سے جن پر سورہ بقرہ اتری اس جگہ فرماتے تھے لبیک اللہم لبیک **وَقْتُ** الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ مزدلفہ سے
لوٹنے کا وقت عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ يَقُولُ شَهِدْتُ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى
تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے میں حضرت عمرؓ کے ساتھ موجود تھا مزدلفہ میں انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگ مزدلفہ سے نہیں لوٹتے
تھے جب تک آفتاب نہ نکلتا اور کہتے چمک جا اے ثبیر (جو ایک پہاڑ کا نام ہے مزدلفہ میں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا
خلاف کیا آپ لوٹے آفتاب نکلنے سے پہلے **الرُّخْصَةُ** لِلضَّعَفَةِ أَنْ يُصَلُّوا يَوْمَ النَّحْرِ الصُّبْحَ بِمِنًى ضعیف لوگوں کو اجازت
ہے کہ (مزدلفہ سے) رات ہی کو لوٹ جاویں اور صبح کی نماز منا میں پڑھیں دسویں تاریخ کو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَرْسَلَنِي
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ فَصَلَّيْنَا الصُّبْحَ بِمِنًى وَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی ضعیف لوگون کے ساتھ (یعنی عورتون بچون کے) روانہ کر دیا تو ہم نی صبح کی نماز
منا مین پڑھی اور کنکریان مارین عن ام المؤمنین عائشۃ قالت وددت انی استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کما استاذنتہ سودۃ فصلیت الفجر بمنی قبل ان یاتی الناس وکانت سودۃ امراۃ ثقیلۃ ثبطۃ
فاستاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن لہا فصلت الفجر بمنی ورمت قبل ان یاتی الناس ترجمہ ام
المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہی مین نے چاہا کہ مین بھی اجازت لیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے اجازت لی تہی سودہ نے
اور فجر کی نماز منا مین پڑہتی لوگون کے آنے سے پہلے اور سودہ تو ایک بہاری بہرکم عورت تہین اونہون نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپنے اجازت دی اونہون نی فجر کی نماز منا مین پڑھی اور لوگون کے آنے سے پہلے کنکریان
مارین عن مولی لاسماء بنت ابی بکر قال جئت مع اسماء بنت ابی بکر منی بغلس فقلت لہا لقد جئنا منی بغلس
فقالت قد کنا نصنع ھذا مع من ھو خیر منک ترجمہ اسماء بنت ابی بکر کے ایک غلام سے روایت ہی مین اسماء کے ساتھ
منا مین آیا اندہیری مین مین نے کہا ہم منا مین پہونچی اندہیری رات مین (حالانکہ دن کو آنا چاہیے) اسماء نے کہا ہم ایسا
ہی کرتے تہے اوس شخص کے ساتہہ جو تجھ سے بہتر تہا عن عروۃ قال سئل اسامۃ بن زید وانا جالس معہ کیف
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی حجۃ الوداع حین دفع قال کان یسیر ناقتہ فاذا وجد فجوۃ
نص ترجمہ عروہ سے روایت ہی کسی نی اسامہ بن زید سے پوچھا اور مین اونکے ساتھ بیٹھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع
مین کیونکر چلتے تہے مزدلفہ سے لوٹتے وقت اونہون نی کہا آپ چلاتی تہی اونٹنی کو لیکن جب جگہہ پاتے تو دوڑاتے عن
الفضل بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للناس حین دفعوا عشیۃ عرفۃ وغداۃ جمع علیکم
بالسکینۃ وھو کاف ناقتہ حتی اذا دخل منی فھبط حین ھبط محسرا قال علیکم بحصی الخذف الذی
یرمی بہ الجمرۃ قال وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشیر بیدہ کما یخذف الانسان ترجمہ فضل بن عباس سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفے کی شام کو لوٹے اور مزدلفہ کی صبح کو تو فرمایا ای لوگو اطمینان سے چلو اور آپ
روکے ہوئے تہے اونٹنی کو جب منا مین آئے اور بطن محسر مین اوترے تو فرمایا چہوٹی چہوٹی کنکریان مارو جمرے پر اور اپنی ہاتہہ سے
اشارہ کیا جیسے آدمی کنکری مارتا ہے

الایضاع فی وادی محسر

بطن محسر مین اونٹ جلدی دوڑانا عن جابر
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوضع فی وادی محسر ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی
اونٹ دوڑایا وادی محسر مین (جو ایک مقام ہی قریب منا کی مزدلفہ سے آتے ہوے اوسکو محسر اسلیے کہتے ہین کہ وہان اصحاب الفیل
کا ہاتھی تہک کر گر گیا تہا عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ فقلت اخبرنی عن حجۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفع من المزدلفۃ قبل ان تطلع الشمس و
اردف الفضل بن عباس حتی اتی محسرا حرک قلیلا ثم سلک الطریق الوسطی التی تخرجک علی الجمرۃ

الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ
الْوَادِي ترجمہ امام جعفر صادق سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ امام محمد باقر رضی سے کہا ہم جابر بن عبد اللہ پاس گئے اور
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال اونہوں نے کہا رسول اللہ صلعم مزدلفہ سے لوٹے آفتاب نکلنے سے پہلے اور فضل بن
عباس کو اپنے ساتھ بٹھا لیا جب محسر میں آئے تو اونٹ کو ذرا تیز کیا پھر بیچ کے رستے سے چلے جہاں سے جمرہ کبری پر نکلتے ہیں یہاں تک
کہ اوس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی چھوٹی چھوٹی کنکریاں وادی کے
اندر کی طرف سے **التَّلْبِيَةُ فِي السَّيْرِ** چلتے وقت لبیک کہنا **عَنِ** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
سوار تھے آپ لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ کو مارا۔ **اِلْتِقَاطُ الْحَصَى** کنکریاں چننا **عَنْ** أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقُطْ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ هُنَّ
حَصَى الْخَذْفِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِي يَدِهِ قَالَ بِأَمْثَالِ هَؤُلَاءِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ
قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ ترجمہ ابو العالیہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے
کی صبح کو فرمایا اور آپ اپنی اونٹنی پر تھے آ میرے لیے کنکریاں چن میں نے کنکریاں چنیں چھوٹی چھوٹی (جنکو دو انگلیوں سے
پھینکتے ہیں) جب میں نے وہ کنکریاں آپ کے ہاتھ میں رکھیں تو آپ نے فرمایا ہاں اسی طرح کی کنکریاں مارو اور دین میں
سختی کرنے سے بچو تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے دین میں تشدد (سختی اور حد سے زیادہ بڑھانے) سے **مِنْ أَيْنَ يُلْتَقَطُ الْحَصَى**
کنکریاں کہاں سے چنی جاویں **عَنِ** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا
عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مِنًى فَهَبَطَ حِينَ هَبَطَ مُحَسِّرًا
قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي تُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ قَالَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ
الْإِنْسَانُ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ
کی صبح کو لوٹے اے لوگو ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے جب منی میں آئے اور وادی محسر میں
اوترے تو فرمایا لازم کر لو اپنے اوپر چھوٹی چھوٹی کنکریاں جن سے جمرہ کو ملتے ہیں اور آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے جیسے
انسان کنکری پھینکتا ہے **قَدْرُ** حَصَى الرَّمْيِ کتنی بڑی کنکریاں ہوں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى رَاحِلَتِهِ الْقُطْ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ
فَوَضَعَهُنَّ فِي يَدِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ بِهِنَّ فِي يَدِهِ وَوَصَفَ يَحْيَى تَحْرِيكَهُنَّ فِي يَدِهِ بِأَمْثَالِ هَؤُلَاءِ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کے دن صبح کو مجھ سے فرمایا آپ اونٹ پر تھے
کنکریاں چن میرے لیے میں نے کنکریاں چنیں چھوٹی چھوٹی اور آپ کے ہاتھ میں رکھیں آپ اون کو ہاتھ میں ہلاتے تھے یحیی

نے جو راوی ہیں اس حدیث کا بیان کیا اسطرح ہلاتے تھے) اور فرماتے تھے ہاں اسطرح کی کنکریاں مارو

الرکوب الی الجمار واستظلال المحرم سوار ہو کر کنکریاں مارنا اور محرم پر سایہ کرنا

عن ام حصین قالت حججت فی حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرایت بلالا یقود بخطام راحلتہ واسامۃ بن زید رافع علیہ ثوبہ یظلہ من الحر وھو محرم حتی رمی جمرۃ العقبۃ ثم خطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ وذکر قولا کثیرا ترجمہ ام حصین سے روایت ہے میں نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو بلال کو دیکھا وہ آپ کی اونٹنی کی مہار کھینچ رہے تھے اور اسامہ بن زید اپنے کپڑے سے آپ پر سایہ کیے تھے آپ احرام باندھے تھے یہاں تک کہ آپ نے کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ کو پھر خطبہ سنایا لوگوں کو اور اللہ کی تعریف اور ثنا کی اور بہت باتیں فرمائیں

عن قدامۃ بن عبد اللہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر علی ناقۃ لہ صھباء لا ضرب ولا طرد ولا الیک الیک ترجمہ قدامہ بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دن نحر کے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے ہوئے آپ ایک اونٹنی پر سوار تھے جو سرخ اور سفید تھی نہ مارتے تھے نہ ہانکتے تھے نہ ہٹو ہٹو کہتے تھے

عن جابر بن عبد اللہ یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمرۃ وھو علی بعیرہ وھو یقول یا ایھا الناس خذوا مناسککم فانی لا ادری لعلی لا احج بعد عامی ھذا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جمرہ کو مارتے تھے اونٹ پر سے اور فرماتے تھے اے لوگو اپنے حج کے کام سیکھ لو اس لیے کہ شاید اس سال کے بعد پھر میں حج نہ کروں (ایسا ہی ہوا پھر آپ کی وفات ہو گئی)

وقت رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر جمرہ عقبہ دسویں تاریخ کس وقت مارے

عن جابر قال رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی ورمی بعد یوم النحر اذا زالت الشمس ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ کنکریاں ماریں آفتاب نکلنے کے بعد اور بعد دسویں تاریخ کے (گیارہویں بارہویں کو) دوپہر ڈھلے

النھی عن رمی جمرۃ العقبۃ قبل طلوع الشمس آفتاب نکلنے سے پہلے کنکریاں مارنے کی ممانعت

عن ابن عباس قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغیلمۃ بنی عبد المطلب علی حمرات یلطخ افخاذنا ویقول ابینی لا ترموا جمرۃ العقبۃ حتی تطلع الشمس ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لڑکوں کو عبد المطلب کے گدھوں پر سوار کر کے روانہ کیا ہماری رانوں پر مارتے تھے اور فرماتے تھے اے بیٹو میرے جمرہ عقبہ پر کنکریاں نہ مارنا یہاں تک کہ آفتاب نکلے

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم اھلہ وامرھم ان لا یرموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے لوگوں کو آگے بھیج دیا اور حکم کیا کہ کنکریاں نہ ماریں جب تک آفتاب نہ نکلے

الرخصۃ فی ذلک للنساء عورتوں کو آفتاب نکلنے سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت

عن عائشۃ ام المؤمنین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر احدی نسائہ ان تنفر من جمع لیلۃ جمع فتاتی جمرۃ العقبۃ فترمیھا وتصبح فی منزلھا وکان

عطاء يفعله حتى مات ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بی بی کو حکم کیا تو رتے
سے کوچ کر جانیکا اوسی رات کو اور جمرہ عقبہ پاس آ کر رمی کرنیکا پھر اپنی جگہہ پر آنیکا عطا بھی ایسا ہی کرتے تھے یہانتک کہ مر گئے

الرمی بعد المساء شام ہوئی پر رمی کرنا عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل أيام
منى فيقول لا حرج فسأله رجل فقال حلقت قبل أن أذبح قال لا حرج فقال رجل رميت بعد ما أمسيت
قال لا حرج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ پوچھتے تھے منا کے دنون مین حج کے مسائل
آپ فرماتے تھے کچھ حرج نہین ایک شخص نے کہا مین نے سر منڈایا قربانی سے پہلے آپ نے فرمایا کچھ حرج نہین دوسرا بولا مین نے کنکریان
مارین شام ہوئی پیچھے آپ نے فرمایا کچھ حرج نہین **رمی الرعاء** اونٹ چرانیوالون کی رمی کا بیان عن أبي البداح بن عدي
عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم رخص للرعاء أن يرموا يوما ويدعوا يوما ترجمہ ابو البداح بن عدی
سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اونٹ چرانیوالون کو ایک دن رمی کرنے
کی (اس لیے کہ وہ ہر روز منی مین نہین آسکتے اپنے اونٹون کو دور لیجاتے تھے چرانے کو لیے) عن عاصم بن عدي أن
النبي صلى الله عليه وسلم رخص للرعاء في البيتوتة يرمون يوم النحر واليومين اللذين بعده يجمعونهما
في أحدهما ترجمہ عاصم بن عدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرواہون کو منا مین رات کو نہ رہنے کی
وہ رمی کرلین دن نحر کے یعنی دسوین تاریخ پھر دو دن کی ایک دن کرلین **المكان الذي** يرمى منه جمرة
العقبة جمرہ عقبہ کی رمی کہان سے کرین عن عبد الرحمن يعني ابن يزيد قال قيل لعبد الله بن مسعود إن
ناسا يرمون الجمرة من فوق العقبة قال فرمى عبد الله من بطن الوادي ثم قال من ههنا والذي لا إله
غيره رمى الذي أنزلت عليه سورة البقرة ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا لوگ جمرہ
کی رمی گھاٹی کے اوپر سے کرتے ہین عبد اللہ نے گھاٹی کے اندر سے رمی کی اور کہا قسم اوسکی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہین ہے
یہین سے رمی کی اوس شخص نے جسپر سورہ بقرہ اوتری یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن عبد الرحمن بن يزيد
قال رمى عبد الله الجمرة بسبع حصيات جعل البيت عن يساره وعرفة عن يمينه وقال ههنا مقام الذي
أنزلت عليه سورة البقرة ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کنکریان ماری سات خانہ کعبہ اون کے
بائین طرف تھا اور عرفات داہنی طرف اور کہا یہ مقام ہے اوسکا جن پر سورہ بقرہ اوتری عن عبد الرحمن بن يزيد قال رأيت
ابن مسعود رمى جمرة العقبة من بطن الوادي ثم قال ههنا والذي لا إله غيره مقام الذي أنزلت عليه سورة
البقرة ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن الأعمش سمعت الحجاج يقول لا تقولوا سورة البقرة قولوا السورة التي يذكر
فيها البقرة فذكرت ذلك لإبراهيم فقال أخبرني عبد الرحمن بن يزيد أنه كان مع عبد الله حين رمى جمرة
العقبة فاستبطن الوادي واستعرضها يعني الجمرة فرماها بسبع حصيات وكبر مع كل حصاة فقلت إن ناسا

يصعد في الجبل فقال ههنا والذي لا اله غيره رايت الذي انزلت عليه سورة البقرة رمى ترجمہ اعمش نے
کہا میں نے حجاج سے سنا وہ لوگوں کو کہتا تھا مت کہو سورہ بقرہ لیکن یوں کہو وہ سورت جسمیں بقر کا ذکر ہے میں نے ابراہیم سے
بیان کیا اونہوں نے کہا مجھسے عبدالرحمن بن یزید نے کہا وہ عبداللہ بن مسعود کے ساتھ تھے جب اونہوں نے رمی کی جمرہ
عقبہ کی وہ وادی کے اندر آئے اور جمرہ کو سامنے کیا اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی میں نے کہا بعضے
لوگ پہاڑ پر چڑھتے ہیں (کنکریاں مارنے کو) اونہوں نے کہا قسم ہے اوس کی جسکے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے میں نے اوس
شخص کو دیکھا جسپر سورہ بقر اوتری یہیں سے رمی کی **ف** تو عبداللہ بن مسعود نے سورہ بقرہ کہا پس معلوم ہوا کہ سورہ
بقرہ کہنا درست ہے اور حجاج کا خیال غلط تہا **عن** جابر رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم رمى الجمرة بمثل حصى
الخذف **عن** جابر قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمي الجمار بمثل حصى الخذف **ترجمہ** جابر سے روایت
ہے میں نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارتے تہے **عدد** الحصى التي يرمى بها الجمار
کتنی کنکریاں مارے **عن** جعفر بن محمد بن علي بن حسين عن ابيه قال دخلنا على جابر بن عبد الله فقلت
اخبرني عن حجة النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رمى الجمرة التي عند
الشجرة بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة منها حصى الخذف رمى من بطن الوادي ثم انصرف الى المنحر فنحر
ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہے میں نے جابر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال اونہوں نے کہا آپنے چھوٹی
چھوٹی سات کنکریاں ماریں اوس جمرے پر جو درخت کے پاس ہے ہر کنکرے مارتے وقت تکبیر کہی وادی کے اندر سے پھر قربانی کی جگہ
پر آئے اور قربانی کی **عن** مجاهد قال سعد رجعنا في الحجة مع النبي صلى الله عليه وسلم وبعضنا يقول رميت
بسبع حصيات وبعضنا يقول رميت بست فلم يعب بعضهم على بعض **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے سعد نے کہا ہم لوٹے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کر کے کوئی کہتا تہا میں نے سات کنکریاں ماریں کوئی کہتا تہا میں نے چھ کنکریاں
ماریں اور کسی نے دوسرے پر عیب نہ کیا **عن** ابي مجلز يقول سالت ابن عباس عن شيء من امر الجمار فقال ما ادري رماها
رسول الله صلى الله عليه وسلم بست او بسبع **ترجمہ** ابو مجلز نے کہا میں نے ابن عباس سے کنکریوں کو پوچھا اونہوں نے کہا
مجھے یاد نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریاں ماریں یا سات **التكبير** مع كل حصاة ہر کنکری کے ساتھ
تکبیر کہنا **عن** الفضل بن عباس قال كنت ردف النبي صلى الله عليه وسلم فلم يزل يلبي حتى رمى جمرة العقبة
فرماها بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہے میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار
تہا آپ لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر سات ہر کنکرے پر تکبیر کہی **قطع** المحرم التلبية اذا رمى جمرة
العقبة کنکریاں مارتے ہی لبیک موقوف کرنا **عن** ابن عباس قال قال الفضل بن عباس كنت ردف رسول الله
صلى الله عليه وسلم فلم ازل اسمعه يلبي حتى رمى جمرة العقبة فلما رمى قطع التلبية **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے

فضل بن عباس نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا مین سنتا رہا آپ لبیک کہتے جاتے تھے یہان تک
کہ کنکریان ماریں جمرہ عقبہ پر اوس وقت لبیک موقوف کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْفَضْلَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ
رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

الدُّعَاءُ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

کنکریان مارنے کے بعد دعا کرنا عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي الْمَنْحَرَ مَنْحَرَ مِنًى رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا فَوَقَفَ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ
كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي
عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ
اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ترجمہ ابن شہاب زہری سے روایت ہے ہمکو پہونچا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب رمی کرتے اوس جمرہ کی جو منا سے نزدیک ہے تو سات کنکریان اوسپر مارتے ہر کنکری مارتے وقت
تکبیر کہتے پھر آگے بڑھتے اور قبلے کیطرف منہہ کرکے کھڑے ہوتے دونون ہاتھ اوٹھاتے دعا کرتے (بڑی دیر تک کھڑے رہتے)
پھر دوسرے جمرے پاس آتے اوسکو سات کنکریان مارتے ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر بائین طرف مڑتے اور قبلے کو سامنے منہہ کرکے
کھڑے ہوتے دونو ہاتھ اوٹھاکر دعا کرتے پھر جمرہ عقبہ پاس آتے (جو سب کے آخر مین ہے منا سے) اوسپر سات کنکریان مارتے مگر
نہین ٹھہرتے زہری نے کہا مین نے یہہ حدیث سالم سے سنی وہ اپنے باپ ابن عمر سے نقل کرتے تھے ابن عمر ایسا ہی کرتے
تھے (یہہ گیارہوین بارہوین کے رمی کا بیان ہے کیونکہ دسوین تاریخ صرف جمرہ عقبہ کی رمی کرتے ہین)

بَابُ مَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

محرم جب کنکریان مار چکے تو اوسکو کیا درست ہوگا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ
فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ قِيلَ وَالطِّيبُ قَالَ اَمَّا اَنَا فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَضَمَّخُ بِالْمِسْكِ اَفَطِيبٌ هُوَ ترجمہ ابن عباس نے کہا جب کنکریان ماریں تو سب چیزین درست ہوگئین مگر
جو احرام مین منع تہین (مگر عورتون سے صحبت کرنا وہ بعد طواف الزیارۃ کے درست ہوگا) ایک شخص نے کہا خوشبو
درست ہے اونہون نے کہا مین نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مشک لتھیرتے تھے مشک خوشبو ہی کیا ہے

آخر المناسك

حج کی احکام تمام ہوئے الحمد للہ خدا کے فضل اور امداد سے ربع ثانی پورا ہوگیا کتاب مقدس سنن
نسائی شریف کا نصف اول تمام ہوا اب خدا سے امید ہے کہ وہ اسی طرح نصف ثانی کو بھی تمام کرے گا اپنے فضل و احسان سے

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ

تَمَّ النِّصْفُ الْاَوَّلُ مِنْ كِتَابِ النَّسَائِيِّ وَيَتْلُوهُ النِّصْفُ الثَّانِي اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى